نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم تحریر فاضل بے نظیر محدث ملیحی مولانا مولوی محمد قطب الدین خاں صاحب دہلوی اسکنہ اللہ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

فہرست جلد سوم یعنی علم اجمالی کتاب مستطاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علی نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء

کتاب شریف صحیفۂ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمۂ مشکوٰۃ المصابیح اعنی

ربع ثالث

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث علیمی مولانا مولوی محمد قطب الدین صاحب دہلوی [illegible]

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U794

رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

کتاب البیوع

کتاب ہی بیچ بیان بیعون کی ف اول مصنف نی ذکر کیی حقوق اللہ تعالی کی کہ وہ عبادات ہین بعد ازان شروع کیا بیان کرنا حقوق العباد کا
کہ وہ معاملات ہین اون مین سی ایک بیع ہی اور بیع معنی ہین بیچنا اور کبھی معنی اسکی خریدنی کی بہی آتی ہین اور کہا فخر الاسلام نی کہ بیع شرع مین
کہتی ہین مال کی بدلنی کو ساتھ مال کی آپس کی رضامندیسی اور شرعیت بیع کی ثابت ہی کتاب اللہ سی أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو اور حدیثون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسی بہی ثابت ہی چنانچہ وہ حدیثین آگی آتی ہین اور بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل نافذ تو وہ بیع ہو کہ فروختنی
مال ہو اور عاقدین اہلیت بیع کی رکھتی ہون یعنی عاقل ہون وہ بیع کرین اصالۃً یا وکالۃً یا ولایۃً اور بیع موقوف وہ ہی کہ غیر کی چیز بی اجازت
اور بی ولایت بیچی اور فاسد وہ ہی کہ باصلہ درست ہو اور بوصفہ نہ درست ہو اور بیع باطل وہ ہی کہ نہ باصلہ صحیح ہو اور نہ بوصفہ بیان مفصل بیع فاسد
باطل کا مع مثالون کی باب المنہی عنہا من البیوع مین ہوگا انشاء اللہ تعالی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین ہین مقایضہ صرف سلم بیع مطلق بیع مقایضہ
وہ ہی کہ بیچی عین کو بدلی عین کی جیسی بیچی کپڑا بدلی کتاب کی اور بیع صرف یہ ہی کہ بیچی نقد کو بدلی نقد کی مثلاً روپیہ بدلی روپیہ کی یا اشرفی بدلی
روپیہ کی یا عکس اسکی اور بیع سلم بیچنا دین کا بدلی عین کی مثلاً غلہ مول لینا بوعدہ بدلی روپیون کی اور بیع مطلق یہ ہی کہ بیع کری ایک چیز کو مقابلہ
نقد کی اور اور اعتبار کر بیع کی چار قسمین اور ہین مرابحہ تولیت وضیعت مساومت مرابحہ وہ بیع ہی کہ خرید پر نفع رکھکر بیچی اور تولیت وہ کہ جتنی
کو لیا اوتنی ہی کو بیچی اور وضیعت یہ کہ جتنی کو لیا اوس سی کم کو بیچی اور مساومت وہ بیع ہی جو آپس مین بائع مشتری راضی ہون اوسمین لحاظ
پہلی ثمن کا نہین ہوتا + ع درمختار + مولانا

باب الکسب وطلب الحلال

یہ باب ہی بیچ بیان کسب کی اور طلب
کرنی روزی حلال کی ف کسب کی معنی ہین ڈھونڈنی رزق کی اور اس باب مین بیان کی ہی فضیلت کسب کی اور یہ بیان کیا ہی کہ اچھا
کون سا ہنر ہی اکونسا ہی اور فقہ مین تفصیل اسکی یون لکھی ہی کہ افضل کسب جہاد ہی پہر تجارت پہر زراعت پہر دستکاری اور کسب فرض بہی ہی
اور مستحب بہی اور مباح بہی اور حرام بہی فرض تو اسقدر ہی کہ کفایت کری کسب کرنی والی کو اور اوسکی عیال کو اور ادا ہو قرض اوسکا
اور مستحب ہی زیادہ اس سی بایں نیت کہ خبرگیری کریگا بسبب اوسکی فقیرون کی اور اقربا کی اور مباح ہی زیادہ کسب کرنا ساتھ نیت تجمل کی

ہی اس نیت سے کسب کرنا کہ اس سے مال جمع کرے واسطے فخر اور تکبر کے اگرچہ حلال ہو اور کسب کرکر خرچ کرے اپنے نفس پر اور اپنے
بغیر اسراف اور تنگی کے اور جو کوئی قادر ہو کسب پر لازم ہے اوسکو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہے اوسکو سوال کرنا
سوال نکیا یہانتک کہ مر گیا مارے بھوک کے تو گنہگار مرا اور اگر عاجز ہو کوئی کسب سے تو فرض ہے اوسکے حال جاننے والے پر یہ کہ کہلاوے
یا بغارش کردے اپنے سے کہ کہلاوے اوسکو ۔ ع ۔ ح ملتقی اور مولانا عبد العزیز شرح میں یا ایہا الذین آمنوا کلوا من طیبات ما رزقنکم کی
میں لکہا ہے کہ بہترین کسب جہاد ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وقت قصد کرنے جہاد کے ہرگز خیال غنیمت کے لینے کا دل میں نلاوے اور نیت اپنی
کی اور بعد ازان تجارت ہے خصوصًا وہ تجارت کہ سبب لانے حاجت کی چیزوں مسلمانوں کی ہو ایک ملک سے دوسرے ملک میں اور ایک شہر سے
شہر میں پس اگر سوداگر نیت خدمت مسلمانوں کی اور حاجت روائی اونکی سے کرے تجارت اوسکی حکم عبادت کا پیدا کرتی ہے بعد ازاں زراعت کہ اسمیں
بہت خیر یعنی نیت حاصل کرنے قوت آدمیوں اور جانوروں کی ہوتی ہے اور توکل اور اعتماد قوی ہوتا ہے رحمت الٰہی پر کہ وہ مینہ برساوے بعد ان تینوں کسبوں کی
سب اسمیں چندان فضیلت نہیں کہتی مگر ہان کتابت کہ اوسمیں علم دینی اور احکام شرعی اور احوال انبیا اور بزرگوں کا دیکھنے میں بہتر معلوم ہوتی ہیں بیچ ازاں حرفی کہ تعلق
ہے ساتھ عالم کے کہتی ہیں مانند معماری اور بیلداری اور پکانے اینٹوں اور چونے اور گچ اور تیل نکالنے کی اور روئی بیچنے اور سوت کاتنے اور بیننے اور کپڑا سینے کی کسب بہتر ہیں
لکہنوی کہ محض واسطے تکلف اور زینت اور تفاخر اور رونق دولت کی ہوتی ہیں مانند سناری اور نقاشی اور زردوزی اور شیرینی بنانے اور عطر بیچنے اور رنگریزی کے
یہ تینوں بھی اچھی ہیں بشرطیکہ پرہیز گاری پر ہوں کچھ کراہیت نہیں رکہتی ہیں بخلاف اون پیشوں کی کہ اونمیں ہو آلودگی نجاست کی یا بدخواہی خلائق کی یا اعانت معصیت الٰہی پر یا ذریعہ ہی
جہوٹ بولنا اور فریب دغا لازم ہو مانند نساج گیری اور قصابی کی اور جاروب کشی اور دباغی اور احتکار غلہ اور حمامی اور مردہ شوئی اور کفن فروشی
رنگسازی اور ناچنے اور نقالی اور جرہ بازی اور دلالی اور وکالت اور اجرت امامت اور اذان اور خدمت مسجد اور اجرت تلاوت قرآن اور تعلیم قرآن کے
سکیے وہ اچھی ہی اور شیخ المطالب میں لکہا ہے کہ حدیثوں میں فضیلت کسب کی اور کسب کرنے والے کی بہت آئی ہیں اور وعید وارد ہوئی ہے بیچ حق اوسکی
کہ کسب کو ازراہ کسل کے اور بہیک مانگتا پہرے لیکن جو کوئی کہ سوال نکرے اور سبب اعتماد کے رزاقی خدا پر اور سبب نقصان تحمل بہنے کی اور حلال نہ پائے کی کسب کا
ضرورت میں کسب کرے تو داخل وعید میں نہیں ہوگا بشرطیکہ تعلق دلی اور توقع خدمت کی خلق سے نرکہتا ہو کہ اوسکو سوال حکمی کہتے ہیں اور وہ بہتر ہے ان باتوں
سے اور جو کوئی کہ مال بقدر کفایت کے رکہتا ہو یا بقدر کفایت کی اوقات سے یا اور جگہ سے بہم پہونچ سکتا ہے اوسکو بلاخلاف عبادت افضل ہے کسب سے اور سیطرح
تعلیم دینے والے علوم دینی اور قاضی اور مفتی اور مانند انکی کہ اگر بقدر کفایت کی معین رکہتی ہوں تو اونکو اپنے امور میں مشغول رہنا چاہیے کسب میں جو کوئی کسب کرنا اختیار کرے
فرض ہے اوسکو طلب کسب نا حلال کا اور بچنا حرام سے اور ہر پیشہ و ہنر میں رعایت احکام شرعی کی ضرور کرے اور لازم ہے کہ باوجود کسب کے توکل خدا پر کرے اور حق
تعالی ہی اور کسب ساہب ظاہری کی ہے رازق سجانے کہ یہ شرک خفی ہے اور تمام حلال اور حرام شرعی قبیلہ معاملات اور تجار اور کسب وغیرہ میں جو ہیں اس میں
حرام اور کسب حرام سے پرہیز کرے رسول علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی مال حرام میں سے ہے دے تو قبول نہیں ہوتا اور نہیں چھوڑتا مال حرام اپنے پیچھے
مگر کہ ہوتا ہے توشہ اوسکا پہونچانے والا طرف آگ دوزخ کی اور جانے کہ اگر تھوڑا سا مال حلال حرام میں ملجاویگا تو مشتبہ ہو جاویگا اور سب طرح کا مال اگر مشتبہ ہو
ان رہنا اولی ہے اور اگر کوئی کسی کو کچھ دے اور اوس چیز میں شبہہ ہو تو تب بھی کہ اوسکو ساتھ حیلہ اور نرمی کے پہیرے اور اگر اوسکے پہیرنے میں دینے والا آزردہ ہو تو
اسطرح حال تحقیق کرنے میں شک کا کہ اگر دینے والا رنجیدہ نہو تو تحقیق کرے والا نہ کرے اسلیے کہ آزردہ کرنا دل مسلمان کا حرام ہے اور تحقیق کرنا اوسکا
بیچ ہی ورع کی ہے پس مرتکب حرام کا ہونا اچہا ہے مگر یہ کہ حرام محض ہو اور ظاہر ہو تو اوسکو پہیر دے لیکن اگر جانے کہ پہیرنے میں فتنہ برپا ہوگا تو نہ پہیرے
اور دے کسی مضطر کو دیدے اور اگر آپ ہی مضطر ہو تو کہا لیوے اور جس بازار میں کہ اکثر مال حرام بکتا ہو اوسمیں خرید و فروخت نہ کرے اور بغیر علم

اور شبہہ کی ہر جا جس کی تحقیق میں پڑنا وسوسہ ہی اور ضروری کسب باشرع کی ذکر علم ہی جیسی سیدی کپڑا بنی یا بوریا بنا وی مثل کی ہی اور معاملات
سی جو حاصل ہو حرام ہوتی جیسی بیچی غلہ محتکرہ اور تجارتوں میں بہتر تجارت بزازی ہی اور پیشوں میں بہتر پیشہ سینا مشک کا ہی اور مانند اسکی اور
خرید و فروخت میں ویسی شئی نا ہی کی اور کھوٹی نہ خرچ کری اور اگر شئی نا ہی کی روپیہ مانند نگین تو کنوین میں ڈال دی اور معاملہ میں جھوٹی
قسم نہ کھاوی اور عیب اسباب کا خریدار سی پوشیدہ نکری اور تعریف اپنی اسباب کی جیسا کہ ہی اوس سی زیادہ نکری اور کوئی چیز ایسی کی ہاتھ نبیچی کہ جو
اوسکو بیچ فعل حرام کی کام میں لاوی جیسی انگور بیچی بیچ شراب ساز کی ہاتھ اور ہتیار قزاق اور مانند اسکی کی اور اسیطرح بیچوں میں آمیزش کہوٹا
بری چیز کی اور دغا اور فریب نکری کہ ضروری اونکی حرام ہوتی ہی اور ناپ تول میں کمی نکری اور غبن نکری اور بیاج کہ سبب ایمان کی خیر کی
کی جاتی ہی ترک کریگا اور مستحب ہی کہ تہوڑی نفع پر اکتفا کری اور تجارتوں اور حرفوں میں بہت حریص نہووی جبکہ بقدر کفایت کی حاصل ہو کار آخرت
میں مشغول ہووی **الفصل الاول** فصل ہی عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان ياكل من عمل يديه وان نبي الله داؤد
كان ياكل من عمل يديه رواه البخاري روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کہایا کسی نی
کوئی کہانا کبہی بہتر اس سی کہ کہاوی کسب ہاتھ اپنی کی سی اور تحقیق نبی اللہ کی داؤد علیہ السلام تہی کہاتی عمل ہاتھوں اپنی کی سی نقل کیا بخاری نی
یعنی کسب کرنا انبیا کی سنت ہی چنانچہ داؤد علیہ السلام اپنی ہاتھ سی زرہ بنا کر بیچتی تہی پس تم بہی طریقہ اونکا اختیار کرو منقول ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام
خلافت میں تجسس کرتی تہی لوگوں سی اور اپنا اور پوچہتی تہی اوس سی کہ نہ پہچانتا ہو تا اونکو کیسی سیرت ہی داؤد کی تم میں پس ایک روز اللہ تعالی کی ایک
فرشتہ بہیجا آدمی کی صورت میں اوس سی بہی اونہوں نی یہی پوچہا اوسنی کہا کہ داؤد اچہا شخص ہی مگر یہ کہ کہاتا ہی بیت المال میں سی پس دعا کی داؤد علیہ السلام
اپنی رب سی کہ بی پروا کر دی مجکو بیت المال سی پس سکہایا اونکو اللہ تعالی نی بنانا زرہ کا اور نرم کیا اونکی ہاتھ میں لوہا موم کی مانند پس وہ بناتی اور چار ہزار
درہم کو بیچتی اور بعضوں نی کہا کہ ایک زرہ ہر روز بناتی تہی اور بیچتی تہی اوسکو چہہ ہزار درہم کو پس خرچ کرتی دو ہزار اپنی نفس پر اور اپنی عیال اور چار ہزار
تصدق دیتی فقرا بنی اسرائیل کو پس اس حدیث میں ترغیب دلائی ہی کسب حلال کی کرنی پر کہ اوس میں بڑی بڑی فائدہ ہیں کہ کسب کرنیوالا کو بہی
نفع اوسکا پہونچتا ہی اور جو لوگ کہ وہ چیز لیتی ہیں اونکو بہی نفع حاصل ہوتا ہی اور کسب کرنیوالا سبب مشغولی کی بچتا ہی بری باتوں اور کہیل
اور کسر نفسی بہی ہوتی ہی اس سی پس کم ہوتی ہی سرکشی نفس کی اور بچتا ہی بسبب اسکی ذلت سوال سی اور محتاج کسیکا نہیں ہوتا
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله طيب لا يقبل الا طيبا وان الله
امر المؤمنين بما امر به المرسلين فقال يا ايها الرسل كلوا من الطيبات واعملوا صالحا وقال يا ايها الذين
امنوا كلوا من طيبات ما رزقناكم ثم ذكر الرجل يطيل السفر اشعث اغبر يمد يديه الى السماء يا
رب يا رب ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فانى يستجاب لذلك رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی پاک ہی یعنی نقصانوں اور عیبوں سی نہیں قبول کرتا
صدقہ اور اعمال سی مگر پاک کو یعنی جو کہ پاک ہو شبہہ سی اور حرام سی اور فضول فاسدہ سی نیت میں اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مومنوں کو ساتھ اوس چیز کی کہ
ساتھ اوسکی رسولوں کو پس کہا اللہ تعالی نی اعمال کرو کہ ایمان لائی ہو کہاؤ رزق حلال سی اور عمل کرو اچہی اور فرمایا ای مومنو کہاؤ کہا
پاک حلال سی جو کہ روزی دیا ہمنی تمکو پہر ذکر کیا حضرت نی حال ایک شخص کا کہ دراز کرتا ہی سفر پراگندہ بال اور غبار آلودہ دراز کرتا ہی دونو

ہاتہ اپنی طرف آسمان کی کہتا ہی ای رب میری ای رب میری یعنی دعا کرتا ہی اور کہانا اوسکا حرام اور پینا اوسکا حرام اور پہنا اوسکا حرام اور پرورش کیا گیا ساتہ حرام کی یعنی ہیولٰی عمر سی بڑی عمر تک حرام ہی اوسکی غذا ہی پس کہان سی قبول کیجاوی دعا اوس شخص کی نقل کی یہ مسلم نے ف نہین قبول کرتا الخ یعنی جبکہ اللہ تعالی پاک ہی اور رزق حلال کو بسبب پاک ہونی اوسکی کی نجاست حرمت سی جناب پاک اوسکی مین ایک نسبت ہے قابل اسکی ہی کہ اوس سے بندہ نزدیکی اوسکی جناب پاک مین حاصل کرتی اور حرام قابل اسکی نہین اور دراز کرتا ہی سفر یعنی حج کی لیی یا اور عبادات کی لیی اور کہینچتا ہی مشقت کہ مظنہ اور جگہ قبولیت دعا کی ہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ دعا مسافر مقبول ہی حاصل یہ کہ سب حال اچہا ہی لیکن کہانا وغیرہ جو حرام ہی دعا نہین قبول ہوتی اس سی یہ معلوم ہوا کہ رزق حلال پر موقوف ہی قبولیت دعا کی اسی لیی کہا گیا ہی کہ دعا کی دو بازو ہین اکل حلال صدق مقال ❊ ع ❊

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہین پرواہ کریگا آدمی ساتہ اوس چیز کی کہ لیویگا مال سی کہ آیا حلال سی لیا ہی یا حرام سے نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی تمیز نہین کریگا درمیان حلال و حرام کی بیت ہرچہ آمد بدہان شان خوردند ❊ ہرچہ آمد بزبان شان گفتند ❊ ح

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حلال ظاہر ہی اور حرام ظاہر ہی اور درمیان حلال و حرام کی چیزین ہین مشتبہ نہین جانتی اونکو بہت آدمی پس جو شخص کہ بچا شبہہ کی چیزون سی پاک کیا اوسنی اپنی دین کو اور اپنی آبرو کو یعنی طعنی والون کی طعنی سی بچا اور جو پڑا شبہہ کی چیزون مین پڑیگا حرام مین مانند چرواہی کے کہ چراتا ہی گرد رمنہ کی قریب ہی کہ چرین اوسمین جانور خبردار ہو کہ واسطے ہر بادشاہ کی رمنہ ہی خبردار ہو کہ رمنہ اللہ کی حرام چیزین ہین خبردار ہو تحقیق آدمی کی بدن مین ایک ٹکڑا ہی گوشت کا جسوقت کہ درست ہوتا ہی وہ یعنی روشن ہوتا ہی بسبب ایمان اور عرفان اور یقین کے درست ہوتا ہی سارا بدن اوسکا یعنی بسبب کے نیک اعمال خیر کی اور اچہی ہونی اخلاق و احوال کی اور جسوقت کہ بگڑتا ہی وہ ٹکڑا بگڑتا ہی سارا بدن اوسکا خبردار ہو کہ وہ ٹکڑا دل ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حلال ظاہر ہی کہ ساتہ نص کی حلال ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے کہانے کی چیزین کہ متعارف ہین اور کلام نیک اور مباح کرنا اور دیکہنا اون چیزون کو کہ دیکہنا اونکا درست ہی اور نکاح کرنا اور چلنا وغیر ذلک اور حرام ظاہر ہی کہ ساتہ نص کے حرام ہونا اوسکا معلوم ہوا جیسے شراب اور سور اور مردار اور خون جاری اور زنا اور جہوٹ اور غیبت اور چغلخوری اور نظر کرنی طرف امرد کی اور عورت اجنبیہ کے اور غیر ذلک اور چیزین مشتبہ کہ اشتباہ ہوتا ہی کہ حرام ہین یہ یا حلال ہین بسبب تعارض دلیلون کے پس اونکی حقیقت بہت لوگ نہین جانتی اشارہ اسمین ہی اسطرف کہ بعضی لوگ جانتی ہین کہ وہ مجتہدین ہین اور بڑی عالم کہ وہ جانتی ہین انکو ساتہ قوت دینی ایک دلیلون کو ترجیح سے اور اسمین علما کی تین مذہب ہین ایک یہ کہ حکم کیا جاوی ساتہ حلال ہونی اور حرام ہونی اور مباح ہونی اوسکی کی اور دوسرا مذہب یہ ہی کہ اوسکو حکم حرام ہونیکا دیوی اور تیسرا یہ کہ مباح ہی اور مثال مشتبہ کی یہ ہی کہ مثلاً ایک شخص نے ایک عورت سی نکاح کیا اور ایک اور عورت نی آنکر کہا کہ مین نی ان دونون کو دودہ پلایا ہی تو وہ عورت منکوحہ اوس شخص کی حق مین مشتبہ ہی اولی یہ ہی کہ اوسکو نکاح مین نرکہی یا ایک مال ہی کہ وجہ حلال اور وجہ حرام سے جمع ہوا ہی تو وہ مال مشتبہ ہی اوس سے پرہیز کری.

اور بادشاہون کی الخ یعنی ہی حرام چیزون کی ساتہ روکنا منع کیا گیا ہی ہمی ونکی کرنی سی اور واجب ہی پرہیز کرنا اونسی اور شبہ ہی پڑنی کو شبہات میں
ساتہ جو اونکی گرد روکنا ہی چیز اسکو چاہی کہ روکنی سی دور رہی اور جو نزدیک رکھتا ہی جانور اپنا روکنے میں جانور کہانا ہی اور اگر دور رکھیگا اوسکی چراہ گاہ تو احتمال ہی کہ روکنا میں
جانور جا پڑی گے اسیطرح آدمی کو چاہی کہ شبہات سی دور رہی تاکہ محرمات میں نہ پڑی بعد اون کے اسلئے بیان کی نبی تشبیہ مذکور کی فرمایا خبردار ہو کہ تحقیق واسطے
ہر بادشاہ کی الخ یہ بیان جاہلیت کی بادشاہون کا ہی کہ وہ روکنا رکھتی تہی یا خبر دی اہل اسلام کی حال بادشاہون کے اسلئے کہ روکنا روکنے درست نہیں
اور روکنا اللہ کی حرام چیزین ہین پس جو کوئی داخل ہوا اسمین یعنی مرتکب ہوا حرام چیزون کا مستحق ہوا عذاب کا پہر اون حرام چیزون میں بعضی چیز ایسی ہین
کہ بخشی نہیں جاتی وہ شرک ہی اور اور چیزین اللہ کی مشیت پر موقوف ہین چاہی بخشی چاہی نہ بخشی اور توبہ سی بخشے جاتی ہین اور حضرت شیخ علی متقی رح
نی اس باب مین ایک جملہ لکہا ہی اور لکہا ہی کہ جب بندہ اکتفا کری قدر ضرورت پر کہ اوس سے بقا اوسکا ہو وی سلامت رہتا ہی اور جب حد ضرورت سی گذرا اور مباح
مین پڑا اور وسعت کی اوسمین مکروہات مین پڑیگا اور مکروہات سی محرمات مین پڑیگا اور محرمات سی کفر مین نعوذ باللہ من ذلک ضروری مباح مکروہ حرام
کفر اور جسوقت بگڑتا ہی وہ مکڑا یعنی تاریک ہوتا ہی بسبب انکار و شک و کفر کی تو بگڑتا ہی تمام بدن ساتہ کرنی گناہ کی پس لازم ہی مکلف کو کہ متوجہ ہو دل کی طرف اور
روکی اوسکو منہمک ہونی سی شہوات مین یہانتک کہ زیادہ رغبت کری طرف شبہات کی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ صلاح بدن موقوف ہی غذای حلال پر
اسلئے کہ اوس سے صفائی حاصل ہوتی ہی دل کو اور دل کی صفائی سی تمام بدن میں صلاحیت آتا ہی کہ اچہی اعمال صادر ہوتی ہین اوس سے یہ خلاصہ ہی کلام بعض محققین کا
اور اتفاق ہی علما کا اسپر اس حدیث مین بڑی بڑی فائدی ہین اور جن حدیثون پر کہ مدار اسلام کا ہی وہ تین ہین ایک تو انما الاعمال بالنیات اور دوسری من حسن
اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ اور تیسری حدیث یہی ہی الحلال بین الخ * ع ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی مول کتی کا پلید ہی اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون ہی نقل کی یہ مسلم نی ف دلیل
پکڑی ہی ساتہ اسکی امام شافعی نی اسپر کہ بیچنا کتی کا غیر جائز ہی معلم ہو یا غیر معلم اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد اور بعضی اور اماموں نے جائز رکہا ہی بیچنا کتی کا
اور ضامن رکہا اور مارنیوالا کو اونمین منفعت ہو خواہ معلم ہون وہ خواہ غیر معلم اور اس حدیث کا جواب اونہون نی یہ دیا ہی کہ لفظ خبیث کا نہین دلالت کرتا ہی
حرمت پر اسلئے کہ اسی حدیث مین ہی کسب الحجام خبیث باوجودیکہ وہ حرام نہین ہی بالاتفاق پس خبیث کی معنی یہ ہین کہ وہ طیب نہین ہی پس وہ مکروہ ہی
حرام اور خرچی زانیہ کی بالاتفاق حرام ہی اور کمائی سینگی کہینچنی والی کی زبون یعنی مکروہ تنزیہی ہی اسلئے کہ حضرت نی مزدوری سینگی کہینچنی کی دی ہی اگر حرام
ہوتی تو حضرت صلعم کاہیکو دیتی * ع ح وَعَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ
ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی سی اور خرچی عورت زانیہ کی سی اور اجرت کاہن کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف منع کیا مول کتی کی سی
ہمارے نزدیک یہ محمول ہی اسپر کہ یہ منع جب ہوا تہا کہ حضرت نی کتون کی مارنی کو فرمایا تہا اور منع لینا اونسی اون ایام مین حرام ہو گیا تہا پہر اجازت
دیدی اونسی نفع لینی کی یہان تک کہ روایت کیا گیا ہی کہ حضرت نی حکم فرمایا بیچ کتی شکاری کی کہ مارا تہا اوسکو ایک شخص نی ساتہ دینی چالیس درہم کی
اور حکم فرمایا بیچ مارنی کی ریوڑ کی ساتہ دینی ایک دنبی کی اور کہا طیبی نی کہ جمہور اسپر ہین کہ نہیں درست بیچنا کتی کا اور نہیں قیمت ہی اوسکی تلف کرنیوالی پر برابر ہی
کہ کتا معلم ہو یا غیر معلم اور جائز ہو پالنا اوسکا یا نہ جائز ہو اور جائز رکہا ہی امام ابو حنیفہ رح نی بیچنا اوسکی کا کہ اوسمین منفعت ہو اور واجب کی
قیمت اوسکی تلف کرنی والی پر اور حکم خرچی کا اوپر کی حدیث مین گذر چکا اور کاہن اوسکو کہتی ہین کہ جو خبر دی اون چیزون کی کہ زمانہ آیندہ مین ہونگی

اور جو

اور جو کوئی چیز دیتی ہے مٹھائی یا کپڑا یا کھانا یا نقدی دیوی یہ سب حرام ہی اور ان سب کو عربی مین حلوان کہتی ہین اور حلوان کی معنی ہین شیرینی کے
اسکو حلوان اسلیے کہتی ہین کہ دینا اوسکا اچھا لگتا ہی یعنی مال کو جیسی شیرینی کہانی اچھی لگتی ہی اور بی رنج و مشقت حاصل ہوتا ہی اور عراف اور نجومی
بہی حکم کاہن کے مین ہین اور انکی پاس جانا اور خبر پوچھنی اور تصدیق اونکی کرنی حرام ہی سب علما کی نزدیک اور تحقیق تفصیل اسکی باب السحر والکہانہ مین آویگی انشاء اللہ
تعالی ۔ ع وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ
وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی جحیفہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا مول خون کے سی اور کتی کی سی اور خرچی عورت زانیہ کی سی اور لعنت کی سود کی لینی والی کو اور
سود کی دینی والی کو اور گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو اور مصور کو نقل کی یہ بخاری نی ف مول خون کی سی یعنی خون کی بیچنی سی منع فرمایا
اسلیے کہ وہ نجس ہی بیچنا اوسکا درست نہین اور بعضون نی حمل کیا ہی اوسکو اجرت حجام پر اس صورت مین نہی تنزیہی ہوگی اور بیان کتی کی مول کا
اور زناکار کی خرچی کا اوپر ہو چکا اور گودنا یہ ہی کہ سوئی سی بدن گود کر سرمہ یا نیل بھر دیتی ہین اس نیلی یا سبز داغ ہو جاتی ہین اسی سے اسلیے منع فرمایا کہ یہ
کام فاسقون اور بد چالیون کا ہی اور تغیر خلقت الہی کی ہوتی ہی اور تعلیق القرائن مین لکھا ہی کہ مٹائی جاوین داغ گودی ہوی ساتہ کسی تدبیر کی پس
اگر نہ مٹ سکین بغیر زخم کرنی کی تو زخم نہ کیا جاوی اور نہین گناہ اوسپر بعد توبہ کرنیکی اور مصور وہ مصور ہے جو تصویر جاندار کی کہینچی یا بناوی یا کاڑہی
اور تصویر غیر جاندار کی مانند مکانات اور درختون وغیرہ کی بنانی اور کہینچنی اور کاڑہنی درست ہی اور خطابی نی لکھا ہی کہ تصویر دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ
ہوتی ہی کہ جس چیز پر وہ ہوتی ہی وہ چیز تابع اوسکی ہوتی ہی اور تصویر مقصود بالذات ہوتی ہی جیسے تصویر کاغذ پر کہینچی جاتی ہی اور دوسری وہ ہی
کہ جس چیز پر ہوتی ہی وہ چیز مقصود بالذات ہوتی ہی اور تصویر تابع اوسکی جیسی تصویر ظروف کی اور دیوارون اور چہتون اور قالینون اور پردون وغیرہ کی
پس اول قسم کا بیچنا تو نہین درست اور دوسری قسم کا بیچنا درست ہی اور بنانا دونون کا منع ہی ۔ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ
فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ
لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا
ثَمَنَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ اونہون سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی سال فتح مکہ کی اور حضرت
تہی مکی مین کہ تحقیق اللہ اور رسول اوسکی نی حرام کیا بیچنا شراب کا اور مردار کا اور سور کا اور بتون کا پس کہا گیا یا رسول اللہ خبر دو ہمکو مردار کی چربی کا
حال کہ پس تحقیق وہ ملی جاتی ہین ساتہ اوسکی کشتیان اور چکنی کی جاتی ہین ساتہ اوسکی چمڑی اور چراغ جلاتی ہین ساتہ اوسکی لوگ پس فرمایا نہین
جائز یہ نفع اوٹہانا ساتہ اوسکی حرام ہی پہر فرمایا نزدیک اسکی لعنت کری اللہ یہود کو تحقیق اللہ نی جبکہ حرام کین چربیان جانورون کی پگلا کر
چربی کو بیچا اونکو پہر کہایا مول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف لکہا ہی علما نی کہ شراب وغیرہ کی حکم مین ہی باجا کہ اوسکا بیچنا بہی
درست نہین اور ضمان یعنی قیمت اوسکی نہین دینی ہوتی اوسکی تلف کرنی مین اور نفع اوٹہانا الخ امام شافعی کی نزدیک بیچنا مردار کی چربی کا
جائز نہین اور نفع اوٹہانا یعنی اور کام مین لانا سوای کہانی اور آدمی کی بدن پر ملنی کی درست ہی خواہ چراغ مین جلاوی خواہ کشتی پر ملی
یا کچھ اور کام مین لاوی اور اسیطرح گہی اور زیت یا اور روغن کہ نجس ہو گیا ہو بسبب پڑنی نجاست کی اوسکو چراغ مین جلانا یا اوسکا صابون بنانا
درست ہی اونکی نزدیک اور جمہور علما کی نزدیک نہین جائز نفع اوٹہانا ساتہ مردار کی کسیطرح واسطی عام ہونی نہی کی سوای اوسکی جو حدیث مین آیا

رخاص کیا گیا ہی اور جائز کہا ہی ابو حنیفہ نی اور علما اونکی نی بیچنا زیت نجس کا جبکہ بیان کردی اور جلانا تیل نجس کا چراغ مین مکروہ ہی اونکی
نزدیک خصوصاً مسجد مین اور کہاتی ہوں وسکا یعنی حیلہ کرتی تہی کہ نہی چربی کی کہانی ہی کی ہی اور ہم چربی نہین کہاتی بلکہ مول اوسکا کہاتی ہین اور پگلاتی تہی
اوسکو بقصد تغییر اور تبدیل کی گویا حقیقت اوسکی اور ہوگئی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر بطلان اوس حیلہ کی کہ پونہچی اسباب وسکی حرام کو اور دلیل ہی
اسپر کہ مول ہر چیز کا بیچ حکم اوس چیز کی ہوتا ہی ح وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ
الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مارے اللہ یہود کو حرام کی گئین اونپر چربیان پس پگلایا اونکو یعنی تاکہ زائل ہو اوسنی نام چربیکا اور بیچا اونکو نقل کی بخاری
اور مسلم نی وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مول کتی کی ہی اور بلاوکی سی نقل کی یہ مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ نہی یعنی بلی
کی تنزیہی ہی اور بیچنا اور ہبہ کرنا اور عاریت دینا اوسکا جائز ہی جمہور کی نزدیک مگر ابو ہریرہ نی اور ایک جماعت نی تابعین سی نہین جائز کہا
اوسکو دلیل پکڑی ہی اونہون نی ساتہ ظاہر اس حدیث کی ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی
کہ کہا سینگی کہینچی ابو طیبہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر حکم کیا حضرت نی اوسکی لیی ساتہ دینی ایک صاع کی کہجوروں سی اور حکم فرمایا اوسکی مالک کو
یہ کہ تخفیف کرین اوس سی یعنی کم لیوین محصول اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عادت تہی عرب کی غلامون اور لونڈیون سی کچہ کسب کراتی ہین
اور کہتی ہین کہ اسقدر ہمکو دیا کرنا اور باقی تم لیا کرو پس جب ابو طیبہ نی کہ غلام تہی بیاضہ کی خدمت گذاری حضرت کی کی تو حضرت اوسنی خوش ہوی
اور اونکی مالکون سی فرمایا کہ جسقدر ابو طیبہ کی کمائی مین سی ہر روز لیا کرتی ہو اوس سی کچہ کم لیا کرو اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ حلال ہی کسب حجام
یعنی سینگی کش کا اور حلال ہے اجرت دینی اوسپر اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مباح ہی علاج کا کرنا اور دینا اجرت کا معالجہ پر اور یہ بہی معلوم ہوا
کہ جائز ہے مالک کو کہ غلام سی کچہ کسب کروا وی اور اپنی لیی اوسمین سی کچہ ٹہرالی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی سفارش کرنی حق والون اور
دین والون سی ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ
رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيِّ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ روایت ہی
عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہترین اوس چیز کی کہ کہاتی ہو تم وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب تمہاری سی اور تحقیق اولاد تمہاری
کسب تمہاری سی ہی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت ابو داود اور دارمی کی مین یہ ہی کہ بہترین اوس چیز کی کہ کہائی آدمی
نی وہ چیز ہی کہ حاصل ہو کسب اوسکی سی اور تحقیق اولاد اوسکی کسب اوسکی سی ہی ف اسلیی کہ وہ پیدا ہوتی ہین بسبب نکاح کرنی تمہاری کی پس جائز
ہی تمکو کہانا اپنی اولاد کی کسب مین سی جبکہ ہو تم محتاج اور نہین تو نہین مگر یہ کہ خوش معلوم ہو اولاد کو کہانا تمہارا تو بہرحال کہانا درست ہی اسیطرح
لکہا ہی علما ہمارے نی اور طیبی نی لکہا ہی کہ نفقہ والدین کا فرزند پر واجب ہی جبکہ ہوں وہ محتاج اور عاجز ہوں کسب سی نزدیک شافعی کی اور سوا
شافعی کی اور علما نی شرط نہین لگائی ہے ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ

اِلَی النَّارِ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَمْحُو السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُو السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَکَذَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین کماتا بندہ مال حرام پہر تصدق کرتا ہی اوس سی پہر قبول کیا جاوی اوس سی یعنی مال حرام مین سی اگر تصدق دی تو مقبول نہین ہوتا اور ثواب نہین ملتا اور نہین خرچ کرتا مال حرام مین سی یعنی اپنی نفس پر پہر برکت دیجاوی واسطی اوسکی اوس مال مین یعنی مال حرام مین سی جو کچہ خرچ کری برکت نہین ہوتی اوسمین اور نہین چہوڑتا مال حرام پیچہی اپنی یعنی مرنے کی بعد مگر کہ ہوتا ہی توشہ اوسکا یعنی پہونچانیوالا طرف آگ کی تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا برائی کو ساتہ برائی کی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہ بہلائی کی تحقیق پلید مال نہین دور کرتا پلید کو یعنی بلکہ پاک یعنی حلال مال دور کرتا ہی پلید کو یعنی برائی کو نقل کی یہ احمد نی اور اسیطرح شرح السنۃ مین

ف توشہ اوسکا الخ اسلیئی کہ جب وہ گنہگار ہوا بسبب جمع کرنی مال کی جو حرام سی اور پہر مرگیا اور چہوڑگیا وہ مال وارثون کی لیئی تو ہوگا اوسپر گناہ اوسکا قیامت تک اسلیئی کہ اسکی سبب سی اور مرتکب گناہ کی ہوی اور تحقیق اللہ تعالی نہین دور کرتا الخ یہ جملہ مستانفہ یعنی علیحدہ ہی بمنزلہ تعلیل عدم قبول کی اور معنی یہ ہین کہ تصدق کرنا مال حرام کو برائی ہی اور نہین دور کرتا اللہ تعالی بری اعمال کو ساتہ برائیون کی بلکہ کہا ہی بعضے علما ہماری نی کہ جو کوئی تصدق کری مال حرام اور امید رکہی ثواب کی کافر ہوتا ہی اور اگر فقیر لینیوالی کو معلوم ہو کہ یہ حرام ہی اور وہ دعا کری اوسکی لیئی تو وہ بہی کافر ہوتا ہی ولیکن دور کرتا ہی برائی کو ساتہ بہلائی کی یعنی ساتہ تصدق دینی کی مال حلال سی اسمین اشارہ ہی اس آیت پر اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ اور یہ سب جملی مقدمہ اور تمہید ہین اس عبارت کی اِنَّ الْخَبِیْثَ الخ ۱۴ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَکُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ کَانَتِ النَّارُ اَوْلٰی بِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ گوشت کہ اوگا ہی حرام کہانی سی اور جو گوشت کہ اوگا حرام کہانی سے ہوگی آگ دوزخ کی نزدیک تر ساتہ اوسکی نقل کی یہ احمد اور دارمی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف وہ گوشت یعنی جسکا گوشت حرام کہانی سی پیدا ہوا ہی وہ بہشت مین نہین داخل ہوگا یعنی اول نجات پانی والون کی ساتہ نہین داخل ہوگا بلکہ داخل ہوگا بعد عذاب ہونی کی بقدر کہانی حرام کی یا نہین داخل ہوگا جنت کی منازل عالیہ مین یا مراد یہ ہی کہ نہین داخل ہوگی وہ بدن کہ اعتقاد کرتی ہین حرام کو حلال یا مراد اس سے زجر و تشدید اور تشدید ہی اور تحقیق کہ توبہ کری یا مغفرت کیجاوی اوسکی بغیر توبہ کی اور راضی کیا جاوی دشمن اوسکا یا پہنچی اوسکو شفاعت کسی کی پس وہ خارج ہی اس وعید سے ۱۴ع

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یَرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ اور روایت ہی حسن ابن علی رض سی کہ کہا یاد کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ بات یہ حدیث چہوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالی تجکو اور میل کر طرف اوس چیز کی کہ نہ شک مین ڈالی تجکو اسواسطی کہ حق باعث اطمینان دل کا ہی اور باطل باعث شک اور تردد کا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کیا دارمی نی پہلا جملہ یعنی دع ما یریبک الی ما لا یریبک

ف مقصود یہ ہی کہ پرہیز کری شبہات سی یا معنی یہ ہین کہ جب پاوی تو اپنی دل کو کہ شک کرنی والا ہوا ایک چیز مین قسم اقوال و اعمال سی تو چہوڑ اوسکو اور انتقال کر اوس چیز کی طرف کہ شک نہ رکہتا ہو اوسمین اسلیئی کہ شک ہونا ایک چیز مین علامت اوسکی باطل ہونی کی ہی اور اطمینان علامت حقانیت کی ہی پس یہ قاعدہ ہی واسطی پہچاننی حسن و قبح اور حل و حرمت ایک چیز کی ولیکن یہ تحقیق نہین ہوتا مگر اونہی نفسون کی

جواز اسکا ہین ساتہ تقوی اور عدالت کی ہی **وعن** وابصة بن معبد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا وابصة
جئت تسأل عن البر والاثم قلت نعم قال فجمع اصابعه فضرب بها صدره وقال استفت نفسك استفت قلبك
ثلثا البر ما اطمانت الیه النفس واطمان الیه القلب والاثم ما حاك فی النفس وتردد فی الصدر وان افتاك
الناس رواہ احمد والدارمی اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای وابصہ آیا تو پوچہتا نیکی سی اور
گناہ سی کہا مین نی البتہ کہا راوی نی پس جمع کین حضرت نی اونگلیان اپنی اور مارا ساتہ اونگلیون کی سینی میری کو اور فرمایا فتوی پوچہہ اپنی نفس
یعنی ذات سی فتوی پوچہہ دل اپنی سی تین بار فرمایا نیکی وہ چیز ہی کہ قرار پکڑتی اور مائل ہو طرف اوسکی جی اور آرام پکڑتی طرف اوسکی دل اور گناہ وہ
چیز ہی کہ جہجہی دل مین اور شک و تردد کری سینہ مین اگرچہ فتوی دین تجکو لوگ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** آیا تو پوچہتا الخ یہ دلیل ہی نبوت
کی کہ حضرت نی بغیر اسکی بیان کیئی انکی ارادہ مکاشفہ کی اوسکی دل کی بات بیان فرمادی اور انگلیان حضرت نی سینہ پر اشارہ کی لیے مارین کہ دل یہان سے
اس سے فتوی پوچہہ اور تاکہ حاصل ہو مسبب سے ست مبارک کی سمجہ کامل کلام کی سمجہنی کی لیے اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ اپنی دل سی فتوی پوچہہ لے
نیکی وہ ہی کہ جس سے خاطر جمع رہی اور دل مین خلجان نہو کہ یہ بدی ہی اور گناہ وہ کہ دل مین تردد و خلجان ہی اوس سے اگرچہ لوگ تجکو فتوی دین کہ
یہ حق ہی لیکن اونکی کہنی پر عمل نکر مثلاً اگر دیکہی کسیکو کہ اوس پاس مال حلال اور حرام ہی لیکن ہی اوس سے کچہہ بخوف اسکی کہ کہاوی تو حرام اگرچہ فتوی دی تجکو
مفتی اسلیئی کہ فتوی اور ہی اور تقوی اور اور یہ حکم دل سی فتوی پوچہنی کا اچہی لوگون کے لیے ہی کہ جنکی دل صاف ہین کدورت خواہشون نفسانیہ
سی آراستہ ہین ساتہ تقوی کی اسلیئی کہ اونکی قلوب و نفوس مائل ہوتی ہین طرف خیر کی اور بیزار ہوتی ہین برائی سے والا بری لوگ کہ گرفتار ہین خواہش
نفسانی مین امر خیر سے نفرت رکہتی ہین اور برائی سی رغبت اور رجانا چاہیی کہ دل سی فتوی پوچہنا اوس صورت مین ہی کہ دلیل شرعی نہو لیکن جب دو
آیتین متعارض ہون تو واجب ہی رجوع کرنا طرف سنت کی اور دو حدیثین متعارض ہون تو واجب ہے رجوع کرنا طرف اقوال علما کی اور اگر
اقوال علما کی متعارض ہون تو فتوی دل سی پوچہی اور اختیار کری اونکی قولون مین سی وہ قول کہ فتوی دی ساتہ اوسکی دل صحیح و سلیم اور آرام
پکڑی اوس پر **وعن** عطیة السعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبلغ العبد
ان یکون من المتقین حتی یدع ما لا باس به حذرا لما به باس رواہ الترمذی وابن ماجة
اور روایت ہی عطیہ سعدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا بندہ متقیون یعنی کامل متقیون کی درجہ کو یہانتک کہ چہوڑی
ایسی چیز کو کہ نہین قباحت اوسمین واسطی بچنی اوس چیز کی کہ اوسمین ہی قباحت نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** شرع مین متقی وہ ہی
بچاوی نفس اپنی کو اوس چیز سی کہ کرنی سی کہ مستحق ہو بسبب اوسکی عذاب کا خواہ وہ چیز کرنیکی ہو یا چہوڑنی کی اور بعضون نی کہا کہ تقوی کی تین مرتبی
ہین ایک تو یہ ہی کہ شرک سی بچی بسبب اوسکی بچتا ہی ہمیشہ کی عذاب سی چنانچہ اس آیت مین یہی مراد ہی الزمهم کلمة التقوی اور دوسرا یہ ہی کہ بچی
ہر گناہ سی یہانتک کہ صغائر سی ہی بعضون کی نزدیک یہ تقوی متعارف شرع کا ہی اور اس آیت مین یہی مراد ہی ولو ان اهل القری آمنوا واتقوا
اور تیسرا تقوی یہ ہی کہ خوب احتیاط کری ہر امر مین اور بعضی مباح کو بہی ترک کری بنا بر مصلحت کی اور باطن اپنا مشغول غیر اللہ مین نکری لوگون سے انقطاع
کرکر رجوع اوسی کی طرف ہو وی چنانچہ آیت اتقوا اللہ حق تقاته مین یہی مراد ہی اور اس حدیث مین بہی یہی تقوی مراد ہی اور حاصل حدیث کا یہ ہی
کہ بندہ پورا متقی نہین ہوتا جبتک کہ مباح چیزین نہ چہوڑی بخوف گرفتار ہونی کی حرام اور مکروہ اور مشتبہ مین مثلاً جس مرد کی بیوی نہو وی تو
بہت پیٹ بہر نہ کہاوی اور خوشبو نہ لگاوی بخوف غلبہ شہوت کی اور واقع ہونیکی حرام مین اور یہ نہایت تقوی ہی بعد پرہیز کرنی کی حرام اور مکروہ کی

اور

اور مشتبہات سے منقول ہے حضرت عمر بن الخطاب سے کہ ہم ترک کرتے تھے حلال کے نو حصے دس حصوں میں سے بخوف واقع ہونے کے حرام میں اور حضرت
ابوبکر صدیق سے منقول ہے کہ کہا ترک کرتے تھے ہم ستر باب مباح سے بخوف پڑنے کے حرام میں * ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا
وَبَائِعَهَا وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيْ لَهَا وَالْمُشْتَرٰى لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس سے کہا
لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مقدمہ میں دس شخصوں کو شراب کے نچوڑنے والے اور نچڑوانے والے کو اور پینے والے کو اور اوٹھانے والے کو اور اوسکو
کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکے یعنی اوسنے حکم کیا کسیکو اوٹھا لانیکا اور پلانے والے کو اور بیچنے والے کو اور اوسکی مول کھانے والے کو اور اوسکی مول لینے والے کو
یعنی بیچنے والے کے لیے یا تجارت کے لیے بطریق وکالت یا ولایت کے مول لے یا سوای اوسکے کے اور اوسکو کہ مول لی گئی واسطے اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ نے ف نچوڑنے والے کو یعنی جو کہ شیرہ انگور کا نچوڑے شراب بنانے کے لیے خواہ اپنے لیے نچوڑے خواہ اوسکے لیے اور اسیطرح نچڑوانے والا خواہ
اپنے لیے نچڑواوے خواہ اور کے لیے اور بیچنے والے کو اگرچہ وکیل ہو یا دلال اور جو کہ انگور بیچے نچوڑنے والے کے ہاتھ اور جو کچھ کہ ہووے اوسکے یعنی مول کا
پس وہ لائق تر ہے ساتھ لعنت کے * ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَ
شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ نے شراب کو اور اوسکے پینے والے کو
اور اوسکے پلانے والے کو اور اوسکے بیچنے والے کو اور اوسکے خریدنے والے کو اور اوسکے نچوڑنے والے کو اور نچڑوانے والے کو اور اوسکے اوٹھانے والے کو
اور اوسکو کہ اوٹھائی گئی طرف اوسکے نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف لعنت کی شراب کو اسلیے کہ ام الخبائث ہے اور احتمال ہے کہ مراد شراب سے
شراب کا مول کھانے والا ہو * ع وَعَنْ مُحَيِّصَةَ اَنَّهُ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُجْرَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ
فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَاْذِنُهٗ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ
اور روایت ہے محیصہ سے کہ تحقیق اوسنے پروانگی مانگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے پس منع کیا حضرت نے اوسکو
پس ہمیشہ پروانگی مانگتا رہا حضرت سے یہانتک کہ فرمایا کھلا اوسکو اپنے اونٹ کو اور کھلا اوسکو اپنے بردے کو نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور
ابن ماجہ نے ف محیصہ نے پروانگی چاہی بیچ مزدوری سینگی کھینچنے والے کے کہ کھانا اوسکا حلال ہے یا نہیں پس حضرت نے اوسکو منع کیا پھر وہ اذن مانگتے ہے
بامید اسکے کہ حضرت اوسکے کھانے کا حکم دیں اسلیے کہ اکثر صحابہ کے ان غلام بہت تھے اور بعضے انمیں سینگی بھی کھینچتے تھے اور صحابہ انکی کمائی کھایا کرتے تھے وہ
جانتے تھے اسکو بہت اچھی کمائی پس جب حضرت نے اس سے منع فرمایا اونپر دشوار ہوا پھر بار بار پروانگی مانگی اس مقدمہ میں یہانتک کہ حضرت نے فرمایا کہ
اوسکی گھانس دانہ اسکا اپنے اونٹ کو کھلا دے اور لونڈی غلام کو کھلا اسلیے کہ یہ کمائی خون کھینچنے کی تھی حضرت نے کھانا اوسکا اشراف کے لیے مکروہ جانا اور
رغبت دلائی عالی ہمتی پر اور جانور اور لونڈی غلاموں کے لیے اجازت دی اسلیے کہ وہ شرف ایسا نہیں رکھتے کہ منافی ہو اوس شرف کے کہ بابت اوس کسب کے
بخلاف حر کے پس یہ نہی تنزیہی ہے اور اولی کو بیان ہوا کہ جانور و لونڈی غلام کو حرام کھلاوے حاصل یہ کہ کھانا اوسکا مکروہ تنزیہی ہے نہ حرام * ع
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی مول سے اور کمائی گانے والی کی سے نقل کی یہ شرح السنہ میں
ف اور بعضوں نے کہا مراد زمارہ سے عورت زانیہ ہے بہت خوبصورت ہے اور بعضوں نے کہا کہ لفظ زمارہ ہے رمز سے یعنی اشارہ کرنے والی ساتھ چشم و ابرو کے زانیہ

مردہ کو سنانا [illegible] اور دل کی رغبت کرتی ہیں ح وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیعوا القینات ولا تشتروھن ولا تعلموھن وثمنھن حرام وفی مثل ھذا انزلت ومن الناس من یشتری لھو الحدیث رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وعلی بن یزید الراوی یضعف فی الحدیث روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچو لونڈیوں گانے والیوں کو اور نہ خریدو انکو اور نہ سکھلاؤ لونڈیوں کو گانا اور مول ان کا حرام ہے اور بیچ مانند اسکی کی یعنی خریدنے کی واسطے گانے کی نازل کی گئی ہے یہ آیت اور بعضے آدمیوں میں سے وہ ہیں کہ مول لیتے ہیں کھیل کی بات نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور علی بن یزید راوی ضعیف کیا جاتا ہے حدیث میں ف مول ان کا حرام ہے کہا بعضوں نے کہ نہیں صحیح ہے بیچنا گانے والیوں کا موجب ظاہر حدیث کی اور جمہور کی نزدیک بیچنا ان کا صحیح ہے اور حدیث باوجود ضعیف ہونے کی تاویل کی گئی ہے کہ لینا مول کا ان پر حرام ہے مانند لینے مول انگور کی شراب فروش سے اسلیے کہ وسیلہ حرام کا ہے نہ اسلیے کہ بیچنا غیر صحیح ہے اور کھیل کی بات یعنی گانا اور آوازیں حرام کہ باز رکھیں خدا کی راہ سے یعنی وہ افعال ہیں جیسے کہانیاں جھوٹی باتیں اور خرافات بکنا اور ٹھٹھے کی باتیں اور سیکھنا موسیقی کا اور مانند انکی کی یعنی کلام فضول اور اتری یہ آیت نضر بن حارث کی حق میں کہ وہ خریدتا تھا گانے والی لونڈیاں تا کہ گمراہ کرے لوگوں کو [illegible] نے کہا کہ نضر بن حارث کی حق میں اتری کہ خریدتا تھا کتابیں عجمیوں کی لیجاتا اور کہانیاں قریش کی آگے بیان کرتا اور کہتا کہ محمد بیان کرتے ہیں تمہارے آگے قصے عاد و ثمود کی اور میں بیان کرتا ہوں تمہارے آگے قصے رستم و اسفندیار کی اور بادشاہوں کسریٰ کے ح

حدیث جابر کی نہی عن اکل الہر [illegible] باب اکل الکلب ان شاء اللہ تعالیٰ اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر کی کہ اسناد اسکا یہ ہے نہی عن اکل الہر بیچ باب اکل الکلب کی آگے بیان اللہ تعالیٰ

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلب کسب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے بعد فرض کی نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ف یعنی طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے لیکن بعد فرض [illegible] جیسے نماز و روزہ اور سوا اسکی [illegible] طلب کرنا کمائی حلال [illegible] اور انکا نفقہ اوپر واجب ہوتا ہے ح وعن ابن عباس انہ سئل عن اجرۃ کتابۃ المصحف فقال لا باس انما ھم مصورون وانھم انما یاکلون من عمل ایدیھم رواہ رزین روایت ہے ابن عباس سے کہ وہ پوچھے گئے مزدوری لکھنی قرآن کی سے پس فرمایا کچھ ڈر نہیں ہے اسکی کہ وہ نقش کھینچنے والے ہیں [illegible] اپنے ہاتھوں کی کام سے نقل کی یہ رزین نے ف [illegible] کہ قرآن ہو یا غیر قرآن ح وعن رافع بن خدیج قال قیل یا رسول اللہ ای الکسب اطیب قال عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور رواہ احمد روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا کہا گیا یا رسول اللہ کونسا کسب پاکیزہ ہے یعنی افضل ہے فرمایا کام کرنا آدمی کا اپنے ہاتھ سے اور ہر بیچنا جو مقبول نقل کی یہ احمد نے ف اپنے ہاتھ سے یعنی افضل کسب وہ ہے کہ ہاتھ سے کیا جاتا ہے جیسے زراعت و کتابت

وغیر ذلک اور جو بیچنا مقبول ہو یعنی صحیح شرع میں یعنی اگر ماتی کسب نکرے تو تجارت کرے کہ اوسمین دیانت اور امانت ہو یہ بھی کسب طیب ہے

* ح ع وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ کَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْکَرِبَ جَارِیَۃٌ تَبِیْعُ اللَّبَنَ وَیَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَہٗ فَقِیْلَ لَہٗ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ نَعَمْ وَمَا بَاْسٌ بِذٰلِکَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَنْفَعُ فِیْہِ اِلَّا الدِّیْنَارُ وَالدِّرْہَمُ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی بکر بن ابی مریم تابعی سے کہ کہا تھی مقدام بن معدیکرب صحابی کی ایک لونڈی بیچتی تھی دودھ یعنی مقدام کی گھر کی جانورون کا اور قبض کرتا تھا مقدام مول اوسکا پس کہا گیا واسطے مقدام کے سبحان اللہ کیا بیچتی ہی لونڈی دودھ اور لیتا ہی تو مول پس کہا مقدام نے کہ ہان اور نہین اسکا مضایقہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی البتہ آویگا لوگون پر زمانہ نہین فائدہ دیگا اوسمین مگر دینار و درہم نقل کی یہ احمد نے ف یعنی لوگون نے مقدام پر طعن کیا کہ تمہاری لونڈی تمہاری سامنی دودھ بیچتی ہی اور تم اوسکا مول لیتی ہو حالانکہ دودھ واسطی تصدق کرنی فقرا کی اور واسطی صرف کرنیکی دوستون اور متعلقون کی ہی بیچنا اور راضی ہونا اسپر اور اوسکا مول لینا مناسب حال تم جیسی کی نہین اونھون نے کہا کہ اسکا کچھ مضائقہ نہین اسلیے کہ اسمین کچھ نقصان شرعی نہین نہ حرمت ہی اسمین اور نہ کراہت اور مین نے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتی تھی کہ لوگون پر ایک زمانہ آویگا کہ اوسمین نہین نفع دینی کا مگر دینار و درہم یعنی مال اسلیے کہ اوس زمانہ کی لوگون پر ازبسکہ نقصان غالب ہوگا نہین قدر کرینگے اہل کمال کی اور قدر کرینگے مالدارون کی کہتی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کہ تجارت کرو اور کسب کرو اسلیے کہ تم ایسی زمانہ مین ہو کہ جب محتاج ہوگا ایک تمہارا تو اول اپنی دین ہی کو کھاویگا

* ح ع وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ اُجَہِّزُ اِلَی الشَّامِ وَاِلٰی مِصْرَ فَجَہَّزْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَاَتَیْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَۃَ فَقُلْتُ لَہَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ کُنْتُ اُجَہِّزُ اِلَی الشَّامِ فَجَہَّزْتُ اِلَی الْعِرَاقِ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ مَا لَکَ وَلِمَتْجَرِکَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَبَّبَ اللّٰہُ لِاَحَدِکُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْہٍ فَلَا یَدَعْہُ حَتّٰی یَتَغَیَّرَ لَہٗ اَوْ یَتَنَکَّرَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھا مین سامان درست کرتا یعنی بھیجا اپنی غلامون کو ساتھ مال اسباب تجارت کی طرف شام کی اور طرف مصر کی پھر سامان درست کیا مین نے طرف عراق کے اور آیا مین ام المومنین عائشہ کے پاس پس کہا مین نے اونکو ای ام المومنین سامان بھیجا تا تھا مین تجارت کا طرف شام کی یعنی پہلی اس سے پس ارادہ سامان بھیجنیکا کرتا ہون طرف عراق کی پس فرمایا کہ نکر کیا ہی واسطی تیری اور واسطی تجارت تیری یعنی کیون چھوڑتا ہی جائے تجارت اپنی کو کہ پہلی کرتا تھا پس تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جسوقت کہ ایک سبب کردے اللہ واسطے کسی کی تم مین سے روزی کا ایکطرح پس نہ چھوڑدی اوسکو یہانتک کہ متغیر ہو واسطے اوسکے یا نقصان ہو واسطے اوسکی نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے ف ایک سبب کردے یعنی مثلا کسی مال تجارت کا بھیجا ہی اور اوسکی نفع سے رزق حاصل ہوتا ہی تو اوسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ متغیر ہو یعنی فائدہ نہ حاصل ہوتا ہو یا نقصان ہو یعنی اصل مال مین تو اس صورت مین اوسکو چھوڑدے حاصل یہ کہ بلا سبب نہ چھوڑے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی کوئی مرباح پاوے تو لازم ہی اوسپر ملازمت اوسکی اور نہ عدول کرے اوس سے طرف غیر اوسکی کی مگر سبب عذر قوی کی

* ح ع وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ لِاَبِیْ بَکْرٍ غُلَامٌ یُخْرِجُ لَہُ الْخَرَاجَ فَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ یَاْکُلُ مِنْ خَرَاجِہٖ فَجَاءَ یَوْمًا بِشَیْءٍ فَاَکَلَ مِنْہُ اَبُوْ بَکْرٍ فَقَالَ لَہُ الْغُلَامُ تَدْرِیْ مَا ہٰذَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَمَا ہُوَ قَالَ کُنْتُ تَکَہَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَمَا اُحْسِنُ الْکِہَانَۃَ اِلَّا اَنِّیْ خَدَعْتُہٗ فَلَقِیَنِیْ فَاَعْطَانِیْ بِذٰلِکَ فَہٰذَا الَّذِیْ اَکَلْتَ مِنْہُ قَالَتْ فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ یَدَہٗ فَقَاءَ کُلَّ شَیْءٍ فِیْ بَطْنِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تھا واسطے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایک غلام دیتا تھا واسطے ابی بکر کی خراج یعنی کچھ مال کمائی

تہا اوسکی فرمد اوسکی کمائی مین سی جیسکہ معمول ہی عرب مین کہ غلام کی کمائی مین سی کچہ مال لیا کرتا ہی مالک پس تہے ابی بکر کہاتی کمائی اوسکی سے پس لایا غلام ایکدن ایک چیز پس کہایا اوسمین سی ابو بکر نی پہر کہا واسطی اونکی غلام نی جانتی ہو کیا ہی یہ پس کہا ابو بکر نی کیا ہی یہ کہا غلام نی تہا مین خبر غیب کی بتاتا واسطے ایک آدمی کی جاہلیت مین یعنی حالت کفر مین حالانکہ نہین اچہی جانتا تہا مین یہ خبر دینا لیکن مین فریب دیتا تہا اوسکو پس ملا مجہسے وہ یعنی اب پس دی مجکو بدلی اوس خبر کے بتانی کی یعنی یہ چیز پس یہ وہ چیز ہے کہ کہائی تمنی اسمین سے کہا حضرت عائشہ نی پہر ڈالا ابو بکر نی ہاتہ اپنا یعنی اپنی حلق مین پس قے کی ہر چیز کہ اونکی پیٹ مین تہی یعنی ازراہ ورع کی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی از بسکہ حرمت اوسمین مغلظ تہی بسبب اسکی کہ جمع ہوئی تہی کہانت اور فریب خوب طرح نکالا اوسکو اور اس سے یہ نکالا ہی امام شافعی نی کہ جو کوئی کہاوی حرام اور وہ جانتا تہا اوسکو یا نہ جانتا تہا اور پہر جانا تو لازم ہے اوسکو یہ کہ قی کری جو کچہ کہایا ہی فی الفور اور امام غزالی نی منہاج العابدین مین لکہاہی کہ یہ ورع کی قبیلہ سی ہی اور کہا کہ حکم ورع کا یہ ہی کہ نہ لیوی تو کچہ کسی سی یہانتک کہ نہایت تحقیق کری اوسکو پہر یقین حاصل ہو کہ نہین شبہہ ہی اوسمین کسی حال مین فالا پہیر دی اوسکو ٭ع وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِالْحَرَامِ اور روایت ہی ابی بکر رض سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین داخل ہوگا بہشت مین یعنی بغیر عذاب کی اچہی لوگون کی ساتہ وہ بدن کہ پرورش کیا گیا ساتہ مال حرام کی

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّهُ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا وَأَعْجَبَهُ قَالَ لِلَّذِي سَقَاهُ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا لِي مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي وَهُوَ هٰذَا فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ مولی تہا حضرت عمر کا یہ کہ اوسنی کہا کہ پیا عمر بن الخطاب رض نی دودہ اور اچہا لگا اونکو وہ کہا واسطی اوس شخص کے کہ پلایا تہا اوسنی کہان سی ہاتہ لگا تجکو یہ دودہ پس خبر دی اونکو کہ وہ یعنی مین گیا تہا ایک پانی پر یعنی کنوی یا چشمہ پر کہ نام لیا اوسکا پس ناگہان کتنے چارپای تہی یعنی اونٹ و بکری وغیرہ چارپایون زکوۃ کی سی اور وہ پلاتی تہی یعنی دودہ لوگون کو پس دوہا اونہون نی پہر لیی دودہ اونکی سی پس ڈال لیا مین نی اوسکو بیچ مشک اپنی کی اور یہ دودہ وہی ہی پس ڈالا حضرت عمر نی ہاتہ اپنا یعنی مونہہ مین پہر قی کی نقل کی یہ دونو حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہا سید جمال الدین محدث نی کہ یہ حدیث اکثر نسخون مین نہین ہی اور نہی بیچ اصل سماع ہمارے کی لکہی ہوئی حاشیہ مین اور صواب حذف اسکا ہی انتہی اسلئے کہ کتاب الزکوۃ مین یہ حدیث لکہی جا چکی ہی ساتہ اختلاف ایک دو لفظون کے پس جن نسخون مین یہ نہین ہی تو پہلی حدیث کی بعد لکہا ہی رواہ البیہقی الخ اور جن نسخون مین ہی اونمین اسکی بعد رواہما البیہقی الخ ہے

٭ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنِ اشْتَرَى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ تَعَالَى لَهُ صَلَاةً مَا دَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ وَقَالَ صُمَّتَا إِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُولُهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا جو شخص کہ خریدی ایک کپڑا دس درہم کو یعنی مثلاً اور اوسکی مول مین ہو ایک درہم یعنی کچہ مال حرام کا نہین قبول کریگا اللہ تعالی واسطی اوسکی نماز جبتک کہ ہووی کپڑا اوسپر پہر داخل کین ابن عمر نی دونو انگلیان اپنی یعنی شہادت کی اپنی کانون مین اور کہا بہری ہو جیو دونون کان اگر نہ سنا ہووی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اسکو نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا اسناد اسکی ضعیف ہی ف

نہیں مقبول کرتا یعنی اوسکی نماز لائق ثواب دینے کی نہیں ہوتی اگرچہ فرضیت قطع ہو جاتی ہے مانند نماز کی زمین غصب کی میں اور اخیر عبارت کی یہ معنی ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے یہ حدیث حضرت سے سنی ہے کہ نہ سنی ہو تو بہرے ہوں میرے کان یعنی مقرر سنی ہے ۱۲

بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِي الْمُعَامَلَةِ باب ہے بیچ بیان نرمی کرنے کی معاملات میں اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحمت کرے اللہ اوس شخص کو کہ نرمی کرتا ہے جبکہ بیچتا ہے اور جبکہ خریدتا ہے اور جبکہ تقاضا کرتا ہے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ اللهُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِيْ اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک شخص تھا بیچ اون لوگوں کی کہ تھے پہلے تمہی آیا اوسکی پاس فرشتہ تاکہ قبض روح کرے اوسکی پس کہا گیا واسطے اوسکی آیا کیا تو نے کچھ عمل نیک کہا نہیں جانتا میں یعنی نہیں پاتا ہوں کہ کوئی عمل نیک کیا ہو کہا گیا واسطے اوسکے سوچ کہا نہیں جانتا میں کچھ سوای اسکی کہ تحقیق میں معاملات کرتا تھا لوگوں سے دنیا میں اور احسان کرتا تھا میں اونپر وقت تقاضا کی یعنی وقت مانگنے مول وغیرہ کے پس مہلت دیتا تھا میں غنی کو اور معاف کرتا تھا میں مفلس کو یعنی سارا حق یا کچھ اوسمیں سے پس داخل کیا اوسکو اللہ تعالی نے بہشت میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں مانند اسکی ہے عقبہ بن عامر اور ابی مسعود انصاری سے یعنی معنی دونوں روایتوں کی ایک ہی ہیں اور لفظوں میں اختلاف ہے اوسمیں یوں ہے کہ پس فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں تجھسے زیادہ لائق ہوں ساتھ اسکی یعنی ساتھ معاف کرنے کی اور فرمایا فرشتوں کو درگذر کرو میری بندی سے ف آیا اوسکی پاس فرشتہ یعنی عزرائیل یا کوئی تابعدار اونکا لیکن صحیح یہی ہے کہ حضرت عزرائیل ہی ارواح قبض کرتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم اور سب ملائکہ رحمت کی یا عذاب کی لیتے ہیں ارواح کو اونسے اور حقیقی ارواح قبض کرنیوالا اللہ تعالی ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا اللہ یتوفی الانفس حین موتہا اور کہا گیا یعنی اللہ تعالی نے فرمایا یا کسی فرشتے نے کہا اور ظاہر یہ ہے کہ سوال اسکی روح قبض کرنے کی پہلے کیا جیسا کہ اول حدیث سے معلوم ہوتا اور مظہر نے کہا کہ یہ سوال قبر میں کیا طیبی نے کہا کہ احتمال ہے کہ قیامت کو ہوا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑا ثواب ہے معاف کرنا حق کا مفلس کو اور مہلت دینا غنی کو ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهٗ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو بہت قسم کھانے سے بیچ بیچنے اپنی کے کہ تحقیق قسم کھانی بیچنے میں رواج دیتی ہے پھر کھو دیتی ہے برکت کو نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر بہت قسم کھاتی ہے بالفعل بکری خوب ہوتی ہے لیکن انجام کار میں باعث کہونے برکت و خیر کی ہوتی ہے اسلیے کہ جسکو عادت ہو گی بہت قسم کھانے کی اوس سے جھوٹی قسم بھی صادر ہو جاویگی ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحَلْفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قسم سبب ہے رواج کی واسطے

اسباب کی ہے سبب ہوتی ہے برکت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قسم ہے کثرت متاع کی یا جھوٹی قسم اور سبب ہے مٹنی برکت کی اگر کمائی ہو برکت نہیں ہوتی یا تو بسبب تلف ہونی مال کی یا بسبب خرچ کرنی کی ایسی جگہ کہ نہ دنیا میں فائدہ ہوا ور نہ آخرت میں ثواب ہو وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین شخص ہیں کہ نہیں کلام کریگا انسے اللہ تعالی دن قیامت کی یعنی کلام مہربانی و عنایت کا نہیں کرینگا اور نہ دیکھیگا اونکی طرف یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہیں کریگا اور نہ پاک کریگا اونکو یعنی گناہوں سے اور واسطے اونکی عذاب ہے درد دینے والا کہا ابوذر نے محروم ہوئی خیر سے اور ٹوٹا پایا کون ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا ایک تو پائجامہ اونکا کرنیوالا دوسرا احسان رکھنے والا یعنی بعد دینی کسی چیز کی تیسرا رواج دینے والا اسباب کا ساتھ جھوٹی قسم کی نقل کی یہ مسلم نے ف پائجامہ دراز کرنیوالا یعنی ٹخنوں سے نیچے از راہ تکبر کی اور اسمیں اصل ہے اس دراز کرنیوالا اور جو دیکر احسان جتاتا ہے ثواب سے محروم رہتا ہے اور جو رواج دینے والا الخ مثلاً ایک چیز لی تھی پونی روپیہ کو اور جعل یعنی جالی سے جھوٹی قسم کھا کر کہا کہ قسم خدا کی یہ چیز سو روپیہ کو میں نے لی ہے تا وہ خاص کرے یہ ثنی کی بابت ہی یا زیادہ کی ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوداگر بڑا سچا یعنی قول میں اور فعل میں بڑا امانت دار ساتھ نبیوں اور صدیقوں و شہدا کی ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور دارقطنی نے اور روایت کی یہ ابن ماجہ نے ابن عمر سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف سوداگر یعنی جو کہ مشغول ہے بیچنی اور خریدنی میں مراد افضل قسم سوداگری میں کپڑا بیچنا ہے پھر عطاری ساتھ نبیوں کے الخ جو سوداگر متصف ساتھ ان صفتوں کی کی گئی ہوگا وہ متصف ہوگا ساتھ تمام صفتوں کمال کی پس مستحق اسکا ہوگا کہ حشر ہو اوسکا یا جنت میں ہو ساتھ نبیوں کی بسبب طاعت اونکی کی اور ساتھ صدیقوں کی بسبب موافقت کی بیچ صفت اونکی کی اور ساتھ شہیدوں کی بسبب شہادت اونکی کی اوپر صدق و امانت اوسکی کی وَعَنْ قَیْسِ بْنِ اَبِیْ غَرَزَةَ قَالَ کُنَّا نُسَمّٰی فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّمَاسِرَةَ فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ ھُوَ اَحْسَنُ مِنْہُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ الْبَیْعَ یَحْضُرُہُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْہُ بِالصَّدَقَةِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا تھے ہم یعنی گروہ تجار کی نام رکھے جاتی تھی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سماسرہ پس گذرے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس نام رکھا ہمارا ساتھ ایک نام کی کہ وہ بہتر ہے پہلی نام سے پس فرمایا اے گروہ تجار یعنی اے گروہ سوداگروں کی تحقیق بیچ حاضر ہوتا ہے اوسکو لا فائدہ اور قسم یعنی درمیان بیچ و شرا کی اکثر باتیں بے فائدہ اور قسم بہت ہوتی ہیں جھوٹی قسم بھی آجاتی ہیں پس ملاؤ بیچ کو ساتھ صدقہ کی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف سماسرہ جمع سمسار کی ہے یعنی دلال کی پس پہلی سوداگروں کو سمسار کہتے تھے حضرت نے اسکی عوض میں نام تجار نام بہت اچھا ہے کہ اللہ تعالی نے ذکر کیا ہے تجارت کا قرآن میں بسبیل مدح کی گئی جا ایک تو اس آیت میں ہَلْ اَدُلُّکُمْ عَلٰی تِجَارَةٍ تُنْجِیْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ اور دوسری تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ اور تیسری تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ اور ملاؤ بیچ کو ساتھ صدقہ کی یعنی [illegible]

اللہ ہی دیا کرو تا کفارہ ہو اوسکا یعنی کلام بیفائدہ اور قسم باعث غضب پروردگار کا ہی اور صدقہ دفع کرتا ہی غضب رب کو ۔ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّجَّارُ يُحْشَرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى وَبَرَّ وَصَدَقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ ۔ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تاجر حشر کیی جاوینگی دن قیامت کی فاجر یعنی دروغ گو اور نافرمان مگر جس شخص نی پرہیزگاری کی یعنی خیانت اور فریب وغیرہ نکیا اور نیکی کی یعنی لوگون سی تجارت مین یا عبادت اللہ کی کرتا رہا اور سچ بولا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نقل کی بیہقی نی شعب الایمان براء سی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْخِيَارِ

یہ باب ہی بیچ بیان خیار کے ف خیار اسم ہی اختیار سی اور معنی اوسکی ہین دو امرون میں سے اچھا امر طلب کرنا یا جائز رکھنا بیع کا یا فسخ کرنا اوسکا اور اختیار بیع مین کئی قسم پر ہی خیار شرط اور خیار عیب اور خیار رویت اور خیار تعیین فقہ کی کتابون مین معانی اور احکام انکی اور اختلاف کہ انہین ہی مذکور ہین اور یہان ایک قسم اور ہی کہا اوسکو خیار مجلس کہتے ہین وہ یہ ہی کہ جب عقد تمام ہوا ساتہہ ہونی ایجاب وقبول کے ہر ایک بائع اور مشتری کو اختیار باقی ہی جبتک کہ مجلس مین بیٹھی ہین اور جب اوٹھی اختیار جاتا رہا اور اس اختیار مین اختلاف ہی امام شافعی اور اور بعضی عالم قائل ہین اسکی اور امام ابو حنیفہ اور بعضی عالم نہین قائل اسکی اور کہتی ہین کہ جب ایجاب وقبول تمام ہوا اختیار نہ رہا مگر یہ کہ شرط کیا ہو خیار کو اور اسکو خیار شرط کہتی ہین اور وہ تین روز تک ہوتا ہی اور زیادہ اسے نہین بیچ

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ وَفِي رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَخْتَارَا وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اخْتَرْ بَدَلَ أَوْ يَخْتَارَا روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی والا اور مول لینی والا ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اوپر صاحب اپنی کی یعنی اسکا ثابت رکہی بیع کو یا فسخ کری جبتک کہ جدی نہون یعنی جب ایک مجلس سی اوٹہہ کہڑی رہین گی اور جدا ہونگی اختیار نہ رہیگا مگر بیع خیار مین یعنی جس بیع مین شرط کی ہو گی کہ اختیار ہی مجہی چاہونگا رکہونگا اوس بیع کو اور چاہونگا نہ رکہونگا تو اوسمین باوجود جدی ہونیکی اختیار باقی رہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی ہی کہ جسوقت خرید وفروخت کرین بائع اور مشتری پس ہر ایک اونمین سی اختیار رکہتا ہی اپنی بیع مین جبتک کہ نہ جدی ہوویں یا ہووی بیع اونکی بشرط خیار کی پس جسوقت کہ ہووی بیع انکی بشرط خیار کی پس تحقیق واجب ہوا اختیار اور بیچ روایت ترمذی کی یہ ہی کہ بائع مشتری ساتہہ اختیار کی ہین جبتک کہ نہ جدی ہوون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی یعنی اگر شرط کرینگی اختیار کی جبتک اور جدا کو ہوونگی تب جدا ہونیکی بہی اختیار باقی رہیگا اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ مگر کہی ایک اونکا واسطی صاحب اپنی کی شرط کر اختیار کی یعنی اور دوسرا کہی قبول کیا بیچ کہنا اپنی عبارت بدل یا یختارا کی واقع ہوئی ہی ف ظاہر حدیث کا ثابت کرنا اختیار مجلس کا ہی لیکن جو کہ قائل نہین خیار مجلس کے وہ کہتی ہین کہ مراد جدا ہونی سی جدا ہونا اوسکا قول کا ہی یعنی جبتک کہ مجتمع ہین قول مین کہ ایجاب وقبول تمام نہین ہوا اختیار رکہتی ہین [illegible] بیع کو اور جب ایجاب وقبول تمام ہوا [illegible] اور دوسری کہا [illegible] خیار [illegible]

وان تفرقا بغیر اللہ کلاس تفرقہ اسمین مراد جدا ہونی ہی جدا ہونا مرد و عورت کا ہی ساتھ طلاق کی نہ جدا ہونا مجلس سے ﴿۲﴾ وَعَنْ حَکِیْمِ بْنِ
حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَیَّنَا بُوْرِکَ
لَھُمَا فِیْ بَیْعِھِمَا وَاِنْ کَتَمَا وَکَذَبَا مُحِقَتْ بَرَکَۃُ بَیْعِھِمَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی بائع اور مشتری ساتھ خیار کی ہین جبتک نہ جدی ہولی پس اگر سچ کہین بائع اور مشتری یعنی بیچ صفت مبیع اور ثمن اور سکی
اور بیان کری عیب مبیع اور ثمن کی برکت دیجاتی ہی واسطی اون دونون کی بیچ معاملہ بیچی کھوچی اونکی کی اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولا
دور کیجاتی ہی برکت اونکی بیچی کھوچی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ﴿۳﴾ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُخْدَعُ فِی الْبُیُوْعِ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَۃَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَقُوْلُہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن
عمر سی کہا کہا ایک شخص نے واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق مین فریب دیا جاتا ہون بیچ معاملہ بیچ کی پس فرمایا جس وقت کہ بیچ کری تو پس کہہ نہین
ہی فریب یعنی دین مین پس تھا وہ شخص کہتا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہ بیچ اس کلمہ کی اختلاف کیا ہی علما نی بیچ مقصود کی اس قول سے
کسی نی کچھ لکھا ہی اور کسی نی کچھ چنانچہ شروح مین وہ قول مذکور ہین اور تو ربشتی نی یہ لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اوس شخص کو کہ
کہی وقت بیچ کی تا آگاہ کری بیچنی والی کو کہ مجھی واقفیت نہین ہی بیچ مین چاہی کہ مجکو فریب نقصان نہ دیوی تو اور لوگ اوسوقت مین دیندار
و خیرخواہ خلائق کی تھی دوست رکھتی تھی مسلمان بھائیون کی لیے وہ چیز کہ دوست رکھتی تھی اپنی لیے خصوصًا وقت آگاہ کرنیکی پس اس کہنی سے
وہ خیرخواہی اسکی ملحوظ رکھی گا طیبی نی اسی قول کو پسند کیا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری ﴿۴﴾ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ
جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُتَبَایِعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ صَفْقَۃَ خِیَارٍ وَلَا یَحِلُّ
لَہٗ اَنْ یُّفَارِقَ صَاحِبَہٗ خَشْیَۃَ اَنْ یَّسْتَقِیْلَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ
نقل کی اپنی باپ سے اوس نی اپنی دادا سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچنی والا اور مول لینی والا مختار ہین جبتک کہ نہ جدی ہون
مگر یہ کہ ہو وے بیچ خیار یعنی جب جدا ہوی تو نہ رہا خیار دونو کو مگر جس بیچ مین خیار شرط ہو تو بعد جدا ہونی کی بھی اختیار رہتا ہی اور روا نہین یعنی
درست نہین بائع یا مشتری کو یہ کہ جدا ہو صاحب اپنی سے یعنی اوٹھ کھڑا ہو مجلس سے بخوف اسکی کہ طلب کری اوس سے اقالہ یعنی فسخ کرنی
بیچ کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ﴿۵﴾ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَتَفَرَّقَنَّ
اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہ جدا ہو وین بائع
اور مشتری آپسمین مگر رضا سی نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جبتک بائع اور مشتری آپسمین راضی نہون ساتھ دینی مول کی اور قبض
کرنی مبیع کی جبتک جدا نہون واسطی ضرر رسانی ہوگی اور وہ منع ہی شرع مین یا مراد یہ ہی کہ بائع اور مشتری مین سی جسکا ارادہ جدا ہونی
کا ہو وہ مشورہ کرے اپنی صاحب سی کہ آیا تجکو رغبت ہی مبیع مین پہر اگر وہ ارادہ فسخ کرنی بیچ کا کری تو فسخ کری پس اس صورت مین
یہ حدیث موافق ہی پہلی حدیث کی مضمون مین اور یہ نہی تنزیہی ہے اسلیی کہ اجماع ہی اسپر کہ حلال ہی جدا ہونا بغیر اذن دوسری کے
﴿۶﴾ **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیَّرَ اَعْرَابِیًّا
بَعْدَ الْبَیْعِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت ہی جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیچی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث صحیح غریب ہی **بَابُ الرِّبٰوا**

باب ہی بیچ بیان سود کی (ف) سود شرع میں کہتی ہیں زیادتی کو کہ خالی ہو عوض سی اور شرط کیا ہو اوسی زیادتی کو درمیان عقد کی بیچ مسئلہ ربوا حرام ہی بیچ اور قرض میں اور گناہ کبیرہ ہے منکر حرمت اوسکی کا کافر ہی مسئلہ ربوا دو قسم پر ہی ایک تو ربوا نسیہ کا یعنی نقد کو ساتھ وعدہ کی بیچنا اور دوسرا ربوا فضل کا یعنی تھوڑی کو بدلی بہت کی بیچنا پھر اگر دونوں چیزیں پائی جاویں ایک اتحاد جنس اور دوسری اتحاد قدر تو امام اعظم کی نزدیک دونوں قسمیں ربوا کی حرام ہوتی ہیں یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر عبارت ہی کیل سی یا وزن سی کہ معیار شرعی ہی کیل ہی یا وزن اور جس چیز کو شارع نی کیلی کہا ہی وزنی ہوگی ساتھ عرف لوگوں کی اور جس چیز کو وزنی کہا ہی کیلی نہیں ہوگی ساتھ عرف لوگوں کی پس بیچنا گیہوں کا بدلی گیہوں کی ساتھ وزن کی جائز نہوگا اور اسیطرح بیچنا سونی یا چاندی کا ساتھ جنس اپنی کی ساتھ کیل کی اگرچہ برابر ہوں اسلیے کہ نص شارع قوی تر ہی عرف سی اور جس چیز میں نص نہیں ہے یعنی شارع نی نہ اوسکو کیلی کہا اور نہ وزنی کہا پس اوسمیں اعتبار عرف کا ہی اور ابو یوسف رح سی عمل ساتھ عرف لوگوں کے مطلق روایت کیا گیا ہی اور ترجیح دی ہی اسکو کمال نی اور بنا بر اسی قول کی جائز رکھا ہے قرض لینا النقود مسکوکہ کا ساتھ گنتی کی اور بیچنا آٹیکا ساتھ وزن کی اور کافی میں فتوی او پر عادت لوگوں کی دیا ہی مطلقا کذا فی بحر الرائق اور اگر ان دونوں چیزوں میں سی یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر سی ایک پائی جاوی تو ربوا نسیہ کا حرام ہی نہ ربوا فضل کا پس اگر گیہوں بدلی گیہوں کی یا چنی بدلی چنوں کی یا جونہ بدلی جونی کی یا سونا عوض سونی کی یا لوہا عوض لوہی کی بیچا جاوی تو فضل اور نسیہ دونوں حرام ہیں کہ دونوں چیزیں اتحاد جنس اور اتحاد قدر موجود ہیں اور اگر گیہوں عوض چنوں کی یا سونا عوض چاندی کی یا لوہا عوض تانبی کی بیچا جاوی تو فضل حلال ہی لیکن نسیہ یعنی وعدہ پر بیچنا حرام ہی کہ گیہوں اور چنی ساتھ ایک کیل کی بیچی جاتی ہیں اور لوہا اور تانبا ساتھ ایک ترازو اور بٹوں کی اور سونا اور چاندی ساتھ ایک ترازو بٹوں کی بیچی جاتی ہیں لیکن ان کا جنس ایک نہیں اور ٹکڑی گزی کی کو ساتھ ٹکڑی گزی کی یا گھوڑی کو عوض گھوڑی کی بیچا جاوی تو بھی فضل حلال ہی اور نسیہ حرام کہ یہاں اتحاد جنس موجود ہی اور کیل اور وزن نہیں اسلیے کہ معیار شرعی کیل ہی یا وزن اور گز وغیرہ معیار شرعی نہیں اور اگر دونوں چیزیں یعنی اتحاد جنس اور اتحاد قدر نہ پائی جاویں تو فضل بھی حلال ہوگا اور نسیہ بھی مثلا گیہوں کو عوض چاندی کی یا عوض لوہی کی بیچی تو فضل اور نسیہ دونوں جائز ہیں اسلیے کہ یہاں نہ اتحاد جنس ہی اور نہ اتحاد قدر کہ گیہوں کیلی ہیں اور سونا اور لوہا وزنی اور اسیطرح اگر سونی کو عوض لوہی کی یا بالعکس اسکے بیچی یہاں بھی دونوں چیزیں نہیں ہیں نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کہ ترازو اور بٹ سونی کی اور ہیں اور ترازو اور بٹ لوہی کی اور اسیطرح اگر گیہوں کو عوض چونہ کی بیچی کہ کیل گیہوں کا اور ہی اور کیل چونی کا اور مالا بد و در مختار

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰو وَمُؤْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی جابر سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیاج کہانی والی کو اور دینی والی کو اور لکہنی والی کو اور گواہوں کو اور فرمایا وہ برابر ہیں یعنی اصل گناہ میں اگرچہ مختلف ہوں مقدار میں نقل کی یہ مسلم نی (ف) یعنی لکہنی والی وغیرہ کو لعنت کی بسبب مدد کرنی اونکی کی امر نا مشروع پر اور اس سے صریح معلوم ہوا کہ حرام ہی بے شک لکہنا بیاج کا اور گواہ ہونا اوسکا ✿ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے اور چاندی بدلے چاندی کے اور گیہوں بدلے گیہوں کے اور جو بدلے جو کے اور کھجور بدلے کھجور کے
اور نمک بدلے نمک کے درحالیکہ مانند ہوں ساتھ مانند کے یعنی برابر ہوں مقدار میں جیسا کہ تاکید و بیان کے لئے کہا کہ برابر ہوں ساتھ برابر کے
دست بدست پس جبکہ مختلف ہوں قسمیں پس بیچو جسطرح کہ چاہو بشرطیکہ ہو بیع دست بدست نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اوسی مجلس میں
پہلے جدا ہونے کے بائع و مشتری ہاتھ لگاوا اور اوس چیز کو قبض کر لیں یہ نہیں درست کہ ایک چیز وعدہ پر ہو اور ایک چیز نقد اور اس حدیث میں
چھ چیزوں کی ربوا کا ذکر ہی سونا چاندی گیہوں جو کھجور نمک اور سوای انکی اور چیزوں کو مانند انکی اور جو انکی اور اقسام اور الوان کی علمانی انہیں چیزوں
پر قیاس کیا ہی لیکن ساتھ اختلاف کی اور اختلاف اس سبب سے ہی کہ علت ربوا کی چھ چیزوں میں کیا ہی امام مالک نی علت ربوا کی ان چھ چیزوں میں یہ
سمجھی ہی کہ ثمنیت سونی چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں ہی پس جسمیں قوت مدخر ہونا تحقیق ہوگا یا ثمنیت ہوگی اوسمیں ربوا حکم
ہی پس انکی نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانی کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہو سکتیں اونمیں ربوا یعنی زیادہ لینا دو کا بدلی ایک کی یا دینا ایک اور لینا دو
درست ہی اور نزدیک امام شافعی کی علت ربوا کی ثمنیت ہی سونی چاندی میں اور قوت ہونا ہی باقی چار چیزوں میں اونکی نزدیک ترکاری اور
میوی اور ادویات میں ربوا جاری ہوگا برابر لینا دینا تو درست ہی اور زیادتی کمی ہمجنس میں نادرست اور لوہی اور تانبی اور پیتل اور ادویات اور چونہ
اور مانند انکی میں انکی نزدیک ربوا جاری نہوگا مثلا ایک پیمانہ چونہ کا بدلی دو پیمانہ چونہ کی لینا دینا درست ہی اسیطرح لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا
یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک علت ربوا کی قدر مع الجنس ہی اور مراد قدر سی کیل اور وزن ہی پھر علت ربوا کی سونی چاندی
میں وزن ہی پس جاری ہوگا ربوا ہر وزنی چیز میں مانند تانبی اور لوہی وغیرہما کی اور باقی چار چیزوں میں علت ربوا کی کیل ہی پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں
مانند چونہ اور اشنان وغیرہما کی اور کیلی اور وزنی ہونا جسمیں منصوص ہی اوسمیں تبدیل نہیں مثلا سونا چاندی شرع میں وزنی ہی پس اوسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ
عرف میں خلاف اوسکی جاری ہوا اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہوں ایسی بیع درست ہوگی ان چیزوں کی درصورتیکہ
ہم جنس ہوں اعتبار وزن اور کیل کا ہی سونی کو سونی کی ساتھ بیچنے میں برابر وزن چاہیی اور چاندی کو چاندی کی ساتھ بیچنی میں برابر وزن چاہیی
کمتی بڑھتی وزن درست نہیں اور چار چیزوں باقی میں کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہو شرعا کیلی ہیں پس اگر کوئی
من بھر گیہوں بدلی من بھر گیہوں کی بیچی تو درست نہیں جبتک کہ پیمانی میں برابر نہوں اور یہی حکم ہی جو اور کھجور اور نمک کا اور جس چیز میں وزنی اور کیلی ہونا
منصوص نہیں ہوا اوسمیں اعتبار عرف کا ہی اگر عرف میں وزنی ہی تو اوسکو حکم وزنی کا ہی وزن میں برابر چاہیی اور اگر عرف میں کیلی ہی تو اوسکی حکم
کیلی کا ہی کیل میں برابر چاہیی گو کہ وزن میں تفاوت ہو مثلا چونہ عرف میں کیلی ہی کیل میں برابر چاہیی زیادتی کمی کیل میں درست نہیں بشرطیکہ بیع
بجنسہ ہو اور لوہا تانبا عرف میں وزنی ہی اسکو حکم وزنی کا ہی وزن میں برابر چاہیی کمتی بڑھتی وزن میں ہم جنس کی ساتھ موجب ربوا کی ہوگی ۱۲ ح ع
مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ
وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ
فَقَدْ أَرْبَى الْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيهِ سَوَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سونا بدلی سونی کی اور چاندی بدلی چاندی کی اور گیہوں بدلی گیہوں کی اور جو بدلی جو کی اور کھجور بدلی کھجور کی اور نمک بدلی نمک کی بیچو ساتھ
مانند کی [illegible] درست ہی پس جسنی کہ زیادہ دیا یا زیادہ طلب کیا اور لیا پس کیا اوسنی معاملہ ربوا کا لینی والا اور دینی والا اوسمیں برابر ہی
نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا

بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچو سونا بدلی سونی کی مگر برابر ساتہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو چاندی بدلی چاندی کی مگر برابر ساتہ برابر کی اور نہ زیادہ کرو بعض کو بعض پر اور نہ بیچو انمین سی غائب کو بدلی حاضر کی یعنی نہ بیچو بوعدہ بدلی نقد کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ نہ بیچو سونی کو بدلی سونی کی اور نہ چاندی کو بدلی چاندی کی مگر برابر ہون تول مین **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ اگر بیچی زیور سونیکا بدلی سونی کی یا چاندی کا بدلی چاندی کی تو برابر بیچا ہون دونون وزن مین ہوالی وسکی یعنی جائز نہین اسلئی کہ زیادتی لازم آویگی ☆ **وَعَنْ** مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معمر بن عبداللہ سی کہا تہا مین سنتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی بیچو طعام بدلی طعام کی برابر ساتہ برابر کی یعنی بیچنا غلہ کا ساتہ جنس اوس غلہ کی برابر چاہیی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر رض سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سونا بدلی سونی کی بیاج ہی یعنی اگرچہ دونون برابر ہون مگر دست بدست یعنی اگر دونون برابر ہون اور بیچ دست بدست ہو تو بیاج نہین اور چاندی بدلی چاندی کی بیاج ہی مگر دست بدست اور گیہون بدلی گیہون کی بیاج ہی مگر دست بدست اور جو بدلی جو کی بیاج ہی مگر دست بدست اور کہجور بدلی کہجور کی بیاج ہے مگر دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیچنا ایک جنس کا اوسکی ہم جنس کی ساتہ تین طرح ہوتا ہی یا تو دونون طرف وزنی ہون یا کیلی ہون دونون چیزین موجود ہون یا دونون نہون یا ایکطرف ایک چیز ہو اور دوسری طرف کچہ موجود نہو بلکہ وعدہ ہو قریب کا یا بعید کا پہلی صورت درست ہی بشرطیکہ برابر ہون کیل مین یعنی پیمانی مین یا تول مین کیلی چیز کیل مین برابر ہو تولنی کی چیز تول مین برابر ہو اور دو صورتین اخیر کی یعنی دونون طرف وعدہ ہی ہو یا ایکطرف ایک چیز موجود ہو اور دوسری طرف وعدہ ہو تو یہ دونون صورتین درست نہین اگرچہ برابر ہون دونون جنس ☆ **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلٰثِ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا وَقَالَ فِي الْمِيْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عامل کیا ایک شخص کو خیبر پر پس لایا وہ حضرت کی پاس کہجور اچہی پس فرمایا حضرت نی کیا سب کہجورین خیبر کی ایسی ہی ہوتی ہین کہا کہ نہین قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ لیتی ہین ایک صاع اچہی مین سی بدلی دو صاع کی یعنی ناکارہ مین سی اور دو صاع بدلی تین صاع کی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ کر بیچ جمع کو یعنی نکمی کو کہ جسمین ہر طرح کی کہجور ہو بدلی درہمون کی پہر خرید کر بدلی درہمون کی اچہی کہجورین اور فرمایا ترازو مین مانند اسی کی یعنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہجور اور مانند اوسکی کیلی ہین کہ پیمانی مین ناپ کر بیچتی ہین اور جو چیزین کہ ترازو مین تول کر بیچتی ہین جیسی سونا اور چاندی اونکا بہی یہی حکم ہی کہ اچہی کو بدلی بری کی ساتہ زیادتی کی نہ بیچین بلکہ بری کو بدلی درہمون کے بیچین اور اون درہمون کی اچہی لی لی اور گیہون اور جو عرف شرع مین کیلی ہین اگرچہ اب ہمارے ملک مین تولکر بیچتی ہین اور اچہی اور بری باہم بیا

تین برابر ہیں ۞ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَیْنَ ہٰذَا قَالَ کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْہُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ اَوَّہْ عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا لائے بلال طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور اچھی قسم کی پس فرمایا واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے لایا کہا تھیں نزدیک ہمارے کھجوریں ناکارہ پس بیچیں مینے اوس سے دو صاع بدلے ایک صاع کے یعنی اچھی کے پس فرمایا آہ عین سود ہے نہ کر یعنی اسطرح ولیکن جس وقت کہ ارادہ کرے خریدنے کا یعنی اچھی کھجوروں کے خریدنے کا کہ سالم ہو تو سود سے پس بیچ کھجور یعنی بری ساتھ اور بیع کے یعنی بدلے درہم کے یا غلہ کے پھر خرید کر بدلے اوسکے اچھی کھجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ۞ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْہِجْرَۃِ وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّہٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدَہٗ حَتّٰی یَسْاَلَہٗ اَعَبْدٌ ہُوَ اَمْ حُرٌّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر یعنی عہد کیا حضرت سے کہ اپنے وطن سے نکلکر خدمت بابرکت میں حاضر ہوگا اور نہ معلوم ہوا حضرت کو کہ یہ غلام ہے پھر آیا مالک اوسکا ڈھونڈتا ہوا اسکو پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیچ میرے ہاتھ اوسکو پس خریدا اوسکو بدلے دو غلاموں سیاہ رنگ کے اور نہ بیعت کی کسی سے پیچھے اسکے یہانتک کہ پوچھ لیتے اوس سے کہ غلام ہے یہ یا آزاد نقل کی یہ مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیچنا ایک غلام کا بدلے دو غلاموں کے جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بیچنا غیر مال ربوکا اسطرح کہ ایک دوسرے سے زیادہ ہو جائز ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسی پر اہل علم کے ہیں نکالا ہے کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے دو حیوانوں کے نقد برابر ہے کہ ایک جنس کے ہوں یا دو جنس کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ بیچنے حیوان کے بدلے حیوانوں کے وعدہ پر پس منع کیا ہے اسکو ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے اور قول عطا ابن ابی رباح اور ابی حنیفہ اور علما انکے کا بھی یہی ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا بیچنے حیوان کی سے بدلے حیوان کی وعدہ پر اور بعضے صحابہ نے اسکو جائز کہا اور یہی قول شافعی کا ہے ۞ وَعَنْہُ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الصُّبْرَۃِ مِنَ التَّمْرِ لَا یُعْلَمُ مَکِیْلَتُہَا بِالْکَیْلِ الْمُسَمّٰی مِنَ التَّمْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے تودہ کھجور سے کہ نہ معلوم ہو مقدار اوسکی بدلے پیمانہ معین کے کھجور سے نقل کی یہ مسلم نے ف ایسی طرح کی بیچنے سے منع فرمایا کہ ایک طرف تو دہ کھجوروں کا ہو کہ اوسکی مقدار نہ معلوم ہو اور دوسری طرف چند پیمانے معین ہوں مثلا بیس یا دس اسلیے اوس تودہ کا حال نہیں معلوم کہ کسقدر ہے شاید کہ ان پیمانوں سے زیادہ ہو یا کم پس ربو لازم آوے اور یہ حکم اوس صورت میں ہے کہ دونوں طرف ایک جنس کی چیزیں ہوں اور اگر دونوں مختلف جنس کے چیزیں ہوں تو جائز ہے اسطرح بیچنا اسلیے کہ اونمیں زیادتی حرام نہیں ۞ وَعَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْہَا ذَہَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُہَا فَوَجَدْتُّ فِیْہَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفَصَّلَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے فضالہ بیٹے عبید کی سے کہا خریدا مینے دن خیبر کے یعنی سال خیبر کے ایک ہار بارہ دینار کو اوسمیں تھا سونا اور نگینے پس جدا کیا مینے اوس ہار کو یعنی سونے میں سے نگینے نکالڈالے پس پایا مینے اوسمیں سونا زیادہ بارہ دینار سے پس ذکر کیا مینے یہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ بیچا جاوے ہار یہانتک کہ جدا کیا جاوے یعنی سونا اور نگینہ جدا کیا جاوے نگینوں وغیرہ سے نقل کی یہ مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اسپر کہ اگر بیچے مال ربو ساتھ جنس اوسکی کے

اور

اور مبیع اور ثمن کی ساتھ یا ایک کی ساتھ انہیں سی کوئی اور چیز ہو تو نہیں جائز پس اگر بیچی سونے کا جڑاؤ زیور وغیرہ بدلے سونے کی خواہ
اشرفیاں ہوں یا اور کچھ تو نگینہ وغیرہ اوسکا جدا کر کر برابر سونے کی تول کر بیچیں اسیطرح اگر بیچی چاندی کی چیز بدلے چاندی کی خواہ روپے ہوں
یا اور کچھ تو اوسکا بھی یہی حکم ہے تا کمی زیادتی سی ربو نہ لازم آوے اور اگر بیچی سونے کی چیز جڑاؤ بدلے چاندی کی خواہ روپے ہوں خواہ اور کچھ یا
چاندی کی جڑاؤ چیز بدلے سونے کی خواہ اشرفیاں ہوں خواہ اور کچھ تو اوسکا اوتارنا نگینوں وغیرہ کا ضرور نہیں اسلئے کہ خلاف جنس میں کمی یا دتی ثابت
ہے اسمیں کمی یادتی سے ربو لازم نہیں آتا ۔ع۔ دوسرا **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی هريرة عن رسول الله
صلی الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان لا يبقى احد الا اكل الربو فان لم ياكله اصابه من
بخاره ويروى من غباره رواه احمد وابو داود والنسائي وابن ماجة روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ فرمایا البتہ آویگا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ نہیں باقی رہیگا کوئی مگر کھانیوالا سود کا پس اگر نہ کھاویگا سود تو پہنچیگا اوسکو بخار اوسکا اور
روایت کیا جاتا ہے یعنی بجای من بخاره کی من غباره یعنی غبار اوسکا نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف بخار اوسکا یعنی
اثر اوسکا پہنچیگا کہ وکیل ہوگا یا گواہ ہوگا یا تمسک لکھنے والا ہوگا یا درمیان میں پڑیگا ربو کی معاملہ میں یا معاملہ کریگا ساتھ سود خور کی اور ملیگا
مال اوسکا ساتھ مال اسکی کی ۔ع وعن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تبيعوا الذهب
بالذهب ولا الورق بالورق ولا البر بالبر ولا الشعير بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء
عينا بعين يدا بيد ولكن بيعوا الذهب بالورق والورق بالذهب والبر بالشعير والشعير بالبر والتمر
بالملح والملح بالتمر يدا بيد كيف شئتم رواه الشافعي اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے یہ کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو سونا بدلے سونے کی اور نہ چاندی بدلے چاندی کی ور نہ گیہوں بدلے گیہوں کے اور نہ جو بدلے جو کی اور نہ کھجور بدلے
کھجور کی اور نہ نمک بدلے نمک کے مگر برابر ساتھ برابر کی نقد بدلے نقد کی ہاتھ بہ ہاتھ ولیکن بیچو سونیکو بدلے چاندی کی اور چاندی کو بدلے سونے کے
اور گیہوں کو بدلے جو کی اور جو کو بدلے گیہوں کی اور کھجور کو بدلے نمک کی اور نمک کو بدلے کھجور کی ہاتھ بہ ہاتھ جسطرح چاہو نقل کی یہ شافعی نے
ف حاصل یہ کہ دونوں چیزیں ایک جنس کی ہوں تو برابر ہوں اور دست بدست اور اگر مختلف ہوں تو جسطرح چاہے بیچے چاہے کم چاہے
زیادہ چاہے برابر لیکن ہوں دست بدست ۔ع وعن سعد بن ابي وقاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل
عن شرى التمر بالرطب فقال اينقص الرطب اذا يبس فقال نعم فنهاه عن ذلك رواه مالك والترمذي وابو داود
والنسائي وابن ماجة اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا سنا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی گئی خرید کی کھجور خشک
کی بدلے کھجور تازی کی فرمایا کیا کم ہوجاتی ہے کھجور تازی جس وقت کہ خشک ہو کہا ہاں پس منع کیا اوسکو اس سے نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور
ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف منع کیا اوسکو اسلئے کہ دونوں برابر نہیں ہوویں گی پس ربو لازم آویگا اور اسپر عمل کیا ہے مالک اور ابو یوسف
اور محمد اور شافعی اور احمد اور اکثر علما نے اور جائز کہا اسکو ابو حنیفہ نے جبکہ دونوں برابر ہوں ماپ میں اور حمل کیا ہے اس حدیث کو بیع نسیہ پر یعنی
یہ جو منع فرمایا تو اوس صورت میں ایک جانب سے بالفعل نہ ہو بلکہ وعدہ کرے اسلئے کہ روایت کیا گیا ہے اسطرح سے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع کیا بیچنا کھجور تر کی سے بدلے کھجور خشک کی از راہ نسیہ کی اور اسی قیاس پر ہے بیع انگور تر کی بدلے خشک کے اور گوشت تازے کی بدلے
خشک کے ۔ع وعن سعيد بن المسيب مرسلا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع اللحم بالحيوان قال

سَعِيدٍ كَانَ مِنْ مَيْسِرِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعید بن المسیب سے بطریق ارسال کے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیچنے گوشت کے سے بدلے حیوان کے کہا سعید نے تھا بیچنا گوشت کا بدلے حیوان کے جوئے جاہلیت کے سے نقل کیا
شرح السنہ میں ف جوئے جاہلیت کے سے مراد یہ ہے کہ جیسے جوئے میں لوگوں کا مال ساتھ باطل کے کھایا جاتا ہے ویسے ہی اس میں اگرچہ طریقہ کھانیکا دونوں میں
مختلف ہے اوس میں بسبب کھیل کے کھایا جاتا ہے اور اس میں بسبب عقد کے اور کہا شافعی نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر درستی بیع گوشت کی بدلے حیوان کے برابر ہے کہ ہووے
گوشت جنس اوس حیوان سے یا غیر جنس اوسکی سے اور وہ حیوان کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہے یہ اور دلیل اونکی یہ ہے کہ
یہ بیع موزون کی ساتھ غیر موزون کی ہے اور مراد ساتھ نہی کی حدیث میں یہ ہے کہ ہووے ایک اون دونوں میں سے نسیئہ یعنی وعدے پر ع وَعَنْ سَمُرَةَ
بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیچنے حیوان کے سے بدلے حیوان کے بطریق وعدے کے نقل کی یہ
ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف تحقیق اسکی اوپر گذر چکی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ فَكَانَ يَأْخُذُ الْبَعِيرَ
بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو
کہ سامان درست کرے لشکر کا یعنی سواری اور ہتیار وغیرہ پس تمام ہوئے اونٹ یعنی اکثر لوگوں کو اونٹ دئے اور بعضے لوگ بغیر سواری کے رہگئے پس حکم کیا اوسکو
یہ کہ لیوے اونٹ عوض اونٹ کی پس تہے عبد اللہ لیتے ایک اونٹ بدلے دو اونٹوں کے تا زمانے آنے اونٹوں زکوۃ کے نقل کی یہ ابو داود نے ف
اونٹ عوض اونٹ کے یعنی اس شرط پر اونٹ قرض لے کہ جب آوینگے اونٹ زکوۃ کے تو ادا کرینگے کذا ذکرہ علی جاننا چاہیے کہ در مختار میں لکھا ہے
کہ امام اعظم رح کے نزدیک قرض لینا غیر مثلی کا جائز نہیں اور اونٹ بہی غیر مثلی ہے پس اس حدیث کا وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ حکم پہلے تہا پھر منسوخ
ہوا اور حضرت شیخ رح نے حمل کیا ہے اسکو بیع پر کہ لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے بیع حیوان کی بدلے حیوان کے وعدے پر اور ہمارے علمانے منع کیا ہے
اسکو بسبب پہلی حدیث کے کہا توربشتی نے کہ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ضعیف ہے اور حدیث پہلی سمرہ بن جندب کی قوی تر ہے یا یہ حکم پہلے حرام ہونے ربو کے ہے
کیا ہو پھر منسوخ ہوا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا رِبَا فِيمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے اسامہ بن زید سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیاج ہے وعدے میں اور ایک روایت میں فرمایا نہیں بیاج اوس چیز میں کہ ہووے دست بدست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف بیاج ہے وعدے میں یعنی بیاج متحقق ہوتا ہے وعدے میں اگرچہ دونوں جنسیں مختلف ہوں یا برابر ہوں مثلاً بیچنا گیہوں کا بدلے جو کے ساتھ زیادتی کے
درست ہے اگر دست بدست ہو اور اگر بطریق وعدے کے ہو تو نہیں درست اور نہیں بیاج الخ یعنی اگر دونوں چیزیں ایک جنس کے ہوں اور ہوں برابر اور قبض
کیا دونوں کا ایک ہی مجلس میں تو ربو نہیں ہے اور خلاف جنس میں بیاج کی زیادتی کی ہے تو نہیں لازم آتا ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ
الْمَلَائِكَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ
زَنْيَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ وَقَالَ مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ
مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ أَوْلَى بِهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن حنظلہ سے کہ حنظلہ کو غسیل الملائکہ کہتے تھے یعنی فرشتوں نے اونکو غسل دیا تھا کہا عبد اللہ
نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درہم سود کا کہ کھاوے اوسکو آدمی اور وہ جانتا ہو کہ یہ سود کا ہے بہت زیادہ ہے

گناہ ہیں چھتیس زنا سے نقل کی یہ احمد اور دارقطنی نے اور نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور زیادہ کیا بیہقی نے ابن عباس سے اس عبارت کو کہ اور کہا حضرت نے جو شخص کہ پیدا ہو گوشت اوسکا مال حرام سے یعنی سود اور رشوت وغیرہ سے پس آگ دوزخ کی اولیٰ ہے ساتھ اوسکے ف اور وہ جانتا ہو اور اسیطرح اگر جانتا نہو لیکن اوسنے قصور کیا اسکی معلوم کرنے میں اور لکھا ہے علمانے کہ سود اشد زنا سے اسلئے ہے کہ سود کھانیوالے کی حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہو ساتھ لڑائی کے اللہ اور رسول اوسکے کی طرف سے اور جس سے اللہ اور رسول اوسکا لڑے یا وہ اللہ اور رسول اوسکے سے لڑے اوسکا کیا ٹھکانا ہے اور اور سبب اسکا یہ ہے کہ پہچاننا سود کا مشکل ہے پس اکثر حلال جانتے ہیں اوسکو جاہل پس کافر ہوتے ہیں بخلاف امر زنا کے کہ وہ مشہور ہے جاہلیت اور اسلام میں اور سزا اس حد مخصوص کا شارع ہی کو معلوم ہے ۞ع ۞ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّبَا سَبْعُونَ جُزْءًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گناہ بیاج کا ستر جزء ہے ادنی اونمیں سے یہ ہے کہ صحبت کرے آدمی اپنی ماں سے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرِّبَا وَإِنْ كَثُرَ فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَهْ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَوَى أَحْمَدُ الْأَخِيرَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سود یعنی مال کہ حاصل ہو ساتھ سود کے اگرچہ بہت لیکن انجام اوسکا رجوع کرتا ہے طرف کمی کی یعنی بے برکتی ہوتی ہے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں ابن ماجہ نے و بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت کی احمد نے اخیر کی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى قَوْمٍ بُطُونُهُمْ كَالْبُيُوتِ فِيهَا الْحَيَّاتُ تُرَى مِنْ خَارِجِ بُطُونِهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ أَكَلَةُ الرِّبَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرا میں شب معراج میں ایک قوم پر کہ پیٹ اونکے مانند گھروں کی تھے اونمیں سانپ تھے معلوم ہوتے تھے باہر پیٹوں اونکے سے پس کہا میں نے کون ہیں یہ لوگ اے جبرئیل کہا یہ ہیں کھانیوالے سود کے نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے علی سے یہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لعنت کی تھی سود کے لینے والے کو اور دینے والے کو اور سود کی دستاویز حساب لکھنے والے کو اور صدقہ کی منع کرنے والے کو اور تھے حضرت منع فرماتے نوحہ کرنے سے نقل کی یہ نسائی نے ف صدقہ کی منع کرنیوالے کو یعنی جو شخص مطلق صدقہ دینے سے منع کرے اوسکو لعنت کی یا منع کرنے والے صدقہ سے مراد ہے ترک کرنیوالا صدقہ واجب کا خواہ زکوۃ ہو یا اور اور نوحہ کہتے ہیں چلا چلا کر رونے کو ساتھ بیان کرنے اوصاف اوسکے کے ۞ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيبَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے یہ کہ آخر چیز کہ اوتری آیۃ ربو کی ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نہیں کھولا اوسکو واسطے ہمارے پس چھوڑ دو ربو کو اور ریبہ کو یعنی جس چیز میں شک شبہ سود کا ہو وہ بھی حکم ربو کا رکھتی ہے اوسکو بھی چھوڑ دو نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے ف آخر اوس چیز کے کہ اوتری الخ یعنی معاملات میں جو آیتیں اوتری ہیں اونمیں سے یہ سب کے پیچھے اوتری ہے نہ مطلق آخر مراد ہے اسلیے کہ سب آیتوں کے پیچھے آیت اوتری ہے الیوم اکملت لکم دینکم اور نہیں کھولا الخ یعنی بعد اسکی اوترنے کے حضرت زندہ نہیں رہے مگر تھوڑے دنوں سو مشغول رہے اور امور ضروری میں اس بیان مفصل اسکا نہیں کیا کہ تمام جزئیات ربو کی ذکر کرتے بلکہ بیان کیا چند چیزوں میں اور سوا انکے کے

کو موقوف رکھا قیاس و اجتہاد پر پس چاہیی کہ ترک کرو ربو صریح کو اور اوس چیز کو کہ اوس میں شبہ ربو کا ہی واسطی تقوی اور احتیاط کی ع ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضًا فَاَهْدٰى اِلَيْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَى الدَّابَّةِ فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیوی ایک تمہارا قرض یعنی کسیکو پہر تحفہ بہیجی قرض لینی والا طرف اوسکی یعنی قرض دینی والی کی یا سوار رکہو دی اوسکو جانور پر پس نہ سوار ہو اوسپر اور نہ قبول کری تحفہ مگر یہ کہ جاری ہو تحفہ بہیجنا اور سواری کیجئی درمیان قرض لینی والی اور درمیان قرض دینی والی کی پہلی اس سے نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں ف نہ قبول کری تحفہ تاکہ نہو اسلیی جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو پس وہ ربو ہی مگر یہ کہ عادت ہو قرض لینی کی پہلی ہی کچھ بہیجنی بہجانی کی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلیی کہ وہ قرض کی جہت سی نہیں ہی بلکہ بسبب عادت پہلی کی ہی منقول ہی امام ابو حنیفہ رح سی کہ ایک شخص کو اونہوں نی قرض دیا تہا ایکروز اوسکی تقاضا کی لیی گئی اور اوسوقت گرمی بہت تہی اوسکی دیوار کی سایہ میں نہ ٹہہری دہوپ میں کہڑی رہی تاکہ نہ حاصل ہو آرام دین کی جہت سی یہانتک کہ وہ نکلا بعد بڑی دیر کی یہ بات امام صاحب نی بسبب کمال احتیاط کی کی ع ع ف حدیث شریف میں آیا ہی جو قرض کہ قرض دینی والی کو باعث نفع ہو حکم ربو کا رکہتا ہی پس قرض دینی والا قرض لینی والی سی ضیافت نہ قبول کری مگر بسبب عادت قدیم کی بلکہ اوسکی دیوار کی سایہ میں بہی بیٹہنا مکروہ ہی مالا بد منہ

وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ فَلَا يَاْخُذْ هَدِيَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَارِيْخِهٖ هٰكَذَا فِي الْمُنْتَقٰى

اور روایت ہی انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ قرض دیوی کوئی کسیکو پس نہ لیوی کوئی تحفہ نقل کی یہ بخاری نی بیچ تاریخ اپنی کی اسیطرح سی ہی منتقی میں

وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبٰو فَاشٍ فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی سی کہ کہا آیا میں مدینہ میں پس ملا میں عبد اللہ بن سلام سی پس کہا اونہوں نی کہ تحقیق تو بیچ ایسی زمین کی ہی کہ اوسمیں بہت رواج ہی سود کا پس جسوقت کہ ہووی واسطی تیری کسی پر حق یعنی قرض پہر تحفہ بہیجی وہ طرف تیری ایک بوجہ بہس کا یا بوجہ جو کا یا گہاس کا پس لی تو اوسکو اسلیی کہ تحقیق وہ سود کا حکم رکہتا ہی نقل کی یہ بخاری نی

بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

باب ہی بیچ بیان بیعوں کی کہ منع کیا گیا ہی اونسی ف نہی بیع سی کبہی ہوتی ہی واسطی حرمت کی جیسی نہی بیع باطل اور فاسد سی اور کبہی ہوتی ہی نہی واسطی کراہت کی جیسی نہی بیچنی سی وقت اذان جمعہ کی اور بیع حرام حنفیہ کی نزدیک دو قسم پر ہی فاسد اور باطل ع ع ف کچہ مسائل متعلق اس باب کی کہ جاننا اونکا ضروری ہی مالا بد اور در مختار میں لکہی جاتی ہیں تا بہالی مسلمانوں کو مفید ہوں مسئلہ اگر مبیع مال نہو مانند مردار یا خون یا حر یا ام الولد یا مکاتب یا مدبر تو بیع اوسکی باطل ہی اور اسیطرح اگر مال ہو لیکن متقوم نہو مانند شراب اور سور کی اگر عوض لیوی نقد بیچ جاوین بیع باطل ہوگی اور اگر عوض اسباب کی بیچی جاوین بیع اسباب کی فاسد ہوگی اور بیع شراب اور سور کی باطل ہی یا باطل ہی مشتری مالک مبیع کا نہیں ہوتا اور فاسد سی مالک بعد قبض کی ہو جاتا ہی اور قیمت اوسکی تہو وی بیچ فیمۃ اوسکی واجب ہوگی لیکن فسخ اوسکا واجب مسئلہ بیچنا دودہ کا تہن میں باطل ہی کیونکہ احتمال ہی اوسکی ہوا ہی میں احتمال ہی کہ ریح ہو پس خرید کا مسئلہ نہیں جائز بیچنا جانور کا جو ہوا میں اگر عادت پر ہالی کی آتا ہو اور اگر عادت پہر پانی کی آتا ہو مانند کبوتر کی بیچنا اوسکا اور لی کی حالت میں بہی درست ہی اور نہیں جائز بیچنا مچہلی کا کہ شہر و پکڑی گئی ہی پانی ہی یعنی دریا وغیرہ سی پا پکڑی گئی ہی لیکن پہر ایسی حوض میں ڈالدی ہی کہ نہیں پکڑی جاتی

اوس سی بدون جان کی اور نہین جائز بیچنا حمل لونڈی یا جانور کا اور موتی کا سیپ مین اور گوشت کا بکری مین اور بیچنا سور کی بالون کا
درست نہین لیکن انتفاع اوٹھانا اس سے مانند سینی گودڑ کے جائز ہی اور بیچنا آدمی کی بالون کا اور نفع اوٹھانا اون سی جائز نہین مسئلہ جو بیع کہ
باعث نزاع آپس کے ہو فاسد ہی جیسے کہ بیع ریشم کی اور بیٹھ مکڑی وغیرہ کی یا بیع کڑی کی چھت مین یا بیع ایک گز کی بڑی کپڑی مین سی یا
بیع کرنی ساتھ مدت مجہول کی مثلا مشتری کہی جس روز مینہ برسیگا یا تند ہوا چلی گی اوس روز مول اسکا دونگا پس اگر مشتری نی بیع کو فسخ نکیا
اور بائع نی کڑی چھت مین سی جدا کر دی اور گز بہر کپڑا بڑی کپڑی مین سی جدا کر دیا یا مدت مجہول کو مول لینی والی نی موقوف کیا بیع
صحیح ہو جائیگی مسئلہ بیع ساتھ شرط فاسد کی فاسد ہی اور شرط فاسد وہ ہی کہ مقتضای عقد نہو اور اوسمین منفعت ہو بیچنی والی کو یا مول
لینی والی کو یا مبیع کو کہ مستحق نفع کا ہو شرط کرنا ملک مشتری کا مقتضای عقد ہی پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنا کہ اس کپڑی کو مول لینی والا نہ بیچی
اگرچہ مقتضای عقد نہین لیکن اسمین منفعت کسی کی نہین پس فاسد نہین اور یہ شرط کرنی کہ اس گھوڑی کو مشتری فربہ کری اسمین منفعت مبیع کی ہی
لیکن مبیع انسان نہین کہ مستحق نفع کا ہو پس فاسد نہین ایسی شرط کرنی لغو ہی اور بیع صحیح اور یہ شرط کرنی کہ بیچنی والا ایک مہینی تک گھر بیچی گئی مین
سکونت کری اسمین نفع بائع کا ہی پس شرط فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ بیچنی والا اس کپڑی کی پوشاک سیا دی اسمین نفع مول لینی والی کا ہی یہ بھی
فاسد ہی اور یہ شرط کرنی کہ غلام بیچا گیا کو مشتری آزاد کری اسمین نفع مبیع کا ہی یہ بھی فاسد ہی ایسی شرطون سی بیع فاسد ہو جاتی ہی اور زیادہ
تفصیل بیع فاسد و باطل کی فقہ کی بڑی کتابون مین ہی ایسی بیع سی پرہیز کرنا واجب ہے مسئلہ کم کرنا بائع کا بیچ وزن مبیع کی یا کم کرنا مشتری کا
قیمت مین حرام ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی ویل للمطففین الخ اور بیچ ادا کرنی قیمت مبیع کی اور دینی محنتانہ کی اور مزدوری مزدور کی کی بے عذر
تاخیر کرنی حرام ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیر کرنا غنی کا ظلم ہی اور مزدور کو مزدوری دو پہلی اس سے کہ عرق اسکا خشک ہو اور پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتی تو زیادہ قدر واجب سے دیتی بجای آدہی وسق کی ایک وسق اور بجای ایک وسق کی دو وسق دیتی اور فرماتی کہ
اسقدر حق تیرا ہی اور اسقدر زیادتی میری طرف سی ہی یہ زیادہ دینا بغیر شرط کی تو نہین جائز ہی بلکہ مستحب اور عہد شکنی اور فریب اور جھوٹ مال
کو حرام کرتی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بازار مین ڈھیر گیہون کا دیکھا دست مبارک اون گیہون مین ڈالا تو اندر سی تر تہی فرمایا کہ یہ کیا ہی
بیچنی والی نی کہا کہ مینہ اوسکو پہونچا تہا فرمایا کہ تر گیہون اوپر توده کی کیون نکی تاکی جو کوئی فریب دی مسلمانو کو وہ ہم مین سی نہین ہی مسئلہ بیع مرابحہ
کی بائع خرید پہلی سے ساتھ اضافہ سود کی مثلا بیچی اور بیع تولیہ کی ساتھ قیمت پہلی کی بیچی قیمت پہلی بلا تفاوت کہدینی واجب ہی اور اگر مبیع پر سوای
قیمت کی مانند مزدوری اوٹہانی کے یا دہلائی کی خرچ ہوا اوسکو قیمت کی ساتھ ملالی اور کہی اسقدر روپی اس اسباب پر میری خرچ ہوئی ہین اور یہ نکہی
اتنی روپیونکو مین نی خریدا ہی تا جہوٹا نہو مسئلہ اگر ایک شخص نی ایک کپڑا مثلا دس روپی کو بیچا اور ہنوز لینی والی نی روپی بیچنی والی کو نہین دی تہی کہ
بیچنی والی نی پہر وہی کپڑا مول لینی والی سی پانچ روپی کو خرید لیا یا اوس کپڑی کو ساتھ ایک اور کپڑی کی دس درہم کو خریدا یہ بیع صحیح نہوگی کہ بیع
حکم ربوی کی ہی مسئلہ بیچنا منقول کا پہلی قبض کرنی کی صحیح نہین مسئلہ اگر ایک چیز کیلی بشرط کیل کی خریدی اور مول لینی والی نی بیچنی والی سے
کیل کر لی پہر اوس کی ساتھ بشرط کیل کی بیچی دوسری مول لینی والی کو طعام بیچی گئی مین سی کہانا یا اور کسی کا ہاتھ بیچنا جائز نہین جبتک کہ پہر کیل نکری
اور کیل پہلا کافی نہین ہی احتیاطا اسلیئی کہ شاید کیل مین کچھ زیادہ نکلی اور مال بائع کا ہو مسئلہ اگر ایک مسلمان کچھ خریدتا ہی اور دوسرا
شخص کرتا ہی یا پیغام ایک عورت کا کسی نی دیا تو دوسرے کو اوسپر پیغام دینا مکروہ ہی تا وقتیکہ معاملہ پہلی شخص کا درست ہو یا موقوف کرے
مسئلہ بیچنا وقت اذان جمعہ کی مکروہ ہی مسئلہ اگر دو بردہ چھوٹی آپس مین قرابت محرمیت کی رکھتی ہون بیچنا اونکو علحدہ علحدہ مکروہ ہی اور اسیطرح

اگر ایک وزن میں سے چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اور بعضوں کی نزدیک یہ بیع جائز نہیں مسئلہ بیچنا مردار کی چربی کا جائز نہیں اور بیچنا تیل نجس کا امام ابو حنیفہ کی نزدیک جائز ہی اور اور اماموں کے نزدیک جائز نہیں اور بیچنا انسان کی گندگی کا اگرچہ اوس میں ملا ہو نزدیک امام اعظم کی مکروہ ہی اور اگر راکہ وغیرہ ملی ہوئی ہو تو امام اعظم کی نزدیک جائز ہی اور بیچنا گوبر کا بہی اونکی نزدیک جائز ہی اور اکثر اماموں کی نزدیک بیچنا کسی چیز کا کہ جس میں نجاست ہے جائز نہیں اور جس چیز کی بیع جائز نہیں نفع اوٹہانا بہی اوس سی جائز نہیں مسئلہ بادشاہ حاکم کو نرخ ٹہرانا مکروہ ہی مگر جبکہ بنیے بیچ گرانی غلہ کی بہت تعدی کریں تو اوس صورت میں ساتہ مشورہ داناؤں کی نرخ مقرر کری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَّاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ قَالَ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مزابنہ سی اور مزابنہ یہ کہ بیچی میوہ اپنی باغ کا اگر ہو میوہ کہجور بدلی خشک کہجور کی بطریق پیمانی کی یعنی مثلاً دس پیمانی بہر تازی کہجوریں درخت پر اندازہ کرکر بدلی دس پیمانی بہر خشک کہجوروں کی کہ لینی والی پاس ہیں بیچی اور اگر ہو میوہ انگور بیچی اوسکو بدلے انگور خشک کے ازروی پیمانی کی حاصل یہ کہ بیچی میوہ تر کہ درختوں پر ہی بدلی میوی خشک کے کہ زمین پر ہی یا ہو اور کتاب مسلم میں ہی اور اگر ہو باغ کہیتی بیچی اوسکو بدلی پیمانی غلہ کی یعنی بیچی گیہوں اور جو وغیرہ کہ کہیتی میں ہوں بدلے گیہوں وغیرہ کی کہ لینی والی پاس ہوں منع کیا اس سبب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی میں یوں ہی کہ منع کیا حضرت نی مزابنت سی فرمایا اور مزابنت بیچنا میوہ کا ہی اوپر درختوں کہجور کی ہو بدلے کہجوروں خشک کے ساتہ پیمانی معین کی بیچی بائع یہ کہکر کہ اگر زیادہ نکلی میوہ درخت کا یعنی پیمانی معین سے پس واسطے میری ہی اور اگر کم نکلی پس مجہہ پر ہی یعنی پورا کر دونگا اوسکو تیری لیے اے مشتری ف مزابنہ مشتق زبن سی ہی اور زبن کے معنی ہیں دفع کرنا چونکہ بنا اس بیع کی قیاس اور اندازہ پر ہی اور احتمال زیادتی اور نقصان کا کہتی ہی جہاں سکتی ہی کہ مشتری اور بائع میں نزاع پڑے ہی اور ایک دوسری کو دفع کری اور فرق ان دونوں روایتوں میں یہ کہ پہلی روایت میں ثمر ساتہ ثاء مثلثہ کی ہی اور دوسری میں ساتہ تاء فوقانیہ کی اور مقصود بیان بہی عام ہی اور تخصیص بطریق تمثیل کی ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ وَّالْمُزَابَنَةُ اَنْ يَّبِيْعَ التَّمْرَ فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِمِائَةِ فَرَقٍ وَّالْمُخَابَرَةُ كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا منع کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مخابرۃ سی اور محاقلت سی اور مزابنت سی اور محاقلت یہ ہی کہ بیچی آدمی کہیتی کو بدلی سو فرق گیہوں کے اور مزابنت یہ ہی کہ بیچی کہجور کو درختوں پر بدلی سو فرق کہجور کی کہ زمین پر ہو اور مخابرۃ کرایہ کو دینا زمین کا کہ حصہ معین پر جیسی تہائی یا چوتہائی پر نقل کی یہ مسلم نی ف فرق ساتہ زبر ری کی نام ہی پیمانی کا کہ اوس میں سولہ رطل غلہ آتا ہی یعنی آٹہ سیر اور فرق ساتہ جزم ری کی ایکسو بیس رطل کا ہوتا ہی اور ذکر سو فرق کا بطریق تمثیل کی ہی مقصود بیچنا کہیتی کا ہی بالوں میں بدلی گیہوں کی جیسا کہ بیچ بیان مزابنت کی گذرا لیکن مزابنت عام ہی استعمال اسکا میووں میں بہی آتا ہی اور کہیتی میں بہی اور کبہی خاص میوی ہی میں آتا ہی اور استعمال محاقلہ کا کہیتی ہی میں آتا ہی اور مخابرۃ کرایہ کو دینا الخ یعنی ایک شخص زمین کسیکو دی باین شرط کہ اسمیں بووی جوتی اور جو اسمیں پیدا ہو اوسمیں سے تہائی چوتہائی مجکو دینا اس سی منع فرمایا واسطی جہالت اجرت کی اور واسطی ہونی اوسکی کی معدوم اور مخابرۃ کو مزارعت بہی کہتی ہیں اور اوس مخابرت میں تخم ہوتی ہی اور مزارعت میں مالک کا اور مزارعت درست نہیں ابو حنیفہ کی نزدیک اور صاحبین کے نزدیک درست

ہی اور فتوی اسی پر ہی اسلیے کہ احتیاج پڑتی ہی لوگوں کو اوسکی * ج * ع وَعَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے
کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت اور مزابنہ سے اور مخابرۃ سے اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی بیع عرایا کی
نقل کی یہ مسلم نے ف معنے محاقلت اور مزابنت اور مخابرت کے پہلے معلوم ہو چکے اور معنے معاومت کے یہ ہین کہ بیچنا میوے کا
درخت پر ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا یا زیادہ اس سے پہلے نمودار ہونے میوے کے اور ثنیا یہ ہی کہ میوہ درخت پر موجود ہی اور اوسکو
بیچے اور ایک قدر غیر معین اوسمین سے استثنا کرلے یعنی نہ بیچے اور معنی رخصت دینے کی عرایا مین یہ ہین کہ بعضے شخص اپنے باغ مین سے
ایک درخت یا دو درخت کسی محتاج کو میوہ کہانیکے لیے دیتے اور معمول تہا اپنے اہل و عیال کے ساتہ اگر باغ مین بیٹھتے تہے پس اوس فقیر کے
آنے سے اونکو رنج ہوتا تو اوسکو اپنے پاس سے میوہ اوسکے بدلے مین دیتے اور درخت پر کا میوہ آپ لے لیتے اوسکو درست رکہا اور یہ پانچ
وسق سے کم مین درست ہی اوس سے زیادہ مین نہین درست جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آگے مذکور ہی * ع وَعَنْ سَهْلِ
بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ
أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچنے میوے کے سے درخت پر بدلے خشک کہجوروں کے مگر یہ کہ رخصت دی عریہ مین یہ کہ بیچا جاوے میوہ درخت پر ساتہ اندازہ
کرنے اسکے کی حالت خشک ہونے مین یعنی اندازہ کرے کہ بعد خشک ہونے کے کسقدر رہیگا اوسقدر خشک کہجورین دیکر لیلے کہاوین اوس میوے کو اہل
اوسکے تازہ نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا
بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیچ بیچنے عرایا کی یعنی پہلون عرایا کی ساتہ اندازہ کرنے اوسکی کی
خشک کہجوروں سے بیچ اوس چیز کے کہ کم پانچ وسق سے ہو یا بیچ پانچ وسق کے شک کیا داود بن حصین راوی نے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے
ف بیچ کم پانچ وسق کے اسلیے کہ اجازت اوسکی بحکم ضرورت اور احتیاج کے تہی اور اسقدر کافی ہی اور پانچ وسق سے کم مین یہ بیع جائز ہی
سب کے نزدیک اور پانچ وسق سے زیادہ مین نہین جائز اور پانچ وسق مین اختلاف ہی صحیح عدم جواز ہی اسلیے کہ راوی کو اوسمین شک ہی احتیاط
مقتضی اسی کی ہی کہ اوسپر عمل نہ کیا جاوے اور اسمین بہی اختلاف ہی کہ رخصت خاص فقیرون ہی کی لیے ہی یا اغنیا کی لیے بہی اور صحیح یہ ہی
کہ دونون کے لیے ہی اور وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہی اور صاع مین قریب چار سیر کے غلہ آتا ہی * ح * ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ اور
روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پہل کے سے یہانتک کہ ظاہر ہو پختگی اوسکی منع کیا بیچنے والے کو
اور لینے والے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین منع فرمایا بیچنے پہل کہجور کے سے یہانتک کہ سرخ و زرد ہو اور منع
کیا بیچنے خوشہ کہیتی کے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور امن مین ہو آفت سے ف بیچنے والے کو اسلیے منع کیا کہ تا مال لینے والے کا بغیر عوض کسی چیز کے
نہ لیوے اور مول لینے والے کو اسلیے منع کیا تا مال ضائع نہ کرے بسبب ہونے خوف ہلاک کے * ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ وَمَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ
بِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی میوی
کی سی یہانتک کہ خوش رنگ ہو کہا گیا کیا معنی ہین خوش رنگ ہونیکی فرمایا یہانتک کہ سرخ ہوا اور فرمایا خبر دو جسوقت کہ منع کری اللہ تعالی
میوی کو یعنی پکنی سی کس سبب سی لیوی ایک تمہارا مال بھائی اپنی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی پہلی پختہ ہونیکی محل خطر ہی شاید کہ
آفت پہونچی اور میوہ جہڑ جاوی اپس مال کہ بیچنی والا لیویگا مول لینی والی سی مفت لیگا اپس چاہیی کہ پکنی تک صبر کری ٭ح **وعن**
جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہی جابر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی سالیانہ کی سی یعنی میوہ درخت کا ایک سال کا یا دو سال کا یا تین سال کا
یا زیادہ اس سی بیچی اور حکم کیا ساتہ موقوف کردینی آفتون کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی اگر مثلا میوہ خریدا اور اوسکو آفت پہونچی کہ جہڑ گیا
بائع کو چاہیی کہ کچہ مول مین سی کم کری یا مشتری کو پہیر دی اگرچہ بیع تمام ہوئی اور یہ امر استحباب کی لیی ہی کہ جو آفت مبیع کو پہونچی بعد قبض کرنیکی
وہ بیچ ضمان مشتری کی ہی یعنی بعد قبض کرنی کی جو کسی آفت سی مبیع ہلاک ہوگی تو مشتری ہی کی ہلاک ہوگی بائع پر کچہ نہین ٭ح ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ
اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی اگر بیچا تونی اپنی بہائی کی ہاتہ میوہ پس پہونچی اوسکو آفت کہ ہلاک کیا اوسکو پس نہین حلال ہی تجکو لینا اوس سی کچہ کس سبب سی لیتا ہی
مال بہائی اپنی کا بغیر حق کی یعنی ناحق لیتا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہین حلال ہی الخ یہ حکم بر تقدیر مطلق ہلاک ہونی کی ہی اور اگر آفت
ایسی پہونچی کہ کچہ ہلاک ہو تو کچہ مول مین سی چہوڑ دی جیسکہ اوپر گذرا کہا ابن ملک نی کہ اگر میوہ ہلاک پہلی سپرد کرنیکی مشتری کو تو ہلاک بائع
ہی کا ہوا اور اگر ہلاک ہوا بعد سپرد کرنیکی تو معنی یہ ہین کہ نہین حلال بیچ تقوی اور ورع کی ٭ح ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانُوْا
يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِهِ
فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا خریدتی لوگ غلہ بیچ
جانب بلندی بازار کی پہر بیچ ڈالتی اوسکو اوسی جگہ یعنی پہلی قبض کرنی کی پس منع کیا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی اوسکی
سی اوسی جگہ مین یہانتک کہ نقل کرین اوسکو نقل کی یہ ابو داود نی اور نہین پایا مین نی اسکو صحیحین مین **ف** نقل کرین یعنی قبض کرین
اور قبض کرنا منقول کا یہ ہی کہ اسکو اسکی جگہ سی اوٹہاکر اور جگہ رکہ لی اگرچہ پاس اوسکی ہو اگر بشرط کیل کی لیا ہی کیل کر کر اوٹہالے
اور اگر بغیر شرط کیل کی لیا ہی تو یونہین اوٹہاکر اور جگہ رکہ لی اور نہین پایا مین نی اسکو صحیحین مین یعنی بیچ ایک کی اون دونون مین سی یہہ
اعتراض ہی مصابیح والی پر کہ اس حدیث کو اول فصل مین ذکر کیا باوجودیکہ صحیحین مین نہین ہی ٭ح **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَكْتَالَهُ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خریدی غلہ پس نہ بیچی اوسکو یہانتک کہ
پورا لی اوسکو اور بیچ روایت ابن عباس کی یہانتک کہ کیل کر لی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پورا لی یعنی قبض کری اور
بیچنا کسی چیز کا پہلی قبض کی جائز نہین نزدیک شافعی اور محمد کی خواہ چیز منقول ہو یا عقار یعنی زمین اور امام مالک کی نزدیک جائز

نہین

نہیں بیچنا غلہ کا اور اور چیزوں کا بیچنا جائز ہی اور امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی نزدیک بیچنا عقار کا جائز ہی نہ منقول کا اور ظاہر مذہب
امام احمد کا بھی یہی ہی اور یہانتک کہ کیل کری لیل پکڑی ہی بعضوں نی ساتہ اس حدیث کی سپر کہ بائع اگر کیل کری غلہ کو روبروی مشتری کی
تو نہیں کفایت کرتا ہی بلکہ ضرور ہی مشتری کو کہ کیل اوسکا کری بعد قبض کرنیکی لیکن صحیح یہ ہی کہ یہ کفایت کرتا ہی اسلیئے کہ کیل بائع کا روبرو مشتری
کی اسکا ہی کیل ہی * ح * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ الطَّعَامُ
أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہ کہا وہ چیز کہ منع کیا اوس سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیس وہ غلہ ہی کہ منع کیا ہی بیچنا اوسکی سی یہانتک کہ قبض کیا جاوی کہا ابن عباس
نی اور نہیں گمان کرتا میں ہر چیز کو مگر مانند غلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی پہلی قبض کرنیکی بیچنا کسی چیز کا درست نہیں
مانند غلہ کی اور یہ قیاس ابن عباس کا ہی کہ قیاس کیا ہی غیر غلہ کو غلہ پر * ح * وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تُصَرُّوا
الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْلُبَهَا إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ سَخِطَهَا
رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مَنِ اشْتَرَى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ
رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ آگی جا ملو تم
قافلہ سی کہ غلہ وغیرہ لایا ہو واسطی مول لینی کی اور نہ بیچی بعض تمہارا اوپر بیچنی بعض کے اور نہ نجش کرو اور نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی اور نہ جمع کرو
دودہ اونٹ اور بکری کی تہنوں میں اور جو شخص خریدی اون جانور کو بعد دودہ جمع کرنیکی پس وہ مختار ہی رکہنی اور پہیرنی میں بعد دوہنی اوسکی کی
اگر راضی ہوا اوس سی تو رکہی اور اگر ناراض ہو تو پہیر دی اوسکو اور دیوی چار سیر کہجوریں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی
یوں ہی کہ جو کوئی خریدی بکری مصراۃ کو یعنی جسکی تہنوں میں دودہ جمع ہو پس وہ اختیار رکہتا ہی تین دن تک پہر اگر پہیری اوسکو تو پہیری ساتہ
اوسکی چار سیر کہجوریں نہ گیہوں ف نہ ملاقات کرو تم الخ یعنی اگر خبر سنو کہ ایک قافلہ غلہ وغیرہ لایا ہی تو نہ جا ملو اون سی سستا خرید لینی کی لیے
پہلی اسکی کہ شہر و بازار میں آویں اور نرخ معلوم کریں بازار کا اس سی منع اسلیئے کیا کہ اسمیں فریب دینا اور ضرر پہنچانا ہی بیچنی والی کو اور نہ بیچی الخ
یعنی ایک شخص نے ایک چیز بیع خیار کر لی اور ایک شخص کہی بیچنی والی کو کہ فسخ کر اس بیع کو میں تیری ہاتہ ایسی ہی چیز اس سی سستی
مول کو دونگا اس سے منع فرمایا کہا ہی بعضوں نی کہ یہ نہی مخصوص ہی ساتہ اوس چیز کی کہ نہو اوسمیں غبن اور اگر غبن ہو تو جائز ہی اوسکو فسخ
کروا دینا اس بیع کا اور بیچنا اوسکی ہاتہ سستی مول کو واسطی دفع ضرر کی اور یہ بیع اسجگہ بمعنی خریدنی کی ہی یعنی ایک شخص کچہ خریدتا ہی اور
بیچنی والا اور لینی والا راضی ہیں ایک مول پر اور ایک شخص آنکر زیادہ مول لگا کر اونکی معاملہ کو بگاڑ دی اور آپ لی لیوی یہ برا ہی
اور اگر قصد خریدنی کا نہ رکہتا ہو بلکہ معاملہ بگاڑنا ہی انکا منظور ہو تو یہ اوس سی بہی برا ہی اور نہ نجش کرو نجش اسکو کہتی ہیں کہ ایک شخص
کچہ خریدتا ہی اور ایک آیا اوسنی تعریف کی اوس جنس کی یا مول زیادہ لگایا اوسکا اور خریدنا منظور نہیں منظور یہی ہی کہ لینی والا اسکی
دیکہا دیکہی زیادہ رغبت کری اسکی لینی میں اس سی منع فرمایا کہ لینی والی کو فریب دیتا ہی اور نہ بیچی شہری الخ یعنی ایک گنوار غلہ وغیرہ
لایا شہر میں اس ارادہ سی کہ آج کی نرخ بیچ جاؤں ایک شخص شہر کی نی آنکر کہا کہ میری سپرد کر جا اس غلہ کو میں بسہولت مہنگا بیچ رکہونگا اس سے
منع فرمایا کہ اسمیں روکنا نفع کا ہی مخلوق خدا سی اور یہ حرام ہی امام شافعی کی نزدیک اور مکروہ ہی حنفیہ کی نزدیک اور

نہ جمع کرو دودھ الخ یعنی بیچنی سی پہلی ایک دو روز دودھ اوسکی کا یا بکری کا نہ دوہی تاکہ دودھ بہت سا جمع ہو جاوی تہنوں میں اور گمان کری لینی والا کہ بہت دودھ کی ہی لیس زیادہ مول دی اسسے منع فرمایا کہ فریب ہے اسمین اور اگر کوئی اسطرحکا جانور لیوی اور بعد دودھ دوہنی کی معلوم ہو کہ دودھ کم ہی تو مختار ہی چاہی رکہی اور چاہی پہیر دی اور پہیری تو اوسکی ساتھ چار سیر کہجورین عوض میں دودھ کی دی اسلیکی کچہ دودھ پیدا ہوا بیچ ملک مشتری کی اور کچہ تہا بیچا گیا پس واسطی تمیز ہونی اسکی کی ممتنع ہوا پہیر دودھ کا اور دینا قیمت اوسکی کا پس واجب کیں شارع نی چار سیر کہجورین واسطے دفع خصومت کی اور نظر نہ کی طرف قلت دودھ کی اور کثرت اوسکی کی جیسیکہ مقرر کی دیت نفس کے سو اونٹ با وجود تفاوت نفسوں کے اور عمل کیا شافعی نی اس حدیث پر اور ثابت کیاہی خیار اسطرح کی جانورمین اور کہا ابو حنیفہ نی کہ نہین خیار اسمین اور اس حدیث پر عمل کرنا ترک کیا گیاہی اسلیکی یہ حکم پہلی حرام ہونی ربوٰ کی تہا کہ اسطرح کی چیزین جائز تہین معاملات میں پہر منسوخ کیا گیا اور کہجور نہ گیہون کہا ابن حجر شافعی نی کہ اسسے معلوم ہوا کہ نہین جائز کچہ دینا اس جگہ سوای کہجورون کی اگرچہ راضی ہو ساتہ اوسکی بیچنے والا اسلیکی اکثر طعام اونکا تہا کہجور اور دودھ پس قائم کیا کہجور کو مقام دودھ کی اور بعضون نی کہا کہ جائز ہی دینا سوای کہجور کی بہی ساتہ رضا بیچنی والی کی ✱ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ آگی جا ملو تم قافلی سی کہ لایا ہو غلہ وغیرہ پہر جو ملا اوس سے اور خریدا اوس سے پس جس وقت کہ آوی مالک اوسکا بازار میں پس وہ مختار ہی درمیان پہیرنی اور رکہنی کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** معنی لفظ جلب کے اور لفظ رکبان کی کہ اوپر گذر اابو ہریرہ کی حدیث مین ایک ہی ہین اور حل مطلب اسکا بہی بہی کیا گیاہی اور لکہا ہی علمانی کہ بیع منع اوس صورت مین ہی کہ خریدنا اسکا ضرر کری شہر والونکو اور نرخ شہر کا قافلہ والون سی چہپاوی اور فریب دی اونکو اور اگر ضرر نکری اسکا خریدنا اور نرخ چہپاوی نہین اور فریب نہ دیوی اونکو تو کچہ مضائقہ نہین اسکا اور خیار کا حکم اسمین یہ ہی کہ شافعیہ تو کہتی ہین کہ جب مالک شہر مین آوی اور دیکہی کہ مشتری نی بہ نسبت شہر کی سستا لیا تو اوسکو خیار ہوگا اور اگر دیکہی کہ گران لیا شہر کی بہاو سی یا شہر کی بہاو لیا تو خیار بائع کو نہین ہوگا اور مذہب حنفی کی فقہ کی کتابون سی معلوم ہوتاہی کہ اگر بائع بعد آنیکی شہر مین غبن فاحش معلوم کریگا تو خیار ہوگا اور نہین تو نہین ح طیبی ✱ مولانا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ آگی جا ملو اسباب سی یعنی قافلہ کی ادہر مذکور ہوا یہاں تک کہ اوتارا جاوی اسباب طرف بازار کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی آدمی اوپر بیچنی بہائی اپنی کی اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا اوپر پیغام نکاح بہائی اپنی کی مگر یہ کہ پروانگی دی واسطی اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** نہ بیچی الخ بیان اسکا حدیث ابو ہریرہ کی مین اوپر ہو چکا اور نہ بہیجی پیغام نکاح کا الخ یعنی ایک شخص نے کسی عورت کو پیغام نکاح کا بہیجا تہا اوسپر اور کوئی چاہی پیغام بہیجنا اور یہ اوس صورت مین منع ہی کہ طرفین ایک قدر معلوم مہر کی پر راضی ہو گئی تہی اور کچہ نہ باقی رہا تہا مگر عقد ہونا مگر یہ کہ اذن دی بہائی اوسکو کہ مین نہین لیتا یہ چیز تو ہی لیلی یا مین نہین نکاح کرنیکا اس عورت سی تو پیغام بہیج تو اس صورت مین لینا اوس چیز کا یا پیغام نکاح کا بہیجنا درست ہوگا ✱ ش ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ بھاؤ کری آدمی اوپر بھاؤ بھائی مسلمان اپنی کی نقل کی یہ مسلم نی ف
یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ بائع اور مشتری راضی ہوگئی ہوں ایک مول پر تو اب کوئی نہ چاہی کہ ارادہ لینی کا کری اور زیادہ مول لگا کر معاملہ انکا خراب
کری پس یہ مکروہ ہی اور بیع صحیح ہی اور کہا ابن حجر نی کہ مسلمان کی حکم میں ذمی اور معاہد اور مستامن بھی ہیں ۱۰ ع وَعَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۱۱ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بیچی شہری واسطی جنگلی کی چھوڑ دو لوگوں کو کہ روزی دی
اللہ بعض انکی کو بعض سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی چھوڑ دو جنگلیوں کو کہ غلہ باہر سی لاویں اور شہر میں سستی مول کو بیچیں اور باعث فراخی
رزق کا ہو شہر والوں پر اور باقی بیان اسکا ابو ہریرہ کی حدیث میں گذر چکا ۱۲ ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ
وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ وَلَا يُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبِذَ
الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ اشْتِمَالُ
الصَّمَّاءِ وَالصَّمَّاءُ اَنْ يَجْعَلَ ثَوْبَهٗ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ فَيَبْدُوْ اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى
اِحْتِبَاؤُهٗ بِثَوْبِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا
منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو طرح کی پہناوی سی اور دو طرح کی بیچنی سی منع کیا ملامست سی اور منابذت سی بیچنی میں اور ملامست
یہ ہی لگانا آدمی کا اپنا ہاتھ دوسری کی کپڑی کو رات میں یا دن میں اور نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکی اور دوسری بیع منابذت وہ یہ ہی کہ پھینکی ایک
شخص طرف دوسری شخص کی کپڑا اپنا اور پھینکی دوسرا اپنا کپڑا اور ہووی یہ بیع اونکی بغیر دیکھنی اور تامل کی اور بغیر رضامندی کی اسطرح کی بیع ہی
جاہلیت میں کرتی تھی اسکو بھی منع فرمایا حضرت نی اور دو طرح کی پہناوی جو منع کیا ایک تو پہننا کپڑی کا ہی بطریق صما کی اور صما یہ ہی کہ ڈالی
کپڑا ایک مونڈھی پر اور ظاہر ہووی ایک جانب اوسکی ننگا اوس پر کوئی کپڑا اور دوسرا پہناوا یہ ہی کہ گوٹ مارنی کپڑی سی اسحال میں کہ وہ بیٹھا
ہو اور اوسکی شرمگاہ پر اوس کپڑی میں سی کچھ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہ اولٹی اوسکو مگر بسبب اسکی یعنی نہ چھووی اوسکو مگر بسبب بیع
بغیر اسکی کہ جاری ہو درمیان بائع اور مشتری کی ایجاب و قبول لفظی اور تعاطی فعلی میں یعنی نہ تو منہ سی کہی بائع کہ یہ چیز میں نی بیچی اور مشتری
کہی میں نی لی اور نہ لین دین واقع ہو کہ بائع خوشی سی چیز دی اور مشتری مول دی اور کہا طیبی نی کہ نہ اولٹی کپڑی کو اور نہ کھولی اوسکو مگر ساتھ
چھونی کی یعنی حق یہ تھا کہ کھول کر الٹ پلٹ کر دیکھتا اوسکو اور یا تو چھونی والا اور نہ دیکھا سو چھونی کی ہی کھولنا اور دیکھنا حاصل نہیں ہوتا حاصل یہ ہی کہ
بیع ملامست ایام جاہلیت میں یہ تھی جہاں ایک نی دوسری کی کپڑی پر ہاتھ لگایا بس ہی بیع ہوگئی دیکھنی بھالنی اوسکو کچھ نہ تھی اور نہ شرط خیار کی کرتی تھی
کہ بعد دیکھنی کی چاہیں گی رکھیں گی اور چاہیں گی پھیر دیں گی اور بیع منابذہ یہ کہ جہاں آپس میں ایک نی دوسری کی طرف کپڑا ڈال دیا بس یہی بیع ہوگئی
حاجت دیکھنی کی اور رضامندی کی کچھ نہ تھی اور صما کی معنی ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوئی اور مشہور معنی یہ ہیں کہ ایک کپڑا سر سی پاؤں تک بدن
لپیٹ لی کہ ہاتھ بھی اوسمیں لپٹے رہیں اور گھسنے کہلاتی ہی اور دوسری پوشش یہ منع ہی کہ کولہو پر بیٹھی اور دونوں زانوں کھڑی کر کر کپڑا اپنی زانو
اور کمر کی گرد لپیٹی اسطرح کہ ستر کھلا رہی پس اسطرح کی لباس سی منع کیا کہ ستر کھلا رہتا ہی اور اگر اسطرح لپیٹی کہ ستر ڈھکا رہی تو مشروع
ہی اور ہاتھوں ہی گرد زانو کی حلقہ کر کر بیٹھنا مسنون ہی ۱۳ ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم عن بیع الحصاۃ وعن بیع الغرر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع حصاۃ کی اور بیع غرر سے نقل کیا اسکو مسلم نے ف بیع حصاۃ یہ ہے کہ مول لینے والا بیچنے والے کو کہے کہ جب پھینکوں میں کنکری تیری چیز پر واجب ہو بیع یا کہے بیچنے والا لینے والے کو کہ بیچی میں نے تیرے ہاتھ اسباب سے وہ چیز کہ پڑے اوس پر کنکری تیری جب پھینکے تو اوسکو یا زمین میں سے اتنی زمین بیچی کہ جہاں تک تیر کنکر جاوے یہ بیع ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے اس سے منع فرمایا اور بیع غرر کی یہ ہے کہ مبیع مجہول ہو یا بیچنے والے کی قدرت میں نہ ہو جیسے مچھلی دریا میں بیچنی اور جانور ہوا میں اور غلام بھاگے ہوئے کو بیچنا ؁ وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع حبل الحبلۃ وکان بیعا یتبایعہ اھل الجاھلیۃ کان الرجل یبتاع الجزور الی ان تنتج الناقۃ ثم تنتج التی فی بطنھا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے حمل حمل کی سے اور تھی یہ بیع ایک بیع کہ کرتے تھے اوسکو اہل جاہلیت تھا آدمی خریدتا اونٹ کو یہانتک کہ بچہ جنے اونٹنی پھر بچہ جنے وہ کہ بیچ پیٹ اوسکی کے ہے یعنی اس وعدہ پر اونٹ خریدتا تھا کہ جب اونٹنی کے پیٹ کی بچی کے ہاں بچہ ہوگا تب مول اوسکا دونگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف بیچنی حمل حمل کی سے یعنی ایک اونٹنی کی پیٹ میں بچہ ہے ایک شخص نے بیع کی کہ اگر اسکی ماں اونٹنی پیدا ہوگی اور وہ بچہ جنیگی اس بچہ کو میں نے بیچا اس بیع سے منع فرمایا اسلیے کہ بیع معدوم کی ہے کہ ہنوز پیدا نہیں ہوا اور اگر پیٹ کی بچی کو بیچے اوسکا بھی یہی حکم ہے جیسے جانور کی بچی کی بچی کو بیچنا اور بعضوں نے کہا کہ مراد بیچنی حمل حمل کی سے یہ ہے کہ بیچے ساتھ تاخیر مول کے یہانتک کہ بچہ دیوے وہ بچہ کہ پیٹ میں اونٹنی کے ہے چنانچہ ابن عمر نے بھی یہی تفسیر اسکی کی ہے ساتھ اس عبارت کی وکان بیعا الخ وعنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عسب الفحل رواہ البخاری اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جست کروانی نر کی سے نقل کی بخاری نے

ف یعنی خواہ اونٹ ہو خواہ گھوڑا خواہ اور کچھ کسیکو دیے مادہ پر چھوڑنے کو لیے اور اوسکی اجرت لے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اسمیں جہالت ہے نر کبھی جست کرتا ہے اور کبھی نہیں اور مادہ کبھی باردار ہوتی ہے اور کبھی نہیں اور اکثر صحابہ اور فقہا کے نزدیک حرام ہے یہ اور اگر عاریت دے نر مادہ پر چھوڑنے کی لیے مستحب ہے اور اگر بعد عاریت دینے کی کچھ وہ اپنی طرف سے بطریق انعام کی دیوے درست ہے قبول کرنا اوسکا ؁

وعن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع ضراب الجمل وعن بیع الماء والارض لتحرث رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ جست کرنی اونٹ کی سے یعنی مادہ پر اور بیچنے پانی اور زمین کی سے تاکہ کھیتی کیجاوے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی دیوے کوئی زمین اپنی اور پانی کہ متعلق اوس زمین کی ہے کسیکو تاکہ بووے زمین اور پانی اسکا اور تخم اور محنت کھیتی کرنیکی اوسکی اور لیوے زمین والا بعض غلہ کو اوسکو مخابرت کہتے ہیں اس سے منع فرمایا اور حکم اسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کی اوپر ذکر کیا گیا ؁

وعنہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے پانی کی سے کہ زیادہ ہو حاجت سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پانی اسکی حاجت سے زیادہ ہوا اور لوگونکو احتیاج ہو تو جائز نہیں ہے روکنا اوسکو اوسنے اور بیچنا اونکے ہاتھ بلکہ یونہیں دے اونکو اور یہ اوس صورت میں ہے کہ کوئی آپ پیا چاہے یا جانوروں کو پلادے اور اگر کھیتی میں یا درختوں میں کوئی پانی دیا چاہے تو جائز ہے پانی کے مالک کو کہ نہ دیوے اوسکو مگر بعوض ؁ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یباع فضل الماء لیباع بہ الکلاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بیچا جاوے زیادہ پانی تاکہ بیچی جاوے بسبب اوسکے گھاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف

ف یعنی لازم آتی ہی بیچنی پانی کی سی بیچنا گہانس کا اسلئی کہ کوئی چاہتا ہی چراوی جانور کسی کی پانی کی گرد اور وہ جانوروں کو پانی نہین
پینی دیتا بغیر عوض کی مضطر ہوگا ساتہ خریدنی اوسکی کی پس بیچنا پانی کا بیچنا گہانس کا ہوگا اور گہانس کا بیچنا منع ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی
کہ یہ نہی تحریمی ہی یا تنزیہی اور ظاہر یہ ہی کہ تنزیہی ہی ٭ح م ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى
صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ قَالَ اَصَابَتْهُ
السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری اوپر تودی غلہ کی پس داخل کیا ہاتہ اپنا تودی میں پس
پایا انگلیون حضرت کی نی تراوت کو پس فرمایا کیا ہی یہ تری ای مالک غلہ کی یعنی کہا اسنی یہ تری پونہچی اور کیون تر کیا کہا پونہچا تہا اسکو
مینہ یا رسول اللہ یعنی مین نی تر نہین کیا مینہ سی تر ہو گیا فرمایا کیون نہ کیا تونی تر کو اوپر کی جانب غلہ کی تا کہ دیکہتی اوسکو لوگ جو فریب دی
پس نہین مجہسی یعنی میری طریقہ پر نقل کی یہ مسلم نی الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُّعْلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی جابر سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا
استثناء کرلی سی مگر یہ کہ جانا جاوی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی کوئی بیچی من لی یہ چیز مگر بعض اسمین سی نہین بیچی اس سی منع فرمایا بسبب جہالت بیع کی مگر
جس صورت مین معلوم ہو کہ اسقدر نہین بیچی مثلا تہائی یا چوتہائی یا دس کیل تو درست ہی ٭ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَنَسٍ وَ
الزِّيَادَةُ الَّتِيْ فِي الْمَصَابِيْحِ وَهِيَ قَوْلُهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ اِنَّمَا ثَبَتَتْ فِيْ رِوَايَتِهِمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سی کہ منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی انگور کی سی یہانتک کہ سیاہ ہو جاوی یعنی پک جاوی اور منع کیا بیچنی غلہ کی سی یہانتک کہ سخت ہو جاوی یعنی
قابل انتفاع کی ہو اسیطرحسی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داود نی انس سی اور زیادتی کہ مصابیح مین ہی وہ قول اوسکا کہ منع کیا بیچنی کہجور
کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو یہ زیادتی ثابت نہین ہوئی ہی بیچ روایت ترمذی اور ابو داود کی مگر ابن عمر سی یعنی نہ انس سی اسطرح کہ
کہا ابن عمر نی کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی کہجور کی سی یہانتک کہ خوشرنگ ہو اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہی ف
اسمین دو اعتراض ہین بغوی مصابیح کی مؤلف پر ایک تو یہ کہ زیادتی مذکورہ انس سی روایت کی اور وہ ہی ابن عمر سی اور دوسرا اعتراض یہ کہ انہی
بیع التمر نقل کیا اور وہی بیع النخل ٭ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ
رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بیچنی نسیہ کی سی ساتہ نسیہ کی نقل کی یہ دار قطنی نی ف
یعنی بیچنی دین کی سی ساتہ دین کی اور لفظ کالی ساتہ ہمزہ کی اور بغیر ہمزہ کی بہی آیا ہی کلاء سی یعنی تاخیر کی اور صورت نسیہ کی ساتہ نسیہ کی یہ ہی کہ خریدی ایک آدمی
ایک چیز مدت معلوم تک اور جب آوی مدت اوسکی یعنی مول کہ ادا کری پس کہی بیچنی والا کہ بیچ اسکو میری ہاتہ ساتہ اور مدت کی کچہ زیادہ مول کو
مثلا دس روپی کو وہ چیز لی تہی اسنی کہا گیارہ روپی کو میری ہاتہ بیچ ڈال ایک مہینی کی وعدہ پر اسکا مول دونگا پس بیچی اوسکو بغیر قبض کرنی کی اسمین اس سی منع
فرمایا اسلئی کہ بیع اوس چیز کی ہی کہ قبض نہین کی اور بعضون نی کہا کہ صورت اوسکی یہ ہی کہ [illegible] ایک کپڑا اور بکر کی گیہوں [illegible] زید بکر کو کہا
[illegible]

ہی کہ قبضہ نہیں کی ہی ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
بیع العربان رواہ مالک و ابو داود و ابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سی وہ نقل کی اپنی دادا سی کہا منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیع عربان کی سی نقل کی یہ مالک و ابوداود و ابن ماجہ نی ف تفسیر عربان یہ ہی کہ خریدی کوئی ایک چیز او
دیوی بیچنی والی کو ایک دینا یا کمتی مثلاً اس شرط پر کہ اگر پوری ہوئی بیع تو اوسکو مجرا کرینگی مول میں اور اگر نہ پوری ہوئی بیع تو رہیگا تیری پاس مفت بیچنی والے
میں اوسکو سنہدی میں اوسکو بیعانہ اور سائی کہتی ہین شریعت مین یہ بیع باطل ہی چاہیے یون کہ اگر بیع ہوئی تو وہ حق بیچنی والی کا ہی اوسواسطی کہ مول مین
مجرا ہوتا ہی اور اگر بیع نہ ہوئی تو حق مول لینی والی کا ہی واپس ہو اور جائز کہا ہی اوسکو ابن عمر رض نی اور امام احمد نی ع وعن علی قال
نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع المضطر وعن بیع الغرر وعن بیع الثمرۃ قبل ان تدرک رواہ ابوداود
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی مضطر کی سی اور بیچنی غرر کی سی اور بیچنی میوی کی سی پہلی پختہ ہونی کی نقل
کی یہ ابوداود نی ف بیچنی مضطر کی سی مراد بیچنی سی یہان خریدنا یعنی منع فرمایا اس سی کہ کسی سی زبردستی کچھ خریدی اور یہ بیع فاسد ہی نہیں منعقد ہوتی
یا مراد مضطر سی محتاج ہی کہ مضطر ہو ساتھ بیچنی کی بسبب قرضداری کی یا مصیبت کی کہ اوسپر پڑی ہو اور بیچی کوئی چیز اپنی اموال میں سی ارزان بار ضرورت کی
پس مروت یہی ہی کہ اوس سی نہ خریدی سستی ولیکن مدد اوسکی کری ساتھ اور قرض دینی کی یا خریدی اوسکو ساتھ قیمت اوسکی کی اور یہ عقد صحیح ہی لیکن ساتھ
کراہت کی اور بیع غرر کا بیان اوپر ہو چکا ہی اسی باب مین ع وعن انس ان رجلا من کلاب سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن عسب الفحل فنہاہ فقال یا رسول اللہ انا نطرق الفحل فنکرم فرخص لہ فی الکرامۃ رواہ الترمذی اور روایت
ہی انس سی کہ ایک شخص نی قوم کلاب سی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اجرت دینی نر کی سی یا وہ پر چھوڑنی کی پس منع فرمایا اوسکو پھر عرض کیا
اوسنی یا رسول اللہ ہم عاریت دیتی ہین نر کو پھر انعام دی جاتی ہین ہم یعنی کچھ اجرت ہم نہیں ٹھہراتی ہین اون ہین بطریق انعام کی دیتی ہین پس اجازت
دی حضرت نی اوسکو لینی انعام کی نقل کی یہ ترمذی نی ع وعن حکیم بن حزام قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
ابیع ما لیس عندی رواہ الترمذی وفی روایۃ لہ ولابی داود والنسائی قال قلت یا رسول اللہ یاتینی الرجل فیرید
منی البیع ولیس عندی فابتاع لہ من السوق قال لا تبع ما لیس عندک اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بیچون مین اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک میری نقل کی یہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت ترمذی و ابی داود اور نسائی کی یون ہی کہا
حکیم نی کہا مین نی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس ایک شخص پس ارادہ کرتا ہی مجھ سی خریدنی ایک چیز کا اور نہیں ہوتی وہ نزدیک میری پس خرید دیتا ہون مین
واسطی اوسکی بازار سی یعنی اوسکی ہاتھ ایک چیز بیچتا ہون اور بازار سی مول لاکر حوالی کر دیتا ہون فرمایا نہ بیچ اوس چیز کو کہ نہیں نزدیک تیری ف
نہیں نزدیک تیری یعنی وہ چیز تیری ملک مین نہیں وقت بیچنی کی پھر اسکی دو صورتیں ہین ایک تو یہ کہ نہ وہ چیز ملک مین ہی اور نہ پاس موجود ہی پس یہ
بیع صحیح نہیں اور دوسری صورت یہ ہی کہ ملک مین تو نہیں اسکی مال غیر کا ہی لیکن ہی پاس اسکی اور اوسکو بیچنا چاہتی بغیر اذن مالک کی لیکن اگر بیچیگا
بغیر اوسکی اذن کی تو ہوگی وہ بیع موقوف مالک کی اذن پر نزدیک حنفیہ اور مالک اور احمد کی اور نزدیک امام شافعی کی اسکی بھی بیع صحیح نہیں ہوگی اور پہلی
صورت کی حکم مین داخل ہی بیچنا اوس چیز کا کہ قبضہ نہیں کیا ہی یا گم ہو گئی ہی یا بھاگ گئی ہی مانند غلام وغیرہ کی یا قابو نہیں اوسکی حوالہ کرنی پر جیسی
جانور ہوا میں اور مچھلی پانی مین اور یہ نہی بیع غیر صورت سلم کی ہی کہ وہ جائز ہی بالاتفاق ساتھ شرطوں معلومہ کی بیان اونکا باب السلم میں ہوگا انشاء اللہ
تعالی ع وعن ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعۃ رواہ مالک والترمذی

و

وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سی بیچ ایک بیع کی نقل کی یہ مالک نی
ترمذی ور ابوداود اور نسائی نی **ف** اس حدیث کی دو تفسیرین ہین ایک یہ کہ کوئی ایک شخص مثلاً کہی بیچا مین نی تیری ہاتھ اپنا غلام بدلی ہزار روپی کی
بشرطیکہ اسکی بیچی تو میری ہاتھ گہر اپنا بعوض سو روپی کی یہ درست نہین دوسری یہ کہ کہی بیچا مین نی غلام اپنا تیری ہاتھ دس روپی نقد کو یا بیس روپی قرض کو یہ بھی
نادرست ہی ۱۲ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِیْ
صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہون نی اپنے باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا
یعنی عبداللہ بن عمرو سی کہا منع فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو بیعون سے بیچ ایک عقد کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** اس حدیث کا حکم
اور اس سے اوپر کی حدیث کی معنی ایک ہی ہین ۱۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّ
بَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَ
قَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال قرض اور بیع اور نہین
درست ہین دو شرطین کسی نی بیع مین اور نہین درست نفع اوٹھانا اوس چیز کا کہ نہین ضمان مین آئی اوسکی اور نہین درست بیچنا اوس چیز کا کہ نہین نزدیک تیری
یعنی نہین تیری ملک مین نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** نہین حلال قرض اور بیع یعنی کسی کے
ہاتھ کچھ بیچا اور اوس سی شرط کرلی کہ اسقدر روپی وغیرہ مجکو قرض دینا یہ درست نہین یا معنی یہ ہین کہ ایک شخص کسیکو قرض دی اور کچھ چیز اپنی اوسکی ہاتھ
بیچی اوسکی قیمت سی زیادہ کو یہ بھی حرام ہی اسلیئے کہ اسکی قرض دینی سی وہ زیادہ قیمت دیتا ہی اور جو قرض کہ حاصل کری منفعت کو وہ حرام ہی لیکن حیلہ
سود خوردن کا نکالا ہوا ہی بچی اس سے اور نہین درست ہین دو شرطین کرنی بیع مین یعنی ایک بیع مین دو وعدین لگی ہی جیسا کہ بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی اور بعضون
نی یہ معنی کہی ہین کہ بیچی ایک چیز ساتھ دو شرطون کی مثلاً کہی بیچا مین نی تیری ہاتھ یہ کپڑا اس شرط کہ دہلاؤن گا اور سیلا بھی دونگا اور لکھا ہی علماء نی کہ
قید دو شرطونکی اتفاقی ہی ایک شرط بھی بیع مین نہین جائز اسلیئے کہ وارد ہوئی نہی بیع اور شرط سی اور نہین درست نفع اوٹھانا الخ یعنی مثلاً ایک شخص
ایک چیز مول لی اور ابھی اوسکو قبض نہین کیا اور بیچنی والی نی اوسکا کرایہ لیا اور چاہی مول لینی والا کہ بیچنی والی سی کرایہ لی لی تو درست نہین اسواسطی کہ اگر وہ
چیز ضائع ہو جاتی تو بیچنی والی کی ضائع ہوتی مول لینی والی کی کچھ نجاتی اسیطرح سی اگر نفع اوسکا حاصل ہوا تو حق بیچنی والی کا ہی مول لینی والی کا
نہین ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ وَاَبِيْعُ بِالدَّرَاهِمِ
فَاٰخُذُ مَكَانَهَا الدَّنَانِيْرَ فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا
مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَیْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہا مین بیچا اونٹ
بدلی دینارون کی نقیع مین کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کی پھر لیتا مین بدلی دینار کی درہم اور بیچتا اونٹ بدلی درہمون کی اور لیتا مین بدلی درہمون کی
پھر آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا مین نی یہ واسطی اونکی پس فرمایا نہین مضائقہ یہ کہ تو لی دینارون کو بدلی درہمون کی یا درہمون کو
بدلی دینارون کی موافق نرخ اوس دن کی یعنی قیمت اوسی دن کی جبتک کہ نہ جدا ہو تم ایک دوسری سی حالانکہ تمہارے درمیان ہو کوئی چیز نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی **ف** درہم چاندی کی ہوتی ہین اور دینار سونی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایک چیز بدلی روپیون کی
لی اور اونکی بدلی اشرفیان دیدی یا بدلی اشرفیون کی لی اور اونکی بدلی روپی دیدی تو درست ہی اور نرخ اوس دن کا ہونا چاہیئے اگلی دن کا نہین اور جو کہا ہی ما لم تفترقا یعنی
چاہیئے کہ جدا ہوئی تو درمیان تمہاری ہو کوئی چیز یعنی قبضہ کیا ہو سبکا یعنی بدل کو یاد دونو یعنی یہ بدل کرنا دینار ودرہم کا آپسمین اس شرط سے جائز ہی

ہی کہ بیع مجلس کے قبض اوسمین کرین تا بیع نقد کی ساتھ نسیہ یعنی ودہدی کی لازم نہ آوی اور روایت ہو منقول ہی کہ حضرت شیخ علی متقی مکہ معظمہ میں
خادم کو بازار مین بہیجتی تو نصیحت کر دیتی کہ ہشیار رہنا معاملہ دست بدست کرنا آپکے قبض کرنی مین فرق درمیان مین واقع ہوا درکہا ابن ہمام نی کہ
درہم متعین نہین ہوتی یہانتک کہ اگر کہا دہی بیچنی والی کو ایک درہم کہ بدلی اسکی یہ چیز لیتا ہون پس بیچی اوسنی وہ چیز پہر وہ تو نہ دی وردی اوسکو درہم
جائز ہی جبکہ ہون دونون ہالیت مین یکسان مرجع وَعَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ أَخْرَجَ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ
خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ
الْمُسْلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی عداء ابن خالد بن ہوذہ سی کہ نکالا ایک خط کہ اوسمین لکہا تہا کہ یہ خط خریدنی
عداء بن خالد بن ہوذہ کا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی خریدا اونسی غلام یا لونڈی نہین بیماری اور نہین بدی اوسمین خریدا مانند خریدنے
مسلمان کے مسلمان سے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف یا لونڈی یہ شک راوی ہی کہ کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ غلام لکہا تہا
یا لونڈی اور نہین بیماری مراد بیماری سی یہان جنون اور جذام اور کوڑہ اور مانند انکی کی ہی اور مراد بدی سے وہ عیب ہے کہ موجب ہلاک مال مشتری کا
ہو یا مانند ہونی غلام کی چور یا بہگوڑا اور نہین برائی یعنی اوسکی اصل مین کہ پیدا ہون اوس سی افعال و اخلاق بُری مانند ہونی اوسکی کی ولد الزنا یا فاسق
یا جواری یا جہوٹا اور خریدا الخ یہ اشارہ ہی ساتہ رعایت خیر خواہی اور حقوق اسلام کی اس بیع مین طرفین سے حاصل یہ کہ یہ غلام اچہا ہی عیب دار
نہین اور اس بیع مین طرفین سے دغا اور فریب نہین اور یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتا مین اسکو مگر حدیث عباد بن لیث سی اور عباد ضعیف ہی اور نجیح
نہین اور لکہا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بعد از ہجرت کی بیع نہین واقع ہوئی مگر نادر پہلی ہجرت سی بیع اور شراء دونون ہوئے ہین اور بخاری مین یہ حدیث یون
ہے کہ یہ وہ ہی جو خریدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی عداء ابن خالد سی اوس سے معلوم ہوا کہ مول لینی والی حضرت تہی اور بیچنی والی عداء اور اس حدیث سی عکس اسکا معلوم
ہوا مرجع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ
فَقَالَ رَجُلٌ أَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچا ٹاٹ اور پیالہ یعنی ارادہ کیا انکی بیچنی کا پس
فرمایا کون خریدتا ہی اس ٹاٹ اور پیالہ کو پس کہا ایک شخص نے لیتا ہون مین ان دونون کو ایک درہم کو پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کون ہے کہ زیادہ دی
ایک درہم پر پس دی اونکو ایک شخص نے دو درہم پس بیچا اون دونون چیزون کو حضرت نی اوس شخص کے ہاتہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی
ف قصہ اس بیچنی کا یہ ہی کہ ایک شخص نے مانگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ پس فرمایا حضرت نی اوسکو کیا ہی تیری پاس کچہ کہا اوسنی کہ نہین ہے میری پاس مگر
ٹاٹ اور ایک پیالہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیچ اون دونون کو اور کہا مول دونگا پہر جبکہ ہو تیری پاس کچہ پس مانگ صدقہ پس وہ لی آیا اور
حضرت نی اونکو بیچ دیا جسطرح کہ ذکر کیا گیا اور اسطرح کی بیچنی کو عربی میں بیع من یزید اور حراج کہتی ہین یہ بیع شرع مین درست ہی اور یہ جو آیا ہی کہ ایک کے
چکانی پر دوسرا نہ چکاوی تو وہ اوس صورت مین ہے کہ بیچنی والا یعنی والا ایک مول پر راضی ہوگئی ہون تو اور کو نہ چاہیے کہ اوسکو چکاوی اور اسمین وہ بات نہین ہے
بلکہ بیچنی والی کو منظور یہی ہوتا ہی کہ جو زیادہ مول دیگا اوسکو دونگا اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ معاطاۃ یعنی دینا بائع کا چیز کو اور دینا مشتری کا قیمت کو
کافی ہی بیع مین اگرچہ منہ سی کچہ نہ کہین مرجع اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہے
واثلہ بن اسقع سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی عیب دار چیز کہ نہ خبردار کیا یعنی اوسکی عیب پر ہمیشہ رہتا ہی بیچ

غضب الٰہی کی پا فرمایا ہمیشہ فرشتی لعنت کرتی ہین اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **بَابٌ** یہ باب ہی متعلق پہلی باب کے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

فصل پہلی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُھَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَہٗ مَالٌ فَمَالُہٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ یَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَرَوَی الْبُخَارِیُّ الْمَعْنَی الْاَوَّلَ وَحْدَہٗ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص خریدی درخت کہجور کا بعد تابیر کی پس میوہ اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا اور جو شخص کہ خریدی غلام اور واسطی اوسکی ہو مال پس مال اوسکا واسطی بیچنی والی کی ہی مگر یہ کہ شرط کری خریدنی والا نقل کی یہ مسلم نی اور روایت کیا بخاری نی پہلا جملہ فقط یعنی من ابتاع نخلا الخ **ف** تابیر اوسکو کہتی ہین کہ رکہتی ہین پہول نر کہجور کی درخت کا بیچ پہول مادہ درخت کہجور کی اور اس سبب سے میوہ زیادہ ہوتا ہی حکم الٰہی سی پس فرمایا کہ جو کوئی بعد تابیر کی درخت کہجور کا مول لی اور میوہ لگا ہو تو پہل اوسکا بیچنی والی ہی کا ہوتا ہی مگر جس صورت مین کہ مول لینی والا شرط کری یعنی کہی کہ لیا مین نی درخت کہجور کا ساتہ اس پہلی کی تو مول لینی والی کا ہوتا ہی اور یہی حکم بغیر تابیر کی ہوئیگا ہماری نزدیک اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نی کہ بغیر تابیر کی ہوی کا ہوتا ہی پہل مول لینی والی کا مگر یہ کہ شرط کری بیچنی والا اپنی لیی تو اوسکا ہوتا ہی اور جو کوئی غلام لی اور اوسکی لیی مال ہو یعنی بحسب ظاہر کی کہ اوسکی ہاتہ مین ہی والا غلام مالک مال کا نہین ہوتا پس وہ مال بائع کا ہی مگر جس صورت مین کہ شرط کر لی مول لینی والا تو اوسکا ہوتا ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ کپڑی غلام کی پہنی ہوی ہو نہین داخل ہوتی بیع مین مگر جبکہ شرط کر لی لینی والا اور بعضی ہماری عالمون نی کہا ہی کہ داخل ہوتی ہین اور بعضون نی کہا کہ کپڑا بقدر ستر ڈہکنی کی داخل ہی اور زیادہ نہین اور صحیح یہی ہی کہ نہین داخل ہوتا کچہ بموجب ظاہر حدیث کی ؁ ع ح **وَعَنْ جَابِرٍ** اَنَّہٗ کَانَ یَسِیْرُ عَلٰی جَمَلٍ لَہٗ قَدْ اَعْیٰی فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ فَضَرَبَہٗ فَسَارَ سَیْرًا لَیْسَ یَسِیْرُ مِثْلَہٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِیْہِ بِوُقِیَّۃٍ قَالَ فَبِعْتُہٗ فَاسْتَثْنَیْتُ حُمْلَانَہٗ اِلٰی اَھْلِیْ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ اَتَیْتُہٗ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِیْ ثَمَنَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فَاَعْطَانِیْ ثَمَنَہٗ وَرَدَّہٗ عَلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِبِلَالٍ اِقْضِہٖ وَزِدْہُ فَاَعْطَاہُ وَزَادَہٗ قِیْرَاطًا اور روایت ہی جابر سی یہ کہ وہ تہی چلتی اپنی اونٹ پر کہ تحقیق تہک گیا تہا یعنی ایک سفر مین کہ مدینہ کو آتی تہی پہر گذری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جابر پر پس مارا حضرت نی اونٹ کو یعنی لکڑی سی یا کوڑی سی کہ دست مبارک مین تہا پس چلا چلنا کہ نہین چلتا تہا مانند اوسکی یعنی دست مبارک کی برکت سی ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ پہلی ویسا نہ تہا پہر فرمایا حضرت نی کہ بیچ میری ہاتہ اوسکو ساتہ وقیہ کی کہا جابر نی پس بیچا مین نی اوس اونٹ کو اور استثنا کی مین نی سواری اوسکی اپنی گہر تک پس جب آیا مین مدینہ مین لایا مین حضرت کی پاس اونٹ اور دیا مجکو مول اوسکا اور ایک روایت مین ہی پس دیا مجکو مول اوسکا اور پہیر دیا اونٹ مجہی یعنی مول بہی دیا اور اونٹ بہی عطا کیا نقل کی یہ بخاری و مسلم نی اور ایک روایت بخاری کی مین یہ ہی کہ فرمایا حضرت نی بلال کو کہ دی جابر کو مول اونٹ کا اور زیادہ دی کچہ پس دیا بلال نی اونکو اور زیادہ دیا اونکو ایک قیراط کہ نام چہٹی حصہ درہم کا ہی **ف** وقیہ اوسکو کہتی ہین چالیس درہم کا ہوتا ہی اور استثنا کی مین نی الخ یعنی شرط کر لی مین نی کہ مدینہ تک اس اونٹ پر سوار چلونگا یا اسباب لاد ونگا پس ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی بیچنا جانور کا ساتہ شرط کرنی بائع کی سواری اوسکی کو اپنی لیی ایک مدت تک چنانچہ امام احمد کا مذہب یہی ہی اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی کہ شرط کا اگر مسافت نزدیک ہو چنانچہ یہان ایسا ہی تہا اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی جائز نہین کہتی ہین بیع کرنی ساتہ اوس شرط کی کہ اوسمین نفع بیچنی والی کا یا مول لینی والی کا ہو خواہ مسافت قریب ہو خواہ بعید دلیل اونکی وہ حدیث ہی کہ منع کیا حضرت نی بیع اور شرط سی اور اس حدیث کا جواب یہی ہین کہ یہ بات خاص جابر ہی کی لیی جائز ہوئی اور نہین جائز پاکہ یہ شرط بعد ہونی بیع کی ہوئی ہو ع ح **وَعَنْ عَائِشَۃَ** قَالَتْ جَاءَتْ بَرِیْرَۃُ فَقَالَتْ اِنِّیْ کَاتَبْتُ عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ

عَامٍ وَقِيَّةٌ فَأَعِينِينِي فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَذَهَبَتْ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذِيهَا وَأَعْتِقِيهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَقَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا آئی بریرہ اور کہا کہ مکاتبت کی تھی مین نی نو اوقیہ پر کہ ہر سال مین ایک اوقیہ دونگی پس مدد کرو میری پہر کہا حضرت عائشہ نی بریرہ کو کہ اگر چاہین مالک تیری یہ کہ دو مین اوقیہ اونکو ایک مرتبہ سبکی سب اور آزاد کرون مین تجکو تو کرو مین ایسا ہو حق ولا تیری کا مجکو پس گئی بریرہ طرف مالکون اپنی کی پس منع مانا اونہون نی اور کہا کہ نہین بیچنی کی ہم مگر اسطرح سی کہ ہو حق ولا کا ہماری لیی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عائشہ صدیقہ کو کہ لی اوسکو اور آزاد کر اوسکو یعنی اور ولا تجکو پہونچی گی پہر خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگون مین پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسکی پہر فرمایا پیچہی اسکی کیا حال ہی اون لوگون کا کہ کرتی ہین شرطین کہ نہین وہ کتاب اللہ مین یعنی نا مشروع ہین جو شرط کہ نہین کتاب اللہ مین پس وہ باطل ہی اگرچہ ہوون سو شرطین یعنی اگر شرط کری سو بار پس حکم اللہ کا لائق تر ہی کہ عمل کیا جاوی اوسپر اور شرط اللہ کی مضبوط تر ہی اور سوای اسکی نہین ولا واسطی اوسکی ہی کہ آزاد کری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بریرہ حضرت عائشہ کی لونڈی کا نام ہی پہلی وہ ایک یہودی کی لونڈی تہین اور انہون مکاتبت کی اپنی مالکون سے اور کتابت اوسکو کہتی ہین کہ مالک آزاد کری بردہ کو اس شرط پر کہ اسقدر روپیا مجکو ادا کرنا اور وہ قبول کری پہر اگر ادا کیا وہ آزاد ہوا اور نہین تو ویسا ہی اوسکی ملک مین ہا پس وہ حضرت عائشہ پاس آئین اور کہا کہ مین نی کتابت کی ہی نو اوقیہ پر کہ ہر سال ایک اوقیہ ادا کرونگی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی پس مدد کرو یعنی کچہ دو کہ مین اپنی بدل کتابت مین ادا کرون حضرت عائشہ رض نی کہا کہ تیری مالک اگر چاہین کہ نو اوقیہ یکمشت دون یعنی تیری قیمت مین اور خرید لون تجکو اور آزاد کر دون تجکو اور بیچنا مکاتب کا بیع صورت عاجز ہونی اوسکی کی ادا کرنی بدل کتابت سی جائز ہی اور ولا کہتی ہین حق آزادی کو کہ کوئی شخص اپنی غلام کو آزاد کری اور غلام آزاد مر جاوی اور مال چہوڑ جاوی اور اوسکا کوئی عصبہ نہو تو آزاد کرنیوالی کو مال اوسکا پہونچیگا پس بریرہ کی مالکون نی چاہا کہ عائشہ رض لین بریرہ کو تو ولا اوسکا ہماری لیی ہو یہ شرط کرنی اونکی نادانی تہی اور نامشروع کہ عائشہ رض آزاد کرین اور ولا اونکی لیی ہو اور ولا اوسکی لیی ہوتا ہی کہ جو آزاد کری پس یہ بات حضرت عائشہ رض نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی وسپر حضرت خفا ہوی اور کلام مذکور فرمایا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی سی کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچنی ولا کی سی اور ہبہ کرنی اوسکی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی ایک شخص نی غلام اپنا آزاد کیا اور حق ولا اوسکی لیی ثابت ہوا اب چاہی کہ اوس حق کو کسیکے ہاتہ بیچی یا بخشی تو درست نہین اسلیے ولا مال نہین ہی کہ اوسکو بیچی یا بخشی سب علما کا مذہب یہی ہی ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ ابْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلَى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَضَى لِي بِرَدِّهِ وَقَضَى عَلَيَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ فَأَتَيْتُ عُرْوَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرُوحُ إِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَأُخْبِرُهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي مِثْلِ هَذَا أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ إِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضَى لِي أَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِي قَضَى عَلَيَّ بِهِ لَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی مخلد بن خفاف سی کہا خرید کیا مین نی ایک غلام پس لیے مین نی کمائی اوسکی پہر مطلع ہوا مین اوسکی عیب پر

یعنی

یعنی عیب قدیم پر پس جھگڑا ہوگیا بیچ اوس غلام کی مقدمہ میں طرف عمر بن عبد العزیز کی کہ خلیفہ تھی پس حاکم کیا واسطی بیچنی والی کی پھیر دینی غلام کی اور حکم
کیا مجیب ساتھ پھیر دینی کمائی اوسکی کی پس آیا میں عروہ بن زبیر کی پاس کہ کہا زنا میں کی فقہای سبعہ سی تھی اور خبر دی میں نی اونکو یعنی عمر بن عبد العزیز
کی اس حکم کی تنگی پس کہا عروہ نی جاونگا میں طرف عمر بن عبد العزیز کی آخر روز یا وقت شام کی اور خبر دونگا میں اونکو یہ کہ حضرت عائشہ نی خبر دی مجکو
یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم دیا بیچ مانند اس قصہ کی یہ کہ منفعت بدل ضمان یعنی تاوان بھرنی کی ہی پس گئے طرف عمر بن عبد العزیز کی عروہ پس حکم
کیا عمر بن عبد العزیز نی واسطی میری یہ کہ لون میں کمائی غلام کی اوس شخص سی کہ حکم کیا تہا ساتھ اوسکی مجیبر واسطی اوسکی نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف
بدل ضمان بھرنی کی یعنی اگر غلام اس حالت میں مرجاتا یا ناقص ہوجاتا تو مول لینی والی کا نقصان ہوتا بیچنی والی پر کچھ نہتا پس اگر منفعت حاصل ہو تو وہ
بھی مول لینی والی کی ہی مولانا من المرقاۃ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اخْتَلَفَ
الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ قَالَ الْبَيِّعَانِ
اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اختلاف کرین بائع اور مشتری پس قول قول بیچنی والی کا ہی اور لینی والا اختیار ہی نقل کی
یہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابن ماجہ اور دارمی کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نی بیچنی والا اور لینی والا جسوقت کہ اختلاف کرین اور وہ چیز کہ بکی ہی قائم ہو یعنی تلف نہ ہوئی ہو
اور نہ ہو درمیان اون دونون کی شاہد پس قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یا پھیر دین دونون بیع کو ف جسوقت کہ اختلاف کرین بائع و مشتری
یعنی قدر مول میں یا شرط خیار میں یا مدت میں یا سوا اسکی اور شرطوں میں تو قول بیچنی والی کا ہی یعنی ساتھ قسم کی کہ قسم دیجاوی کہ نہیں بیچا
میں نی اسکو اور مول لینی والا اختیار رکہتا ہی اگر چاہی راضی ہو ساتھ اوس چیز کی کہ قسم کہائی ہی اوسپر بائع نی اور اگر چاہی قسم کہاوی کہ میں نی نہیں خریدی ہی
مگر اتنی کو پھر اگر دونون نی قسم کہائی پس اگر راضی ہوا ایک ان دونون میں سی ساتھ قول دوسری کی خیر ہوا اور اگر راضی نہو فسخ کری قاضی عقد کو خواہ
مبیع قائم ہو یا نہ قائم ہو یہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی نہ قسم کہاوین دونون جسوقت کہ ہلاک ہو مبیع کی بلکہ قول اسوقت میں
قول مشتری کا ہی ساتھ قسم کی اور روایت والمبیع قائم ہو بیچ اسکی دونون مذہب ہی اور قول وہ ہی کہ کہا بیچنی والی نی یعنی جسوقت کہ مبیع قائم ہو تو
بیچنی والی کو قسم دیجاوی پس جب قسم کہاوی وہ تو لینی والی کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گذرا یا دونون رد کرین بیع کو اور اگر نہ ہو مبیع قائم وقت نزاع کی تو قول
قول مشتری کا ہی ساتھ قسم کی اور نہ قسم دیجاوی بیچنی والی کو یہ مذہب ابی حنیفہ اور مالک کا ہی شرح المظہر سی یہ مسئلہ یہان مجمل لکھا گیا ہی ہدایہ میں
مفصل ہی جسکو تفصیل اسکی دیکھنی منظور ہو ہدایہ میں دیکھی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَالَ
مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ شُرَيْحٍ الشَّامِيِّ
مُرْسَلًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پھیر دیوی بیع مسلمان کی بخشیگا اوسکی اللہ تعالی گناہ اوسکی دن قیامت
کی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور شرح السنۃ میں یہ حدیث مذکور ہی ساتھ اون الفاظ کی کہ مصابیح میں ہی شریح شامی سی بطریق ارسال
ف شرح السنۃ میں لکھا ہی کہ اقالہ بیع میں اور سلم میں جائز ہی پہلی قبض کی اور بعد اسکی اور اقالہ کہتی ہین فسخ کرنی بیع کو اور ابن ماجہ نی بھی ...
نی متصل روایت کی ہی یہ اور اسیطرح حاکم نی ابی ہریرہ سی اور مصابیح میں یہ حدیث یون ہی من اقال اخاہ المسلم صفقۃ کرہہا اقال اللہ عثرتہ یوم
القیمۃ اور بطریق ارسال کی ... اعتراض کیا مصنف نی بغوی پر کہ اوسنی ترک کیا اولی کو کہ ذکر کی متصل اور نہ ذکر کی منقطع اور ... الفصل الثالث
فصل تیسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰى رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ عَقَارًا مِّنْ رَجُلٍ فَوَجَدَ

لِلَّذِی اشْتَرٰی الْعَقَارَ فِی عَقَارِہٖ جَرَّۃً فِیْھَا ذَھَبٌ فَقَالَ لَہُ الَّذِی اشْتَرَی الْعَقَارَ خُذْ ذَھَبَکَ عَنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعَقَارَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْکَ الذَّھَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْاَرْضِ اِنَّمَا بِعْتُکَ الْاَرْضَ وَمَا فِیْھَا فَتَحَاکَمَا اِلٰی رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا اِلَیْہِ اَلَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِیَۃٌ فَقَالَ اَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَۃَ وَاَنْفِقُوْا عَلَیْھِمَا مِنْہُ وَتَصَدَّقُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خریدی ایک شخص نی اون لوگون مین سے کہ تہی پہلی تمسی مین ایک شخص سی زمین اوس شخص کی کہ خریدی تہی زمین بیچ زمین اپنی کی ایک ٹہلیا کہ اوسمین تہا سونا پس کہا بیچنی والی کو اوس شخص نی کہ لی تہی زمین لی سونا اپنا مجہسے نہین خریدی مین نی مجہسے زمین اور نہین خریدا مین نی تجہسے سونا پس کہا بیچنی والی زمین کی نی کہ نہین بیچی مین نی تیرے ہاتہ مگر زمین اور جو چیز اوسمین ہے پس قصہ لی گئی دونون طرف ایک شخص کی پاس کہا اوس شخص نی کہ قصہ لیگئی تہی طرف اوسکی کیا ہی تم دونون کی اولاد پس کہا ایک نی دونون مین سے کہ میری ہان لڑکا ہی اور کہا دوسری نی کہ میری ہان لڑکی ہی پہر کہا اوس شخص نی کہ نکاح کر دو اوس لڑکی کا لڑکی سی اور خرچ کرو اونپر اوس سونی سی اور اللہ دو یعنی خیرات کرو جو بچ رہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ہی بعضون نی کہ وہ فیصلہ کرنی والی حضرت داود تہی اور کہا نووی نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اوپر فضیلت صلح کروانی کی درمیان بیچنی والی اور لینی والی کی اور قاضی کو مستحب ہے صلح کروانی دو شخصون مین جیسیکہ مستحب ہے غیر اسکی کو **بَابُ السَّلَمِ وَالرَّھْنِ** باب ہی بیچ بیان بیع سلم کی اور گرو کی **ف** سلم نام ہی اوس بیچ کا کہ بالفعل مول روپیا یا اشرفی دی اور مبیع یعنی ایک جنس ٹہرالی کہ اتنی مدت مین لونگا ایک مہینی مین یا دو مہینی مین مثلا ایک شخص کو دی اور اوس سے ٹہرالیا کہ دو مہینی مین گیہون سو من اس قسم کی تجہسے لینگی اسکو عربی مین بیع سلم کہتی ہین اور کبہی سلف بہی کہتی ہین اور ہندی مین بدہنی بہی کہتی ہین جو اسکی سب شرطین پائی جاوین تو یہ بیع درست ہی اور سب شرطین اوسکی سولہ ہین چہہ راس المال مین اور دس مسلم فیہ مین چہہ شرطین راس المال مین یہ ہین بیان کرنا جنس کا کہ یہ درہم ہین یا دینار ہین یا روپی ہین یا اشرفیان ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ یہ بخاری ہی یا درہم یا دینار ہین یا سمرقندی یا کلدار یا حالی یا ڈہاکے اور بیان کرنا صفت کا کہ روپی کہری ہین یا کہوٹی اور معلوم کرنا قدر راس المال کا مثلا یہ سو ہین یا دو سو ہین روپی اشرفی نقد دینا و عقد پر نہ رکہنا اور قبض کرنا اوسی مجلس مین یعنی مجلس عقد کی ہیں اور دس شرطین مسلم فیہ مین یہ ہین بیان کرنا جنس مسلم فیہ کا مثلا گیہون ہین یا جو ہین یا چنی ہین اور بیان کرنا نوع کا کہ کہادر کی ہین یا بانگر کی اور بیان کرنا صفت کا کہ اچہی ہین یا بری اور جتنا مسلم فیہ کی قدر کا مثلا دس سیر یا دس من ہی اور مسلم فیہ اوس قسم سی ہو کہ متعین ہو جاتی ہی تعین کیے سی پس نہین درست سلم روپی اور اشرفی مین اور بیان کرنا مدت کا کہ اتنی مدت مین لینگے دو مہینی مین یا چار مہینی مین اور ادنی درجہ مدت کا ایک مہینہ ہی اور نہ موقوف ہو وہ چیز عالم مین سے یعنی جس وقت سے عقد کی ہے اوس وقت سی لینی وقت تک وہ چیز موجود ہو اگر اس عرصہ مین نہ ہو پیدا تو اوسمین سلم نہین درست اور ہووی عقد بیع سلم کی بدون خیار کی یعنی شرط کرنا خیار کا اسمین نہین چاہیی اور بیان کرنا مکان کا کہ اس جگہ مسلم فیہ دونگا اگر ہو مسلم فیہ بوجہ یعنی مسلم فیہ کا ضبط یعنی بیان کرنی جنس اور نوع اور صفت کی سی چہر معلوم ہو ولیکن جو چیز ایسی ہو کہ بیان کرنی جنس و نوع اور صفت کی سی معلوم اور متعین نہ ہو مانند حیوان اور بعض قسام کہری وغیرہ کی وسمین سلم نہین درست اور باقی تفصیل اسکی فقہ مین دیکہنی چاہیی مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیْنِ وَالثَّلٰثَ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فِیْ شَیْءٍ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تشریف لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ سی ہجرت کر کی مدینہ مین اور مدینہ کی لوگ بیع سلم کرتی تہی میوونمین ایکسال تک اور دو سال تک اور تین سال تک یعنی روپیہ دیتی تہی اور شرط کرتی تہی کہ بعد ایکسال یا دو سال یا تین سال کی میوہ پہنچا دینا پس فرمایا حضرت نی کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس چاہیی کہ سلم کری کیل معلوم مین یعنی مثلا دس کیل یا بیس

کیل وروزن معلوم مین مدت معلوم تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وزن معلوم مین یعنی جو کوئی بیع سلم کری اوس چیز مین کہ بیچی جاوی تل کر جیسے زعفران وغیرہ تو سلم کری وزن معلوم مین مثلا چار تولہ یا پانچ تولہ اور مدت معلوم تک جیسے ایک مہینا یا ایک برس اور زمانہ انکی کی اور علما اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مدت معلوم کا ہونا اسمین شرط ہی اور یہی مذہب ہے ابوحنیفہ اور مالک اور احمد کا اور امام شافعی کی نزدیک بیع سلم معلوم کا ہونا اسمین شرط نہین **وعن عائشة قالت اشتری رسول الله صلی الله علیه وسلم طعاما من یهودی الی اجل ورهنه درعا له من حدید متفق علیه** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا خریدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کچہ غلہ ایک یہودی سے بوعدہ ایک مدت معلوم کی اور گرو رکہی اوسکی پاس اپنی زرہ لوہی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کچہ مول لینا بنسیہ یعنی بوعدہ اور جائز ہی کچہ گرو رکہنا بدلی دین کے اور جائز ہی گرو رکہنا حضر مین یعنی شہر مین اگرچہ کتاب اللہ مین قید سفر کی ہی یعنی ان کنتم علی سفر ولم تجدوا کاتبا فرہان مقبوضة قید سفر کی اسمین اتفاقی ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جائز ہی معاملہ کرنا ساتہ اہل ذمہ کی اسلیے اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہی معاملہ کرنا اہل ذمہ سی اور کفار سی جبتک نہ ثابت ہو حرام ہونا اوس مال کا کہ اون پاس ہے لیکن نہین جائز ہی مسلمان کو بیچنا ہتیار کا اور اسباب لڑائی کا حربیون کے ہاتہ اور نہین جائز مطلق کفار کی ہاتہ بیچنا اوس چیز کا کہ باعث تقویت انکی دین کی ہی اور نہین جائز بیچنا مصحف مجید کا اور غلام مسلمانون کا اونکی ہاتہ اور کہا نووی نی کہ اسمین بیان ہے اسکا کہ حضرت دنیا مین قلت مال کی کہتی تہی اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی گرو کرنا اسباب لڑائی کا اہل ذمہ کی پاس اور حضرت نی جو معاملہ گرو کا یہودی سے کیا اور صحابہ سی نکیا تو کہا ہی بعضون نے کہ شاید یہ بیان جواز کی لیے کیا اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کیا کہ وہان غلہ زیادہ حاجت سے کسی پاس نتہا سوای یہودی کی **وعنها قالت توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم ودرعه مرهونة عند یهودی بثلثین صاعا من شعیر رواه البخاری** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا وفات کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت مین کہ زرہ اونکی گرو تہی نزدیک یہودی کی بدلی تیس جو سیری جو کی نقل کی یہ بخاری نی **وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الظهر یرکب بنفقته اذا کان مرهونا ولبن الدر یشرب بنفقته اذا کان مرهونا وعلی الذی یرکب ویشرب النفقة رواه البخاری** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جانور سواری کا سواری کیا جاوی بدلی خرچ کرنی اوسکی کی جسوقت کہ ہووہ گرو اور دودہ جانور شیردار کا پیا جاوی بدلے خرچ کرنی اوسکی کی جسوقت کہ ہووہ گرو اور جو سواری کری اور دودہ پیوی اوسپر ہی خرچ نقل کی یہ بخاری نی ف ملا علی رح نی اول جملہ حدیث کی تحت یہ لکہا ہی یعنی جائز ہی گرو کرنیوالی کو سوار ہونا اور اسباب لادنا اوس جانور پر کہ گرو کیا ہی سبب اسکی کہ اسپر ہی دانا گہانس اوسکا اور یہی مذہب ہی ابوحنیفہ اور شافعی کا انتہی اور حضرت شیخ رح نی اخیر جملہ کی تحت یہ لکہا ہی کہ یعنی جو کوئی سوار ہوتا ہی اور دودہ پیتا ہی اوسپر نفقہ ہی راہن ہو یا مرتہن یعنی اگر مرتہن گرو کی جانور کو دانا گہانس دیتا ہی وہ سوار ہو اور دودہ پیوی اور اگر راہن دانا گہانس دیتی اوسکو بہی جائز ہی سوار ہونا اور دودہ پینا لیکن یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی مرتہن کو نفع اوٹہانا ساتہ گرو کی اور خرچ کرنا اوسپر اور جمہور علما خلاف اسکی ہین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ نہین جائز ہی مرتہن کو کہ نفع لی ساتہ رہن کے اور نفقہ رہن کا راہن پر ہی اسلیے کہ جو قرض حاصل کری نفع کہ حرام ہی اور لکہا ہی علمانی کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتہ حدیث آیندہ کی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن سعید بن المسیب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یغلق الرهن الرهن من صاحبه الذی رهنه له غنمه وعلیه غرمه رواه الشافعی مرسلا وروی مثله او مثل معناه لا یخالفه عنه عن ابی هريرة متصلا** روایت ہی سعید بن مسیب سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین منع کرتا گرو رکہنا چیز گرو کی ہوئی کو مالک اوسکی سی کہ جسنی گرو کی ہی اوسکو نفع اوسکا ہی اور اوسی پر ہی اوسکی ہلاکت

سے کہ ہاں اونکی ہی جیسی فائدہ اور زیادتی اوسکی اور دوسری تاوان اوسکا نقل کی یہ شافعی نے بطریق ارسال کی اور روایت کی گئی مثل اس حدیث کی یعنی
ہم معنی اسکی لفظاً اور معنوں میں یا مثل معنی اسکی کی یعنی موافق معنوں میں اور مخالف لفظوں میں کچھ مخالف نہیں ہی اسکی معنوں میں سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے
نی روایت کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کی ف فائدہ اسکا الخ یعنی گروی چیز کا کرایہ لینا یا گروی کی جانور پر سوار ہونا اور زیادتی اوسکی یعنی گر
بچی وغیرہ ہون گروی کی چیز کی حق راہن کی ہی اور اگر ہلاک ہو مرتہن کی ہاتھ مین تو تاوان راہن ہی پر ہی یعنی نقصان راہن کا ہو اور مرتہن کی حق سے
سے کچھ ساقط نہین ہوگا راہن کو سب قرض دینا ہوگا اور بعضی نسخون مین لفظ روی کا ساتھ صیغہ معروف کے بھی آیا ہی اسصورت مین فاعل شافعی
ہوگا اور لفظ مثلہ اور مثل منصوب ہونگی ۳ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْمِيزَا
مِيزَانُ أَهْلِ مَكَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیمانہ پیمانہ اہل مدینہ کا ہی
اور تول تول اہل مکہ کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یعنی حقوق شرعیہ مین مانند زکوۃ اور مانند اسکی کی اعتبار مدینہ والونکی پیمانون کا
ہی اور مکہ والون کی تول کا بیان اس اجمال کا یہ کہ نہین واجب ہوتی زکوۃ درہمون مین جبتک نہون دوسو درہم موافق تول مکی کی اور صدقۃ الفطر مین اور
اور صدقات واجبہ مین پیمانہ معتبر ہی اہل مدینہ کا اسلیے کہ مدینہ والی اہل زراعت ہین وہ خوب جانتی ہین احوال پیمانونکا اور مکہ والی اہل تجارت ہین وہ
احوال تولونکا خوب جانتی ہین کذا قال القاضی والبغوی ۴ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ إِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيتُمْ أَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيهِمَا الْأُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور
روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی ناپنی والون اور تولنی والون کی کہ تحقیق تم والی کیے گئی ہو دو کامون کی یعنی ناپنی
اور تولنی کی کہ ہلاک ہوئین ان دونون مین امتین گذری ہوئی پہلی تم سے نقل کی یہ ترمذی نے ف مانند قوم شعیب کی کہ لیتی تہی لوگون سے پورا اور دیتی تہی کم اور حاصل
یہ کہ تم کم ناپنی اور کم تولنی سی بہت پرہیز کرو تا اونکی طرح تم بہی ہلاک ہو جاو ۵ع الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ إِلَى غَيْرِهِ قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهُ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص بیع سلم کری کسی چیز مین پس نہ پھیری اوسکو
طرف غیر اپنی کی پہلی قبض کرنی اوسکی کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی ف نہ پھیری الخ یعنی کسیکے ہاتھ بیچی اور نہ ہبہ کری پہلی قبض کرنی کی یا یہ کہ بدل
نکری یعنی اوسکے بدلے غیر اوسکی کو یعنی جو چیز لینی کی ہی اوسکے بدلے اور چیز نہ لی پہلی قبض کرنی کی ۶ع بَابُ الِاحْتِكَارِ باب ہی بیچ بیان احتکار
کی ف احتکار شرع مین اوسکو کہتی ہین بند کر رکھنی قوتون کو بانتظار گرانی کی یا بطریق کہ وقت گرانی کی لوگ احتیاج غلہ وغیرہ کی رکھتی ہون لیکن
بند کر رکھی اس نیت سی کہ جب زیادہ گرانی ہوگی تو بیچونگا یہ حرام ہی ہان اگر اوسکی زمین سے آیا ہو یا وقت ارزانی کی خرید کر رکھا ہو اور گرانی مین بیچی
یہ حرام نہین ہی اسیطرح حرام نہین ہی بند کر رکہنا اون چیزونکا کہ قوت نہین ہین تاج ع اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ مکروہ ہی احتکار بیچ قوتون آدمیون
اور جانورون کے جبکہ ہو یہ احتکار بیچ ایسی شہر کی کہ ضرر کری شہر والون کو یعنی شہر چھوٹا ہی اسکی احتکار سی گرانی زیادہ ہو جاویگی اور ضرر پہنچیگا لوگونکو
اور اگر شہر بڑا ہی یہ احتکار کریگا تو ضرر لوگونکو نہین ہوگا تو اوس مین کچھ مضائقہ نہین اور جسنی احتکار کیا غلہ زمین اپنی کا یا خریدی ہوئی غلہ کو اور شہر سی نہین
ہی وہ احتکار کرنی والا ۱ع الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَكَرَ
فَهُوَ خَاطِئٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ احتکار کری پس وہ ہی گنہگار نقل کی یہ مسلم نے
وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ عُمَرَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ فِي بَابِ الْفَيْءِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمر رضی اللہ عنہ کی

ملا اوسکا یہی کانت اموال بنی النضیر سے آخر باب تک اگر چاہے گا اللہ تعالی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الجالب مرزوق والمحتکر ملعون رواہ ابن ماجۃ والدارمی روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوداگر رزق دیا گیا ہے اور احتکار کرنیوالا ملعون ہے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی جو کوئی غلہ وغیرہ شہر میں لاوے اور بیچے موجب نرخ حال کے برخلاف احتکار کرنیوالے کے وہ رزق دیا گیا ہے یعنی حاصل ہوتا ہے اسکو فائدہ بغیر گناہ کے اور برکت دیجاتی ہے اوسکی رزق میں اور احتکار کرنیوالا کہ معنی اوسکی اوپر مذکور ہوئے گنہگار اور دور رہتا ہے جبتک اس فعل میں ہے نہیں حاصل ہوتی اسکو برکت **ع** **وعن** انس قال غلا السعر علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سعر لنا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ ہو المسعر القابض الباسط الرازق وانی لارجو ان القی ربی ولیس احد منکم یطلبنی بمظلمۃ بدم ولا مال رواہ الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا مہنگا ہوا نرخ غلہ کا زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نرخ مقرر کیجیے واسطے ہمارے یعنی حاکم بھیجیے لوگوں کو کہ اس بہاو بیچا کرو پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا تنگ کرنیوالا فراخ کرنیوالا روزی دینیوالا اور تحقیق میں البتہ امید رکھتا ہوں یہ کہ ملوں پروردگار اپنے سے اسحالت میں کہ نہو کوئی تم میں سے طلب کرے مجھ سے کچھ حق بسبب ظلم کے یا مال کے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** وہی ہے نرخ مقرر کرنیوالا الخ یعنی نرخ اللہ تعالی کی طرف سے ہے کہ ساتھ اوسکی روزیوں کو تنگ اور فراخ کرتا ہے یہ جو کبھی ہیں نرخ آسمانی ہے اور اسکی بھی سبھی ہیں اور امید رکھتا ہوں الخ اسمیں نہی ہے نرخ مقرر کرنے سے اسلیے کہ وہ تصرف کرنا ہے لوگوں کی مال میں بغیر اذن اونکی کے اور ظلم کرنا ہے اونکے حق میں اور نرخ مقرر کرنے سے کبھی لوگ بیچنا چھوڑ دیتے ہیں اور یہ باعث ہوتا ہے قحط کا اور مراد یہ ہے کہ تکلیف نہ دیجاوے لوگوں کو ساتھ نرخ مقرر کرنے کی اور لازم نکیا جاوے اونپر نرخ و لیکن حکم کیا جاوے ساتھ انصاف اور شفقت کی خلق پر اور خیرخواہی خلق کی **ع** **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من احتکر علی المسلمین طعامہم ضربہ اللہ بالجذام والافلاس رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو کوئی بند کر رکھے مسلمانوں سے غلہ اونکا پہنچاتا ہے اللہ اوسکو جذام اور افلاس نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرتا ہے ضرر پہنچانے کا مسلمانوں کو تو مبتلا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالی بلاے بدنی اور مالی میں اور جو کوئی ارادہ کرتا ہے نفع پہنچانے کا اونکو پہنچاتا ہے اللہ تعالی اوسکی نفس اور مال میں خیر و برکت **ع** **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احتکر طعاما اربعین یوما یرید بہ الغلاء فقد بریء من اللہ وبریء اللہ منہ رواہ رزین اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بند کر رکھے غلہ چالیس دن ارادہ رکھتا ہو ساتھ اوسکے مہنگی ہونیکا پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سے اور اللہ بیزار ہوا اوس سے نقل کی یہ رزین نے **ف** بیزار ہوا اللہ سے یعنی توڑا عہد اوسکا کیونکہ آرزو کی اوسنے [illegible] خلق پر اور جو بیزار ہوا اللہ اوس سے یعنی حفظ و حمایت اپنی اوس سے اوٹھائی **ع** **وعن** معاذ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بئس العبد المحتکر ان ارخص اللہ الاسعار حزن وان اغلاہا فرح رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورزین فی کتابہ اور روایت ہے معاذ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے برا بندہ ہے احتکار کرنیوالا اگر [illegible] اللہ نرخ کو [illegible] اور اگر مہنگا کرے خوش ہو

روز حشر میں نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں اور رزین نی اپنی کتاب میں وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال من احتکر طعاما اربعین یوما ثم تصدق بہ لم یکن لہ کفارۃ رواہ رزین اور روایت ہی ابی امامہ سی یہ کہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ بند کر رکھی غلہ چالیس دن پہر صدقہ دی اوسکو نہوگا واسطی اوسکی کفارہ نقل کی یہ رزین نی ف چالیس دن تک غلہ بند
رکھنی کا یہ حکم و سزا ہی اور اگر کم اس سی کی اوسکی بہی یہی سزا ہی ولیکن کم اس سی ★

باب الافلاس والانظار

یہ باب ہی بیچ بیان مفلسی کے اور مہلت دینی کی معاملہ میں ف یعنی اگر کسی کا حق اسکا ہو اور وہ مفلس ہو گیا ہو اور بالفعل نہیں ادا کر سکتا اوسکو مہلت دی ★

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما رجل افلس فادرک
رجل مالہ بعینہ فہو احق بہ من غیرہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
مفلس ہو پس پایا ایک شخص نی مال اپنا بعینہ یعنی اوسکی پاس پس وہ لائق تر ہی ساتہ اوس مال کی غیر اپنی سی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف یعنی مثلا
ایک شخص نی کچہ خریدا اور مول اوسکا دیا نہ تہا کہ وہ مفلس ہوگیا قاضی نی حکم اوسکی مفلس ہونیکا کر دیا اور بایع نی پائی اپنی وہ چیز بعینہ یعنی ہلاک ہوئی
تہی وہ چیز یا معنی ساتہ تصرفات شرعیہ کی مانند ہبہ و وقف کی تو اوسکو پہونچتا ہی کہ فسخ کری بیع کو اور لی لی وہ چیز اپنی بہ نسبت قرضخواہوں کے
وہ مقدم ہی اور اگر کچہ مول لی لیا تہا بایع سی اور کچہ مشتری پر رہا تہا کہ وہ مفلس ہوگیا ایسی حال اپنا بقدر اوس چیز کی کہ باقی رہا ہی مول میں سے
یہی مذہب ہے امام شافعی اور مالک کا اور ہمارے نزدیک نہیں پہونچتا ہی بایع کو فسخ کرنا بیع کا اور لی لینا اوسکا بلکہ وہ مثل اور قرضخواہوں کے
ہی اور عمل کیا ہی ہمنی حدیث کو اسپر کہ عقد بالخیار ہوئی تہی کہ خیار بایع کی لئی تہا پہر ظاہر ہوا اوسکو بیچ مدت خیار کی کہ مول لینی والا مفلس ہوگیا پس
لائق ہے اسکو یہ کہ اختیار کری فسخ کو بیع ★ وعن ابی سعید قال اصیب رجل فی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی ثمار ابتاعہا فکثر دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تصدقوا علیہ فتصدق الناس علیہ فلم یبلغ ذلک
وفاء دینہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لغرمائہ خذوا ما وجدتم ولیس لکم الا ذلک رواہ مسلم اور روایت
ہی ابی سعید سی کہا پہونچایا گیا نقصان ایک شخص بیچ زمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ میووں کی کہ خریدا تہا اوسکو پس بہت ہوا دین اوسپر فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی لوگوں کو صدقہ دو اوسکو یعنی تا کہ دین ادا کری پس صدقہ دیا لوگوں نی اوسکو پس نہ پہونچا وہ صدقہ موافق دین اوسکی کی پہر فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی قرضخواہوں کو لو جو پاؤ تم اور نہیں واسطے تمہارے مگر یہ نقل کی یہ مسلم نی ف پہونچایا گیا الخ یعنی حضرت کی زمانی میں
ایک شخص نی درخت میوہ کا لیا اور درخت پر میوہ خوب طرح نہ پکا تہا آفت کی سبب سے جہڑ گیا اور مول اوسکا دیا نہ تہا بیچنی والی نی طلب کیا مول اوسکا لینی
والی نی لوگوں سے قرض لیکر ادا کیا مول اوسکا اس جہت سی اوسکی ذمہ دین بہت سا ہوگیا اور آخر جملہ حدیث کی معنی یہ ہیں کہ نہیں پہونچتا تمکو تنبیہ کرنا اور قید کرنا
اوسکو بسبب ظاہر ہونی افلاس اوسکی کی لیکن واجب ہی مہلت دینی اوسکو جب کچہ اوسکی پاس دیکہو گی پہر لینا نہ یہ کہ حق بیچنی والی کا اوسکی ذمہ سی ساقط ہوا ★
مولانا وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رجل یداین الناس فکان یقول لفتاہ اذا اتیت
معسرا فتجاوز عنہ لعل اللہ ان یتجاوز عنا قال فلقی اللہ فتجاوز عنہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تہا ایک شخص معاملہ کرتا تہا لوگوں سی دین کا اور کہتا تہا واسطی لڑکی اپنی کی جب آوی تو تنگدست کے پاس درگذر کر اوس
شاید کہ اللہ تعالی درگذر کری ہم سی فرمایا حضرت نی پس ملاقات کی اوسنی اللہ تعالی سی یعنی مر گیا پس درگذر کیا اللہ تعالی نی اوس سے یعنی گناہوں سی یہ
مواخذہ نکیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان

يُنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ نجات دی اوسکو اللہ تعالی سختیون دن قیامت کی سی پس چاہیی کہ تاخیر کری طلب کرلی دین مین مفلس سی یا موقوف کردی اوس سی یعنی سارا حق اپنا معاف کردی یا کچہ اوسمین سی نقل کی یہ مسلم نی ف قرض افضل ہی نفل سی ستر درجے مگر چند مسائل مین ایک تو معاف کرنا حق کا تنگدست پر سو مستحب ہی لیکن وہ افضل ہی اپنی مہلت دینی سی کہ وہ واجب ہی دوسری ابتدای سلام سنت ہی لیکن افضل ہی اوسکی جواب سی کہ فرض ہی تیسری وضو پہلی وقت کی مستحب ہی لیکن افضل ہی وضو سی بعد داخل ہونی وقت کی کرلینی وہ فرض ہی ۲ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ مہلت دی مفلس کو یا معاف کردی اوس سی یعنی سب حق یا کچہ نجات دیگا اوسکو اللہ سختیون دن قیامت کی سی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی الیسر سی کہا سنا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص مہلت دی تنگدست کو یا موقوف کردی اوس سی جگہ دیگا اوسکو اللہ تعالی بیچ سایہ عنایت اپنی کی یعنی محفوظ رکہی گا گرمی روز قیامت کی سی اور آسان کریگا اوسپر شدت اوسکی نقل کی یہ مسلم نی ف اور روایت احمد اور ابن ماجہ اور حاکم نی بطریق مرفوع کی کہ جو کوئی مہلت دی تنگدست کو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند دینی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ وقت آوی ادای دین کا پس جب آوی وقت ادای دین کا پہر مہلت دی اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی مانند اوسکی ثواب صدقہ کا ہی پہلی اسکی کہ آوی وقت ادای دین کا پہر جب آوی وقت ادای دین کا پس مہلت دے اوسکو پس واسطی اوسکی بدلی ہر دن کی دو مثل اوسکی ثواب صدقہ کا ہی ۴ وَعَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِي اَنْ اَقْضِيَ الرَّجُلَ بَكْرَهُ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قرض لیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک اونٹ جوان پس آئی حضرت پاس اونٹ زکوۃ کی کہا ابو رافع نی پس حکم فرمایا مجکو یہ کہ دون مین اوس شخص کو مانند اونٹ اوسکی کی کہ قرض لیا تہا حضرت نی اوس سی پس کہا مین نی نہین پاتا مین مگر اونٹ اچہا کہ ساتوین برس مین لگا ہی یعنی اونٹ اوسکا جوان تہا بجای اوسکی یہ کیونکر دون کہ یہ افضل ہی پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دی اوسکو اونٹ اچہا پس بہترین لوگون کا وہ ہی کہ بہت اچہا ہو ادا کرنی قرض مین نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ قرض لینا حیوان کا جائز ہی اور یہی مذہب ہی امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علما کا اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک یہ جائز نہین وہ کہتی ہین کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور آخر جملہ سی یہ معلوم ہوا کہ دینا قرض مین اچہی چیز کا بہ نسبت اوسکی کہ قرض لی ہی مستحب ہی اور عالی ہمتی بشرطیکہ اصل عقد مین شرط نہ کی ہو ۵ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ اَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوْا لَهُ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ قَالُوْا لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک شخص نی تقاضا کیا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی اونٹ کا کہ قرض لیا تہا پس سخت کہا حضرت کو پہر قصد کیا حضرت کی یارون نی اوسکی ایذا دینی کا پس فرمایا حضرت نی چہوڑو اوسکو اسلیی کہ صاحب حق کو جگہ ہی کہنی کی اور خرید کرو واسطی اوسکی اونٹ پس دو اوسکو اونٹ عرض کیا صحابہ نی نہین پاتی ہم یعنی اوس عمر کا اونٹ کہ

اوس سے لیا تھا مگر زیادہ تھا اوسکی عمر سے یعنی اوسکا اونٹ چھوٹا اور حقیر تھا اور یہ بڑا اور اچھا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید واوسکو
یعنی وہی اونٹ لوگ پاتے ہو اگرچہ اوس سے زیادہ عمر کا ہو پہر دو اوسکو اونٹ اوسلیے کہ تحقیق بہتر تم مین وہ ہے جو اچھا ہو تم مین از روے ادا کرنے
قرض کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف وہ تقاضا کرنیوالا کافر ہوگا یہود مین سے یا عرب اونکی مین سے اور بعضون نے کہا کہ شاید وہ اونٹ گنوار ہو تمیز
نہ تہا اور صاحب حق کو جگہ ہے کہنے کی کہا ابن مالک نے کہ مراد حق سے یہان دین ہے یعنی جبکہ کسی پر قرض آتا ہو پہر وہ تاخیر کرے ادا کرنے میں
تو پہونچتا ہے قرضخواہ کو یہ کہ شکوہ کرے اوس سے اور لیجاوے اوسکو حاکم کے پاس اور غصہ کرے اوسپر ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تاخیر کرنا غنی کا ظلم ہے پس جب حوالہ کیا جاوے ایک تمہارا غنی پر پس چاہیے کہ قبول کرلے حوالہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف تاخیر کرنا الخ یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کے مول دینے کا اور پہر وہ نہ دے یا قرضدار کو اور کو مقدور ہے قرض کے ادا کرنیکا اور وہ تاخیر
کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماؤن نے کہ یہ فسق ہے اور رد کیجاتی ہے بسبب اسکے گواہی اوسکی اگرچہ ایکبار ہوا اور بعضون نے کہا کہ اگر مکرر کرے اور عادت
کرے اوسکی اور جسوقت کہ حوالہ کیا جاوے الخ یعنی ایک شخص پر قرض ہوسکیگا اور وہ مقدور نہین رکہتا ادا کرنے کا اور رد کرے غنی کو کہ کہے تو
میری طرف سے ادا کرلے پس چاہیے قرضخواہ کو کہ اسبات کو جلدی سے قبول کرلے تاکہ اوسکا مال ضایع نہو اور یہ امر استحباب کیلیے ہے اور بعضون
نے کہا وجوب کیلیے اور بعضون نے کہا اباحت کیلیے ع ج وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا لَهُ عَلَيْهِ
فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ فِيْ بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ
يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے کعب بن مالک سے یہ کہ اونہون نے تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اپنے دین کا کہ تہا اوسپر بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد میں پس بلند ہوئین آوازیں دونون کی یہانتک کہ سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوازون کو اور حضرت تہے گہر اپنے میں پس
ارادہ نکلنے کا کیا طرف اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ کہولا پردہ اپنے حجرے کا اور پکارا کعب بن مالک کو فرمایا اے کعب عرض کیا
کعب نے حاضر ہون یا رسول اللہ پس اشارہ کیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے کہ معاف کر آدھا اپنے دین سے کہا کعب نے تحقیق کیا مین نے یا رسول اللہ فرمایا
حضرت نے ابن ابی حدرد کو کہڑا ہو پس ادا کر باقی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے تقاضا کرنا دین کا مسجد مین اور سفارش
کرنی صاحب حق سے اور صلح کروا دینی جہگڑنے والون مین اور قبول کرنا سفارش کا غیر معصیت مین ع وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا
جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى
فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلَاثَةُ
دَنَانِيْرَ قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تھے ہم بیٹھے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگاہ لایا گیا جنازہ پس کہا اصحاب نے نماز پڑھیے اسپر پس فرمایا حضرت نے آیا اوپر
اسکے دین ہے کہا اصحاب نے کہ نہین پس نماز پڑھی اوسپر پہر لایا گیا ایک اور جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا گیا ہان پس فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہ پس عرض کیا اصحاب نے کہ
چہوڑ گیا ہے تین دینار پس نماز پڑھی اوسپر پہر لایا گیا تیسرا جنازہ پس فرمایا کیا ہے اسپر دین کہا اصحاب نے تین دینار فرمایا کیا چہوڑ گیا ہے کچہ عرض کیا کہ نہین

فرمایا پڑھو نماز اپنے یار پر کہا ابو قتادہ نے کہ نماز پڑھیے یارسول اللہ اور میرے ذمہ ہے دین اسکا پس نماز پڑھی حضرت نے اوسپر نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** احتمال ہے کہ یہ تینوں جنازے ایکدن اور ایک مجلس میں آئے ہوں یا کئی دنوں اور کئی مجلسوں میں اور دوسرے شخص
وہی تین دینار کا قرض ہوگا جو اسکے پاس سے نکلے اسلیے حضرت نے اوسپر نماز پڑھی اور تیسرے پر جو مال اوسکے دین کے لیے نکلا اوحضرت نے اوسپر نماز نہ
پڑھی یہ یا تو اسلیے تہا کہ لوگ پرہیز کریں دین سے اور باز رہیں تاخیر و تقصیر کرنے سے ادا میں یا بمناسبت جانا حضرت نے کہ میری دعا کرون اوسکے لیے اور وہ مجکو
رہی یعنی قبول نہو بسبب اسکے کہ اسپر حق لوگوں کے ہیں اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ ضامن ہونا میت کی طرف سے جائز ہے برابر ہے کہ چھوڑا ہو مال ادا
دین کے لیے یا نہ چھوڑا ہو اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور اکثر علما کا بخلاف امام ابو حنیفہ کے کہ اونکے نزدیک یہ نہیں درست ذکرہ الطیبی اور ہمارے بعضی
علمانے لکہا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے ابو یوسف اور محمد اور مالک اور شافعی اور احمد نے اسپر کہ صحیح ہے کفالت اوس میت کی طرف سے کہ نہیں
چھوڑا مال اور ہوا اوسپر دین اسلیے کہ اگر نہ صحیح ہوتی کفالت تو حضرت نماز نہ پڑھتے اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہیں صحیح ہے کفالت میت مفلس کی طرف
سے اسلیے کہ کفالت میت مفلس کی طرف سے کفالت ہے دین ساقط کی اور کفالت دین ساقط کی باطل ہے اور حدیث میں احتمال ہے یہ کہ ہوا اقرار ساتہ
کفالت پہلی کی اور احتمال یہ بہی ہے کہ ہو وعدہ نہ کفالت ؎ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخَذَ
اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَهَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لے مال لوگونکا ارادہ رکہتا ہوا دا اوسکی کا یعنی قرض لے محتاج کی لیے اور وہ ارادہ رکہتا ہوا دا اوسکی کا
اور کوشش کرتا ہو اسمیں ادا کریگا اللہ تعالیٰ اوس سے یعنی مدد کریگا اوسکی اسکے ادا پر دنیا میں یا راضی کر دیگا حق والے کو عقبی میں اور جو شخص کہ لے مال ارادہ
رکہتا ہو ضائع کرنے اوسکی کا یعنی قرض لے بغیر احتیاج کے اور نہ قصد ہو اوسکے ادا کرنے کا ضائع کریگا اوسکو اللہ اوسپر یعنی نہیں مدد کریگا اوسکی اور نہیں فراخ
کریگا اوسپر رزق اوسکا بلکہ تلف کریگا مال اوسکا اسلیے کہ قصد کیا اوسنے مسلمان کے مال تلف کرنیکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَیْرَ مُدْبِرٍ یُکَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ اِلَّا الدَّیْنَ کَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِیْلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابی قتادہ سے کہ کہا ایک شخص نے یارسول اللہ خبر دو مجکو اگر مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی اسحال میں کہ ہوؤں صبر کرنیوالا ڈھونڈنے والا ثواب کا یعنی
نہ قصد کرنیوالا سنانے اور دکہانے کا متوجہ ہونیوالا نہ پیٹھ دینے والا کیا مٹا دیگا اللہ تعالیٰ مجسے گناہ میرے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان
پس جب پیٹھ پہیری اوس شخص نے پکارا حضرت نے اوسکو پہر فرمایا ہان یعنی اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشتا ہے لیکن دین نہیں بخشتا ہے اسی طرح سے کہا جبرئیل
نے اور وحی لائے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق میں بڑی تنگی اور دشواری ہے اور یہ بہی معلوم ہوا کہ حضرت جبرئیل حضرت
سے کچھ باتیں سوائے قرآن کی بہی کہہ جاتے تہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْفَرُ
لِلشَّهِیْدِ کُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے جاتے ہیں واسطے
شہید کے تمام گناہ مگر دین نقل کی یہ مسلم نے **ف** تمام گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور دین سے مراد ہیں حقوق آدمیوں کے خواہ مال کسیکا اسکے ذمہ ہو خواہ خون
کسیکا کیا ہو خواہ آبروریزی کی ہو کسیکی یعنی برا کہا ہو کسیکو یا غیبت کی ہو کسیکی وغیر ذلک یہ نہیں بخشے جاوینگے بسبب شہادت کے اور کہا ابن مالک نے کہا ہے
بعضوں نے کہ یہ بیچ حق شہدای بر یعنی جنگل کی ہے اسلیے کہ روایت کیا ہے ابن ماجہ نے ابو امامہ سے بطریق مرفوع کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شہید دریا
کی بخشی جاتی ہیں تمام گناہ اور دین بہی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ

الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ قَضَاءً فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَامَ فَقَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا تہی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا اونکی پاس آدمی مردہ اسحال مین کہ ہوتا اوسپر دین پس پوچہتی کہ کیا چہوڑا ہی واسطے ادای دین اپنی کی مال پس اگر بیان کیا جاتا یہ کہ وہ چہوڑ گیا ہی مال بقدر کہ دین ادا ہو جاویگا تو نماز پڑہتی اوسپر اور اگر نہ چہوڑ گیا ہوتا کچہ فرماتی واسطی مسلمانون کی کہ پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی آپ نماز نہ پڑہتی اور اونکو فرماتی کہ تم پڑہو پس جب کہولین اللہ تعالی نی حضرت پر فتوحین یعنی غنیمتین ہاتہ لگین کہڑی ہوی یعنی خطبہ کی لیی پس فرمایا کہ مین لائق تر ہون ساتہ مسلمانون کی اونکی جانون سے پس جو کوئی مری مسلمانون سی اور چہوڑ جاوی دین یعنی اور نہو کچہ اوسکا مال پس میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکی کا اور جو شخص کہ چہوڑ جاوی مال پس وہ واسطی وارثون اوسکی کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف لائق تر ہون الخ یعنی ہر چیز مین امور دین اور دنیا سی پس واجب ہی مومنون پر یہ کہ ہون حضرت محبوب تر طرف اونکی جانون کی سی اور حضرت کی حکم کو مقدم کرین اپنی نفسون کی حکم سی اور حضرت کی حق کو مقدم جانین اپنی نفسون کی حق سی اور شفقت اونکی حضرت پر زیادہ ہو بہ نسبت شفقت اونکی کی اپنی نفسون پر اور اسیطرح شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائق تر ہی شفقت اونکی سی اپنی نفسون پر پس جب حاصل ہوئی حضرت کو غنیمت تو ہوئی لائق ساتہ ادا کرنی دین اونکی کی جیسا فرمایا من توفی الخ اور واسطی وارثون اوسکی کی یعنی بعد ادا کرنی دین اوسکی کی اور کہا بعضون نی کہ تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتی قرض مردونکا بیت المال مین سی اور یہ ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ حضرت اپنی مال مین سی ادا کرتی تہی پہر کہا بعضون نی کہ تہا یہ ادا کرنا دین کا واجب حضرت پر اور بعضون نی کہا کہ تہا یہ تبرعاً یعنی از راہ احسان کی ؏

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ قَالَ جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا قَدْ أَفْلَسَ فَقَالَ هَذَا الَّذِي قَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ابی خلدہ زرقی سی کہ کہا آئی ہم پاس ابوہریرہ کی بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ تحقیق مفلس ہو گیا تہا یعنی اور اوسکی پاس اسباب لوگون کا تہا کہ انہون نی دیا تہا مول اوسکا پس پوچہا ہمنی کہ کیا حکم ہی اوسکا پس کہا ابوہریرہ نی کہ یہ مانند اوس شخص کی ہی کہ حکم فرمایا اوسکی مقدمہ مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص مری یا مفلس ہو جاوی پس مالک اسباب کا لائق تر ہی ساتہ اسباب اپنی کی جبکہ پاوی جو نکا تون نقل کی یہ شافعی اور ابن ماجہ نی ف بیان اسکا اسی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روح مومن کی لٹکائی جاتی ہی بدلی دین اپنی کی یعنی نہین داخل ہوتی جنت مین اور نہین پہونچتی بیچ جماعت بندگان صالح کی یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین اوسکا نقل کی یہ شافعی اور احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف کہا ہی بعضون نی کہ دین جو جنت سی روکیگا یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی وہ دین ہی کہ روپیا قرض لیکر خرچ کیا واہیات مین اور اسراف کیا اور جسنی قرض لیا حق واجب ادا کرنیکی لیی بقدر ضرورت کی اور مالی بقدر ادا کرنیکی نہ چہوڑا تو اللہ تعالی اوسکو روکنی کا نہین جنت سی انشاء اللہ تعالی مگر سلطان اپنی حاکم کو چاہئی ادا کری اوسکی طرف سی اور وہ نہ ادا کریگا تو اللہ تعالی اوسکی قرضخواہونکو راضی کر دیگا ؏

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُورٌ بِدَيْنِهِ يَشْكُو إِلَى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ

فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ وَرُوِیَ اَنَّ مُعَاذًا کَانَ یَدَّانُ فَاَتٰی غُرَمَاءُ ہٗ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِیْ دَیْنِہٖ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ مُرْسَلٌ ھٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِیْحِ وَلَمْ اَجِدْہُ فِی الْاُصُوْلِ اِلَّا فِی الْمُنْتَقٰی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِیًّا وَکَانَ لَا یُمْسِکُ شَیْئًا فَلَمْ یَزَلْ یَدَّانُ حَتّٰی اَغْرَقَ مَالَہٗ کُلَّہٗ فِی الدَّیْنِ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَلَّمَہٗ لِیُکَلِّمَ غُرَمَاءَ ہٗ فَلَوْ تَرَکُوْا لِاَحَدٍ لَتَرَکُوْا لِمُعَاذٍ لِاَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہُمْ مَالَہٗ حَتّٰی قَامَ مُعَاذٌ بِغَیْرِ شَیْءٍ رَوَاہُ سَعِیْدٌ فِیْ سُنَنِہٖ مُرْسَلًا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضدار قید کیا جاویگا سبب دین اپنی کی یعنی جنت کی داخل ہونی سی اور صالحین کی صحبت مین پہونچنی سی روکا جاویگا شکوہ کریگا طرف پروردگار اپنی کی تنہائی کا دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنہ مین اور روایت کی گئی یہ کہ معاذ بن جبل تہی لیتی قرض پہر آئی قرضخواہ اونکی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی طلب دین کی لیی بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مال اونکا سارا اونکی دین مین یعنی اونکی دین ادا کرنی کی لیی یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس یہ حدیث مرسل ہی اور یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پای مین نی یہ حدیث اصول مین یعنی صحاح ستہ وغیرہ مین مگر منتقی مین اسطرح اور روایت ہی عبد الرحمان بیٹی مالک کی سی کہ کہا کہ معاذ بن جبل جوان سخی اور تہی نہ پاس رکہتی اپنی کوئی چیز یعنی مال مین سی بسبب سخاوت کی پس ہمیشہ قرض لیا کرتی تہی یہانتک کہ ڈبو دیا مال اپنا سارا قرض مین پہر آئی معاذ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس بات کی حضرت سی تا کہ کہین اونکی قرضخواہون سے یعنی یہ کہ قرض چہوڑ دین سب یا بعض پس فرمایا حضرت نی اونہون نی کچہ نہ چہوڑا پس اگر چہوڑتی قرض کسیکی لیی تو البتہ چہوڑتی معاذ کی لیی واسطے خاطر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قرضخواہون کی لیی مال معاذ کا یہانتک کہ ہو گئی معاذ مفلس نقل کی یہ سعید نے اپنی سنن مین بطریق ارسال کی ف شکوہ کریگا الخ یعنی اپنی پروردگار سی شکوہ کریگا اپنی تنہائی اور وحشت قید کا یعنی صالحین جنت مین جاوینگے اور یہ اونکی پاس جانی سی محروم رہیگا اور کوئی سفارشی نظر آویگا کہ چہڑادی اوس تنہائی سی یہانتک کہ حق دین سے چہٹکارا پاوی ساتہ دینی نیکیون اوسکی کی قرضخواہ کو یا رکہنی گناہون قرضخواہ کی اوسپر یا ساتہ راضی کرنی اللہ تعالی کی قرضخواہ کو اپنی فضل سی پس تنہائی بہی اوسکی لیی عذاب ہوگی کہ بڑا رنج پاویگا اوس سے عیاذا باللہ منہ اور ایک روایت مین آیا کہ قرضدار قید کیا جاویگا بدلی اپنی دین کے اپنی قبر مین شکوہ کریگا طرف اللہ تعالی کی تنہائی کا اور نہین پائی مین نے یہ اصول مین الخ اصول اون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین مع سند کی لکہی گئی ہین اور منتقی نام ہی کتاب ابن تیمی کا پس مؤلف مشکوۃ کا کہتا ہی کہ یہ لفظ مصابیح کی ہین اور نہین پایا مین نے اسکو اصول مین مگر منتقی مین ساتہ ان الفاظ کی وعن عبد الرحمن الخ کہا طیبی نی کہ یہ عبارت ہی کتاب منتقی کی لایا اسکو مؤلف تا کہ معلوم ہو کہ یہ حدیث اگرچہ ان اصول مین نہین ہی کہ دیکہا اونکو مؤلف نی لیکن موجود ہی منتقی مین پس اگر ہوتی یہ بعض اصول مین تو نہ لاتا اسکو صاحب منتقی اپنی کتاب مین انتہی پس چاہیی کہ لفظ وعن سے عبارت وعن عبد الرحمن تک سیاہی سی لکہا جاوی نہ سرخی سی فتامل ۱۲ ح وَعَنِ الشَّرِیْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ یُحِلُّ عِرْضَہٗ یُغَلَّظُ لَہٗ وَعُقُوْبَتَہٗ یُحْبَسُ لَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی شرید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درنگ کرنا غنی کا حلال کرتا ہی آبروئی اوسکی کو اور سزا دینی اوسکی کو کہا ابن مبارک نی حلال کرتا ہی آبروئی اوسکی کا یہ کہ سخت کہا جاوی اوسکو اور سزا یہی کہ قید کروایا جاوی اوسکو نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی غنی ہو کر جو قرضخواہ کا قرض ادا کرنی مین درنگ کری مباح ہوتی ہی آبروریزی اوسکی اور سزا دینی اوسکی کہ کلام سخت کہا جاوی اوسکو اور قید کری اوسکو حاکم کی حکم سی اسلیی کہ درنگ کرنا اوسکا ظلم ہی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بجنازة ليصلي عليها فقال هل على صاحبكم دين قالوا نعم قال هل ترك له من وفاء قالوا لا قال صلوا على صاحبكم قال علي بن أبي طالب علي دينه يا رسول الله فتقدم فصلى عليه وفي رواية معناه وقال فك الله رهانك من النار كما فككت رهان أخيك المسلم ليس من عبد مسلم يقضي عن أخيه دينه إلا فك الله رهانه يوم القيامة رواه في شرح السنة۔ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جنازہ کہ نماز پڑہیں اوسپر پس فرمایا آیا ہی تمہاری یار پر قرض کہا لوگوں نے ہاں فرمایا کیا چہوڑ گیا ہی واسطی قرض ادا کی یعنی مال بقدر ادا کی عرض کیا کہ نہیں فرمایا پڑہو نماز اپنی یار پر یعنی میں نہیں پڑہنی کا کہا علی بن ابی طالب نی کہ میری ذمہ پر ہی ادا کرنا دین اوسکا ای رسول خدا پس آگی بڑہی حضرت اور نماز پڑہی اوسپر اور ایک روایت میں معنی اس حدیث کی ہیں یعنی الفاظ مذکورہ اور زیادہ ہی کہ فرمایا حضرت نی یعنی حضرت علی کو کہ خلاص کیا یا خلاص کری اللہ تعالی نفس تیرا کو آگ دوزخ سی جیساکہ خلاص کیا تو نی نفس بہائی مسلمان اپنی کا نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ ادا کری اپنی بہائی کیطرف سی دین اوسکا مگر کہ خلاص کریگا اللہ تعالی نفس اوسکی کو دن قیامت کی نقل کی یہ شرح السنۃ میں وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وهو بريء من الكبر والغلول والدين دخل الجنة رواه الترمذي وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مری اسحال میں کہ وہ پاک ہو تکبر سی اور خیانت سی اور قرض سی داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتہ مقبولوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی وعن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن أعظم الذنوب عند الله أن يلقاه بها عبد بعد الكبائر التي نهى الله عنها أن يموت رجل وعليه دين لا يدع له قضاء رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق بہت بڑا گناہوں میں نزدیک اللہ کی کہ ملی اللہ تعالی سی ساتہ گناہوں کی بندہ پیچہی کبیرہ گناہوں کی کہ منع کیا اللہ تعالی نی اونسی یہ ہی کہ مری آدمی اسحال میں کہ اوسپر ہو دین کہ نہ چہوڑی مال واسطی اوسکی بقدر ادا کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نی ف پیچہی کبیرہ گناہوں کی اسلیی کہا کہ نفس دین کبائر سی نہیں ہی بلکہ وہ مستحب ہی جیساکہ آیا ہی بعض احادیث میں اور نہی جو آئی ہی اوس سی بسبب عارض کی ہی کہ وہ ضائع کرنا حقوق لوگوں کا ہی بخلاف کبائر کی کہ وہ منع کی گئی لذاتہا ہیں۔ طیبی ایک توجیہ خوب یہ ہی کہ جو کبیرہ گناہ کہ مشہور ہیں مانند شرک اور زنا وغیرہما کی انکی بعد درجہ اسکا ہی بحسب اس توجیہ کی یہ بہی اور کبیرہ گناہوں میں داخل ہا۔ مولانا وعن عمرو بن عوف المزني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحا حرم حلالا أو أحل حراما والمسلمون على شروطهم إلا شرطا حرم حلالا أو أحل حراما رواه الترمذي وابن ماجة وأبو داود وانتهت روايته عند قوله شروطهم اور روایت ہی عمرو بن عوف مزنی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا صلح جائز ہی درمیان مسلمانوں کی مگر وہ صلح کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو اور مسلمان اپنی شرطوں پر ہیں یعنی شرطیں کہ آپس کی ہیں صلح وجنگ میں اوسکی ادا کرنی اونکو لازم ہی رعایت اونکی مگر وہ شرط کہ حرام کری حلال کو یا حلال کری حرام کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور ابو داود نی اور تمام ہوئی روایت ابو داود کی لفظ شروطہم تک ف مگر صلحا الخ مثلا صلح کری اسپر کہ نہیں صحبت کریگی کا بیوی کی سوکن سی تو یہ صلح نہیں درست کہ اسمیں ایک مباح حلال کو اوسی طرح وہ صلح بہی نہیں درست ہی کہ حلال کری حرام کو مثلا صلح کرنی شراب اور سور پر اور وہ شرط کہ حرام کری حلال کو مثلا شرط کری اپنی بیوی کی کہ نہیں صحبت کریگی کا اونکی نزدیک سوکن اوسکی یا حلال کری حرام کو مثلا یہ شرط کری کہ نکاح کرونگا بیوی کی بہن سی ساتہ بیوی کی تو ایسی شرطیں نہیں درست مناسبت اس حدیث کی ساتہ عنوان باب کی غیر ظاہر ہی مگر یہ کہ

کہا جاوی کہ صلح بیع وشرا بیع وقت افلاس کے ہوتی ہی واللہ اعلم ۱۲ ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفة العبدي بزا من هجر فاتينا به مكة فجاءنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يمشي فساومنا بسراويل فبعناه وثم رجل يزن بالاجر فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم زن وارجح رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح روایت ہی سوید بن قیس سی کہ کہا لایا مین اور مخرفہ عبدی کپڑا ابیچنی کی لیے ہجر سی کہ نام ہی ایک مکان کا قریب مدینہ کی پس لائی ہم اوسکو مکہ مین پہر آئی ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ پیادہ پا چلتی تہی یعنی سوار نہ تہی پس چکایا ہمسی پاجامہ پس بیچا ہم نی اوسکو اور وہان جگہ ایک شخص تولتا تہا مول بدلی مزدوری کی یعنی تولنی پر مزدوری لیتا تہا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تول دی تو یعنی مول اور زیادہ تول یعنی جتنا مول ٹہہرا ہی اوس سے کچہ زیادہ تول دی نقل کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** ابو یعلی اپنی مسند مین ابی ہریرہ سے لایا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ پاجامہ چار درہم کو خریدا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت نی پاجامہ خریدا اور پہننا پاجامہ کا ثابت نہین ہوا اور اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی تواضع کا کہ پیادہ پا اونکی پاس تشریف لائی اور پاجامہ چکایا اوسمین بیان ہی حضرت کی خلق وکرم کا کہ قیمت سی زیادہ دیا اور مناسبت اس حدیث کی ہی ساتہ عنوان باب کے غیر ظاہر ہی مگر یہ کہ کہین زیادہ دینا قیمت کا سبب افلاس بیچنی والی کی ہوتا ہی ۱۲ ع ح

وعن جابر قال كان لي على النبي صلى الله عليه وسلم دين فقضاني وزادني رواه ابو داود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہا قرض میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس ادا کیا مجہکو اور زیادہ دیا مجہکو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** ان دونون حدیثون سی معلوم ہوا کہ جو شخص دین ادا کری اور کچہ زیادہ دی اپنی طرف سے کہ شرط درمیان مین آئی ہو سری سی تو یہ درست ہی اسکو حکم سود کا نہین ۱۲ مولانا

وعن عبد الله بن ابي ربيعة قال استقرض مني النبي صلى الله عليه وسلم اربعين الفا فجاءه مال فدفعه الي وقال بارك الله تعالى في اهلك ومالك انما جزاء السلف الحمد والاداء رواه النسائي اور روایت ہی عبد اللہ بن ربیعہ سی کہ کہا قرض لیی مجہسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چالیس ہزار یعنی درہم پس آیا حضرت کے پاس مال بہت پس جب مال پاس آیا پس دی وہ چالیس ہزار درہم اوسمین سے مجہکو اور فرمایا برکت دی تجہکو اللہ تعالی بیچ اہل تیری کے اور مال تیری کی نہین ہی بدلہ قرض کا مگر شکر وثنا کرنی اور ادا کرنا نقل کی یہ نسائی نی

وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له على رجل حق فمن اخره كان له بكل يوم صدقة رواه احمد اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو واسطی اوسکی کسی شخص پر حق پس وہ شخص تاخیر کری اوسکو یعنی اپنی حق کی طلب کرنی مین تاخیر کری ہوگا واسطی اوسکی بدلی ہر دن کے صدقہ نقل کی یہ احمد نی

وعن سعد بن الاطول قال مات اخي وترك ثلثمائة دينار وترك ولدا صغارا فاردت ان انفق عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاك محبوس بدينه فاقض عنه قال فذهبت فقضيت عنه ثم جئت فقلت يا رسول الله قد قضيت عنه ولم يبق الا امراة تدعي دينارين وليست لها بينة قال اعطها فانها صادقة رواه احمد اور روایت ہی سعد بن الاطول سی کہ کہا مرا بہائی میرا اور چہوڑ گیا تین سو دینار اور چہوڑ گیا لڑکی چہوٹی پس چاہا مین نی یہ کہ خرچ کرون مین انپر یعنی اور قرض اوسکا ادا کرون پس فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہائی تیرا قید کیا گیا ہی بدلی دین اپنی کی یعنی عالم برزخ مین قید ہی کہ نہین

بہیجے مسلمانوں کی جانونکی حفاظت کو اور صاحبین کے پاس بہیجا تاکہ اوسکی طرف سی کہا سعد نی لیکن گیا مین اور ادا کیا مین نی قرض اوسکی طرف سی پہر بالکل
اوسکا قرض کچہ باقی نہ رہا کہا رسول اللہ نے تحقیق ادا کیا مین نی اوسکی طرف سی اور نہین باقی رہا مگر ایک عورت کہ دعوی کرتی ہی دو دینار کا اور نہین اوسکے
اوسکی گواہ فرمایا دی دو اوسکو اسلئے کہ تحقیق وہ سچی ہی نقل کی احمد نی ف یا تو حضرت کو حال اوسکی قرض کا بغیر وحی کی معلوم ہوگا پس مسلم کیا اوسکو دعوی
اسلئے کہ جائز ہی حاکم کو یہ کہ حکم کری ساتھ علم اپنی کی اور یا حضرت کو وحی سی حال اوسکی قرض کا معلوم ہوا ہوا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دین
میت پر مقدم ہی وصیت پر **وعن** محمد بن عبد الله بن جحش قال كنا جلوسا بفناء المسجد حيث توضع الجنائز
ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس بين ظهرينا فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم بصره قبل السماء
فنظر ثم طأطأ بصره ووضع يده على جبهته قال سبحان الله سبحان الله ماذا أنزل من التشديد قال فسكتنا يومنا و
ليلتنا فلم نرها إلا خيرا حتى أصبحنا قال محمد فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما التشديد الذي نزل
قال في الدين والذي نفس محمد بيده لو أن رجلا قتل في سبيل الله ثم عاش ثم قتل في سبيل الله ثم عاش ثم قتل في سبيل الله ثم عاش
وعليه دين ما دخل الجنة حتى يقضى دينه رواه أحمد وفي شرح السنة نحوه اور روایت ہی محمد بیٹے عبد اللہ کی
جحش کی سی کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیٹہی ہوئی بیچ صحن متصل مسجد کی اوس جگہ کہ رکہی جاتی تہی جنازی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
درمیان ہماری پس اوٹہائی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر اپنی طرف آسمان کی پس دیکہا پہر جہکائی نظر اپنی اور رکہا ہاتہ اپنا اوپر پیشانی اپنی
کی کہا سبحان اللہ سبحان اللہ یعنی از راہ تعجب کی کس قدر اوتری سختی کہا راوی نی پس چپ رہی ہم یعنی سوال سی اوس دن اور رات پس نہ
دیکہی ہمنی مگر بہلائی یعنی سختی اور عذاب نہ دیکہا ہمنی یعنی اونہوں نی خیال کیا تہا کہ مراد سختی سی عذاب ہی کہ بالفعل نازل ہوگا سو نہ دیکہا
یہانتک کہ صبح کی ہمنی کہا محمد بن عبد اللہ راوی نی پس پوچہا مین نی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا سختی ہی کہ اوتری فرمایا بیچ مقدمہ قرض کی
سختی اوتری ہی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہ اوسکی کی ہی اگر کوئی شخص مارا جاوی اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو پہر مارا جاوی
اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو پہر مارا جاوی اللہ کی راہ مین پہر زندہ ہو اور اوسپر ہو دین نہین داخل ہوگا بہشت مین یہانتک کہ ادا کیا جاوی دین
اوسکا یعنی اگر کئی بار اللہ کی راہ مین مارا جاوی تو بہی کفارہ دین کا نہین ہوتا نقل کی یہ احمد نی اور شرح السنہ مین مانند اسکی ہی یعنی مطلب
یہی ہی اور لفظ اوسکی اور ف اسمین دلیل ہی اسپر کہ جنازہ و نیز نماز مسجد مین پڑہتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ

باب الشركة والوكالة

باب ہی بیچ بیان شرکت اور وکالت کی ف شرکت دو قسم پر ہی شرکت ملک اور شرکت عقد شرکت ملک
تو یہ ہی کہ مالک ہوں دو شخص عین کی یعنی ایک چیز کی ازراہ ارث کی یا خرید لی کی یا کوئی ہبہ کری اون دونوں کو کچہ یا غالب ہوں دو شخص چیز مباح پر
مثلا شکار کرین دو شخص وغیر ذلک یا ملجاوی مال دو شخصونکا اسطرح کہ تمیز نہو سکے یعنی ایک جنس مال دو نو پاس تہا وہ مل گیا جیسے دودہ ایک کا دوسری کی دودہ مین
ملجاوی یا دونوں قصدا اوس مال کو ملا دیوین پس اس شرکت کا حکم یہ ہی کہ ہر ایک دوسری کی حصہ مین اجنبی ہی اور جائز ہی بیچنا اپنی حصہ کا اپنی
شریک کی ہاتہ اور غیر شریک کی ہاتہ بہی بیچنا جائز ہی اپنی حصہ کا بغیر اذن شریک کی سوای دو نو قسم اخیر کی یعنی دونوں نی مال
ملا دیا ہو یا آپ سی مل گیا ہو تو اسکا بیچنا بغیر اذن شریک کی درست نہین اور شرکت عقد یہ ہی کہ کہی ایک دوسری سی کہ شریک کیا مین نی تجکو فلانی
چیز مین اور دوسرا قبول کری اور رکن شرکت عقد کا ایجاب و قبول ہی اور شرط اوسکی یہ ہی کہ نہو اوسمین کوئی چیز ایسی کہ قطع کری شرکت کو مانند
شرط کرنی کسی معین دراہم کی فائدہ مین سی واسطی ایک کی دونوں مین سی یعنی اگر دو شریکوں مین سی ایک یہ شرط کر لی کہ جو فائدہ ہوگا اوسمین

پانچ روپے میں لی لونگا مثلاً ایسی ایسی شرط شرکت کو قطع کر دیتی ہے ہونا اسکا شرط ہے اس شرکت کی اور یہ شرکت عقد چار قسم پر ہے شرکت
مفاوضہ اور شرکت عنان اور شرکت صنائع و تقبل اور شرکت وجوہ شرکت مفاوضہ تو یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں دونوں
تصرف میں اور دین میں اور مال میں یعنی قادری میں اور متضمن ہوتی ہے یہ شرکت وکالت اور کفالت کو یعنی ایک دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے اور نہیں
جائز ہے یہ شرکت درمیان مسلمان اور ذمی کی اسلیے کہ دین میں مساوی نہیں ہیں اور نہ درمیان غلام اور آزاد کی اور نہ درمیان بالغ اور لڑکے کے
اسلیے کہ تصرف میں مساوی نہیں اور ضروری ہے اسمیں لفظ مفاوضہ کا یا بیان کرنا تمام مقتضیات اوسکی کا اور نہیں شرط ہے اسمیں دینا مال کا اور
نہ ملانا مال کا وقت عقد کی اور اون دونوں میں سے جو کوئی کچھ مول لیویگا سوای طعام اور لباس اپنی اہل کی پس وہ دونوں کا ہوگا اور نہیں صحیح
شرکت مفاوضہ اور عنان مگر ساتھ روپے یا اشرفی یا پیسوں کے کہ جنکا چلن ہو نزدیک امام محمد کی اور ساتھ ڈلی سونے اور چاندی کی اگر معاملہ
کرتے ہوں لوگ ساتھ اونکی اور اگر ایک دونوں شریک میں سے مالک ہو بسبب ارث کی یا اور جہت کے ایسی مال کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ ہو سکتی ہے مانند روپے
اشرفی کی تو شرکت مفاوضہ جاتی رہی اور شرکت عنان ہو گئی اور اگر وارث ہوا ایک دو شریکوں میں سے ایسی چیز کا کہ جسمیں شرکت مفاوضہ نہیں ہو سکتی
مانند اسباب اور مکان و زمین کے باقی رہی شرکت مفاوضہ اور شرکت عنان یہ ہے کہ شریک ہوں دو شخص کہ برابر ہوں چیزوں مذکور میں یعنی تصرف
وغیرہ میں یا نہ برابر ہوں اور یہ شرکت متضمن ہوتی ہے وکالت کو نہ کفالت کو اور شرکت صنائع و تقبل یہ ہے کہ شریک ہوں دو پیشہ والے مثلاً دو درزی کے
ہوں یا ایک رنگریز اور دوسرا درزی ہو اس شرط پر کہ قبول کریں کام دونوں اور ہو کسب درمیان دونوں کی یعنی دونوں ملکر کسب کریں اور اگر
شرط کریں دونوں کام کرنے میں آدھوں آدھ کی اور نفع میں یہ شرط کریں کہ دو تہائی ایک لے اور ایک تہائی ایک تو جائز ہے اور جو کام کہ ایک لے گا دونوں میں
سے لازم ہوگا دونوں پر کرنا اوسکا پس ہر ایک سے طلب کرنا کام کا پہونچتا ہے اور ہر ایک کو مزدوری مانگنی اور بری ہو جاویگا دینے والا مزدوری کا
ساتھ دینے کی ایک کو اون دونوں میں سے اور کمائی درمیان دونوں کی ہوگی اگرچہ کام کرے ایک ان دونوں میں سے فقط اور شرکت وجوہ یہ ہے
کہ دو شخص کہ اون پاس مال نہیں ہے شریک ہوں اسطرح کہ اپنی وجاہت و روبیت سے اسباب مول لا کر بیچیں گے اور نفع درمیان دونوں کی ہو
جسقدر شرط کریں پس اگر شرط کریں دونوں اسمیں بطور مفاوضہ کی تو صحیح ہے اور اگر مطلق رکھیں تو بطور شرکت عنان کی ہوگی اور متضمن ہے یہ شرکت
وکالت کو بیچ اوس چیز کی کہ مول لیں یعنی ایک دوسرے کا وکیل ہوتا ہے پس اگر شرط کریں دونوں آدھوں آدھ ہونا چیز خریدی گئی کا اسمیں یا تہائی ایک
لے اور دو تہائی ایک لے تو نفع بھی اسی طرح ہوگا اور شرط زیادتی کی باطل ہے اور نہیں جائز ہے شرکت اوس چیز میں کہ نہیں صحیح ہے وکالت
اوسمیں مانند کاٹنی لکڑیوں کے اور گھانس کے اور شکار کرنے اور پانی لانے کی ہر جو جمع کریگا وہ اوسی کا ہوگا اور اگر مدد کی دوسری نے وہ مزدوری اپنی لے
بحسب معمول و عرف کی اور وکالت کی معنی ہیں قائم کرنا غیر کا جگہ اپنی تصرف میں اور شرط وکالت کی یہ ہے کہ موکل مالک تصرف کا ہو اور وکیل جانتا ہو
عقد کو یہ ملتقی الابحر میں سے مختصر کر کر لکھا ہے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کو وہ ملتقی میں سے یا اور فقہ کی کتاب میں سے دیکھ لے الفصل
الاول فصل پہلی عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ
فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ
فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے زہرہ بن معبد سے یہ کہ وہ تھے کہ لیجاتے انکو دادا اونکے عبد اللہ بن ہشام
طرف بازار کی پس خریدتے دادا اونکے غلہ پھر ملتے دادا سے ابن عمر اور ابن زبیر کہتے وہ دونوں انکو کہ شریک کر لے ہمکو اسلیے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم

لیتا تھا کیونکہ واسطی اونکی ساتہ برکت کی پس شریک کرتی تہی دادا میری اونکو پس اکثر پاتی تہی دادا میری فائدہ مقدار بوجہ اونٹ کی غلّی کی نقصان
یعنی برکت دعا حضرتؐ کی بہیجتی اوسکو طرف مکان اپنی کی اور تہی عبد اللہ بن ہشام کہ لیگئی تہی اونکو ماں اونکی یعنی زینب طرف پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہاتہ پہیرا سر پر اوسکی اور دعا کی واسطی اوسکی ساتہ برکت کی نقل کی یہ بخاری نی ف اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی شرکت
عقود مین ع وعن ابی ہریرۃ قال قالت الانصار للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اقسم بیننا وبین اخواننا النخیل
قال لا تکفوننا المؤنۃ ونشرککم فی الثمرۃ قالوا سمعنا واطعنا رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا
انصار نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تقسیم کرو درمیان ہمارے اور درمیان بہائیوں ہمارے کے درخت کہجور کی فرمایا نہین تقسیم کرتا مین کفایت
کرو تم ہمسے یعنی مہاجروں سے محنت کو یعنی فقط تمہین محنت کرو ہم نہین کرتی اور شریک کرینگی ہم تمہاری میوی مین کہا انصار نی سنا ہمنی اور مانا ہمنی نقل کی
یہ بخاری نی ف یعنی جب مہاجر ہجرت کرکر آئی مدینی مین اور مال اپنا مکی وغیرہ مین چہوڑ آئی تو اوسوقت انصار نی یہ بات عرض کی کہ درخت کہجور کی
ہمارے کہ ہم مین اور ہمارے بہائیوں مہاجرین مین تقسیم کردیجئے اوسکی جواب مین حضرتؐ نی فرمایا کہ مین درخت نہین تقسیم کرتا تمہین محافظت کرو اونکی اور پانی وغیرہ
دینی کی محنت اپنی ذمہ رکہو ان بیچاروں سی محنت نہین ہوسکتی جب میوہ تیار ہوگا تو تم دونوں فرقوں مین بانٹ دونگا اوس
حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مدد کرنی بہائی مسلمان کی اور دور کرنا مشقت کا اوسسی اور اسمین بیان ہی صحت شرکت کا ع وعن عروۃ
بن ابی الجعد البارقی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہ دینارا لیشتری لہ شاۃ فاشتری لہ شاتین فباع احدہما بدینار و
اتاہ بشاۃ ودینار فدعا لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیعہ بالبرکۃ فکان لو اشتری ترابا لربح فیہ رواہ
البخاری اور روایت ہی عروہ بن ابی الجعد بارقی سی یہ کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اوسکو ایک دینار تاکہ خریدی واسطے اونکی ایک بکری پس
خریدین اوسنی واسطے حضرتؐ کی دو بکریان پہر بیچی ایک اونمین سے ایک دینار کو اور لایا حضرتؐ کی پاس ایک بکری اور ایک دینار پس دعا کی واسطی عروہ کے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بیع اوسکی کی ساتہ برکت کی پس تہے عروہ اگر خریدتی مٹی البتہ فائدہ اوٹہاتی اوسمین نقل کی یہ بخاری نے ف
کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی وکیل کرنا معاملات مین اور تمام ایسی چیزون مین کہ جاری ہوتی ہی اوسمین نیابت اور جو کوئی بیچی مال غیر کا
بغیر اذن اوسکی کی منعقد ہوجاتی ہی بیع لیکن موقوف ہوتی ہی صحت اوسکی اوپر اذن مالک کے اور یہی مذہب ہی ہمارا اور کہا شافعی نی کہ نہین جائز ہی اگرچہ
راضی ہو مالک بعد اوسکی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرۃ رفعہ قال ان اللہ عز وجل یقول
انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدہما صاحبہ فاذا خانہ خرجت من بینہما رواہ ابو داود وزاد رزین وجاء
الشیطان اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پہنچائی حدیث حضرتؐ تک کہ فرمایا حضرتؐ نی تحقیق اللہ عز وجل فرماتا ہی مین تیسرا ہون دو شریکون کا جبتک
کہ نہین خیانت کرتا ایک دونکا شریک اپنی سی پس جسوقت خیانت کرتا ہی اوسکی نکلتا ہون مین درمیان اون دونون کے سی نقل کی یہ ابو داود نی اور زیادہ کیا
رزین نے اور آتا ہی شیطان ف تیسرا ہون الخ یعنی ہمراہ اونکی ہون ساتہ محافظت وبرکت کی کہ محفوظ رکہتا ہون مال اونکا اور دیتا ہون مین دونونکو رزق
وخیر اونکی معاملات مین اور مدد کرتا ہون مین دونون کی اور نکلتا ہون مین الخ یعنی جاتی رہتی ہی برکت بسبب نکلنی حفاظت کی اون دونون سے اور اس سے
معلوم ہوا کہ مستحب ہی شرکت کرنی اسلیے کہ برکت اور ترقی ہی اللہ تعالی کیطرف سی اور نہین بخلاف اسکی کہ اکیلا ہو اسلیے کہ ہر ایک دونون شریکون مین سے سعی کرتا ہی
بیچ حفاظت مال شریک اپنی کی اور اللہ تعالی مددگار ہوتا ہی بندے کا جبتک کہ بندہ اپنی بہائی مسلمان کی مدد مین ہوتا ہی ع وعنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اد الامانۃ الی من ائتمنک ولا تخن من خانک رواہ الترمذی وابو داود والدارمی اور روایت

ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہنچا امانت کو طرف اوس شخص کے کہ امانت دار کہی تجکو اور نہ خیانت کر تو اوس شخص کی کہ خیانت
کری تیری نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی ف کہا قاضی نی کہ مراد یہ ہی کہ نہ معاملہ کر خائن سی مانند معاملہ اوسکی کی پس ہو یگا تو مثل
اوسکی اور نہیں داخل ہی اسمین وہ کہ لیوی مستحق اپنی کا مال جاحد یعنی منکر کی سی اسلیئی کہ یہ حق اپنا لیتا ہی عوض نہیں ہی عدوان یعنی زیادتی اور خیانت عدوان ہے
اور مذہب امام اعظم رح کا یہ ہی کہ اگر کسیکا کچھ کسیکے ذمہ آتا ہو اور حقدار اوسکی مال پر قادر ہو تو اوسکی مال میں سے بقدر اپنی حق کی لی لی بشرطیکہ
جس مال پر قادر ہوا ہی وہ جنس اوس مال سی ہو کہ اوسکی ذمہ مثلا دس روپی اسکی کسیکے ذمہ تہی اور یہ اوسکی روپیون پر قادر ہو تو دس روپی اپنی
لی لی کذا فی الفہم من الہدایۃ ہوع * مولانا وعن جابر قال اردت الخروج الی خیبر فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فسلمت علیہ وقلت انی اردت الخروج الی خیبر فقال اذا اتیت وکیلی فخذ منہ خمسۃ عشر وسقا فان
ابتغی منک ایۃ فضع یدک علی ترقوتہ رواہ ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا ارادہ کیا مینی نکلنی کا طرف خیبر کی پہر
آیا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی بارادہ رخصت ہونیکی پس سلام کیا اونپر اور کہا مینی تحقیق مین چاہتا ہون نکلنا طرف خیبر کی پس فرمایا جسوقت
کہ پہنچی تو میری وکیل کی پاس پس لی اوس سی پندرہ وسق پہر اگر مانگی تجسے کوئی نشانی پس رکہ ہاتہ اپنا اوپر حلق اوسکی کی نقل کی یہ ابوداود نی ف
پندرہ وسق یعنی کہجوریں اور وسق ہوتا ہی ساٹہ چوسیرونکا اور حضرت نی اوس وکیل کو تعلیم کر دیا ہوگا کہ جو کوئی میری طرفسے کچہ مانگنی آوی اور
تو اوس سے نشان دیوانیکا طلب کری اور وہ ہاتہ تیری حلق پر رکہدی تو جان لینا کہ مینی بہیجا ہی اوسکو پس حضرت نی یہ نشانی سکہا کر اوسکو بہیجا تاکہ
اس پتی سی دیوی * مولانا الفصل الثالث فصل تیسری عن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثلث فیہن البرکۃ البیع الی اجل والمقارضۃ واخلاط البر بالشعیر للبیت لا للبیع رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین کہ اونمین برکت یعنی خیر کثیر ہی بیچنا بوعدہ یعنی مہلت دینی مشتری کو
مول مین اور مضاربۃ اور ملانا گیہونکا ساتہ جو کی واسطی خرج گہر کی نہ واسطی بیچنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف مضاربۃ یہ ہی کہ ایک شخص اپنا مال
سوداگری کی لیئی کسیکو دیوی اور وہ محنت کری اور آپس مین نفع ٹہرالین آدہون آدہ یا کم و بیش اور جو ملاوی گیہون مین گہر کی خرچ کی لیئی بہت سے
ہو جاوین اور بیچنی کی لیئی ملاوی تو گناہ و فریب ہے وعن حکیم بن حزام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث معہ
بدینار لیشتری لہ بہ اضحیۃ فاشتری کبشا بدینار وباعہ بدینارین فرجع فاشتری اضحیۃ بدینار فجاء بہا وبالدینار الذی
استفضل من الاخری فتصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالدینار فدعا لہ ان یبارک لہ فی تجارتہ
رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی حکیم بن حزام سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا ساتہ اونکی ایک دینار تاکہ خریدی واسطی
حضرت کی ساتہ اوس دینار کی قربانی پس خریدا حکیم نی ایک مینڈہا ساتہ دینار کے اور بیچا اوسکو ساتہ دو دینار کی پس پہرا یعنی اپنی گہر کو یا پہرا اوس خریدنی سی اور
شروع اور معاملہ میں کیا پس خریدی قربانی ایک دینار کو پہر لایا اوسکو اور دینار کو کہ بچ رہا دوسری سی یعنی قیمت اوس قربانی کی کی پس لایا اوسکو
پس صدقہ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دینار اور دعا کی واسطی حکیم کی کہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی بیچ سوداگری اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور
ابوداود نی باب الغصب والعاریۃ یہ باب ہی بیچ بیان غصب اور عاریت کی ف غصب چہین لینا مال کسیکا از راہ ظلم کی بغیر
چوری کی اور عاریت کو سب جانتی ہین حاجت بیان نہین ہی الفصل الاول فصل پہلی عن سعید بن زید قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اخذ شبرا من الارض ظلما فانہ یطوقہ یوم القیمۃ من سبع ارضین متفق علیہ

روایت ہی سعید بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ لی بالشت بھر زمین میں سے ازراہ ظلم کی پس تحقیق وہ زمین بطور طوق کے
پہنائی جاویگی اوسکی گردن میں دن قیامت کی ساتوں زمینوں میں سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ف یعنی وہ ٹکڑا زمین کا ساتوں طبق زمین سے لیکر اوسکی گردن میں
ڈالیں گے اور شرح السنۃ میں لکہا ہی کہ معنی طوق پہنانی کی یہ ہیں کہ دہنساویگا اوسکو اللہ تعالی زمین میں پس ہوگا ٹکڑا غصب کیا گیا اوسکی گردن میں مانند
طوق کی ٭ح ٭ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِیَۃَ امْرِئٍ بِغَیْرِ
اِذْنِہٖ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یُّؤْتٰی مَشْرُبَتُہٗ فَتُکْسَرَ خِزَانَتُہٗ فَیُنْتَقَلَ طَعَامُہٗ وَاِنَّمَا یَخْزُنُ لَھُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِیْھِمْ اَطْعِمَاتِہِمْ
رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ دودہ دوہی کوئی شخص کسی شخص کی جانور کا بے اذن اوسکی کی یعنی بدون
حکم و رضا اوسکی کی کیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا یعنی نہیں دوست رکہتا یہ کہ آوی کوئی خزانہ اوسکی میں پس توڑا جاوی خزانہ اوسکا اور اوٹہا لیا جاوی
غلہ اوسکا اور سوای اسکی نہیں کہ حفاظت کرتی ہیں واسطے اونکی تہن مواشی اونکی کی طعاموں اونکی کی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی تہن اونکی مواشی کے
ہیں حفاظت کرنی دودہ کی بمنزلہ خزانوں تمہاری کی ہیں جو کہ محفوظ رکہتی ہیں غلہ تمہاری کو پس جو شخص اونکی مواشی کا دودہ دوہی گویا اوسنی توڑی خزانہ
اونکی اور جو رالیا اوسمیں سی کچہ اور شرح السنۃ میں لکہا ہی کہ اسپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ نہیں جائز ہی دودہ دوہنا کسی کے مواشی کا بغیر اذن اوسکی کی
مگر جبکہ بیقرار ہو بہوک سی تو بقدر ضرورت کی پی لی اور ضمان دی یعنی قیمت اوسکی دی اگر اوسکی پاس ہو اوسوقت دیوی والا جب اوس پاس ہو
ت دی ٭ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِہٖ فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰی اُمَّہَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ بِصَحْفَۃٍ فِیْہَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِیْ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہَا یَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَۃُ
فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَۃِ ثُمَّ جَعَلَ یَجْمَعُ فِیْہَا الطَّعَامَ الَّذِیْ کَانَ فِی الصَّحْفَۃِ وَیَقُوْلُ غَارَتْ
اُمُّکُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰی اُتِیَ بِصَحْفَۃٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِیْ ھُوَ فِیْ بَیْتِہَا فَدَفَعَ الصَّحْفَۃَ الصَّحِیْحَۃَ اِلَی الَّتِیْ کُسِرَتْ صَحْفَتُہَا وَاَمْسَکَ
الْمَکْسُوْرَۃَ فِیْ بَیْتِ الَّتِیْ کَسَرَتْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک بعض بیبیوں اپنی کے
یعنی حضرت عائشہ کی پس بہیجی ایک نی بیبیوں میں سی یعنی زینب یا صفیہ یا ام سلمہ نی رکابی کہ اوسمیں تہا کہانا پس مارا اون بی بی نی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے اونکی گہر میں یعنی عائشہ نی خادم کی ہاتہ کو پس گری رکابی اور ٹوٹ گئی پس جمع کیی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ٹکڑی رکابی کی پہر
اکہٹا کیا ٹکڑوں میں کہانا کہ تہا رکابی میں اور فرمایا کہ غیرت کی ماں تمہاری نی پہر ٹہہرا رکہا خادم کو یہانتک کہ لائی گئی رکابی اوس بی بی کی
پاس سے کہ حضرت اوسکی گہر میں تہی پس بہیجی رکابی ثابت طرف اوس بی بی کی کہ توڑی گئی تہی رکابی اوسکی اور رکہلی ٹوٹی ہوی رکابی اونکی گہر
کہ توڑی تہی جنہوں نے نقل کی یہ بخاری نی ف خادم لونڈی کو بہی کہتے ہیں اور غلام کو بہی اور یہاں لونڈی مراد ہی اور حضرت نی
جو کہانا اکہٹا کیا اس سی معلوم ہوا حضرت کا کمال تحمل اور تواضع اور خوش گذرانی بیبیوں کی ساتہ اور تعظیم کرنی نعمت پروردگار کی
اور ماں تمہاری نی یہ خطاب عام ہی اس قصہ سنی والی کو حضرت نی عذر بیان کیا اون بی بی کی طرف سی کہ یہ بات صادر ہوتی بسبب غیرت کی
کہ جبلت میں ہی عورت کی کہ اپنی سوکن پر رشک لیجاتی ہی اس طرح کا رشک نہیں دفع کر سکتی اوسکو اپنی نفس سی یہ اسلیے بیان فرمایا کہ تا
لوگ اس فعل کو حمل برائی پر نکریں بلکہ جان لیں کہ باقتضای بشری یہ امر سرزد ہوا اور کہا قاضی نی اس حدیث کو اس باب میں اسلیے لائی
کہ ایک طرح کا غصب تہا توڑنا رکابی کا اسلیے کہ تلف کرنا مال غیر کا تہا اگرچہ کسی سبب سی ہو یا یہ کہ بہیجنا طعام کا بطور تحفہ کے
تہا اور جس رکابی میں کہ طعام آیا تہا وہ بطریق عاریت کی تہی ٭ع ٭سولا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ منع کیا آپنے لوٹنے سے اور مثلہ کرنیسے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** لوٹنا مال مسلمان کا حرام ہے اور مثلہ ہے کاٹنا ناک کا اور کان کا اور مانند اونکے کا اور یہہ حرام ہے **ع وَعَنْ جَابِرٍ**

قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ فَانْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِي صَلٰوتِي هٰذِهِ لَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِي تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُصِيْبَنِي مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِي تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِي وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ لَا اَفْعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا گہنا سورج بیچ عہد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدن کہ مرے ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت نے لوگوں کو چھہ رکوع ساتھہ چار سجدوں کے یعنی دو رکعتیں پڑہیں ہر رکعت میں تین تین رکوع کیے اور دو دو سجدے پہر پہرے نماز سے اس حالمین کہ ہو گیا تہا آفتاب جیسا کہ تہا اور فرمایا نہیں کوئی چیز کہ وعدہ دی جاتی ہو تم اوسکا مگر کہ تحقیق دیکہی مینے وہ بیچ اس نماز اپنی کے البتہ تحقیق لائی گئی دوزخ اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا تمنے مجکو پیچہے ہٹتے اوپر ڈرسے کہ پہونچے مجکو گرمی اوسکی اور یہانتک کہ دیکہا مینے اوسمیں لکڑی سرکی لاٹہی والیکو یعنی عمرو بن لحی کو اسحال میں کہ کہینچتا ہے انتڑیان اپنی دوزخ میں اور تہا وہ چراتا حاجیوں کی چیزیں ساتھہ لاٹہی لکڑی اپنی کے پس اگر جانا جاتا ساتھہ اوسکے کہتا کہ اٹک گئی تہی میری لاٹہی میں یعنی آپسے اور اگر نہ جانا جاتا ساتھہ اوسکے لیجاتا اوس چیز کو اور یہانتک کہ دیکہا مینے دوزخمیں ایک عورت بلی والی کو کہ باندہ رکہا تہا اوسنے بلی کو پس نہ کہلاتی تہی اوسکو کچہہ اور نہ چہوڑتی تہی اوسکو کہ کہاوے حشرات الارض یعنی چوہے وغیرہ یہانتک کہ مرگئی مارے بہوک کے پہر لائی گئی بہشت یعنی حضرت کے پاس اور یہہ اوسوقت تہا کہ دیکہا تمنے مجکو آگے بڑہا یہانتک کہ کہڑا ہوا میں اپنی جگہہ کہڑے ہونیکی میں اور تحقیق دراز کیا مینے ہاتہہ اپنا حال آنکہ ارادہ رکہتا تہا میں یہہ کہ لوں میوہ اوسکے سے تاکہ دیکہو تم طرف اوسکے پہر عقل میں آیا میرے یہہ کہ نہ کروں میں یعنی تاکہ ایمان تمہارا ساتھہ غیب کے ہو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ بہشت اور دوزخ پیدا ہو گئی ہیں اور موجود ہیں اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہٹ جانا ہلاک و عذاب کی جگہہ سے سنت ہے اور تہوڑا سا عمل نماز میں باطل کرتا نماز کو اور بعضے لوگ عذاب دیے جاتے ہیں دوزخ میں اب بہی **ع وَعَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ اَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوْبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا سنا مینے انس سے کہتے تہے تہی مدینہ میں گہبراہٹ خوف یعنی لشکر کفار کا قریب آگیا تہا پس عاریتہ مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑا ابو طلحہ سے کہ کہا جاتا تہا اوس گہوڑے کو مندوب یعنی سست تہا پس سوار ہوئے حضرت اوسپر اور نکلے مدینہ سے تحقیق خبر کے لیے پس جبکہ پہرے فرمایا نہیں دیکہی مینے کچہہ خوف کی چیز اور تحقیق پایا مینے اوس گہوڑے کو کشادہ قدم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابو طلحہ کا گہوڑا پہلے نہایت سست تہا حضرت کی سواری مبارک کی برکت سے تیز رو ہو گیا اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عاریتہ مانگ لینا جانور کا اور جائز ہے نام رکہنا جانور کا اور اسیطرح نام رکہنا سامان لڑائی کا اور جائز ہے کوشش کرنی بیچ دریافت کرنے خبر دشمن کے اور مستحب ہے خوش خبری دینی لوگونکو جبکہ خوف جاتا رہے خوف اور اسمیں بیان ہے حضرت کی شجاعت کا **ع**

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ

عُرْوَةَ مُرْسَلًا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی سعید بن زید سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ فرمایا جو شخص کہ زندہ کرے زمین مردہ کو پس وہ واسطے اوسکے ہی اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق کوئی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے یعنی متصل اور روایت کی مالک نے عروہ سے بطریق ارسال کے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی **ف** زندہ کرے الخ یعنی جو شخص کہ آباد کرے زمین ویران کو پس وہ مالک اوسکی ہی بشرطیکہ کسی مسلمان کی ملک نہو اور نہ متعلق ہو ساتھہ کامون مصلحت شہر کے یا گاؤن کے جیسے کہ مواشی کی بیٹھنے کی جگہہ ہی یا دہوبی کپڑے وہان دہوتی ہین وغیر ذلک اور سوا امام اعظم کے نزدیک اذن ہونا امام کا بھی شرط ہی صاحبین اور شافعی اور احمد کے نزدیک نہین شرط اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین اور مرقات مین مذکور ہین اور نہین واسطے رگ ظالم کے حق یعنی جو کوئی کھیتی کرے یا درخت لگاوے بیچ زمین آباد کی ہوئی کسی کے وہ سبب اسکے مستحق اوس زمین کا نہین ہوتا ع وَعَنْ اَبِيْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا تَظْلِمُوْا اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْمُجْتَبٰى اور روایت ہی ابی حرہ رقاشی سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہ ظلم کرو خبردار ہو نہین حلال مال کسی شخص کا مگر ساتھہ خوشی اوسکی کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین اور دارقطنی نے مجتبی مین وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہا نہین ہی جلب اور نہ جنب اور نہین ہی شغار اسلام مین اور جو شخص کہ لوٹے لوٹنا پس نہین ہی ہم مین سے یعنی ہماری جماعت مین سے نہین یا ہمارے طریقہ پر نہین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جلب اور جنب ایک تو سباق مین ہوتی ہین اور ایک صدقہ مین اور سباق اوسکو کہتی ہین کہ دو شخص آپسمین گہوڑے دوڑا دین کہ دیکہین کون آگے نکل جاوے پس سباق مین جلب یہہ ہی کہ گہوڑا دوڑانیوالا ایک آدمی اپنے گہوڑے کے پیچھے کہڑا کرے کہ گہوڑے کو مارے اور آواز کرے اور ہانکے اور جنب یہ ہی کہ گہوڑا اپنے ساتھہ رکہے کہ اگر سواری کا گہوڑا تہک جاوے تو اوس پر سوار ہو کر آگے نکل جاوے اور صدقہ مین جلب یہہ ہی کہ صدقہ لینے والا کہ صدقات اور زکوۃ لینے کو جاوے تو ایک جگہہ اترے اور مال والون کے پاس آدمی بہیجے کہ اپنے مکانون سے زکوۃ لیکر یہان آوین اور جنب آپسمین یہہ ہی کہ مالدار اپنے مکان سے اور کہین چلا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تکلیف دیوے کہ یہان آن کر زکوۃ لیوے چنانچہ بیان انکا کتاب الصدقات مین گذرا پس انکی منع فرمایا کہ یون نہ چاہیے اور شغار یہہ کہ ایک شخص نکاح کر دے اپنی بیٹی یا بہن کا کسیکے ساتھہ اس شرط پر کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کر دے اسکے ساتھہ اور مہر کچھہ نہ ہو بلکہ ہر ایک کا نکاح مہر دوسرے کا ہو اور یہہ عقد فاسد ہی اکثر علما کے نزدیک مگر ابو حنیفہ اور سفیان کہتے ہین کہ صحیح ہی اور مہر مثل واجب ہوتا ہی لیکن کرنیوالا اسکا گنہگار ہوتا ہی نہ کرنا چاہیے ع وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ جَادًّا اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ نہ لیوے ایک تمہارا لاٹھی اپنے بہائی کی کہیلتے ہوے قصد کرنیوالا پس جو شخص کہ لیوے لاٹھی بہائی اپنے کی پس چاہیے کہ پہیر دے اوسکو طرف اوسکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور روایت ابوداود کی لفظ جادا تک ہی **ف** کہیلتے ہوے الخ یعنی لیوے لاٹھی ظاہر مین ہنسی ہو اور قصد ہو اوسکا اپنے پاس رکھہ چھوڑونگا اس سے منع فرمایا اور ذکر کرنا عصا کا مبالغہ کے لیے ہی کہ ایسی چیز حقیر کے لینے کو منع فرمایا تو اوس سے زیادہ مین بطریق اولی منع ہوگا ع وَعَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ پاوے بعینہ اپنا مال نزدیک کسی کے پس وہ بہتر اور لائق ہی ساتھہ اوسکے اور پیچھا کرے مول لینے والا اوس شخص کا کہ بیچا ہی اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے **ف** حاصل معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر کسی نے غصب کیا یا چرایا مال کسیکا یا جاتا رہا مال کسیکا اور وہ دوسرے کے ہاتھہ پڑا

اور

اور اوس سے کسی اور نے خرید لیں یہ مالک مال کا کہ مال اپنا خریدنے والے کے پاس پاوے لیلیوے اور وہ خریدنے والا بیچا اوس بیچنے والے کا پکڑے اور مول اپنا اوس سے لیوے ۱۲ح ۱۲ **وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ**

اور روایت ہی سمرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اوپر ہاتھہ کے ہی وہ چیز کہ لی یہانتک کہ ادا کرے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

ف اوپر ہاتھہ کے یعنی صاحب ہاتھہ کے یعنی لینیوالے کے ہی پونہچا دینا اوس چیز کا کہ لی ہی یہانتک کہ ادا کرے وہ چیز کہ لی ہی حاصل یہہ کہ جو شخص مال کسی کا بطریق چھین لینے کے یا چرا لینیکے یا عاریت کے یا امانت کے اوسپر ہی مال کا پونہچا دینا پس واجب ہی پہیر دینا چھینی ہوئی مال کا اگرچہ نہ مانگی مالک اور واجب ہی پہیر دینا عاریت کا جبکہ پوری ہو چکی مدت اگر ایک مدت معین کی ہی اور امانت کا دینا نہیں لازم ہی مگر جب طلب کرے مالک ۱۲ ع **وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ** اور روایت ہی حرام بن سعد بن محیصہ سے یہہ کہ اونٹنی براء بن عازب کی گھس گئی ایک باغ میں اور خراب کیا پس حکم دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ باغ والوں پر ہی نگہبانی باغونکی دنکو اور تحقیق جو باغ کو خراب کریں اوسکو مواشی راتکو ضمان یعنی بدلا دینا اوسکا ہی اوپر مالکوں کے نقل کی یہہ مالک اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل یہہ کہ اگر مواشی تلف کریں باغ کسیکا دنکو تو مالک چارپایہ کو بدلا دینا اوسکا نہیں آتا اسلیے کہ دنکو حفاظت کرنی باغ کی باغ والے پر ہی پس تقصیر اوسکی طرف سے ہوئی اور اگر راتکو تلف کریں تو بدلا مالک چارپایہ پر ہی بسبب تقصیر اوسکیکہ راتکو حفاظت کرنی جانور کی اوسپر اور یہہ اوس صورت میں ہی کہ مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو اور اگر ہمراہ ہو گا بدلا دینا آویگا اوسکو برابر ہی کہ سوار ہو یا اوسپر یا ہانکتا ہو اوسکو یا کھینچتا ہو اوسکو اور برابر ہی کہ تلف کرے چارپایہ اپنے ہاتھہ سے یا پاؤں سے یا مونہہ سے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ اگر مالک چارپایہ کا ہمراہ اوسکے نہو بدلا دینا اوسکو نہیں آتا دن ہو یا رات ۱۲ ح ۱۲ ع **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرِّجْلُ جُبَارٌ وَقَالَ النَّارُ جُبَارٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پاؤں جانور کا معاف ہی اور فرمایا آگ بھی معاف ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یعنی اگر جانور کے پاؤں سے کوئی چیز تلف ہو جاوے تو اوسکے مالک پر ضمان یعنی بدلا نہیں بشرطیکہ مالک ساتھہ اوسکے نہو اور اسیطرح کسینے آگ جلائی بغیر قصد ظلم اور ایذا رسانی کے اور ہوا نے پہنچائی کسیکے اسباب پر چنگاری ہوا سے جا پڑی اور جلا دیا تو جلانیوالے آگ کے پر ضمان نہیں بشرطیکہ جسوقت آگ جلائی تہی اوسوقت ہوا ٹھہری ہوئی تہی اور پہر چلی اور اگر ہوا کے وقت جلائی تہی تو ضمان آوےگا ۱۲ ع ۱۲ **وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی حسن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آوے کوئی تم میں سے مواشی پر پس اگر ہو اون میں مالک اونکا پس چاہئے کہ اذن چاہے یعنی دودھہ پینے کی اور اگر نہو مالک پاس اونکے پس چاہئے کہ آواز کرے تین بار پس اگر جواب یاوے کسیکا تو اذن چاہے اوس سے اور اگر نہ جواب دیا اوسکو کسی نے پس دودھہ دوہے اور پیوے یعنی بقدر ضرورت کے اور نہ اوٹھا کر لیجاوے اوس میں سے کچھہ نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** یہہ دودھہ دوہہ کر پی لینا اوسکو درست ہی کہ حالت اضطرار میں یعنی بہوک کے مارے مرتا ہو اور یا یہہ محمول ہی اوسپر یعنی یہاں رسم و عادت ہو کہ مسافر کو دودھہ پینے کو منع نکرتے ہوں اوس جگہہ اسقدر پی لینا درست ہی ۱۲ ح ۱۲ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہی ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ جاوے کسی باغ میں پس چاہئے کہ کہاوے اور نہ لیجاوے دامن میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی **ف** یہہ حکم بہی مضطر کے لیے ہی یا موافق عادت کے ہی ۱۲ **وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ مِنْهُ**

أَدْرَاعًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ قَالَ بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے امیہ بیٹے صفوان کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاریت لین اوس سے کئی ایک زرہیں دن جنگ حنین کے پس کہا صفوان نے آیا چھیننے کی راہ لیتے ہو اے محمد پس فرمایا بلکہ عاریت لیتا ہوں کہ پھیر دیجاوینگی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** صفوان اوس دن مانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہوا اور شریح اور حسن اور نخعی اور ثوری اور ابوحنیفہ کے نزدیک عاریت امانت ہوتی ہے عاریت لینے والے پاس اگر تلف ہو بدلہ دینا نہیں آتا مگر جبکہ تعدی کرے اور ابن عباس اور ابوہریرہ اور شافعی اور احمد کے نزدیک بدلہ دینا آتا ہے یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہے پس وے لفظ مضمونۃ کے معنی یہ لیتے ہیں کہ بدلہ دی گئی ہیں اگر جاتی رہیں ت ع ر **وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے عاریت ادا کیجاوے یعنی واجب ہے عاریت لینے والے پر پہنچا دینا اوسکا مالک کے تئیں اور منحہ پھیری جاوے اور دین ادا کیا جاوے یعنی واجب ہے ادا کرنا اوسکا اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے یعنی جو کوئی کسی کے قرض وغیرہ کا ضامن ہو لازم ہے اوسکو ادا کرنا اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** منحہ میم کی زیر سے اوسکو کہتے ہیں کہ دودھ کا جانور کسیکو دے تاوہ دودھ پیوے یا زمین یا باغ دے کہ میوہ وغیرہ کے کھانیکے لیے پس منحہ میں مالک کرنا منفعت کا ہوتا ہے نہ اصل اوس چیز کا پس بعد انتفاع کے واجب ہے پھیر دینا اوسکا ت ع **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ** قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ قُلْتُ آكُلُ قَالَ فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِي أَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَشْبِعْ بَطْنَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے رافع بن عمرو غفاری سے کہا تھا میں لڑکا پھینکتا تھا درخت کھجوروں انصار کے پس لایا گیا مجکو یعنی لائے مجکو انصار روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا کہ اے لڑکے کیوں پھینکتا ہے پتھر کھجوروں پر کہا میں نے کھاتا ہوں میں کھجوریں یعنی کھجوروں کے کھانیکے لیے پتھر پھینکتا ہوں اور غرض کے لیے فرمایا مت پھینک پتھر اور کھا جو گرا پڑا ہو نیچے اوسکے پھر ہاتھ پھیرا سر پر اور کہا الہی بھر تو پیٹ اسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اور کہا جو گرا پڑا ہو اعلم یعنی اسلیے کہ اکثر عادت جاری ہے کہ گری ہوئی میووں کے کھانیکو کوئی منع نہیں کرتا خصوصا لڑکوں کو کہ اونکو ترکاریکے کھانیکی طرف بہت رغبت ہوتی ہے اور کہا طیبی نے اگر وہ مضطر ہوتا تو درخت پر سے بھی توڑنیکی اجازت دیتے ع **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِي بَابِ اللُّقَطَةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى اور ذکر کرینگے ہم حدیث عمرو بن شعیب کی بیچ باب لقطہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ لے زمین سے کچھ ناحق یعنی از راہ ظلم کے دھنسایا جاویگا اوسکو دن قیامت کے سات زمینوں تک نقل کی یہ بخاری نے **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ أَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ أَنْ يَحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ لے زمین ناحق یعنی از راہ ظلم کے تکلیف دیا جاویگا یعنی حکم کیا جاوے گا اوسکو یہ کہ اوٹھاوے مٹی اوسکی بیچ حشر میں نقل کی یہ احمد نے **ف** پہلی فصل میں کہا کہ طوق کر کر زمین اوسکی گردن میں ڈالی جاویگی اور یہاں کہا کہ دھنسایا جاویگا اور مٹی کے اوٹھانیکا حکم کیا جاویگا یہ قسمیں عذاب کی ہیں بعضے اسطرح عذاب دیے جاوینگے اور بعضے اسطرح ت ح ؛ **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَحْفِرَهُ حَتَّى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرَضِينَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے

جو شخص کہ لیوے ازراہ ظلم کے بالشت بھر زمین سے تکلیف دیگا اوسکو اللہ غالب بزرگ یعنی قبر میں کہ کھودے اوسکو یہانتک کہ پہونچے آخر ساتوں زمین تک پھر طوق کر کے ڈالی جاویگی وہ زمین اوسکی گردن میں دن قیامت تک یہانتک کہ حکم کیا جاوے درمیان لوگوں کی نقل کی یہ احمد نے

باب الشفعة

باب ہے بیچ بیان شفعہ کے **ف** شفعہ ساتھ پیش شین کے مشتق ہے شفع سے بمعنی ملانی اور جفت کرنے کے یہ نام اسکا اسلیے رکھا گیا کہ اسمیں ملاتا ہے زمین خرید کی ہوئی کو ساتھ زمین شفیع کے اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور بیچ ایک روایت صحیح کے امام احمد کے ثابت ہے ہمسایہ کے لیے بھی اور حدیثیں بیچ شفعہ ہمسایہ کے وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہونچی ہیں اور جسنے کہ اوسمیں کلام کیا ہے بے حجت کلام کیا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی **عن جابر** قال قضى النبي صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة رواه البخاري روایت ہے جابر سے کہا حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ثابت ہونے شفعہ کے بیچ ہر چیز کی کہ نہ بانٹی گئی ہو یعنی غیر منقول کی شراکت میں ہو پس جسوقت کہ واقع ہوں حدیں یعنی تقسیم کیجاوے ملک مشترک اور پھیر دیجاویں راہیں یعنی ہر ایک کے حصہ کی راہ جدی ہو جاوے پس نہیں شفعہ نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی بسبب باقی رہنے شرکت کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ شفعہ شریک کے لیے ہے نہ ہمسایہ کے لیے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کے نزدیک شفعہ ہمسایہ کے لیے بھی دلیل اونکی اور حدیثیں ہیں اور اس حدیث میں وہ تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ شفعہ شرکت کا نہیں ہے پس اس سے نفی شفعہ جوار کی یعنی ہمسائگی کی نہیں لازم آتی ہے ع **وعنه** قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بالشفعة في كل شركة لم تقسم ربعة أو حائط لا يحل له أن يبيع حتى يؤذن شريكه فإن شاء أخذ وإن شاء ترك فإذا باع ولم يؤذنه فهو أحق به رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ شفعہ کے بیچ ہر زمین مشترک کے کہ نہ تقسیم کی گئی ہو گھر ہو یا باغ ہو نہیں حلال ہے مالک باغ کو بیچنا یہانتک کہ خبر کرے اپنے شریک کو پس اگر چاہے لیوے اور اگر چاہے چھوڑ دے پس جسوقت کہ بیچا اور نہ خبر کی اوسکو پس وہ لائق تر ہے ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شفعہ نہیں ہے مگر اوس چیز میں کہ نہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند زمین اور مکان اور باغ کے نہ اوس چیز میں کہ ممکن ہو نقل کرنا اوسکا مانند اسباب اور جانوروں کے اور یہی مذہب ہے سب علما کا اور شفعہ خاص نہیں ہے ساتھ مسلمانوں کے بلکہ مسلمان اور ذمی میں بھی ہے اور نہیں حلال بیچنا الخ اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے آگاہ کر دینا شریک کو جبکہ ارادہ کرے بیچنے کا ہ ع **وعن أبي رافع** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجار أحق بسقبه رواه البخاري اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ بہت لائق تر ہے بسبب نزدیک ہونے اپنے کے نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی ہمسایہ لائق تر ہے ساتھ شفعہ کے اور شفعہ اوسکو پہنچتا ہے جسوقت کہ نزدیک وہ متصل ہو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر ثابت ہونے شفعہ کے ہمسایہ کے لیے ہ ع **وعن أبي هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع جار جاره أن يغرز خشبة في جداره متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرے ہمسایہ اپنے ہمسایہ کو گاڑنے لکڑی کے سے بیچ دیوار اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جس صورت میں کہ ضرر نہ کرے گاڑنا لکڑی کا تو منع نہ کرے یہ امر وجوب کے لیے ہے نزدیک امام احمد اور محدثین کے اور استحباب کے لیے نزدیک امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کے ہ ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اختلفتم في الطريق جعل عرضه سبعة أذرع رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ اختلاف کرو تم بیچ راہ کی تو ٹھہرایا جاوے چوڑاؤ اوسکا سات ہاتھ کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اگر ہو درمیان زمین افتادہ ایک قوم کی راہ اور چاہیں وہ عمارت بنانی اوسمیں اگر اتفاق کریں ایک مقدار پر تو خوب اور اگر اختلاف کریں بیچ مقدار اوسکی کی تو مقرر کیجاوے سات ہاتھ پس مراد حدیث سے تو یہی ہے جو ذکر کی گئی اور اگر آیا ایک راہ چلتی ہوئی زیادہ سات ہاتھ سے تو روا نہیں کسیکو کہ اوس

بچہ اوس مین ہی اور کہی کہ راہ سات ہاتھ کی کافی ہی ف ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن سعید بن حریث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من باع منکم دارا او عقارا قمن ان لا یبارک لہ الا ان یجعلہ فی مثلہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی سعید بن حریث سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ بیچی تم مین سی گہر یا زمین لائق ہی یہہ کہ نہ برکت دیجاوی واسطی اوسکی یعنی اوسکی مول مین مگر یہہ کہ کردالی اوسکو بیچ مانند اوسکیکے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی بیچنا زمین کا اور مکانات کا بلا ضرورت اور صرف کرنا مول اوسکا منقولات مین غیر مستحب ہی اس لیی کہ غیر منقولات مین منافع بہت ہین اور آفت کم ہی کہ نہین چرایا جاتا اوسکو برخلاف منقولات کی پس اولی یہہ ہی کہ نہ بیچی غیر منقولات کو اور اگر بیچی تو خرچ کری مول اوسکا زمین و مکانات مین ف ع وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہا وان کان غائبا اذا کان طریقہما واحدا رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمسایہ لائق تر ہی ساتھ شفعہ اپنی کی انتظار کیا جاوی اوسکا سبب شفعہ کی اگرچہ ہو وہ غائب جس وقت کہ ہو راہ اون دونون کی ایک نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء رواہ الترمذی قال وقد روی عن ابن ابی ملیکۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا وہو اصح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا شریک یعنی زمین مین کہ بیچی جاتی ہی شفیع ہی اور شفعہ بیچ ہر چیز کی یعنی غیر منقولات مین مانند زمین و باغ اور مانند اونکی نقل کی یہہ ترمذی نی کہا ترمذی نی اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کی اور وہ صحیح تر ہی

وعن عبد اللہ بن حبشی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قطع سدرۃ صوب اللہ راسہ فی النار رواہ ابو داود وقال ہذا الحدیث مختصر یعنی من قطع سدرۃ فی فلاۃ یستظل بہا ابن السبیل والبہائم عبثا وظلما بغیر حق یکون لہ فیہا صوب اللہ راسہ فی النار اور روایت ہی عبد اللہ بن حبشی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹی درخت بیر کا اولٹا دالیگا اللہ تعالی سر اوسکا دوزخ مین نقل کی یہہ ابو داود نی اور کہا یہہ حدیث مختصر ہی یعنی جو شخص کہ کاٹی بیر کو جنگل مین کہ سایہ پکڑتے ہین ساتھ اوسکی مسافر اور جانور از راہ ظلم و زیادتی کی ساتھ غیر حق کی کہ ہووی واسطے اوسکے اوس درخت مین تو اولٹا دالیگا اللہ تعالی سر اوسکا آگ مین ف لفظ ظلم اور بغیر حق تاکید ہین لفظ عبثا کی یا حق سی مراد شفعہ ہی اور ابو داود کی مرقات الصعود مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اپنی کتاب اوسط مین زیادہ کیا ہی کہ جو درخت بیر کا حرم مین کاٹی اور سبب یہہ وعید ہی اور بعضون نی کہا کہ بیری مدینہ کی مراد ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری جنگل کی ہی کہ مسافر اور حیوانات اوسکی سایہ مین آرام پاتی ہون اور بعضون نی کہا کہ مراد وہ بیری ہی کہ مالک کسیکی ہو اور یہہ اوسکو راہ ظلم کی کاٹ دالی ف ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن عثمان بن عفان قال اذا وقعت الحدود فی الارض فلا شفعۃ فیہا ولا شفعۃ فی بئر ولا فحل النخل رواہ مالک روایت ہی عثمان بن عفان سے کہا جس وقت کہ واقع ہون حدین زمین مین پس نہین شفعہ یعنی شرکت کا اوس مین اور نہ شفعہ ہی بیچ کوین کی اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی نقل کی یہہ مالک نے ف نہ شفعہ ہی کوین مین اس لیی کہ شفعہ اوس مین ہی کہ احتمال تقسیم کا رکہی اور کوا احتمال تقسیم کا رکہتا ہی نہین اور یہی ہی مذہب شافعی کا اور ہمارے نزدیک شفعہ ثابت ہی ہر زمین مین اگرچہ احتمال تقسیم کا نہ رکہی مانند کوی اور حمام اور چکی کی اور دلیل ہماری یہہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی الشفعۃ فی کل شیء یعنی شفعہ ہر چیز مین ہی یعنی غیر منقول مین اور نہ بیچ درخت کہجور نر کی یعنی جس وقت کہ وارث ہوتے کتنے شخص کہجور

درختوں کے اور آپس میں بانٹ لیے درخت اور اوس زمین میں ایک درخت ہے کہ ڈالتی ہیں اوس میں سے اپنی کھجور پر پھول اوسکا یعنی جس وقت کہ بیچے ایک شخص زمین ہو یا حصہ ساتھ حقوق اوسکی کے درخت ہیں اور غیر اوسکی سے تو نہیں ہے شفعہ شریک کو درخت میں اسلیے کہ وہ زمین نہیں ہے اور نہ ممکن ہے بانٹنا اوسکا ۔

باب المساقاۃ والمزارعۃ

باب ہے بیچ بیان مساقات کے اور مزارعت کے ف مساقات یہہ ہے کہ اپنی درخت کسیکو دے اور یہہ کہدے کہ انمیں پانی دینا اور اصلاح کرنا اور میوہ جو حاصل ہوگا آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ یا تہائی یا چوتہائی یا مانند اوسکی اور مزارعۃ یہہ ہے کہ کسیکو زمین دے کہ اسمیں بووے جو اسمیں پیدا ہو آپس میں بانٹ لیں گے آدہوں آدہ وغیر ذلک حاصل یہہ کہ مساقاۃ درختوں میں ہوتی ہے اور مزارعۃ زمین میں اور حکم دونوں کا ایک ہی ہے اور مساقاۃ اور مزارعۃ فاسد ہیں امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور نزدیک صاحبین اور تینوں اماموں اور علماء کی جائز ہے دلیل امام ابو حنیفہ کی یہہ ہے کہ یہہ اجارہ ساتھ اجر مجہول کے اور معدوم کے ہے اور یہ درست نہیں اور حدیث میں ہے نہی واقع ہوئی ہے مخابرت سے اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے

الفصل الاول فصل پہلا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعتملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرہا رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر ما یخرج منہا روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کریں اسمیں اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدہا میوہ اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت بخاری کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا خیبر یعنی درخت و زراعت خیبر کی یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اسمیں اور کھیتی کریں اسمیں اور یہود کے لیے آدہا اوس چیز کا کہ نکلے اوس سے ف خیبر نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ کے اور یہہ حدیث دلیل ہے سب علماء کی سوا امام ابو حنیفہ کے بیچ جائز ہونے مساقات کے اور مزارعت کے اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ یہہ اوس قسم سے نہیں ہے اسلیے کہ درخت اور زمین حضرت کی ملک سے نہ تھی کہ اونکو بطریق مساقات اور مزارعت کے دیتے بلکہ اونہیں کے درخت اور زمین کو اونپر مسلم رکہا اور اونپر خراج رکہا اور خراج دو قسم پر ہے خراج موظف اور خراج مقاسمت خراج موظف یہہ ہے کہ امام ہر سال کچھ مال اونسے لینا مقرر کرے جیسے کہ اہل نجران سے ہر سال ایک ہزار اور دو سو حلے یعنی جوڑے لیتے تہے اور خراج مقاسمت یہہ ہے کہ تقسیم کریں آپس میں اوس چیز کو کہ زمین سے نکلے جیسے کہ اہل خیبر سے کیا تہا وعنہ قال کنا نخابر ولا نری بذلک باسا حتی زعم رافع بن خدیج ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فترکناہا من اجل ذلک رواہ مسلم اور روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا تہے ہم مخابرت کرتے اور نہ دیکہتے اوسکا مضائقہ یہانتک کہ کہا رافع بن خدیج نے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے پس چہوڑ دیا ہمنے مخابرت کو اس سبب سے نقل کی یہہ مسلم نے ف مخابرہ اوسی مزارعۃ کو کہتے ہیں جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور یہہ دلیل امام ابو حنیفہ کی ہے ۔ وعن حنظلۃ بن قیس عن رافع بن خدیج قال اخبرنی عمای انہم کانوا یکرون الارض علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما ینبت علی الاربعاء او شیء یستثنیہ صاحب الارض فنہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقلت لرافع فکیف ہی بالدراہم والدنانیر فقال لیس بہا باس وکان الذی نہی عن ذلک ما لو نظر فیہ ذوو الفہم بالحلال والحرام لم یجیزوہ لما فیہ من المخاطرۃ متفق علیہ اور روایت ہے حنظلہ بن قیس سے کہ نقل کی رافع بن خدیج سے کہا خبر دی مجکو دو چچاؤں میرے نے یہہ کہ صحابہ کرایہ کو دیتے تہے زمین بیچ عہد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوس چیز کے کہ پیدا ہو نالیوں پر یعنی کرایہ کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ زراعت کرے عامل ساتھ تخم اپنے کے اور جو کچھ کہ نالیوں کے کنارے پر اُگے مالک کے لیے ہو اجرت زمین اوسکی اور سوائے اوسکے عامل کے لیے ہو یا کرایہ کو دیتے تہے زمین ساتھ اوس چیز کے کہ جدا کرے اوسکو مالک زمین کا یعنی کرایہ کو دیتے تہے زمین اس شرط پر کہ جو کچھ کہ اُگے قطعہ معین میں مالک کے لیے ہو اور جو کچھ سوائے اوس قطعہ کے اُگے عامل کے لیے ہو پس منع کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے یعنی

کہ اسمیں خطرا اور فریب ہی تھا بایں کہ وہاں کچھہ نہ ہوگا خطرہ ہے پس کہا سیپنے واسطے رافع کے پس کیا حکم ہی مزارعت کا بدلے معلوم اور دینار کے

پس کہا نہیں تھا ساتھہ اسکے مضائقہ اور گویا کہ وہ جیز کہ منع کیا گیا ہی اوس سے وہ جیز ہی کہ اگر دیکھی اوس میں صاحب فہم کا ساتھہ حلال اور حرام کے تو

نہ جائز رکھے اوسکو واسطے اوس چیز کے کہ اوسمیں ہی مخاطرہ سے کہ ہو وے یا نہ ہووے کھیتی جیسی صورتیں ذکر کی گئی ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف

پس منع کیا اسکو ان صورتوں میں ذکر کی گئی علی نہی کی ہیں نزدیک جائز رکھنے والوں مزارعت کے اور جاننا چاہیے کہ حدیثیں بیچ مقدمہ مزارعت کے مختلف

آئی ہیں اور مدار اوس تاویل کا جانبین سے کہا ہوا ہی اور جمہور ائمہ کے نزدیک مزارعت جائز ہی اور فتوی جواز پر ہے بیچ میں ہی جواز ہی مہی واسطے رفع

حاجت کے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي

وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے

کہا تھے ہم اکثر مدینہ والوں میں کھیتی کرنی کرا اور تھا ایک ہمارا کرایہ کو دیتا تھا زمین اپنی اور کہتا تھا اسقدر ٹکڑا زمین کا واسطے میرے ہی یعنی جو کچھہ اسمیں پیدا

ہو میری لیے ہی اور یہہ واسطے تیرے پس اکثر نکلتی کھیتی اس قطعہ زمین میں یعنی دونوں میں سے ایک کے قطعہ میں کھیتی ہوتی اور نہ نکلتی اوس قطعہ میں یعنی دوسرے

قطعہ میں پس منع فرمایا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اس معاملہ سے اسلیے کہ ایک کے ہاتھہ تمام حاصل میں کا لگا اور دوسرے کا حق بالکل ضائع ہوا

نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَهَى عَنْهُ قَالَ أَيْ عَمْرُو إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ

عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرو بن دینار تابعی

سے کہ کہا میں نے واسطے طاؤس تابعی کے اگر چھوڑ دیتا تو مزارعت کو تو بہتر تھا اسلیے کہ کہتے ہیں علما یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی

اوس سے کہا طاؤس نے اے عمرو تحقیق میں دیتا ہوں لوگوں کو یعنی زمین کھیتی کرنیکے لیے اور مدد کرتا ہوں میں اونکی اور تحقیق بڑے عالم اونکے نے

یعنی ابن عباس نے خبر دی مجکو یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں منع فرمایا اس سے ولیکن یہہ فرمایا ہی کہ دینا ایک تمہارا زمین کو اپنے بھائی کے

تئیں بہتر ہے واسطے اوسکے اس سے کہ لیوے اوس پر کرایہ معین کر کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مزارعت میں ہوتا ہی کہ کچھہ دیتے

ہیں اور کچھہ لیتے ہیں پس اگر احسان کرے اور بغیر کچھہ لینے کے زمین بطریق عاریت کے دے کہ اوس سے لینے والا فائدہ اوٹھاوے تو بہتر ہی ہے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زمین پس چاہیے کہ کھیتی کرے اوس میں

یا دیوے اپنے بھائی کو عاریت پس اگر نہ مانے ان دونوں باتوں پس چاہیے کہ رکھے اپنے پاس زمین اپنی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا

مظہر نے کہ یعنی لائق نہیں آدمی کو کہ حاصل کرے نفع اپنے مال سے پس جس پاس زمین ہو چاہیے کہ کھیتی کرے اوسمیں تا حاصل ہوا اوسکو نفع اوس سے

یا دیوے اوسکو اپنے بھائی مسلمان کو تئیں تا کہ حاصل ہوا اوسکو ثواب پس اگر دونوں چیزیں نہ کرے تو رہنے دے زمین اپنی یہہ امر توبیخ یعنی تنبیہ کے لیے ہی

یعنی توبیخ ہی اوپر ترک کرنے دونوں امر ذکر کیے گئے کے اور اختیار کرنے مزارعت کے اور توبیخ ہی اوس شخص پر کہ اپنے مال سے نہ آپ منتفع ہوا اور نہ

اور کو نفع پہنچاوے اور بعضوں نے کہا کہ معنی یہہ ہیں کہ اگر انکار کرے بھائی اوسکا قبول کرنے عاریت سے تو رہنے دے زمین اپنی پس امر اباحت کے

لیے ہی نہ ع وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ

هٰذِهِ بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سے اس حال میں کہ دیکھا اونہوں نے ہل اور کچھہ اسباب کھیتی کا

پس کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتا یہہ کسی کے گھر میں مگر کہ داخل کرتا ہی اللہ تعالیٰ اوس گھر میں ذلت کو نقل کی یہہ بخاری نے ف اسمیں عتاب لائق ہی جہاد کرنے پر کہ زراعت میں مشغول ہو کر جہاد کو ترک کریں اور اگر واسطے حاصل کرنے قوت جہاد کے زراعت کریں تو ظاہر یہہ ہی کہ اس وعید میں داخل نہ ہونگے اور بعضوں نے کہا کہ یہہ اونکے حق میں ہی کہ قریب دشمن کے ہوں اسلیے کہ اگر مشغول ہونگے زراعت میں اور ترک کرینگے جہاد کو تو ذلیل ہونگے بسبب غالب ہونے دشمن کے اوپر ان کے

الفصل الثانی فصل دوسری عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زرع فی ارض قوم بغیر اذنھم فلیس لہ من الزرع شیء ولہ نفقتہ رواہ الترمذی وابوداود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب ۔ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھیتی کرے کسی قوم کی زمین میں بغیر اذن انکی یعنی بغیر حکم اور رضا انکی پس نہیں واسطے اوسکی کھیتی میں کچھہ اور واسطے اوسکے ہی خرچ اوسکا نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف یعنی کھیتی زمین کے مالک کی ہوگی اور تخم بونے والے کیلیے کچھہ نہیں ہے سوا اوسکے تخم کے اور یہی مذہب ہی امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کے لیے ہوگی اور اوسکو نقصان زمین کا دینا ہوگا یہہ ذکر کیا ہی بعضے عالموں نے اور کہا ابن مالک نے کہ اوسپر اجرۃ زمین کی ہے قبض کرنے اوسکے دن سے فارغ ہونے اوسکے تک اور جو کچھہ کہ حاصل ہوگا کھیتی سے پس وہ تخم والے کیلیے ہی

الفصل الثالث فصل تیسری عن قیس بن مسلم عن ابی جعفر قال ما بالمدینۃ اھل بیت ھجرۃ الا یزرعون علی الثلث والربع وزارع علی وسعد بن مالک وعبد اللہ بن مسعود وعمر بن عبد العزیز والقاسم وعروۃ وال ابی بکر وال عمر وال علی وابن سیرین وقال عبد الرحمن بن الاسود کنت اشارک عبد الرحمن بن یزید فی الزرع وعامل عمر الناس علی ان جاء عمر بالبذر من عندہ فلہ الشطر وان جاؤا بالبذر فلھم کذا رواہ البخاری ۔ روایت ہی قیس بن مسلم سے کہ نقل کی ابی جعفر سے یعنی امام محمد باقر سے کہ کہا نہیں مدینہ میں کوئی اہل بیت ہجرت کے یعنی مہاجر مگر کہ زراعت کرتے تہائی اور چوتہائی پر اور زراعت کی حضرت علی اور سعد بن مالک یعنی سعد بن ابی وقاص نے اور عبد اللہ بن مسعود اور عمر بن عبد العزیز اور قاسم اور عروہ اور اولاد ابی بکر اور اولاد عمر اور اولاد علی اور ابن سیرین نے اور کہا عبد الرحمن بن اسود تابعی نے کہ تہا میں شراکت کرتا عبد الرحمن بن یزید سے مزارعت میں اور معاملہ کیا حضرت عمر نے لوگوں سے یعنی ساتھہ مزارعت کے اس شرط پر کہ اگر لاوے عمر بیج اپنے پاس سے پس واسطے اوسکے آدہا اور اگر لاویں لوگ بیج پس واسطے اونکے اتنا یعنی آدہا یا مانند اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے ف کہا میرک شاہ نے کہ سمجھا جاتا ہی بخاری سے اور اوسکی شرحوں سے کلام ابی جعفر کا تمام ہوا ہی لفظ والربع پر اور باقی کلام بخاری کا ہی اور تمام یہہ آثار معلق ہیں کہ لایا ہی انکو بخاری بغیر اسناد کے پس اولیٰ یہہ تہا کہ کہتا مصنف رواہ البخاری تعلیقا

باب الاجارۃ

باب ہی بیچ بیان اجارہ کے ف اجارہ کے معنی ہیں کرایہ دینا کسی چیز کو اور شرع میں اجارہ کے معنی ہیں مالک کرنا منفعت کا اور قیاس یہہ چاہتا تہا کہ اجارہ جائز نہو واسطے ہونے منفعت کے معدوم ولیکن جائز رکہا اوسکو لوگوں کی احتیاج کے لیے اور ثابت ہی اجارہ احادیث و آثار سے

الفصل الاول فصل پہلی عن عبد اللہ بن مغفل قال زعم ثابت بن الضحاک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المزارعۃ وامر بالمؤاجرۃ وقال لا بأس بھا رواہ مسلم روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا گمان کیا ثابت بن ضحاک نے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزارعت سے اور حکم کیا ساتھہ اجارہ کے اور کہا نہیں ڈر ساتھہ اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے ف منع کیا مزارعت سے یعنی اوس مزارعت سے کہ جانا گیا عدم جواز اوسکا ۔ وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم فاعطی الحجام اجرہ واستعط متفق علیہ ۔ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہری ہوئی سینگی کہنچوائی پس دی سینگی کہنچنے والے کو مزدوری اوسکی اور ناک میں دوا ڈالی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مباح ہی اجارہ اور کسب سینگی کہنچنے کا اور

جاوے ہی دوا کرنی ح وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعی علی قراریط لاھل مکۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی مگر کہ چرائی ہیں بکریاں پس کہا اونکے صحابیوں نے اور آپنے بھی چرائی ہیں فرمایا کہ ہاں تھا میں چراتا اوپر اجرت چند قیراط کے واسطے اہل مکہ کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی نوکر رکہا مجکو اہل مکہ نے اوپر چرانے بکریوں کے ایک قیراط روز کو اور چند قیراط جو کہا باعتبار اجرت ہمیشگی کے اور قیراط کہتے ہیں آدہے دانق کو اور دانق چھٹا حصہ درہم کا اور انبیا علیہم الصلوۃ والسلام بکریاں چراتے تھے اس لیے کہ تا حاصل ہو شفقت و نگہبانی امت کی اور صبر کرنا اونکی مشقت پر اور حاصل ہو خلوۃ اور نسبت بادشاہ کو رعیت کے ساتھہ ایسی ہی جیسی چرواہے کو ساتھہ بکریوں کے ع ح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی ثلثۃ انا خصمھم یوم القیمۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حرا فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے تین شخص ہیں کہ میں جھگڑونگا اونسے دن قیامت کے ایک وہ کہ دیا عہد ساتھہ نام و سوگند میری کے پہر توڑ ڈالا اور دوسرا وہ شخص کہ بیچا اوسنے ایک آزاد کو پہر کہایا مول اوسکا اور تیسرا وہ شخص کہ مزدور رکہو لگایا ایک مزدور پہر کام لیا اوس سے پورا یعنی جس کام کے لیے لگایا تہا وہ تمام کروایا اور نہ دی اوسکو مزدوری اوسکی نقل کی یہہ بخاری نے ف پہر کہایا مول اوسکا یہہ قید واسطے زیادتی تنبیہ کے ہی اگر نہ کہاویگا تو بہی گنہگار اور داخل اس وعید میں ہی ح وعن ابن عباس ان نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم مروا بماء فیھم لدیغ او سلیم فعرض لھم رجل من اھل الماء فقال ھل فیکم من راق ان فی الماء رجلا لدیغا او سلیما فانطلق رجل منھم فقرا بفاتحۃ الکتاب علی شاء فبرا فجاء بالشاء الی اصحابہ فکرھوا ذلک وقالوا اخذت علی کتاب اللہ اجرا حتی قدموا المدینۃ فقالوا یا رسول اللہ اخذ علی کتاب اللہ اجرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ رواہ البخاری وفی روایۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم سھما اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ ایک جماعت صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گذری ایک گانون پر کہ اوسمیں تہا لدیغ یا سلیم یعنی کاٹا ہوا بچہو کا یا سانپ کا پس متوجہ ہوا واسطے اونکے ایک شخص بستی والونمیں سے پس کہا کیا ہی تم میں کوئی منتر پڑہنے والا تحقیق بستی میں ہی ایک شخص کاٹا ہوا بچہو کا یا ڈسا ہوا سانپ کا پس گیا ایک شخص اونمیں سے یعنی صحابیوں میں سے اور پڑہی سورۃ فاتحہ اوپر یعنی بکریوں کے یعنی اس شخص نے اونسے کہا کہ میں منتر پڑہتا ہوں اس شرط پر کہ دو تم مجکو اتنی بکریاں پس وے راضی ہوئے پہر اونہوں نے پڑہی فاتحہ بنا بر اسکے کہ آیا ہی فاتحۃ الکتاب شفا من السم پس اچھا ہو گیا وہ پہر لایا یہہ بکریاں اپنے یاروں کے پاس پس مکروہ جانا یاروں نے اس لینے اوسکے کو اور کہا اونہوں نے کہ لی تو نے کتاب اللہ پر مزدوری یہاں تک کہ آئے وہ صحابہ مدینہ میں اور کہا یا رسول اللہ لی فلانے شخص نے کتاب اللہ پر مزدوری پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لائق تر سب اس چیز کی کہ لو تم اوسپر مزدوری کتاب اللہ کی ہی نقل کی یہہ بخاری نے اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ اچھا کیا تم نے تقسیم کرو یعنی بکریوں کو آپسمیں اور حصہ لگاؤ واسطے میرے ساتھہ اپنے ف لفظ او سلیم شک راوی کا ہی لفظ میں کہ لدیغ کہا یا سلیم اور لدیغ اور سلیم سے ایک ہی معنی ہیں کہ سانپ کا ڈسا ہوا اور طیبی نے کہا کہ اکثر اطلاق لدیغ کا بچہو کے کاٹے ہوئے پر آتا ہی اور سلیم کا سانپ کے ڈسے ہوئے پر اس صورت میں شک راوی کا ہی معنوں میں اور بعضوں نے لکہا ہی کہ نام اون صحابی منتر پڑہنے والے کا ابو سعید خدری تہا اور جماعت صحابہ کی تیس آدمی تہی اور بکریاں بہی اونکو پہنچی والی تیس لین اور حضرت نے اپنا حصہ لگانا اسلیے فرمایا کہ تا وہ خوش ہوں اور جانیں کہ بیشک و شبہہ یہہ حلال ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا ساتھہ قرآن اور ذکر اللہ کے اور اوسپر مزدوری لینی درست ہی اور قرآن کو پڑہ کر مزدوری لینی نہیں درست اور فرق ان دونوں میں یہہ ہی کہ پڑہنا قرآن کا عبادت ہی اور

عبادت پر مزدوری لینی نہیں درست اور کسی کو کچھ پڑھ کر دم کرنا اور اوس سے اچھے ہو جانا اوسکا عبادت نہیں پس اوسپر لینا درست ہی اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ بیچنا مصحف کا اور خریدنا اوسکا اور لکھوائی کو لکھنا مصحف اور اور کتابوں دینی کا جائز ہی اور متاخرین نے تعلیم کتاب اللہ کو بھی اسپر قیاس کر کے کہا ہی کہ جائز ہی اجرت لینی اوسپر اور متقدمین نے مانند ابو حنیفہ وغیرہ کی تعلیم قرآن پر اجرت لینی کو حرام کہا ہی ع ح ع ح مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری عن خارجۃ بن الصلت عن عمہ قال اقبلنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتینا علی حی من العرب فقالوا انا انبئنا انکم قد جئتم من عند ھذا الرجل بخیر فھل عندکم من دواء او رقیۃ فان عندنا معتوھا فی القیود فقلنا نعم قال فجاؤا بمعتوہ فی القیود فقرأت علیہ بفاتحۃ الکتاب ثلثۃ ایام غدوۃ وعشیۃ اجمع بزاقی ثم اتفل قال فکانما انشط من عقال فاعطونی جعلا فقلت لا حتی اسأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کل فلعمری لمن اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق رواہ احمد وابو داود روایت ہی خارجہ بیٹے صلت کے سے کہ نقل کی اپنے چچا سے کہ کہا چلے ہم اپنے وطن کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پس گذرے ہم ایک قوم پر عرب میں سے پس کہا اوس قوم والوں نے یعنی بعضوں نے اونمیں سے یہہ کہ ہم خبر دیے گئے ہیں کہ تحقیق تم لائے ہو اس شخص کے پاس سے یعنی آنحضرت کے پاس سے بھلائی یعنی قرآن اور ذکر اللہ پس کیا ہی تمہارے پاس کوئی دوا یا منتر پس تحقیق ہمارے پاس ہی ایک دیوانہ بیڑیوں میں پس کہا ہم نے کہ ہاں ہمارے پاس منتر ہی پہر لائے وہ دیوانہ کو بیڑیوں میں پس پڑہی میں نے اوسپر سورہ فاتحہ تین دن صبح اور شام اسطرح میں کہ جمع کرتا میں تہوک اپنا پہر تہوکتا میں اوسپر کہا چچا میرے نے پس گویا کہ کہولا گیا وہ رسی بندہی ہوئی سے یعنی وہ اچھا ہو گیا جلدی پہر دیا اونہوں نے مجکو مزدوری پس کہا میں نے کہ نہ لونگا میں یہہ مزدوری یہانتک کہ پوچھوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی پہر پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس فرمایا حضرت نے کہا لے قسم ہی زندگانی اپنی کی البتہ جو شخص کہ کہاتا ہی ساتھ منتر باطل کے برا کرتا ہی تحقیق کہایا تو نے ساتھ منتر حق کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف منتر باطل وہ ہی کہ جسمیں ذکر ہو ستاروں کا اور مدد مانگنی ستاروں اور جنات سے اور ماسوا اوسکے سوای اللہ تعالی کی اور منتر حق وہ ہی کہ جسمیں ذکر اللہ اور کلام الہی ہو اور اگر کوئی کہے کہ قسم ساتھ غیر نام خدا تعالی کی کہانی منع ہی پہر حضرت نے کیونکر یہہ قسم کہائی جواب یہہ کہ مراد اس سے قسم نہیں ہی بلکہ جاری ہوتا ہی یہہ لفظ عرب کے کلام میں بسبب عادت کے ونیکے یا یہہ قسم پہلے منع ہونے قسم غیر نام خدا کے کہائی ہوا اور طیبی نے کہا کہ حضرت کو شاید جائز تہی ایسی قسمیں کی کہانی اس میں یہہ حضرت کی خصوصیات سے تہی ع ح مولانا وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مزدور کو مزدوری اوسکی پہلے خشک ہونے پسینے اوسکے کے یعنی بعد کام کر چکنے کے مزدور کو مزدوری بہت جلدی دو دیر نکرو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وعن الحسین بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للسائل حق وان جاء علی فرس رواہ احمد وابو داود وفی المصابیح مرسل اور روایت ہی حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے مانگنے والے کے حق ہی اگرچہ آوے گہوڑے پر نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے اور مصابیح میں کہا کہ یہہ حدیث مرسل ہی ف یعنی خالی نہ پہیر سائل کو اگرچہ گہوڑے پر چڑہ کر آوے یا مانگنے کو اور کہا کہ نہ پہیر سائل کو اگرچہ آوے تیرے پاس ایسی حال سے کہ دلالت کرے اوسکی غنا پر یہہ گمان کر کہ اگر اسکو حاجت سوال کی نہوتی تو کاہیکو ذلیل کرتا اپنے آگے اپنے تئین اور گویا دینا اجرۃ ہی اوسکے سوال کی اس سبب سے باب الاجارہ میں اس حدیث کو لائے اور اس حدیث کی اسناد میں کلام ہی کہ بعضی محدثین نے کہا ہی امام احمد نے کہا کہ کچھ اصل اسکی نہیں اور کہا کہ یہہ حدیث بازاروں میں پہرتی ہی اور ابو داود نے اس سے سکوت کیا ہی پس کہ نزدیک قابل دلیل پکڑنے کے ہی اور کہا مصابیح میں کہ یہہ حدیث مرسل ہی اور تحقیق یہہ ہی کہ [illegible]

بیع میں ع ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عتبة بن المنذر قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ
طسم حتی بلغ قصة موسی قال ان موسی علیہ السلام آجر نفسه ثمان سنین او عشرا علی عفة فرجه وطعام بطنه رواہ
احمد وابن ماجة روایت ہی عتبہ بن منذر سی کہ کہا انہوں نے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑہی طسم یہانتک کہ پہونچی قصہ حضرت
موسی تک فرمایا تحقیق موسی علیہ السلام نے مزدوری میں دیا ذات اپنی کو آٹھ برس یا دس برس واسطے بچانے شرمگاہ اپنی کی اور طعام پیٹ اپنی کے
نقل کی یہہ احمد اور ابن ماجہ نے ف سورہ طسم یعنی سورہ قصص میں ذکر ہی حضرت موسی علیہ السلام کے جانیکا مدین میں اور ملاقات کرنا اونکا
حضرت شعیب علیہ السلام سی اور نکاح ہونی حضرت موسی ع کا اونکی بیٹی سی اور مزدوری کرنی کا حضرت موسی کا انکی تئین پس جب حضرت اس قصہ
تک پہونچی تو کلام مذکور فرمایا اور مراد بچانی شرمگاہ سے نکاح ہی حاصل یہہ کہ اونہوں نے انکی بیٹی سی نکاح کیا اس شرط پر کہ میں آٹھ برس یا دس برس
تک بکریاں تمہاری چرایا کرونگا اور اسکو مہر ٹہرایا اونکی شریعت میں درست تہا کہ خدمت آزاد کو مہر ٹہرا دیں اور یا مہر اور ہو گا اور یہہ خدمت بطریق
احسان کی ہو اور اس مسئلہ میں اختلاف ہی حنفیہ تو کہتی ہیں کہ نہیں جائز ہی نکاح کرنا کسی عورت کا عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی خاوند آزاد اوسکا
برس دن تک مثلا اور یہہ درست ہی کہ نکاح کری عورت سی عوض اسکی کہ خدمت کری اوسکی غلام خاوند کا برس دن تک اور امام شافعی کے نزدیک
درست ہی نکاح کرنا عوض مزدوری کی واسطے بعضے کاموں کی اور خدمت کی جسکی ہو سکتا ہو اجرا یا مخدوم فیہا معلوم ع ع وعن عبادة بن
الصامت قال قلت یا رسول اللہ رجل اهدی الی قوسا ممن کنت اعلمه الکتاب والقرآن ولیست بمال فارمی علیها فی
سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق طوقا من نار فاقبلها رواہ ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے
کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ ایک شخص نے بطریق تحفہ کے بہیجی طرف میرے کمان ان شخصوں میں سے کہ تہا سکہلاتا اونکو کتاب اور قرآن اور نہیں ہی کمان
مال میں تیر اندازی کرونگا میں اوس سی بیچ راہ خدا کے فرمایا اگر تو دوست رکہتا ہی یہہ کہ طوق پہنایا جاوے طوق آگ کا پس قبول کر اوسکو نقل کی یہہ
ابو داود اور ابن ماجہ نے ف نہیں ہی کمان مال یعنی کمان ایسی چیز نہیں ہی کہ شمار کیجاوی مال اور اجرت بلکہ وہ سامان لڑائی کا ہی کہ تیر اندازی
کرونگا اوس سی جہاد میں پس جواب دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں وہ تیری لئی اجرت کلام اللہ کی لیکن تم باطل کر چکی تیرے اخلاص کو پس لی تو اسکو
اور جو حرام کہتی ہیں اجرت لینے کو تعلیم علوم دین پر وہ دلیل پکڑتے ہیں ساتھ ظاہر اس حدیث کے ع ع **باب احیاء الموات والشرب**
باب ہی بیچ بیان آباد کرنے زمین مردہ کے اور بیچ حق پانی پلانے کے ف نہایہ میں لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتی ہیں کہ جسمیں نہ زراعت ہو اور نہ مکان
اور نہ اوسکا کوئی مالک ہو اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ موات اوس زمین کو کہتے ہیں کہ فائدہ نہ اوٹہایا جاوے اوس سے بسبب منقطع ہونی پانی اوس سے
یا بسبب غلبہ پانی کی اوسپر یا کوئی اور چیز اوسمیں ایسی ہو کہ مانع ہو زراعت سی یعنی جو زمین کہ عادی ہو یعنی قدیم ہی کہ مالک نہیں کوئی اوسکا یا مملوک
ہی اسلام میں کہ معلوم نہیں مالک اوسکا اور دور ہی بستی سے اسقدر کہ اگر کہڑا رہے آدمی کنارہ بستی پر اور آواز کری تو آواز اوسکی اوس زمین تک نہ پہونچے
پس وہ زمین موات ہی انتہی اور احیاء موات سے مراد ہی آباد کرنا اوسکا اور آباد کرنا ساتھ مکان بنانے کے ہوتا ہی یا درخت بونی یا کہیتی کرنی یا پانی دینی کے
یا ہل چلانے کے کذا فی الدر المختار اور حکم اس طرح کی زمین کا آباد کرنیکا یہہ ہی کہ آباد کرنیوالا مالک اوسکا ہو جاتا ہی پر آباد کرنی میں اذن لینا امام کا شرط ہی
امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن لینا شرط نہیں اور شرب ساتہ زیر شین کے حصہ پانی کو کہتے ہیں اور شریعت میں
عبارت ہی نوبت انتفاع سی ساتہ پانی کے کہ دیوی پانی کہیتی میں اور جانوروں کو پلاوی اور لوگوں کو حق ہی پانی میں کہ منع کرنا چاہی اونکو اوس سی اور بیان کیا
ہی درمیان پانی دریا اور نہروں اور نالوں اور اون پانیوں کی کہ باسنوں میں بہری ہوئی ہیں اور احکام اونکی مذکور ہیں فقہ میں اور نہ حسب ہمارا اسمیں

کہ دریا کے پانی میں سب لوگوں کا حق ہی پہنچ سکے اور نہریں کہود کر پانی لیجانے میں اپنے زمینوں میں نفع لینا پانی دریا
مانند نفع لینے کے ہی آفتاب و چاند و ہوا سے کہ خصوصیت کسیکے ساتہہ نہیں کہ کوئی سب لوگ نہیں شریک ہیں اور کنوؤں اور ندیوں میں بہی سب لوگوں کا حق ہے
لیکن اگر کوئی چاہے کہ اوس پانی سے زمین کو احیا کرے یعنی افتادہ زمین میں زراعت کرے تو اہل نہر اوس سے منع کر سکتے ہیں نقصان کے سبب ادنکو پانی
پانی لینا اوسکا اس لیے کہ اوسمین خالص اونہین کا حق ہی اور جو پانی کہ باسنوں میں بہرا جاتا ہی مملوک ہو جاتا ہی اور حق غیر اوس سے منقطع ہوتا ہی جیسیکہ شکار
کسی نے پکڑا تو اوسکی ملک میں آجاتا ہی اور اگر کنواں اور نہر اور چشمہ کسیکی ملک میں ہوں تو پہنچتا ہی اوسکو منع کرنا غیر کو داخل ہونے سے اپنی ملک میں
کہ اوس پانی پاوے مگر نزدیک اوس پانی کے بیچ غیر ملک کسیکے اور اگر نہ پاوے وہ پانی تو کہا جاوے مالک نہر کو کہ یا تو خود پانی لادے یا اجازت دے اوسکو تا آوے اور پانی لے
بشرطیکہ کنارے کنوئیں کو نہ توڑ ڈالے اور اگر کہودا ہو کنواں بیچ زمین موات کے تو منع کرنا پانی کے لینے سے نہیں پہنچتا اوسیکے زمین مالک اوسکی ہوتی ہی پانی
ملک ہوتا ہی اور اگر وہ منع کرے اور یہ شخص ڈرتا ہی اپنی ہلاک ہونے سے اور سواری کی ہلاک ہونے سے تو پہنچتا ہی اوسکو کہ لڑے ہتہیار سے اور پانی کنوئیں کا مباح
ہی غیر مملوک بخلاف اوس پانی کے کہ باسنوں میں بہرا ہو کہ اگر ڈرتا ہو ہلاک سے تو لڑے بغیر ہتہیار کے اور اسیطرح طعام حالت مخمصہ میں اور بعضوں نے کہا کہ
سبب یہی کہ کنوئیں کا پانی نہ دینے میں بہی لڑے بغیر ہتہیار کے اسلیے کہ وہ مرتکب گناہ کا ہوا اور یہ قائم مقام تعزیر کے ہی یہ سب مسائل مذکور ہیں ہدایہ میں

الفصل الاول

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اعمر ارضا ليست لاحد فهو احق قال عروة قضى به عمر في خلافته رواه البخاري روایت ہی عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ آباد کرے زمین کو کہ نہیں کسیکی ہے وہ لائق تر ہی ساتہہ اوسکے کہا عروہ نے کہ حکم کیا ساتہہ اسکے حضرت عمر نے بیچ خلافت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اوسکو حکم کرنے سے معلوم ہوا کہ یہہ منسوخ نہیں ع

وعن ابن عباس ان الصعب بن جثامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا حمى الا لله ولرسوله رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ صعب بن جثامہ نے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہیں ہی روند گر واسطے اللہ اور رسول اوسکے کے نقل کی یہہ بخاری نے ف حمی سے غرض وہ زمین ہیں کہ گہانس اوسمیں روکی جاتی ہی جانوروں کے لیے جسکو بیان رونا کہتے ہیں پس معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ نہیں لائق ہی کسیکو یہہ کہ کرے یہہ مگر ساتہہ اذن اللہ کے اور رسول اوسکے ایام جاہلیت میں عادت تہی کہ سردار عرب کے گہیر لیتے تہے اپنے مواشی کے لیے اوس زمین کو کہ جسمیں گہانس اور پانی ہوتا پس حضرت نے منع کیا اوس سے مگر اجازت دی واسطے اون گہوڑوں اور اونٹوں کے کہ جہاد کے لیے تہے اور واسطے جانوروں زکوۃ کے اور نہیں جائز بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حاکم کو کہ روکے روند اپنے لیے اور اختلاف کیا ہی بیچ روکنے اوسکے واسطے اکثر مسلمانوں کے پس بعضوں نے تو کہا کہ درست ہی جیسے کہ حضرت نے کیا اور بعضوں نے کہا کہ نہیں درست جبکہ باعث تکلیف شہر والوں کا ہو روکنا اوسکا ع

وعن عروة قال خاصم الزبير رجلا من الانصار في شراج من الحرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسق يا زبير ثم ارسل الماء الى جارك فقال الانصاري ان كان ابن عمتك فتلون وجهه ثم قال اسق يا زبير ثم احبس الماء حتى يرجع الى الجدر ثم ارسل الماء الى جارك فاستوعى النبي صلى الله عليه وسلم للزبير حقه في صريح الحكم حين احفظه الانصاري وكان اشار عليهما بامر لهما فيه سعة متفق عليه اور روایت ہی عروہ سے کہا جہگڑا کیا زبیر نے اور ایک شخص نے انصار میں سے بیچ نالیوں پانیکی زمین سنگستان کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی دے اے زبیر یعنی اپنی زراعت کو پہر چہوڑ دے پانی طرف زراعت ہمسایہ اپنے کے پس کہا انصاری نے کہ یہہ حکم اس لیے کرتے ہو کہ ابن پہوپہی ہیں آپکی یعنی تمہاری پس متغیر ہوا چہرہ حضرت کا پہر فرمایا پانی دے اے زبیر پہر روک رکہہ پانی یعنی مت چہوڑ پانی اوسکی زراعت میں یہاں تک کہ پہنچے منڈیر تک یعنی پہنچے پانی تمام زمین میں اور اندازہ کیا ہی اوسکو ساتہہ پہنچنے پانی کے پاشنہ تک پہر چہوڑ دے پانی طرف ہمسایہ اپنے کے پس پورا دلوایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے زبیر کو حق اونکا بہم صریح حکم سے اوسوقت کہ غصہ دلایا حضرت کو انصاری نے اور تہے حضرت کہ مشورہ دیا تہا اون دونوں کو بہی مرتبہ ایک
امر کا کہ واسطے اون دونوں کے تہی اوسمین فراخی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عروہ بن زبیر ابو عبد اللہ کبار تابعین سے ہین اور سات فقیہ مدینہ
مین سے اونمین سے ایک یہہ بہی ہین اور ماں انکی اسماء بیٹی حضرت ابوبکر کی ہین اور باپ انکے زبیر حضرت کی پہوپہی کے بیٹے ہین کہ نام اونکا صفیہ بنت عبد المطلب تہا
اور زبیر قدیم الاسلام ہین سولہ برس کی تہی کہ اونکی چچانے عذاب یا اونکو ساتہہ دہوین کے تاکہ چہوڑ دوین اسلام کو پس نہ چہوڑا اور حضرت کے ساتہہ حاضر رہی ہین
لڑائیون مین اور عشرہ مبشرہ مین سے ہین بیچ اور ایک انصاری ایک نالی مین سے پانی کہیتونکو دیا کرتے تہے پس ایکبار وہ دونون جہگڑے اوسنے کہا مین پہلے پانی
دون کہیت کو انہون نے کہا مین پہلی دون پہر دونون حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا کہ اے زبیر تو پانی اپنی کہیت کو دے پہر پانی
کی زمین مین چہوڑ دے کہ زبیر کی زمین اونچی تہی اوسکی زمین سے اور متصل تہی نالی سے اسپر اوس انصاری نے کہا کہ زبیر آپکی پہوپہی کے بیٹے ہین اسلیے یہہ حکم دیا حضرت خفا ہو
اور زبیر کو فرمایا کہ تو اچہی طرح پانی اپنے کہیت کو دے جو کہ حق تیرا ہے پہر اپنے ہمسایہ انصاری کی طرف چہوڑ اور بیچ صریح حکم کے یعنی صریح حکم کیا کہ زبیر تمام حق
اپنا لیلے اور سے تہے حضرت الخ یعنی اول حضرت نے زبیر کو حکم کیا تہا کہ کچہہ حق اپنا از راہ احسان کے نہ لے ہمسایہ پر چہوڑ دے بغیر اسکے کہ واجب ہے یہہ امر
اوسپر پہر جب انصاری نے از راہ جہل کے قبول نہ کیا تو حضرت نے حکم کیا زبیر کو ساتہہ پورا حق لینے اپنے کے رہا یہہ کہ گستاخی انصاری کی بہ نسبت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے کس سبب سے تہی بعضون نے تو کہا کہ وہ منافق تہا اور انصاری اوسکو اس لیے کہا کہ انصار کے قبیلے مین سے تہا انصار کے قبیلون
بعضی منافق بہی تہے مانند عبد اللہ بن ابی وغیرہ کے اور قتل اوسکو یا تو اس لیے نہ کیا کہ تالیف دلکی منظور تہی یا واسطے صبر کرنے کے ایذائی منافقون پر تا لوگ
نہ کہین کہ محمد اپنی اصحاب کو قتل کرتے ہین اور بعضون نے کہا کہ وہ مومن تہا اور از راہ غصہ کے اسطرح کی گستاخی کر بیٹہا واللہ اعلم ع ح وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو تم زیادہ پانی کو تاکہ منع کرو بسبب اوسکے زیادہ گہانس کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مواشی کو گہانس وہان
چراتے ہین جہان پانی ہوتا ہے پس اگر پانی پلانے سے جانورونکو منع کروگے تو کوئی وہ گہانس کا ہیکو چرا دیگا پس پانی سے کیا منع کیا گویا گہانس سے منع کیا اور گہانس ار
کی احتیاج مواشی کو پڑتی ہے منع کرنا اوس سے درست نہین پس پانی پلانیکو نہ منع کرو تا اوس سے باز رکہنا گہانس سے نہ لازم آوے وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا ینظر الیہم رجل حلف علی سلعۃ لقد اعطی بہا اکثر مما
اعطی وہو کاذب ورجل حلف علی یمین کاذبۃ بعد العصر لیقتطع بہا مال رجل مسلم ورجل منع فضل ماء فیقول اللہ الیوم
امنعک فضلی کما منعت فضل ما لم تعمل یداک متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہین کہ نہین بولیگا اونسے اللہ دن قیامت کے یعنی بولنا رحمت کا نہ ملامت کا اور نہ دیکہیگا طرف اونکی یعنی نظر عنایت سے نہ نظر غضب سے
ایک وہ شخص کہ قسم کہاتا ہے اوپر اسباب کے کہ تحقیق دیا جاتا تہا وہ شخص یعنی بیچ بدلی اس اسباب کے زیادہ اوس چیز سے کہ دیا گیا یعنی وہ شخص اسباب بیچتا ہے
اور خریدار سے مول بتاتا ہے اور یہی والا قسم کہاتا ہے کہ مجکو زیادہ اس سے ملتا تہا اور حال آنکہ وہ شخص جہوٹا یعنی اس قسم مین اور دوسرا وہ شخص کہ قسم
کہاتا ہے ایک چیز پر قسم جہوٹی پیچہے نماز عصر کے تاکہ لے لیوے بسبب اوس قسم کے مال مرد مسلمان کا اور تیسرا وہ شخص کہ منع کیا اوسنے زیادہ پانی کو پس فرمایگا
اللہ تعالی یعنی دن قیامت کے کہ آجکے دن منع کرونگا مین تجکو فضل اپنے سے جیسا منع کیا تو نے زیادہ پانی سے کہ نہین بنایا تہا اوسکو تیرے ہاتہون نے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پیچہے نماز عصر کے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہے کہ قسمین مغلظ اوس وقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو
اسلیے کہ وہ وقت بزرگ ہے پس ہوگی قسم جہوٹی اوس وقت بہت بری اور مال مرد مسلمان کا اور اسیطرح حکم مین مال ذمی کا ہے اور ہاتہون تیرے نے

یعنی انہیں قدرت سے نہیں نکلا تہا بلکہ محض انہیں کی قدرت سے نکلا تہا اگرچہ کنوا اور نہر آدمی کی مشقت سے بنتے ہیں لیکن نکلنا پانی کا محض اللہ ہی کی قدرت سے ہی نوع ہی وَذُكِرَ حَدِيثُ جَابِرٍ فِي بَابِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوعِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی بیچ باب المنہی عنہا من البیوع کے

ف وہ حدیث یہہ ہی نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع فضل الماء صاحب مصابیح نے یہاں ذکر کی تہی اور ہمنے وہاں نوع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْأَرْضِ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص گھیرے دیوار زمین پر پس وہ واسطے اوسکی ہی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی زمین موات پر دیوار گھیرے تو وہ زمین اوسکی ملک ہو جاتی ہی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی کہ دیوار کھینچنی کافی ہی بیچ ملک ہونے زمین موات کی اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی بیچ مشہور تر روایتوں کے اور تینوں اماموں کے نزدیک شرط ہی احیا یعنی آباد کرنا کہ بیان اوسکا اول باب میں ہو چکا اور دیوار کھینچنی کو احیا میں دخل ہی نہیں اور مراد حدیث میں دیوار کھینچنا واسطے سکونت کے ہی نوع نوع وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ نَخِيلًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی اسما بیٹی ابی بکر کی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کر دی واسطے زبیر کے درخت کہجوروں کے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف احتمال ہی کہ یہہ درخت خمس میں سے تہے کہ حق اوسکا تہا یا زمین موات تہی کہ آباد کیا اوسکو نوع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ فَأَجْرَى فَرَسَهُ حَتَّى قَامَ ثُمَّ رَمَى بِسَوْطِهِ فَقَالَ أَعْطُوهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی زبیر کو بقدر دوڑنے گہوڑے اوسکے یعنی ایک دوڑ میں گہوڑا جہاں جا ٹہہرے وہاں تک پس دوڑایا زبیر نے گہوڑا اپنا یہاں تک کہ ٹہہرا پہر پہینکا کوڑا اپنا پس فرمایا حضرت نے دو زبیر کو جہاں تک کہ پہنچا ہی کوڑا نقل کی یہہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ فَأَرْسَلَ مَعِي مُعَاوِيَةَ قَالَ أَعْطِهَا إِيَّاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علقمہ بن وائل سے اونہوں نے اپنے باپ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی اوسکو ایک زمین حضرموت میں کہا وائل نے کہ بہیجا حضرت نے ساتہہ میرے معاویہ کو تاکہ نپوا دیں وہ زمین مجکو فرمایا حضرت نے معاویہ کو دے وہ زمین وائل کو نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف حضرموت نام ایک شہر کا ہی اور وائل بن حجر وہیں کے تہے نوع وَعَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَأْرِبِيِّ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِي بِمَأْرِبَ فَأَقْطَعَهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَرَجَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ مَاذَا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابیض بیٹے حمال ماربی سے کہ وہ آیا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوال کیا حضرت سے یہہ کہ جاگیر دیں اوسکو کان نمک کی وہ کہ تہی مارب میں پس جاگیر دی حضرت نے کان نمک اوسکو پس جبکہ پہرا ابیض کہا ایک شخص نے یعنی اقرع بن حابس تمیمی نے کہ یا رسول اللہ آپ نے اوسکو جاگیر دیا آپ نے اوسکو پانی تیار کہا روایت کرنیوالے نے ابیض سے پس پہیر لیا حضرت نے اوسکو ابیض سے کہا راوی نے اور سوال کیا اوس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین پیلو دنکی گہیری جاوے فرمایا وہ کہ نہ پہنچیں اوسکو پاؤں اونٹوں کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف مارب نام ایک جگہ کا ہی یمن میں اور پانی طیار بہت ہمیشہ رہنیوالا کہ منقطع ہو مادہ اوسکا اور پہیر لیا الخ یعنی حضرت نے اول گمان کیا تہا کہ وہ قطعہ یا ستہ اوس کان کے ہی کہ حاصل ہو تا ہی اوس سے نمک ساتہہ محنت و مشقت کے جب جانا کہ وہ طیار ہی بغیر محنت و مشقت کے نمک ہر چیز موجود ہی مانند پانی اور گہانس کے پہیر لیا اوسکو واسطے متعلق ہونے حق سب لوگوں کا ساتہہ اوسکے پس صلاح کار اور رعایت حق پہیر لینی میں ونکی حاصل ہی کہ جب ظاہر ہوا حضرت کو کہ وہ مانند پانی طیار کے ہی پہیر لیا اوسکو اور اس سے معلوم ہوا کہ جاگیر کر دینا کان کا جائز ہی جبکہ ہو پوشیدہ کہ نہ حاصل ہو اوس سے کچہہ مگر ساتہہ رنج و محنت کے اور جبکہ ہو ظاہر کہ حاصل ہو

مقصود وادی سے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین ہی جنکی آبپاشی کی جاتی ہی یعنی پہلی بار آپ نے زبیر کو حکم کیا تھا کہ تہوڑا پانی لیکر چہوڑ دین اور یہ نرمی کی اور دوسری بار پورا حق دلوایا اور اس سے معلوم ہوا کہ حاکم اگر حکم
کری پہر ظاہر ہو کہ حق اوسکے خلاف مین ہی تو جائز ہی کہ توڑ ڈالی اپنے حکم کو اور رجوع کری اوس سے اور گہیری جاوے یعنی احیا یعنی آباد کیجاوے اور نہ پہونچیں
پاؤن اونکی بہی جو کہ الگ ہو جائگا اور عمارات سے اور اسمین اہل ہی اسپر کہ ایسا نہین جائز ہی قریب عمارات کے اسلیے کہ وہان احتیاج پڑتی ہی جانورون کے
چرانیکی ۱۲ ش ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلٰثٍ فِي الْمَاءِ وَالْكَلَأِ وَالنَّارِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان شریک ہین تین چیزونمین پانی اور گہاس اور آگ مین نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نے ف مراد پانی سے پانی کنوین اور ندی کا ہی نہ پانی بہرا ہوا باسن مین چنانچہ بیان مفصل اسکا ترجمۃ الباب مین ہو چکا ہی اور گہاس
سے وہ گہاس مراد ہی کہ جنگل مین اوگی ہو اور آگ یعنی اگر کسیکے پاس آگ ہو تو نہین پہنچتا ہی اوسکو کہ منع کری کسیکو آگ لینی سے اور چراغ جلانیسے اور اوسکی روشنی مین
بیٹہنے سے اور مانند اسکے لیکن اوسکو جائز ہی کہ منع کری اوس شخص کو کہ لے اوس مین سے سلگتی ہوئی لکڑی اسلیے کہ اس سے آگ ناقص ہو جائیگی اور بجہہ جائیگی اور بعضون
نے کہا کہ مراد آگ سے سنگ چقماق ہی یعنی منع کری کسیکو اوس پتہر کے لینی سے جبکہ ہو زمین موات مین ۱۲ ش ع وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَاءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اسمر بن مضرس سے
کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس بیعت کی مینے حضرت سے یعنی مسلمان ہوا پس فرمایا جو شخص کہ سبقت کری یعنی پہنچ جاوے طرف ایسے پانی کے کہ
نہ پہنچا طرف اوسکی کوئی مسلمان پس وہ واسطے اوسکے ہی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی جو کوئی لیوی پانی مباح مین سے پس وہ پانی لیا ہوا ملک اوسکی ہو جاتا ہے
اور وہ پانی کہ باقی رہا اوس جگہہ وہ اوسکی ملک مین نہین آتا اور ایسا ہی حکم اور مباح چیزونکا ہی مانند گہاس اور لکڑی وغیرہ کے ۱۲ ش ع وَعَنْ طَاؤُسٍ
مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِيُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ مِّنِّيْ
رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَرُوِيَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ
عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ
اللّٰهُ اِذًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِمْ حَقُّهُ اور روایت ہی طاؤس سے بطریق ارسال کے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ آباد کری زمین خراب کو پس وہ واسطے اوسکی ہی اور قدیم زمین واسطے اللہ کے اور رسول اوسکی کی ہی پہر واسطے تمہارے ہی میری طرف سے نقل کی یہہ شافعی نے اور
روایت کی گئی شرح السنہ مین یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دی واسطے عبد اللہ بن مسعود کے گہر مدینہ مین اور وہ گہر تہے درمیان آبادی انصار کے یعنی درمیان مکانون
اور کہجورون اونکی کے پس کہا بیٹون عبد بن زہرہ کے نے کہ دور رکہو ہمسے ام عبد کے بیٹے کو یعنی عبد اللہ بن مسعود کو پس فرمایا واسطے اونکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس کیون بہیجا ہی مجکو اللہ نے اسوقت تحقیق اللہ تعالی نہین پاک کرتا اوس امت کو کہ نہ لیا جاوے واسطے ضعیف کے اونمین حق اوسکا ف قدیم زمین
کہ نہ معلوم ہو مالک اوسکا نسبت کیا اوسکو طرف عاد قوم ہود علیہ السلام کے بسبب قدیم ہونے زمانے اونکے کے واسطے مبالغہ کے اور مراد اوس سے زمین خراب ہی اور
رسول اوسکی کی الخ یعنی مین تصرف کرتا ہون اوس مین جس طرح چاہتا ہون اور دیتا ہون جسکو چاہتا ہون اور اذن دیتا ہون اوسکی آباد کرنیکا اور کہا قاضی نے کہ جملہ ثم ہی لکم سے
معلوم ہوا کہ ذکر کرنا اللہ کا تمہید ہی واسطے ذکر رسول کے اور انکی تعظیم شان کے لیے اور حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ کا ہی اور گہر جو حضرت نے عبد اللہ کو دیے
واقع تہے درمیان عمارتون اور کہجورون کے درختون انصار کے بیچ انصار کرنا گویا یہہ کہ مکان عبد اللہ بن مسعود کا درمیان مکانون انکے ہوا اور مسعود باپ
عبد اللہ کے حلیف تہے بیٹون عبد بن زہرہ کے ایام جاہلیت مین اور ام عبد ماں عبد اللہ کی ہی اور کنیت دونون کی ہی تو ایسے بیٹون عبد بن زہرہ نے کہا کہ علیحدہ عبد
کے بیٹے عبد اللہ بن مسعود کو ہمسے الگ رکہو اور اسطرح جواب دیا ہو کہا ازراہ حقارت کے کہا پس حضرت نے جواب دیا کہ مجکو اللہ نے کیون بہیجا ہی یعنی جبکہ

میں نصیحت ضعیفوں کی اور مددگاری مسکینوں کی نکرون تو بہتر تہا کا ہیکے لیے ہوگا اور حکمت کے سمجھنے میں کیا ہوگی اللہ تعالی پاک نہیں کرتا اگر نہ ہو وے حق اوس میں حق
کو کہ حق ضعیفوں کا انمیں نہیں لیا جاتا ہے یعنی عبداللہ بن مسعود ضعیف ہے تم میں پس تمکو لازم ہے کہ تقویت دو اسکی کروں شرح نوح وعن عمرو بن شعیب
عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی
الاسفل رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بیچ پانی مہزور کے یہہ کہ بند کیا جاوے یہان تک کہ پہونچے ٹخنون تک پہر چہوڑ دیوے اوپر والا نیچے والے پر نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف مہزور نام ایک پانی کا تہا بنی قریظہ میں کہ وہان سے پانی آتا تہا کہیتوں اور باغوں میں انکی پس حضرت نے حکم فرمایا کہ جسکی زمین نزدیک ہو نالے سے اول اوسکا حق
ہے پانی دینے کا یہان تک کہ ٹخنون تک پہنچا وے پہر چہوڑ دے پانی کو واسطے نیچے والے کے اوس میں کہ نیچی اوس سے ہے اور ایسیہی حکم ہر نہر کا ہے کہ جاری ہوا ہو بغیر عمل او محنت
کسی کی کہ جسکی زمین جانب بلندی میں ہو وہ تا پہنچنے پانی کے پاشنہ تک روک رکہے اور جب پانی اس قدر ہو جاوے تو چہوڑ دے تا جو زمین نیچی اوس سے ہو اوسمین پہنچے شرح وعن
سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار ومع الرجل اہلہ فکان سمرۃ یدخل علیہ فیتاذی
بہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیبیعہ فابی فطلب ان یناقلہ فابی قال
فہبہ لہ ولک کذا امرا رغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال للانصاری اذہب فاقطع نخلہ رواہ ابوداود اور روایت ہے
سمرہ بن جندب سے یہہ کہ تہے اوسکے کتنے ایک درخت کہجوروں کے بیچ باغ ایک شخص کے انصار میں سے اور ساتہہ اوس شخص کے اہل اوسکے تہے یعنی باغ میں اوسکے
ساتہہ اہل وعیال ہی اوسکے رہتے تہے پس تہا سمرہ کہ آتا تہا باغ میں پس ایذا پاتا تہا انصاری سبب اوسکے پہر آیا انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر
کیا یہہ روبرو حضرت کے پس طلب کیا طرف مجلس شریف کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سمرہ کو تا کہ بیچے انصاری کے ہاتہہ یعنی درخت کہجور کے تا کہ نہ ایذا دے اوسکو پس نہ مانا سمرہ نے
پہر طلب کیا حضرت نے یہہ کہ بدل کرے ان درختوں کو ساتہہ درختوں انصاری کے اور جگہ تہے پس نہ مانا سمرہ نے فرمایا حضرت نے پس بخش دے تو یہہ درخت اوسکو اور واسطے
تیرے ایسا ہو یعنی بہشت کی نعمتیں ملینگی یہہ امر ہے کہ رغبت دلائی اوس میں یعنی یہہ امر بطریق سفارش اور رغبت دلانے کی ہے یا ترجمہ اسکا یہہ ہے کہ فرمایا حضرت نے ایک امر
رغبت کا یعنی ثواب کا پہر ذکر کیا پس نہ مانا سمرہ نے پہر فرمایا حضرت نے سمرہ کو کہ تو ضرر پہنچانیوالا ہے یعنی انصاری کو اور جو کوئی ضرر کسیکو پہنچاوے واجب ہے تا ہی
دفع ضرر کا اوس سے پس فرمایا انصاری کو کہ جا اور کاٹ ڈال اوسکے درخت کہجوروں کو نقل کی یہہ ابوداود نے ف کہا بعضوں نے کہ نام اوس انصاری کا مالک
بن قیس تہا اور حضرت نے جو سمرہ کو حکم درخت کاٹنے کا کیا اور اونہوں نے نہ مانا تو سبب اسکا یہہ ہے کہ وہ امر وجوب کے لیے نہ تہا بلکہ بطریق سفارش کے تہا اسلیے مقصود
رغبت دلانی ثواب میں تہی الا کیونکر متصور ہو سکتا ہے کہ سمرہ کہنا حضرت کا نہ مانتے اور شاید کہ حضرت نے حکم کیا انصاری کو درخت کاٹنے کا اسلیے کہ معلوم ہو حضرت کو
سمرہ ضرر پہونچاتا ہے اوسکو کہ درخت بعاریت لگایا تہا اور اب نہ بیچتا ہے نہ بدلتا ہے نہ ہبہ کرتا ہے شرح وذکر حدیث جابر من احیی ارضا فی
باب الغصب بروایۃ سعید بن زید وسنذکر حدیث ابی صرمۃ من ضار اضر اللہ بہ فی باب ما ینہی من التہاجر اور ذکر کی گئی حدیث
جابر کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہے من احیی ارضا باب غصب کے میں ساتہہ روایت سعید بن زید کی اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابی صرمہ کی کہ ابتدا اوسکا یہہ ہے من ضار
اضر اللہ بہ بیچ باب ما ینہی من التہاجر کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عائشۃ انہا قالت یا رسول اللہ ما الشیء
الذی لا یحل منعہ قال الماء والملح والنار قالت قلت یا رسول اللہ ہذا الماء قد عرفناہ فما بال الملح والنار قال یا حمیراء
من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع ما طیبت تلک الملح
ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث یوجد الماء فکانما اعتق رقبۃ ومن سقی مسلما شربۃ من ماء حیث لا یوجد الماء

بمعالجتہا احیاہا رواہ ابن ماجہ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ انہون نے کہا یا رسول اللہ کیا چیز ہی کہ نہیں درست ہی منع دینا اوسکا فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہا حضرت عائشہ نے کہا میں نے یا رسول اللہ یہہ پانی تحقیق جانا ہم نے اوسکو یعنی پہچانا ہم نے حال پانی کا اور احتیاج لوگون کی اور حیوانات کی ساتھ اوسکے اور ضرر پہنچانا اونکو نہیں پس کیا حال نمک اور آگ کا یعنی یہہ چیزین مثل پانی کی نہیں ہین حقیر چیزین ہین پس نہ دینا انکا کیا اعتبار رکہتا ہی فرمایا ای حمیرا جو شخص کہ دیوی آگ کسیکو پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ پکایا اوس آگ نے اور جس شخص نے کہ دیا نمک پس گویا کہ تصدق کیا تمام اوس چیز کو کہ اچھا کردیا اوس نمک نے اور جسنے پانی پلایا مسلمان کو ایکبار پلانا اوس جگہ کہ پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ آزاد کیا ایک بردہ اور جسنے پلایا کسی مسلمان کو پانی ایکبار پلانا اوس جگہ کہ نہیں پایا جاتا ہی پانی پس گویا کہ زندہ کیا اوسکو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** زندہ کیا اوسکو یعنی نفس مسلمان کو اور حضرت عائشہ نے جو دعوی کیا تہا پانی کی حال جاننے کا اس دعوے کے ذکر کرنیکے لیے حضرت نے اونکی نہی کا ثواب اور خبر کو بیان کیا یعنی تو نہیں جانتی ہی حال پانی کا اسطرح مفصل

باب العطایا

یہہ باب ہی بیچ بیان بخششون کے **ف** اس باب مین بیان ہی قسم بخشش کی مانند وقف اور ہبہ اور عمری اور رقبی کی کذا قال الشیخ رح اور عطا علی رح نے لکہا ہی کہ عطایا سے مراد بخششین امرا کی اور انعام اونکی ہین کہا امام غزالی نے منہاج العابدین مین کہ بیچ جائز ہونے لینے بخششون سلاطین کے اختلاف کیا ہی علما نے بعضون نے تو کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا اوسکی حرام ہونیکا لینا اوسکا درست ہی اور بعضون نے کہا کہ اولی نہ لینا اوسکا ہی جبتک کہ نہ یقین ہو اوسکی حلال ہونیکا اسلیے کہ اس زمانہ مین سلاطین کے پاس اکثر مال حرام کا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ صلی بادشاہون کے حلال ہین غنی اور فقیر کے لیے جبکہ نہ متحقق ہو کہ یہہ حرام ہی اور بال تبعیۃ والی ہی دلیل اونکی یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا تحفہ مقوقس بادشاہ اسکندریہ کا اور قرض لیا یہودی سے باوجود فرمانی اللہ تعالی کے اونکو اکالون للسحت اور بعضون نے کہا کہ جو مال کہ نہ یقین ہوا اوسکی حرام ہونیکا پس وہ حلال ہی فقیر کے لیے نہ غنی کی لیے اور نہین حرج ہی فقیر پر یہہ کہ لیوے مال سلطان کے سے اسلیے کہ اگر وہ مال ملک سلطان ہی تو لینا اوسکا اوسکو درست ہی بلا ریب اور اگر ہی وہ مال فی یا خراج یا عشر کے سے تو فقیر کے لیے اوسمین حق ہی اور اسیطرح اہل علم کے لیے بہی اوسمین حق ہی فرمایا علی رض نے کہ جو کوئی داخل ہوا اسلام مین برغبت اور یاد کری قرآن پس واسطے اوسکی بیت المال مین ہر سال دو سو درہم ہین اور اگر نہ لیگا وہ اونکو دنیا مین لیویگا اونکو عقبی مین پس جبکہ ہوا ایسا تو لی فقیر اور عالم حق اپنا ہین سے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر ان عمر اصاب ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت ارضا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فما تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث وتصدق بہا فی الفقراء وفی القربی وفی الرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیہا ان یاکل منہا بالمعروف او یطعم غیر متمول قال ابن سیرین غیر متاثل مالا متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ حضرت عمر نے پائی ایک زمین خیبر مین یعنی غنیمت مین سے انکو حصہ مین آئی اور اوسمین کہجورین تہین پس آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے پائی ہی ایک زمین خیبر مین کہ نہیں پایا مینے کوئی مال کبہی بہت نفیس نزدیک میرے اوس زمین سے پس کیا حکم کرتے ہو مجہکو اوسمین یعنی مین چاہتا ہون کہ مقرر کرون میں اوسکو واسطے اللہ کے اور مین جانتا ہون نہیں کہ کسطرح مقرر کرون آپ فرمایئے طور اوسکا فرمایا اگر چاہی تو وقف کر اصل اوس زمین کو اور تصدق کر حاصل اوسکا پس تصدق کیا اوس زمین کو حضرت عمر نے اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اصل اوسکی اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ میراث کیجاوے اور تصدق کیا حاصل اوسکا فقیروں میں اور قرابتیوں میں اور بیچ آزاد کرنے بردون کے یعنی جسکے مکاتبون کو دیتے ہین تا بدل کتابت دیکر آزاد ہوون اور بیچ راہ خدا کے یعنی غازیون اور حاجیون کے لیے اور بیچ مسافرون کے یعنی اگرچہ گہرون مین مال رکہتے ہون اور بیچ مہمانون کے نہیں گناہ اوس شخص پر کہ متولی ہوا اوس زمین کا یعنی تدبیر کرے اوسکی اور پہونچاوے حاصل اوسکا مصارف کو وہ مین یہہ کہ کہاوے اوسمین سے موافق عرف کے یعنی بقدر قوت کے لیوے یا کہلاوے یعنی اہل اپنے کو جو کہ مالدار نہو اوس حالت مین کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال کو اوسکے حاصل سے کہا ابن سیرین نے یعنی بیان کیے معنی غیر متمول کے کہ نہ جمع کرنیوالا ہو مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمین دلیل ہی درستی وقف کے اور اجماع ہی اوسپر سب مسلمانون کا اور دلیل ہی اسپر کہ وقف نہ بیچا جاوے اور نہ ہبہ کیا جاوے اور نہ میراث جاری ہوا اوسمین اور اسمین فضیلت وقف کی ہی اور وہ صدقہ جاریہ ہی اور خیبر فتح کی گئی تہی عنوۃ یعنی از راہ غلبہ کے

اور

اور غانمین میں غنیمت لینے والی مالک ہوئی اوسکی اور تقسیم کیا اونہوں نے اوسکو اور شرح السنہ میں لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی وقف کرنیوالیکو یہ کہ نفع اوٹہاوے
ساتہہ وقف اپنے کے اسلیے کہ مباح کیا حضرت نے کہانا اوسکی لیے کہ متولی ہو اوسکا اور وقف کرنیوالا متولی ہوتا ہی اور اسلیے کہ فرمایا حضرت نے کون لیتا ہی بیر رومہ پس ہوگا ڈول
اوسکا اوسمین مانند ڈولون مسلمانون کی پس خریدا اوسکو حضرت عثمان نے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا عمری جائز ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عمری وسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو
دیدے اسطرح سے کہ یہہ مکان تجکو تیری عمر تک دیا یعنی یہہ جائز ہی اور جبتک کہ وہ شخص زندہ ہی اوس سے یہہ نہیں لے سکتا ہے یہہ کہ بعد اوسکی اوسکی وارثونکو بہی پہنچتا ہی
یا نہیں اسمین اختلاف ہی اور تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ یہہ کہنا تین طرح پر ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ مالک کہے کہ یہہ مکان تیرا ہی اور تجکو دیا میں نے جبتک کہ تو زندہ ہی اور جب تو مریگا
تو تیری وارثون اور اولادکا ہوگا اسمین سب علما اتفاق کرتے ہیں کہ یہہ ہبہ ہی اور مالک کی ملک سے وہ مکان نکل جاتا ہی اور جسکو دیا اوسکی ملک میں آجاتا ہی اور
بعد اوسکے وارث اوسکی مالک ہوتے ہیں اور اگر وارث نہوں تو داخل بیت المال میں ہو اور دوسری یہہ کہ مطلق کہے کہ یہہ مکان تیرا ہی تیری مدت عمر تک جمہور کہتے ہیں کہ
حکم اسکا حکم اول ہی کا سا ہی اور مذہب ہمارا یہی ہی اور صحیح یہی ہی قول شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی علما کے نزدیک اس صورت میں بعد اوسکی مرنیکی وارثونکو نہیں
پہنچتا اور پہر مالک کیطرف رجوع کرتا ہی اور تیسرے یہہ ہی کہ کہے کہ یہہ تیری لیے ہی تیری مدت عمر تک اور اگر تو مریگا تو میری ملک میں یا میری وارثونکی ملک میں پہر آویگا صحیح یہہ ہی
کہ یہہ بہی حکم اول کا رکہتا ہی اور ہمارے نزدیک شرط فاسد ہی اور یہہ ساتہہ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح قول شافعی کا بہی یہی ہی اور امام احمد کہتے ہیں کہ یہہ عمری اسطرح کا
فاسد ہی بسبب شرط فاسد کے اور کہا امام مالک نے کہ عمری سب صورتون میں مالک کرنا منافع کا ہی ع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ الْعُمْرٰی مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق عمری میراث ہوتا ہی اسکے اہل
اوسکی کا نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جسکو مکان بطور عمری کے دیا وہ اوسکی مالک ہوتا ہی اور بعد اوسکے میراث اوسکی اولادکی ہوتا ہی ظاہر اس حدیث
کا یہی موید ہی مذہب جمہور کا ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِیَهَا
لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
شخص کو دیا گیا عمری واسطے اوسکے اور واسطے وارثوں اوسکی پس تحقیق وہ عمری واسطے اوس شخص کے ہی کہ دیا گیا عمری اوسکو یعنی مالک اوسکی ہوتا ہی نہیں پہرتا
طرف دینیوالے کے یعنی مالک کے اسواسطے کہ دینیوالے نے دیا ایسا کہ واقع ہوتی ہی اوسمین میراث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جسکو دیا اوسکی
ملک ہوجاتا ہی پس پہنچیگا بعد اوسکی مرنیکی اوسکی وارثونکو اور دینیوالیکیطرف رجوع نہیں کریگا اور ابو ہریرہ کی جو حدیث ہی اوپر گذری اوسکی فائدہ میں تین
قسمیں جو عمری کی ذکر کین اسحدیث میں قسم اول ہی اور اختلاف مذاہب کا تفصیل سے وہان ذکر کیا گیا ع وَعَنْهُ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰی الَّتِیْ اَجَازَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ هِیَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِیَ لَكَ مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی جابر سے کہ کہا نہیں ہی عمری کہ جائز رکہا اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یہہ کہ کہے مالک کہ یہہ عمری تیری لیے ہی اور تیری وارثون کے لیے
پس جسوقت کہ مطلق کہے کہ یہہ عمری تیری لیے ہی جبتک کہ جیتا رہی تو پس تحقیق وہ عمری پہر آتا ہی طرف دینیوالے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
یہہ حدیث خلاف ہی مذہب جمہور کے اور مذہب جمہور کا بیچ فائدے حدیث ابی ہریرہ کے ذکر کیا گیا پس اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ قول
جابر کا ہی بموجب رای اور اجتہاد اپنے کے نہ حدیث مرفوع ہی ع اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا اَوْ اُعْمِرَ فَهِیَ لِوَرَثَتِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا نہ رقبی کرو اور نہ عمری پس جسکو رقبی کیا گیا کچہہ یعنی کوئی زمین یا عمری کیا گیا پس عمری وہ واسطے وارثون اوسکی کے ہی نقل کی ابوداود نے

ف رقبی یہہ ہی کہ کوئی کہی کسیکو کہ مکان تجکو دیتا ہوں بایں شرط کہ اگر مین مرون پہلی تجسے تو یہہ مکان تیرا ہی پاس رہی اور اگر تو مجسے پہلے مرے تو پہرا دے طرف میرے اور رقبی مشتق ہی ارقاب سے یعنی مراقبہ کہ یعنی ہر ایک منتظر رہتا ہی موت دوسرے کا پس اس حدیث مین منع کیا رقبی اور عمری سے اور تعلیل کیا اوسکو ساتہہ اسکے کہ وہ اوس سبب کا ہوتا ہی کہ رقبی اور عمری کیا گیا واسطے اوسکی اور نکل جاتا ہی تمہاری ملک سے اور پہنچتا ہی اوسکو وارثون کو پس ضایع نکرو اموال اپنے اور نہ نکالو اپنی ملک سے ساتہہ رقبی اور عمری کی پس یہہ نہی بیچ جائز ہونی انکے ہو یا مراد یہہ ہی کہ مخالف مصلحت کے ہی ولیکن بعد کرنے کے صحیح ہوتی ہین اور یہہ ہبہ ہو جاتی ہی واسطے اوسکی وارثون کے لیے پس حاجت اسکی نہین کہ قائل ہون نسخ کی کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری رح نے لکہا ہی کہ رقبی نہین صحیح ہی ابوحنیفہ اور محمد رح کی نزدیک اور صحیح ہی ابو یوسف رح کے نزدیک اور کہا بعضے شارحین نے ہماری علما سے کہ یہہ نہی ارشادی ہی یعنی نہ ہبہ کرو اموال اپنی اکثر وقت تاکہ پہر لیا اوسکو بلکہ جب ہبہ کی تمنی ایک چیز تو زائل ہوئی تم سے اور نہین رجوع کریگی طرف تمہاری برابر ہی کہ ہو ساتہہ لفظ ہبہ کے یا عمری کے یا رقبی کے **وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال العمرى جائزة لاهلها والرقبى جائزة لاهلها رواه الترمذي وابوداود** اور روایت ہی جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا عمری جائز ہی واسطے عمری والون کے یعنی جسکو بطور عمری کے دیا اور رقبی جائز ہی واسطے رقبی والون کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسكوا اموالكم عليكم لا تفسدوها فانه من اعمر عمرى فهي للذي اعمر حيا وميتا ولعقبه رواه مسلم** روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکہو تم اپنی مالونکو اپنی پاس نہ خراب کرو اونکو پس تحقیق شان یہہ ہی جو شخص کہ دیتا ہی کسیکو بطریق عمری کی پس وہ عمری یعنی زمین کہ جسمین کیا گیا عمری واسطے اوس شخص کے ہی کہ عمری کیا گیا واسطے اوسکے حالت زندگی مین اور حالت موت مین اور واسطے اولاد اوسکی کے نقل کی یہہ مسلم نے ف تاویل اسکی وہی ہی کہ جو دوسری فصل مین ذکر کی گئی شرح

باب یہہ باب متعلق ہی پہلی باب کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرض عليه ريحان فلا يرده فانه خفيف المحمل طيب الريح رواه مسلم** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا جاوے پہول خوشبودار پس نہ پہیرے اوسکو اسلیے کہ وہ سبکبار ہی یعنی احسان اوسکا کم ہی اور اچہی ہی بو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ایسا ہی حال ہر تحفہ کا ہی کہ ہو وہ کم اور نافع تو اوسکو پہیرے تاکہ بچے وہ الکو رنج نہو شرح **وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان لا يرد الطيب رواه البخاري** اور روایت ہی انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین پہیرتے تہے خوشبو کو نقل کی یہہ بخاری نے **وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ليس لنا مثل السوء رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہیرنیوالا اپنی ہبہ مین یعنی ایک چیز کسیکو دیکر پہیر لینے والا مانند کتے کے ہی کہ چاٹتا ہی قی اپنی نہین لایق ہمکو مثل بری نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی لایق نہین ہی ہمارا اہل ملت کو کہ کری ایسی چیز کہ تمثیل دی جاوی ساتہہ اوسکی اور جاننا چاہیے کہ رجوع کرنا ہبہ اور صدقہ سے بعد قبض کرنیکی جائز ہی ہمارے نزدیک لیکن مکروہ مگر کتنی ایک صورتون مین نہین جائز چنانچہ دوسری فصل دوسری کی پہلی حدیث کی فائدہ مین مذکور ہونگی اور ایک حدیث بہی اس باب مین آتی ہی اور یہہ حدیث واسطے بیان کراہت اور بیمروتی کی ہی اور تینون اماموں کے نزدیک جائز نہین رجوع کرنا بسبب اسی حدیث کے کہ اونہون نے اسکو حرمت پر حمل کیا ہی اور نزدیک شافعی کی اور ایک روایت کی احمد سے جائز ہی رجوع کرنا والد کو اوس چیز سے کہ ہبہ کی ہی اپنی فرزند کو چنانچہ بعضی حدیثین کہ آگی آتی ہین اسپر دلالت کرتی ہین اور امام ابوحنیفہ نے جواب حدیثون کی معنی لیے ہین آگی مذکور ہونگی شرح **وعن النعمان بن بشير ان اباه اتى به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني نحلت ابني هذا غلاما فقال اكل ولدك نحلت مثله قال لا قال فارجعه وفي رواية انه قال ايسرك ان يكونوا اليك في البر سواء قال بلى قال فلا اذا وفي رواية انه قال اعطاني ابي عطية فقالت عمرة بنت رواحة لا ارضى حتى تشهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتى رسول الله صلى الله**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ لَا أُشْهِدُ عَلَى جَوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ باپ انکا لایا اونکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق بخشا ہی میں نے اس بیٹے اپنے کو یعنی نعمان کو ایک غلام پس فرمایا حضرت نے کیا اپنے سب فرزندونکو دیا ہی تو نے مانند اس بیٹے کے کہا کہ نہیں فرمایا پس پھیر لے اوسکو اور ایک روایت میں ہی کہ فرمایا حضرت نے اوسکو کیا خوش کرتا ہی تجھکو یہہ کہ ہوویں فرزند تیری طرف نیکی میں برابر یعنی کیا چاہتا ہی تو کہ سب فرزند تیری سلوک کریں تجھسے اور فرمانبرداری و تعظیم کریں تیری کہا ہاں فرمایا پس نہیں ہی اسوقت یعنی اگر تو یہہ چاہتا ہی تو دے کیون اس بیٹے کو غلام اور ایک روایت میں یہہ ہی کہ نعمان نے کہا کہ دی مجھکو باپ میرے نے ایک چیز پس کہا عمرہ بیٹی رواحہ کی نے کہ بیوی تھی بشیر کی نہیں راضی ہوتی میں یہانتک کہ گواہ کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ہبہ پر پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق دی میں نے اپنے بیٹے کو کہ عمرہ بنت رواحہ سے ہی ایک چیز پس کہا مجھکو عمرہ نے یہہ کہ گواہ کروں میں آپکو یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کہ دیا تو نے اپنی ساری فرزندونکو مانند اس چیز کے کہا کہ نہیں فرمایا حضرت نے پس ڈرو اللہ سے اور انصاف کرو درمیان اولاد اپنی کے کہا نعمان نے پس پھر آیا بشیر اور پھیر لی بخشش اپنی اور ایک روایت میں یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے نہیں گواہ ہوتا میں ظلم پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف شیخ زادہ نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے برابر دینا بیٹوں اور بیٹیوں کو اور پھیر لینا ہبہ امر مباح اور بیٹے ہی یعنی اولی ہی پھیر لینا اور کہا شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ نے کہ اگر اولاد میں سے بعضونکو دے اور بعضونکو نہ دے تو ہبہ صحیح ہی لیکن ساتھ کراہت کی اور کہا احمد اور ثوری اور اسحق وغیرہم نے کہ یہہ حرام ہی اور دلیل پکڑی ہی اونہوں نے ساتھ قول حضرت کی لا اشہد علی جور اور دلیل پکڑی ہی پہلوں نے ساتھ انکی کہ ایک روایت میں یا ہی فاشہد علی ہذا غیری پس اگر یہہ ہبہ حرام یا باطل ہوتا تو کیون فرماتے حضرت یہہ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رجوع کرے کوئی ہبہ اپنے میں یعنی لائق نہیں ہی کہ رجوع کرے مگر باپ بیٹے اپنے سے نقل کی یہہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف ۱** یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست نہیں مگر باپ کو درست ہی بیٹے کی ہبہ سے رجوع کرنا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ رجوع کرنا باپ کا ہبہ بیٹے کی سے یعنی لینا اور خرچ کرنے اوسکا بیچ اپنے نفقہ میں وقت حاجت کے مثل تمام اموال اوسکے کے ہی **ف ۲** امام اعظم کے نزدیک رجوع کرنا ہبہ سے درست ہی مع الکراہۃ مگر سات جگہہ اونکے ہان بھی نہیں درست چنانچہ اون سات جگہونکی طرف اشارہ ہی ان حرفون میں دمع خزقہ دال سے مراد زیادتی متصلہ ہی یعنی جو زیادتی ہو وے متصل ہبہ میں رجوع نہیں کرسکتا مثلاً کسی نے کسیکو زمین بے عمارت اور بے درختون کے ہبہ کی اور جسکو ہبہ کی اوسنے اوسمیں عمارت بنائی یا درخت لگائی تو ہبہ کرنیوالا اسحالت میں نہیں پھیر سکتا اور میم سے اشارہ موت واہب یا موہوب لہ کیطرف ہی یعنی اگر کسی نے کسیکو کچھہ ہبہ کیا اور ہبہ کرنیوالا مر گیا تو ہبہ کرنیوالیکے وارثونکو موہوب لہ سے دعوی کچھہ نہیں پہنچتا بابت اس ہبہ کی یا موہوب لہ مر گیا تو واہب کو موہوب لہ کے وارثون سے بابت اس ہبہ کے کچھہ دعوی نہیں پہنچتا اور ع سے اشارہ ہی ہبہ بالعوض کیطرف کہ اگر کوئی کسیکو کچھہ ہبہ کرے عوض کسی چیز کے تو واہب کو رجوع کرنا ہبہ میں نہیں پہنچتا اور خ سے اشارہ ہی طرف خروج کی یعنی چیز موہوب موہوب لہ کی ملک میں سے نکل گئی یا اوسنے بیچ ڈالی یا کسیکو دے ڈالی تو واہب تقاضا کر کے موہوب لہ سے نہیں لے سکتا اور ز سے اشارہ ہی طرف زوجین کے یعنی اگر خاوند نے بی بی کو کچھہ بخشی یا بیوی خاوند کو تو ایک دوسرے سے نہیں لے سکتا اور ق سے اشارہ ہی طرف قرابت کے وہ قرابت کہ جسمیں محرمیت ہو مثلاً باپ بیٹے کو بخشی کچھہ یا بیٹا باپ کو یا ماں کو بخشی اور دادا یا نانا کو یا بھائی یا بہن کو یا سوای انکی کہ جنمیں قرابت ہی محرمیت کی تو رجوع نہیں کرسکتا اور ہ سے اشارہ ہی طرف ہلاک ہونے موہوب کے یعنی اگر چیز موہوب ہلاک ہو گئی یعنی جاتی رہی تو واہب کو رجوع کرنا موہوب لہ سے نہیں پہنچتا ۲ مولانا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي

يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر اور ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال یعنی نہیں لائق از راہ مروت کی واسطے آدمی کی یہہ کہ دیوے کچہہ پہر رجوع کرے اوسمین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہی اوس چیز مین کہ دی بیٹے اپنے کو اور مثل اوس شخص کی کہ دیتا ہی کچہہ پہر رجوع کرتا ہی اوسمین مانند مثل کتے کے ہی کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بہرا قی کرڈالی پہر چاٹی لگا اپنی قی نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور صحیح کہا ہی اسکو ترمذی نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَّطَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فُلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ ایک گنوار بطریق تحفہ کے لایا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی جوان پس بدلی اوس اونٹنی کی دین حضرت نی اوس گنوار کو چہہ اونٹنیان جوان پہر بہی خفا رہا وہ گنوار پس پہونچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسیکہ عادت تہی حضرت کی وقت شروع خطبہ اور کلام کی پہر فرمایا کہ تحقیق فلانا شخص بطریق تحفہ کی لایا تہا طرف میری ایک اونٹنی پس بدلی اوسکی بہیجین مین نی اوسکو چہہ اونٹنیان جوان پہر بہی رہا وہ خفا تحقیق قصد کیا مین نی یہہ کہ نہ قبول کرون مین کسی کی تحفہ مگر قریشی کا یا انصاری کا یا ثقفی کا یا دوسی کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف اون کی بات نا گوار معلوم ہوئی حضرت کو اوسپر یہہ فرمایا اور ثقفی اور دوسی نام دو قبیلون کی ہین اور خاص ان قبائل کو ذکر کیا واسطے عالی ہمتی اور سخی ہونی اونکی کی ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جس شخص کو دیا جاوے کوئی چیز پس پاوے مقدور بدلے کا پس چاہیے کہ بدلا دیوے اوسکا اور جو شخص کہ نہ پاوے مقدور پس چاہیے کہ تعریف کرے دینیوالیکی اور ظاہر کرے عطا اوسکی پس تحقیق جس شخص نی تعریف کی اوس محسن کی پس تحقیق شکر ادا کیا یعنی فی الجملہ بدلا اوتارا اور جس نی چہپایا احسان اوسکا یعنی نہ اوتارا بدلا اوسکا ساتہہ دینے کی یا تعریف کرنیکی پس تحقیق کفران نعمت کیا اور جو شخص کہ آراستہ کرے اپنی کو ساتہہ اوس چیز کی کہ نہیں دیا ہو گا مانند پہننے والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف شکر ادا کیا اوس لیئے کہ تعریف دینا ادا کرنی ہی شکر کے معنی میں ہی کیونکہ شکر دل سے اور تعریف کرنی زبان سے اور خدمت کرنی ہاتہہ پاؤن سے اور جو شخص کہ آراستہ کرے آخر تک یعنی جو شخص کہ اظہار کرے کمال دینی یا دنیوی کو کہ نہو اوسمین مانند پہننے والی دو کپڑون جہوٹ کی ہی مراد اس سے وہ شخص ہی کہ لباس زاہدون اور صالحین کا پہنے اور واقع مین ایسا نہو اور بعضون نی کہا کہ اوسکی ساتہہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنی اور لگاوے اوسمین دو آستینیں اور پیچ آستینوں کے تاکہ لوگ جانین کہ گویا دو پیراہن پہنی ہین اور بعضون نی کہا کہ عرب میں ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تہا تاکہ عزت و شہرت ہو اور جہوٹی گواہی دیتا کہ کوئی جہوٹی نجانی اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اسکو ت ع وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کیا جاوے طرف اوسکی احسان اور کہے واسطے احسان کرنیوالی کے کہ بدلا دیوے تجکو اللہ تعالیٰ بہتر پس تحقیق بہت کامل کی اوسنی تعریف نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی مبالغہ کیا اوسکے ادای شکر میں اسلیئے کہ اوسنی اقرار کیا اپنی قصور کا اور عاجز ہونیکا اوسکی بدلا اوتارنیسے اور اوسکی تعریف کرنے سے پس سونپا بدلا اوسکا طرف اللہ تعالیٰ کے کہ بدلا دیوے اوسکو پورا دنیا اور آخرت مین شیخ بزرگ قدوہ عبد الوہاب متقی رحمہ فرماتے تہے کہ صوفی کو چاہیے کہ دینی اور دنیوی خلق کے مین دائرہ استقامت سے باہر نہ نکلے اور قدم راہ حق سے باہر نرکہے جب کوئی فاسق و ناہل کچہہ دیوی تو اوسکی تعریف نکرے کہ اوسکو صالح اور ولی کہے بلکہ کہے کہ خدا اوسکو

جزای خیر دیوے اور اگر کسی صالح سے رنج پاوے تو نفی اوسکی صلاح کی نہ کرے اور برا نکہے بلکہ یوں کہے غفر اللہ لہ ولنا یہہ طریقہ اہل استقامت کا ہے ع خ ع ح وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہیں شکر کرتا ہے لوگوں کا نہیں شکر کرتا ہے اللہ تعالی کا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی نے ف اسلیے کہ شکر اللہ تعالی کا تمام ہوتا ہے ساتھ تابعداری حکم کے اور بیچ لانے حکم اوسکے ہے شکر کرنے لوگوں کے کہ وہ واسطہ ہیں بیچ پہونچانے نعمتوں کے طرف اوسکی پس جسنے تابعداری کی اوسکی اوس میں بعض اوامر کے نہ ہوا لا شکر اوسکی نعمتوں کا یا مراد یہہ ہے کہ جو کوئی شکر بندوں کا نکریگا تو گویا نکریگا اور شکر نکریگا اونکی نعمتوں کا وہ خدا تعالی کا بھی شکر نہیں ادا کریگا بسبب عادت بد اپنی کے ساتھ کفران نعمت کے ع خ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِّنْ قَلِيْلٍ مِّنْ قَوْمٍ نَّزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاِ حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے انس سے کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں یعنی ہجرت کرکر حاضر ہوئے حضرت کے پاس مہاجر اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ نہیں دیکھا ہمنے کسی قوم کو بہت خرچ کرنیوالا مال بہت سے اور نہ نیک تر مدد کرنے میں مال تہوڑے سے اوس قوم سے کہ اوترے ہم درمیان اونکے یعنی انصار تحقیق کفایت کیا ہمکو محنت سے اور شریک کیا ہمکو منفعت میں یہاں تک کہ تحقیق ڈرے ہم یہہ کہ لیجاویں وہ تمام ثواب پس فرمایا نہیں یعنی تمام ثواب نہیں لیجاوینگے جبتک کہ دعا کروگے تم اللہ سے اونکے لیے اور تعریف کروگے تم اونپر یعنی شکر انکے نعمت ادا کروگے نقل کی یہہ ترمذی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو ف حضرت جب مدینہ میں تشریف لائے تو انصار نے مہاجرین کی بہت خدمتگذاری کی کہ باغ وغیرہ آدہوں آدہ اونکو بانٹ دی اور اور طرح طرح کی خاطرداریاں کیں اوسپر مہاجرین نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی برابر کسیکو بہت خرچ کرنیوالا ہمنے نہیں دیکھا کہ خبرگیری ہماری کی تہوڑی اور بہت مال سے یعنی جیسا کسیکو مقدور تہا اوس سے دریغ نکیا اور غمخواری ہماری کی کہ بار ہمکو محنت سے یعنی خبرگیری درختوں کی درستانا [illegible] وغیرہ ذلک اپنے ذمہ کیا اور شریک کیا ہمکو منفعت میں کہ جو کچھہ درختوں میں سے حاصل ہوتا ہے آدہا آدہ بانٹ دیتے ہیں پس ڈرتے ہیں ہم کہ سارا ثواب ہمارا لیجاویں یعنی ہوویں اونکو اللہ ثواب ہماری ہجرت کا اور ہماری ساری عبادت کا بسبب کثرت احسان اونکے ہمپر حضرت نے فرمایا کہ سارا ثواب نہیں لیجاوینگے اللہ کا فضل واسع ہے تمکو ثواب عبادت کا ملیگا اور اونکو ثواب دیگا [illegible] جبتک کہ تم دعا کروگے اونکے لیے بہلائی کی تو دعا تمہاری بدلا اونکے احسان کا ہوگی اور ثواب تمہاری عبادت کا تمکو ملیگا ع وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ بہیجنا دور کرتا ہے کینوں کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی بغض اور عداوت اس سے جاتی رہتی ہے اور الفت اور محبت پیدا ہوتی ہے اور اصل نسخہ مشکوۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چہوٹی ہوئی ہے جزری نے اسمیں لفظ الترمذی کا لاحق کردیا ہے ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادَوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحفہ بہیجا کرو آپس میں اسلیے کہ تحفہ دور کرتا ہے کدورت سینے کی یعنی بغض عداوت اور نہ حقیر جانے ہمسائی واسطے ہمسائی اپنی کے اگرچہ ایک ٹکڑا بکری کے کہر کا بہی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی ہمسائی بہیجنے والیکو نچاہیے کہ تہوڑی سی چیز بہیجنے کو ہمسائی کے تئیں حقیر جانے بلکہ بہیجدے گو کہ تہوڑی ہو اور اسیطرح ہمسائی لینے والیکو نچاہیے کہ حقیر جانے ہمسائی کے تحفہ کو بلکہ لیلوے اگرچہ تہوڑی اور بری چیز ہو ع خ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ قِيْلَ اَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيْبَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ نہ پہیر دیجاویں تکیہ اور تیل اور دودہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث

غریب ہی کہا گیا کہ الادہن کی حضرت نے ساتھ تیل کے خوشبو کی ف یعنی کوئی مہمان کی تواضع کرے ساتھ تکیہ دینے کے یا تیل یا دودھ دینے کے تو وہ نہیں پھیر دینا چاہئے اور الدہن سے مقصود خوشبو ہی مراد لی ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر یہ ہے کہ مراد دہن سے مطلق تیل ہے اسلئے کہ عرب لگاتے تھے تیل سر میں ۱۲ وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی عثمان نہدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دیا جاوے ایک تمہارا پھول خوشبو دار پس نہ پھیرے اوسکو اسلئے کہ تحقیق وہ نکلا ہے بہشت سے نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کے ف یعنی اصل پھول کی بہشت سے نکلی ہے مراد یہہ ہے کہ آتی ہے اوس سے خوشبو بہشت کی اور باوجود اسکی ہلکا ہے یعنی احسان اوسکا کم ہوتا ہے جیسا کہ اوپر گذرا ۱۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ انْحَلْ ابْنِيْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ وَقَالَتْ اَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَهُ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ کہا کہا عورت بشیر صحابی کی نے بشیر کو کہ بخش تو بیٹے میرے کو اپنا غلام اور گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس آیا بشیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق بیٹی فلانے کی نے یعنی عمرہ بنت رواحہ نے کہ بیوی ہے میری مجھ سے سوال کیا ہے یہہ کہ بخشوں میں اوسکے بیٹے کو غلام اپنا اور کہا کہ گواہ کر واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا حضرت نے کیا ہیں واسطے اوس بیٹے کے بھائی کہا کہ ہاں فرمایا کیا سبکو دیا ہے تو نے مانند اوس چیز کے کہ دیا تو نے اس بیٹے کو کہا کہ نہیں فرمایا پس نہیں لائق ہے اور تحقیق میں نہیں گواہ ہوتا مگر حق پر نقل کی یہہ مسلم نے ف حق یعنی حق خالص ہے کہ کراہت ہو اوس میں یا حق پر نہ باطل پر اور مفصل بیان اسکا فصل اول میں گذر چکا ہے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا اٰخِرَهُ ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ دیئے گئے نیا پھل کہا رکھا اوسکو اپنی آنکھوں پر اور اپنے ہونٹوں پر اور کہا یا الٰہی جیسا دکھلایا تو نے ہمکو اول اسکا پس دکھا ہمکو آخر اسکا پھر دیتے میوہ اوسکو کہ ہوتا پاس حضرت کے لڑکوں میں سے نقل کی یہہ بیہقی نے دعوات کبیر میں ف حضرت آنکھوں پر رکھتے تھے پھل کو واسطے تعظیم نعمت تازہ اللہ تعالی کے اور آخر اوسکا یعنی دنیا میں بہت ہوگی یا عمر درازی کی اور یا عقبی میں پس اس صورت میں اشارہ ہے طرف اسکے کہ دنیا کیا حقیقت ہے آخرت کے آگے بڑی نعمت نعمت آخرت کی ہے الہی نصیب کر ہم

باب اللقطة

باب ہے بیچ بیان لقطہ کے ف ۱ لقطہ لام کے پیش سے اور قاف کی زبر اور جزم سے آیا ہے لیکن محدثوں کے نزدیک قاف کے زبر سے مشہور ہے اور لقطہ اوس چیز کو کہتے ہیں کہ پڑی ہوئی پاوے اور مالک اوسکا معلوم نہو اور اوٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر کہ تعریف کریگا و الا ترک کرنا اوسکا اولی ہے اور واجب ہے اوٹھانا اوسکا اگر خوف ہو اوسکے ضائع ہونے کا پس اگر چھوڑ دیگا اوسکو یہانتک کہ وہ ضائع ہوگا تو گنہگار ہوگا فتح و مختار ۲ ف ۲ لقطہ امانت ہے اگر اوٹھانے والے نے کسیکو گواہ کر دیا ہو کہ میں مالک کو دینے کے لیے لیتا ہوں پس اس صورت میں ہلاک ہو جاویگا تو ضمان یعنی بدلہ نہیں دینا آویگا اور اگر گواہ نہ کیا کسیکو اور وہ ہلاک ہو گیا تو ضمان دینا آویگا اگر مالک انکار کریگا اسکا میرے دینے کے لیے اوسنے نہیں لیا تہا اور تعریف کیا جاوے یعنی معلوم کروایا جاوے لقطہ کو اوسجگہ کہ پایا گیا ہے اور لوگوں کی جمع ہونیکی جگہ میں انہی مدت تک کہ جانے کہ نہیں طلب کریگا مالک بعد اوسکے اور صاحبین کے نزدیک ایک برس روز تک تعریف کریگا اور جو چیز کہ نہ رہ سکے اوسکو تعریف کرے یہاں تک کہ خوف ہو اوسکے خراب ہو جانیکا پھر صدقہ کرے پس اگر آوے مالک اسکا چاہے اجازت دے تو ثواب ہوگا اوسکا اور چاہے ضمان

مالک

مالک سے یا فقیر سے جیسے کہ جانور پالی ہوئی کا حکم ہی اور جو کچھ خرچ کرے جانور پر بغیر اذن حاکم کے احسان ہی اوسکا یعنی مالک سے کچھ نہیں لینا پہنچتا اور
اگر حاکم کے اذن سے خرچ کرے ساتھ شرط کرنے لینے خرچ کے مالک سے تو دین ہی اوسکی مالک پر اور کمائی کرواوے قاضی وہ چیز سے کہ اوس میں نفع ہے
مانند غلام بھاگے ہوئے کے اور خرچ کرے اوسپر اوسمیں سے اور جو چیز ایسی ہو کہ نہیں ہو منفعت اوسمیں اذن دے قاضی ساتھ خرچ کرنے کے اوسپر
اور شرط کرے لینے اوس خرچ کی مالک اوسکے سے اگر مالک کے حق میں یہ بہتر ہو والا بیچ ڈالے اوسکو اور رکھ چھوڑے مول اوسکا اور خرچ کرنیوالے کو
روک رکھنا اوس چیز کا پہنچتا ہی واسطے لینے خرچ اپنے کے پھر اگر بیان کرے مدعی اوسکا علامت اوسکی تو جائز ہی دیدینا اوسکا واجب نہیں بغیر گواہوں کے
اور نفع اوٹھاوے ساتھ لقطے کے اگر فقیر ہو والا صدقہ دیدے اگرچہ اپنے اصول کو دے یا فروع کو یا بیوی کو اگر ہوں وہ فقیر اور مستحب ہے پکڑ لینا بردے بھاگے ہوئے کا اوس
شخص کو کہ پکڑ سکے اوسکو اور اسیطرح مستحب ہے راہ بھولی ہوئی کو پکڑ رکھ لینا اور بردے بھاگے ہوئے کے لے آنے والے کو مدت سفر سے چالیس درہم دیے
جاویں اگر گواہ کر لیا تھا کہ میں پکڑتا ہی مالک کے دینے کے لیے اگرچہ وہ چالیس درہم کا نہو اور اگر ایسی جگہ سے لاوے کہ حد سفر سے کم ہو تو موافق اوسکے
حساب سے دے مثلا ڈیڑہ منزل سے لاوے تو بیس درہم دے پھر اگر بھاگ جاوے اوس سے تو نہیں ضمان دینا آتا اور اگر گواہ نہیں کیا کسیکو تو کچھ نہیں دینا آتا اوسکو
اور ضمان دے اگر بھاگ جاوے اور لقیط یعنی بچہ کسیکا پڑا ہوا پاوے تو اوٹھا لینا اوسکا مستحب ہے اور اگر خوف ہو اوسکی ہلاک ہو جانیکا تو واجب ہے اور وہ حر ہی
مگر جبکہ ثابت ہو مملوک ہونا اوسکا اور نفقہ لقیط کا اور خون بہا اوسکا بیت المال میں سے دیا جاوے اور میراث اوسکی بھی بیت المال میں رکھی جاوے اور نہ لیا جاوے
لقیط اوس سے کہ لیوے اوسکو اور نسب اوسکا اوس سے ثابت ہوگا کہ دعوی کرے اوسکا اگرچہ دو شخص دعوی کریں [illegible] اور اگر ایک اون دونوں میں سے نشانی بیان
کرے اوسکی مثلا کہے کہ اسکی پیٹھ پر مسہ ہی اور وہ سچ ہو یا ایک اون میں کا پہلے دعوی کرے تو اولی وہی ہی اور اگر غلام دعوی کریگا اسکے نسب کا تو ثابت ہوگا اوس سے
لیکن لقیط حر ہوگا اور اگر ذمی دعوی کریگا تو اوس سے بھی نسب اوسکا ثابت ہوگا لیکن وہ مسلمان ہی اگر ذمیوں کی بستی میں نہیں تھا اور اگر اونکی بستی میں
تھا تو یہ بھی ذمی ہوگا اور جو کچھ لقیط پر [illegible] خرچ کرے بحکم قاضی [illegible] بغیر حکم کے خرچ کرے اور واسطے اوٹھانیوالے کے جائز ہی سپرد
کرنا اوسکا حرفہ کی لیے نکاح کر دینا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسکی مال میں اور نہ مزدوری کو دینا اوسکا [illegible] روایت کی مسئلہ ایک شخص نے اپنی جوتیاں
اپنی ایک جگہ پس آیا ایک اور شخص اور رکھیں جوتیاں اپنی اوسی جگہ پھر آیا پہلا اور لیلیں جوتیاں دوسرے کی پس آیا جائز ہی دوسرے کو یہ کہ لیلیوے جوتیاں پہلے کی مختار
ہی کہ نہیں جائز ہی جبکہ ہوں جوتیاں پہلے کی مانند جوتیوں اسکی یا بہتر اوسسے اور اگر ناقص ہوں اوسکی جوتیوں سے تو جائز ہی اوسکو انتفاع اوٹھانا اوسسے یا لکھ
کذا فی الظہیریہ مسئلہ آدمی جو پاتا ہی مال غیر کا دو طرح کا ہوتا ہی ایک تو اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی یہہ کہ نہیں طلب کریگا اوسکو مالک اوسکا مانند گٹھلیوں کے
بیچ متفرق جگہوں کے اور مانند چھلکوں انار کے بیچ متفرق جگہوں کے پس جائز ہی اوسکو یہہ کہ لیلیوے اونکو اور نفع اوٹھاوے اوسسے اور نہیں ہوتی ہیں ملک
لینے والے کی اور پہنچتا ہی اونکے مالک کو لیلینا اونکا اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ وہ ہو جاتی ہیں ملک لینے والے کی اور ایک مال اسطرح کا ہوتا ہی کہ جانتا ہی
مالک اسکا طلب کریگا اوسکو مانند [illegible] کی اور تمام اسباب کے پس چاہیے اوسکو یہہ کہ لیوے اور رکھ چھوڑے اوسکو اور تعریف کرے یہاں تک کہ پہنچاوے
طرف مالک اوسکی اور اگر پاوے روٹی یا کپڑا اوس [illegible] مباح ہی کھا لینا اوسکا حالت فراخی میں اور اگر بیچے گیہوں کے [illegible] چکی میں اور [illegible] آٹے کے
آٹا کہ باقی رہتا ہی چکی میں عادۃ تو نہیں مضائقہ ہی اوسکا اور اگر لیوے کسیکی جھاڑو میں سے خلال اپنے دانتوں کی لیے تو نہیں مضائقہ ہی اسکا اور لید وغیرہ جو جانور
کرتے ہیں سڑک میں تو بعد جانی مالک اونکی وہ ملک ہوتی ہی اوسکی کہ لیوے اوسکو یہ صاحب کہتے ہیں مولانا شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ تعالی الفصل الاول
فصل پہلی عن زید بن خالد قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسأله عن اللقطة فقال اعرف عفاصها
ووكاءها ثم عرفها سنة فان جاء صاحبها والا فشأنك بها قال فضالة الغنم قال هي لك او لاخيك او للذئب قال فضالة الابل

لا إبل قال مالك ولها معها سقاؤها وحذاؤها ترد الماء وتأكل الشجر حتى يلقاها ربها متفق عليه وفي رواية لمسلم فقال عرفها سنة ثم اعرف وكاءها وعفاصها ثم استنفق بها فإن جاء ربها فأدها إليه روایت ہی زید بن خالد سے کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت سے احوال لقطہ کا پس فرمایا پہچان رکھ ظرف اوسکا یعنی جسمین ہی خواہ چمڑی مین ہو خواہ کپڑی مین اور پہچان رکھ سربند اوسکا پہر تعریف کر اوسکی ایک برس پس اگر آوی مالک اوسکا دیدی اوسکو اور اگر نہ آیا مالک اوسکا پس اپنی کام مین لا اوسکو کہا اوس شخص نے پس گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیری ہی یا واسطے بہائی تیری کے یا واسطے بہیڑیے کی کہا اوسنی پس گم ہوئی اونٹ کا کیا حکم ہی فرمایا کیا کام ہی تجہی اوس سی یعنی چہوڑدی اوسکو اور نہ لے کہ حاجت اوسکے لینی کی نہین وہ ضایع نہین ہوتا اوسکے ساتھ مشک اوسکی ہی اور موزے اوسکی وارد ہوتا ہی پانی پر اور کہاتا ہی درخت مین سی یہان تک کہ ملے اوس سی مالک اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نی تعریف کر اوسکی ایک برس تک پہر پہچان رکھ سربند اوسکا اور ظرف اوسکا پہر خرچ کر اوسکو پس اگر آیا مالک اوسکا پس دیدی اوسکی تئین اوسکو یعنی اگر وہ چیز باقی ہو والا قیمت اوسکی دی ف کہا ابن مالک نے کہ ظرف اور سربند پہچان رکہنی کو اس لیے فرمایا کہ تا معلوم ہو جہوٹ سچ اوسکا کہ دعوی کری اوسکا شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اختلاف کیا ہی علمانی اسمین کہ اگر ایک شخص آیا اور اوسنی پہچانا ظرف اور سربند اوسکا تو واجب ہی دینا اوسکا یا نہین امام مالک اور احمد تو کہتی ہین واجب ہی دینا اوسکا بغیر گواہ کی اسلیے کہ یہی مقصود ہی پہچاننی ظرف اور سربند کے لینے اور کہا شافعی اور ابو حنیفہ نی کہ جب پہچانے آدمی ظرف اور سربند اور عدد اور وزن اور واقع ہو اوسکے نفس مین یہہ کہ سچا ہی پس جایز ہے دینا اوسکو دینا اوسکا اور جبر کرنا نہین پہنچتا بغیر گواہون کے اس صورت مین پہچان رکہنی کا فائدہ یہہ ہی کہ تا وہ لقطہ اوسکی مال مین اس طرح مل نجاوی کہ تمیز کرسکے جبکہ آوی مالک اوسکا اور پہر تعریف کر الخ یعنی آگاہ کر لوگونکو اوسکی حال سے اوس جگہہ کہ پایا گیا ہی اور بازارون مین اور مسجدون مین اور اور جگہون مین کہ جہان لوگ جمع ہوتے ہون اور طریقہ تعریف کا یہہ ہی کہ پکاری کہ جسکی کچہہ چیز گئی ہو آوی اور صفت اوسکی ذکر کری اور سال بہر تک تعریف کرنا قول شافعی اور محمد اور مالک اور احمد کا ہی عمل کیا ہی اونہون نے اوپر اس حدیث پر اور صحیح نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہہ ہی کہ قید مدت معین کی نہین ہی اور حدیث مین ذکر سال کا بر سبیل اتفاق کی واقع ہوا ہی باعتبار غالب کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر کم دس درہم سے ہو تعریف کرے چند روز اور اگر دس ہون ایک مہینی تک اور اگر سو یا زیادہ ہون تو ایک برس تک تعریف کری اور یہہ ایک روایت ہی ابی حنیفہ سی اور بعضون نے کہا صحیح یہہ ہی کہ ان مقدارون مین سی لازم آنا بہی نہین اور موقوف ہی اٹہانی والے کی رای پر پس تعریف کری یہان تک کہ ظن غالب ہو کہ کوئی نہین آویگا اور نہین طلب کریگا بعد اس مدت کے دلیل اونکی حدیث مسلم کی ہی کہ اوسمین مطلق عرفہا آیا ہی بلا قید سنۃ کی اور تعریف کہانون مین اور میوون مین یہان تک ہی کہ خراب نہون اور اگر کچہہ چیز حقیر ہو مانند گٹہلی اور چہلکون انار کے اور جو شی انار کے بعد کاٹنی کے تو فائدہ اوٹہاوی ساتہہ اوسکی بدون تعریف کی اور پہنچتا ہی مالک کو لی لینا اوسکا اور اگر پاوی مالک اوسکا تو دیدی اگر گواہ گذاری تو واجب ہی دیدینا اوسکا والا جائز جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا اور اگر نہ آیا مالک تو اپنی کام مین لاوی اس سے معلوم ہوا کہ لقطہ کا بعد تعریف کی مالک ہو جاتا ہی غنی ہو یا فقیر اور مذہب اکثر صحابہ کا اور شافعی کا بہی یہی ہی اور بعضی صحابہ نی کہا کہ غنی تصدق کرے اور وہ مالک نہین ہوتا اور قول ابن عباس اور سفیان ثوری اور ابن المبارک اور ابو حنیفہ کا بہی یہی ہی بعد ازان اگر مالک آوی تو اختیار رکہتا ہی چاہی جائز رکہی تصدق کو اور ثواب اوسکی لیے ہوگا اور اگر چاہی ضمان یعنی بدلہ لی اوس سی یا فقیر سے اگر وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور جو نسا دونو سی ضمان دیگا دوسری پر نہ رجوع کری یعنی دعوی نہ کر سکیگا یہہ نہین پہنچتا اور اگر وہ چیز موجود ہو تو وہی لی حاصل یہہ کہ ضمان اوس صورت مین لینا پہنچتا ہی کہ وہ چیز ہلاک ہو جاوی اور اگر وہ موجود ہو تو وہی لی اور بعضی حواشی شرح وقایہ کی مین نہایہ سی نقل کیا ہی کہ تصدق بعد تعریف کے جائز ہی

اور

اور رکھ چھوڑنا اوسکا غرض ہیں ہی اور وہ واسطے تیرے ہی الخ یعنی اگر پکڑی تو نی بکری اور تعریف کیا اوسکو اور نہ پایا اوسکے مالک کو تو جائز ہی تجکو منتفع ہونا اوس سے
یا واسطے بھائی تیرے کے یعنی اگر تو نی نہ پکڑی اور اوسکا مالک آگیا تو وہ لیجائیگا اوسکو یا چھوڑ دیگا تو اوسکو اور پالیگا اوسکو مالک اوسکا تو بھی وہ لیجائیگا یا سپنی یہی ن کہ
تو نہ لیگا تو اور کوئی تیرا بھائی مسلمان لے لیگا اور اگر ان صورتوں میں سے ایک بھی نہ پائی جاویگی تو بھیڑیا لے لیگا مقصود اوسکا آگاہ کرنا ہی اوپر جائز ہونے لینے اور منتفع ہونیکے
ساتھ اوسکے تا ضائع نہوا اور بھیڑیا نہ کہا جاوے اور یہہ حکم عام ہی ہر جانور کے لیے کہ بغیر چرانیوالے کے ضائع ہو اور مشک اوسکی یعنی پیٹ اوسکا نہ لشک کے ہی کہ
اوس میں رطوبت ہوتی ہی کہ کفایت کرتی ہی بہت دنونکو یعنی اونٹ متحمل ہوتا ہی کئی روز کی پیاس کا اور جانور ویسی تحمل نہیں پا سکتی چنانچہ مشہور ہی کہ پندرہ روز تک
متحمل ہو سکتا ہی اور موزہ اوسکی یعنی قوی ہیں پاوں اوسکے کہ قدرت ہی اوسکو چلنے کی اور پانی اور گھاس کھانیکی لیے جانیکی اور بچنے کی درندوں سے خوب کہتا ہی تشبیہ دی اوسکو
ساتھ اوس مسافر کے کہ سامان سفر کا اپنے ساتھ رکھتا ہی اور لکھا ہی علما کی بیچ حکم اونٹ کے ہر حیوان ہی کہ ضائع نہیں ہوتا بغیر چرانیوالیکی مانند گھوڑی اور گائے
اور گدہی کے اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی امام مالک اور شافعی نے بیچ عدم التقاط یعنی نہ پکڑ لینے اونٹ اور گائے کے جنگل میں اور اگر پائی جاوین یہہ جانور بیچ
میں اور اور شہر وغیرہ میں تو جائز ہی التقاط اونکا اور ہمارے نزدیک مستحب ہی التقاط اور تعریف سب جانوروں کی ہر جگہہ واسطے محافظت مال لوگونکی اور جواب دیا گیا ہی
اس حدیث زید کی سے کہ یہہ حکم اوس زمانے میں تہا بسبب غلبہ اہل صلاح و امانت کے کہ اگر کوئی نہ پکڑتا تو ہاتھ کسی خائن کا اون تک نہ پہنچتا تہا اور ہمارے زمانے میں امن نہیں ہی پس
انکی پکڑ لینی میں محافظت ہی مال مالک کی ۱۲ ح ع ملتقی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰوٰى ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہیں سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ٹھکانا دیوے گم ہوئی چیز کو پس وہ گمراہ ہی جب تک نہ تعریف کرے اوسکی نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** یعنی چاہیے کہ تعریف کرے اوسکو اور بغیر تعریف کی نہ رکھ چھوڑے کہ اسمیں خیانت اور گمراہی ہی ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ
التَّيْمِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع کیا حاجیوں کے لقطہ لینے سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی حرم مکہ میں نہیں حلال ہی لینا لقطہ کا بعد تعریف کی بلکہ واجب ہی ہمیشہ
کو کرتے رہنا اوسکو یہاں تک کہ مالک اوسکا آوے اور یہی مذہب ہی امام شافعی کا اور ہمارے نزدیک لقطہ حرم اور غیر حرم کا برابر ہی چنانچہ بیان اوسکا باب حرم مکہ
میں مفصل ہو چکا ہی ۱۲ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ
مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ
غَيْرُهٗ قَالَ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ
وَاِنْ لَمْ يَاْتِ فَهُوَ لَكَ وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ وَسُئِلَ عَنِ
اللُّقَطَةِ اِلٰى اٰخِرِهٖ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی انکے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ آپ سے سوال کیے گئے میوے لٹکے ہوئے سے یعنی درختوں میں پس فرمایا حضرت نے کہ جو صاحب حاجت کا کہاوے اوس میں سے اور استعمال میں کرے نہ بہر لیوالا ہو
جہولی کو پس نہیں کچھ گناہ اوسپر اور جو شخص کہ نکالی کچھ میوے سے یعنی کہاوے اور جہولی باندہ کر نکلی پس اوسپر بدلہ ہی دو مثل اوسکی اور سزا اور جو شخص کہ چراوے کچھ
میں سے کچھ بعد اسکی کہ ٹھکانا دیا ہو اوسکو کہلیان نے یعنی کہلیان میں پڑا ہو پس پہنچے سپر کے مول کو پس اوسپر ہی ہاتھ کا کاٹنا اور ذکر کیا اوس نے بیچ
گم ہوئی اونٹ اور بکری کے جیسا ذکر کیا اور راویوں نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت حکم لقطہ کے پس فرمایا کہ جو لقطہ ہو بیچ راہ آمد و رفت کی اور گانوں
آباد کی کہ لوگ وہاں رہتے ہوں پس تعریف کر اوسکو برس روز تک پھر اگر آوے مالک اوسکا حوالہ کر لقطہ کو طرف اوسکے اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہی یعنی

تو اپنے کام مین لا اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس اوسمین اور رکاز کی خمس ہی یعنی پانچوان حصہ خدا کا اوسمین ہی نقل کی یہہ نسائی نے اور روایت کی ابو داود
نے عمرو بن شعیب سے قول اوسکے سے وسئل عن اللقطة آخر تک ف صاحب حاجت کا مراد صاحب حاجت سی یا تو فقیر ہی اگرچہ حد اضطرار کو نہ پہنچا یا مضطر
ہی یعنی حد کہ بہوک کے مارے مرا جاتا ہو حاصل یہہ کہ جو کوئی بقدر ضرورت میوہ درخت کا کہاوے اور جہولی بہر کر نہ نکلے اوسپر کچہہ گناہ نہیں اور کہا ابن ملک نے مراد یہہ ہی کہ گنہگار
نہیں ہوتا لیکن ضمان یعنی قیمت اوسکی دینی آتی ہی یا یہہ حکم ابتدای اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور جو شخص کہ نکالے کچہہ میوے سے پس اوسپر مثل ہی یعنی دو چند
قیمت اوسکی دونی کہا ابن ملک نے کہ یہہ بطریق تنبیہ کے فرمایا والا اوسکی بدلی نہین یا دو قیمت اوسکی نہین دیا جاتا اور حضرت عمر رض دو چندی قیمت کا حکم کرتے تہے
بسبب ظاہر حدیث کے اور امام احمد کا مذہب بہی یہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم ابتدای اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا اور اوسپر ہی سزا یعنی تعذیر اور ہاتہ
کاٹنا نہیں آتا اسلیے کہ اوس زمانی مین باغ محفوظ اور محرز یعنی گہری ہوی نتہی اور جو کوئی چراوی میوے مین سی بعد پڑنیکے کہلیان مین اگر ہووے وہ بقدر قیمت سپر کے
تو اوسکا ہاتہ کاٹا آتا ہی اور قیمت سپر کی تین درہم یا چار درہم تہی اور یہہ نصاب چوری کی ہی نزدیک شافعی کے اور ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہا شمنی نے
کہ قیمت سپر کی اوس زمانے مین دس درہم تہے اور جو لقطہ بیچ راہ آمد و رفت کے الخ یعنی جو لقطہ پایا جاوے آبادی کی راہ مین کہ اوسپر اکثر لوگ چلتے ہوں تو واجب ہی تعریف
اوسکی اسواسطے کہ غالب یہہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کا ہو اور وہ لقطہ کہ ہو بیچ ویرانہ قدیم کے الخ مراد یہہ ہی کہ جو لقطہ پایا جاوے گاؤن ویران اور زمین قدیم مین
کہ نہ پائی جاوی اوسپر عمارت اہل اسلام کی اور نہ داخل ہو وہ کسی مسلمان کی ملک مین برابر ہی کہ وہ لقطہ سونا ہو یا چاندی یا سوای انکی قسم ظروف اور زیور
سی پس اوسمین اور رکاز گڑا ہوا جو نکلے اوسمین پانچوان حصہ بیت المال دینا آتا ہی ف ح ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَجَدَ دِيْنَارًا
فَاَتٰى بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَكَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلَ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَتِ امْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّيْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ
اَدِّ الدِّيْنَارَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہہ کہ علی بن ابی طالب رض نے پایا ایک دینار یعنی راہ مین سی بطریق لقطہ کے پس لائے
اوسکو حضرت علی رض فاطمہ رض کی پاس پہر پوچہا حضرت علی نے حکم اوسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ رزق ہی
اللہ کا پس کہایا اوس سی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہایا علی اور فاطمہ رض نے یعنی اوسکا کچہہ لیکر کہایا پس جبکہ ہوا بعد اسکی آئی ایک عورت ڈہونڈتی
ہوئی دینار کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی دیدی تو دینار نقل کی یہہ ابو داود نے ف اس سی یہہ نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت علی رض نے
بغیر تعریف کے وہ دینار کہایا ہو احتمال ہی کہ تعریف کی ہو پہر کہایا ہو اور حضرت نے جو فقط اوس عورت کی کہنے سے دینار اوسکو دلوا دیا تو اوسنے علامت اوسکی
بیان کی ہو گی یا حضرت کو معلوم ہو گا کہ اوسکی ہی ف ع ح وَعَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرْقُ
النَّارِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی جارود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گم ہوی چیز مسلمان کی شعلہ ہی آگ کا نقل کی یہہ دارمی
نے ف یعنی اگر لیوے کوئی لقطہ کو اس ارادہ سی کہ مالک ہو نگا اوسکا اور نہ رعایت کرے اوسمین وہ احکام کہ مشروع ہین اوسمین قسم تعریف وغیرہ
تو وہ لقطہ پہونچاتا ہی اوسکو آگ دوزخ مین طیبی ف وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً
فَلْيُشْهِدْ ذَا عَدْلٍ اَوْ ذَوَيْ عَدْلٍ وَلَا يَكْتُمْ وَلَا يُغَيِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْيَرُدَّهَا عَلَيْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عیاض بن حمار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے لقطہ پس چاہیے کہ گواہ کرے
صاحب عدل کو ایک یا دو صاحب عدل کو اور نہ چہپاوے لقطہ کو یعنی ساتہہ ترک کرنے تعریف کی اور نہ غائب کر ڈالے اوسکو یعنی کسی اور مکان مین
نہ بہیج دیوے پہر اگر پاوے اوسکے مالک کو پس پہیر دے لقطہ کو مالک کو اور اگر نہ پایا مالک کو پس وہ مال ہی اللہ کا دیتا ہی وہ مال جسکو چاہتا ہی نقل کی یہہ احمد اور

ابو داؤد اور دارمی نے ف گواہ کرے تو کہ یہ بہتر ہے یعنی اولی ہی تا کہ لالچ اور تہمت دور ہو اور دعوی یا دل کا نکلے اور اسمیں یہ بھی حکمت ہی کہ بغیر گواہ کے اگر
کبھی اپنا نفس طمع کرا ہے کہ گواہ تو کوئی ہی ہی نہیں مالک کو دینا کیا ضرور ہی اور گواہ کرنے سے یہ طمع نہیں رہتی اور خواہ مخواہ دینا پڑتا ہی
اور یہ بھی اسمیں حکمت ہی کہ شاید موت ناگہانی کی وارث اوسکو داخل ترکہ میں نکرین اور یہ امر گواہ کرنیکا بعضے کہتے ہیں کہ بطریق استحباب کے ہی اور
بعضے کہتے ہیں کہ بطریق وجوب کے ہی اور سجدہ شید میں کہا کہ وہ مال ہی اللہ کا اور اوپر کی حدیث میں کہا کہ رزق اللہ کا ہی مراد ان دونوں لفظوں سے حلال ہی یعنی وہ
مال حلال ہی منتفع ہو اوس سے کہ خدا نے غیب سے بھیجا اور پھر اگر مالک آوے دیدے اوسکو جیساکہ اوپر ذکر کیا گیا ع ث وعن جابر قال رخص لنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم في العصا والسوط والحبل واشباهه يلتقطه الرجل ينتفع به رواه ابو داود روایت ہی جابر سے کہا رخصت
دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاٹھی میں اور کوڑے میں اور رسی میں اور مانند انکی میں کہ عرف میں انکو قلیل جانتے ہیں کہ اوٹھالیوے اوسکو آدمی فائدہ لیوے
اوس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی لقطہ اوٹھانیوالا ان چیزوں سے منتفع ہو بغیر تعریف کے اگر فقیر ہو اور شرح السنہ میں لکھا ہی کہ اسمیں دلیل ہی کہ
قلیل مال نہ تعریف کیا جاوے ولیکن اسمیں کلام ہی اور حد قلیل کی کیا ہی بعضوں نے کہا دس درہم سے کم قلیل ہی اور بعضوں نے کہا کہ دینار اور کم دینار سے قلیل ہی
بموجب حدیث حضرت علی رضی کی ع ث وذكر حديث المقدام بن معد يكرب الا لا يحل في باب الاعتصام اور ذکر کی گئی حدیث
مقدام بن معدیکرب کی کہ سرا اوسکا یہ ہی الا لا یحل بیچ باب الاعتصام بالکتاب والسنہ کے

باب الفرائض

باب ہی بیچ بیان فرائض کے ف یعنی اس باب میں بیان ہی حصوں کا کہ معین ہیں قرآن میں یا حدیث میں بیچ میراث کے اور لکھا ہی علمانے کہ متعلق ہوتی ہیں بیان ترکہ میت کے
چار حق ہیں اس ترتیب سے کہ اول تو میت کو تکفین و تجہیز کریں یعنی پہلے اوسکو غسل دیں پھر کفن دیں پھر نماز پڑھوا کر اوٹھا کر مقبرہ میں لیجاویں اور قبر میں دفن کریں اور ان
چیزوں میں کہ حاجت خرچ کرنے مال کی ہو بغیر تنگی اور اسراف کے خرچ کریں بعد اسکے اگر میت کے ذمہ دین ہو تو دین ادا کریں بعد اسکے جو مال بچے اوسمیں سے تہائی
تک وصیت جاری کریں اگر وصیت کی ہو پھر بعد اسکے مال کو درمیان وارثوں کے بانٹے اس طرح سے کہ پہلے اصحاب فرائض کو دیں یعنی جنکا حصہ قرآن یا حدیث میں معین
ہی پھر بعد اسکے جو بچے تو میت کے عصبات نسبی کو دیں کہ جو کچھ اصحاب فروض سے بچتا ہی وہ لیتے ہیں اور اگر اصحاب فروض وارثوں میں نہوتے ہیں تو سب ترکہ عصبات
نسبی کو پہنچتا ہی اور اگر عصبات نسبی نہوں تو جو کچھ اصحاب فروض سے بچے میت کے آزاد کرنیوالیکو دیں اگر میت بردہ آزاد ہوا ہو اور اگر آزاد کرنیوالا نہو تو آزاد
کرنیوالیکے عصبونکو دیں جو عصبہ کہ مرد ہیں اور اگر یہ بھی نہوں تو رد ہو اصحاب فروض پر سوا زوجین کے کہ انپر رد نہیں اور رد یہ ہی کہ جو کچھ بچے اصحاب
فروض کی حصوں معین سے وہ پھر ہر ایک کو بقدر حصہ اسکے کے دیں اور اگر نہ اصحاب فروض ہوں اور نہ عصبات نسبی اور نہ سببی ہوں تو ذوی الارحام کو دیں
اور وہ بھی نہوں تو مولی موالات کو دیں اور صورت مولی موالاۃ کی یہ ہی کہ ایک شخص لاوارث نے کہا کسی سے کہ تو مولی میرا ہی وارث ہو تو میرا جب میں مرجاؤں
اور خون بہا دینا تو میری طرف سے اور اوسنے قبول کیا تو یہ عقد ہمارے نزدیک درست ہی اور قبول کرنیوالا مولی موالاۃ کہلاتا ہی اور اگر دوسرا شخص لاوارث تھا
اور اوسنے بھی اسیطرح کہا اور اوسنے قبول کیا تو اسمیں ایک دوسرے کا وارث ہوگا اور وہ بھی نہوں تو اوسکو دیں کہ جسکے نسب کا اقرار کیا میت نے غیر پر یعنی
کہا کہ یہ بیٹا میرے باپ کا ہی اور اوسکے اس طرح نسب اوسکا ثابت نہو سوا اسکے اقرار سے اور اگر وہ بھی نہو تو جسکے لئے تمام مال کی وصیت کی ہو اوسکو دیں اور وہ بھی نہوں
تو بیت المال میں مال اوسکا رکھا جاوے اور اگر بیت المال ہی نہو تو مصرف بیت المال میں خرچ کرے یعنی فقراء وغیرہ کو دیں اور اصحاب فروض بارہ
ہیں باپ اور دادا اگرچہ اوپر کے درجہ کے ہوں اور بھائی اخیافی اور بہن اخیافی وہ ہی کہ ماں ایک ہو اور باپ دو اور جدہ اور دادی
نانی اور نانیاں اور جدہ یعنی دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اور پوتی اور بہن سگی اور بہن سوتیلی اور بہن اخیافی یعنی باپ کا جدا
ہو اگر اوسکے ساتھ بیٹا یا پوتا میت کا ہو اگرچہ نیچے کے درجہ کا ہو اور اگر یہ دونوں نہوں تو اسکے ساتھ بیٹی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کے درجہ کی

تو چہٹا حصہ ہی لیگا اور عصبہ بہی ہوگا اور اگر نہو اولاد میت کی اور میت کی بیٹی کی اگرچہ نیچے درجہ ہو حاصل یہہ کہ پہلی صورت میں باپ نرا صاحب فرض ہی اور دوسری
صورت میں صاحب فرض بہی ہی اور عصبہ بہی اور تیسری صورت میں نرا عصبہ اور دادا بیچ صورت نہونی باپ کی تینوں احوال مذکورہ میں مثل باپ کے ہی اور باپ
میت کے ہوتے ہوی دادا محروم ہی اور بہائی اخیافی اور بہن اخیافیہ کا چہٹا حصہ ہی اگر ایک ہو اور اگر دو یا زیادہ ہوں تو تہائی حصہ ہی کہ مرد اور عورت برابر
بانٹ لیا جاوے اور یہہ بہائی اور بہن اخیافی ساتہہ اولاد میت کی اور ساتہہ اولاد بیٹے میت کیکی اور ساتہہ باپ دادا میت کی محروم ہیں اور خاوند کا چوتہائی حصہ ہی اگر میت
کی اولاد ہو اور اگر اولاد نہو تو آدہا ہے اور بیوی کا آٹھواں حصہ ہی ایک بیوی ہو یا زیادہ اگر اولاد میت کی ہو اور اگر اولاد نہو تو چوتہائی ہی اور ماں کا چہٹا حصہ
ہی اگر اسکے ساتہہ اولاد میت کی ہو یا اولاد میت کی بیٹی کی ہو یا ایک بہائی اور ایک بہن یا دو بہائی یا دو بہن یا زیادہ دو سے ہوں عام ہی کہ سگی ہوں یا سوتیلی یا اخیافی
اور اگر ان میں سے کوئی نہو تو تہائی حصہ ہی کل مال میں سے اور جس صورت میں کہ ماں کے ساتہہ باپ اور خاوند یا بیوی میت کے ہوں تو حصہ خاوند یا بیوی کا دیکر تہائی
باقی کی وارث ہوگی اور اگر اس مسئلہ میں دادا بجای باپ کے ہو تو حصہ ماں کا تہائی سب ترکہ کا ہو کہ دادا اسمیں بجای باپ کے نہیں اور حصہ جدہ کا ایک ہو یا کئی باپ کی
طرف کی ہو یا ماں کی طرف کی یا دونوں طرف کی چہٹا حصہ ہی کہ سب برابر لیں بشرطیکہ درجے میں برابر ہوں اور اگر درجہ میں متفاوت ہوں تو دور سے کی قریب کی محروم
ہوگی اور سب جدات یعنی دادیاں اور نانیاں ماں کی ہونیسے محروم ہوتی ہیں اور اسیطرح جدات پدری ہونی جد میت کے سے ساقط ہوتی ہیں مگر بیوی دادا کی نہیں ساقط
ہوتی اور بیٹی اگر ایک ہو تو اوسکا حصہ آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ دو سے ہوں تو دو تہائی ہیں جس صورت میں کہ اوسکے ساتہہ سگا بہائی یا سوتیلا بہائی نہو اور
بہائی کی ہوتے ہوئے عصبہ ہوتی ہی پس حصہ اوسکا نسبت بہائی کے حصے کے آدہا ہوگا اور اگر بیٹی اور بیٹیاں میت کی متعدد ہوں تو تقسیم انکی اسیطرح ہی کہ بیٹے کے
دو حصے اور بیٹی کا ایک حصہ اور پوتی اگر ایک ہو تو حصہ اوسکا آدہا ہی اور اگر دو یا زیادہ ہوں دو سے تو دو تہائی ہی اگر میت کی بیٹی یا پوتا نہو اور ایک
بیٹی میت کے ہوتے ہوے پوتی کا چہٹا حصہ ہے اور دو بیٹیوں میت کے ہوتے ہوے پوتی محروم ہوگی مگر کہ پوتی کے
ساتہہ پوتا میت کا ہو تو اوس صورت میں باوجود ایک بیٹی یا دو بیٹیوں میت کے وہ پوتی عصبہ ہوگی اگرچہ پوتا پوتی کی درجے سے نیچے ہو پس حق
عصوبت کا سب پوتا پوتیکو پہنچیگا کہ تقسیم انکی بطور عصوبت کی ہوگی یعنی پوتیکی دو حصے اور پوتی کا ایک حصہ اور یہہ پوتا سگا بہائی اوس پوتی کا ہو یا سوتیلا بہائی یا
چچا کا بیٹا بہائی اور یہہ پوتی میت کی بیٹا ہوتی ہوی محروم محض ہی بہرحال اور بیچ صورت نہونی اولاد میت کی اور نہ ہونی اولاد بیٹے میت کی پڑپوتی میت کی قائم مقام
پوتیکی ہی سب باتوں ذکر کی گئی ہیں اور اولاد پوتی کی پوتیکی ہونیسے اور اولاد بیٹی کی بیٹی کی ہونیسے محروم ہیں اور محروم ہوتی ہیں بہائی اور بہنیں اخیافی سبب
ہونی اولاد میت کی اور میت کی بیٹیکی اولاد کے ہونیسے اگرچہ نیچے کی درجے کے ہوں اور باپ اور دادا کی ہونی سے بہی محروم ہوتی ہیں اور سگی بہن بیچ صورت
نہونی بیٹے کے اور نہونی پوتے کے اور نہونی پڑپوتی کے سب حال میں قائم مقام بیٹی کے ہی یعنی ایک کو آدہا اور دو کو یا دو سے زیادہ کو دو تہائی اور بہنیں
سوتیلی بشرط نہونے سگی بہن کے یہی حکم رکہتی ہیں اور عصبہ ہوتی ہی بہن سگی اور سوتیلی ہوتی ہوی بیٹی میت کی یا پوتی میت کی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہوں
اور اسیطرح سگی بہن سگی بہائی کی ساتہہ عصبہ ہوتی ہی اور سوتیلی بہائی کے ساتہہ صاحب فرض ہوتی ہی اور بہائی اور بہنیں سوتیلی ہوتی ایک بہائی سگے کی
ساقط ہوتی ہیں اور حصہ سوتیلی بہن کا ہوتی ہوی ایک سگی بہن کی چہٹا ہی ایک ہو یا زیادہ ایک سے اور دو سگی بہنوں کی ہوتی ہوی سوتیلی بہن ساقط
ہوتی ہے مگر کہ سوتیلی بہن کی ساتہہ بہائی سوتیلا بہی ہو پس بیچ صورت ہونی ایک بہن یا دو بہنوں سگی کی اور بیچ صورت نہونے سگی بہن کے
سوتیلی بہن ساتہہ بہائی سوتیلے کے عصبہ ہوگی اور حصہ درمیان انکی بطور عصوبت کی تقسیم ہوتا ہی اور جبکہ سگی بہن ساتہہ بیٹی یا پوتی یا پڑپوتی وغیرہ میت
کی عصبہ ہوگی تو بہائی سوتیلا اور بہن سوتیلی محروم ہونگی اور محروم ہوتی ہیں بہائی اور بہنیں سگی اور سوتیلی سبب ہونی بیٹی اور پوتی کے اگرچہ نیچے کے درجہ کا
ہو اور سبب ہونے باپ اور دادا کی مسئلہ عصبات چار قسم پر ہیں اول بیٹا اور پوتا اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں دوسرے باپ اور دادا اگرچہ

جدات نوع چہارم

پوتیاں نوع پنجم

اوپر کے درجے کے ہوں تیسری بہائی سگی اور سوتیلی اور بیٹی اونکی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں چوتہی چچا میت کی اور چچا میت کے باپ کے اور چچا میت کے دادا کے اور
بیٹے اور پوتے ان تینوں چچاؤں کے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں اور مقدم انہیں میں بیٹے ہیں پہر پوتے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں پہر باپ پہر دادا اگرچہ اوپر
کے درجے کے ہوں پہر بہائی پہر بہتیجے اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں پہر چچا پہر اولاد اونکی پس جہان کہیں کہ ایک قسم اول میں سے ہوگا تو باقی تین قسموں کے لوگ بالکل
محروم ہونگے اور اسیطرح سبب ہونے ایک کے قسم دوسری میں سے باقی دو قسموں کے لوگ محروم ہونگے اور سبب ہونے ایک کے قسم تیسری میں سے چوتہی قسم کے
لوگ محروم ہونگے اور بیچ ہر قسم کے ان قسموں میں سے قریب بعید سے اولی ہے یعنی سبب ہونے قریب کے بعید کو کچہہ نہیں پہنچنے کا اور سگا سوتیلی سے اولی ہے اور
میت کی چچاؤں کے چچاؤں باپ میت کے سے اولی ہیں اور پوتے باپ کی چچاؤں کے چچاؤں دادا کے سے اولی ہیں مسئلہ ذوی الارحام بہی چار قسم ہیں
اول اولاد بیٹی کی اور اولاد پوتی کی اور اولاد پڑپوتی کی اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں دوسری اجداد فاسد اور جدات فاسدہ اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور جد فاسد
اوسکو کہتے ہیں کہ بیچ واسطہ اوسکے ساتھہ میت کے عورت داخل ہو مانند نانا میت کے اور باپ نانی یا دادی میت کی اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ بیچ واسطہ اوسکی ساتھ
میت کے جد فاسد آوے مانند نانا کے ماں کے اور دادی اور نانی کی باپ کی ماں کے کہ یہہ ذوی الارحام سے ہیں اور جد صحیح وہ ہے کہ بیچ واسطہ
اوسکی ساتہہ میت کے عورت داخل نہو مانند دادا اور پردادا اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور جدہ صحیحہ وہ ہے کہ جد فاسد بیچ واسطہ اوسکی ساتہہ میت کے نہو مانند دادی اور پردادی اور نانی اور پرنانی کے اگرچہ اوپر کے
درجے کی ہوں اور یہہ ذوی الفروض سے ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کی گئین اور تیسری قسم ذوی الارحام اولاد سگی بہنوں کی اور سوتیلی بہنوں کی اور بہنوں اخیافیہ کی اور اولاد بہائی اخیافی کی اور بیٹیان سگی بہائی اور سوتیلے
بہائی کی ہیں چوتہی پہپہیان مطلق یعنی سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور چچا اخیافی اور ماموں اور خالائیں ہیں پس اگر ایک قسم اول سے یا اولاد اونکی سے اگرچہ
نیچے کے درجہ کا ہو موجود ہو تو لوگ تینوں قسموں باقی کی سب محروم ہونگے اور سبب ہونے ایک کے قسم دوسری میں سے لوگ قسم تیسری اور چوتہی کے محروم
ہونگی اور سبب ہونے ایک کے قسم تیسری میں سے سب لوگ چوتہی قسم کے محروم ہونگے اور قریب بعید سے بیچ سب قسموں کے اولی ہیں اور باقی تفصیل اونکی فرائض
میں دیکہنی چاہیے مسئلہ موانع ارث چار ہیں یعنی چار چیزین ایسی ہیں جو وارث نہیں ہونے دیتیں ایک تو رق یعنی بردہ ہونا کہ نہ بردہ کا وارث آزاد ہوتا ہے نہ بردہ آزاد کا وارث
ہوتا ہے بردہ اور دوسرا قتل مانع ہے ارث سے وہ قتل کہ جس سے واجب ہوتا ہے قصاص یا کفارہ بیان مجمل اسکا یہہ ہے کہ قتل کی پانچ قسمیں ہیں بیان جنکا اگر کچہہ
مفصل اونکا ہوگا انشاء اللہ تعالی اونہیں سے چار قسمیں تو ایسی ہیں کہ کسی میں قصاص لازم آتا ہے اور کسی میں کفارہ اور دیت پس ان چاروں میں قاتل محروم
ہوتا ہے قاتل میراث سے ہمارے نزدیک جبکہ ناحق قتل کرے اور اگر اپنے مورث کو از راہ قصاص یا حد کے یا دفع کرنیکو نفس اپنے سے مارے تو اصلا محروم نہیں ہوتا اور
ایک قسم انمیں قتل بالتسبیب کہلاتی ہے اوس سے نہ قصاص لازم آتا ہے نہ کفارہ بلکہ دیت لازم آتی ہے پس اوس قتل سے قاتل نہیں محروم ہوتا اور قتل
بالتسبیب یہہ ہے کہ کہودے ایک شخص کنوا یا رکہے پتہر ملک اپنی میں بلا اذن پس ہلاک ہوجاوے اوس سے انسان اور اسیطرح قاتل اگر لڑکا ہو یا دیوانہ ہو تو نہیں
محروم ہوتا مقتول کی میراث سے ہمارے نزدیک اور تیسرا اختلاف دونوں کا مانع ہے ارث سے یعنی نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا اور چوتہا
اختلاف دارین ہے یعنی ایک شخص دار الاسلام میں ہو اور ایک شخص دار الحرب میں تو وہ اسکا وارث ہوگا اور نہ یہہ اوسکا اور یہہ حکم کافروں کیلیے ہے اہل اسلام
کے لیے نہیں اگر اہل اسلام اختلاف دارین رکہتے ہوں تو آپسمیں ایک دوسرے کا وارث ہوگا مغنی الطلاب شرح مغنی شرح فقہ بسیط مولانا ا
الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اولی بالمؤمنین من انفسہم فمن مات وعلیہ دین ولم
یترک وفاء فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ وفی روایۃ من ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی فانا مولاہ وفی روایۃ من ترک مالا فلورثتہ
ومن ترک کلا فالینا متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مین نزدیک تر اور لائق تر ہون ساتہہ مسلمانو
جانون اونکی سے یعنی ہر چیز میں امور دین و دنیا سے شفقت میری اونپر بہت ہے شفقت اونکی سے اپنی جانون پر پس ہون میں لائق تر ساتہہ ادا کرنے

مومنوں کے ساتھ اونکی جانون سے پس جو شخص کہ مرجاوے اور اوسپر قرض ہو اور نہ چھوڑ گیا ہو اتنا مال کہ دین ادس کا ادا ہو سکے پس مجھ پر ہی ادا کرنا اوسکا دین کا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس وہ اوسکے وارثون کے لیے ہی یعنی بعد ادا کرنے دین و وصیت اوسکے کے اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے قرض یا عیال پس آوے میرے پاس میں ولی اور وصی اوسکا پس مین ہون کارساز اوسکا یعنی قرض اوسکا ادا کرونگا اور غمخواری کرونگا اوسکی عیال کی اور ایک روایت مین ہی کہ جو شخص چھوڑ جاوے مال پس وہ اوسکی وارثون کے لیے ہی اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے چیز بہاری یعنی دین اور عیال پس وہ رجوع کرنیوالا ہی طرف میری نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ابتدا مین عادت شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ اگر کوئی مرتا اور اوسپر قرض اور مال چھوڑ گیا ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازے کی نماز نہ پڑہتے اور اخیر مین جب فراغت ہوئی تو ایسا ٹہرایا کہ دین اوسکا اپنے ذمے کر لیتے اور نماز پڑہتے چنانچہ یہہ مطلب حدیث ابی ہریرہ کے ہے کہ باب الافلاس والانظار کی پہلی فصل مین گذری سمجہا جاتا ہی اور یہہ بات بسبب کمال شفقت و رحمت کی تہی امت پر صلی اللہ علیہ وسلم **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حصے میراث کی کہ کتاب اللہ مین معین ہین جہی دار اونکو پہر جو کچہہ بچے پس وہ واسطے اوس شخص کے ہی کہ بہت نزدیک ہو میت سے مرد ہو نہین ہی کہ اوسکو عصبہ کہتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جنکا حصہ معین ہی کتاب اللہ مین کہ اونکو ذوی الفروض کہتے ہین اول اونکو دو تر کے مین سے پہر جو کچہہ بچے اون سے تو عصبو نکو اور عصبو نمین جو قریب تر ہی وہ مقدم ہی پس نہین وارث ہوتا عصبہ بعید عصبہ قریب کے ہوتے اور بیان ذوی الفروض کا اور عصبو نکا ابتدا باب مین تفصیل سے ہو چکا اور شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ بعضے وارث حاجب یعنی روکنے والے ہوتے ہین بعضو نکو اور حجب دو قسم پر ہی حجب نقصان اور حجب حرمان چنانچہ بیان مفصل اسکا فرائض مین ہی اور لفظ ذکر واسطے تاکید کی اور احتراز کرنیکی خنثی سے ہی **وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وارث ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ کافر نہین وارث ہوتا مسلمان کا اور اسمین اختلاف ہی کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی یا نہین جمہور تو کہتے ہین کہ وہ بہی نہین وارث ہوتا اور بعضے صحابہ اور تابعین نے کہا کہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہی اور امام مالک کا بہی یہی مذہب ہے اور مرتد نہین وارث ہوتا مسلمان کا بالاجماع اور مسلمان مرتد کا وارث ہوتا ہی یا نہین اسمین بہی اختلاف ہی نزدیک امام مالک اور شافعی اور ربیعہ اور ابن ابی لیلی وغیرہم کے مسلمان نہین وارث ہوتا اوسکا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ جو کچہہ کمایا ہی حالت مرتد ہونی مین پس وہ بیت المال کے لیے ہی اور جو کچہہ کمایا ہی اسلام مین پس وہ واسطے وارثون مسلمان اوسکی کی ہی ع **وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مولی قوم کا اوس قوم مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** مولی سے مراد یہان آزاد کرنیوالا ہے یعنی آزاد کرنیوالا وارث ہوتا ہی غلام آزاد کا اگر اوسکا کوئی عصبہ نسبی نہو بخلاف غلام آزاد کے کہ وہ وارث آزاد کرنیوالے کا نہین ہی اور بعضون نے کہا کہ مولی سے مراد ہی غلام آزاد کیا ہوا یعنی جس قوم نے کسیکو آزاد کیا ہو حکم اوسکا حکم اوس قوم کا سا ہی مثلا بنی ہاشم نے آزاد کیا کسی غلام کو تو وہ بیچ مقدمہ زکوۃ کی حکم بنی ہاشم کا سا رکہتا ہی جیسا کہ بنی ہاشم پر زکوۃ حرام ہی ایسے ہی بنی ہاشم کے غلام آزاد کیے ہوئی پر بہی زکوۃ حرام ہی ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہانجا قوم کا اونہین مین سے ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی بہانجا وارث ہوتا ہی ماموں کا اور ذوی الارحام سے ہی اور نہین وارث ہوتے ذوی الارحام مگر نزدیک امام ابو حنیفہ رح اور احمد رح کے اور ذوی الارحام جبہی وارث ہونگے ہین کہ نہون میت کی ذوی الفروض و عصبہ

اور وہی الارحام کا بیان ابتدائی باب میں تفصیل سے ہو چکا ہے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ احادیث کے حنفیہ نے اوپر وارث ہونے ذوی الارحام کے طیبی نے ع ش ح **وذکر حدیث عائشة انما الولاء فی باب قبل باب السلم وسنذکر حدیث البراء الخالة بمنزلة الام فی باب بلوغ الصغیر وحضانته ان شاء الله تعالیٰ** اور ذکر کی گئی حدیث عائشہ کی کہ سرا اوسکا انما الولاء ہے بیچ باب کے کہ پہلے باب السلم ہے اور ذکر کرینگے ہم حدیث براء کی کہ سرا اوسکا یہ ہے الخالة بمنزلة الام بیچ باب بلوغ الصغیر وحضانتہ کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **ف** بمنزلة الام یعنی خالہ بمنزلہ ماں کے ہے میراث میں پس اگر جمع ہو خالہ ساتھ پھپھی کی تو دو ثلث پھپھی کو ملینگے اور ایک ثلث خالہ کو ش ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتوارث اهل ملتین شتی رواه ابو داود وابن ماجة ورواه الترمذی عن جابر** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں میراث ہوتی ہے درمیان دو دین والوں مختلف کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے جابر سے **ف** یعنی نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا ش ح **وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم القاتل لا یرث رواه الترمذی وابن ماجة** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنیوالا نہیں وارث ہوتا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی جو شخص کہ اپنے مورث کو مار ڈالے تو وہ اوسکی میراث سے محروم ہے اور بیان مفصل اسکا ابتدائی باب میں گذر چکا ہے ش ح **وعن بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم جعل للجدة السدس اذا لم تکن دونها ام رواه ابو داود** اور روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹھہرایا واسطے جدہ کے چھٹا حصہ جس وقت کہ نہو حاجب اوسکو ماں نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی اگر ماں میت کی جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی محروم کریگی جدہ کو حصہ سے اور جدہ سے مراد عام ہے نانی ہو یا دادی ش ح مولانا **وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استهل الصبی صلی علیه وورث رواه ابن ماجة والدارمی** اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ آواز کرے لڑکا نماز پڑھی جاوے اوسپر اور وارث کیا جاوے نقل کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** مراد آواز سے علامت زندگی کی ہے یعنی اگر بچہ پیدا ہونیکے وقت آدھے سے زیادہ نکلا اور اوسمیں علامت زندگی کی معلوم ہوئی خواہ آواز کی خواہ سانس لیا ہو خواہ چھینکا خواہ کوئی عضو ہلا اور پھر مر گیا تو اوسپر نماز جنازہ بھی پڑھی اور اوسکو وارث بھی ٹھہراوی اور اوسکا ورثہ بھی بانٹی پس اگر مر جاے ایک شخص اور وارث اوسکا بیٹا ہے اور جورو کہ چھوڑ جاوے اوسکے لیے میراث اگر زندہ پیدا ہوا وارث ہوگا اور اوس سے اوسکے وارثوں کی طرف نقل کریگی میراث اور اگر زندہ پیدا نہوا اور وارث لینگے ش ح **وعن کثیر بن عبد الله عن ابیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مولی القوم منهم وحلیف القوم منهم وابن اخت القوم منهم رواه الدارمی** اور روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی عبد اللہ سے کہ اونہوں نے نقل کی دادا کثیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مولی قوم کا اوس قوم میں سے ہے اور حلیف قوم کا اوس قوم میں سے ہے اور بھانجا قوم کا اوس قوم میں سے ہے نقل کی یہ دارمی نے **ف** مولی قوم کا آخر بیان اسکا اوپر حدیث انس کی میں ہو چکا اور حلیف قوم کا آخر عرب میں پہلی عادت تھی کہ آپس میں قسمیں کرتے تھے اسپر کہ خون تیرا خون میرا ہے اور صلح تیری صلح میری ہے اور جنگ تیری جنگ میری ہے اور میں وارث تیرا اور تو وارث میرا بعد اوس کے حکم منسوخ ہوا ساتھ آیت مواریث کی اور بھانجا قوم کا آخر بیان اسکا بھی بیچ فائدہ حدیث انس کے گذر چکا ش ح **وعن المقدام قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن ترک دینا او ضیعة فالینا ومن ترک مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافک عانه والخال وارث من لا وارث له یرث ماله ویفک عانه وفی روایة وانا وارث من لا وارث له اعقل عنه وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویرثه رواه ابو داود** اور روایت ہے مقدام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں لائق تر ہوں ساتھ ہر مومن کے جان اوسکی سے پس جو شخص کہ چھوڑ جاوے دین اپنے ذمے یا عیال پس طرف میری ہے ادا کرنا اوسکا اور پرورش کرنا اوسکا اور جو شخص کہ چھوڑ جاوے مال پس واسطے وارثوں اوسکے کے ہے اور میں کارساز اوسکا ہوں کہ نہیں کوئی کارساز اوسکا وارث ہوتا ہوں اوسکے مال کا یعنی رکھتا ہوں اوسکو بیت المال میں و الا انبیا وارث نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہے اور چھڑاتا ہوں قیدی

اوسکو یعنی دوسرے جو حق تھا دینا لازم آیا تہا اور سبب اوسکے نفس اوسکا مقید و معذب ہے عالم برزخ میں اسکی طرف سے دیکر اوسکو چھڑاتا ہوں عذاب سے اور ماموں وارث اوس شخص کا
ہی کہ نہیں کوئی وارث اوسکا یعنی ماموں کہ ذوی الارحام میں سے ہی وارث ہوتا ہی اوسکا کہ جسکی ذوی الفروض اور عصبی نہیں ہوتے وارث ہوتا ہی اوسکے مال کا اور چھڑاتا ہی قیدی اوسکو اور
ایک روایت میں ہی کہ میں وارث ہوں اوسکا کہ نہیں وارث اوسکا خون بہا ادا کرتا ہوں اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہوں اوسکا اور ماموں وارث ہی اوسکا کہ نہیں کوئی وارث اوسکا خون
بہا ادا کرے اوسکی طرف سے اور وارث ہوتا ہی اوسکا نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحوز المرأة ثلث مواريث
عتيقها ولقيطها وولدها الذي لاعنت عنه رواه الترمذي وابوداود وابن ماجة اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے لیتی ہی عورت تین شخصوں کی میراث اپنے آزاد کیے ہوئے کی اور اپنے پائے ہوئے کی اور بچے اپنے کی کہ لعان ہوا اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** میراث آزاد کیے ہوئے کی یعنی
ایک عورت بردہ آزاد کرے اور وہ بردہ مرجاوے اور اوس بردہ کا کوئی عصبہ نسبی ہووے نہیں تو وہ عورت وارث اوسکی ہوتی ہی مانند مرد کے اور پائے ہوئی کی یعنی ایک عورت نے بچہ کو راہ میں سے
پڑا ہوا پایا اور پالا اوسکو تو اوسکی عورت وارث ہوتی ہی بعد مرنے کی اور یہ مذہب اسحق بن راہویہ کا ہی اور علما کا مذہب یہ ہی کہ نہیں ولا ہی واسطے ملتقط کے یعنی بچہ کو راہ میں سے اٹھا لانے والا
نہیں وارث ہوتا اسلیے کہ خاص کیا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کو واسطے آزاد کرنے والے کے ساتھ قول اپنے کے انما الولاء لمن اعتق پس شاید کہ یہ حدیث منسوخ ہی اور بعض نے کہا
اور قاضی نے کہا کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ مال اوسکا بیت المال کے لیے ہی اور یہ عورت اولی اور احق ہی بہ نسبت اور مسلمانوں کی ساتھ اسکے کہ صرف کیا جاوے اوسپر وہ مال کہ چھوڑا ہی
لڑکے مرے نے اور لعان اوسکو کہتے ہیں کہ مرد اپنی جورو کو تہمت زنا کی کرے یا انکار کرے نسب بچے پیدا ہونے کا کہ یہ میرا نہیں اور آپسمیں ایک دوسرے کو لعنت کرے چنانچہ بیان فصل اسکا باب اللعان
میں ہوگا انشاء اللہ تعالی پس جس بچے کی پیدا ہونے میں لعان ہوئی ہو اوس بچے کا نسب باپ سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ آپسمیں ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہی بلکہ تو وارث بسبب نسب کے
ہوتا ہی اور وہ منتفی ہوا اور نسب اوسکا ماں سے ثابت ہی پس وے آپسمیں وارث ہوتے ہیں اور یہی حکم ولد الزنا کا ہی ن ع **وعن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن
جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما رجل عاهر بحرة او امة فالولد ولد زنا لا يرث ولا يورث رواه الترمذي اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ روایت کی
اپنے باپ یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ زنا کرے ساتھ عورت آزاد کے یا لونڈی کے پس فرزند کہ پیدا ہوا اوس سے
ولد الزنا ہوتا ہی نہ وارث ہوتا ہی وہ اور نہ میراث لیجاتی ہی اوس سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی زنا کا نہیں وارث ہوتا زنا کرنیوالے کا اور نہ اوسکی اقربا کا اسلیے کہ وراثت بسبب نسب کے
ہوتی ہی اور نسب ہی نہیں درمیان اسکے اور درمیان زنا کرنیوالے کے اور نہ زنا کرنیوالا وارث ہوتا ہی اوس لڑکے کا اور اقربا زنا کرنیوالے کے بخلاف ماں کے کہ وہ اوس لڑکے کی وارث ہوتی ہی اور لڑکا
اوسکا ع **وعن** عائشة ان مولى لرسول الله صلى الله عليه وسلم مات وترك شيئا ولم يدع حميما ولا ولدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوا
ميراثه رجلا من اهل قريته رواه ابوداود والترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہ غلام آزاد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مر گیا اور چھوڑ گیا کچھ مال اور نہ چھوڑا کوئی رشتہ دار اور
فرزند پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو میراث اسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والوں میں سے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** چونکہ اوسکا کوئی وارث نہ چھوڑا تہا مال اوسکا
واسطے بیت المال کے تہا اور مصرف بیت المال کے فقراء و مساکین ہیں پس آنحضرت نے اوسکی بستی والیکو دینا مناسب جانا بسبب محتاج ہونے کے اور حضرت کو ولا یعنی وراثت اوسکی آزادی کے
سبب نہیں پہنچتی کہ انبیا وارث کسیکے نہیں ہوتے ہیں اور نہ کوئی اونکا وارث ہوتا ہی ع **وعن** بريدة قال مات رجل من خزاعة فاتي النبي صلى الله عليه وسلم بميراثه فقال
التمسوا له وارثا او ذا رحم فلم يجدوا له وارثا ولا ذا رحم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطوه الكبر من خزاعة رواه ابوداود وفي رواية له قال
انظروا اكبر رجل من خزاعة اور روایت ہی بریدہ سے کہا مر گیا ایک شخص خزاعہ میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی پس لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میراث اوسکی پس فرمایا کہ
تلاش کرو واسطے اوسکے وارث کو یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی رحم کو پس نہ پایا اوسکا وارث اور نہ ذوی رحم پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو میراث اوسکی
بڑے کو خزاعہ میں سے نقل کی یہ ابوداود نے اور ایک روایت ابوداود کی میں یوں ہی کہ فرمایا حضرت نے دیکھو بڑے شخص کو خزاعہ میں سے یعنی اور دو اوسکو یہ **ف** اسکی بھی تاویل وہی
جو اوپر کی حدیث میں گذری ہی کہ ترکہ اوسکا داخل بیت المال کی تہا حضرت نے مناسب یوں جانا کہ ایک شخص بڑے کو اونمیں سے بنظر اسکے کہ وہ بھی مصرف بیت المال ہی اور یا عمبار

تمام ہوئی اور ابتدا اس باب کی ہے **وعن علي قال إنكم تقرؤون هذه الآية من بعد وصية توصون بها أو دين وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بالدين قبل الوصية وإن أعيان بني الأم يتوارثون دون بني العلات الرجل يرث أخاه لأبيه وأمه دون أخيه لأبيه رواه الترمذي وابن ماجه وفي رواية الدارمي قال الإخوة من الأم يتوارثون دون بني العلات إلى آخره** اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو من بعد وصیۃ توصون بہا او دین یعنی بعد وصیت کے جو وصیت کرو یا بعد دین کے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ ادا کرنے دین کے پہلے وصیت کے اور حکم کیا حضرت نے کہ حقیقی بھائی وارث ہوتے ہیں سوتیلے یعنی باپ جدا ہونے والے حقیقی بھائیوں کے سوتیلوں کو نہیں پہنچتا آدمی وارث ہوتا ہے اپنے سگے بھائی کا سوتیلے بھائی کا نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت دارمی کی میں ہے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ بھائی کہ ماں میں بھی شریک ہوں یعنی ماں اور باپ میں شریک ہوں یعنی سگے بھائی وارث ہوتے ہیں نہ بھائی کہ فقط باپ میں شریک ہوں یعنی سوتیلے تا آخر حدیث کے مذکور ہوئی

ف پڑھتے ہو اس آیت کو اور حاصل آیت کا یہ ہے کہ میراث بعد جاری کرنے وصیت کے ہے کہ ثلث تک ہے اور بعد ادا کرنے دین میت کے ہے اور مراد حضرت علی کی یہ ہے کہ تم اس آیت کو پڑھتے ہو یعنی ہی اسکے سمجھتے ہو بیان اسکا یہ ہے کہ آیت کریمہ میں وصیت دین پر مقدم واقع ہوئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادای دین کو مقدم رکھا ابدا وصیت سے پس ہی گمان نہ کریں لوگ کہ درمیان آیت کے اور فعل آنحضرت کے منافات ہے بلکہ جاننا چاہئے کہ دین مقدم ہے حکم میں اگرچہ مؤخر ہے ذکر میں اور وصیت کو مقدم ذکر میں اسی لیے کیا کہ وارث پر جاری کرنا وصیت کا شاق ہوتا ہے اور سست ہو جاتے ہیں بلکہ اسکی اجرا میں باہتمام خوب طرح کریں اور آدمی وارث ہوتا ہے الخ یہ تفسیر اور تاکید پہلی کلام کی ہے ؛ م ع

وعن جابر قال جاءت امرأة سعد بن الربيع بابنتيها من سعد بن الربيع إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله هاتان ابنتا سعد بن الربيع قتل أبوهما معك يوم أحد شهيدا وإن عمهما أخذ مالهما ولم يدع لهما مالا ولا تنكحان إلا ولهما مال قال يقضي الله في ذلك فنزلت آية الميراث فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عمهما فقال أعط ابنتي سعد الثلثين وأعط أمهما الثمن وما بقي فهو لك رواه أحمد والترمذي وأبو داود وابن ماجه وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائی عورت سعد بن ربیع کی اپنی دونوں بیٹیوں کو کہ سعد بن ربیع سے تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی ہیں مارا گیا باپ انکا آپکے ساتھ دن احد کے شہید اور تحقیق چچا انکے نے لیا مال انکا یعنی جو مال کہ انکو پہنچتا سعد کے بھائی نے لیلیا بسبب رسم جاہلیت کے کہ عورتوں کو محروم کرتے تھے میراث سے اور نہ چھوڑا انکے لیے مال اور نکاح نہیں کیا جاتا ہے مگر کہ ہو واسطے انکے مال فرمایا حضرت نے حکم کریگا اللہ تعالیٰ بیچ مقدمہ انکے یعنی صبر کر تا وحی آوے انکی مقدمہ میں پس اتری آیۃ میراث کی یعنی یوصیکم اللہ فی اولادکم الخ پس بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو انکے چچا کے پاس اور فرمایا کہ دے سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی اور دے لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ اور جو کچھ کہ بچ رہے سو واسطے تیرے ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** یعنی مال کے چوبیس حصے کر کر یوں تقسیم کریں مسئلہ ٢٤ — بنت ٨ بنت ٨ زوجہ ٣ عم ٥

وعن هزيل بن شرحبيل قال سئل أبو موسى عن ابنة وبنت ابن وأخت فقال للبنت النصف وللأخت النصف وائت ابن مسعود فسيتابعني فسئل ابن مسعود وأخبر بقول أبي موسى فقال لقد ضللت إذا وما أنا من المهتدين أقضي فيها بما قضى النبي صلى الله عليه وسلم للبنت النصف ولابنة الابن السدس تكملة الثلثين وما بقي فللأخت فأتينا أبا موسى فأخبرناه بقول ابن مسعود فقال لا تسألوني ما دام هذا الحبر فيكم رواه البخاري اور روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہا سوال کیا گیا ابو موسیٰ سے اس مسئلہ کا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن یعنی ایک شخص مرے یہ وارث چھوڑ کر تو انکی میراث کیونکر تقسیم ہو جواب دیا ابو موسیٰ نے کہ بیٹی کو آدھا اور بہن کو آدھا یعنی پوتی کو محروم کیا اور کہا ابو موسیٰ نے پوچھنے والے کو کہ جا ابن مسعود کے پاس یعنی اور پوچھ اس سے یہی مسئلہ پس موافقت کریگا میری یعنی یہی جواب دینگے پس سوال کیا گیا ابن مسعود سے اور خبر دئے گئے ساتھ جواب ابو موسیٰ کے پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق میں گمراہ ہوں اس وقت یعنی میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہ ہوں اور نہ ہوں میں راہ پانیوالوں سے حکم کرونگا میں اس مسئلہ میں

موافق اوسکے حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدھا بیٹی کو دیا اور پوتی کو چھٹا حصہ واسطے پورا کرنے دو تہائی کے یعنی جو دو بیٹیاں ہوتیں تو دو تہائی ان کا
ہوتا سو وہ دو تہائی تھا جب ایک بیٹی نے آدھا پایا تو چھٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دیئے اور جو باقی رہا سو بہن واسطے ہے یعنی جو بہن عصبہ ہے
کر دو بیٹیوں کے ساتھ بیٹیوں کے عصبہ ہوتی ہیں سب جمہور کا یہی ہے پس آئے ہم ابو موسیٰ کے پاس اور خبر دی ہم نے اونکو ساتھ کہنے ابن مسعود کے پس کہا ابو موسیٰ نے نہ پوچھا کرو
مجھسے جبتک کہ یہ عالم تم میں ہے یعنی ابن مسعود نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی یہہ حصے کر لوں بانٹ مسئلہ بکر وعن عمران
ابن حصین قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ قال لک السدس فلما ولی دعاہ
فقال لک سدس آخر فلما ولی دعاہ قال ان السدس الآخر طعمۃ لک رواہ احمد والترمذی وابو داود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن
صحیح اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق پوتا میرا مر گیا پس کیا پہنچتا ہے مجھکو میراث اوسکی سے فرمایا
واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ پس جب پھرا وہ بلایا اوسکو حضرت نے اور فرمایا واسطے تیرے ہے چھٹا حصہ اور پس جب پیٹھ پھیری بلایا اوسکو فرمایا تحقیق چھٹا حصہ اخیر کا رزق
ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے ف رزق ہے یعنی دوسرا چھٹا حصہ بطریق عصبیت کے تجھکو پہنچا
اور پہلا بطریق فرضیت کے اور تہائی حصہ ایکبارگی نہ دیا اوسے تا وہ یہہ گمان نہ کرے کہ فرض تہائی ہے اور صورت اس مسئلہ کی یہہ ہے کہ ایک شخص مر گیا چھوڑ کر دو بیٹیاں
اور یہ دادا کہ سائل ہے پس اسکی مال میں سے اوسکی دو بیٹیوں کو تو دو تہائی پہنچا اور باقی رہا تہائی اوسمیں سے چھٹا حصہ تو دادا کو بطریق فرضیت کے پہنچا اور چھٹا بطریق
عصبیت کے تم مسئلہ جدہ وعن قبیصۃ بن ذؤیب قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر تسألہ میراثہا فقال لہا ما لک فی کتاب
اللہ شیء وما لک فی سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیء فارجعی حتی اسأل الناس فسأل فقال المغیرۃ بن شعبۃ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابو بکر ہل معک غیرک فقال محمد بن مسلمۃ مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابو بکر ثم
جاءت الجدۃ الاخری الی عمر تسألہ میراثہا فقال ہو ذلک السدس فان اجتمعتما فہو بینکما وایتکما خلت بہ فہو لہا رواہ
مالک واحمد والترمذی وابو داود والدارمی وابن ماجۃ اور روایت ہے قبیصہ بیٹے ذؤیب کی سے کہ کہا آئی جدہ پاس ابی بکر صدیق کے اور سوال
میں کہ مانگتی تھی اپنی میراث اپنی پس کہا واسطے اوسکے نہیں ہے واسطے تیرے بیچ کتاب اللہ کے کچھ اور نہیں واسطے تیرے بیچ سنت یعنی حدیثوں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ یعنی جو حدیثیں کہ مجھے یاد ہیں اونمیں یہ حکم نہیں پاتا ہوں پس چلی جا تاکہ پوچھوں لوگوں سے یعنی علماء صحابہ سے شاید کہ اونمیں کوئی جانتا
ہو یہ حکم پھر پوچھا ابو بکر نے لوگوں سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا جدہ کو چھٹا حصہ پس کہا ابو بکر نے مغیرہ کو
کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوا تیرے کہ یہہ سنا یا دیکھا ہو حضرت سے یعنی حدیث پس کہا محمد بن مسلمہ نے مانند کہنے مغیرہ کے کہ کہا تہا مغیرہ نے پس جاری
کیا اوس حکم کو واسطے اوس جدہ کے حضرت ابو بکر نے پھر آئی جدہ دوسری پاس حضرت عمر رض کی امیر المومنین کی طلب کرتی تھی اپنی میراث اپنی پس کہا حضرت عمر نے وہی چھٹا
حصہ ہے پس اگر جمع ہو تم دونوں پس وہ چھٹا مشترک ہے درمیان تم دونوں کے اور جو کوئی تم دونوں میں کہ تنہا ہو ساتھ اس چھٹے حصہ کے یعنی وہ چھٹا حصہ اوسکا ہی ہو
نقل کی یہہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نے ف جدہ کہتے ہیں دادی کو بھی اور نانی کو بھی پس حضرت ابو بکر کے پاس جو آئی تھی
تہی نانی تہی اور حضرت عمر رض کے پاس جو آئی دادی تہی اور یہی بہت کی چنانچہ ایک روایت میں اسیطرح آیا ہے اور اخیر جملہ کا حاصل یہہ ہے کہ میراث جدہ کی
چھٹا حصہ ہے خواہ ایک ہوں یا کئی ہوں پس حضرت صدیق نے حکم کیا چھٹے حصہ کا ایک جدہ کے لیے تنہا اسلیے کہ دوسری کا ہونا معلوم نہ تھا اور حضرت عمر نے
کو جب معلوم ہوا دوسری کا ہونا تو حکم کیا کہ دونوں چھٹے حصہ میں شریک ہوں تم وعن ابن مسعود قال فی الجدۃ مع ابنہا انہا اول جدۃ
اطعمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدسا مع ابنہا وابنہا حی رواہ الترمذی والدارمی والترمذی ضعفہ اور روایت ہے ابن مسعود

ہی کہا بیچ مسئلہ جدہ کی ساتھ بیٹی اوسکی کے بیہ بات کہ وہ بیٹی ہے باکنہ لڑکی کی تو مسئلہ ہی اول جدہ تھی کہ دلوایا تہا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹا حصہ ساتھ بیٹی اوسکی کی اور بیٹا اوسکا زندہ تہا نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے اور ترمذی نے ضعیف کیا ہی اس حدیث کو **ف** یعنی ایک شخص مرا دادی اور باپ چھوڑ کر حضرت نے دادی کو چھٹا حصہ دلوایا باوجود اوسکی بیٹے ہونیکے کہ باپ تہا میت کا اور مذہب علما کا یہہ ہی کہ باوجود ہونے باپ کے اور میت کی دادی کو کچھ نہیں پہنچتا اس واسطے کہ اسکا بال سے محروم ہی ساتھ اوسکے بیٹے کی کہ باپ ہے میت کا اور اس حدیث سے علما نے دلیل نہیں پکڑی کہ حدیث ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنے کی نہیں دلیل پکڑنا ایسے حدیث سے جو ہی یا یہہ کہ حضرت نے اوسکو اس صورۃ میں تبرعاً یعنی ازراہ احسان کے دلوایا نہ بطریق میراث کے ﴿ وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ضحاک بن سفیان سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا طرف اونکی یہہ کہ وارث کر جورو کو یعنی میراث دے اشیم ضبابی کی جورو کو خون بہا خاوند اوسکی سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اشیم ضبابی حضرت کی حیات میں مارے گئے خطا اور شرح سنہ میں کہا ہی کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ دیت واجب ہوتی ہی واسطے مقتول کے اور پہر انتقال کرتی ہی طرف وارثوں مقتول کے مانند تمام املاک اوسکی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا تہا اور آیا ہی کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ وارث نہیں ہوتی ہی عورت خاوند کی دیت میں پس یاد دلایا اسکے ضحاک نے یہہ حدیث پس رجوع کی ﴿ وَعَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيْ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی تمیم داری سے کہا اونہوں نے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہی شرع کا بیچ مشرک کی کہ اسلام لایا ہاتھ پر ایک شخص مسلمان کی یعنی وہ مسلمان ہوا اس مسلم کا ہو یا نہیں پس فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتھ پر مسلمان ہوا ہی لائق تر ہی ساتھ زندگی اوسکی کے اور مرنے اوسکی کے یعنی ولی اوسکا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** تمیم داری مشہور صحابی ہیں اول نصرانی تھے پہر مسلمان ہوئے نو میں سال ہجری میں اور عادت تہی انکو ایک رکعت میں ختم قرآن کرتے تھے اور کبہی ایک آیت صبح تک بار بار پڑہتے رہتے اور ایک رات ناغہ ہوگئی تو اوسکی کفارہ میں برس روز تک نہ سوئے اور مسجد میں چراغ اول انہوں ہی نے روشن کیا تہا اور موالی آپس میں وارث ایک دوسرے کی ہوتے تھے ابتدا اسلام میں پہر منسوخ ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہہ ہی کہ وہ لائق تر ہی ساتھ مدد کرنے اوسکی کے زندگی میں اور ساتھ نماز پڑہنے کے اوسپر بعد مرنے اوسکے ﴿ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا إِلَّا غُلَامًا كَانَ أَعْتَقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَهُ أَحَدٌ قَالُوا لَا إِلَّا غُلَامًا لَهُ كَانَ أَعْتَقَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيرَاثَهُ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ ایک شخص مر گیا اور نہ چھوڑا کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی واسطے اوسکی کوئی وارث لوگوں نے کہا صحابہ نے کہ نہیں کوئی وارث مگر ایک غلام کہ آزاد کیا تہا اوسکو پس کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اوس میت کی اوس غلام آزاد کو نقل کی یہہ ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** یہہ میراث دینا آزاد کو تبرع یعنی احسان تہا جیسا کہ گذرا حضرت عائشہ کی حدیث میں کہ وہ میراث اوسکی ایک شخص کو اوسکی بستی والوں میں بیان فضل اسکا وہاں گذر چکا ہی اور کہا شریح اور طاؤس نے سبب ظاہر اس حدیث کے کہ غلام آزاد وارث ہوتا ہی اوس آزاد کرنیوالے کا جیسا کہ وارث ہوتا ہی آزاد کرنیوالا غلام آزاد کا ﴿ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اونہوں نے باپ سے اونہوں نے دادا سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہی ولا کا جو وارث ہوتا ہی مال کا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث اسناد اوسکی قوی نہیں **ف** ولا کہتے ہیں غلام آزاد کے مال کو یعنی

مثلاً عبد مرے اور بیٹا اور غلام آزاد کیا ہوا باپ کا یا باپ کے غلام آزاد کا آزاد کیا ہوا تو وارث ہوگا اوسکا بیٹا اوسکے مال کا اور یہہ مخصوص ہی ساتھہ عصبہ کے یعنی جو
عصبہ بنفسہ کہ وارث ہوتا ہی مال میت کا وہ وارث ہوتا ہی ولاء غلام آزاد کا پس نہیں وارث ہوتی ولاء کی بیٹی میت کی اگرچہ وارث ہوتی ہی مال کی اسلیے کہ بیٹی
عصبہ نہیں ہی عصبہ بنفسہ مرد ہی ہوتے ہین نہ عورتین حاصل یہہ کہ عورت وارث ولاء کی نہیں ہوتی مگر جبکہ عورت خود کسی غلام کو آزاد کرے یا اوسکا آزاد کیا ہوا کسیکو
آزاد کرے تو اوسکی ولاء کی وارث ہوتی ہی ۱۲ ترجمہ طیبی ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ما کان من میراث قسم فی الجاہلیۃ فہو علی قسمۃ الجاہلیۃ وما کان من میراث ادرکہ الاسلام فہو علی قسمۃ
الاسلام رواہ ابن ماجۃ** روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میراث کہ بانٹی گئی جاہلیت مین پس وہ اوپر بانٹی جاہلیت
کے ہی اور جو میراث کہ پایا اوسکو اسلام نے پس وہ اوپر بانٹنے اسلام کے ہی نقل کیا اسکو ابن ماجہ نے ف یعنی جو میراث کہ ایام جاہلیت مین بانٹی اگر کسیکو
زیادہ پہنچ گیا واپس کرنا اوسکو نہین پہنچتا اور اگر کسیکو کم پہنچا اوسکو دعوی باقی کے لینے کا نہین پہنچتا اور اگر بعد اسلام لانیکے بانٹی جاویگی تو بحسب حکم اسلام
بانٹی جاویگی ۱۲ مولانا **وعن محمد بن ابی بکر بن حزم انہ سمع اباہ کثیرا یقول کان عمر بن الخطاب یقول عجبا للعمۃ تورث ولا
ترث رواہ مالک** اور روایت ہی محمد بن ابی بکر بن حزم سی یہہ کہ اوسنے سنا اپنے باپ سے کہ اکثر کہتے تھے کہ تھے حضرت عمر بن الخطاب فرماتے کہ تعجب ہی
واسطے پھپھی کے کہ وارث ہوتا ہی اوسکا بھتیجا اور نہین وارث ہوتی وہ بھتیجے کی نقل کی یہہ مالک نے ف یہہ تعجب از راہ قیاس و عقل کے ہی اور جبکہ دیکھو طرف
بجا آوری حکم کے اور طرف اسکے کہ حکمت اوسکی اللہ تعالی ہی جانتا ہی تو کچھہ عجب نہین اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ اگر پھپھی مرجاوے کسی شخص کی تو وہ وارث ہوتا
اوسکا اور اگر وہ شخص مرجاوے تو پھپھی اوسکی وارث نہین ہوتی اور یہہ بعضی ہی اوپر نہ وارث ہونے ذوی الارحام کے والا پھپھیان ذوی الارحام سے ہین وارث
ہوتی ہین نزدیک اونکے کہ وارث کرتے ہین ذوی الارحام کو بحسب تفصیل کے کہ مذکور ہی علم فرائض مین ۱۲ طیبی ع **وعن عمر قال تعلموا الفرائض
وزاد ابن مسعود الطلاق والحج قالا فانہ من دینکم رواہ الدارمی** اور روایت ہی عمر رض سی فرمایا سیکھو احکام فرائض کے اور زیادہ کیا ابن مسعود
نے یہہ کہ سیکھو احکام طلاق اور حج کے کہا حضرت عمر اور ابن مسعود نے اسلیے کہ یہہ علم ضروریات دین تمہارے سے ہی نقل کی یہہ دارمی نے

باب الوصایا

باب ہی بیچ بیان وصیتون کے ف وصایا جمع وصیت کی ہی جیسی خطایا جمع خطیئہ کی اور وصیت اوسکو کہتے ہین کہ کوئی شخص زندگی مین کہہ جاوے کہ میرے مرنیکے
بعد یون کرنا اور کبھی استعمال کیجاتی ہی وصیت بمعنی نصیحت کے اور وصیت کرنی علمای ظواہر کے نزدیک واجب ہے اور اورونکی نزدیک مستحب ہے نہ واجب اور
پہلی نازل ہونی میراث کے وصیت واجب تھی جب میراث واجب ہوئی تو واجب ہونا وصیت کا منسوخ ہوا چنانچہ اسلیے وصیت وارث کے لیے درست نہین
اور کہا ہی علمانی کہ جسپر قرض کسیکا آتا ہو یا امانت رکھی ہو تو لازم ہی اوسکو کہ وصیت اوسکی ادا کی کرجاوے اور لکھکر اوسپر گواہیان کرواوے ۱۲ **الفصل
الاول** فصل پہلی **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حق امرئ مسلم لہ شیء یوصی فیہ یبیت لیلتین
الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ متفق علیہ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق مرد مسلمان کو واسطے اوسکے ایک
چیز ہو کہ دیا چاہتا وصیت کی رکھتی ہو قبیلہ مال اور معاملات سے ساتھہ لوگون کے گذاری دو راتین مگر کہ وصیت اوسکی لکھی ہوا اوسکی پاس نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف یعنی ہو کوئی کسیکا حق کہتا ہوا اپنی ذمہ یا کچھہ معاملہ ہو لوگون سے تو چاہئی کہ دو راتین گذرنے پاوین مگر اوسکی پاس وصیت نامہ لکھا ہی اور مراد دو شب سے
زمانہ قلیل ہی اور گئی ہین علمائے ظواہر طرف واجب ہونے وصیت کی بسبب اس حدیث کے اور نہین دلالت ہی اسمین واجب ہونیپر لیکن اگر ہو کسی دین یا اوسکی پاس
امانت ہو کسیکی تو لازم ہی وصیت کرنی اوسکی اور مستحب ہی جاری کرنی وصیت اور لازم ہی کہ اوس وصیت کو لکھکر دو گواہیان وصیت نامہ پر کرواوے
۱۲ ع س **وعن سعد بن ابی وقاص قال مرضت عام الفتح مرضا اشفیت علی الموت فاتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

یعودنا

یعودنی فقلت یا رسول اللہ ان لی مالا کثیرا ولیس یرثنی الا ابنتی افاوصی بمالی کلہ قال لا قلت فثلثی مالی قال لا قلت
فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث کثیر انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر من ان تذرہم عالة یتکففون
الناس وانک لن تنفق نفقة تبتغی بہا وجہ اللہ الا اجرت بہا حتی اللقمة ترفعہا الی فی امراتک متفق علیہ اور روایت ہی سعد بن
ابی وقاص سی کہ کہا بیمار ہوا میں اوس سال کہ فتح ہوا مکہ ایسا بیمار کہ پونہچا میں کنارہ موت پر پس آئی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی
کو پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق واسطے میرے مال ہی بہت اور نہیں وارث میرا کوئی مگر بیٹی میری کیا پس وصیت کروں میں ساتہہ تمام مال اپنے کے فرمایا کہ
نہیں کہا میں نے پس دو تہائی مال اپنے کی وصیت کروں میں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس آدہی مال کی وصیت کروں فرمایا کہ نہیں کہا میں نے پس تہائی کی وصیت کروں میں
فرمایا کہ تہائی کی کر اور تہائی بہی بہت ہی تحقیق تو یہہ کہ چہوڑ کر جاوی اپنی وارثوں کو غنی بہتر ہی اس سے کہ چہوڑی اونکو مفلس اس حال میں کہ ہاتہہ پہیلاوین آگے
لوگون کے مانگنے کے لیے اور تحقیق تو ہرگز نہ خرچ کریگا کوئی مال کہ طلب کرے تو ساتہہ اوس خرچ کرنیکے رضامندی اللہ تعالی کی مگر کہ ثواب دیا جاویگا
تو سبب اوسکی یہانتک کہ لقمہ اوٹہاوے تو اوسکو طرف منہ بیوی اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہیں وارث میرا کوئی الخ یعنی ذوی الفروض
میں سے یا ایسے وارث نہیں ہے کہ خوف اونکی ضائع ہونیکا ہو کوئی وارث میرا نہیں سوای بیٹی کے یہہ تاویل اسلیے کی کہ وارث اونکی بہت عصبات تہے
اور اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ مباح ہی جمع کرنا مال کا اور عدل کرے وارثون کے حق میں اور اتفاق ہی سب علما کا اسپر کہ جب میت کا کوئی وارث
ہو تو نہیں جاری ہوتی وصیت اوسکی تہائی مال سے زیادہ میں مگر جب کہ وارث جائز رکہیں وصیت کو تو جاری ہوگی اگرچہ ساری مال کی جائز رکہیں اور جب
میت کا کوئی وارث نہو تو بہی مذہب جمہور علما کا تو یہی ہی کہ زیادہ تہائی سے پس نہیں جاری ہونیکی اور جائز رکہا ہی اوسکو ابو حنیفہ اور علما اونکے نے اور اسحق
اور احمد نے ایک روایت میں اور اس حدیث میں تحقیق لائق ہی ساتہہ اونسی سلوک کرنیکی اور شفقت کرنیکی وارثون پر اور یہہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ قرابتیون سی
سلوک کرنا افضل ہی غیرون کی دینی سے اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ مال خرچ کرنیسے اپنی عیال پر ثواب ملتا جاتا ہی جبکہ ارادہ کری اللہ تعالی کی رضامندی کا اور یہہ
بہی معلوم ہوا کہ مباح میں اگر ارادہ کرے رضامندی اللہ تعالی کا تو وہ طاعت ہو جاتی ہی جیسی کہ حظ دنیوی ہی اور نوالہ اوسکی منہ میں دینا وقت خوشی کی عادة
ہی اور وہ بہت دور ہی طاعت سی اور امور آخرت سی اور باوجود اسکی حضرت نے خبر دی کہ اگر نوالہ دینے میں ارادہ رضامندی اللہ تعالی کا ہو تو اوسمین بہی ثواب
ملتا ہی پس غیر اس حالت میں بطریق اولی ثواب ملیگا

الفصل الثانی فصل دوسری

عن سعد بن ابی وقاص قال عادنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریض فقال اوصیت قلت نعم قال بکم قلت بمالی کلہ فی سبیل اللہ قال فما ترکت لولدک قلت ہم اغنیاء
بخیر فقال اوص بالعشر فما زلت اناقصہ حتی قال اوص بالثلث والثلث کثیر رواہ الترمذی روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا خبر گیری
کو میری آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں تہا بیمار پس فرمایا کیا ارادہ وصیت کا کیا ہی تو نی کہا میں نی ہاں فرمایا کسقدر مال کی وصیت کا ارادہ کیا تو نے کہا
میں نی اپنی ساری مال کی وصیت کرنیکا ارادہ کیا ہی بیچ اللہ کی راہ میں فرمایا پس کیا چہوڑا تو نے واسطے اولاد اپنی کی کہا میں نی وہ غنی ہیں ساتہہ مال کی پس فرمایا وصیت
دسوین حصہ کی پس ہمیشہ رہا میں کم گنتا تہا اوسکو کہ فرماتے تہے حضرت یہان تک کہ فرمایا وصیت کر تو ساتہہ تہائی کی اور تہائی بہت ہی نقل کی یہہ
ترمذی نے **وعن** ابی امامة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجة الوداع ان اللہ قد اعطی
کل ذی حق حقہ فلا وصیة لوارث رواہ ابو داود وابن ماجة وزاد الترمذی الولد للفراش وللعاہر الحجر وحسابہم علی اللہ ویروی عن
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة منقطع ہذا لفظ المصابیح وفی روایة الدارقطنی
قال لا تجوز وصیة لوارث الا ان یشاء الورثة اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے بیچ خطبہ اپنے

سے کہ سال حجۃ الوداع میں کہ تحقیق اللہ تعالی نے دیا ہر صاحب حق کو حق اوسکا پس نہیں ہے وصیت واسطے وارث کی نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا ترمذی نے کہ فرزند واسطے صاحب فراش کے ہی اور واسطے زنا کرنیوالے کے محرومی ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی اور روایت کی گئی ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں وصیت واسطے وارث کے مگر یہہ کہ چاہیں وارث یہہ حدیث منقطع ہی یہہ لفظ مصابیح کی ہیں اور بیچ روایت دارقطنی کی یہہ الفاظ ہیں کہ فرمایا حضرت نے نہیں جایز ہوتی وصیت واسطے وارث کی مگر یہہ کہ چاہیں وارث **ف** اللہ تعالی نے دیا ہی یعنی وارثوں کے لیے اللہ تعالی نے حصہ معین فرما دیا ہی صاحب فرض ہو یا عصبہ پس وارثوں کو حاجت وصیت کی نہیں اگر میت وصیت کر جاوے کسی وارث کے لیے کہ اور وارثوں سے حصہ زیادہ دلایا جاوے تو شرعا اوسکا اعتبار نہیں مگر سب وارث کہ بالغ ہوں اور وہ اپ وارث کے لینے زیادہ اوسکے حصہ سے دیں موجب وصیت میت کی تو مضائقہ نہیں اور پہلے اوترنے میراث کے وصیت اقربا کے لیے فرض تھی پھر جب آیت میراث کی اوتری تو فرض ہونا وصیت کا منسوخ ہوا اور فراش عورت کو اسلیے کہا کہ پڑتی ہی نیچے اپنے خاوند کے مانند فرش کے اور مراد فرش سے یہاں صاحب فرش ہی یعنی کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے اور اوس سے بچہ پیدا ہو تو منسوب ہوتا ہی طرف صاحب فراش کے خواہ خاوند ہو خواہ سید یعنی مالک اوسکا یا صحبت کرنیوالا ساتھہ شبہ کے اور زانی کے لیے پتھر ہی یعنی وہ محروم ہی بلکہ نسب لڑکے کا اوس سے ثابت نہیں ہونیکا اور میراث اوسکی اسکو نہیں پہونچیگی یا مراد پتھر سے سنگسار کرنا ہی اور حساب اونکا اللہ پر ہی کہ ہر ایک کے موافق کرتوت اوسکی کے جزا دیگا اس عبارت کو دوسرے مضمون سے بہت مناسبت ہی یعنی ہم زنا کرنیوالوں پر حد قائم کرتے ہیں اور حساب اونکا خدا تعالی پر ہی چاہی مواخذہ کرے اور اگر چاہی بخشدے اور احتمال ہی یہہ مراد ہو اس سے کہ جو کوئی زنا کرے یا کوئی اور گناہ کرے اور نہ قائم ہوا اوس پر حد پس حساب اوسکا اللہ پر ہی اگر چاہی بخشدے اوسکو اور چاہی عذاب کرے طیبی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ إِلَى قَوْلِهِ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق مرد اور عورت البتہ بندگی کرتے ہیں اللہ تعالی کی ساٹھہ برس پھر آتی ہی اونکو موت یعنی علامت موت کی پس ضرر پہونچاتے ہیں وصیت کرنے میں پس واجب ہوتی ہی اونکے لیے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ نے یہہ آیت میراث کی بعد وصیت کے کہ وصیت کیا جاوے ساتھہ اوسکی یا بعد دین کے درحالیکہ نہ ضرر پہونچانیوالا ہو پڑھی یہہ آیت اس قول تک اور یہہ ہی مراد بانی بڑی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** ضرر پہونچاتے ہیں یعنی وارثوں کو بسبب وصیت کرنیکے واسطے اجنبی کے زیادہ تہائی سے یا ہبہ کر دیتے ہیں تمام مال اپنا اجنبی کو اور وارث کو کچھہ مال اونکی سعی پس یہہ مکروہ اور اللہ کے حکم سے بھاگنا ہوتا ہی اسکے سبب سے لائق عذاب دوزخ کے ہوتے ہیں پھر ابوہریرہ نے واسطے تائید اس حدیث کی اور بیان کرنے اوسکے یہہ آیت پڑھی من بعد وصیۃ الخ کہ اوس سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ وصیت کرنے میں ضرر نہ پہونچاویں بسبب وصیت کرنیکے زیادہ تہائی سے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ عَلَى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلَى سَبِيلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلَى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُورًا لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ روایت ہی جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا وصیت پر یعنی وقت مرنیکے وصیت کی کچھہ مال دینے کی فقرا کو مرا طریق مستقیم پر اور طریقہ پسندیدہ پر اور مرا تقوی پر اور شہادت پر یعنی داخل متقیوں اور شہیدوں میں ہوا اور مرا اس حالت میں کہ بخشش کیا گیا اوسکے لیے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هِشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَإِنَّ هِشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَأَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهُ ذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب

سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہہ کہ عاص بن وائل نے وصیت کی یہہ کہ آزاد کیے جاوین میری طرف سے سو بردے پس آزاد کیے اوسکے بیٹے ہشام نے پچاس بردے پھر ارادہ کیا بیٹے اوسکے عمرو نے یہہ کہ آزاد کرے اوسکی طرف سے پچاس جو باقی یعنی سو مین سے جو باقی تھے پھر کہا عمرو نے یعنی اپنے دلمین کہ نہین آزاد کرونگا مین یہان تک کہ پوچھون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی یہہ کہ اوسکی طرف سے آزاد کرنا بردونکا روا اور مفید ہی یا نہین پس آیا عمرو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق باپ میرے نے یعنی عاص نے وصیت کی تہی یہہ کہ آزاد کیے جاوین اوسکی طرف سے سو بردے اور تحقیق ہشام نے کہ بہائی میرا ہی آزاد کیے اوسکے طرف سے پچاس بردے اور باقی رہے اوسپر یعنی مجہپر یا عاص پر یعنی بموجب وصیت کی پچاس بردے کیا پس مین آزاد کردون ہین اوسکی طرف سے یعنی پچاس باقی کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وہ اگر مسلمان ہوتا اور آزاد کرتے تم اوسکی طرف سے یا صدقہ دیتے اوسکی طرف سے یا حج کرتے اوسکی طرف سے پہنچتا اوسکو یہہ نقل کی ابو داود نے **ف** عاص بن وائل نے پایا زمانہ اسلام کا لیکن مسلمان نہین ہوا اور اوسکے دو بیٹے تہے ہشام بن عاص اور عمرو بن عاص یہہ دونون مسلمان ہو گئے تہے اور صحابہ مین سے تہے رضی اللہ تعالی عنہم اور حاصل حضرت کے جواب کا یہہ ہی کہ اگر عاص مسلمان ہوتا تو عبادات مذکورہ کا ثواب اوسکو پہنچتا چونکہ وہ مسلمان تہا نہین اوسکو کچہہ ثواب اوسکا نہ پہنچا پس اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ وغیرہ مفید نہین کافر کے لیے اور اوسکو ہونیکا عذاب سے اسکے نہین ہوتا اور مسلمان کے لیے مفید ہی **ت ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کاٹے میراث اپنے وارثکی کاٹیگا اللہ تعالی میراث اوسکی بہشت سے دن قیامت کے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین ابو ہریرہ سے **ف** یعنی اللہ تعالے نے جو مومنون سے وعدہ فرمایا ہی وارث ہونیکا بہشت کا اس آیت مین یرثون الفردوس پس جو کوئی اپنے وارثکو محروم کریگا میراث سے اللہ تعالی اوسکو دن قیامت کے بہشت کی وراثت سے محروم رکہیگا یعنی بہشت مین نہین داخل کریگا اول وہلہ مین نجات پانیوالونکے ساتہہ **ح كِتَابُ النِّكَاحِ** کتاب ہی بیچ بیان نکاح کے **ف** نکاح کی معنی ہین لغت مین جمع ہونا اور بولا اطلاق نکاح کا صحبت کرنے پر اور عقد پر بہی آیا ہی کہ اوسمین بہی جمع ہونا پایا جاتا ہی اور حنفیہ کے نزدیک نکاح کرنا واجب ہی وقت توقان کی یعنی غلبہ شہوت کے اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کی زنا مین گرفتار ہو جاونگا تو فرض ہی اور یہہ واجب اور فرض اوس صورت مین ہی کہ مالک ہو مہر اور نفقہ کا اور اگر مالک نہو مہر و نفقہ کا تو گناہ نہین ہی ترک کرنا اوسکا اور سنت موکدہ ہی حالت اعتدال مین یعنی قدرت رکہتا ہو وطی کی اور مہر اور نفقہ دینی کی پس گنہگار ہوتا ہی ساتہہ ترک کرنے نکاح کے اور ثواب پایا جاتا ہی اگر نیت کرے بچنے کی زنا سے اور بچے ہونیکی اور کوئی عبادت ایسی نہین ہی کہ مشروع ہو حضرت آدم کی وقت سے اب تک اور پہر جنت مین بہی باقی رہی سواے نکاح اور ایمان کے اور نکاح مکروہ ہی وقت خوف ظلم کی یعنی اگر خوف ہو اسکا کہ مزاج میرا بُرا ہی بیوی پر زیادتی کرونگا اور خبرگیری اوسکی نہین کرسکتا ہون تو مکروہ ہی اور یقین ہو ظلم کرنیکا تو حرام ہی نکاح کرنا اور مستحب ہی اعلان کرنا نکاح کا اور پڑہنا خطبہ کا پہلے نکاح کے اور ہونا نکاح کا مسجد مین اور دن جمعہ کے اور مستحب ہی کہ نکاح باندہنے والا صاحب سنت ہو اور گواہ عادل ہون اور دیکہہ لینا بیوی کو پہلے نکاح کے اور مستحب ہی کہ بیوی کم عمر مین بہ نسبت خاوند کے اور حسب مین اور عزت مین اور مال مین اور زیادہ ہو خاوند سے خلق مین اور ادب مین اور جمال اور ورع مین اور منعقد ہوتا ہی نکاح ساتہہ ایجاب اور قبول کے کہ دونون ساتہہ لفظ ماضی کے ہووین جیسے عورت کہے کہ نفس اپنا تیری بیوی کر دیا مین نے اور مرد کہے قبول کیا یا مرد کہے کہ مینے تجہسے نکاح کیا اور عورت کہے قبول کیا یا ایجاب و قبول مین سے ایک ساتہہ لفظ ماضی کے ہو جیسے عورت کو کہے کہ نکاح کر مجہسے اور عورت کہے نکاح کیا مینے یا عکس اسکا اور اگر کہے مرد کہ دیا تو نے نفس اپنا یا قبول کیا تو نے اور عورت کہے دیا یا قبول کیا بغیر لفظ مینے کے تو بہی درست ہی اور اگر کہے آگے گواہون کے کہ ہم جورو خاوند ہین تو نہین نکاح ہوتا اور نکاح منعقد ہوتا ہی ساتہہ لفظ نکاح اور تزویج کے اور اون الفاظ کے کہ موضوع ہین واسطے تملیک عین کے فی الحال مانند بیع و شرا اور ہبہ اور صدقہ اور تملیک کے نہ ساتہہ اجارہ اور اعارہ اور اباحۃ اور وصیت کی اور شرط ہی نکاح کی یہہ کہ سنیں

عاقدین میں ہی لفظ دوسرے کا اور گواہ ہوں دو مرد آزاد یا ایک مرد آزاد اور دو آزاد عورتیں اور ہوں دونوں گواہ مکلف مسلمان اور سنیں دونوں گواہ معاً لفظ عاقدین کی پس نہیں صحیح ہوگا نکاح اگر دونوں گواہ سنیں متفرق اور جائز ہی ہوا دو گواہ ہونگا فاسق یا حد لگائی گئی قذف میں یا دونوں اندھے ہوں یا دونوں بیٹے ہوں عاقدین کے یا دونوں بیٹے ہوں ایک کے اور دونوں میں سے اور اگر ایک نے کسیکو حکم کیا کہ میری چھوٹی بیٹی کا نکاح ایک شخص سے کر دو پس اوسنے نکاح کیا اوسکا سامنے ایک مرد کے اور باپ دیکھے تو جائز ہوگا اور باپ کے بیٹھے پیچھے سوا دو گواہ ہوں کے درست نہیں ہے درمختار و ملتقی الابحر ف

فوائد نکاح کے پانچ ہیں کم ہونا شہوت کا اور بند و بست ہونا گھر کا اور کثرت کنبہ کی اور مجاہدہ نفس کا بسبب خبر گیری کرنے بیوی اور عیال کی اور پیدا ہونا فرزند صالح کا اور آفات نکاح کے چھ ہیں عاجز ہونا طلب حلال سے اور فراخی کرنی حرام میں اور قصور ہونا ادا حقوق عورتوں کی میں اور صبر کرنا عورت کی بداخلاقی پر اور اوٹھانا ایذا کا عورت سے اور باز رہنا بسبب بیوی اور اولاد کی حقوق اللہ تعالی کے سے پس اگر یہ موجود ہوں فوائد اور جمع ہوں آفات تو بہتر رہنا افضل ہی اور اگر مقابل ہوں دونوں امر یعنی فوائد اور آفات برابر ہوں جس چیز سے دین کی باتوں میں زیادتی ہو اوسکو ترجیح دیجائے مثلاً نکاح کے سے شہوت کم ہوتی ہی اور نکاح کرنے میں خالی نہی یہ ہی کہ صبر نہیں ہو سکتی کا عورت کی بداخلاقی پر تو ترجیح نکاح کو ہی اسلیے کہ نکاح نہ کریگا تو زنا میں گرفتار ہوگا اور خصلتیں پسندیدہ منکوحہ میں آٹھ ہیں دین اور خلق نیک اور حسن اور کمی مہر کی اور ہونا اولاد کا اور باکرہ ہونا اور صاحب نسب ہونا اور یہہ کہ نہو بہت قریب اس سے یہہ خصلتیں احیاء العلوم سے نقل کی گئیں ہیں مولانا عبد العزیز رح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمُ الْبَاءَۃَ فَلْیَتَزَوَّجْ فَاِنَّہٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَعَلَیْہِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَہٗ وِجَاءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ جوانوں کے جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے باہ جماع کی یعنی نفقہ اور مہر کی پس چاہیے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا بہت ڈھانکتا ہی نظر کو کہ اجنبی عورت پر نظر نہیں پڑتی اور بہت محفوظ رکھتا ہی ستر کو یعنی حرام کاری سے اور جو شخص کہ نہ طاقت رکھے سبب جماع کی پس لازم ہے اوسکو جانبی روزے رکھنے پس تحقیق روزہ رکھنا اوسکے لیے خصی کرنا ہی یعنی جیسے فوطے کوٹنے سے شہوت جاتی رہتی ہی ایسے ہی روزے رکھنے سے جاتی رہتی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف آدمی بعد بالغ ہونیکے جوان کہلاتا ہی اور حد جوانی کی امام شافعی کی نزدیک تیس برس کی عمر تک ہی اور امام اعظم کے نزدیک چالیس برس کی عمر تک ہے رح وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَہٗ لَاخْتَصَیْنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا رد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر نکاح کی ترک کرنیکو اور اگر اذن دیتے اونکو البتہ خصی ہوتے ہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف تبتل کے معنی ہیں انقطاع کرنا عورتوں سے اور ترک کرنا نکاح کا اور تبتل نصاریٰ کے ہاں اچھا تھا پس عثمان بن مظعون صحابی نے جو تبتل کی اجازت چاہی حضرت نے منع فرمایا کہ بہت ہو نسل اور ہمیشہ جہاد ہوتا رہی اسپر سعد بن ابی وقاص راوی نے کہا کہ اگر عثمان کو حضرت اجازت تبتل کی دیتے تو ہم سب اپنے کو خصی کر ڈالتے تا احتیاج طرف عورتوں کے نہ پڑتی کہا طیبی نے کہ جو ظاہر یہہ تھا کہ کہا جاتا اگر حضرت اذن دیتے عثمان کو تو ہم بھی تبتل کرتے پس یہہ نہ کہا اور کہا کہ ہم خصی ہوتے یہہ مبالغہ کہا معنے اگر حضرت اونکو اذن دیتے تو ہم مبالغہ کرتے تبتل میں یہاں تک کہ خصی ہو جاتے اور نہیں ارادہ کیا ساتھ اسکے حقیقۃً خصی ہونا اسلیے کہ وہ غیر جائز ہی اور نووی نے کہا کہ نے یہہ کہا بگمان اسکے کہ جائز ہی خصی ہونا اور یہہ گمان اونکا موافق واقع کے نہ تھا اسلیے کہ خصی ہونا آدمی کو لیے حرام ہی چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور اسیطرح خصی کرنا ہر حیوان غیر ماکول کا حرام ہی اور جو جانور کہایا جاتا ہی اوسکا خصی کرنا درست ہی چھوٹی عمر میں اور حرام ہی بڑی عمر میں اور امام شافعی کے نزدیک بغیر نکاح کے رہنا افضل ہی شیخ ملا علی رح نے مرقاۃ میں دلیل شافعی کی نقل کر کر نقل کی ہیں بہت سی دلیلیں امام ابو حنیفہ کی کہ اونکے نزدیک نکاح کرنا ہی افضل ہی اور نووی شافعی نے تو جانوروں کے خصی کرنے میں یہہ تفصیل لکھی ہی جو ذکر کی گئی اور درمختار اور ہدایہ میں بدون تفصیل مذکور کے لکھا ہی کہ خصی کرنا چارپایوں کا جائز ہی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاتی ہے عورت بسبب چار چیزوں کے بسبب مال اسکے کے اور بسبب حسب اسکے کے اور بسبب جمال اوسکے کے اور بسبب
اوسکے دین کے پس مطلب پا ہو ساتھ دین والی کے خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ تیرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بسبب حسب اسکے یعنی بسبب بزرگی اور شرافت
اوسکی ذات میں اور اوسکی قوم میں یعنی لوگ طالب اسکی ہوتے ہیں کہ عورت ہو قوم اشراف سے کہ بیچ نسبت فرزندوں کی اوس سے شرف حاصل ہو اور حاصل حدیث کا
ہی کہ عادۃ لوگوں کی یہہ ہی کہ عورتوں کے نکاح کرنے میں رغبت کرتے ہیں بسبب چار چیزوں مذکورہ کی پس دیندار کو لائق یہہ ہی کہ عورت دیندار کا طالب ہو اور خاک آلودہ
ہوں الخ یعنی خوار و ہلاک ہو جیو یہہ بددعا ہی لیکن یہاں دعای بد منظور نہیں ہی بلکہ مراد رغبت دلانی ہی اوپر کوشش کرنے کی بیچ طلب کرنے عورۃ دیندار کے ح ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام متاع ہی اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیکبخت ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
متاع ہی یعنی دنیا فائدہ اوٹھانا قلیل سی اور نفع ہی جاتا رہنے والا عنقریب اور بہتر متاع دنیا کی یعنی بہتر اوس چیز کی کہ فائدہ اوٹھاتے ہیں ساتھ اوسکے دنیا میں عورت
نیکبخت ہی اسلیے کہ مددگار ہوتی ہی امور آخرت پر ح ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْاِبِلَ
صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِيْ صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِيْ ذَاتِ يَدِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر عورتوں کی کہ سوار ہوتی ہیں اونٹوں پر نیکبخت عورتیں قریش کی ہیں بہت شفیق ہوتی ہیں جنس عورتوں سے اولاد پر بیچ چھوٹی عمر اونکی کے اور
بہت حفاظت کرتی ہیں جنس عورتوں سے خاوند پر بیچ مال اوسکے کے کہ اونکے قبضہ میں ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوار ہوتی ہیں الخ مراد عورتیں
عرب کی ہیں کہ اکثر عادت اونٹ کی سواری کی رکھتی ہیں پس گویا کہ فرمایا بہترین عورتیں عرب کی نیکبخت عورتیں قریش کی ہیں ح ع وَعَنْ اُسَامَةَ
بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسامہ
بن زید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں چھوڑا میں نے پیچھے اپنے کوئی فتنہ کہ زیادہ ضرر کرتا ہو مردوں کو عورتوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
اسلیے کہ طبیعتیں مردوں کی اکثر خواہش کرتی ہیں طرف عورتوں کی پس پڑتے ہیں حرام میں اور سعی کرتے ہیں قتال اور عداوت میں بسبب عورتوں کی اور ادنی درجہ یہہ ہی کہ رغبت
دلاتی ہیں عورتیں مردوں کو دنیا میں اور دنیا سی زیادہ اور کونسی چیز مضر ہی کہ اوسکے حق میں فرمایا ہی حضرت نے حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور یہہ جو فرمایا کہ پیچھے
اس سے معلوم ہوا کہ ظہور عورتوں کے فتنہ کا بعد حضرت کے بہت ہوا حضرت کے زمانہ میں ایسا نہ تھا اسلیے کہ اوس وقت میں غلبہ حق کا تہا اور بعد حضرت کے غلبہ باطل کا ہوا
ع وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰہَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ
فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دنیا شیریں سبز ہی اور تحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی تمکو دنیا میں پس دیکھتا ہی کہ کسطرح عمل کرتے ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے پس تحقیق اول فتنہ
بنی اسرائیل کا تہا بسبب عورتوں کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** دنیا شیریں الخ یعنی جیسی شیرینی مرغوب الطبع ہی اور سبز چیز آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہی ایسی ہی دنیا
دلوں میں پیاری ہی اور آنکھوں میں اچھی معلوم ہوتی ہی اور اللہ خلیفہ کرنیوالا ہی الخ یعنی تمکو خلیفہ کیا ہی دنیا میں یعنی تم بمنزلہ وکیلوں کے ہو بیچ تصرف کرنے کی دنیا
میں اور حقیقت میں دنیا ملک اللہ تعالی کی ہی پس دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ کیونکر تم تصرف کرتے ہو یا معنی اسکے یہہ ہیں کہ اللہ تعالی نے کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگوں کا
کہ تہی پہلے تم سے پس پایا تمکو جو کچہہ کہ اونکے پاس تہا پس دیکھتا ہی کہ کیونکر عبرت پکڑتے ہو ساتھ حال اونکے اور کیونکر تدبیر کرتے ہو اونکے مال میں اور بچو دنیا سے یعنی دنیا
کی مال و جاہ پر فریفتہ نہو کہ وہ فنا ہونیوالی ہی اور اوسکی حلال پر حساب ہی اور اوسکی حرام پر عذاب ہی اور ڈرو عورتوں سے یعنی بسبب عورتوں کے میل کرو ممنوع چیزوں کی طرف
اور اول فتنہ بنی اسرائیل کا الخ منقول ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی وقت میں ایک شخص بلعم بن باعور نامی مستجاب الدعوات تہا اور اسم اعظم اوسکو یاد تہا جسکے

حضرت موسیٰ علیہ السلام بقصد جنگ جباروں کے ولایت شام میں بیچ زمین بنی کنعان کے اترے تو قوم بلعم بلعم کے پاس آئی اور کہا کہ موسیٰ علیہ السلام بہت بڑا لشکر لیکر ہمارے نکالنے اور قتل کرنیکے لیے آئے ہیں تم ہمارے لیے دعا کرو کہ یہاں سے پھر جاویں بلعم نے کہا کہ میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے پیغمبر خدا اور مومنوں پر کیونکر بددعا کروں اور اگر میں دعای بد کروں تو دنیا اور آخرۃ میری دونوں جاتی ہیں اونکی قوم نے بہت الحاح و تکرار کی بلعم نے کہا کہ میں استخارہ کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے دیکھوں کیا حکم ہوتا ہے اور وہ بغیر استخارہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا جبکہ استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ پیغمبر اور مومنوں پر بددعا مت کر بلعم نے اپنی قوم کے آگے یہہ خواب ظاہر کیا قوم اوسکی اوسکے لیے تحفہ لائی اور بہت الحاح اور تکرار اور تضرع اور زاری کی یہانتک کہ اوسکو فتنہ میں ڈالا اور بلعم بقصد دعا کے اپنے گدہے پر سوار ہوکر متوجہ ہوا طرف پہاڑ حسبان کے کہ قریب لشکر موسیٰ کے تہا راہ میں کئی بار اوسکا گدہا زمین پر گرا اور وہ بہت مارکر اوسکو اوٹھاتا تہا آخر اللہ گدہا ساتھ حکم الٰہی کے بولا کہ وای ہی بلعم نہیں دیکھتا ہے تو کہ کہاں جاتا ہے اور ملائکہ میرے آگے آنکر مجکو پھیرتے ہیں بلعم نے گدہے کو چھوڑ کر پیادہ پا ہوکر پہاڑ پر چڑہا اور دعای جو کلمہ برا کہ بنی اسرائیل کے حق میں زبان سے نکالنے کا ارادہ کرتا تھا قدرۃ الٰہی سے بجای بنی اسرائیل کے نام قوم بلعم کا زبان سے نکلتا تھا قوم نے کہا کہ ہمپر بد دعا کرتے ہو بلعم نے کہا کہ حق تعالیٰ جیسے کہواتا ہے یہہ بغیر ارادہ میرے کے نکلتا ہے بعد از ان زبان بلعم کی منہ سے نکلکر سینہ پر آپڑی اور کہا کہ دنیا اور آخرۃ میری دونوں برباد گئیں اب حیلہ کرنا چاہیے کہ اپنی عورتوں کو آراستہ کرکے کچھ چیزیں انکے ہاتھ میں دیکر بھیجو بنی اسرائیل کے لشکر میں اون چیزوں کے بیچنے کے حیلہ سے اور انکو کہدو کہ اگر کوئی شخص بنی اسرائیل میں سے کسیکو تم میں سے بلاوے تو انکار نکرنا اگر ایک شخص بھی اونمیں سے زنا میں مبتلا ہوگا تو وہ تمہارے سر ہو جاویگی قوم بلعم نے ایسا ہی کیا جبکہ عورتیں اونکی لشکر بنی اسرائیل میں آئیں تو ایک عورۃ تہی کہ نام اوسکا کسبی بنت صور تہا وہ گذری آگے ایک سردار بنی اسرائیل کے کہ زمرم بن شلوم اوسکا نام تہا وہ اوس عورۃ کو دیکہکر فریفتہ اوسکی جمال کا ہوا اور ہاتھ اوسکا پکڑکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس لیگیا اور کہا کہ اسکو مجپر حرام کہتے ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہاں ہرگز اسکے پاس نجانا زمرم نے کہا اس امر میں مطیع تمہارا نہیں ہونیکا اور اوس عورتکو خیمہ میں لیجاکر اوس سے زنا کیا حق تعالیٰ نے اوسکی شامت سے وبا لشکر بنی اسرائیل پر بھیجی ایکساعت میں ستر ہزار آدمی ہلاک ہوگئے فنحاص بن عیزار حضرت ہارون کا کہ مرد قوی اور سردار و نعمہ حضرت موسیٰ کا تہا اس امر کی خبر پاکر حربہ اپنا لیکر زمرم کے خیمہ میں آیا اور زمرم کو اور اوس عورتکو مار ڈالا اور کہا الٰہی کو سبب معصیت اس شخص کے ہلاک کرتا ہے تو اوس وبا دفع ہوگئی پس یہہ جو حدیث میں فرمایا کہ اول فتنہ بنی اسرائیل کا سبب عورتوں کی تہا وہ یہہ تہا جو مذکور ہوا نقل از بحر العلوم وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشؤم فی المرأۃ والدار والفرس متفق علیہ وفی روایۃ الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست عورتوں میں اور گہر میں اور گہوڑے میں ہوتی ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں یون ہے کہ نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے عورتوں میں اور مکان میں اور جانوروں میں ف شوم ضد ہے یمن کی یعنی بے برکتی کہ اوسکو نحوست بہی کہتے ہیں ہوتی ہے ان تین چیزوں میں اور مراد نحوست سے کیا ہے بعضوں نے تو کہا کہ نحوست گہر کی یہہ ہے کہ تنگ ہو اور ہمسائے برے ہوں اور نحوست عورت کی یہہ ہے کہ بہت مہر اوسکا اور بد خلق ہو اور زبان دراز ہو اور بانجہ ہو اور نحوست گہوڑے کی یہہ ہے کہ شوخ ہو اور بیٹھا ہو قدم اوسکا اور نہ جہاد کیا جاوے اوسپر اور بعضوں نے کہا کہ مراد نحوست ہونے سے انکی یہہ ہے کہ اگر ہوتی نحوست کسی چیز میں تو ان تین چیزوں میں ہوتی پس معلوم ہوا کہ نحوست کسی چیز میں نہیں ہے یہہ تین چیزیں قابل نحوست کے نہیں جیسے کہ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی چیز بڑہ جاتی تقدیر سے تو عین ہی یعنی ٹوک اور بعضوں نے کہا یہہ تعلیم ہے حضرت کی طرف سے امت کو کہ جسکی ایسی گہر ہو کہ مکروہ جانتا ہو رہنا اوسکا یا عورۃ ہو کہ ناگوار ہو اوسکو صحبت اوسکی یا گہوڑا ہو کہ اچہا نہ معلوم ہوتا ہو اوسکو تو چاہیے کہ اپنے سے دور کرے اوس گہر سے اوٹہ جاوے اور طلاق دیدے اوس عورتکو اور بیچ ڈالے گہوڑے کو پس نہیں ہے یہہ قبیلہ طیرہ منہی عنہا سے یعنی شگون بد ماننا جو منع ہے یہہ اس قبیلہ سے نہیں ہے چاہیے اصل یہہ کہ لوگون میں جو مشہور ہے کہ یہہ مکان ہلانا کا ہوا یا قدم اس گہوڑے کا یا عورۃ کا نامبارک ہے وہ اعتبار مراد نہیں ہے نزدیک ہمارے وعن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فلما قفلنا کنا قریبا من المدینۃ قلت یا رسول اللہ انی حدیث عہد بعرس قال تزوجت قلت نعم قال ابکر ام ثیب قلت بل ثیب

قال فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبك فلما قدمنا ذهبنا لندخل فقال امهلوا حتى ندخل ليلا اي عشاء لكي تمتشط الشعثة وتستحد المغيبة
متفق عليه اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں پس جبکہ پھرے ہم آئے ہم نزدیک مدینے کے کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق
میں نیا بیاہا ہوا ہوں یعنی اگر حکم ہو تو میں آگے جاؤں گھر میں فرمایا حضرت نے نکاح کیا ہے تو نے کہا میں نے ہاں فرمایا کواری ہے وہ یا خاوند کی ہوئی ہے کہا میں نے کواری
نہیں ہے بلکہ خاوند کی ہوئی ہے فرمایا کیوں نہ نکاح کیا تو نے کواری سے کہ کھیلتا تو اوس سے اور کھیلتی وہ تجھ سے پس جب آئے ہم یعنی مدینے میں ارادہ کیا ہم نے کہ
داخل ہوں ہم اپنے گھروں میں فرمایا حضرت نے ٹھہر جاؤ تاکہ داخل ہو ویں ہم رات کو یعنی وقت شام کے تاکہ کنگھی کرے عورت پراگندہ بالوں والی اور بال زیر ناف کے لیوے وہ عورت کہ غائب
تھا خاوند اوسکا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف کھیلتا تو الخ یعنی کمال الفت اور بے تکلفی ہوتی آپسمیں اسلیے کہ جو عورت خاوند کی ہوئی ہے اوسکا دل کبھی متعلق ہوتا
ہے ساتھ پہلے خاوند کے اور تکلف کرتی ہے صحبت و مخالطت میں اگر نہیں پاتی ہے دوسرے خاوند کو مانند اول کے بخلاف کواری کے کہ اوسمیں یہہ باتیں نہیں ہیں
اور آخیر حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ ٹھہری رہو تاکہ عورتیں بناؤ اور سنگار کرلیں اور مستعد تمہاری صحبت کی ہولیں اور اگر کہا جاوے کہ اور حدیث میں منع فرمایا ہے
کہ سفر سے آوے آدمی تو رات کو گھر میں نہ جاوے اور اسمیں فرمایا رات کو جاویں جواب اوسکا یہہ ہے کہ منع اوس صورت میں ہے کہ بغیر خبر کیے یکایک گھر میں چلا جاوے اور اگر خبر ہو جاوے جیسے لشکر کے
آنے میں تو کچھ منع نہیں ہے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال ثلثة حق على الله
عونهم المكاتب الذي يريد الاداء والناكح الذي يريد العفاف والمجاهد في سبيل الله رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة روایت
ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ لازم ہے اللہ تعالی پر مدد اونکی یعنی بمقتضا وعدے اپنے کے ایک تو مکاتب وہ جو ارادہ رکھتا ہے
ادا کرنے بدل کتابت کا اور دوسرے وہ نکاح کرنیوالا جو ارادہ رکھتا ہو بچنے کا زنا سے اور تیسرے جہاد کرنیوالا خدا کی راہ میں نقل کی یہہ ترمذی و نسائی اور ابن ماجہ نے
ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہیں کہ مالک اوسکا کہدے کہ اسقدر روپے تو مجھے کما دیگا تو آزاد ہے اور وہ جو روپیا اوسنے لینا مقرر کیا اوسکو بدل کتابت کہتے ہیں
وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا خطب اليكم من ترضون دينه وخلقه فزوجوه ان لا تفعلوه تكن فتنة في الارض
وفساد عريض رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پیغام بھیجے نکاح کا طرف تمہاری وہ شخص
کہ راضی ہو تم دین اوسکے سے اور خلق اوسکے سے پس نکاح کرو اوس سے اگر نہ کروگے تم نکاح تو ہوگا فتنہ زمین میں اور فساد بڑا نقل کی یہہ ترمذی نے ف خطاب
ہے اولیاء عورتوں کو کہ جب پیغام نکاح کا بھیجے اور طلب نکاح کی کرے تمہاری بیٹی یا بہن یا مانند اونکی سے کوئی شخص دیندار اور اچھی خلق کا تو اوس سے نکاح کر دو اوسکا
اور اگر ایسے شخص سے نکاح نہ کروگے بلکہ نظر کروگے مال و جاہ پر جیسے کہ عادت دنیا داروں کی ہے تو اکثر عورتیں رہینگی بغیر خاوند کی اور اکثر مرد بغیر بیوی کے پس بہت
ہوگا زنا اور لاحق ہوگی عار اور غیرت اولیاء کو پس ہلاک کرینگے اوسکو کہ عار دلاویگا اونکو پس واقع ہوگا فتنہ اور جنگ جدل اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں
دلیل ہے واسطے امام مالک کے کہ وہ کہتے ہیں کہ نہ رعایت کریں کفاءت میں مگر دین کی فقط اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ رعایت کریں چار چیزوں کی دین اور حریت
اور نسب اور صنعت کی پس نہ نکاح کیا جاوے مسلمان عورت کا کافر سے اور نہ نیکبخت کا فاسق سے اور نہ حرہ کا غلام سے اور نہ مشہورة النسب کا گمنام سے اور
سوداگر اور ایسے اچھے حرفہ والے کی بیٹی کا اوس سے کہ حرفہ اوسکا حجام یا مکروہ ہو پھر اگر راضی ہو عورت اور ولی اوسکا ساتھ نکاح کرنے غیر کفو سے تو صحیح ہوگا
نکاح الخ وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم تزوجوا الودود الولود فاني مكاثر بكم الامم رواه ابو داود
والنسائی اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح کرو اوس عورت سے کہ دوست رکھے خاوند اپنے کو اور بہت جننے والی ہو
اس لیے کہ تحقیق میں فخر کرونگا بسبب بہتایت تمہاری کے اور امتوں پر نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف ودود قید یہہ کی گئی ہے [illegible]
اگر عورت بہت جننے والی ہو خاوند کو دوست نہ رکھتی ہو تو خاوند کو اوس سے رغبت نہیں ہوتی اور دوست رکھنے والی اگر بہت جننے والی نہ ہو تو حاصل نہ ہوگا [illegible]

مطلوب کرو کثرت امت کی ہی سبب بہت ہونے بچوں کے اور یہہ دونوں صفتیں اکثر کنواریوں میں کہ اسکی قرابت میں پائی جاتی ہیں اسلیے کہ طبیعت انکی
کی ایک کی دوسرے میں سرایت کرتی ہیں اور عادت اونکی ہیں ایک دوسرے کا شریک تا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی نکاح کرنا عورت بہت محبت والی
اور جننے والی سے اور بہت ہونا اولاد کا بہتر ہی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہی اس سے مقصود حضرت کا وہ فخر کرنا ہی بسبب کثرت امت کے اور احتمال ہی مراد نکاح کرنے سے
ساتھہ انکی بیٹی کہ ضمن بیہ صفتیں پائی جاویں ثابت ہو اونکی نکاح پر واللہ اعلم ش ع طیبی وعن عبد الرحمن بن سالم بن عتبة بن عويم بن
ساعدة الانصاري عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بالابكار فانهن اعذب افواها وانتق ارحاما
وارضى باليسير رواه ابن ماجة مرسلا اور روایت ہی عبد الرحمن بیٹے سالم بیٹے عتبہ بیٹے عویم بیٹے ساعدہ انصاری کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سالم
سالم نے نقل کی دادا عبد الرحمن کے سے یعنی عتبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تمکو نکاح کرنا ساتھہ کنواریوں کے اسلیے کہ وہ شیریں ہوتی
ہیں از روی منہ کے یعنی خوش کلام ہوتی ہیں اور مہربان اور فحش گو نہیں ہوتیں اور بہت بچے جننے والی اور بہت راضی ہوتی ہیں ساتھہ تھوڑی کے یعنی تھوڑے سے
مال متاع اور جماع کے سے راضی رہتی ہیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے بطریق ارسال کے ف کواری عورت کا رحم نطفہ اکثر قبول کر لیتا ہی اسلیے کہ حرارت اونکی رحم
میں بہت ہوتی ہی لیکن اسباب کو تاثیر نہیں ہوتی بدون حکم الہی کے اور تھوڑے سے مال وغیرہ پر راضی رہتی ہیں اسلیے کہ اور خاوند کا کچھہ دیکھا نہیں ہوتا ہی کہ زیادہ طلبی
کریں ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تر للمتحابين مثل
النكاح روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھی تونے یعنی ای سننے والے وہ چیز کہ زیادہ کری محبت کو واسطے دو محبت کرنے والوں کے
مانند نکاح کے ف یعنی جیسا کہ درمیان خاوند اور بیوی کے بسبب نکاح کے محبت ہو جاتی ہی بغیر علاقہ قرابت کی اسکی برابر کسیکو نہیں دیکھا مولانا وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اراد ان يلقى الله طاهرا مطهرا فليتزوج الحرائر اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کری یہہ کہ ملاقات کری اللہ سے پاک یعنی نجاست زنا سے اور پاکیزہ کیا گیا پس چاہیے کہ نکاح کرے آزاد
بیویوں سے ف اسلیے کہ آزاد بیبیاں پاک و پاکیزہ ہوتی ہیں نسبت لونڈیوں کے پس سرایت کرتی ہی پاکیزگی اونکی بسبب صحبت اور مخالطت اونکی کی اور آزاد بیبیاں
ادب سکھاتی ہیں اولاد کو اور لونڈیوں میں یہہ بات نہیں ہوتی وہ خود ذلیل اور آوارہ ہوتی ہیں اور یہہ بات باعتبار اکثر کے ہی ح طیبی وعن ابی امامة
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه يقول ما استفاد المؤمن بعد تقوى الله خيرا له من زوجة صالحة ان امرها اطاعته وان نظر
اليها سرته وان اقسم عليها ابرته وان غاب عنها نصحته في نفسها وماله روى ابن ماجة الاحاديث الثلثة اور روایت ہی
ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ نہیں حاصل کی مومن نے بعد تقوی خدا تعالی کی کوئی چیز بہتر واسطے اپنی بیوی نیکبخت و خوبصورت ایسی
بیوی کہ اگر حکم کری وہ اوسکو فرمانبرداری کری اوسکی اگر دیکھی طرف اوسکی خوش کرے اوسکو اور اگر قسم دی اوسکو پورا کری اوسکو اور اگر غائب ہو خاوند اوس سے
خیر خواہی کرے اوسکی بیچ نفس اپنی کی کہ نگاہ رکھی زنا اور فسق سے اور خیر خواہی کری بیچ مال خاوند کے کہ ضائع نکری اور خیانت نکری اوس میں نقل کیں
ابن ماجہ نے یہہ تینوں حدیثیں ف تقوی کہتے ہیں احکام الہی کے بجا لانیکو اور بچنے کو ممنوعات سے اور فرمانبرداری کری یعنی اوس چیز میں کہ نہیں گناہ ہی
اوس میں اسلیے کہ وارد ہوا ہی کہ نہیں طاعت چاہیے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی اور خوش کری اوسکو ساتھہ خوبصورتی اور خوش سیرتی اپنی کی اور اگر قسم دے
اوسکو بیچ ایک امر کے کہ وہ عورت اوسکی کرنے یا نکرنیکو مکروہ جانتی ہو اور یہہ چاہتا ہو اوسکی کرنے یا نکرنیکو تو وہ اوسکی قسم کو پورا کری یعنی بسبب مرضی اور قسم دینے
اوسکی کو اوسکو کرے یا ترک کرے ع وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تزوج العبد فقد استكمل نصف الدين
فليتق الله في النصف الباقي اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکاح کیا بندے نے پس تحقیق پورا کیا

آدمی دین انکا پس چاہیے کہ تقوی کرے اللہ سے بیچ آدمیوں کے ف یعنی اکثر فساد دین میں بسبب عورتوں کے ہوتا ہے بسبب نکاح کے فساد عظیم کر پڑتا ہے پس چاہیے کہ بیچ دفع کرنے فساد دین کے تقوی کرے تا اسلوبی میں کمی ہووے حاصل ہو **وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی برکت والا نکاح وہ ہے کہ آسان ہو محنت میں نقل کی یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں ف مراد آسانی ہونی محنت سے یہ ہے کہ ہو کا مہر کم ہووے اور روکی کہ بہت نہ مانگی بلکہ جو کچھ دی اوس میں راضی ہو۔

باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات

باب ہے بیچ بیان نظر کرنے کی طرف مخطوبہ کے یعنی جس سے پیغام نکاح کا دیا ہو اور بیچ بیان ستر کی کہ واجب ہے چھپانا اوسکا یعنی ذکر پردے اور ستر کا ہے ف جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو پہلی نکاح کرنے سے نزدیک ہمارے اور امام شافعی اور امام احمد اور داود اور اکثر علماء کی خواہ مخطوبہ اذن دے یا نہ دے اور امام مالک کے نزدیک جائز ہے دیکھنا مخطوبہ کو ساتھ اذن اوسکی اور ایک روایت میں اونسے ممنوع ہے دیکھنا مطلق اور اگر بھیجے ایسی عورت کو کہ ماہر اور امین ہو تو بہتر ہے شرح۔

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی تزوجت امرأۃ من الانصار قال فانظر الیہا فان فی اعین الانصار شیئا رواہ مسلم** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ میں ارادہ رکھتا ہوں نکاح کرنے ایک عورت کا انصار میں سے فرمایا دیکھ لے طرف اوسکی اسواسطے کہ انصار کی یعنی بعض انصار کی آنکھوں میں کچھ خلل ہوتا ہے نقل کی یہ مسلم نے ف کچھ خلل ہوتا ہے کہ نفرت کرتی ہے اوس سے طبیعت اور کہا نووی نے یعنی کیری یا کرنجی ہوتی ہیں آنکھیں اونکی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذکر کردینا عیب کا واسطے خیر خواہی کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مستحب ہے دیکھنا عورۃ کو پہلے بھیجنے پیغام نکاح کے اور اگر نہ ممکن ہو دیکھنا تو مستحب ہے کہ بھیجے ایک عورۃ کو کہ وہ دیکھکر حال اوسکا بیان کرے اس سے اور مشابہ ہے اسکو دیکھنا اوسکے منہ اور ہتیلیوں کا فقط اس لیے کہ وہ اسکی حق میں بہتر نہیں انتہی **وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا متفق علیہ** اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدن نہ لگاوے عورۃ عورۃ سے ننگا کرکے پھر بیان کرے اوس عورۃ کا حال روبرو خاوند اپنے کے گویا کہ دیکھتا ہے خاوند اوس عورت کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی عورت بدن ننگا کرکے لگاوے عورت سے اور پھر خاوند سے اوسکی نرمی وغیرہ کا حال بیان کرے اس سے منع فرمایا اسلیے کہ خاوند کا دل پھر اوسپر لگا اور اس میں فتنہ پیدا ہوگا **وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم** اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھے مرد طرف ستر مرد کی اور نہ دیکھے عورت طرف ستر عورت کی اور نہ جمع ہو مرد ساتھ مرد کے ننگا ہو کر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو عورت ساتھ عورت کے ننگے ہو کر ایک کپڑے میں نقل کی یہ مسلم نے ف ستر مرد کا زیر ناف سے گھٹنوں کے نیچے تک ہے اس ستر کو دیکھنا سوائے زوجہ درست نہیں مرد کو نہ عورت کو مگر اوسکی بی بی یا لونڈی کو دیکھنا اوسکا درست ہے اور سوا اسکے مرد کا باقی بدن دیکھنا جائز ہے مرد کو بھی اور عورۃ کو بھی بشرطیکہ عورۃ امن میں ہو شہوۃ سے اور اگر امن میں نہ ہو بالکل نہ دیکھے اور ستر عورتوں کا بیچ حق عورتوں کے زیر ناف سے زانو تک ہے یعنی عورتوں کو بھی عورتوں کا یہ ستر دیکھنا درست نہیں اور ستر عورۃ حرہ کا بنسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان عضوں کا جائز ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر امن نہ ہو شہوت سے تو نہیں جائز مگر گواہ کو وقت ادای شہادت اور حاکم کو وقت حکم کے دیکھنا ان اعضا کا بہر حال جائز ہے اور نہیں جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے اگر ہو عورت جوان اور اگر بڑھیا ہو کہ خواہش اوسپر نہیں آتی یا مرد بڈھا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے نفس پر اور اوسکی نفس پر تو جائز ہے چھونا ان اعضا کا اور اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ جس لونڈی سے حلال ہے صحبت کرنی تمام بدن دیکھنا درست ہے اور ستر عورۃ کا بنسبت محرم کے مانند ستر مرد کے ہے اور پیٹھ اور پیٹ بھی اسکو دیکھنا اور چھونا اسکا درست نہیں اگرچہ امن ہو شہوۃ سے اور پنڈلی اور بازو اور اور چہرہ اور سر ستر نہیں بنسبت محرم کے پس دیکھنا انکو درست ہے اگر امن ہو شہوۃ سے اور اسیطرح مس کرنا بھی ان اعضا کا اسکو جائز ہے اگر امن ہو شہوۃ

اور ستر غیر کی نو دیکھنا بھی مانند ستر محرم کے ہی یعنی اس سے کو دیکھنی اور مس کرنیکا حکم مانند حکم دیکھنی اور مس کرنے محرم کے ہی اور مرد خوبصورت کا دیکھنا ساتھ شہوۃ کی حرام
ہی اور جائز ہی دیکھنا اور ہاتھ لگانا عورۃ کو باوجود خوف شہوۃ کی وقت ارادہ خریدنے یا نکاح کرنیکی اور غلام سی پردہ کرنا اوسکی مالکہ یعنی بیوی کو مانند پردہ کرنیکی اجنبی کی
اور خوجہ اور ہیجڑہ مانند مرد کے ہی اور دیکھنا عورۃ بیگانہ کو حرام ہی خواہ بشہوۃ ہو یا بے شہوۃ اور مکروہ ہی جمع ہو مرد الخ جمع ہونا مرد کا مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین ننگی ہو کر اور حرام
ہونا عورۃ کا ساتھ عورۃ کی ننگی ہو کر اگرچہ بسبب عادت کے محل آفت نہین لیکن باوجود اسکی حرام ہی اور مکروہ ہی ع ملتقی مولانا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے خبردار ہو کہ نہ شب گذاری مرد نزدیک عورت ثیب کے مگر یہہ کہ ہو نکاح کرنیوالا یعنی خاوند یا محرم نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد رات گذارنیسی یہان خلوت
کرنی ہی تنہا ایک مکان مین مرد و عورت ثیب جمع ثیبات ہو یا دن اور ثیب کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور یہان مراد ثیب سے عورۃ جوان ہی اور محرم سے
مراد وہ ہی کہ جس سی نکاح حرام ہی ہمیشہ کو اگرچہ بسبب علاقہ دودھ کی ہو ع ح **وعن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم
والدخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارأیت الحمو قال الحمو الموت متفق علیہ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بچو تم داخل ہونی سے عورتون پر یعنی اجنبی عورتون پر بطریق تخلیہ کے یا ننگی کی اسلی بیٹھی ہون پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو داخل ہونی
حمو کی عورتون پر فرمایا کہ حمو موت ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حمو کہتی ہین خاوند کی قرابتی کو سوا باپ اور بیٹی خاوند کے اور حمو موت ہی یعنی داخل
ہونا اوسکا مانند موت کی ہلاک کرنیوالا ہی یعنی فتنہ اوس سے بہت برپا ہوتا ہی سبب اسکی کہ لوگ اوسکو سہل جانتی ہین اور وہ بہت داخل ہوتی ہین اور خلوت ملا رہتی ہین اور
قادر ہونا اونکو آسان ہوتا ہی سبب مخالطت کے اور یہہ کلمہ عرب مین مقام خوف والی مین بولتی ہین جیسے کہتی ہین شیر موت ہی اور سلطان آگ ہی یعنی قریب اونکی مانند
اور آگ کے ہی یعنی پس چاہیی کہ بچو موت سے ع **وعن** جابر ان ام سلمۃ استأذنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحجامۃ فامر ابا طیبۃ
ان یحجمہا قال حسبت انہ کان اخاہا من الرضاعۃ او غلاما لم یحتلم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ام سلمہ نے پروانگی مانگی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سینگی کھچوانیکی پس حکم کیا ابو طیبہ کو یہہ کہ سینگی کھینچے ام سلمہ کے کہا جابر نے کہ گمان کرتا ہون مین یہہ کہ ابو طیبہ بھائی تھے ام سلمہ کے دودھ
شریک یا لڑکے تھے نابالغ نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہنا جابر کا کہ گمان کرتا ہون مین الخ دلالت کرتا ہی اسپر کہ ام سلمہ کو حاجت سینگی کھنچوانیکی ضروری تہی اور وقت
ضرورت کی اجنبی کو بہی جائز ہی یہہ کہ سینگی کھینچی اور فصد کہولی اور واسطے علاج کی دیکھی طرف تمام بدن عورت کی ع طیبی **وعن** جریر بن عبد اللہ
قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نظر الفجاءۃ فامرنی ان اصرف بصری رواہ مسلم اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا
پوچھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حکم نظر ناگہان کا کہ یکایک عورۃ بیگانی پر پڑی پس حکم کیا مجھکو یہہ کہ پھیر دون نظر اپنی نقل کی یہہ مسلم نے **ف**
یعنی نظر کہ ناگہان جا پڑی معذور ہی لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلد سی نظر پھیر لے اور پھر دوبارہ نہ دیکھے اسلیے کہ پہلی نظر جبکہ نہ ہو قصد معاف ہی پھر اگر دیکھتا رہے
گنہگار ہوتا ہی واجب ہی کہ فی الفور نظر پھیر لے چنانچہ اسمین وارد ہوا ہی قول اللہ تعالی کا قل للمؤمنین یغضوا من ابصارہم اور کسی غرض کے لیے مانند نکاح
وغیرہ کے دیکھنا جائز ہی اور اگر کسی عورت کی زخم ہو یا فصد کھلواوے یا کچھ اور ضرورۃ ہو دکھانیکی تو بدن بقدر ضرورۃ کی دکھاوے اور باقی بدن کپڑے سے
چھپا لے ع طیبی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المرأۃ تقبل فی صورۃ شیطان وتدبر فی صورۃ
شیطان اذا احدکم اعجبتہ المرأۃ فوقعت فی قلبہ فلیعمد الی امرأتہ فلیواقعہا فان ذلک یرد ما فی نفسہ رواہ مسلم اور روایت
ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورت آتی ہی بیچ صورۃ شیطان کی اور جاتی ہی بیچ صورت شیطان کے جسوقت کہ کسیکو تم مین سی خوش لگے ایک
عورۃ پس آوی محبت اوسکی بیچ دل اوسکے کے پس چاہیی کہ قصد کری طرف عورۃ اپنی کی پس صحبت کری اوس سی پس تحقیق یہہ یعنی جماع کرنا دور کرے گا جو اوس ...

کو ادسکی دلمین یعنی خواہش اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مشابہہ دی عورت کو شیطان کی ساتہہ وسوسہ ڈالنے اور گمراہ کرنے مین یعنی جیسے شیطان وسوسہ ڈالتاہی دل مین اور گمراہ کرتاہی ویسیہی دیکہنا عورة کا باعث وسوسہ اور فساد کاہی اور اس سے استنباط کیا جاتاہی کہ لائق ہی عورة کو یہہ کہ نہ نکلی مگر بضرورة اور بناؤ کرکے نہ نکلی اور لائق ہی مرد کو یہہ کہ نہ دیکہی طرف عورت کی اور نہ طرف کپڑون اوسکیکے اور اس سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ نہین مضائقہ ہی واسطی مرد کے یہہ کہ بلاوی بیوی اپنی کو جماع کرنیکے لیے دنکو اگرچہ بیوی مشغول ایسی کام مین کہ ممکن ہو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ کبہی غالب ہوتی ہی مرد پر شہوة پس ضرر کرتی ہی شہوة بسبب تاخیر کرنے جماع کے اوسکی بدن مین یا دلمین ؛ ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اَحَدُکُمُ الْمَرْاَۃَ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی مَا یَدْعُوْہُ اِلٰی نِکَاحِھَا فَلْیَفْعَلْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہی ایک تمہارا کہ پیغام نکاح کا بہیجی طرف ایک عورة کی پس اگر کرسکی یہہ کہ نظر کرے طرف اوس چیز کی یعنی عضو اوسکی کے کہ باعث ہو اوسکو طرف نکاح اوسکیکی کہ وہ منہ اور ہاتہہ مین پس چاہی کہ کرے نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** دیکہہ لینا مخطوبہ کو پہلی بہیجنے پیغام نکاح کے مستحب ہی اسلیے کہ مرغوب لطبع ہوگی بعد نکاح کے اوسکی سبب زنا سے بچارہیگا اور یہی مقصود اصلی نکاح سے ہی اور یہہ جو وارد ہوا ہی کہ نکاح نکیجاوی عورت بسبب جمال اوسکیکی تو اوس سے یہہ غرض نہین ہی کہ رعایت جمال کی نکرے بلکہ غرض یہہ ہی کہ رعایت نری جمال کی باوجود فساد دین کے نکرے ؛ ع **وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ** قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَۃً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ نَظَرْتَ اِلَیْھَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ کہا ارادہ کیا مینی منگنی کا ایک عورة سے پس کہا واسطے میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکہا تو نے طرف اوس عورة کی کہا مینی نہین فرمایا پس دیکہہ تو طرف اوسکی پس تحقیق دیکہنا لائق تر ہی ساتہہ اسکی کہ الفت ڈالی جاوے درمیان تمہارے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی بعد دیکہنی کی جو نکاح کروگی تو محبت زیادہ ہوگی آپسمین اسلیے کہ جب نکاح بعد دیکہنی کے ہوتاہی تو ندامت نہین ہوتی غالبا ؛ ع **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَاَتٰی سَوْدَۃَ وَھِیَ تَصْنَعُ طِیْبًا وَعِنْدَھَا نِسَاءٌ فَاَخْلَیْنَہٗ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ ثُمَّ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ رَاٰی امْرَاَۃً تُعْجِبُہٗ فَلْیَقُمْ اِلٰی اَھْلِہٖ فَاِنَّ مَعَھَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَھَا رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورة کو پس خوش لگی وہ حضرت کو پس آئی حضرت سودہ کے پاس کہ بی بی تہین حضرت کی اوس حال مین کہ وہ بناتی تہین خوشبوئی اسحال مین کہ انکی پاس تہین عورتین پس خلوت کردی عورتون نے حضرت کیلیے یعنی باہر چلی آئین اوس جگہہ سے پس پوری کی حضرت نے حاجت اپنی یعنی صحبت کی بی بی سودہ سے پہر فرمایا حضرت نے جو مرد کہ دیکہی کسی عورة کو کہ خوش لگی اوسکو پس چاہیے کہ آوی طرف بیوی اپنی کی یعنی اور صحبت کری تاکہ منقطع ہو شہوة اوسکی اور جاتا رہے وسوسہ اوسکا اسلیے کہ تحقیق ساتہہ بیوی اوسکی کی ہی مانند اوس چیز کے کہ ساتہہ اوس عورت کے ہی یعنی شرمگاہ ہی مانند شرمگاہ اوسکیکی نقل کی یہہ دارمی نے **ف** خوش لگنا اوس عورة کا حضرت کو بمقتضای طبیعت کے تہا اور یہہ پہلی نظر مین تہا کہ اوسکا مضائقہ نہین ؛ ح **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَھَا الشَّیْطٰنُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ عورة ستر ہی پس جبکہ نکلتی ہی یعنی اپنی پردے سے اچہا کرکے دکہاتاہی اوسکو شیطان مردون کی نظر مین نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** عورة ستر ہی یعنی پردے مین رہنا چاہیے عورة کو جیسے ستر کو پردے مین رکہتے ہین اور لوگونکے سامنے ہونا اوسکو برا ہی جیسے کہولنا ستر کا برا ہی ؛ ع **وَعَنْ بُرَیْدَۃَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَۃَ النَّظْرَۃَ فَاِنَّ لَکَ الْاُوْلٰی وَلَیْسَتْ لَکَ الْاٰخِرَۃُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے اے علی نہ ڈال نظر پیچہے نظر کے یعنی ایکبار اگر نظر ناگہان جا پڑے عورة اجنبیہ پر دوبارہ پہر

اوسکا اسلیئے کہ جائز ہی واسطے تیرے پہلی نظر یعنی جگہ بغیر قصد کے ہوا اور جائز نہیں تیرے لیے نظر دوسری نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته فلا ینظرن الی عورتها وفی روایة فلا ینظرن الی ما دون السرة وفوق الرکبة رواه ابوداود اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت نکاح کر دے ایک تمہارا اپنے غلام کا اپنی لونڈی سے پس نہ دیکھے طرف ستر لونڈی کی یعنی اسلیئے کہ وہ حرام ہو گئی اوسپر اور ایک روایت میں ہے کہ پس نہ دیکھے طرف اوس چیز کے کہ نیچے ناف کے اور اوپر زانو کے ہے نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** اپنے غلام سے ساتھ نکاح کر دینے کا جب یہہ حکم ہوا تو غیر اپنے غلام کے ساتھ نکاح کرنے میں بطریق اولی یہہ حکم ہوگا اور اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ اپنی لونڈی کو بیاہ دے تو حرام ہے دیکھنا اوسکی اتنے بدن کا کہ درمیان ناف اور زانو کے ہے اور یہ مذہب امام اعظم رح کا ہے کہ جب اپنی لونڈی بیاہ دی تو وہ آقا کے حق میں مانند اجنبی کی لونڈی کی ہو گئی اور بیان اوسکے ستر کا ابی سعید کی حدیث کے فائدے میں ہو چکا اور امام شافعی کے نزدیک ستر اوسکا مانند ستر مرد کے ہے دلیلیں ہر ایک کی فقہ کی بڑی کتابوں میں موجود ہیں مولانا رح **وعن** جرهد ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اما علمت ان الفخذ عورة رواه الترمذی وابوداود اور روایت ہے جرہد سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہیں جانا تو نے کہ تحقیق ران ستر ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** کتاب اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ گذرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جرہد پر مسجد میں اور ران اوسکی کھلی ہوئی تھی پس فرمایا حضرت نے کہ ڈھانک ران اپنی کو کہ ران ستر ہے اور اسمیں حجت ہے اوپر جو کہتے ہیں ران ستر نہیں اور یہہ ایک روایت ہے امام مالک اور امام احمد سے ع ح **وعن** علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له یا علی لا تبرز فخذك ولا تنظر الی فخذ حی ولا میت رواه ابوداود وابن ماجه اور روایت ہے حضرت علی رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے علی کے اے علی نہ کھول اپنی ران کو اور نہ دیکھ طرف زندہ کے ران کو اور نہ مردے کی ران کو نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندہ اور مردہ برابر ہیں بیچ حکم ستر کے ع ح **وعن** محمد بن جحش قال مر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی معمر وفخذاه مکشوفتان قال یا معمر غط فخذیك فان الفخذین عورة رواه فی شرح السنة اور روایت ہے محمد بن جحش سے کہ کہا گذرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمر پر اس حال میں کہ دونوں رانیں اوسکی کھلی ہوئی تھیں فرمایا اے معمر ڈھانک اپنی رانوں کو اس لیے کہ تحقیق رانیں ستر ہیں نقل کی یہہ شرح السنہ میں **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والتعری فان معکم من لا یفارقکم الا عند الغائط وحین یفضی الرجل الی اهله فاستحیوهم واکرموهم رواه الترمذی اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ننگے ہونے سے یعنی اگرچہ تنہا ہو اسلیئے کہ تحقیق ساتھ تمہارے وہ ہیں کہ نہیں جدے ہوتے ہیں یعنی فرشتے نگہبانی کرنیوالے اور کرام کاتبین مگر وقت پائخانے کے اور اوس وقت کہ صحبت کرے مرد اپنی بی بی سے پس حیا کرو اونسے اور تعظیم کرو اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی ستر ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بری اور لغو باتوں سے بچتے رہو کہ یہہ چیزیں باعث حیا اور تعظیم اور تکریم انکی ہیں اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کھولنا ستر کا بغیر ضرورت مانند مجامعت اور رفع حاجت وغیرہ کے ط ع **وعن** ام سلمة انها کانت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم ومیمونة اذ اقبل ابن ام مکتوم فدخل علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلت یا رسول الله الیس هو اعمی لا یبصرنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانه رواه احمد والترمذی وابوداود اور روایت ہے ام سلمہ سے یہہ کہ وہ اور میمونہ تھیں پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ناگہاں آئے ابن ام مکتوم کہ صحابی تھے نابینا پھر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونوں بیبیوں کو کہ پردہ کرو اس سے ام سلمہ کہتی ہیں پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہیں ہے وہ اندھا نہیں دیکھتا

ہو کہا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا پس اندھی ہو تم دونوں کیا نہیں دیکھتیں تم دونوں یعنی اگر وہ اندھا ہے تو تم دونوں تو اندھی نہیں نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے دیکھنا مرد کو عورت کا حرام ہے ویسے ہی دیکھنا عورت کو مرد کا لیکن اکثر علما کی یہہ قول ورع اور تقوی پر ہے اور صحیح یہہ ہے کہ جائز ہے عورت کو دیکھنا مرد کا اوپر ناف کے اور نیچے زانو کے اسلیے کہ حضرت عائشہ سے منقول ہے کہ میں دیکھتی تھی حبشیوں کو اس حال میں کہ وہ نیزہ بازی کرتے تھے اور یہہ دیکھنا سنہ نو ہجری میں تھا اون ایام میں حضرت عائشہ سولہ برس کی تھیں اور حکم پردہ کا نازل ہو چکا تھا پس اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے عورتوں کو دیکھنا مرد کا سوای ستر مذکور کے اور یہہ اوس صورت میں ہے کہ امن میں ہو شہوت سے ورنہ بالکل نہ دیکھے مرد کو ع

وعن بهز بن حكيم عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك قلت يا رسول الله أفرأيت إذا كان الرجل خاليا قال فالله أحق أن يستحيى منه رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجه

اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم سے اور حکیم نے نقل کی بہز کے دادا سے یعنی معاویہ بن حیدہ سے کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھانک تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا لونڈی سے کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو جس وقت کہ ہو آدمی تنہا وہاں بھی ڈھانکے پس فرمایا اللہ تعالی لائق تر ہے کہ شرم کیجاوے اوس سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی اگرچہ وہاں کوئی نہو لیکن حق تعالی دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ واجب ہے ستر کا چھپانا خلوت میں بھی مگر بضرورت کھولنا جائز ہے اور یہہ جو فرمایا مگر اپنی بی بی سے الخ اس سے معلوم ہوا کہ ملک اور نکاح مباح کر دیتے ہیں نظر کرنے کو طرف ستر کے جانبین سے ع

وعن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذي

اور روایت ہے عمر رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہیں خلوت میں جمع ہوتا کوئی مرد ساتھ عورت اجنبیہ کے مگر ہوتا ہے تیسرا اونکا شیطان نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی شیطان اون دونوں کے ساتھ ہوتا ہے جوش میں لاتا ہے اونکی شہوت کو یہانتک کہ ڈالتا ہے اونکو زنا میں ع

وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تلجوا على المغيبات فإن الشيطان يجري من أحدكم مجرى الدم قلنا ومنك يا رسول الله قال ومني ولكن الله أعانني عليه فأسلم رواه الترمذي

اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ داخل ہو اون عورتوں پر کہ اونکے خاوند غائب ہیں اسلیے کہ شیطان جاری ہوتا ہے بیچ ایک تمہارے کی جگہ جاری ہونے خون کے یعنی تصرف اور وسوسہ اوسکا سرایت کرتا ہے تمام رگ و پوست آدمی کی میں کہا ہم نے اور آپ میں بھی جاری ہوتا ہے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے ولیکن اللہ نے مدد کی ہے میری شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** جن عورتوں کے خاوند اونکے غائب ہوں خاص انکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ مشتاق جماع کی بہت ہوتی ہیں خوف فتنہ کا وہاں زیادہ ہے اور لفظ مجری الدم کا ترجمہ شیخ رح نے یہی کیا ہے [illegible] میں جاری ہوتا ہے اور تم نہیں دیکھتے مآل دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے اور لفظ اسلم ساتھ صیغہ ماضی اور مضارع متکلم کے آیا ہے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں مضارع کا ترجمہ تو مذکور ہوا اور ماضی کا ترجمہ یہہ ہے کہ مسلمان ہو گیا ہے شیطان ع

وعن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم أتى فاطمة بعبد قد وهبه لها وعلى فاطمة ثوب إذا قنعت به رأسها لم يبلغ رجليها وإذا غطت به رجليها لم يبلغ رأسها فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تلقى قال إنه ليس عليك بأس إنما هو أبوك وغلامك رواه أبو داود

اور روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے حضرت فاطمہ کے پاس ساتھ ایک غلام کے کہ اونکے پاس بخشا تھا غلام حضرت نے فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ پر کپڑا ایسا تھا جس وقت کہ ڈھانکتیں اوس سے سر اپنا تو نہ پہنچتا اون کے پاؤں تک اور جس وقت کہ ڈھانکتیں ساتھ اوسکے پاؤں اپنے نہ پہنچتا اونکے سر تک پس جب

دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مشقت کو کہ پاتی ہیں فاطمہ یعنی بدن ڈہکنے میں سبب حیا کے فرمایا تحقیق نہیں ہی تجہ پر مضائقہ سوائے اسکے نہیں کہ وہ یعنی جس سے تو حیا کرتی ہی باپ تیرا ہی اور غلام تیرا نقل کی یہہ ابوداؤد نے **ف** اس حدیث سے امام شافعی نے دلیل پکڑی ہی کہ عورہ کا غلام محرم اوسکا ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک غلام مانند اجنبی کی ہی جائز نہیں اوسکو نظر کرنی طرف بیوی اپنی کے مگر اوس قدر کہ اجنبی کو جائز ہی اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ اس سے یہہ بات کہ تم کہتے ہو نہیں ثابت ہوتی شاید کہ وہ غلام غیر بالغ ہو ۲

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ام سلمة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان عندہا وفی البیت مخنث فقال لعبد اللہ بن ابی امیة اخی ام سلمة یا عبد اللہ ان فتح اللہ لکم غدا الطائف فانی ادلک علی ابنة غیلان فانها تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخلن ہؤلاء علیکم متفق علیہ روایت ہی ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے اونکے پاس اور گہر میں ایک مخنث تہا پس کہا اوسنے واسطے عبد اللہ بن ابی امیہ کے کہ بہائی تہا ام سلمہ کا ای عبد اللہ اگر فتح کیا اللہ نے واسطے تمہارے کل کو طائف پس تحقیق میں بتلا دونگا تجکو غیلان کی بیٹی کو پس تحقیق وہ آتی ہی ساتہہ چار کے اور جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ داخل ہوا کریں تم پر یہہ مخنث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مخنث ساتہہ زبر نون اور ساتہہ زیر نون کے بہی وار زیر فصیح تر ہی اور زبر مشہور تر اور مخنث اوسکو کہتے ہیں کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتوں کے اخلاق میں اور کلام میں اور حرکات اور سکنات میں جسکو بیان زنانا اور زنخا کہتے ہیں اور یہہ مشابہ ہونا کبھی تو خلقی ہوتا ہی ایسے وہ برا اور باعث گناہ نہیں اور کبھی یہہ مشابہ ہونا تکلف ہوتا ہی یہہ برا ہی اور مذموم ہی چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہی کہ لعنت کری اللہ اون عورتوں کو کہ مشابہ ہوتی ہیں مردوں کی اور لعنت کری اللہ اون مردوں کو کہ مشابہ ہوتے ہیں عورتوں کے اور یہ جو مخنث امہات المؤمنین یعنی حضرت کی بیویوں کے پاس آتا تہا سبب یہہ تہا کہ وہ گمان کرتی تہیں کہ اسکو حاجت اور رغبت عورتوں کی طرف نہیں اور قسم غیر اولی الاربہ سے ہی کہ جو قرآن مجید میں مذکور ہی کہ اوس سے عورتوں پر پردہ واجب نہیں پس جب حضرت نے کلام اوسکا سنا تو معلوم کیا کہ یہہ اولی الاربہ سے ہی منع فرمادیا کہ یہہ مخنث عورتوں کے پاس نہ آیا کریں اور حکم خصی اور مجبوب کا بھی یہی ہی اور اس مخنث کے کلام میں جو مذکور ہوا کہ آتی ہی ساتہہ چار کے الخ مراد اس سے بیان کرنا اوس عورت کی فربہی کا ہی کہ فربہی کی پیٹ میں چار شکن پڑتی ہیں پس جب آتی ہی تو وہ معلوم ہوتی ہیں اور جب پیٹہہ پہیرتی ہے تو اون شکنوں کے سرے دونوں پہلوؤں کی طرف سے معلوم ہوتی ہیں چار ایکطرف سے اور چار ایکطرف سے پس یہہ جو کہا کہ جاتی ہی ساتہہ آٹہہ کے مراد اوس سے یہی ہی کہ جب پیٹہہ پہیرتی ہی تو وہ آٹہہ شکن کہ سرے میں پیٹ کی شکنوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل یہہ کہ وہ بڑی فربہ تہی اور عرب میں فربہ عورۃ کی طرف بہت میلان ہوتا ہی مردوں کو اس لیے اوس مخنث نے بیان اوسکی فربہی کا کیا اور نام اوس عورت کا بادیہ تہا بیٹی غیلان کی اور نام اوس مخنث کا ہیت تہا یا ماطع ۱۲

وعن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقیلا فبینا انا امشی سقط عنی ثوبی فلم استطع اخذہ فرآنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی خذ علیک ثوبک ولا تمشوا عراة رواہ مسلم اور روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہا اوٹہایا میں نے ایک بہاری پتہر اس وقت میں چلتا تہا گر امیرے بدن سے کپڑا میرا یعنی اور ستر میرا کہل گیا پس نہ سکا میں لے سکوں پس دیکہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ننگا پس فرمایا مجکو لے اپنے اوپر کپڑا اپنا اور نہ چلا کرو تم ننگے یعنی یہہ عام خطاب کیا اسکو نقل کی مسلم نے

وعن عائشة قالت ما نظرت او ما رأیت فرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط رواہ ابن ماجة اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نہیں نظر کی میں نے یا کہا نہیں دیکہا میں نے ستر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی نقل کی ابن ماجہ نے **ف** یا کہا الخ یہہ راوی کو شک ہوا کہ حضرت عائشہ نے لفظ ما نظرت کہا یا لفظ ما رأیت معنی دونوں کے ایکہی ہیں اور اور روایت میں آیا ہی کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ نہ حضرت نے میرا ستر دیکہا اور نہ میں نے حضرت کا اس سے معلوم ہوا کہ ادب یہہ ہی کہ مرد و عورۃ آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکہیں ۲

وعن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ینظر الی محاسن امرأة اول مرة ثم یغض بصرہ الا احدث

اللّٰہُ لَہٗ عِبَادَۃً یَجِدُ حَلَاوَتَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین کوئی مسلمان کہ نظر جا پڑی اوسکی طرف
حسن اور جمال کی عورت کی پہلی بار یعنی اول نظر بلا قصد پہر پہیر لیا آنکھ اپنی مگر پیدا کریگا اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ایک عبادت کہ پاویگا مزا اوسکا نقل کی یہہ احمد
نی ف پاویگا مزا اوسکا یعنی اپنی دلمین سبب فرمانبرداری امر رب اپنی کی پہہ مزا بدلا دس نظر کا ہی کہ صبر کیا جسنی ۲ع وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ بَلَغَنِیْ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی حسن بصری سے بطریق ارسال
کی کہ کہا پہنچی مجکو یعنی صحابہ سے یہہ حدیث کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کرے اللہ دیکہنے والیکو اور اوسکو کہ دیکہا گیا طرف اوسکی یعنی
بغیر عذر و بغیر ضرورت نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی لعنت کرے اللہ اوسکو کہ جو نظر کرے قصداً اوپر کسیطرف کہ نہین جائز نظر کرنی طرف
اوسکی خواہ وہ عورت اجنبی ہو یا ستر کسیکا یا اور کچہہ اور لعنت کرے اوسکو کہ کسیکی طرف دیکہا گیا یعنی جس صورت مین کہ اوسنے بغیر عذر و بغیر اضطرار کے
قصداً دکہایا ۴ع بَابُ الْوَلِیِّ فِی النِّکَاحِ وَاسْتِئْذَانِ الْمَرْأَۃِ باب ہی ولی کا نکاح مین اور پروانگی مانگنی عورت کا عقد
نکاح مین ف ولی کہتی ہین کارساز کو کہ کام کسیکا ذمہ لے اپنے سے اور یہان مراد وہ ہی کہ متولی امر نکاح کا ہی یعنی جسکو اختیار ہی عورت کی نکاح کرنیکا اور اس
باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اسمضمون کی کہ نکاح میں اذن ہونا ولی کا اور طلب کرنا اذن کا عورت سی ضرور ہی اور ولایت نکاح مین عصبات کو
ہی اوپر ترتیب میراث کی کہ بیان مفصل اوسکا باب الفرائض مین ہو چکا ہی اور اگر عصبات نہون تو ولایت ماں کو ہی پہر دادی کو اور فقیہ مین حکم اسکی پہر
بیٹی کو ہی پہر پوتی کو پہر نواسی کو پہر پوتی کی بیٹی کو پہر نواسی کی بیٹی کو پہر ناناکو پہر سگی بہن کو پہر سوتیلی بہن کو پہر ماں کی اولاد کو برابر ہی کہ مرد ہون یا عورت
پہر اونکی اولاد کو پہر ذوی الارحام کو اسطرح کہ اول پہپہیونکو ولایت ہی پہر ماموؤنکو پہر خالاؤن کو پہر چچاؤنکی بیٹیونکو اور اسی ترتیب سی اونکی اولاد کو پہر مولا کو
موالات کو پہر سلطان کو پہر قاضی کو اگر اوسکی فرمان مین ہو ولایت نکاح کی پہر قاضی کی نائبونکو اگر ہو قاضی کو اجازت نائب کر دینی کی اور نہین تو نہین اور حریت
اور عقل اور بلوغ اور اسلام ولایت مین شرط ہی پس نہین ہی ولایت غلام کو اور نہ چہوٹی کو اور نہ دیوانہ کو اور نہ کافر کو مسلمان پر اور اسیطرح مسلمان کو بہی کافر پر
ولایت نہین ہی مگر ساتہہ سبب عام کے جیسیکہ ہو مسلمان آقا لونڈی کافرہ کا یا بادشاہ ہو یا نائب ہو ۴ع در مختار اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیجاوے عورت شوہر دیدہ بالغہ
یہانتک کہ طلب کیا جاوے امر اوسکا اور نہ نکاح کیجاوے عورت کنواری یعنی کنواری بالغہ یہانتک کہ طلب اذن کیجاوے کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کس طرح ہی اذن
اوسکا یعنی باکرہ کا حالانکہ وہ بڑی حیا رکہتی ہی فرمایا یہہ کہ چپکی رہی یعنی اگرچہ چپکی رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایم کہتی ہین اوس عورت کو کہ خاوند
نہ رکہتی ہو خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ یعنی خاوند کیا تہا وہ مر گیا یا طلاق دی اوسنی اور یہان ایم سی مراد ثیبہ بالغہ ہی اور ثیبہ کی نکاح مین طلب کرنا امر کا کہا اور باکرہ
کی نکاح مین طلب کرنا اذن کا اسلیے کہ ثیبہ امر کرتی ہی اور اشارہ کرتی ہی بسبب حیا اور شرم نہین کرتی اسمین بخلاف باکرہ کی کہ وہ شرم رکہتی ہی امر کرنے
اور اشارہ کرنے سے بلکہ اذن دیتی ہی اور راضی ہوتی ہی اگرچہ ساتہہ سکوت کے ہو اور ظاہر اسحدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ جائز نہین نکاح بغیر امر اور اذن
عورت کی و لیکن فقہا کو یہان تفصیل ہی کہ سب عورتین چار قسم پر ہین اول ثیبہ بالغہ پس اسمین اتفاق اکثر ہین علما کہ جائز نہین نکاح کرنا اوسکا بغیر
اذن اوسکے کے بشرطیکہ عاقلہ ہو یعنی دیوانی نہو اگر دیوانی ہوگی تو ولی کی اجازت سی ہو جاویگا اور دوسری باکرہ صغیرہ اور اسمین بہی اتفاق
ہی علما کا کہ حاجت اوسکے اذن کی نہین ولی بغیر اوسکی اذن کے نکاح اوسکا کر دیسکتا ہی تیسری ثیبہ صغیرہ اوسکا بہی نکاح بغیر اوسکی اذن کے
جائز ہی حنفیہ کے نزدیک شافعیہ کے چوتہی باکرہ بالغہ اوسکا نکاح ہمارے نزدیک جائز نہین بغیر اوسکی اذن کے اور امام شافعی کے نزدیک

جائز ہی پس مدار ولایت کا حنفیہ کے نزدیک صغر پر ہی باکرہ ہو یا ثیبہ اور شافعیہ کے نزدیک مدار بکارت پر ہی صغیرہ ہو یا کبیرہ پس یہ حدیث محمول ہی ہمارے نزدیک بالغہ پر خواہ ثیبہ ہو یا باکرہ اور قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولا تنکح البکر حتی تستاذن حجت ہی شافعی پر ۱۲ ع ح **وعن ابن عباس** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاذَنُ فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ تُسْتَامَرُ وَاِذْنُہَا سُکُوْتُہَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ الثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِہَا مِنْ وَلِیِّہَا وَالْبِکْرُ یَسْتَاذِنُہَا اَبُوْہَا فِیْ نَفْسِہَا وَاِذْنُہَا صُمَاتُہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورۃ شوہر دیدہ یعنی شوہر دیدہ بالغہ عاقلہ لائق تر ہی ساتھہ نفس اپنی کی اپنی ولی سی اور لڑکی کواری یعنی بالغہ طلب اذن کی جاوی بیچ ذات اپنی کی یعنی اوسکا اور اذن اوسکا چپ رہنا ہی یعنی افصاح نہیں ہی اون صریح کی بالکل آواز ہی کو اوسکا سبب شرم حیا اوسکیلی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق ہی ساتھہ نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور لڑکی کواری طلب اذن کی جاوے اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا عورۃ شوہر دیدہ لائق تر ساتھہ نفس اپنی کی ولی اپنی سی اور عورۃ کواری طلب اذن کرے اوس سی باپ اوسکا بیچ نکاح کرنے اوسکیلی اور اذن اوسکا چپ رہنا اوسکا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** لائق تر ہی الخ یعنی لائق تر ہی ساتھہ راضی ہونی کے یہان تک کہ نکاح کیجاوے مگر یہہ کہ اذن دی زبان سی بخلاف باکرہ کے اور باقی شرح اسکی اوپر کی حدیث مین ذکر ہو چکی ہی اور یہہ سب باتین آپس مین قریب المعانی ہین ۱۲ ع ح **وعن خنساء بنت خذام** اَنَّ اَبَاہَا زَوَّجَہَا وَہِیَ ثَیِّبٌ فَکَرِہَتْ ذٰلِکَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِکَاحَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ مَاجَۃَ نِکَاحَ اَبِیْہَا اور روایت ہی خنساء بیٹی خذام کی سی یہہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اسحالمین کہ وہ شوہر دیدہ تہی یعنی اور اذن نہ چاہا اوس سے اور وہ تہی بالغہ پس مکروہ جانا اوس نے اوس عقد کو پہر آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس پہیر دیا نکاح اوسکا یعنی نکاح کرنا باپ کا نقل کی یہہ بخاری نے اور بیچ روایت ابن ماجہ کی یون ہی کہ رد کیا نکاح کیا ہوا باپ اوسکا **وعن عائشۃ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَہَا وَہِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَزُفَّتْ اِلَیْہِ وَہِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِیْنَ وَلُعَبُہَا مَعَہَا وَمَاتَ عَنْہَا وَہِیَ بِنْتُ ثَمَانِیْ عَشْرَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اونسی اسحالمین کہ وہ سات برس کی تہین اور بہیجی گئین وہ حضرت کے گہر مین اسحالمین کہ وہ نو برس کی تہین اور کہلونی کہیلنی کے ساتھہ اونکی تہے اور وفات ہوئی آنحضرت کی اور جدا ہوئی عائشہ سی اسحال مین کہ عائشہ تہین اٹھارہ برس کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سات برس کی تہین کہا نووی نی کہ اور اکثر روایتون مین آیا ہی کہ چہہ برس کی تہین تطبیق ان روایتون مین یون کی گئی ہی کہ حضرت عائشہ کچہہ اوپر چہہ برس کی تہین پس ان روایتون نے تو اختصار کیا چہہ پر اور کسر کو حذف کر دیا اور اس روایت مین کسر کو یعنی اوس سال کو بہی کہ لگی تہین دسمین یعنی ساتوین برس مین شمار کر لیا اور بسبب اس حدیث کے اجماع ہی مسلمانون کا اسپر کہ جائز ہی باپ اور دادا کو نکاح کر دینا باکرہ صغیرہ کا اور نہین اختیار ہی اوسکو بعد بالغ ہونیکی اوس نکاح کی فسخ کرنیکا مگر نزدیک بعضی عراقین کی اور سوائی باپ اور دادا کی اور اولیا کو نہین جائز ہی نکاح کر دینا اوسکا نزدیک شافعی اور مالک کی اور کہا ابو حنیفہ اور اوزاعی اور اور علما نے کہ جائز ہی اور اولیا کو بہی نکاح کر دینا اوسکا لیکن اوسکو اختیار ہی بعد بالغ ہونیکی اور ابو یوسف نے کہا کہ اس صورت مین بہی اوسکو اختیار نہین ہی اور مراد کہلونی گڑیا مین اور اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت نی دیکہا اونکو اور انکار نکیا اونپر یعنی برا نہ جانا اونکو پس اس سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا گڑیون کا اور مباح ہی لڑکیون کو کہیلنا گڑیون سی اور کہا ہی علما نی کہ سبب اسکا یہہ ہی کہ لڑکیان گڑیون کو کہیلنی سی سیکہتی ہین تربیت اولاد کی اور سینا پرونا اور درستی کرنی گہر کی اور احتمال یہہ بہی ہی کہ ہو یہہ قصہ ابتدا ہجرۃ مین پہلی حرام ہونی تصویر کے اور بعضون نی کہا کہ اون گڑیون کی صورتین نہ بنی ہوئی تہین جیسی تصویرون مین ہوتی ہین کہ جو حرام ہین بلکہ ہو تہین چیتہڑون وچیتہڑون کی بنائی تہین ۱۲ ع ح طیبی ۱۲ ع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عن ابی موسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی موسی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی

فرمایا

فرمایا کہ نہیں نکاح بغیر ولی کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی نہیں ہوتا نکاح بغیر اذن ولی کے ہمارے نزدیک یہہ نفی بالغہ اور غیر عاقلہ کے حق
میں ہے یعنی نکاح صغیرہ اور دیوانی کا نہیں ہوتا بغیر اذن ولی کے اور امام شافعی اور امام احمد نے ظاہر اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ نہیں ہوتا نکاح مگر ساتھ عقد کرنے
ولی کے اور نہیں ہوتا نکاح ساتھ عبارت عورتوں کے برابر ہے کہ عورت اصیلہ ہو یا وکیلہ اور کہا سیوطی نے کہ حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر نفی صحت کے اور ابوحنیفہ نے
اوپر نفی کمال کے ع وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة نكحت نفسها بغير اذن وليها فنكاحها باطل فنكاحها باطل فنكاحها باطل
فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولي من لا ولي له رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجة
والدارمي اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت کہ نکاح کرے اپنا بغیر اذن ولی اپنے کے پس نکاح اوسکا باطل ہے پس نکاح اوسکا باطل ہے
پس نکاح اوسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی ساتھ اوس عورت کے پس واسطے اوسکے ہے مہر بسبب اوس چیز کے کہ فائدہ اوٹھایا شرمگاہ اوسکی سے پھر اگر اختلاف
کریں ولی پس بادشاہ ولی ہے اوسکا کہ نہیں اوسکا کوئی ولی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف پس نکاح اوسکا باطل ہے تین بار
فرمایا تاکید اور مبالغہ کے لیے اور یہہ حدیث اور مانند اسکے معارض ہیں اس حدیث کے الايم احق بنفسها من وليها اسلیے حنفیہ اسمیں تاویل کرتے ہیں کہ مراد یہہ ہے کہ جو
عورت غیر کفو سے نکاح کرے بغیر اذن ولی کے یا لڑکی یا لونڈی یا مکاتبہ نکاح کریں بغیر اذن ولی کے تو نکاح اونکا باطل ہے اور اس حدیث کی اور دوسری کی حدیث کی صحت
میں کلام ہے اور حاصل آخر جملہ حدیث کا یہہ ہے کہ اولیائی جب منع کیا نکاح کرنے سے تو وہ کالعدم ہوئے پس ہوگا بادشاہ ولی اوسکا والا نہیں ہے ولایت بادشاہ
کو ولی کے ہوتے ع ث ح وعن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البغايا اللاتي ينكحن انفسهن بغير بينة والاصح انه موقوف
على ابن عباس رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی ہیں وہ عورتیں کہ نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر گواہوں کے
اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ حدیث موقوف ہے ابن عباس پر یعنی قول ابن عباس کا ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ نکاح بغیر گواہوں کے نہیں ہوتا
اور یہی مذہب ہے اماموں کا اور یہی منقول ہے صحابہ اور تابعین سے ع ح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اليتيمة تستأمر
في نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز عليها رواه الترمذي وابو داود والنسائي ورواه الدارمي عن ابي موسى
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کنواری بالغہ پوچھی جاوے بیچ نکاح اپنے کے پھر اگر چپ رہے پس وہ ہی ہے اذن اوسکا
اور اگر انکار کیا پس نہیں جبر اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے اور نقل کی دارمی نے ابی موسی سے وعن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر رواه الترمذي وابو داود والدارمي اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جو غلام کہ نکاح کرے بغیر اذن مالک اپنے کے پس وہ زانی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے ف یعنی نکاح مملوک کا بغیر اذن مالک کے صحیح نہیں پس اگر
صحبت کریگا اوس نکاح کے بعد حرام ہوگا اور وہ زناکار ہوگا اور یہی ہے مذہب امام شافعی اور امام احمد کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن آقا کے نہیں جائز اور نہیں ہوتا ہے عقد
صحیح ساتھ اجازت دینے کے بعد اسکے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نکاح ہو جاتا ہے لیکن نافذ نہیں صحیح ہوتا اوسکا موقوف ہے اذن آقا پر جب اذن دیگا تو نافذ
ہو جائیگا مانند نکاح فضولی کے ح ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال ان جارية بكرا اتت رسول الله
صلى الله عليه وسلم فذكرت ان اباها زوجها وهي كارهة فخيرها النبي صلى الله عليه وسلم رواه ابو داود روایت ہے ابن عباس سے
کہ کہا تحقیق ایک لڑکی کنواری یعنی ان دیکھی وہ بالغہ آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس ذکر کیا یہہ کہ باپ اوسکے نے نکاح کر دیا اوسکا اور وہ نہیں راضی
پس اختیار دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف اختیار دیا کہ چاہے نکاح رکھے چاہے فسخ کر ڈالے اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جبر کرنا پہنچتا
ولی کو بالغہ پر اگرچہ باکرہ ہو اور یہی ہے مذہب امام ابوحنیفہ رح کا ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزوج

الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَاِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِيْ تُزَوِّجُ نَفْسَهَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اسلیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا آپ نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
ف نہ نکاح کرے عورۃ الخ یہہ نہی تنزیہی ہی ہمارے نزدیک اسلیے کہ مستحب یہہ ہی کہ نکاح کرے عورت کا ولی اوسکا اور جسکا کوئی ولی نہین تو قاضی ولی اوسکا
ہی اور نہ نکاح کرے عورۃ کسیطرح اپنا ہمارے نزدیک مراد یہہ ہی کہ بغیر گواہون کی یا غیر کفو سے نکاح نکرے اور امام شافعی کی نزدیک مراد یہہ ہی کہ عورت اپنا
نکاح بغیر ولی کی نکرے اسلیے کہ زنا کرنیوالی وہ ہی کہ نکاح کرتی ہی اپنا یعنی بغیر گواہونکی ہمارے نزدیک اور بغیر ولی کی شافعی کے نزدیک یعنی عقد کرنیکی لائق
عورتکو اپنی عقد کرنیکی یا غیر کی عقد کرنیکی نہین ہی یعنی عبارت عورتونکی سے نکاح صحیح نہین ہوتا نزدیک امام شافعی کے ع مولانا وَعَنْ اَبِيْ
سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ وَاَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ
بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلَى اَبِيْهِ اور روایت ہی ابی سعید اور ابن عباس سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکے لڑکا پس چاہیے کہ اچھا رکہے نام اوسکا اور ادب نیک سکہاوے اوسکو یعنی تعلیم کرے آداب و احکام شریعت و معیشت کے
کہ دنیا اور آخرت مین مفید ہون پہر جب بالغ ہو پس چاہیے کہ نکاح کر دے اوسکا پس اگر بالغ ہو لڑکا یعنی اور وہ فقیر اور نہ نکاح کرے اوسکا یعنی باپ اور ہووے قادر
نکاح کر دینے پر پہر پہونچی لڑکا گناہ کو یعنی زنا کرے یا مقدمات زنا کے پس سوای اسکی نہین کہ گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکے کی ہی ف اسلیے کہ اسمین قصور کیا
اوسنے اور سبب ہوا گناہ کا اور یہہ محمول ہی زجر و تہدید پر واسطے مبالغہ اور تاکید کے اور فرزند کی حکم مین لونڈی و غلام بھی ہین ع وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّوْرٰةِ مَكْتُوْبٌ مَنْ بَلَغَتْ اِبْنَتُهُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَلَمْ
يُزَوِّجْهَا فَاَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب اور انس بن مالک سے کہ نقل کی
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا توریت مین لکہا ہوا ہی کہ جو شخص کہ پہونچی بیٹی اوسکی بارہ برس کو اور نہ نکاح کرے وہ اوسکا یعنی باوجود پانی کفو کی پہر پہونچی وہ بیٹی
گناہ کو یعنی زنا وغیرہ کو پس گناہ اوسکا اوپر باپ اوسکی کی ہی نقل کین یہہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین بَابُ اِعْلَانِ النِّكَاحِ وَ
الْخِطْبَةِ وَالشَّرْطِ باب ہی بیچ بیان آشکارا کرنے نکاح کی اور بیان خطبہ نکاح کے یا بیچ بیان منگنی کی اور بیچ بیان شرط نکاح کے ف
آشکارا کرنا نکاح کا مستحب ہی اور آیا ہی کہ آشکارا کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف بجانیکے ہو اور دف بجانے مین علما نے اختلاف کیا ہی بعضون نے
تو کہا ہی کہ وہ حرام ہی یا مکروہ مطلقاً اور بعضون کے نزدیک مباح ہی مطلقاً اور صحیح یہہ ہی کہ مباح ہی بعض اوقات مین جیسے عیدین اور وقت آنے
مسافر کے اور وقت نکاح کے اور سوا انکی حرام ہی اور خطبہ ساتہہ پیش خ کے اور زیر ر کی دونون طرح صحت کو پہونچا یا ہی علما نے زیر سے جو خطبہ
ہی اوسکی معنی ہین پیغام نکاح کا بہیجنا اور پیش سے بمعنی خطبہ کی کہ نکاح مین پڑہتے ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ یہان پیش سے ہی اور قاموس مین لکہا ہی کہ
خطبہ کہتے ہین کلام منثور مسجع کو کہ مشتمل ہو حمد اور ثنا اور درود اور وعظ و نصیحت کو اور خطبہ پڑہنا سنت ہی نکاح مین اور نزدیک امام شافعی کی ہر عقد
مین سنت ہی مانند بیع اور شرا اور سوای انکی کے اور مراد شرط سے وہ شرطین ہین کہ ذکر کیجاوین نکاح مین فاسد یا صحیح ع ق ۲ یہہ معنی خطبہ کی جو نقل کیے گئے
بموجب مذہب شافعی کے ہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک خطبہ نام مطلق ذکر کا ہی اگرچہ ایک تسبیح ہو یا تحمید ہو یا مانند انکی اور صاحبین کے نزدیک خطبہ ذکر طویل
کو کہتے ہین اور ادنی درجہ اوسکا بقدر تشہد کے ہی کذا فی الدر المختار اور نہین مضائقہ نہ ہی راگ کا اور بجانی دف کا نکاح مین اور شادی مین اور اسیطرح سے نہین مضائقہ
نہی گانے اور بجانے دف کا عیدین مین محققونکی نزدیک اور ذکر کیا شیخ الاسلام نے کہ یہہ سب مکروہ ہین ہمارے علما کی نزدیک یعنی حضرت امام اعظم رح اور امام ابو یوسف
اور امام محمد کے اور نہین جائز سننا نہی راگ کا بہی عورۃ اجنبیہ سے اور اگر مرد اور جس ساگ مین فخر کرے شراب کا یا عورتون یا امردونکی خط و خال وغیرہ کا یا ذکر ہو کما

کہ کفر کا وہ حرام ہی یعنی فرعی رنگ مین ہی اگر یہہ باتین ہون تو وہ حرام ہو جاتا ہی اور نکاح کی بدعتوں مین سی یہی ظاہر کرنا با جونکا اور مزامیر کا اور کپس کی چہرینکا اور ظاہر کرنا کپس کی پتلی والونکا یعنی تیلیون وغیرہ اور ڈہانکنا گہر کی دیوار ونکا ساتہہ کپڑونکی واسطے زینت کی اور سواری کرنی گہوڑون کی اوپر پہرنا شہر مین بغیر حاجت کے فرمایا اللہ تعالی نے نہو ویتم مانند ان لوگون کے کہ نکلی اپنی گہرون سی اتراتی ہوی اور واسطے دکہلانی لوگونکی اور نہین درست یہہ کہ ہو بیچ مجلس براتون کی گانیوالی اور گانا یعنی تحقیق یہہ بہت بیحیائی یا ہو ساتہہ دولہ کے ڈہول اور باجا اور ضایع کرنا مال کا ساتہہ جلانی باروت کی اور کاغذ کی یعنی آتشبازی اور یہہ کہ ہو بیچ اوسکی جلوہ روبرو مردون کے پس تحقیق یہہ سب حرام ہی اور اسیطرح سی ظاہر کرنی چیزون مردون کی نکاح کی مجلس مین اور بٹہانا دولہ کا مسند ریشمی پر اور باندہنا ڈورا یعنی کنگنا ہاتہہ مین دولہ کے یا قدم دولہ کے پہر دینا اوسکو ساحر کے تئین تا کہ سحر کرے واسطے محبت خاوند جورو کی اور پہنانا سونے چاندی کا پاستونوں مین اور بہت تعریف کرنی خاوند کی قرابتیون اور جورو کی قرابتیون کی اور باتین بیان کرنی کہ محض جہوٹی ہین فرمایا اللہ تعالی نے چاہتی ہین یہہ کہ تعریف کیے جاوین ساتہہ اوسچیز کے کہ نہین کی اور اسیطرحسے حرام ہی پہنانا دولہ کو حریر یا زعفرانی رنگ یا کسنبا یہہ شادی اور غیر شادی دونون مین حرام ہین اور اسیطرحسے حرام ہی قنا زیا پگڑی کا دولہ کے سر سے اور رکہہ دینا اوسکا دولہن کے سر پر اور اسیطرح سے پہرانا دولہ کا دولہن کے گرد سات بار اور چلی آنا عورتون اجنبیہ کا دولہ کے سامنے اور باتین کرنی اوس سے اور ہاتہہ لگانا اوسکی ناک کان کو اور دیگر بیحیائی کی باتون کا اور دہلوانا انگوٹہا مرد کا ساتہہ دودہ کے عورت سے اور کہلانا نمک اور پلانا دودہ کا دولہ کو اور رکہنا دولہن کے بدن پر اور کہنا دولہ کو کہ اوٹہالی اپنی مونہہ سے اور گہیر لینا دولہ اور دولہن کو عورتونکا وقت خلوت کے یہہ سب باتین بدعت کی نکاح مین حرام ہین اور ضروری بچنا انسی اسیطرح سے لکہا ہی بیچ بعضی رسالون تصنیف کیے ہوی قاضی ضیاء الدین سنامی کی رحمت کرے اونکو اللہ اور حضرت سید آدم بنوری نے اپنی کتاب مین کتاب علم الہدی سے نقل کیا ہی کہ نکاح مین کتنی چیزین کفر ہین اور کتنی چیزین ایسی ہین کہ خوف کفر ہی اونمین اور بعضی چیزین بدعت ہین ایسی جو کوئی دو قوم نکاح اور علاوہ زوجیت کا درمیان تین بیچ اوٹہا جاتا ہی اور وہ نکاح اہل اسلام کا سا نہین ہوتا اور جو فرزند کہ پیدا ہوتا ہی نسب اوسکا ثابت نہین ہوتا کیونکہ حرام کا ہوتا ہی ایک تو یہہ کہ ایک قوم مین رسم ہی کہ تہوڑی سی سرسون اور اسپند دانہ وغیرہ اور ہلدی اور انگوٹہی لوہی کی کپڑے مین باندہ کر دولہ دولہن کے ہاتہہ مین باندہ دیتی ہین اور اوسکو اہل ہند کنگنا کہتی ہین یہہ کفر صریح ہی کرنیوالا اور راضی ہونیوالا اس عمل کا کافر ہوتا ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ مٹی کی ٹہلیا پر پہول باندہتی ہین اور صندل اوسپر لگاتی ہین یہہ رسم گہڑولی کی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ جلوہ دیتی ہین دولہن کو کہ اوسمین طرح طرح کی فضیحتین اور رسوائیان ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کی سر پر پان اور پہن یا اور عورتین آنچل ڈالتی ہین اور دولہن کے سر پر دستار رکہتی ہین دونون ملعون ہوتی ہین اسلیے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی لعنت خدا کی اوس مرد پر کہ مشابہ ہو ساتہہ عورتون کے اور لعنت خدا کی ہی اوس عورت پر کہ مشابہ ہو ساتہہ مردون کے اور اور یہہ رسم ہی کہ انگوٹہا دولہن کا ساتہہ دودہ اور پانی کے دہوتی ہین اور دولہ کو پلاتی ہین یہہ بہی گبرون کی رسمون سی ہی اور خوف ہی اسمین کفر کا اور اور یہہ رسم ہی کہ ڈلیان بہر کر عورتین بدن پر رکہتی ہین اور مرد اوسکو اپنی مونہہ سی اوٹہاتا ہی جسکو یہان بنات چنا کہتی ہین ان افعال سی فاسق ہو جاتا ہی اور یہہ گبرونکی رسمون سے ہی اور مشابہت ساتہہ چارپایونکی ہوتی ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ وقت جلوہ کی ناڑا لاتی ہین اور مشاطہ دولہ کو تخت پر بٹہا کر اعضا اوسکی بلکہ شرمگاہ اوسکی ناپتی ہی اور عورتین دیکہتی ہین اور ہنستی ہین ان افعال سی لعنت کیے جاتی ہین اور اور یہہ رسم ہی کہ گال فقری بند دیتی ہین یہانتک کہ حقارت مسجد و محراب و شمع کی اون گالیون مین ہوتی ہی اور حقارت ان چیزونکی کفر ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ دولہ گرد دولہن کے سات بار پہرتا ہی یہہ رسوم کفار سے ہی اور خوف کفر کا ہی اسمین اور اور یہہ رسم ہی کہ شرمگاہ جورو کی شربت سے دہوتی ہین اور عورت اوسمین پیشاب بہی کر دیتی ہی اور مرد کو وہ پلاتی ہین اسمین بہی خوف کفر کا ہی اور یہہ رسم ہی کاجل آنکہ مین لگاتی ہین بالاتفاق کروہ ہی اور یہہ رسم ہی کہ گاتی ہین اور دف اور رباب پر تہمنا وغیرہ اور تالیان بجاتی ہین اور ناچ اور گانا کرتی ہین یہہ چیزین بہی سب بالاتفاق حرام ہین اور اگر کہین کہ یہہ ایک ساعت اور خوشی سے کی فرموتی ہین اور یہہ رسم ہی کہ دولہ کو بوٹی باندہتی ہین یہہ بہی بالاتفاق حرام ہی اور اور یہہ رسم ہی کہ کاغذ کے جہاڑ اور پہول اور اور چیزین بناتی ہین یہہ بہت برا ہے اسلیے کہ کاغذ کو قرطاس کہتی ہین اور قرطاس

ہاں امام عزیز جل ہی لیکن خاتونوالی او سکی وراضی ہونوالی اسکو دونوں کو چھپا خلاف ... کہ پھول اور زناخی کی بجائے الرسکا سرخ و
باندھتی ہیں یہہ بدعت ہی بعضوں نے لکھاہی کہ سہرا گیرونکی ترسوبین سہی ہی اور اوریہہ رسم ہی کہ دولہا کی ... باندھ ہیں اور یجاد اور بعضی لباس عورتوں کے
پہناتی ہیں یہہ بدعت سیئہ ہیں **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ
إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ربیع بیٹی معوذ بیٹے عفرا کی سے کہا
آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ اوس وقت جب داخل ہوئی یعنی ہمارے گھر میں اوس وقت کہ لائی گئی میں ہمارا خاوند کے گھر میں پہر بیٹھے میرے بچھونے پر مانند بیٹھنے تیرے کی بہ نسبت میرے یعنی جیسے تو
میرے بچھونے پر بیٹھا ہی اسطرح حضرت بیٹھے یہہ خطاب کیا اوسطرف کہ جس سے روایت کی حدیث اوسنے کہ وہ خالد بن ذکوان ہیں پس شروع کیا چھوکریوں نے کہ تھیں ہماری
قوم میں بجانا دف کا اور بیان کرنا خوبیوں اور شجاعت اونکا کہ مارے گئے تھے ہمارے باپوں میں سے دن بدر کے ناگہان کہا ایک نے اون چھوکریوں میں سے اور بیچ ہمارے نبی ہیں کہ جانتے ہیں
اوس چیز کو کہ ہونے والی ہی کل کے دن فرمایا حضرت نے کہ چھوڑ دے اسکو اور کہہ وہ چیز کہ کہتی تہی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عفرا نام ہی معوذ کی ماں کا اور معوذ شہداء بدر میں ہیں
اور کشندہ ابوجہل لعین کے اور مراد چھوکریوں سے بیٹیاں انصار کی ہیں کہ حد شہوۃ کو نہ پہنچی تھیں یا لونڈیاں اور کہا اکمل الدین نے کہ اسمیں دلیل ہی اوپر جائز ہونے دف کے وقت
نکاح اور زفاف کے اعلان کے لیے اور لاحق کیاہی نکاح کے ساتہہ بعضے علما نے ختنہ کرنے کو اور عیدین کو اور سفر سے آنیکو اور مجمع احباب کو خوشی کے لیے
یعنی اُن میں بھی جائز ہی مانند نکاح کے اور دف سے مراد دف بغیر جہانجھ کی ہی اور جہانجھ دار مکروہ ہی بالاتفاق اور کہہ وہ چیز کہ کہتی تہی یعنی ذکر شہدا بدر کا کہ کرتی تہیں
دے کرو او سکو منع حضرت نے اسلیے کیا کہ اونہی نسبت علم غیب کی حضرت کی طرف کی حضرت کو یہہ بات نا گوار معلوم ہوئی اسلیے کہ غیب کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور رسول کے مگر
ہاں جو کچہ اللہ تعالی چاہتاہی وہ معلوم کروا دیتاہی اپنے رسولوں کو غیب کی باتوں میں سے اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی پڑھنا شعر و نظم کا کہ ہو اوسمیں تحسین اور مدح شہدا
ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ زُفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ
يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا لائی گئی بعد بیاہ کے ایک عورت طرف ایک شخص کے کہ تہا انصار میں سے پس فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ہی ساتہہ تمہارے کہیل یعنی بجانا دف کا اور گانا کہ اوسمیں گناہ نہو پس تحقیق انصار خوش لگتا ہی اونکو گانا نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سے کہا نکاح کیا مجہسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مہینے شوال کے اور گہر میں لائے مجکو بیچ مہینے
شوال کے یعنی تین برس کے بعد پس کون عورتوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہت نصیبہ ور نزدیک حضرت کے مجہسے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جو جہلا شوال کے مہینے میں نکاح کرنیکو نحس جانتے ہیں یہہ عقیدہ باطل ہی بلکہ مستحب ہی اسمیں نکاح کرنا اور زفاف کرنا جیسے یہان کے جہلا کا عقیدہ
ہی ایسا ہی اہل جاہلیت کا تہا چنانچہ حضرت عائشہ نے اونہیں کا عقیدہ رد کرنیکے لیے کلام مذکور فرمایا تہا ع وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق ترین شرطوں کی کہ وفا کرو تم اونکو وہ شرط ہی کہ حلال کیں تمنے ساتہہ اوسکے شرمگاہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف**
مراد شرط سے مہر ہی یا تمام حقوق ہونگے یعنی مہر بیوی کے ادا کرو اور خرچ دو کہانے پینے کے لیے اور مکان دو رہنے کے لیے اور اچھی طرح گذران کرو اونسے اور شرط
اسلیے کہا کہ جو نکہ خاوند نے الزام کیا ہی ان چیزونکا اپنے اوپر گویا کہ شرط کی ہی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

پیغام بھیجے مرد نکاح کا اوپر پیغام اپنے بھائی مسلمان کے تاکہ نکاح کر دے وہ یا چھوڑ دے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ پیغام بھیجنا منع اس صورت مین ہے کہ
جب دونون راضی ہو گئے ہون اور مہر بھی مقرر ہو گیا ہو لیکن اگر دوسرا نکاح اوس عورت سے بغیر اذن اول کے کرلیگا تو صحیح ہوگا نکاح لیکن گنہگار ہوگا ۞ ع
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے عورۃ یعنی کسی شخص سے طلاق اپنی بہن اپنی کی یعنی دینی
بہن کے تاکہ خالی کرے پیالہ بہن اپنی کا یعنی سمیٹ لیوے حق اوسکا اپنے لیے اور تاکہ نکاح کرے اوسکے خاوند سے پس تحقیق واسطے اوسکے ہے جو مقدر کیا گیا نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مثلا ایک شخص ایک عورت نکاح مین رکھتا ہے اور ایک عورت سے نکاح کیا چاہتا ہے وہ عورت کہتی ہے کہ اپنی بیوی کو
طلاق دے یا دو عورتین ایک شخص کے نکاح مین ہین ایک چاہتی ہے کہ دوسری کو طلاق دیدے خاوند اس سے منع فرمایا اسلیے کہ اپنی اپنی تقدیر ساتھ ہے کیون
اسکی حارج ہوتی ہے اور تاکہ نکاح کرے یہہ ترجمہ باعتبار معنی اول کے ہے اور باعتبار معنی دوسرے کی یہہ ترجمہ ہوگا کہ تاکہ نکاح کرے سوکن اپنی خاوند سے
۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ اَنْ يُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهٗ عَلٰى اَنْ يُّزَوِّجَهُ الْاٰخَرُ
ابْنَتَهٗ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے شغار سے اور شغار یہہ ہے کہ نکاح کر دے آدمی اپنی بیٹی کا یعنی مثلا کسی شخص سے اس شرط پر کہ نکاح کر دے اس سے وہ دوسرا اپنی بیٹی کا اور نہو اون دونون مین
مہر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین نکاح شغار اسلام مین ف شغار اسکو کہتے ہین کہ کوئی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح کرے
کسیسے یا بہن شرط کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح اس سے کر دے اور نہ ہو دونون کا مہر بلکہ بدل کرنا آپس مین مہر ہو اسطرح کا نکاح ایام جاہلیت مین کیا کرتے تھے اسلام مین منع کیا
اس سے اور اسطرح کا نکاح امام اعظم کے نزدیک ہو جاتا ہے اور لازم آتا ہے مہر مثل دینا لیکن چاہیے نہین کرنا اور امام شافعی کے نزدیک یہہ نکاح ہوتا ہی نہین اور دلیلین طرفین کی فقہ
مین مذکور ہین ۞ ع وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ عورتون سے دن خیبر کے اور منع کیا کھانے گوشت گدھون سے کہ گھرون مین
رہتے ہین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف متعہ اسکو کہتے ہین کہ عورت سے نکاح کرے اسطرح کہ فائدہ اوٹھاؤ نکاح سے تمہیں اتنے دنون تک مثلا مہینا بھر تک عوض اتنے روپیون کے
پس یہہ ابتداے اسلام مین درست تھا بعد ازان حرام ہوا اور تحقیق یہہ ہے کہ حلال ہونا اور حرام ہونا متعہ کا دوبارہ واقع ہوا اور پہلے حلال تھا پیشتر خیبر سے پہر حرام ہوا دن خیبر کے
پہر مباح ہوا روز فتح مکہ کے بعد ازان حرام ہوا ابدالآباد کو اور منسوخ ہونا اوسکا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور ذکر کیا گیا ہے بیچ حدیث ابن عمر کے کہ متعہ کی اجازت ابتداے
اسلام مین تھی اوسکے لیے کہ مضطر ہو طرف اوسکی مانند مردار اور مانند اوسکے پہر اجماع ہوا صحابہ کا اوپر کہ جب کبھی نکاح متعہ کا حکم کیا جاوے سو وہ باطل ہے اور اوسکے بعد اجماع ہے
سب علماء کا اسکے حرام ہونے پر نہین خلاف کیا ہے اسمین کسی نے مگر ایک رافضیون نے اور ابن عباس سے جو مشہور ہے کہ وہ اسکی اباحت کے قائل تھے ثابت ہوا ہے رجوع کرنا
اونکا اس سے اور ہدایہ مین جو امام مالک سے جواز متعہ کا نقل کیا ہے ابن ہمام نے لکھا ہے کہ نسبت کرنی اسکی طرف مالک کے غلط ہے اور نووی نے شرح مسلم مین اس مسئلہ کو بہت
طویل لکھا ہے اور یہی گدھے جو گھرون مین رہتے ہین اونکے گوشت کھانے سے منع فرمایا وہ حرام ہے اور جنگل کے گدھے کا گوشت کھانا درست ہے جسکو گورخر کہتے ہین ۞ ع وَعَنْ
سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ
بن اکوع سے کہ کہا اجازت دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال جنگ اوطاس کے متعہ مین تین دن پہر منع کیا اوس سے نقل کی یہہ مسلم نے ف اوطاس نام
جنگل کا ہے متعلقات ہوازن سے کہ تقسیم کی اوسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت ہوازن کی اور یہہ بعد از فتح مکہ کے ہے متصل اوس سے یا بہ اعتبار اوس اتحاد کے
کو نسبت کیا طرف فتح مکہ کی جیسا کہ اوپر کی حدیث کے فائدہ مین ذکر کیا گیا ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری ۞ ع عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

قال علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد في الصلوة والتشهد في الحاجة قال التشهد في الصلوة التحيات لله والصلوات
والطيبات السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان
محمدا عبده ورسوله والتشهد في الحاجة ان الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل
له ومن يضلل فلا هادي له واشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله ويقرأ ثلث ايات يا ايها الذين امنوا اتقوا
الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون يا ايها الذين امنوا اتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله كان عليكم رقيبا
يا ايها الذين امنوا اتقوا الله وقولوا قولا سديدا يصلح لكم اعمالكم ويغفر لكم ذنوبكم ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظيما رواه احمد
والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجة والدارمي وفي جامع الترمذي فسر الايات الثلث سفيان الثوري وزاد ابن ماجة بعد قوله
ان الحمد لله نحمده وبعد قوله من شرور انفسنا ومن سيات اعمالنا والدارمي بعد قوله عظيما ثم يتكلم بحاجته وروى في شرح
السنة عن ابن مسعود في خطبة الحاجة من النكاح وغيره روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا سکھلائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تشہد یعنی نماز میں اور تشہد پڑہنی حاجت میں کہا عبد اللہ بن مسعود نے تشہد نماز میں یہہ ہی عبادتیں زبان کی واسطے اللہ کے ہیں اور عبادتیں بدنی اور عبادتیں مالی بہی
واسطے اللہ کے ہیں سلام ہی تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیکبخت بندوں اللہ کی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور
گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور رسول اللہ کا اور تشہد حاجت میں یہہ ہی کہ سب تعریف واسطے اللہ کے مدد چاہتے ہیں ہم اوس سے اور بخشش چاہتے ہیں
ہم اوس سے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے برائیوں نفسوں اپنے کی سے جسکو ہدایت کرے اللہ یعنی توفیق دے ہدایت کی پس نہیں کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو
یعنی شیطان اور نہ نفس اور نہ اور کوئی اور جسکو گمراہ کرے اللہ پس نہیں کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ محمد بندے اللہ کے ہیں اور رسول اوسکے اور پڑہتے حضرت یہہ تین آیتیں ایک آیت یہہ ہی اے لوگو جو ایمان لائے ڈرو اللہ سے حق ڈرنے
اوسکے کا اور نہ مرو مگر حال یہہ کہ تم مسلمان ہو اور دوسری آیت یہہ ہی اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ڈرو اللہ سے ایسا اللہ کہ مانگتے ہو تم آپسمیں بوسیلہ نام پاک اوسکے اور
یعنی کہتے ہو مانگتے ہیں ہم تجہسے یہہ چیز واسطے اللہ کے اور ڈرو توڑنے ناتے کے سے تحقیق اللہ ہی تمپر نگہبان اور تیسری آیت یہہ ہی اے لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور
کہو بات مضبوط درست کریگا واسطے تمہارے عمل تمہارے یعنی قبول کریگا نیکیاں تمہاری اور بخشیگا واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور جو کوئی فرمانبرداری کرے اللہ کی اور
رسول اوسکے کی پس تحقیق مطلب پایا ہے ہو مطلب پایا ہے بڑا نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد و نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور جامع ترمذی میں یہہ عبارۃ
ذکر کی گئی ہی کہ بیان کیا ان تینوں آیتوں کو سفیان ثوری نے اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے بعد کہنے ان الحمد للہ کی لفظ نحمدہ کا اور زیادہ کیا بعد کہنے من شرور
انفسنا کی من سیئات اعمالنا کو اور زیادہ کی دارمی نے بعد کہنے عظیما کی یہہ عبارت پہر کلام کرے ساتھ حاجت اپنی کی یعنی ذکر عقد کا کرے اور روایت کی
شرح السنۃ میں ابن مسعود سے بیچ خطبہ حاجت کی کہ نکاح ہی اور سوائے اوسکے یعنی بیان کرنے حاجت کی یہہ عبارۃ من النکاح وغیرہ زیادہ کی ہی ف تشہد
کے معنی ہیں ظاہر کرنا گواہی ایمان کا اور زین العرب نے کہا کہ مراد تشہد سے یہاں ایک عبارۃ ہی کہ اوسمیں تعریف ہی اللہ تعالی کی اور دونوں کلمہ شہادت
کی ہوں اور تشہد پڑہنی حاجت میں یعنی خطبہ پڑہنا نکاح وغیرہ میں اور نزدیک امام شافعی کے خطبہ سنت ہی تمام عقدوں میں اور دوسری آیۃ میں جو لفظ یا ایہا الذین
امنوا کا ہی مشکوۃ کے نسخوں میں ہی شاید ابن مسعود کے مصحف میں اسیطرح ہوگا والا اس مصحف مجید میں اتقوا اللہ الذی ہی بدون یا ایہا الذین امنوا کے
اور یہہ آیۃ ابتدا سورہ نساء میں ہی اور حصن حصین سے سمجہا جاتا ہی کہ ابو داود نے یہہ بہی زیادہ کیا ہی بعد لفظ ورسولہ کے ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا بین یدی
الساعۃ من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فلا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا اور جب نکاح باندہتے تہی اول یہہ خطبہ پڑہتے بعد اوسکے ایجاب

قبول

قبول کرے راوی جیسے کہ ابتداء کتاب النکاح میں ذکر کیا گیا ہے ۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ یعنی نکاح کہ نہ ہو اوسمیں تشہد یعنی حمد وثنا اللہ کی پس وہ مانند ہاتھ کٹے ہوئے کی ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے

ف یعنی جیسے ہاتھ کٹا ہوا بیفائدہ ہے کہ ہاتھ والیکو اوس سے کچھ فائدہ نہیں اسیطرح سے نکاح بغیر خطبہ کے بیفائدہ ہے کہ خالی ہے خیر وبرکت سے شیخ ملا علی قاری نے لفظ خطبہ کا ساتھ زیر خ کے ضبط کیا ہے اور معنی اوسکے لکھے ہیں تزوج یعنی نکاح کرنا اور مولانا اولاد اللہ شرفانی فرمایا کہ ہمنے اپنے استادوں سے ساتھ پیش خ کے سنا ہے اور ایسا ہی سمجھا جاتا ہے کلام حضرت شیخ رح کی سے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ فَهُوَ أَقْطَعُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کام صاحب شان و اعتبار کا کہ شروع کیا جاوے اوسمیں ساتھ حمد خدا کے پس وہ کام بے برکت ہے نقل کی ابن ماجہ نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کیا کرو تم اس نکاح کو اور کیا کرو اسکو مسجدوں میں اور بجایا کرو وقت نکاح کے دف نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے ف ظاہر کرو یعنی ساتھ گواہوں کے پس امر واسطے وجوب کے ہوگا یا ظاہر کرو ساتھ شہرت دینے کے پس امر استحباب کے لیے ہوگا اور مستحب ہے نکاح کرنا مسجد میں اور اسیطرح ہونا نکاح کا دن جمعہ کے اور نکاح کرنے سے مسجد میں اور دن جمعہ کے برکت حاصل ہوتی ہے ۶ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ وَالدُّفُّ فِي النِّكَاحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا فرق درمیان حلال و حرام کے آواز کرنی اور دف بجانا نکاح میں ہے ف مراد آواز کرنے سے گانا ہے یا ذکر کرنا اور مشہور کرنا نکاح کا لوگوں میں اور غرض اس حدیث سے یہہ نہیں کہ بغیر آواز اور دف کے نکاح ہوتا ہی نہیں اسلیے کہ نکاح دو گواہوں کے سامنے ہو جاتا ہے بلکہ مراد اس حدیث سے رغبت دلانی ہے طرف ظاہر کرنے نکاح کی اور مشہور کرنے اوسکے کے اور حد مشہور کرنے کی اس سے معلوم ہوئی کہ جس مکان میں نکاح ہو دوسرے مکان میں ظاہر ہو جاوے دائرہ بجانے اور آواز کرنے سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہہ حد نہیں ہے ظاہر کرنے کی کہ محلہ میں اور شہر میں معلوم ہو ساتھ بجانے نوبت اور باجوں کے کذا من الشروح ۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ عِنْدِي جَارِيَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ أَلَا تُغَنِّينَ فَإِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يُحِبُّونَ الْغِنَاءَ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھی نزدیک میرے ایک لڑکی انصار میں سے کہ نکاح کر دیا میں نے اوسکا یعنی کسی سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ کیا نہیں گاتیں تم کہ گاتی ہے تو اسلیے کہ تحقیق یہہ قوم انصار کی دوست رکھتی ہے گانیکو نقل کی یہہ ابن حبان نے بیچ کتاب صحیح اپنی کے ف لڑکی حضرت عائشہ کے پاس یا تو انکی قرابتیوں میں کی تھی جیسے آگے کی حدیث میں ہے یا یتیمہ تھی کہ پرورش کی تھی انہوں نے اور اصل کتاب مشکوۃ میں بعد لفظ رواہ کے سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اسواسطے کہ مولف کو نام کتاب کا نہیں معلوم ہوا اور اوسکے بعد والوں نے اوسکی جگہ پر حاشیہ پر یہہ عبارت لکھدی ہے ابن حبان فی صحیحہ ۶ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي قَالَتْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا نکاح کر دیا حضرت عائشہ نے ایک عورت کا اپنی قرابتیوں میں سے کہ تھی انصار میں سے پس آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا بھیجا لڑکی کو یعنی کیا بیاہی گئی اور جاوے کہا ہاں کہا گھر کے لوگوں نے کہ ہاں فرمایا کیا بھیجا تم نے ساتھ اوسکے ایسکو کہ گاوے کہا عائشہ نے کہ نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق انصار ایک قوم ہے کہ اونمیں میل ہے طرف

کہا تھی لیس کہا مشغلہ کے بیچھے تم ساتھ اوسکی اوس شخص کو کہ کہتا آئی ہم تمہارے پاس آئی ہم تمہارے پاس پس اللہ تعالیٰ باقی اور سلامت رکھی ہمکو اور باقی و سلامت رکھی تمکو
نقل کی یہہ ابن ماجہ نی **ف** اور بعد اسکی ہی ولولا الحنطۃ السمراء لم تسمن عذاراکم یعنی اگر نہوتی گیہوں سرخ نہ موٹی ہوتیں بیٹیاں کواری تمہاری بعضو
نی کہا کہ بعد اوسکے یہہ ہی ولولا الحبۃ السوداء ما کنا بواد کم یعنی اور اگر نہوتیں کھجوریں سیاہ نہ بستے ہم بیچ مکانوں تمہاری یعنی بہو کون کے مارے کہیں نکل جاتے
یہہ گیت ہی کہ عرب میں شادیوں میں گاتے ہیں **وعن سمرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأۃ زوجھا ولیان فھی للاول منھما ومن باع بیعا من رجلین فھو للاول منھما رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی** اور روایت ہی سمرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ جو عورت کہ نکاح کر دیں اوسکا دو ولی پس وہ عورت واسطے اول کے ہی اون دونوں میں سے اور جو کوئی بیچے بیچنا دو آدمیونکی ہاتھہ پس وہ چیز بیچی گئی واسطے پہلے کے
ہی اون دونوں میں سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **ف** نکاح کر دیں دو ولی یعنی دو شخصوں سے اسطرح کہ پہلی ایک نے ایک شخص سے کیا بعد اوسکے
دوسرے نے کسی اور سے کیا تو وہ عورت واسطے اول کے ہی یعنی جس سے کہ پہلے ولی نے نکاح کر دیا وہ اوسکی بیوی ہوگی اور یہہ حکم اوس صورت میں ہی کہ دو ولی ایک درجہ کی ہوں اور
اگر ایک بہ نسبت دوسرے کے نزدیک ہوں تو ولی اقرب یعنی جو قرابت قریبہ رکھتا ہی وہ مقدم ہوگا دور کے ناتے والے پر اور اگر دو ولی برابر کے درجہ کے نکاح باندہیں ہر ایک ان میں سے ایکہی وقت میں ایک
ولی ایک سے نکاح باندہے اور دوسرا ولی ایک دوسرے سے باندہے تو وہ نکاح باطل ہی بالاتفاق **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن ابن مسعود قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس معنا نساء فقلنا الا نختصی فنھانا عن ذلک ثم رخص لنا ان نستمتع فکان احدنا ینکح المرأۃ بالثوب الی اجل ثم قرأ عبد اللہ یایھا الذین امنوا لا تحرموا طیبت ما احل اللہ لکم متفق علیہ** روایت ہی ابن مسعود سے
کہ کہا تھی ہم جہاد کرتے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حالانکہ نہ تہیں ساتھہ ہمارے عورتیں یعنی بیبیاں اور لونڈیاں اور ہم خواہش اونکی رکہتے تہے پس کہا ہمنے کیا نہ
خوجا ہو دیں ہم یعنی تاکہ چھٹکارا پاویں شہوۃ نفس اور وسوسہ شیطان کے سے پس منع کیا ہمکو حضرت نے خوجا ہونے سے پھر رخصت دی ہمکو متعہ کرنے کی پس تہا ایک ہمارا کہ نکاح
کرتا تہا عورۃ سے بدلی کپڑے کے ایک مدت تک یعنی متعہ کرتا تہا پھر پڑہی عبد اللہ بن مسعود نے یہہ آیۃ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام جانو پاکیزہ چیزونکو اون چیزوں سے کہ حلال کی
ہیں اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے کہ رخصت متعہ کی معلوم ہوتی ہی تو یہہ رخصت ابتداء اسلام میں تہی پیچھے منسوخ ہوگئی
چنانچہ اگلی حدیثوں سے معلوم ہوتا ہی اور اس سے پہلی بہی حدیثیں گذریں کہ اوس سے منسوخ ہونا متعہ کا معلوم ہوا اور ابن مسعود نے کہ آیۃ مذکورہ پڑہی اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے
کہ وہ معتقد تہے مباح ہونے متعہ کے مانند ابن عباس کے لیکن ابن عباس کا پھرنا اس اعتقاد سے بسبب پہنچنے سعید بن جبیر کے ثابت ہوا ہی چنانچہ آگے آویگا بیان اوسکا اور ابن مسعود
بہی شاید کہ پہرے ہوں اس اعتقاد سے بعد اسکے یا اسی اعتقاد پر رہے ہوں بسبب نہ پہنچنے نص کے اونکو یعنی حکم صریح کا اونکو نہ پہنچا ہو **وعن ابن عباس قال انما کانت المتعۃ فی اول الاسلام کان الرجل یقدم البلدۃ لیس لہ بھا معرفۃ فیتزوج المرأۃ بقدر ما یری انہ یقیم فتحفظ لہ متاعہ وتصلح لہ شیئہ حتی اذا نزلت الایۃ الا علی ازواجھم او ما ملکت ایمانھم قال ابن عباس فکل فرج سواھما فھو حرام رواہ الترمذی**
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا نہ تہا متعہ مگر اول اسلام میں تہا مرد کہ آتا ایک شہر میں کہ نہوتی واسطے اوسکے اوس شہر میں شناسائی یعنی لوگوں سے کہ ٹہکانا دی اوسکو کوئی پس
نکاح کرتا ایک عورت سے بمقدار اوس مدت کی کہ جانتا کہ ٹہیریگا اس شہر میں پس نگہبانی کرتی وہ عورۃ واسطے اوسکے اسباب اوسکی کی اور پکاتی واسطے اوسکی کہانا اوسکا یہاں تک
کہ اوتری یہہ آیۃ مگر اوپر بیبیوں اپنی کی یا اوپر لونڈیوں اپنی کی کہا ابن عباس نے پس ہر شرمگاہ سوا ان دونوں کے یعنی بی بی اور لونڈی کی شرمگاہ کی سوا ایسی وہ حرام ہی نقل کی یہہ ترمذی
نے **ف** حاصل آیۃ کا یہہ ہی کہ جو نگاہ رکہتے ہیں اپنی شرمگاہوں کو سوا اپنی بیبیوں اور اپنی لونڈیوں کے سو وہ ملامت نہیں کیے گئے ہیں اور جو کوئی سوا اسکی ڈہونڈہی وہ تجاوز کرنیوالا
ہی یعنی حلال سے حرام طرف اور کہا طیبی نے کہ مراد ابن عباس کی یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے وصف کیا اونکا ساتہہ اسکی کہ وہ محافظت کرتے ہیں شرمگاہوں اپنی کی سبب زوجیت کے
شرمگاہوں سے مگر اپنی بیبیوں سے اور لونڈیوں سے نہیں محافظت کرتے یعنی اونسے صحبت کرتے ہیں اور متعہ کی عورۃ بیوی نہیں ہوتی ہی واسطے نہونے توارث کی یعنی میراث کی

آپسمیں جاتا اگر بیوی ہوتی تو توارث جاری ہوتا اور نہ وہ مملوکہ ہی بلکہ وہ اجرت کو دینے والی ہی نفس اپنے کی تہیں چند روز کو پس نہیں داخل ہی وہ بیچ حکم کے اور کہا امام
فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر میں کہ متعہ کی عورت نہیں ہی بیوی اوسکی پس واجب ہی یہہ کہ نہ حلال ہووے اور تعجب ہی شیعہ سے کہ عمل کرتے ہیں قول ابن عباس کے پر اور
ترک کرتے ہیں حضرت علی رض کے مذہب کو کہ صحیح مسلم میں ہی کہ حضرت علی نے سنا ابن عباس کو کہ متعہ کو جائز کہتے ہیں پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہ اسطرح اے ابن عباس
اسلیے کہ مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ منع کیا متعہ سے دن خیبر کے اور پالی ہوئی گدہوں کے گوشت سے ع وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قَرَظَةَ
بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَيْ صَاحِبَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلَ بَدْرٍ يُفْعَلُ
هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَا اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ فَاذْهَبْ فَإِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ت اور روایت
ہی عامر بن سعد سے کہا داخل ہوا میں اوپر قرظہ بن کعب کے اور ابو مسعود انصاری کی بیچ ایک شادی کی پس ناگہاں کتنی ایک چھوکریاں گاتی تہیں پس کہا مینے اے دو صحابیو پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور اہل بدر کیا کیا جاتا ہی یہہ نزدیک تمہارے یعنی گانا چھوکریوں کا پس کہا دونوں صحابیوں نے بیٹھ تو اگر چاہے تو پس سن ساتھ ہمارے اور اگر چاہے تو پس
چلا جا پس تحقیق رخصت دی گئی ہی واسطے ہمارے بیچ گانیکے وقت شادی کی نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے معلوم ہوتا ہی کہ اوس زمانہ میں بہی مشہور حرمت
اور کراہت راگ کی تہی اور تخصیص عید یا نکاح اور مانند اونکی کی بعضوں کو معلوم تہی اور بعضوں کو نہیں معلوم تہی واللہ اعلم ع

باب المحرمات

باب ہی بیچ بیان اون عورتوں کی کہ حرام ہیں مرد پر ف جو عورتیں کہ حرام ہیں مرد پر تفصیل اونکی فتاوی عالمگیریہ میں خوب لکہی ہی ترجمہ اوسکا لکہا جاتا ہی
کہ اونکی نو قسمیں ہیں اول تو وہ ہیں کہ جو حرام ہیں بسبب نسب کے وہ مائیں ہیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پہپیاں اور خالائیں اور بہتیجیاں اور بہانجیاں پس انسے
نکاح بہی حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور وہ چیزیں کہ باعث صحبت ہیں یعنی مساس وغیرہ ہمیشہ کو اور ماؤں سے مراد اوسکی ماں ہی اور دادی اور نانی اگرچہ اوپر کے
درجہ کی ہوں اور بیٹیوں سے مراد بیٹی اوسکی اور پوتی اور نواسی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور بہنیں تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجیاں
اور بہانجیاں اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہوں اور پہپیاں بہی تین طرح کی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح اسکی باپ کی پہپیاں اور دادوں کی پہپیاں اور اسکی ماں کی پہپیاں
اور دادیوں کی اور نانیوں کی پہپیاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور یہہ کہ پہپی کی پہپی اسکو دیکہیں اگر پہپی قریب کی سگی یا سوتیلی ہی اوسکی وہ پہپی ہی تو حرام
ہی اور اگر قریب کی اخیافی ہی تو اسکی بہی نہیں حرام اور خالائیں بہی کئی ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور باپوں کی خالائیں اور ماؤں کی خالائیں اور خالا کی خالا کو
دیکہیں گے اگر قریب کی خالا اسکی سگی یا اخیافی ہی اوسکی وہ خالا ہی تو حرام ہی اور اگر قریب کی خالا سوتیلی ہی تو اوسکی خالا نہیں حرام اور دوسری قسم وہ ہیں کہ حرام ہیں
بسبب صہریت کے یعنی سسرال کی علاقہ سے اونکی چار فرقے ہیں اول ساسیں اور دادیا ساسیں اور نانیا ساسیں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور دوسری بیٹیاں بیویوں کی
اور بیٹیاں بیوی کی اولاد کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں بشرطیکہ صحبت کی ہو بیویوں سے برابر ہی کہ وہ بیٹی اسکی پرورش میں پاتی ہو اور ہمارے علمائے تین قائم کیا ہی خلوت کو
مقام صحبت کی بیچ حرام ہونے بیٹیوں کی اور تیسری بہو اور پوتے کی بہو اور نواسے کی بہو اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہو صحبت کی ہو اونسے بیٹے وغیرہ نے یا نہ کی ہو اور نہیں حرام
ہوتی ہی بیوی لے پالک کی اور چوتہی بیویاں باپ اور دادا اور نانا کی اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں پس یہہ حرام ہیں ہمیشہ کو نکاح بہی انسے حرام ہی اور صحبت کرنی بہی اور
ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرت کی یعنی سسرال کی بسبب نکاح صحیح کے نہ فاسد کے پس اگر نکاح کیا فاسد ایک عورت سے تو نہیں حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی مگر عقد سے
بلکہ بسبب وطی کی حرام ہوتی ہی اور ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرت کی بسبب صحبت کرنیکے حلال ہو صحبت یا شبہہ سے ہو یا زنا کی ہو پس جسنے زنا کیا ساتھ ایک عورت کے
حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اگرچہ اوپر کے درجہ کی ہو اور حرام ہوتی بیٹی اوسکی اگرچہ نیچے کے درجہ کی ہو اور اسیطرح حرام ہوتی ہی وہ عورت کہ جس سے زنا کیا زنا کرنے والے کے
باپ دادوں پر اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور اسکے بیٹوں پر اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور اگر صحبت کی ایک عورت سے پس آگا پیچہا اوسکا ایک ہو گیا تو نہیں حرام
ہوتی اوسپر ماں اوسکی اس سے لیکہ یقین نہیں ہی صحبت فرج میں ہونی مگر جبکہ حمل رہ جاوے اوسکو اور معلوم ہو کہ اوسیکا ہی اور جیسے کہ ثابت ہوتی ہی یہہ حرمت

وطی کو ثابت ہوتی ہی سبب چھونے اور بوسہ لینے اور نظر کرنیکے طرف فرج کے ساتھ شہوۃ کی برابر ہی کہ چھونا وغیرہ ساتھ نکاح کے یا ملک کے یا فجور کے نزدیک ہمارے
اور کہا علما ہمارے نے کہ شبہ اور غیر شبہ اسمین برابر ہی اور مباشرۃ شہوۃ سے بمنزلہ بوسہ لینے کی ہی اور اسیطرح گلے لگانا اور اسیطرح اگر کاٹا اوسکو ساتھ شہوۃ کے اور اگر دیکھا ایک عورۃ
نے طرف ستر مرد کی یا چھوا مرد کو ساتھ شہوۃ کے یا بوسہ لیا اوسکا ساتھ شہوۃ کے متعلق ہوگی ساتھ اوسکے حرمت مصاہرۃ کی ورنہیں ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی ساتھ
نظر کرنیکے طرف تمام اعضا کے مگر ساتھ شہوۃ کے اور وہ ساتھ چھونے تمام اعضا کے مگر شہوۃ سے بلا خلاف اور معتبر نظر کرنی طرف فرج داخل کے ہی لکہا ہی جلالی کے اگر دیکھا
مرد نے طرف فرج عورت کی اسحالمین کہ وہ کہڑی ہی تو نہیں ثابت ہوتی حرمت مصاہرۃ کی اسلیے کہ طرف فرج داخل کے نظر نہیں پڑتی بلکہ پڑتی ہی نظر طرف فرج داخل کے جبکہ
بیٹھی ہو تکیہ لگائی ہوئی اور اگر دیکھی طرف فرج عورت کی ساتھ شہوت کے باریک پردہ کی پیچہے سے یا شیشے کے پیچہے سے کہ معلوم ہوتی ہوا وسمین سی فرج اوسکی تو ثابت ہوتی ہی حرمت
مصاہرۃ کی اور اگر دیکھا آئینہ مین پس دیکہی فرج عورۃ کی اور نظر کی شہوۃ سے تو نہیں حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی اور بیٹی اوسکی اسلیے کہ نہیں دیکہی اوسنے فرج اوسکی بلکہ دیکھا
عکس اوسکی فرج کا اور اگر ہو عورۃ کنارہ حوض پر یا نہر اور دیکہے مرد پانی مین پس دیکہی شہوۃ سے فرج عورت کی نہیں ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر ہو عورت پانی مین پس دیکھی
مرد فرج عورۃ کی اور نظر کری شہوۃ سے تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر ثابت ہونی حرمت کی ساتھ چھونیکے نہیں ہی فرق اسمین کہ چھوئے قصدا یا بہول کر یا از راہ جبر
کے یا از راہ خطا کے یا سوتے مین پس اگر جگانے لگی اپنی بیوی کو جماع کرنیکے لیے پہر پہنچ جاوے ہاتھ اوسکا طرف بیٹی اپنی کی کہ اوس سے ہو پس چٹکی لی اوسکی ساتھ شہوۃ کے
گمان اوسکی کہ یہہ زن اوسکی ہی اور وہ ہو مشتہاۃ تو حرام ہوتی ہی اوسپر ماں اوسکی ہمیشہ کو اور چھوئی بال عورۃ کی ساتھ شہوۃ کے وہ بال کہ متصل ہین ساتھ سر کے تو
ثابت ہوتی ہی حرمت اور اگر لٹکے ہوئے بالونکو چھوئے تو نہیں ثابت ہوتی حرمت اور ناطفی نے مطلق چھونیکو باعث حرمت لکہا ہی بغیر اس تفصیل کے اور اگر
چھوئے ناخن عورت کے ساتھ شہوۃ کے تو ثابت ہوتی ہی حرمت پہر چھونا جو واجب کرتا ہی حرمت مصاہرۃ کو وہ چھونا ہی کہ نہو درمیان مرد و عورۃ کے کپڑا اور
جبکہ کپڑا درمیان دونوں کے ہو تو اگر کپڑا ایسا سخت ہو کہ نہ پاوے چھونیوالا حرارت چھوئی گئی کی تو نہیں ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ کہڑا ہو جاوے
ستر مرد کا بسبب اوسکے اور اگر کپڑا باریک ہو اسطرح کا کہ پہنچے حرارت چھوئی گئی کی چھونیوالیکے ہاتھ کو تو ثابت ہوتی ہی اور اسیطرح ثابت ہوتی ہی حرمت اگر چھوئے
موزہ کی نیچے کی جانب مگر جبکہ چمڑا اوسکا ایسا ہو کہ نہ پاوے گرمی قدم کی تو اوسکے چھونیسے حرمت نہیں ثابت ہوتی اگر بوسہ لیوے مرد عورۃ کا اسحال مین کہ درمیان
دونوں کی کپڑا ہو پس اگر پاوے ٹہنڈک دانتوں کی یا ہونٹوں کی تو وہ بوسہ لینا اور چھونا ہوا اور مراد وست کرنی چھونی پر نہین ہی شرط واسطے ثابت ہونی حرمت
کی یہانتک کہ کہا گیا ہی اگر پہیلاوے کوئی ہاتھ اپنا طرف بیوی کی ساتھ شہوۃ کی اور پڑ جاوے ہاتھ اوسکا اوسکی بیٹی کی ناک پر پس زیادہ ہو شہوۃ اوسکی تو حرام ہوتی ہی
بیوی اوسکی اگرچہ اوٹہا لیوے ہاتھ اوسیوقت اور شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ مشتہاۃ اور فتوی اسپر ہی کہ عورۃ نو برس کی مشتہاۃ ہی کم اس سے پس اگر جماع کرے صغیرہ غیر
مشتہاۃ سے تو نہیں ثابت ہوتی حرمت اور اگر بوڑہی ہو جاوے عورۃ یہانتک کہ حد مشتہاۃ سے نکل جاوے تو باعث حرمت ہوتی ہی اسلیے کہ وہ داخل ہو چکی ہی تحت
حرمت کے پس نہیں نکلتی بسبب بڑہاپے کے اور صغیرہ ایسی ہی نہین اور اسیطرح شرط کی گئی ہی شہوۃ ذکر مین یہانتک کہ اگر جماع کرے چار برس کا لڑکا مثلا اپنی باپ کی بیوی
تو نہیں ثابت ہوتی بسبب اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور جماع کرنا ایسی لڑکیکا کہ جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی بمنزلہ جماع کرنی بالغ کی ہی اس باب مین لکہا ہی جلالی کے لڑکا کہ
جماع کرسکتا ہی مانند اوسکی وہ ہی کہ جماع کرسکے اور خواہش کرے عورۃ کی اور حیا کرے عورت مثل اوسکی سے اور شہوۃ معتبر ہی وقت چھونے اور نظر کرنیکے اور یہانتک کہ اگر پائی
جاوین یہہ دونوں چیزین بغیر شہوۃ کے اور پہر شہوت ہو بعد چھوڑ دینے کے تو نہیں متعلق ہوتی بسبب اوسکی حرمت اور حد شہوۃ کی مرد مین یہہ ہی کہ کہڑا ہو ستر اوسکا یا زیادہ کہڑا
ہو یعنی تیزی ہو اگر پہلے سے کہڑا تہا اور ہو الصحیح وعلیہ الفتوی اور جسکا کہڑا ہوا ستر پس طلب کیا بیوی اپنی کو اور داخل کیا ستر کو درمیان دونوں رانوں بیٹی اپنی کی پس نہین
حرام ہوتی اوسپر ماں اوسکی جبتک کہ نہ زیادہ کہڑا ہو اور یہہ حد شہوۃ کی جبہی کہ ہو وہ جوان قادر جماع پر اور اگر ہو بڈہا یا نامرد تو اوسکی حد شہوۃ کی یہہ ہی کہ حرکت
کرے دل اوسکا ساتھ خواہش کے یا ہوگی اگر نہو حرکت کرنیوالا پہلے اسکی اور اگر تہا حرکت کرنیوالا پہلے اسکی تو زیادہ ہو خواہش اور حد عورتوں کی شہوۃ اور ستر کے

ہوون کی شہوۃ کی یہہ ہی کہ خواہش ہیجکی دلمین اور لذت حاصل ہو ساتہہ چہونے وغیرہ کے اگر تہی خواہش وغیرہ پہلی سی اور اگر تہی پہلی سی تو زیادہ ہوا ور نہو نا شہوۃ کا ایک کو دونون مین سی کفایت کرتا ہی بہرحال مین اور چہونی وغیرہ سی جو حرمت ثابت ہوتی ہی شرط اوسمین یہہ ہی کہ منزل نہو یہانتک کہ اگر منزل ہوا وقت چہونے کے یا دیکہنی کے تو نہین ثابت ہوگی حرمت ساتہہ اوسکے حرمت مصاہرۃ کی وعلیہ الفتوی اسلیے کہ ظاہر ہوا ساتہہ منزل ہونیکے کہ یہہ چہونا باعث نہین ہوا ہی جماع کا اور اگر دیکہی مقعد عورۃ کی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت مصاہرۃ کی اور اسیطرح اگر بدفعلی کرے ساتہہ عورۃ کی پیچہی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اسکی حرمت وہو الاصح وعلیہ الفتوی اور اگر جماع کری مردہ سی نہین ثابت ہوتی ساتہہ اوسکی حرمت اور اگر اقرار کیا ساتہہ حرمت مصاہرۃ کی اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کرا دی جاویگی درمیان میان بیوی کی اور اسیطرح اگر نسبت کری اوسکو طرف ماقبل نکاح کی یعنی اگر کہی اپنی بیوی سی کہ جماع کیا تہا مینی تیری ماں سی پہلی نکاح تیرے کی تو اعتبار کیا جاویگا اوسکا اور تفریق کروا دیجاویگی دونو مین ولیکن نہین تصدیق کیا جاویگا حق مہر مین یہانتک کے واجب ہوگا مہر معین اور مدت عدت کری اس اقرار پر نہین ہی شرط یہانتک کہ اگر رجوع کری اس سی اور کہی جہوٹ کہا تہا مینی تو قاضی نہ سچ جانیگا اسکو ولیکن اگر جہوٹا ہوگا اپنی اقرار مین تو عند اللہ نہین حرام ہوئیگی بیوی اوسکی اوسپر اور اگر کہی آدمی ایک عورۃ کو کہ یہہ ماں میری ہی دودہ پلانی پہر ارادہ کری نکاح کرنیکا اوس سے بعد اسکی اور کہی کہ خطا کی مینی اسمین تو اوسکو جائز ہی نکاح کرنا اوس سی استحسانا اور اگر بوسہ لیا ایک عورۃ کا پہر کہا کہ نہین تہا بشہوۃ یا چہوا اوسکو یا نظر کی طرف فرج اوسکی کی اور پہر کہا کہ نہین تہا بہ شہوۃ تو بوسہ لینی مین فتوی دیا جاوے ساتہہ ثابت ہونی حرمت کے جبتک کہ ظاہر ہو کہ اوسنی بوسہ لیا بغیر شہوۃ کے اور چہونے اور نظر کرنی میں طرف فرج کی نہین فتوی دیا جاوے ساتہہ حرمت کے مگر کہ ظاہر ہو یہہ کہ اوسنی کی ہین یہہ چیزین ساتہہ شہوۃ کے اسلیے کہ اصل بوسہ لینی مین شہوۃ ہی بخلاف چہونی اور نظر کرنیکے اور یہہ جب ہی کہ چہوا ہو غیر فرج کو اور اگر فرج کو چہوا تہا تو سچ جانا جاوے کہنا اوسکا اور اگر پکڑی جاتی عورت کی اور کہا کہ تہا یہہ شہوت سے تو نہ سچ جانا جاوے اور اسیطرح اگر سوار ہوا ساتہہ عورۃ کی جانور پر تو نہ سچ جانا جاوے بخلاف اسکی کہ چڑہا عورت کی پیٹہہ پر اور گذرا ساتہہ اوسکی پانی سی یعنی اوس صورۃ مین سچ جانیں اوسکی کہنی کو اور قبول کیجاوے گواہی اوپر اقرار کرنیکی ساتہہ چہونے کے اور بوسہ لینی کے ساتہہ شہوۃ کے اور قبول کیجاوے گواہی اوپر نفس چہونی اور بوسہ لینی کے ساتہہ شہوۃ کے اسلیے کہ شہوۃ ایسی چیز ہی کہ معلوم ہو جاتی ہی فی الجملہ یا تو ساتہہ حرکت کرنے عضو کی اوس شخص کی کہ حرکت کرتا ہی عضو اوسکا یا ساتہہ اور علامتون کی اوس شخص کی کہ نہین حرکت کرتا عضو اوسکا اور کہا قاضی علی سعدی نی کہ ایک شخص والی نی بدن لگایا اپنا ساتہہ بدن بیٹی اپنی کی اور بوسہ لیا اوسکا اور قصد جماع کا کیا پس کہا اوسکی بیٹی نی کہ مین بیٹی تیری ہون پہر چہوڑ دیا اوسنی اوسکو تو حرام ہو جاتی ہی ماں اوسکی اور کہا گیا ایک شخص سی کہ کیا کیا تو نی اپنی ساس سی کہا اوسنی کہ جماع کیا مینی اوس سے ثابت ہوتی ہی حرمت مصاہرۃ کی اگرچہ دونون نی انکار کیا مینی کی کہا تہا مین بعد اسکی اگر وہ کہیگا کہ مینی جہوٹ کہا تہا تو نہین سچ جانا جاویگا کہنا اوسکا اور ایک شخص کے ملک مین لونڈی تہی پس کہا اوسنی کہ صحبت کی مینی اس سی تو نہین حلال ہو اوسکی بیٹی کو اور اگر کسی اور کی لونڈی تہی اور اوسنی کہا کہ مینی صحبت کی اس سی تو جائز ہی اوسکی بیٹی کو کہ جہٹلاوی اوسکو اور صحبت کرے اوس سے اور اگر حرام کیا جاے لونڈی میراث باپ اپنی کی تو جائز ہی اوسکو صحبت کرنی اوس سی یہانتک کہ جانی یہہ کہ باپ نی صحبت کی اوس سی ایک شخص نی نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ وہ باکرہ ہی پہر جب ارادہ کیا صحبت کرنیکا اوس سی پایا اوسکو غیر باکرہ پس کہا اوس سی کہ کسنی توڑا بکر تیرا کہا اوسنی کہ تیرے باپ نی اگر تصدیق کیا اوسکو خاوند نی جدی ہوئی وہ اوس سے اور نہین ہی مہر واسطی اوسکی اور اگر جہٹلایا اوسکو پس وہ بیوی اوسکی ہی اگر دعوی کیا ایک عورت نی یہہ کہ چہوا خاوند کی بیٹی کا تہا شہوۃ سے تو نہ سچ جانا جاوی کہنا اوسکا اور اعتبار ہوگا خاوند کی بیٹی کے قول کا ایک شخص نی بوسہ لیا اپنی باپ کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کے یا بوسہ لیا باپ نی اپنی بیٹی کی بیوی کا ساتہہ شہوۃ کے اور بیوی جبر کی گئی ہی اور انکار کیا خاوند نی ہونے اوسکی کا ساتہہ شہوت کی تو قول خاوند کا معتبر ہوگا اور اگر تصدیق کریگا خاوند اوسکی تو واقع ہوگی فرقت اور واجب ہوگا مہر خاوند پر اور پہر خاوند مہر اوس سے کہ کی یہہ حرکت اگر قصد کیا تہا اس فعل کے کرنیوالی نی فساد کا اور اگر نہین قصد کیا فساد کا تو نہ لے اور صحبت کرنی مین مہر لے اگرچہ قصد کیا تہا ساتہہ صحبت کرنیکی فساد کا اسلیے کہ اس صورت مین واجب ہوئی حد اور حد اور مال نہین جمع ہوتے نکاح کیا

ایک شخص نے کسیکی لونڈی سے پہر لونڈی نے بوسہ لیا اپنے خاوند کے بیٹے کا پہلے دخول کے ساتھ اسکے پس دعوی کیا خاوند نے کہ اسنے بوسہ لیا شہوة سے اور جھٹلایا اوسکو لونڈی نے کہ اگر نہ جھٹلاوے تو وہ جدی ہو جاوے گی اپنی خاوند سے سبب اسکے کہنے خاوند کے کہ اسنے بوسہ لیا شہوة سے اور لازم ہوگا خاوند پر آدہا مہر سبب جھٹلانے کے اوسکا اور نہیں قبول کیا جاوے گا قول لونڈی کا اسمین اگر کہا اوسنے کہ بوسہ لیا میں نے اوسکا ساتھ شہوة کے اور اگر پکڑا ایک عورة نے ستر داماد کا لڑائی میں اور کہا کہ تہا یہہ بغیر شہوة کے تو سچ جانا جاوے گا کہنا اوسکا اور نکاح نہیں جاتا رہتا بسبب حرمت مصاہرة کے اور دودہ پلانی کے بلکہ فاسد ہو جاتا ہے یہانتک کہ اگر صحبت کی اوس سے خاوند نے پہلے تفریق کے ازراہ اشتباہ کی یا بغیر اشتباہ کی تو نہیں واجب ہوتی اوسپر حد اور اگر بدکاری کی ایک عورة سے یا چہوا اوسکو بغیر ذکر پہر توبہ کی تو ہوگا محرم اوسکی بیٹی کو لیے اسلیے کہ حرام ہوا اوسپر نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے ہمیشہ کو اور یہہ دلیل ہے اسپر کہ محرمیت ثابت ہوتی ہے ساتھ جماع حرام کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے حرمت مصاہرة کی نہیں مضائقہ اسکا کہ نکاح کرے مرد ایک عورة سے اور نکاح کرے اوسکا بیٹا اوسی عورت کی بیٹی سے یا اوسکی ماں سے اگر لپٹا اپنی بہو کو کپڑوں میں اور جماع کیا عورة سے اگر تہا کپڑا ایسا کہ نہیں منع کرتا تہا پہنچنے حرارة کو طرف ستر اوسکے کے تو حلال ہوگی عورة خاوند اول پر اور اگر کپڑا ایسا تہا کہ سبب اوسکے حرارة نہیں پہنچتی تہی تو نہیں حلال ہوگی اور تیسری قسم وہ ہے کہ حرام ہیں بسبب دودہ پینے کے جو عورتیں کہ حرام ہوتی ہیں بسبب قرابة اور صہریة کے حرام ہوتی ہیں بسبب علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا آگے آتا ہے اور تہوڑا دودہ پینا اور بہت پینا جب ہو عمر شیر خوارگی میں تو متعلق ہوتی ہے ساتھ اوسکی حرمت اور تہوڑی کی حد یہہ ہے کہ معلوم ہو پیٹ میں پہنچ جانا اوسکا اور عمر شیر خوارگی کی امام ابوحنیفہ کے نزدیک تیس مہینے ہیں اور صاحبین کے نزدیک دو برس اگر دودہ پینا موقوف کیا لڑکے نے عمر شیر خوارگی کے اندر پہر پیا بعد اوسکی عمر شیر خوارگی ہی میں تو وہ بہی دودہ پینا ہوا اسلیے کہ پایا گیا دودہ پلانا اوسکی مدت میں اور جب تمام ہو چکی عمر شیر خوارگی کی تو نہیں متعلق ہوتی حرمت ساتہہ دودہ پینے کے اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ مدت شیر خوارگی کی بیچ مستحق ہونے اجرة دودہ پلانیکی اندازہ کی گئی ہے ساتہہ دو برس کے یہانتک کہ اگر مانگی مطلقہ لڑکی کی باپ سے بعد دو برس کے اجرة دودہ پلانیکی اور باپ انکار کرے اوسکی دینے کا تو جبر کرنا نہیں آتا اوسپر اور دو برس میں جبر کیا جاویگا اور یہہ حرمت جیسیکہ ثابت ہوتی ہے ماں رضاعی یعنی دودہ پلانیوالیکی جانب میں ویسیہی ثابت ہوتی ہے باپ رضاعی کی جانب میں اور باپ رضاعی وہ ہے کہ دودہ اوترا بسبب صحبت کرنے اوسکیکے یعنی خاوند دودہ پلانی والی کا حرام ہیں رضیع پر ماں باپ رضاعی اوسکی اور اصول اونکی اور فروع اونکی خواہ نسبی ہوں خواہ رضاعی یہانتک کہ ماں رضاعی کی اگر بچہ جنا اوسکی باپ رضاعی سے یا غیر اوسکے سے پہلی اس دودہ پلانیکی یا بعد اوسکی یا دودہ پلایا کسیکے لڑکیکو یا بچہ ہوا باپ رضاعی کی غیر ماں رضاعی اوسکی سے پہلے اس دودہ پلانے کے یا بعد اوسکے پس سب بہائی اور بہن ہیں رضیع کی اور اولاد اونکی بہتیجی اور بہانجی اوسکی ہونگی اور بہائی رضاعی باپ کا چچا اوسکا ہوگا اور بہن اوسکی پہپی اوسکی اور بہائی ماں رضاعی کا ماموں اوسکا اور بہن اوسکی خالہ اوسکی اور اسیطرح دادا اور دادی اور نانی رضاعی ہیں اور ثابت ہوتی ہے حرمت مصاہرة کی دودہ پینے میں یہانتک کہ بیوی رضاعی باپ کی حرام ہے رضیع پر اور بیوی رضیع کی حرام ہے اوسکی باپ رضاعی پر اور اسی پر قیاس کر اور دونکو مگر دو مسئلوں میں ایک تو یہہ کہ نہیں جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بیٹی کی بہن سے اور دودہ کے علاقہ میں یہہ درست ہے اسلیے کہ اسکی نسبی بیٹی کی بہن اگر اس سے ہوگی تو بیٹی اوسکی ہوگی اور اگر اس سے نہ ہوگی تو ربیبہ اسکی ہوگی اور دودہ کے علاقہ میں یہہ باتیں نہیں ہوتیں یہانتک کہ اگر نسب میں بہی ایک بات ان دونوں باتوں میں سے نہیں پائی جاویگی تو نکاح درست ہوگا مثلا ایک لونڈی تہی دو شریکوں میں اوسنے بچہ جنا اور دونوں شریکوں نے دعوی کیا اوسکا یہانتک کہ ثابت ہوا نسب دونوں سے اور ہر ایک شریک کی ایک ایک بیٹی ہے اور عورتیں سے تو جائز ہے ہر ایک شریک کو یہہ کہ نکاح کرے دوسرے کی بیٹی سے اسلیے کہ ان باتوں میں سے ایک بہی نہ پائی گئی اگرچہ ہوا ہر ایک شریک نکاح کرنیوالا اپنی نسبی بیٹی یا بہن سے اور دوسرا مسئلہ یہہ ہے کہ نہیں جائز مرد کو یہہ کہ نکاح کرے اپنی نسبی بہائی کی ماں سے اور یہہ جائز ہے دودہ کے علاقہ میں اسلیے کہ نسب میں اگر دونوں بہائی ہونگے اخیافی تو ماں بہائی کی اوسکی بہی ماں ہوگی اور اگر دونوں سوتیلے بہائی ہونگے تو ماں بہائی کی اوسکی باپ کی بیوی ہوگی اور یہہ باتیں دودہ کے علاقہ میں نہیں ہوتیں اور حلال ہوتی ہے بہن دودہ شریک بہائی کی جیسیکہ حلال

ہوتی ہی نسب مین مثلاً زید کا سوتیلا بھائی عمرو ہی اور عمرو کی ایک بہن ہی اخیافی یعنی اوسکی باپ کے نطفہ سے نہین ہی کسی اور سی ہی اور ماں دونون کی ایک
ہی تو اوس سی حلال ہی نکاح کرنا عمرو کے سوتیلے بھائی کو کہ زید ہی اور حلال ہی ماں دودہ شریک بھائی کی اور حلال ہی ماں چچا اور پھپہی اور ماموں اور خالہ
رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ ماں پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادی اور نانی فرزند رضاعی کی اور جائز ہی نکاح کرنا فرزند رضاعی کی پھپہی اور اوسکی
بہن کی ماں سی اور اوسکی بہانجی سی اور اوسکی پھپہی کی بیٹی سی اور اسیطرح عورتکو جائز ہی نکاح کرنا ساتہہ باپ بہن رضاعی اپنی کی اور ساتہہ بہائی بیٹی رضاعی اپنی کی او
ساتہہ باپ پوتی رضاعی اپنی کی اور ساتہہ دادا اور ماموں فرزند رضاعی اپنی کی اور نہین جائز یہہ نسبی سے جب طلاق دی مرد ایک عورتکو اور وہ دودہ والی ہو
پہر وہ نکاح کرے اور خاوند سے بعد گذرنی عدت کی اور صحبت کری اوس سے خاوند دوسرا تو اجماع ہی علما کا اسپر کہ جب وہ جنے گی بچہ دوسرے سی تو دودہ دوسرے کا ہوگا
اور منقطع ہوگا دودہ اول کا اور اگر نہ حاملہ ہوگی دوسرے سے تو دودہ اول کا ہوگا اور اگر حاملہ ہوئی دوسرے سے ولیکن بچہ نہوا تو کہا ابو حنیفہ رح نے کہ دودہ ہوگا اول
کا یہانتک کہ جنے دوسرے سے ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ جنی اوس سے کبھی پہر اوترا اوسکے دودہ اور پلایا اوسنے ایک لڑکیکو تو ہوگا وہ دودہ عورت کا
نہ اوسکے خاوند کا یہانتک کہ نہین حرام ہوگی اوس لڑکے پر اولاد اوس شخص کی کہ غیر اس عورت سی ہوگی ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس جنی
اوس سے اور دودہ پلایا ایک لڑکیکو تو نہین جائز اوس زانی کو اور اوسکی باپ دادونکو اور اوسکی اولاد کو نکاح کرنا لڑکی سی اور جائز ہی زانی کے چچا کو اور اوسکی ماموں کو
نکاح کرنا اوس لڑکے سے مانند اوس لڑکی کی کہ زنا سے ہوا اور اگر جماع کیا ایک عورت سے ساتہہ شبہ کے اور حاملہ ہوئی وہ اوس سے پہر دودہ پلایا اوسنے ایک لڑکیکو
تو وہ بیٹی ہی رضاعی جماع کرنیوالیکا اور اسی قیاس پر جہان کہ ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالی سے ثابت ہوگا اوس سے علاقہ دودہ کا اور جہان کہین کہ
نہین ثابت ہوگا نسب لڑکیکا جماع کرنیوالے سے ثابت ہوگا دودہ ماں کی طرف سے ایک شخص نے نکاح کیا اس عورت سی پہر جنی اوس سی بچہ اور دودہ پلایا
اپنی لڑکیکو پہر خشک ہوگیا دودہ اوسکا پہر اوترا دودہ اوسکی بعد اوسکی پس پلایا اوسنے ایک لڑکے کو تو جائز ہی اس لڑکی کو نکاح کرنا اوس شخص کی اولاد سے کہ غیر
اس دودہ پلانیوالی سے ہو ایک باکرہ عورت نی نکاح نہ کیا تہا اور اسکی اوترآیا دودہ پس پلایا اوسنے دودہ ایک لڑکیکو تو ہوئی وہ ماں رضاعی اوس لڑکیکی او
ثابت ہونگی تمام احکام دودہ کے درمیان اون دونون کے یہانتک کہ اگر نکاح کریگی وہ باکرہ کسی مرد سے پہر طلاق دیگا وہ اوسکو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے تو
جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور اگر طلاق دیگا اوسکو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز ہوگا اوسکو نکاح کرنا اوس لڑکی سے اور اگر ایک لڑکی
نہ پہنچی تہی نو برس کی عمر کو اور اوترآیا اوسکی دودہ پہر پلایا اوسنی دودہ ایک لڑکیکو تو نہین متعلق ہوتی سبب اوسکی حرمت اور حرمت جب متعلق ہوتی ہی کہ او نو
برس کی عمر مین یا زیادہ اور اسیطرح اگر اوترآیا باکرہ عورت کی چہاتی مین پانی زرد تو نہین ثابت ہوتی اوسکی پلانی سی حرمت اگر ایک عورت نی چہاتی دی بچہ کو منہ مین او
معلوم نہوا اوسکو چوسنا دودہ کا تو نہین حکم دیا جاویگا حرمت کا بسبب شک کے لیکن از راہ احتیاط کی ثابت ہوگی حرمت گیا پانی بچہ کو منہ مین پانی زرد چہاتی سے
ثابت ہوگی حرمت دودہ پینی کی اسلیے کہ وہ دودہ ہی کہ بدلگیا ہی رنگ اوسکا اگر اوترا ایک مرد کی دودہ پس پلایا اوسنی ایک بچہ کو تو نہین ثابت ہوگی حرمت بسبب
اوسکی دودہ پینی کے اور دودہ عورت زندہ اور مردہ کا برابر ہی اس حرمت مین اور اگر دو لڑکے ایک جانور کا دودہ پیوین تو نہین ثابت ہوتی بسبب اسکی حرمت اور دودہ
پینا دار الاسلام مین اور دار الحرب مین برابر ہی یہانتک کہ اگر دودہ پلایا گیا دار الحرب مین اور دار الاسلام لائی وہ یا نکلی دار الاسلام کی تو ثابت ہونگے احکام دودہ
پینی کے آپسمین اور جیسیکہ ثابت ہوتی ہی حرمت ساتہہ دودہ پینی کے چہاتی سی ثابت ہوتی ہی ساتہہ دودہ ڈالدینی سے کہ منہ مین او ناک مین نچوڑینگی اور نہین ثابت
ہوتی حرمت ساتہہ دودہ ڈالنی کی کانون مین اور حقنہ مین اور سوراخ ذکر مین اور مقعد مین اور زخم دماغ مین اور پیٹ کی زخم مین اگرچہ پہنچ جاوے دماغ مین اور پیٹ
مین یہہ ظاہر الروایت ہی اور امام محمد کی نزدیک حقنہ سے بہی ثابت ہو جاتی ہی اور اگر ملجاوے دودہ کہانی مین پس اگر آگ پر رکہا گیا کہانا اور پک گیا یہانتک کہ
متغیر ہوگیا دودہ پس نہین حرام ہوتا برابر ہی کہ ہو دودہ غالب یا مغلوب اور اگر آگ پر نہ رکہا گیا تو اگر ہوگا طعام غالب نہین ثابت ہوگی اوس سی بہی حرمت

اور اگر دودہ غالب ہوگا تو بہی نہین ثابت ہوگی حرمت امام ابو حنیفہ کے نزدیک اسلیے کہ جب پتلی چیز ملی ایک بستہ چیز مین ہوگئی پتلی تابع اوس بستہ کی پس عمل کی اوس نے
کہ مشروب یعنی پینے کے لائق نرہی یہانتک کہ کہائی جاتی ہے اگر ہو کہانا تہوڑا اور باقی رہی دودہ لائق پینے کی ثابت ہوتی ہی اسبب کی حرمت دودہ کی اور اگر ملگیا دودہ
آدمی کا ساتہہ دودہ بکری کی اور دودہ آدمی کا غالب ہی ثابت ہوگی حرمت اور اسیطرح اگر ڈالی عورة نے روٹی اپنی دودہ مین اور جذب کرلیا روٹی نے دودہ کو یا
گہولے ستو اپنی دودہ مین اگر پایا جاویگا اوسمین مزا دودہ کا تو ثابت ہوگی حرمت یہہ جب ہی کہ کہاوے طعام لقمہ لقمہ پس اگر گہونٹ گہونٹ پیوے ثابت ہوگی
حرمت اور اگر ملا دودہ عورتکا ساتہہ پانی یا دوا کی یا دودہ جانور کے پس اعتبار غالب کا ہی اور اسیطرح اگر ملی دودہ ہر پتلی چیز مین اور بستہ مین تو اعتبار غالب کا ہی
اور تفسیر غلبہ کی یہہ ہی کہ معلوم ہو اوس سی مزا اوسکا اور بو اوسکی اور رنگ اوسکا یا ایک چیز ان چیزون مین سی اور اگر برابر ہو دودہ اور دوسری چیز تو واجب ہی ثابت
ہونا حرمت کا اسلیے کہ دودہ مغلوب نہوا اور اگر ملی دودہ دو عورتونکا تو متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ اغلب اونکی کی نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے اور کہا محمد رح نے کہ متعلق
ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کے بہر کیف اور یہہ ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی ہی اور یہی روایت ظاہر تر اور بہت احتیاط کی ہی اور اگر دونون عورتون کے دودہ برابر ہون تو
متعلق ہوتی ہی حرمت ساتہہ دونون کے اجماعا اور اگر کیا جاوے دودہ یا جہاج یا دہی یا پکایا پنیر یا مانند اونکی کی اور کہا دی اوسکو لڑکا تو نہین ثابت ہوتی حرمت اسلیے کہ اسکو دودہ پینا
نہین کہتی اور ایک لڑکی کو دودہ پلایا کسی عورة نے گانو کی والیون سی لیکن معلوم نہین کہ کس نے پلایا پہر نکاح کیا اوس سی ایک مرد نے اوس گانو کی والیون مین سی تو درست ہی اور
واجب ہی عورتونپر یہہ کہ نہ دودہ پلاوین ہر لڑکیکو بغیر ضرورة کے اور اگر کرین یہہ تو یاد رکہین یا کہہ رکہین اور نہین فرق حرام ہونی مین درمیان دودہ پلانی بالفعل کے اور پڑانی کے
اگر ایک شخص نے نکاح کیا ایک لڑکی شیر خوارہ سی پہر آئی ماں خاوند کی نسبی یا رضاعی یا بہن اوسکی یا بیٹی اوسکی اور دودہ پلایا اوس لڑکیکو تو وہ حرام ہوگئی اوسپر اور واجب
ہوا واسطے اوسکی خاوند پر آدہا مہر اور خاوند پہر لیوے مہر مرضعہ سے اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا اور اگر قصد نہین کیا تہا فساد کا تو نہ لیوے اور اگر نکاح کیا دو چہوٹی لڑکیون
دودہ پیتی ہوئیون سی پس آئی ایک اجنبیہ عورت اور دودہ پلایا اون دونون کو ساتہہ ہی حرام ہوئین دونون اوسپر اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے ان دونون مین سی جسکو
چاہی اور اگر ہون تین اور دودہ پلاوے اونکو ساتہہ حرام ہونگی اوسپر تینون اور جائز ہی اسکو نکاح کرنا ایک سے انہین سی جس سی چاہی اور اگر دودہ پلاوے اون تینونکو آگے پیچھے
تو حرام ہونگی اوسپر دو پہلی اور رہیگی تیسری بیوی اسکی اور اسیطرح اگر دو کو دودہ پلایا ساتہہ پہر تیسری کو حرام ہوئین دونون اور تیسری بیوی اوسکی ہی اور اگر دودہ پلایا ایکی
پہر دو کو ساتہہ حرام ہوئین تینون اور واجب ہوگا خاوند پر واسطے ہر ایک کے اونمین سی آدہا مہر اور پہر لیوے مہر مرضعہ سی اگر قصد کیا تہا اوسنے فساد کا اور اگر چار لڑکیان
نکاح مین تہین اور اونکو دودہ پلایا ساتہہ یا آگے پیچھے فاسد ہوا نکاح سبکا اور اسیطرح اگر دودہ پلایا ایک کو پہر تین کو ساتہہ حرام ہوئین چارون اور اگر دودہ پلایا تین کو اونمین
سی ساتہہ پہر دودہ پلایا چوتہی کو نہین حرام ہوئی چوتہی اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے ایک چہوٹی لڑکی سے اور ایک بڑی سی پہر دودہ پلایا بڑی نے چہوٹی کو حرام ہوئین
دونون خاوند پر پہر اگر نہین صحبت کی تہی بڑی سی نہین مہر دینا آویگا اوسکو اور چہوٹی کو آدہا مہر دینا آویگا اور پہر لیوے خاوند آدہا مہر بڑی سی اگر ارادہ کیا تہا اوسنے فساد
کا اور اگر نہین ارادہ کیا تہا فساد کا تو نہین لینا آویگا اوس سی کچہہ اگرچہ جانتی تہی بڑی یہہ کہ چہوٹی بیوی اوسکی ہی اور دودہ پلانا ثابت ہوتا ہی ساتہہ ایک امر کی دو امرون
مین سی ایک تو اقرار سی اور دوسری گواہی سی اور نہین قبول کیجاتی گواہی دودہ کی مقدمہ مین مگر دو مردون یا ایک مرد اور دو عورتون کی کہ عادل ہون اور نہین ہوتی فرقت
مگر ساتہہ تفریق قاضی کی اور جبکہ گواہی دین دودہ پینے کی دو مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتین اور تفریق کردی قاضی درمیان میاں بیوی کی پس اگر ہو تفریق پہلی صحبت
کرنیکی عورتسی تو نہین ہی واسطے عورتکی کچہہ اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور نہین واجب ہوگا نفقہ اور جگہہ رہنے کی اور
اگر گواہی دین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین بعد نکاح کی سامنی بیوی کی نہین لائق ہی بیوی کو رہنا پاس خاوند کی اسلیے کہ یہہ گواہی اگر قائم ہوتی نزدیک قاضی کی تو ثابت
ہوجاتا دودہ پینا پس اسیطرح جبکہ قائم ہوتی نزدیک عورت کی اور اگر ایک خبردی اور اوسکی دل مین آوی کہ یہہ سچا ہی تو اولی ہی پرہیز کرنا واجب نہین ہاں اگر چاہ
خبر دی پہلی عقد کی تو پہیچہ عقد نہ کرے اور اگر نکاح کیا ایک عورتسی پس کہا ایک اور عورة نے کہ میں نے تم دونونکو دودہ پلایا ہی تو اسکی چار صورتین ہین اگر سچ مانا

اوس عورت کا میان بیوی نے تو فاسد ہوا نکاح اور نہین مہر واسطے بیوی کے اگر صحبت نہین کی تہی اوس سے اور اگر جہٹلایا دونون نے اوسکو تو نکاح قائم ہی لیکن گواہی دینے
والی عادل ہی تو اولی یہہ ہی کہ چہوڑ دے اوسکو اور جب چہوڑ دے تو اولی یہہ ہی کہ دیوے اوسکو آدہا مہر اگر ہو یہہ امر پہلے صحبت کرنے کے اور اس عورت کو افضل یہہ ہی کہ نہ لے
اوس سے کچہہ اور اگر ہو یہہ بعد صحبت کرنیکے تو افضل خاوند کو یہہ ہی کہ دیوے اوسکو پورا مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور عورت کو افضل یہہ ہی کہ لیوے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر
معین مین سے اور نہ لیوے نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اسکو طلاق نہین دی ہی تو جائز ہی اوسکو رہنا پاس خاوند کی اور اسیطرح اولی ہی چہوڑ دینا اوسکا اگر گواہی
دین دو عورتین یا ایک مرد اور ایک عورت یا دو مرد غیر عادل یا ایک مرد اور دو عورتین غیر عادل اور اگر سچ مانا کہنا اوسکا مرد نے اور جہٹلایا اوسکو عورت نے تو فاسد ہوا
نکاح اور مہر دینا آویگا اور اگر سچ مانا عورت نے کہنا اوسکا اور جہٹلایا اوسکو مرد نے تو نکاح قائم ہی و لیکن لازم ہی عورت کو کہ قسم دے خاوند کو اور تفریق کیجاوے اگر انکار کرے خاوند
قسم سے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے پہر کہا بعد نکاح کے کہ یہہ بہن میری ہی رضاعی یا مانند اسکی کہا پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجہکو جو کہ کہا مین نے اسطرح نہین ہی تفریق
کیجاوے درمیان انکی از راہ استحسان کی اور اگر ثابت رہا اس کہنی پر اور کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مین تفریق کیجاوے درمیان انکی اور اگر مکر جاوے بعد اوسکی تو نہین اعتبار ہوگا
اوسکو مکرنا اوسکا اور اگر عورت نے تصدیق کی مرد کی تو نہین مہر واسطے اوس عورت کی اور اگر جہٹلایا عورت نے اوسکو تو عورت کو آدہا مہر دینا آویگا اور اگر صحبت کی تہی اوس سے
تو اوسکو دینا آویگا تمام مہر اور نفقہ اور جگہہ رہنی کی اگر جہٹلایا تہا عورت نے اوسکو اور اگر تصدیق کی تہی عورت نے اوسکی تو اوسکو دینا آویگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل سے
اور نہین واسطے اوسکی نفقہ اور جگہہ رہنی کی اور اگر اقرار کیا خاوند نے اسکا پہلی نکاح کی پس کہا کہ یہہ بہن یا ماں میری ہی رضاعی پہر کہا کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین تو
جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس عورت سے اور اگر کہا کہ حق ہی جو کہ کہا تہا مین نہین جائز نکاح کرنا اوس سے اور اگر کرے نکاح تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر مکر گیا اقرار
سے اور گواہی دی دو شخصون نے اقرار کی تو تفریق کیجاوے میان بیوی مین اور اگر اقرار کیا عورت نے کہ یہہ باپ میرا ہی رضاعی یا بہائی میرا ہی رضاعی یا بہتیجا میرا ہی رضاعی
اور انکار کیا مرد نے پہر جہٹلایا عورت نے اپنے تئین اور کہا چوک گئی مین پہر نکاح کیا مرد نے اوس سے تو نکاح جائز ہوا اور اسیطرح جائز ہی اگر نکاح کرے اوس عورت سے پہلے اس سے کہ
جہٹلاوے اپنے تئین اور اگر کہا عورت نے ایک مرد کو کہ یہہ بیٹا میرا ہی رضاعی اور اصرار کیا عورت نے اس پر جائز ہی مرد کو نکاح کرنا اوس سے اور اگر اقرار کیا مرد نے نسب کا پس کہا کہ یہہ بیٹی
ہی میری نسبی یا ماں میری ہی یا بیٹی میری ہی اور نہین واسطے عورت کی نسب معروف اور صلاحیت رکہتا ہی مرد اسکی کہ ہووے عورت ماں یا بیٹی اوسکی تو وہ مرد پہر جاوے
دوبارہ پس اگر کہا اوسنے کہ وہم ہوا تہا مجکو یا چوک گیا مین یا غلطی کی مین نے تو نکاح دونوںکا بدستور رہیگا از راہ استحسان کی اور اگر کہا مرد نے اقرار پر جو کہ کیا تہا لیکن
تو تفریق کیجاوے درمیان دونون کی اور اگر مرد ایسا ہو کہ مثل اس عورت کی نہین پیدا ہو سکتی واسطے مثل اوسکیکے تو نہین ثابت ہوگا نسب اور نہ تفریق کیجاوے مرد و عورت مین اور اگر کہا
مرد نے واسطے عورت اپنی کے کہ یہہ بیٹی میری ہی نسبی اور ثابت رہا اوس کہنی پر اور واسطے عورت کی نسب معروف ہی تو نہین تفریق کیجاویگی درمیان انکی اور اسیطرح اگر کہا مرد نے
کہ یہہ ماں میری ہی اور واسطے اوسکی ماں معروف ہی اور ثابت رہا وہ اوپر نہ تفریق کیجاوے درمیان انکی اور چوتہی قسم وہ عورتین ہین کہ حرام ہین ساتہہ جمع کرنیکی اور
کرنا دو قسم پر جمع کرنا اجنبی عورتونکا اور جمع کرنا محرمونکا جمع کرنے اجنبیات کا بیان تو یہہ ہی کہ نہین درست مرد کو یہہ کہ جمع کرے زیادہ چار عورتون سے اور نہین جائز
غلام کو یہہ کہ نکاح کرے زیادہ دو عورتون سے اور جائز ہی مرد آزاد کو یہہ کہ حرم کرے جتنی لونڈیونکو چاہے اگرچہ بہت ہون اور غلام کو نہین جائز ہی حرم کرنا اگرچہ
اذن دے مالک اوسکا اور مرد آزاد کو جائز ہی نکاح کرنا چار عورتون سے آزاد ہون وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور غلام کو جائز ہی نکاح کرنا دو عورتون سے آزاد ہون
وہ یا لونڈیان ہون یا ملی جلی اور اگر نکاح کرے حر آزاد پانچ عورتون سے آگے پیچہے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور نہین جائز ہوگا نکاح پانچوین کا اور اگر نکاح کرے پانچ
سے ایک عقد مین فاسد ہوگا نکاح سبکا اور اسیطرح غلام جبکہ نکاح کرے تین سے اور اگر نکاح کرے حربی پانچ سے پہر مسلمان ہوویں وہ اور بیویان تو اگر نکاح کیا تہا
اوسنے آگے پیچہے جائز ہوگا نکاح چار پہلی کا اور تفریق کیجاویگی درمیان اسکی اور درمیان پانچوین کی اور اگر نکاح کیا اوسنے اکہٹی تفریق کیجاوے درمیان اوسکی اور درمیان
سبکے اور جبکہ نکاح کیا ایک سے پہر چار سے جائز ہوگا نکاح ایک کا نہ اور چار کا اور اگر نکاح کیا ایک عورت نے دو خاوند سے ایک عقد مین پس اگر نہین واسطے

ایک کے اونہین سے چار بیویان تو جائز ہوا نکاح دوسری کا اور بیان جمع کرنے محرمون کا یہہ ہی کہ نہ جمع کیجاوین دو بہنین ساتہہ نکاح کی اور نہ صحبت کرنیکی ساتہہ ملک یمین کی برابر ہی کہ
ہون دونو بہنین نسبی یا رضاعی اور قاعدہ کلیہ اسمین یہہ ہی کہ جو دو عورتین ایسی ہون کہ اگر ایک کو انمین سی مرد فرض کرین تو نہ جائز ہو نکاح درمیان انکی بسبب دونو بہنیکے
یا ایک کے تو اون عورتون کا جمع کرنا نہین جائز پس نہین جائز جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی پہوپی کا نسبی ہو پہوپہی یا رضاعی اور اسیطرح نہین جائز جمع کرنا ایک عورة
کا اور اوسکی خالہ کا اور مانند انکیکا اور جائز ہی جمع کرنا ایک عورت کا اور اوسکی خاوندکی بیٹی کا اسلیے کہ اگر عورتکو مرد فرض کرین تو حلال ہوگی اوسکی لیے بیٹی اوسکی خاوندکی بخلاف
عکس کے یعنی اگر بیٹی کو مرد فرض کرین تو اوسکی لیے نہین حلال ہوگی بیوی اوسکی باپکی اور اسیطرح جائز ہی جمع کرنا ایک عورة کا اور اوسکی لونڈیکا بشرطیکہ لونڈی سی پہلی نکاح
کیا ہو پس اگر نکاح کری دو بہنون سی ایک عقد مین تفریق کیجاوی درمیان انکی اور درمیان مردکی پہر اگر ہو تفریق پہلی دخول کی تو نہین دینا آتا انکو کچہہ اور اگر ہو تفریق بعد دخول
کی تو واجب ہوگا ہر ایک کیلیے اونمین سے جو کہ کم ہو مہر مثل اور مہر معین مین سی اور اگر نکاح کیا دو بہنون سے دو عقد وںمین تو نکاح پچہلی کا فاسد ہی اور واجب خاوند پر یہہ کہ الگ
ہوجاوی اوس سی اور اگر قاضی کو اسکا علم ہو تو وہ تفریق کروادی اونمین پس اگر تفریق کری اس سی پہلی صحبت کرنیکی تو نہین ثابت ہوتی کوئی چیز احکام مین سے اور اگر تفریق
کری اس سی بعد صحبت کرنیکے تو اوسکی لیے مہر ہی اور واجب ہوگا جو کہ کم ہو مہر معین اور مہر مثل مین سی اور لازم ہوگی اوسپر عدة اور ثابت ہوگا نسب اور الگ رہی
مرد اپنی بیوی سی یہانتک کہ تمام ہو عدة اسکی بہن کی اگر نکاح کیا دو بہنون سی دو عقد وںمین اور معلوم نہین کہ کس سی پہلی کیا تو حکم کیا جاوے خاوند کو اسکی بیان کرنیکا پس جو
کچہہ بیان کری موافق اوسکی حکم کیا جاوی اور اگر بیان نہ کیا تو قاضی تفریق کری درمیان خاوند اور اون دونون کی اور ان دونون کی لیے آدہا مہر ہی جبکہ ہو مہر اون دونون کا
برابر اور ہو مہر معین عقد مین اور ہو طلاق پہلی دخول کی اور اگر ہون دونون مہر مختلف تو حکم کیا جاوی واسطی ہر ایک کے اون دونون مین سی ساتہہ چوتہائی مہر اوسکی کی اور
اگر نہو مہر معین عقد مین تو واجب ہوگا ایک جوڑہ واسطے دونون کی بدلے آدہی مہر کے اور اگر ہو فرقت بعد دخول کے تو واجب ہوگا واسطے ہر ایک کے مہر کامل کہا ابو جعفر
ہندوانی نی کہ صورت مسئلہ کی یہہ ہی کہ جب دعوی کری ہر ایک بیوی کہ پہلی نکاح میرا ہی اور گواہ ہووین نہین انکی لیے تو حکم کیا جاوے واسطے دونون کے آدہی مہر کا اور اگر
کہین کہ نہین جانتی ہم کہ کسکا عقد پہلی ہوا تو حکم کیا جاوے کچہہ یہانتک کہ صلح کرین دونون اور صورة صلح کرنیکی یہہ ہی کہ کہین دونون بیویان آگی قاضی کی کہ واسطے
ہمارے خاوند پر مہر ہی اور یہہ حق ہم دونون سی باہر نہین ہی پس صلح کرتی ہین ہم اوپر لینی آدہی مہر کے تو حکم کری قاضی اور اگر گواہ گذرانی ہر ایک بی بی اوپر پہلے
نکاح ہونیکے تو خاوند پر آدہا مہر لازم ہوگا درمیان دونون کی بالاتفاق اور یہہ سب احکام کہ ذکر کیے گئے درمیان دونو بہنون کے ثابت ہین درمیان ہر عورت
کے کہ نہین جائز جمع کرنا اوسکا محرمات مین سی اگر ارادہ کری خاوند نکاح کرنیکا ایک سی اون دونون مین سی بعد تفریق کی تو جائز ہی اوسکی لیے یہہ اگر ہو تفریق پہلی صحبت
کرنیکی اور اگر ہو بعد صحبت کرنیکی تو نہین جائز اوسکو یہہ یہانتک کہ گذر جاوے عدة دونون کی اور اگر ہو چکی عدة ایک کی اون دونون مین سے دوسری کی نہ جائز ہی خاوند کو
نکاح کرنا اوس عورة سی کہ عدة مین ہی نہ دوسری سی جبتک کہ نہ ہو چکی عدة اوسکی کہ عدة مین ہی اور اگر صحبت کی ایک سے اون دونون مین سی تو جائز ہی خاوند کو
نکاح کرنا اوس سی نہ دوسری سی جبتک کہ نہ ہو چکی عدة اوسکی کہ جس سی صحبت کی تہی اور اگر ہو چکی عدة اوسکی تو جائز ہی خاوند کو یہہ کہ نکاح کری جس سی چاہی اون دونون
سی اور نہین جائز جمع کرنا دو بہنون کا از روی فائدہ اوٹہانیکی جیسیکہ نہین جائز جمع کرنا اونکا از روی نکاح کرنیکی پس جبکہ مالک ہووے دو بہنونکا تو جائز ہی اوسکو فائدہ اوٹہانا
ایک سی اون دونون مین سی پس جبکہ فائدہ اوٹہاوی ایک سی تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹہانا دوسری سی بعد اوسکی یہانتک کہ حرام کری اوسکو اپنی اوپر اور اسیطرح اگر
خریدی ایک لونڈی اور صحبت کی اوس سی پہر خریدی بہن اوسکی تو جائز ہوگا اوسکو یہہ کہ صحبت کری پہلی سی اور نہین جائز ہوگا یہہ کہ صحبت کری دوسری سی جبتک کہ
نہ حرام کری پہلی کو اپنی اوپر اور حرام کرنا اوسکو یا تو ہوتا ہی ساتہہ نکاح کر دینے کسیسی یا ساتہہ نکالدینے کی اپنی ملک سے یا تو ساتہہ آزاد کر دینے کے یا ہبہ کر دینے کے یا بیچ ڈالنے کے
یا مدبر دینے کے یا مکاتب کر دینے کی اور آزاد کرنا بعض کا مانند آزاد کرنے کل کے ہی اور اسیطرح مالک کر دینا بعض کا مانند مالک کر دینی کل کے ہی اور اگر کہا کہ وہ
مجہپر حرام ہی تو نہین حلال ہوتی واسطے اوسکے دوسری مانند حیض اور نفاس اور احرام اور صیام کے اور اگر صحبت کی دو بہنون سے کہ اوسکی ملک مین ہین تو نہین

جائز

جائز او سکو صحبت کرنی ایکسے اون دونون مین سے یہانتک کہ حرام کرے دوسری کو جسطرح کہ کہا ہمنے اور اگر بیچا ایک کو اون دونون مین سے یا نکاح کر دیا یا ہبہ کر دیا پہر پہیر لیا
کسی وجہ طرف اوسکی بسبب عیب کے یا رجوع کی ہبہ مین یا طلاق دی منکوحہ کو خاوند اوسکی نے اور ہو چکی عدۃ اوسکی نہ صحبت کرے ایکسے اون دونون مین سے یہانتک کہ
حرام کرے دوسری کو اپنی اوپر اور اگر نکاح کیا ایک لونڈی سے پس نہ صحبت کی اوس سے یہانتک کہ خریدا اوسکی بہن کو تو نہین جائز اوسکو فائدہ اوٹھانا خریدی ہوئی سے
اسلیئے کہ فراش ثابت ہوتا ہے منکوحہ سے ساتھ نفس نکاح کے پس اگر صحبت کی اوس سے کہ خریدا تہا اوسکو ہوا جمع کرنیوالا دونونکو فراش مین پس اگر نکاح کیا
فراش زوجیت ۱۲
اپنی لونڈی کی بہن سے ایسی لونڈی ہے کہ صحبت کی تہی اوس سے صحیح ہوا نکاح اور جبکہ جائز ہوا نکاح نہ صحبت کرے لونڈی سے اگرچہ نہ صحبت کی منکوحہ سے اور نہ صحبت
کرے منکوحہ سے مگر جبکہ حرام کرے لونڈی کو اپنی اوپر ساتھ کسی سبب کے اسباب مذکورہ سے تو اوسوقت صحبت کرے منکوحہ سے اور صحبت کرے منکوحہ سے اگر صحبت کی نہی
لونڈی سے اور اگر نکاح فاسد کیا اپنی لونڈی کی بہن سے تو نہین حرام ہونیکی اوسپر لونڈی اوسکی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے مگر جبکہ صحبت کریگا منکوحہ سے تو اوسوقت
حرام ہوگی لونڈی کہ صحبت کرتا تہا اوس سے دو بہنون نے کہا ایک مرد سے کہ نکاح کیا ہمنے اپنا تجہسے بدلے اتنے مہر کے اور نکلی دونون کلام اون دونون سے ساتھ
پس قبول کیا مرد نے نکاح ایک کا اون دونون مین سے تو وہ نکاح جائز ہوا اور اگر ابتدا کی خاوند نے پس کہا کہ نکاح کیا مینے تم دونون سے ہر ایک سے بدلے ہزار درہم کے
پس کہا ایک نے کہ راضی ہوئی مین اور انکار کیا دوسری نے تو نکاح دونون کا باطل ہوئی کہا امام محمد نے کہ ایک مرد نے وکیل کیا ایک شخص کو اسپر کہ نکاح کرے اوسکا ایک
عورت سے اور وکیل کیا ایک اور شخص کو اسپر پس نکاح کیا اوسکا ہر ایک نے اون دونون مین سے ایک ایک عورت سے بغیر امر اون عورتون کے اور وہ دونون بہنین
تہین رضاعی اور نکلی دونون کلام معا پس دونون نکاح باطل ہوئے اور اسیطرح اگر ہوا ایک دونون کا خون ساتھ رضا عورت کے یا ہوا دونون نکاح ساتھ رضا
دونون کے نکاح کیا دو بہنون سے اور ایک اون دونون مین سے عدۃ مین تہی کسیکی یا منکوحہ تہی کسیکی صحیح ہوگا نکاح فارغہ کا اور نہین صحیح نکاح کرنا بہن بیوی اپنی
کیسے اصحالمین کہ بیوی عدۃ مین ہو برابر ہے کہ عدۃ طلاق رجعی کی ہو یا بائن کی یا تین طلاقون کی یا نکاح فاسد کی یا شبہہ کی اور جیسیکہ نہین جائز نکاح کرنا بیوی کی
بہن سے بیوی کی عدۃ مین اسیطرح نہین جائز نکاح کرنا کسی محرم سے کہ نہین جائز جمع کرنا اون دونون کا اور اسیطرح نہین حلال نکاح کرنا چار سے سوائے اسکی اور اگر آزاد
کرے اپنی ام ولد کو تو نہین حلال اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے یہانتک کہ ہو چکی عدۃ اوسکی اور حلال ہین چار سوائے اوسکی امام اعظم رح کی نزدیک اور صاحبین کے
نزدیک حلال ہے بہن بہی اگر کہا خاوند نے کہ خبر دی تہی مجہکو بیوی نے کہ ہو چکی عدۃ پس اگر ہو اوسکی ایسی مدت کہ نہین تمام ہو سکتی بیچ مثل اوسکی کے
عدۃ تو نہ قبول کیا جاوے قول خاوند کا اور نہ قول ہوگا اگر خبر دی تہی اوسنے مگر یہہ کہ بیان کرے بیوی اوسکو ساتھ اوس چیز کے کہ محتمل ہے جو چیز گذر لی عدۃ
کو مانند اسقاط حمل کے کہ بچہ اوسمین پورا ہو گیا ہو اور اگر ہو ایسی مدت مین کہ تمام ہو سکتی بیچ مثل اوسکی عدۃ اگر تصدیق کی عورۃ نے اوسکی یا چپ رہی یا
غائب تہی پس جائز ہے خاوند کو نکاح کرنا اور نسی یا بہن اوسکی سے اگر ہاں یہہ اور اسیطرح اگر بتلادی عورۃ اوسکو ہماری علماکی نزدیک اور مرتدہ جب کہ چلی جاوے
دار الحرب مین تو جائز ہے اوسکے خاوند کو نکاح کرنا اوسکی بہن سے پہلی تمام ہونے عدۃ اوسکی کی جیسیکہ بعد مرنے اوسکے یہہ جائز ہے پہر اگر وہ آوے مسلمان ہوکر
بعد نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے نہین فاسد ہوگا نکاح بہن کا اور اگر پہلی نکاح کرنیکی اوسکی بہن سے آوے تو بہی نہین فاسد ہوتا نزدیک ابی حنیفہ رح اور نزدیک صاحبین کے
کی نہین جائز اوسکو نکاح کرنا اوسکی بہن سے اور نہین جائز جمع کرنا اون دو عورتونکا کہ ہر ایک ان دونونمین سے پہپی ہو دوسری کی اور نہین جائز جمع کرنا اون
عورتونکا کہ ہر ایک اونمین سے خالہ ہو دوسری کی اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی ماں سے نکاح کرے اور وہ اوسکی ماں سے اور
ان دونکی یہان پیدا ہوئین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی پہپی ہونگی اور اگر نکاح کرین دو شخص اسطرح کہ وہ اوسکی بیٹی سے نکاح کرے اور وہ اوسکی
بیٹی سے اور اونکی یہان پیدا ہوئین بیٹیان تو وہ بیٹیان آپسمین ایک دوسری کی خالہ ہونگی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورۃ سے کہ ملی ہوئی ہے ساتھ [illegible]
اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ نکاح کیا دو عورتون سے کہ ایک اون دونون مین سے ایسی تہی کہ نہین حلال تہا اوس سے نکاح بسبب اسکی کہ محرم تہی یا خاوند والی تہی

بابت حرمت تھی اور دوسری ایسی تھی کہ حلال تھا نکاح اوس سے تو صحیح ہوگا نکاح اونکا کہ حلال تھی اور باطل ہوگا نکاح دوسری کا اور مہر معین سارا اوسکی لیے ہوگا
کہ جائز ہوا نکاح اوس سے اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کے ہے اور اگر صحبت کی اوس سے کہ حلال نہین تھی تو اوسکو مہر مثل دینا آویگا جسقدر کہ ہووے اور مہر معین سارا اوسکے
لیے ہوگا کہ حلال تھی اور پانچوین قسم لونڈیان ہین کہ نکاح کیجاوین آزاد عورت کے اوپر یا ساتھہ اوسکے نہین جائز نکاح کرنا لونڈی سے آزاد عورت پر اور ساتھہ اوسکے اور ویسا ہی حال مدبرہ
اور ام ولد کا ہے اور اگر جمع کیا لونڈی اور آزاد عورت کو ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح آزاد کا اور باطل ہوگا نکاح لونڈی کا اور یہہ جب ہے کہ صحیح ہو نکاح آزاد عورت کا تنہا
پس اگر نہ صحیح ہوگا تو ملانا اوسکا بھی ساتھہ لونڈی کی نہین موجب ہوگا بطلان نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے پھر آزاد سے تو صحیح ہوا نکاح دونو کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے
آزاد عورت پر کہ ہو وہ عدۃ مین طلاق بائن کے یا تین طلاقون کی تو نہین جائز ہوگا نکاح نزدیک ابو حنیفہ رحمہ کی اور نزدیک صاحبین کے جائز ہوگا اور اگر آزاد عدۃ مین تھی
طلاق رجعی کی تو نہین جائز ہوگا بالاتفاق اور اگر نکاح کیا لونڈی سے اور آزاد عورت سے اور آزاد عورت عدۃ مین تھی نکاح فاسد کی یا وطی بشبہ کی تو جائز ہوگا نکاح لونڈی کا
اور اگر نکاح کیا ایک شخص نے آزاد عورت سے بیچ عدۃ لونڈی کہ وہ عدت مین تھی طلاق رجعی کی پھر رجوع کی لونڈی سے تو جائز ہے ایک غلام نے نکاح کیا آزاد عورت سے اور صحبت
کی اوس سے بغیر اذن مالک اپنے کے پھر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن مالک اپنی کی پھر اجازت دی مالک نے دونون کی نکاح کی تو جائز ہوگا نکاح آزاد کا نہ لونڈی کا اور اگر نکاح کیا ایک
لونڈی سے بغیر اذن مالک اوسکے کے اور صحبت نہین کی اوس سے پھر نکاح کیا آزاد عورت سے پھر اجازت دی مالک نے تو نہ جائز ہوا نکاح لونڈی کا اور اگر نکاح کیا لونڈی سے بغیر اذن
اوسکے مالک کے پھر نکاح کیا لونڈی کی بیٹی سے اور وہ تھی آزاد پھر اجازت دی مالک نے لونڈی کی نکاح کی تو جائز ہوا نکاح اوسکی بیٹی کا نہ اوسکا ایک شخص کی بیٹی تھی بالغہ اور
لونڈی تھی بالغہ پس کہا اونہی ایک شخص سے کہ تجھسے بیٹی دونو کا نکاح کر دیا بدلے اتنی مہر کے اور قبول کیا خاوند نے نکاح لونڈی کا تو ہوگا باطل پھر اگر قبول کیا بعد اوسکے نکاح آزاد
کا تو جائز ہوگا اور جائز ہے نکاح کرنا لونڈی سے مسلمان ہو یا کتابی ہو اگرچہ قادر ہو آزاد کی نکاح کرنے پر لیکن اگر قدرت رکھتا ہو آزاد کی نکاح کی تو لونڈی سے نکاح کرنا مکروہ ہے اور
اگر نکاح کیا چار لونڈیون سے اور پانچ آزاد عورتون سے ایک عقد مین تو صحیح ہوگا نکاح لونڈیون کا اور چھٹی قسم وہ عورتین حرام ہین کہ متعلق ہے ساتھہ اونکی حق غیر کا نہین جائز مرد
کو نکاح کرنا کسیکی بیوی سے یا اوس سے کہ عدۃ مین ہو خواہ عدۃ طلاق کی ہو یا وفات کی یا نکاح فاسد کی کہ صحبت واقع ہوئی اوسمین یا عدۃ ہو شبہہ نکاح کی اگر نکاح کیا
منکوحہ غیر سے از راہ انجانی کی پھر صحبت کی اوس سے واجب ہوگی عدۃ اور اگر جانتا تھا کہ وہ منکوحہ غیر کی ہے نہین واجب ہوگی عدۃ یہانتک کہ نہین حرام ہوگی خاوند پر صحبت
کرنی اوسکی اور جائز ہے صاحب عدت کو لیے نکاح کرنا اوس سے بیچ اوس صورتین ہے کہ نہو وہان کوئی مانع سوای عدت کی اور جائز ہے نکاح کرنا اوس عورت سے کہ حاملہ
ہو زنا سے لیکن صحبت اور جو چیزین کہ باعث ہین یعنی مساس وغیرہ نکرے اوس سے یہانتک کہ جنے اور اگر نکاح کیا ایک عورت سے اوس شخص نے کہ زنا کیا تھا اوسنے اوس سے
اور ظاہر ہوا تھا اوسکو حمل پس نکاح جائز ہوا اور صحبت بھی کرنی اوسکو درست ہے اور مستحق ہوتی ہے عورت نفقہ کی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے پھر عورت نے حمل
گرا اور بچہ ایسا نکلا کہ اوسکی خلقت ظاہر تھی پس اگر وہ حمل گرا بعد نکاح کے چار مہینے مین یا زیادہ اس سے تو جائز ہوا نکاح اور اگر چار مہینے سے کم مین گرا تو نہ جائز ہوا
اس لیے کہ خلقت بچہ کی نہین ظاہر ہوتی مگر ایک سو بیس روز مین اور حاملہ ثابت النسب سے نہین جائز نکاح اجماعا اور ابو حنیفہ رحمہ سے روایت ہے کہ اگر وہ حمل حربی سے
جیسے کوئی عورۃ ہجرت کر کر آوے دار الحرب سے یا بندی مین آوے تو جائز ہے نکاح اوس سے لیکن صحبت نکرے اوس سے یہانتک کہ وہ جنے نقل کی ہے یہہ روایت
ابو یوسف رحمہ نے اور اس روایت پر اعتماد کیا طحاوی اور امام محمد رحمہ نے روایت کیا ہے کہ نہین جائز نکاح اوس سے اسپر اعتماد کیا ہے کرخی نے اور یہہ صحیح اور
قابل اعتماد کے ہے ایک شخص نے نکاح کر دیا اپنی ام ولد کا کسی سے اسحال مین کہ وہ حاملہ تھی اوس سے پس نکاح اوسکا باطل ہوا اور اگر حاملہ نتھی تو صحیح ہوا
نکاح اوسکا ایک شخص نے صحبت کی اپنی لونڈی سے پھر نکاح کر دیا جائز ہوا نکاح مگر یہہ کہ اوسکے مالک کو مستحب ہے کہ استبرا کروا دے اوس سے واسطے محافظت نطفہ
اپنے کے اور جب جائز ہوا نکاح تو جائز ہے اوس سے اوسکی خاوند کو صحبت کرنی اوس سے پہلے استبرا کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہ کے اور کہا
امام محمد رحمہ نے کہ نہین دوست رکھتا مین یہہ کہ صحبت کرے اوس سے یہانتک کہ استبرا کرے اوس سے اور کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ قول محمد رحمہ کا قریب

ہے

ہی طرف احتیاط کے اور اسی پر عمل کرتے ہیں ہم اور یہہ خلاف اوس صورت میں ہی کہ نکاح کیا اوسکے مالک نے پہلی استبرا کی پس اگر استبرا کیا تہا اوسنے
پہلی نکاح کرنے اوسکے کے تو جائز ہوگی صحبت کرنی خاوند کو بغیر استبرا کی اتفاقا اور اگر دیکہا ایک عورۃ کو زنا کرتے ہوئے پہر نکاح کیا اوس سے حلال ہوگی
صحبت کرنی اوس سے پہلی استبرا اوسکے کے نزدیک ابو حنیفہ اور ابو یوسف رح کی اور کہا امام محمد نے کہ نہیں دوست رکہتا ہوں میں اسکی لیے کہ صحبت کرے اوس سے
جبتک کہ نہ استبرا کرے اور باپ نے اگر نکاح کیا اپنی بیٹی کی لونڈی سے جائز ہوا ہمارے نزدیک اور جائز ہی نکاح کرنا بندی سے غیر بندی کی پکڑی ہوئی کو اگرچہ وہ نہ
آئی تہی تنہا بدون خاوند کی اوسکے نکالی لیے طرف دار الاسلام کی اور نہیں عدۃ اوسپر اور اسیطرح جو عورت ہجرت کر آوے جائز ہوگا نکاح اوسکا اور نہیں عدۃ
اوسپر نزدیک ابی حنیفہ رح کے اور صاحبین کے نزدیک اوسپر عدۃ ہی اور نہیں جائز نکاح اوسکا اور نہیں خلاف اسمیں کہ نہیں حلال ہی صحبت کرنی اوس سے پہلی
استبرا کی ساتہہ ایک حیض کی اور ساتویں قسم حرام ہیں عورتیں بسبب شرک کے نہیں جائز نکاح کرنا مجوسیات سے اور بت پرستوں سے اور برابر ہیں اسمیں آزاد
اور لونڈیاں اونکی اور داخل ہیں بت پرستوں میں پوجنے والیاں سورج کی اور ستاروں کی اور صورتوں کی کہ اچہا جانتی ہیں اور اونکو معطلہ اور زنادقہ اور باطنیہ
اور اباحیہ اور ہر ایسی مذہب والی کہ اعتقاد اوسکا سبب ہو کفر کا اور نہ صحبت کرے اپنی لونڈی مشرکہ مجوسیہ سے اور جائز ہی مسلمان کو نکاح کرنا کتابیہ حربیہ اور ذمیہ سے
آزاد ہو یا لونڈی ہو اور اولی یہہ ہی کہ نہ نکاح کرے اونسے اور نہ کہایا جاوے جانور ذبح کیا ہوا اونکا مگر بضرورت پہر جبکہ نکاح کرے مسلمان کتابیہ سے تو پہنچتا ہی اوسکو
منع کرنا کتابیہ کو نکلنی سے طرف عبادتخانوں اونکے کے اور بنانی شراب کی بیچ اوسکی گہر میں اور نہ جبر کرے اوسکو غسل پر بعد حیض و نفاس اور جنابت کی اور اگر نکاح کیا مسلمان
نے کتابیہ حربیہ سے دار الحرب میں جائز ہوا نکاح لیکن مکروہ ہی پس اگر نکلا ساتہہ اوسکی طرف دار الاسلام کی نکاح باقی رہا اور اگر نکل گیا مسلمان دار الحرب سے اور
اوسکو وہیں چہوڑ آیا واقع ہوئی فرقت بسبب تباین دارین کی اور جو شخص کہ معتقد ہو دین آسمانی کا اور اوسکی واسطے کتاب آسمانی ہو مانند صحیفوں ابراہیم اور
شیث عم کی اور زبور داود عم کی پس وہ اہل کتاب سے ہی پس جائز ہی نکاح کرنا اونسے اور کہانا اونکی جانور ذبح کیے ہوئے کو اور جسکی ماں باپ میں سے ایک کتابی
ہو اور دوسرا مجوسی تو حکم اوسکا حکم اہل کتاب کا سا ہی اور نکاح کیا مسلمان نے کتابیہ سے پہر وہ مجوسیہ ہو گئی تو حرام ہو گئی وہ اوسپر اور فسخ ہوا نکاح اوسکا
اور اگر نکاح کیا یہودیہ سے پہر وہ نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ سے نکاح کیا پہر وہ یہودیہ ہو گئی نہیں فاسد ہوتا نکاح اوسکا اور اصل اسمیں یہہ ہی کہ ایک میاں بیوی میں
سے جب ایسا ہو جاوے کہ اگر از سر نو نکاح کیا جاوے تو نہ جائز ہو تو نکاح باطل ہوتا ہی پہر جبکہ فاسد ہوا نکاح بسبب مجوسی ہونیکی اگر ہوا فساد عورت کی جانب سے تو
ہو جاتی ہی تفریق اور عورت کو نہ مہر دینا آتا ہی اور نہ متعہ اگر ہو پہلی صحبت کرنیکی اوس سے اور اگر بعد صحبت کرنیکے فساد ہوا سارا مہر دینا آویگا اور اگر ہوا فساد جانب مرد
کیسے تو اگر ہوا پہلی صحبت کرنیکی پس اوسکو آدہا مہر دینا آویگا اگر تہا مہر معین اور اگر مہر معین نہیں تہا تو واجب ہوگا متعہ اور اگر ہوا فساد بعد صحبت کرنیکے تو مہر واجب ہوگا
مہر سارا اور نہیں جائز ہی مرتد کو نکاح کرنا مرتدہ سے اور نہ مسلمہ سے اور نہ کافرہ اصلیہ سے اور اسیطرح نہیں جائز نکاح مرتدہ کا ساتہہ کسیکی اور نہیں جائز نکاح مسلمہ کا مشرک
سے اور نہ کتابی سے اور حلال ہی عورت بت پرست اور مجوسیہ ہر کافر کی لیے مگر مرتد کی لیے نہیں جائز اور جائز ہی نکاح دینو نکا بعض کا بعض سے اگرچہ مختلف ہوں
دین اونکی اور جائز ہی نکاح کتابیہ کا مسلمہ پر اور مسلمہ کا کتابیہ پر اور یہہ دونوں نوبت میں قریب برابر ہیں اور آٹہویں قسم حرام ہیں عورتیں بسبب ملک کے
نہیں جائز عورتکو نکاح کرنا اپنی غلام سے اور نہ اوس غلام سے کہ مشترک ہو درمیان اوسکی اور درمیان غیر اوسکی اور باطل ہوگا نکاح اگر آ جاوے ملک نکاح پر اسطرح
کہ مالک ہو جاوے میاں بیوی میں سے ایک دوسرے کا یا بعض اوسکا اگر نکاح کرے مرد اپنی لونڈی سے یا اوس لونڈی سے کہ مالک ہو بعض اوسکا تو نہیں جائز
یہہ نکاح اور لکہا ہی علما نے کہ اس زمانہ میں اولی یہہ ہی کہ نکاح کر لیا کرے اپنی لونڈی سے اسلیے کہ شرائط لونڈی گری کی پائی جانا اس زمانہ میں مشکل ہیں پس اگر ہوگی
حرہ تو ہوگی صحبت حلال بسبب نکاح کے اور اگر خریدا مرد آزاد نے اپنی بیوی کو ساتہہ شرط خیار کی نہیں باطل ہوگا نکاح اوسکا نزدیک ابی حنیفہ کے اور نویں قسم
حرام ہیں عورتیں بسبب طلاقوں کی نہیں حلال مرد کو نکاح کرنا اوس عورۃ آزاد کی ساتہہ کہ تین طلاقیں دی ہوں اوسکو پہلی صحبت کرنے دوسرے

خاوند کی اور نہین حلال نکاح کرنا اوس لونڈی سی کہ اوسکو دو طلاقین دی ہون اور جیسیکہ نہین جائز ہی اوسکو نکاح کرنا اوس سی نہین درست اونکو صحبت کرنی اوس سی ساتھہ ملک یمین کی اور اگر نکاح کیا لونڈی سی پہر دو طلاقین دین اوسکو پہر خرید اوسکو اور آزاد کیا اوسکو نہین حلال مرد کو نکاح کرنا اوس سی یہانتک کہ نکاح کری غیر اوسکا اور صحبت کری اوس سی اور طلاق دی اوسکو اور ہو چکی عدہ اوسکی **مسائل متفرقہ** نکاح متعہ کا باطل ہی نہین مفید حلت کو اور نہین واقع ہو اوسپر طلاق اور نہ ایلاء اور نہ ظہار اور نہ وارث ہوتی ہین آپسمین اور نکاح متعہ یہہ ہی کہ کہی مرد اوس عورۃ کو کہ خالی ہو موانع سی تمتع یعنی فائدہ اوٹہاونگا ساتہہ تیری مدۃ دس روز تک مثلاً یا کہی چند روز یا کہی متمتع یعنی بہرہ مند کر مجکو نفس اپنی سی چند روز یا دس روز یا نہ ذکر کری دنوں کا عوض اتنی مال کی اور نکاح موقت بہی باطل ہی اور نہین ہی فرق درمیان مدۃ دراز اور کم مدۃ کی اور نہ درمیان مدۃ معلومہ کی اور مجہولہ کی اور اگر ذکر کرین دونون ایسی مدۃ کہ یقین ہی اوس مدۃ تک دونون نہین جینی کی مثلاً ہزار برس کی قید لگاوین تو ہو جاویگا نکاح اور باطل ہوگی شرط جیسیکہ اگر نکاح کرتا اوس سی قائم ہونی قیامت تک یا نکلنی دجال تک یا اوترنی عیسیٰ تک اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی مطلق اور اوسکی نیت مین یہہ ہی کہ رہونگا اوسکی ساتہہ ایک مدۃ تک کہ نیت مین ہی تو نکاح صحیح ہوا اور اگر نکاح کیا ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ طلاق دیدونگا اوسکو بعد ایک مہینی کی پس یہہ جائز ہی اور نہین مضائقہ ساتہہ نکاح کرنی نہاریات کی اور وہ یہہ ہی کہ نکاح کری ایک عورۃ سی اس شرط پر کہ بیٹہونگا ساتہہ تیری دنکو نہ راتکو اور جائز ہی مرد و عورۃ احرام باندہی ہوؤنکو نکاح کرنا حالت احرام مین اور ایسی ہی جائز ہی ولی محرم کو نکاح کر دینا اوس عورۃ کا کہ یہہ ولی ہی اوسکا اور جو عورۃ کہ دعوی کری ایک مرد پر اپنی نکاح کا اور گذاری گواہ پس کردی اوسکو قاضی بیوی اوسکی اور واقع مین اوسنی نکاح کیا نہا تو نہین مضائقہ اوسکو یہہ کہ رہوی ساتہہ مرد کی اور اگر عورۃ طلب کری مرد سی کرنا جماع کا جماع کری اوس سی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ رح کی ہی اور یہہ قول ابو یوسف رح کا بہی ہی ابتدا مین اور ابو یوسف کی قول آخر مین اور یہی ہی قول محمد رح کا نہین جائز اوسکو صحبت کرنی اوس سی پس گیجاویگی قضا حکم قاضی کی اسلیی شرط کیا گیا ہی یہہ کہ ہو عورۃ محل انشاء کی یہان تک کہ اگر ہو عورۃ خاوند والی یا غیر کی عدۃ مین یا اسنی اوسکو تین طلاقین دی ہون تو نہین جاری ہوگی قضا قاضی کی اور شرط کیا گیا ہی حاضر ہونا گواہونکا وقت قضا کی اکثر کی نزدیک اور اگر مرد دعوی کری عورۃ پر نکاح کا تو اوسکا بہی حکم ایسا ہی ہی اور اسیطرح اگر حکم کری قاضی طلاق کا ساتہہ گواہی جہوٹی کی باوجود جاننی عورۃ کی تو حلال ہوگا عورۃ کو نکاح کرنا اور سی بعد عدۃ کی اور حلال ہوگا نکاح کرنا گواہ کو اوس سی اور حرام ہوگی عورۃ خاوند اول پر اور نزدیک ابی یوسف کی نہ حلال ہوگا نکاح کرنا اول کی لیی اور نہ دوسری کی لیی اور نزدیک محمد رح کی حلال ہوگا نکاح اول کی لیی جبتک کہ نہ صحبت کریگا اوس سی دوسرا پس جبکہ صحبت کریگا اوس سی دوسرا حرام ہوجاویگی اول پر واسطی واجب ہونی عدۃ کی پہر دوسرا اوسکی لیی نہین حلال ہوگا نکاح کبہی دعوی کیا ایک مرد نی ایک عورۃ پر نکاح کا اور انکار کیا عورۃ نی پس صلح کی مرد نی عورت سی سو روپیون پر مثلاً اس شرط کہ اقرار کرے عورۃ نکاح کا پہر اقرار کیا عورۃ نی پس یہہ مال لازم ہوگا اور یہہ اقرار بمنزلہ انشاء نکاح کی ہوگا پس اگر ہو یہہ اقرار روبرو گواہونکی صحیح ہوگا نکاح اور جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی عند اللہ ہی اور اگر نہوا اقرار روبرو گواہونکی نہین منعقد ہویگا نکاح اور نہین جائز ہوگا عورۃ کو رہنا ساتہہ خاوند اپنی کی ہو الصحیح بعد الحمد تمام ہوا بیان محرمات کا فتاوی عالمگیری سی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَۃِ وَخَالَتِہَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کی اور پہوپہی اوسکی اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورۃ کی اور خالہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی **ف** پہوپہی اور خالہ سی عام پہوپہی اور خالہ مراد ہین خواہ حقیقی ہون خواہ مجازی یعنی اوپر کے درجہ کی جیسی دادا کی بہن اور نانی کی بہن مثلاً اسیطرح سی اور اوپر کے درجہ کی اور تخصیص پہوپہی اور خالہ کی اتفاقی ہی اسلیی کہ اونہین کا حال پوچہا ہوگا اوسکی جواب مین یہہ فرمایا والا جمع کرنا اور بعضی عورتونکا بہی حرام ہی چنانچہ بیان اسکا گذر چکا ہی ان شاء اللہ تعالیٰ **وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ** اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتی ہی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام ہوتی ہی

جنہنسی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** یعنی دودہ کی پینے سے حرام ہوتی ہیں جو کہ نسب کے سبب سے حرام ہوتی ہیں مگر کتنے ایک مسائل مستثنا کئے گئے ہیں اسلئے کہ کئی ایک احکام میں
فرق ہے درمیان نسب کے اور علاقہ دودہ کے چنانچہ بیان مفصل اسکا بیچ فائدے میں ہو چکا اور کہا نووی نے کہ اسمیں بیان ہے اسبات کا کہ علاقہ دودہ سے حرام ہو جاتی ہے نکاح
حلال ہوتی ہے نظر اور خلوۃ اور مسافرۃ لیکن نہیں مترتب ہوتی اوسپر تمام احکام نسب کے پس نہیں وارث ہوتی وہ لوگ آپسمیں اور نہیں واجب ہوتا کسی پر ان دونوں میں سے
نفقہ دوسرے کا اور نہیں آزاد ہوتا اوسپر ساتہہ ملک کے اور نہیں قطع ہوتا دودہ پلانیوالیسے قصاص ساتہہ مارڈالنے دودہ پینیوالیکے پس وہ دونوں مانند اجنبیوں کے ہیں ان
احکام میں ع ؛ **وَعَنْهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ
کہا آیا چچا میرا دودہ کے ناتے کا اور پروانگی مانگی مجہہ سے پاس آنیکی پس انکار کیا مینے اون سے یہانتک کہ پوچھون میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آنا اوسکا میرے پاس
درست ہے یا نہیں پس تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پوچہا مینے حضرت سے پس فرمایا تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس اذن دے اوسکو آنیکا کہا حضرت عائشہ نے
پس کہا مینے یا رسول اللہ سوا اسکے نہیں کہ دودہ پلایا مجکو عورت نے اور نہیں دودہ پلایا مجکو مرد نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ چچا تیرا ہے پس چاہیے
کہ داخل ہو تجہہ پر یعنی آوے تیرے پاس اور یہہ آنا اوسکا بعد اوسکے تہا کہ مقرر کیا گیا ہمپر پردہ کرنا یعنی اجنبیوں سے نہ قرابتیوں سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** چچا
نام اونکا افلح تہا بہائی ابو القعیس کا کہ وہ شوہر تہے حضرت عائشہ کے اور دودہ پلایا مجکو عورت نے یعنی حاصل ہوا ہے دودہ پلانا جانب عورت کیسے نہ جانب مرد کیسے پس گویا
کہ گمان کیا تہا حضرت عائشہ نے کہ دودہ پلانا عورتکا نہیں سرایت کرتا طرف مردونکی اوسپر حضرت نے پہر وہی فرمایا کہ چچا تیرا ہے شوق سے تیرے پاس آوے اور اس سے معلوم ہوا
کہ جیسے حرمت دودہ پینیکی دودہ پلانیوالیکی جانب میں ثابت ہوتی ہے ویسی ہی اوسکے خاوند کی جانب میں ہوتی ہے ع ؛ **وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ عَمِّكَ حَمْزَةَ فَإِنَّهَا أَجْمَلُ فَتَاةٍ فِي قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ
وَأَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے حضرت علی رض سے کہ اونہونے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیٹی
چچا اپنے کی کہ حمزہ ہیں پس تحقیق وہ خوبصورت ہے جوان عورتوں قریش کی میں پس فرمایا حضرت نے حضرت علی کو کہ کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بہائی ہے میرا
دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالی نے حرام کی سبب دودہ پینیکے وہ چیز کہ حرام کی سبب نسب کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** حضرت حمزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دودہ شریک بہائی یون ہوئے کہ ثوبیہ لونڈی تہی ابولہب کی اوسنے اول دودہ حضرت حمزہ کو پلایا اور بعد چار برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا
اور ثوبیہ نے جب خبر دی حضرت کی پیدا ہونیکی ابولہب کو تو ابولہب نے خوشی پیدا ہونی بہتیجے کیمیں اوس لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا سبب اسی خوشی کے گور میں ابولہب
کو پیر کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اسلیے کہ تولد حضرت کا پیر ہی کے دن ہوا تہا اور دودہ حضرت کو چار عورتوں نے پلایا حضرت کی والدہ نے اور حلیمہ نے اور ثوبیہ
نے اور ام ایمن نے کہ حضرت کے باپ کی لونڈی تہین ع ؛ مولانا **وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ
الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ وَفِي أُخْرَى لِأُمِّ الْفَضْلِ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ
هَذِهِ رِوَايَاتٌ لِمُسْلِمٍ** اور روایت ہے ام فضل سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں حرام کرتا یعنی نکاح کو ایکبار دودہ پی لینا یا دوبار دودہ پی لینا
یعنی ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا جیسا کہ کہا اور بیچ روایت عائشہ کے یون ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا اور اور روایت
ام الفضل سے یون آئی ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں حرام کرتا ایکبار داخل کرنا چہاتی کا یا دوبار داخل کرنا یہہ روایتین ہیں مسلم کی **ف** ظاہر ان روایتونسے
سمجہا جاتا ہے کہ دو بار [illegible] سے نکاح نہیں حرام ہوتا تین بار یا زیادہ چوسے تو حرام ہوتا ہے اور بعضے علما نے عمل بہی اسپر کیا ہے اور ہمارے نزدیک

اور اکثر اہل علم کے نزدیک یہہ ہی کہ برابر ہی قلیل اور کثیر دودہ کا بشرطیکہ بیچ مدت دودہ پینی کے ہووی کہ وہ دو برس ہین اکثر ونکی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے
نزدیک اڑہائی برس اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آیہ کلام اللہ کی وامہاتکم اللاتی ارضعنکم مطلق وارد ہوئی ہی اور خبر واحد صلاحیت اسکی کہتی نہین کہ مقید کرے
اطلاق کتاب کو اور اور دلیل انکی حدیث حضرت عائشہ کی ہی کہ وہ بہی مطلق وارد ہوئی ہی یحرم من الرضاعۃ مایحرم من الولادۃ اور امام شافعی نے کہا کہ پانچ
بار سی کم پیوی تو حرام نہین ہوتا اونکی دلیل حدیث مابعد کی ہی شرح ع **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ**
يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی
عائشہ سے کہ کہا تہا بیچ اوس چیز کے کہ اوتاری گئی قرآن مین یہہ کلام کہ دس بار دودہ پینا کہ یقینا معلوم ہو وجود اوسکا حرام کرتا ہی پہر منسوخ ہوا یہہ حکم ساتہہ پانچ
بار دودہ پینی کے کہ معلوم ہو یعنی بعد اوسکی یہہ حکم اوترا کہ پینا پانچ بار کا کہ معلوم ہو حرام کرتا ہی اس سے پہلا حکم منسوخ ہوا پہر وفات کیئی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
حالانکہ یہہ آیۃ پڑہی جاتی تہی قرآن مین نقل کی یہہ مسلم نے **ف** پہلی حکم یہی تہا کہ دس بار دودہ پیی تو حرام ہو پہر یہہ حکم منسوخ ہوا اور تلاوت بہی منسوخ
ہوئی اور حکم ہوا کہ پانچ بار پینا حرام کرتا ہی پہر یہہ رہا قرآن مین حضرت عائشہ کی قراۃ مین اور منسوخ اور پڑہنا اسکا اور صحابہ کی نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک حکم اسکا باقی ہی اور تلاوت
منسوخ اور امام اعظم اور اور علماء کی نزدیک حکم بہی اسکا منسوخ ہوا ساتہہ آیۃ وامہاتکم اللاتی ارضعنکم کی کہ مطلق وارد ہوئی ہی مولانا **وَعَنْهَا أَنَّ**
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ
مِنَ الْمَجَاعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکی پاس اور نزدیک اونکی تہا ایک شخص بیٹہا پس گویا کہ مکروہ جانا اوسکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا حضرت عائشہ نے کہ تحقیق یہہ شخص بہائی ہی میرا دودہ شریک فرمایا حضرت نے دیکہو یعنی سوچو اور پہچانو کہ کون ہی بہائی تمہارا
پس ہوا اسکی نہین کہ معتبر ہی مین دودہ پینا وقت بہوک کی ہی نقل کی بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی دودہ پینا شرع مین وہ معتبر ہی کہ قائم مقام طعام کے ہو
اور بہوک کو دفع کری اور یہہ بات خردسالی مین ہوتی ہی یہی تمام ہونے دو برس کے اکثر ونکی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک پہلے تمام ہونی اڑہائی برس
کے کہ اس مدت مین بچہ طعام سی سیر نہین ہوتا سوای دودہ کی حاصل یہہ کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین نہین ثابت ہوتی اور وہ شخص کہ حضرت عائشہ کی پاس
بیٹہا تہا اور اوسکو اونہون نے دودہ شریک بہائی کہا اونی بڑی عمر مین دودہ پیا تہا اور کہتی ہین کہ مذہب عائشہ کا یہہ تہا کہ حرمت دودہ پینی کی بڑی عمر مین بہی حاصل
ہو جاتی ہی شرح **وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي**
تَزَوَّجَ بِهَا فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلَى آلِ أَبِي إِهَابٍ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا مَا عَلِمْنَا أَرْضَعَتْ صَاحِبَتَنَا
فَرَكِبَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا
غَيْرَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عقبہ بیٹی حارث کی سی یہہ کہ اونہی نکاح کیا بیٹی ابو اہاب بیٹی عزیز کی سی پہر آئی ایک عورۃ اور کہا کہ تحقیق دودہ پلایا مینی عقبہ
اور اس عورت کو کہ نکاح کیا عقبہ نے اوس سی یعنی پس وہ عورۃ دودہ شریک بہن ہوئی عقبہ کی اور نکاح اونکا باطل ہوا پس کہا اوسکو عقبہ نے کہ نہین جانتا
مین کہ تحقیق تونی دودہ پلایا ہو مجہکو اور نہ خبر دی تونی مجہکو یعنی پہلی اس سی پس بہیجا عقبہ نے ایک شخص کو طرف لوگون ابی اہاب کے پس پوچہا اونسی کہ
تمہاری لڑکیکو دودہ پلایا ہی اس عورۃ نے پس کہا اونہون نے نہین جانتی ہم کہ دودہ پلایا ہو اس عورۃ نے ہماری لڑکیکو پس سوار ہو کر چلی عقبہ طرف نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی کہ تہی مدینہ مین اور پوچہا حضرت سی حکم اس نکاح کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسطرح نکاح مین رکہیگا اسکو اس حال مین
تحقیق کہا گیا ہی کہ دودہ شریک بہن تیری ہی پس جدا کردیا اوس عورۃ کو عقبہ نے اور نکاح کیا اوس عورۃ نے اور خاوند سی سوا اوسکی نقل کی یہہ بخاری
نے **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑی ہی امام احمد نی کہ ایک عورۃ کی گواہی دودہ کی مقدمہ مین قبول ہی اور امام اعظم اور اور اکثر علماء کی نزدیک

دودہ پلایا ایک دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں عادل سے ہوتا ہے اور جواب اس حدیث کا وہ یہہ دیتے ہیں کہ حضرت نے بنا بر احتیاط کی اور تقوی کو فرمایا کہ جمع رہنا اونہا دونوں کا مناسب نہیں ۱۲ ح وعن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم حنین بعث جیشا الی اوطاس فلقوا عدوا فقاتلوهم فظهروا علیهم واصابوا لهم سبایا فکان ناسا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم تحرجوا من غشیانهن من اجل ازواجهن من المشرکین فانزل الله فی ذلک والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم ای فهن لهم حلال اذا انقضت عدتهن رواه مسلم ۱۲ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے دن حنین کے بھیجا ایک لشکر طرف اوطاس کے کہ نام ہے ایک جگہہ کا نزدیک طائف کے پس ملے دشمنوں سے اور لڑے دشمنوں سے پس غالب آئے یہہ دشمنوں پر اور پائی واسطے اپنے بندی پس گویا کہ بعضے آدمیوں نے صحابیوں رسول خدا صلی الله علیه وسلم کے بیچ کیا صحبت کرنی اون لونڈیوں کے سے سبب ہونے خاوندوں اونکے کے مشرک تھے پس اوتاری الله تعالی نے اس مقدمہ میں یہہ آیۃ اور حرام کی گئی ہیں تم پر عورتیں خاوند والیاں مگر وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتہہ تمہارے یعنی وہ لونڈیاں کہ دار الحرب سے پکڑ لائے ہو لڑائی میں اور اونکے خاوند دار الحرب میں موجود ہیں پس یہہ لونڈیاں واسطے تمہارے حلال ہیں جسوقت کہ گذر جاوے عدۃ اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف عورۃ جو کسیکے نکاح میں ہو اوسے اور کسیکو نکاح کرنا اور اپنے تصرف میں لانا درست نہیں مگر کافروں کی بیبیاں کہ بندی میں پکڑی آویں اور خاوند اونکے دار الحرب میں موجود ہوں تو اونکو اپنے تصرف میں لانا درست ہے جسوقت کہ عدۃ اونکی گذر جاوے اور مراد عدۃ سے استبرا ہے یعنی اگر حاملہ ہو تو بچہ جن لے اور اگر حاملہ نہو تو ایک حیض گذر جاوے اگر حیض آتا ہو اوسکو والا ایک مہینا گذر جاوے پھر کہا طیبی نے کہ گئے ہیں ابن عباس طرف اسکی کہ لونڈی خاوند والی جسوقت بیچی جاوے تو ٹوٹ جاتا ہے نکاح اوسکا اور حلال ہوتی ہے مول لینے والیکو صحبت کرنی اوس سے بعد استبرا کے بسبب عام ہونی اس آیۃ کی اور اور سب علما کہتے ہیں کہ نکاح اوسکا نہیں ٹوٹتا ہے اور آیۃ خاص بندی کے حق میں نازل ہوئی ہے ۱۲ ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی ان تنکح المرأة علی عمتها او العمة علی بنت اخیها والمرأة علی خالتها او الخالة علی بنت اختها لا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری رواه الترمذی وابو داود والدارمی والنسائی وروایته الی قوله بنت اختها روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورۃ اوپر پھوپی اپنی کی یا پھوپی اوپر بھتیجی اپنی کی اور منع فرمایا اس سے کہ نکاح کیجاوے عورۃ اپنی خالہ پر یا خالہ اپنی بھانجی پر نہ نکاح کیجاوے چھوٹی ناتے والی بڑی ناتے والی پر اور نہ بڑی ناتے والی چھوٹی ناتے والی پر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور نسائی نے اور روایۃ نسائی کی لفظ بنت اختہا تک ہے ف نہ نکاح کیجاوے چھوٹی ناتے والی الخ یہہ تاکید ہے پہلے حکم کی اور مراد چھوٹی ناتے والی سے بھتیجی اور بھانجی ہیں اور مراد بڑی ناتے والی سے پھوپی اور خالہ حاصل یہہ کہ خالہ کو بھانجی اور بھانجی کو خالہ پر اور بھتیجی کو پھوپی پر اور پھوپی کو بھتیجی پر جمع کرنا نکاح میں درست نہیں لیکن بعد طلاق دینے ایک کے اونمیں سے اور بعد گذرنے اوسکی عدۃ کی یا بعد مرنے اوسکے دوسری سے نکاح کرنا درست ہے ۱۲ ح مولانا

وعن البراء بن عازب قال مر بی خالی ابو بردة بن نیار ومعه لواء فقلت این تذهب فقال بعثنی النبی صلی الله علیه وسلم الی رجل تزوج امرأة ابیه اتیه برأسه رواه الترمذی وابو داود وفی روایة له وللنسائی وابن ماجة والدارمی فامرنی ان اضرب عنقه واخذ ماله وفی هذه الروایة قال عمی بدل خالی اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھہ اوسکے نشان پس کہا میں نے کہاں جاتے ہو پس کہا بھیجا مجھکو نبی صلی الله علیه وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اوسنے اپنے باپ کی بیوی سے لاؤں میں حضرت کے پاس سر اوسکا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی میں ہے اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھکو حضرت نے یہہ کہ ماروں میں گردن اوسکی اور لیوں میں مال اوسکا اور اس روایت میں کہا چچا میرا بدلے ماموں میرے کے ف پس اختلاف ہوا کہ ابو بردہ بن نیار ماموں ہے براء بن عازب کا یا چچا اوسکا اور تھا نشان ساتھہ اوسکے دلالت کیلیے تا لوگ معلوم کریں کہ حضرت کا

بھیجا ہوا جاتا ہی کام فکر کرنیکی لیے اور کہا طیبی نی کہ حضرت نی جسکی گردن مارنیکا حکم کیا وہ اعتقاد رکھتا تھا حلال ہونی نکاح کا باپ کی بی بی کے ساتھ
جیسے کہ اعتقاد تھا اہل جاہلیت کا پس جو کوئی اعتقاد کرے حلال ہونی ایک چیز حرام کا وہ کافر ہوتا ہی اور جائز ہوتا ہی قتل کرنا اوسکا اور اوسکا مال لوٹ
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ
الْفِطَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حرام کرتی دودھ پینی سے کوئی قسم اوسکی مگر وہ قسم
کھولے انتڑیونکو یعنی بیچ پینی چہاتی کی اور ہووی پہلی وقت دودھ چہڑانے کے نقل کی یہہ ترمذی نی ف کہولے انتڑیونکو یعنی لڑکیکی انتڑیونکو مانند طعام کی اور واقع
ہووی جگہ غذا کی اور یہہ نہیں کہ ہو وہ بچہ عمر شیرخوارگی کی کہ دو برس یا اڑہائی برس ہیں مراد یہہ ہی کہ حرمت بسبب دودھ پینی کے بڑی عمر میں یعنی بعد دو برس یا
اڑہائی برس کی عمر کی ثابت نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی عمر میں یعنی دو برس یا اڑہائی برس کی عمر تک بچہ کو ہوتی ہی اور یہہ جو کہا کہ بیچ پینی چھاتی کی مقصود اس سی بیان
کرنا واقع کا اور صورت دودھ پلانی کا ہی کہ چھاتی سی دودھ پلایا کرتے ہیں والا شرط نہیں ہی بیچ ثابت ہونی حرمت دودھ پینی کی کہ چھاتیوں سی دودھ پیوے
یعنی برابر ہی کہ چھاتی سی دودھ پلاوے یا کسی چیز میں لیکر پلاوی مانند چمچہ وغیرہ کے حرمت ہر طرح ثابت ہو جاویگی اور پہلی وقت چھٹائی دودھ کے یعنی شرع میں
جو وقت چھٹانیکا مقرر ہی اوس سی پہلی ہو یہہ جملہ تاکید ہی بیان اوپر کی کلام کا اور فقہ میں لکھا ہی کہ نہیں اعتبار ہی دودھ چھٹانیکا پہلی وقت معین کے
یہانتک کہ اگر دودھ چھڑاوی بچہ کا پہلی وقت معین کے اور پہر دودھ پلاوے اوس مدت میں تو ثابت ہوتی ہی حرمت اور دودھ پلانا بعد مدت معین کے
درست نہیں اسلیے کہ دودھ جزو آدمی کا ہی اور نفع اوٹہانا جزو آدمی کی سی بغیر ضرورۃ کی حرام ہی اور ضرورۃ اسکی دفع ہوگئی اور بنا بر اسکے نہیں جائز ہی
بطور دوا کی استعمال کرنا آدمی کی دودھ کا اور اہل طب نی ثابت کیا ہی کہ بیٹی کا دودھ فائدہ کرتا ہی آنکہہ کو اور مشائخ نی اسمیں اختلاف کیا ہی بعضون
نے تو کہا کہ نہیں جائز ہی اور بعضون نے کہا جائز ہی جبکہ ظن غالب ہو کہ اس سی رمد جاتا رہیگا ۱۲ در مختار وَعَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حجاج بیٹی حجاج اسلمی کے سے کہ نقل کی اونسی اپنی باپ سی تحقیق اونسی کہا یا رسول اللہ کیا چیز دور کرتی ہی مجھسی حق دودھ
پینی کا فرمایا کہ مملوک یعنی بردہ غلام ہو یا لونڈی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نی ف یعنی پوچھنی والی نی پوچھا کہ کونسی چیز ہی کہ
اوسکو ادا کرنیسی حق دودھ پلانیوالی کا ادا ہو حضرت نی فرمایا کہ بردہ دینی سی دودھ پلانیوالی کو حق اوسکی دودھ پلانیکا ادا ہوتا ہی چونکہ دودھ پلانیوالی
خدمت کرتی ہے دودھ پینی والیکی اوسکی بدلے میں اوسکو بہی خادم دیجیے تا خدمت کرے اوسکی ۱۲ ط وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ الْغَنَوِيِّ قَالَ
كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ فَبَسَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِدَاءَهُ حَتَّى قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبَتْ
قِيلَ هَذِهِ أَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی طفیل غنوی سی کہ کہا تہا میں بیٹہا ہوا ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی کہ ناگہان آئی ایک عورۃ یعنی حضرت حلیمہ پس بچہا دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چادر اپنی یعنی اوسکی تعظیم اور خوش کرنیکی لیے یہانتک کہ بیٹہہ گئی وہ چادر پر
پس جب چلی گئی وہ کسی جگہہ یعنی اور تعجب کیا لوگون نی سبب تعظیم کرنے اوسکیکے اور بیٹہہ جانی اوسکی کی چادر مبارک پر کہا گیا کہ اس عورۃ نی دودھ پلایا تہا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کی یہہ ابو داود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَلَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَسْلَمْنَ مَعَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ غیلان
بن سلمہ ثقفی مسلمان ہوا اس حال میں کہ اوس پاس تہیں دس عورتیں جاہلیت میں اور عورتیں بہی مسلمان ہوئیں ساتہہ اوسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
رکہہ تو چار عورتونکو یعنی اپنی نکاح میں اور جدا کر تو باقیونکو نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس سی معلوم ہوا کہ نکاح کافرونکا صحیح ہی

یہاں تک کہ جب مسلمان ہوں تو حکم انکو یہی ہے ساتھ تجدید نکاح کے مگر جبکہ انکے نکاح میں ایسی عورتیں ہوں کہ جائز نہیں ہے جمع کرنا انکا نکاح میں اور یہہ بھی ہے مذہب امام
اس سے انہیں جائز ہی نکاح کرنا زیادہ چار عورتوں سے اور یہہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اسلام ایک کا مرد و عورۃ میں سے موجب تفرق کا نہیں بلکہ مرتد ہونیکی جیسا کہ مذہب
حنفیہ کا ہی ت ع ؏ وَعَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي خَمْسُ نِسْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَارِقْ وَاحِدَةً
وَأَمْسِكْ أَرْبَعًا فَعَمَدْتُ إِلَى أَقْدَمِهِنَّ صُحْبَةً عِنْدِي عَاقِرٍ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً فَفَارَقْتُهَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی نوفل بیٹے معاویہ سے
کہ کہا مسلمان ہوا میں اور تہیں نکاح میرے میں پانچ عورتیں پس پوچھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم انکا پس فرمایا چھوڑ دے ایک کو رکھ چار کو پس قصد
کیا مینے طرف پہلی نکاحی پانچ کی کہ سب سے پہلے تہی صحبت میں نزدیک میرے بانجھ برس ساٹھ سے پس جدا کر دیا مینے اسکو نقل کی شرح السنۃ میں وَعَنِ
الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ قَالَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ
أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ضحاک بیٹے فیروز دیلمی کہسے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی فیروز سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہوا اور نکاح
میرے میں دو بہنیں ہیں فرمایا اختیار کرلے اون دونوں میں سے ایک کو جسکو چاہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف کہا مظہر نے کہ مذہب
شافعی اور مالک اور احمد کا یہہ ہے کہ اگر اسلام لاوے ایک شخص اور اوسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں کہ وہ بہی اسلام لائی ہوں ساتھ اوسکے تو جائز ہی اوسکو کہ اختیار کرے
ایک کو اون دونوں میں سے خواہ پہلی نکاحی کو خواہ دوسری کو اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اگر نکاح کیا تہا اون دونوں سے ساتھ تو نہیں جائز ہے کہ اختیار کرے کسی ایک کو اون دونوں میں سے
اور اگر نکاح کیا تہا اون دونوں سے آگے پیچھے تو جائز ہی اوسکو اختیار کرے اوس عورتکو کہ جس سے نکاح اول کیا تہا نہ دوسری کو ؏ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَجَاءَ زَوْجُهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ وَعَلِمَتْ بِإِسْلَامِي فَانْتَزَعَهَا
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا الْآخَرِ وَرَدَّهَا إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ النِّسَاءِ رَدَّهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ عَلَى أَزْوَاجِهِنَّ عِنْدَ اجْتِمَاعِ الْإِسْلَامِ
بَعْدَ اخْتِلَافِ الدِّينِ وَالدَّارِ مِنْهُنَّ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ مُغِيرَةَ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فَأَسْلَمَتْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ
الْإِسْلَامِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ ابْنَ عَمِّهِ وَهْبَ بْنَ عُمَيْرٍ بِرِدَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَانًا لِصَفْوَانَ فَلَمَّا قَدِمَ جَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْيِيرَ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ حَتَّى أَسْلَمَ فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهُ وَأَسْلَمَتْ أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ امْرَأَةُ عِكْرِمَةَ بْنِ
أَبِي جَهْلٍ يَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا مِنَ الْإِسْلَامِ حَتَّى قَدِمَ الْيَمَنَ فَارْتَحَلَتْ أُمُّ حَكِيمٍ حَتَّى قَدِمَتْ عَلَيْهِ الْيَمَنَ فَدَعَتْهُ إِلَى
الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمَ فَثَبَتَا عَلَى نِكَاحِهِمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ مُرْسَلًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا مسلمان ہوئی ایک عورۃ پہر نکاح
کیا یعنی ایک شخص سے پہر آیا پہلا خاوند اوسکا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں مسلمان ہو اتہا اور جانا تہا اسنے اسلام میرا یعنی اور باوجود
اسکے نکاح کیا پس نکالا اوس عورۃ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے خاوند کے نکاح سے اور حوالہ کیا اوس عورتکو طرف خاوند پہلے اوسکے کے اور ایک روایت
میں یہہ ہی کہ اوس پہلے خاوند نے کہا کہ وہ عورۃ مسلمان ہوئی ساتھ میرے پس حوالہ کی حضرت نے وہ عورۃ اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے اور روایت کی گئی شرح السنۃ
میں کہ تحقیق کتنی ہی عورتیں تو انکو پہیر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ پہلے نکاح کے اونکے خاوندوں پر نزدیک جمع ہونے اسلام خاوند اور بی بی کے پیچھے مختلف ہونے دین کے
اور ملک کے اونہیں سے یعنی اون عورتوں میں سے کہ پہیر اونکو حضرت نے اونکے خاوندوں پر ساتھ پہلے نکاح کے بیٹی ولید بیٹے مغیرہ کی تہی نکاح میں صفوان بیٹے امیہ کے پس
اسلام لائی وہ دن فتح مکہ کے یعنی خاوند کے پہلے اور بہاگ گیا خاوند اوسکا اسلام لانے سے پس بہیجا حضرت نے طرف اوسکی بیٹے چچا اوسکے کو کہ نام اوسکا
وہب بن عمیر تہا ساتھ چادر شریف اپنی کے رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام واسطے امان دینے صفوان کو یعنی قتل و تعرض سے پس جب آیا صفوان اظہار کیا

واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر کرنا چار مہینے کا یہانتک کہ مسلمان ہوا صفوان یعنی ہوئیکی مسلمان ہونیکی دو مہینے بعد اپنی عورت یعنی ولید کی بیٹی کی بیوی اوسکی تہی
اوسکے نکاح میں پہرا اون عورتوں میں سے مسلمان ہوئی ام حکیم بیٹی حارث بیٹی ہشام کی عورۃ عکرمہ بیٹے ابو جہل کی دن فتح مکہ کی یہہ اور بہاگا خاوند اوسکا یعنی
عکرمہ اسلام لانے سے یہانتک کہ آیا یمن میں پہر چلی ام حکیم یعنی پیچہ طلب خاوند کی ساتہہ حکم آنحضرت کے یہانتک کہ آئی خاوند کی پاس یمن میں پس بلایا خاوند کو طرف اسلام
کی پس مسلمان ہوا اپس رہے دونوں اپنے نکاح پر نقل کی یہہ مالک نے ابن شہاب سے بطریق ارسال کے ف یہہ مختلف ہوئی دین اور مالک کہا مظہر نے کہ یعنی
جب اسلام لاوے خاوند اور بیوی پہلی گذرنے عدۃ کی تو ثابت رہتا ہے نکاح دونوں میں برابر ہے کہ ہوئے اکیلے یہہ جیسے دونوں کتابی ہوتی یا بت پرست ہوتے یا
ایک اون دونوں میں سے ہوتا ایک دین پر اور دوسرا اور دین پر اور برابر ہے کہ ہوتے دونوں دار الاسلام میں یا دار الحرب میں یا ایک اون دونوں میں سے ہوتا بیچ ایک کے
اون دونوں میں اور دوسرا اور میں اور یہی مذہب شافعی اور احمد کا ہے اور کہا ابو صنیفہ نے کہ نہیں حاصل ہوتی فرقت دونوں میں مگر سبب ایک چیز کے تین چیز میں
سے یا تو عدۃ ہو چکی یا عرض کرے اسلام جو کہ مسلمان ہو دوسرے پر اور وہ نہ قبول کرے یا انتقال کرے ایک اون دونوں کا دار الاسلام سے طرف دار الحرب کے یا دار الحرب سے
طرف دار الاسلام کی اور برابر ہے اون کی نزدیک اسلام لانا پہلے دخول کے اور بعد دخول کے اور سیر کرنا چار مہینے کا یعنی حکم کیا کہ چار مہینے تک یا امن میں
پہرا کرے درمیان مسلمانوں کے تاکہ دیکہے خصلت اونکی پس پہر گیا اوسمیں چند روز پہر نصیب فرمایا اوسکو اللہ تعالی نے اسلام ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**
فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ الْآيَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
روایت ہے ابن عباس سے کہا حرام کی گئیں نسب سے سات عورتیں اور مصاہرت سے سات پہر پڑہی یہہ آیت حرام کی گئیں تم پر مائیں تمہاری آخر آیہ تک نقل کی یہہ بخاری نے
ف نسب سے سات عورتیں یہہ حرام ہیں ماں اور بیٹی اور بہن اور پہوپی اور خالہ اور بہتیجی اور بہانجی اور مصاہرت کہتے ہیں اوس قرابت کو کہ سبب نکاح کے
حاصل ہو پس مصاہرۃ کی علاقہ سے چار عورتیں تو ہمیشہ کو حرام ہیں ماں بیوی کی اور بیویاں بیٹے اور پوتوں کی اگرچہ نیچے کے درجہ میں ہوں اور باپ دادا کی
بیویاں اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہوں اور بیٹی اوس بیوی کی کہ صحبت کی ہو اوس سے اور تین عورتیں ہیں مصاہرت کے علاقہ میں کہ ہمیشہ کو حرام نہیں سو کی
بہن اور پہوپی اور خالہ اور آیہ مذکورہ سند کی لیے پڑہی کہ اسمیں جو عورتیں کہ نسب کی حرام ہیں سب مذکور ہیں اور علاقہ مصاہرۃ سے جو حرام ہیں اکثر
اونکی اسمیں مذکور ہیں اور ساری آیہ یوں ہی حرمت علیکم امہاتکم وبناتکم واخواتکم وعماتکم وخالاتکم وبنات الاخ وبنات الاخت وامہاتکم اللاتی ارضعنکم
واخواتکم من الرضاعۃ وامہات نسائکم وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم وحلائل ابنائکم الذین
من اصلابکم وان تجمعوا بین الاختین الا ما قد سلف ان اللہ کان غفورا رحیما ع **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ**
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا وَإِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا
وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يَنْكِحَ أُمَّهَا دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ مِنْ قِبَلِ
إِسْنَادِهٖ وَإِنَّمَا رَوَاهُ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَهُمَا يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيْثِ روایت ہے عمرو بن
شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ
سے پہر صحبت کرے اوس سے پس نہیں درست اوسکو نکاح کرنا اوسکی بیٹی سے اور اگر نہیں صحبت کی اوس سے پس چاہیے نکاح بیٹی اوسکی سے یعنی بعد طلاق دینے
اوس عورۃ کے یا بعد مر جانے اوسکے اور جمع کرنا ماں اور بیٹی کا درست نہیں اور جو شخص کہ نکاح کرے کسی عورۃ سے پس نہیں حلال ہے نکاح کرنا ماں اوسکی کا
صحبت کی ہو اوس عورۃ سے یا نہ صحبت کی ہو اوس سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث نہیں صحیح سبب اسناد کے سوا اسکی نہیں کہ روایت کیا اسکو ابن
لہیعہ اور مثنی بیٹے صباح کے نے عمرو بن شعیب سے اور وہ دونوں نسبت طرف ضعف کے کیے جاتے ہیں بیچ نقل کرنے حدیث کے ف بیٹی کو مقدم میں جمع اسحدیث

ہیں فرمایا یہہ مضمون اس آیت سے ثابت ہی وربائبکم اللاتی فی حجورکم من نسائکم اللاتی دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم اور ماں کی مقید نہیں جو فرمایا ہی بہہ مطلق وارد ہوئی اس آیت کی فرمایا وامہات نسائکم اور سبب نشاء کی یعنی سبب آنے یون کہ یہہ صحیح نہیں ہی اگرچہ صحیح ہی باعتبار معنی کی بسبب مطابق ہونیکی ساتھ آیت مذکورہ کی ع

باب المباشرة

باب ہی بیچ بیان صحبت کرنیکے عورتوں سی **الفصل الاول** عن جابرٍ قال کانت الیہود تقول اذا اتی الرجل امراتہ من دبرہا فی قبلہا کان الولد احول فنزلت نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم متفق علیہ روایت ہی جابر سی کہا تہی یہود کہتی جسوقت کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سی پیچہی کیطرف سے اوسکے اگلی جانب میں ہوتا ہی لڑکا بہینگا پس اوتری یہہ آیت کہ عورتیں تمہاری بیویاں اور لونڈیاں کہیتی ہیں تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی میں جسطور سی چاہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی یہود کہتی تہی کہ اگر آدمی عورت سی صحبت اسطور سی کرے کہ اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر یا بیٹہہ کر ستر اپنا اوسکی اگلی ستر میں داخل کرے تو اوس جماع سی لڑکا بہینگا پیدا ہوتا ہی پس اونکی اس وہم کی رد کرنیکی لیے یہہ آیت اوتری کہ تمہاری بیویاں تمہاری کہیتیاں ہیں یعنی جگہہ پیدا ہونی اولاد تمہاری کی ہیں جیسی زمین کہیتی پیدا ہونیکی جگہہ ہی اور جگہہ اوسکی شرمگاہ ہی نہ مقعد اسلیے کہ مقعد جگہہ پاخانہ کی ہی جگہہ کہیتی کی نہیں تو تم اپنی کہیتی میں جسطرح چاہو کہڑے یا بیٹہے یا لیٹی یا پیچہے سے اگلی ستر میں یا آگی سی اگلی ستر میں حاصل یہہ کہ جسطرح صحبت کرو درست ہی اور کچہہ مضر نہیں بشرطیکہ آگی کی جانب میں ہو اور پیچہی کی ستر میں یعنی اغلام کرنا سب کی نزدیک حرام ہی ۱۲ ع **وعنہ** قال کنا نعزل والقراٰن ینزل متفق علیہ وزاد مسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینہنا اور روایت ہی جابر سی کہا تہی ہم عزل کرتے اوس حال میں کہ قرآن اوترتا تہا یعنی حضرت کے زمانہ میں کہ وحی اوترتی تہی ہم عزل کرتے تہے اور نہی نہ آئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس نہ منع کیا ہمکو **ف** معنی عزل کے یہہ ہیں کہ مرد عورت سی صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگے تو ستر اپنا عورت کی شرمگاہ میں سے نکالکر باہر منزل ہو کہا ابن ہمام نے کہ عزل جائز ہی نزدیک اکثر علماء کی اور مکروہ رکہا ہی اسکو ایک جماعت نے صحابہ وغیرہم سی اور صحیح یہہ ہی کہ جائز ہی اور در مختار نے لکہا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا اپنی لونڈی سی بغیر اذن اوسکے اور منکوحہ اگر آزاد ہو تو اوسکے اذن سی جائز ہی اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکی مالک کی اجازت سی جائز ہی اور سید نے لکہا ہی کہ جائز کہا ہی شافعی نے عزل کو لونڈی سی برابر ہی کہ منکوحہ ہو یا مملوکہ اور آزاد عورت سی صحبت کرنے میں عزل کرے تو اذن لیلے اوس سی اور کہا نووی نے کہ ہماری نزدیک عزل مکروہ ہی اسلیے کہ سبب ہی قطع نسل کا ۱۲ ع **وعنہ** قال ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان لی جاریۃ ہی خادمتنا وانا اطوف علیہا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنہا ان شئت فانہ سیاتیہا ما قدر لہا فلبث الرجل ثم اتاہ فقال ان الجاریۃ قد حبلت فقال قد اخبرتک انہ سیاتیہا ما قدر لہا رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تحقیق ایک شخص آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میری پاس ایک لونڈی ہی کہ وہ خدمت کرتی ہی ہماری اور میں صحبت کرتا ہوں اوس سی اور مکروہ جانتا ہوں یہہ کہ حاملہ ہو پس فرمایا حضرت نے عزل کر اوس سی اگر چاہی تو پس تحقیق پیدا ہوگی اوس سی وہ چیز کہ مقدر ہی پس درنگ کی اوس شخص نے ایک مدت پہر آیا حضرت کی پاس اور کہا کہ تحقیق لونڈی حاملہ ہوگئی پس فرمایا کہ تحقیق خبر دی تہی میں تجہکو کہ تحقیق پیدا ہوگی اوس سی وہ چیز کہ مقدر ہی واسطے اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اسمیں دلالت ہی اوپر الحاق کرنے لڑکے باوجود عزل کے انتہی اور ابن ہمام نے کہا کہ اگر عزل کرے باذن یا بغیر اذن اور ظاہر ہو حمل تو آیا جائز ہی نفی کرنی اوس حمل کی یا نہیں کہا علماء نے کہ اگر نہ عود کیا تہا طرف عورت کی یا عود کیا تہا بعد پیشاب کرنیکی تو جائز ہی نفی اوس حمل کی اور اگر پیشاب نہیں کیا تہا پہلی عود کرنیکی تو نہیں جائز ہی اسیطرح منقول ہی علی رضی سی اسلیے کہ بقیہ منی کا ذکر میں تہا وہ گر پڑا رحم میں اور اسیطرح کہا ابو حنیفہ نے اوس شخص کے حق میں کہ غسل جنابت کیا پہلی پیشاب کرنیکی پیشاب کیا باہر نکلی منی تو واجب ہی پہر کرنا غسل کا ۱۲ ع **وعن ابی سعید الخدری** قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم في غزوة بني المصطلق فأصبنا سبيا من سبي العرب فاشتهينا النساء واشتدت علينا العزبة وأحببنا العزل
فأردنا أن نعزل وقلنا نعزل ورسول الله صلى الله عليه وسلم بين أظهرنا قبل أن نسأله فسألناه عن ذلك فقال ما عليكم
أن لا تفعلوا ما من نسمة كائنة إلى يوم القيامة إلا وهي كائنة متفق عليه اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ غزوہ بنی المصطلق کے پس پائی ہمنے بندی بندی عرب کیسی یعنی پکڑ لائی لونڈی غلام پس رغبت کی ہمنے عورتوں کی یعنی صحبت کرنیکی
عورتوں سے اور سخت مشکل ہوا ہمپر مجرد رہنا اور چاہا ہمنے عزل کرنا یعنی لونڈیوں سے بخوف حمل رہنے کے پس ارادہ کیا ہمنے عزل کرنیکا اور کہا ہمنے یعنی اپنے دلوں میں
یا آپسمیں کہ عزل کرتے ہیں ہم اسحال میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان ہمارے ہیں پہلے اس سے کہ پوچھیں ہم اونسے کہ آیا جائز ہی یا نہیں پھر پوچھا ہمنے اونسے حکم
اسکا پس فرمایا نہیں نقصان تمکو یہہ کہ نہ کرو عزل کو نہیں کوئی جان پیدا ہونیوالی قیامت تک مگر کہ وہ ہونیوالی ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
بندی عرب کی سے کہا نووی نے کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ عرب پر بہی جاری ہوتا ہی رق یعنی وہ بہی لونڈی غلام ہوجاتے ہیں جبکہ وہ مشرک ہوں اسلیے کہ بنی المصطلق
قبیلہ ہی خزاعہ میں سے اور وہ عرب ہیں اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور کہا ابوحنیفہ نے اور شافعی نے قول قدیم میں کہ نہیں جاری ہوتا ہی اونپر رق بسبب شرافت
اونکی اور لفظ ان لا تفعلوا میں ساتھ زبر اور زیر ہمزہ کے ہی کہا نووی نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ نہیں تمپر ضرر بیچ ترک کرنے عزل کے اسلیے کہ جو نفس کہ مقدر کیا ہی اللہ
تعالی نے پیدا کرنا اوسکا پیدا کریگا اوسکو برابر ہی کہ عزل کرو یا نکرو پس سبب کیا جائز ہوا عزل ت ع وعنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
العزل فقال ما من كل الماء يكون الولد وإذا أراد الله خلق شيء لم يمنعه شيء رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا پوچھے گئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم عزل کرنے سے کہ کیا جائز ہی یا نہیں پس فرمایا نہیں تمام آب منی سے فرزند اور جسوقت کہ ارادہ کرتا ہی اللہ تعالی پیدا کرنے کسی چیز کا
تو نہیں باز رکہتی اوسکو کوئی چیز نقل کی یہہ مسلم نے ف اگر کوئی کہی کہ یہہ جواب مطابق سوال کی کیونکر ہوا تو جواب یہہ ہی کہ معنی سوال کی یہہ ہیں کہ لوگوں نے
اذن انکا عزل کے بیچ بخوف فرزند ہونیکی پس جواب دیا گیا کہ تم گمان کرتے ہو کہ گرنا آب منی کا سبب ہے پیدائش کا اور عزل کرنا سبب ہے نہ پیدا ہونیکا اور یہی
اسطرح نہیں اسلیے کہ نہیں ہوتا فرزند ہر آب منی سے اکثر منی گرتی ہی اور بچہ اوس سے نہیں ہوتا اور بعض اوقات عزل کرتے ہیں اور بچہ پیدا ہوجاتا ہی پس پیدا ہونا
بچہ کا موقوف ہی ارادہ اللہ پر نہ گرانے منی پر اور اسیطرح نہونا بہی موقوف ہی اوسکی ارادہ پر نہ عزل پر لیکن عادت اللہ یون جاری ہوئی ہی کہ فرزند
نطفہ سے پیدا ہوتا ہی پس ہوسکتا ہی کہ بیچ صورت عزل کے بے اختیار کچھہ نطفہ سے رحم میں جا پڑے اور بچہ بن جاوے اور اگر تقدیر الہی میں پیدا ہونا ہی بچہ اوسکا
تو بغیر نطفہ کے بہی وہ پیدا کرسکتا ہی اور ان حدیثوں سے رخصت عزل کی سمجھی جاتی ہی لیکن اشارہ ہی اسپر کہ مکروہ ہی کرنا اوسکا اور مذہب ہمارا
اور اکثر علما کا جو اسمین ہی بیان اوسکا بیچ فائدہ حدیث جابر کے گذر چکا پہلی فصل ح وعن سعد بن أبي وقاص أن رجلا جاء إلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال إني أعزل عن امرأتي فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لم تفعل ذلك فقال الرجل أشفق على
ولدها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان ذلك ضارا ضر فارس والروم رواه مسلم اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص
سے یہہ کہ ایک شخص آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق میں عزل کرتا ہون عورۃ اپنی سے پس کہا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کیون کرتا ہی تو یہہ پس کہا اوس شخص نے کہ ڈرتا ہون میں اوپر لڑکے اوسکے کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہہ ضرر کرتا تو
ضرر کرتا فارس اور روم کو نقل کی یہہ مسلم نے ف ڈرتا ہون میں الخ یعنی بیوی اسکی ایک کو دودہ پلاتی ہی ڈرتا ہون کہ اگر عزل نکرون اوس سے تو حاملہ ہوجائیگی
اور صورت میں حمل کے دودہ پلانا بچہ کو ضرر کریگا یہہ اور معنی اسلیے کہا کہ اعتقاد قوم کا یہہ تہا کہ جماع کرنا حالت دودہ پلانے میں اور حمل میں دودہ پلانا ضرر کرتا ہی اوس
بچہ کو کہ دودہ پلاتی ہی عورۃ بسبب فساد دودہ کی اور دودہ بہی حمل کیوقت کم ہوجاتا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ اگر یہہ بات ضرر کرنیوالی ہوتی تو ضرر کرتی

فارس اور روم کو کہ عادت اونکی ہی اسکے کرنیکی چونکہ اونکو ضرر نہین کرتی معلوم ہوا کہ یہہ مضر نہین پس عزل مت کرنیکہ بخوف حاملہ ہونی عورتکی اور اسمین بالفعل ہیچ
نہی کہ عزل سی پس نسخ وَعَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ
أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ فَنَظَرْتُ فِي الرُّوْمِ وَفَارِسَ فَإِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ أَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَأَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ وَهِيَ وَإِذَا الْمَوْؤُدَةُ سُئِلَتْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جدامہ بیٹی وہب کیسی کہ کہا حاضر ہوئی مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ کتنی لوگون کے اسحال مین کہ وہ فرماتی تہی تحقیق قصد کیا مینی یہہ کہ منع کرون مین غیلہ سی پہر دیکہا مینی بیچ حال روم اور فارس کی کہ
وہ غیلہ کرتے ہین اپنی اولاد کو پس نہین ضرر کرتا اونکی اولاد کو یہہ کچہہ پہر پوچہا لوگون نی حضرت سی حکم عزل کرنیکا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
یہہ عزل کرنا زندہ گاڑ دینا ہی بچہ کا پوشیدہ اور یہہ خصلت بری داخل ہی اس آیۃ کریمہ مین اور جسوقت جیتی گاڑی پوچہی جاوے گی نقل کی یہہ مسلم نے ف غیلہ
ساتہہ زیر غین کی کہتی ہین کہ کہتی ہین دودہ پلانیکو حالت حمل مین اور نہایہ مین لکہا ہی کہ غیلہ یہہ ہی کہ جماع کری آدمی اپنی بیوی سی حالت دودہ پلانی مین پس عرب احتراز
کرتے تہی غیلہ سی بگمان اسکی کہ یہہ ضرر کرتا ہی بچہ کو پس حضرت نی بہی چاہا کہ منع کرین اس سی اسلیے پہر دیکہا فارس اور روم کو کہ وہ یہہ کرتے ہین اور کچہہ ضرر اونکی اولاد
کو نہین پہنچا پس نہ منع کیا اس سی اور وأد کہتی ہین جیتا بچہ گاڑ دینی کو عرب جیتی بیٹی کو گاڑ دیتی تہی بخوف تنگدستی اور لاحق ہونی عار کی پس حضرت نے فرمایا کہ عزل کرنا وأد
پوشیدہ ہی اور یہہ دلیل ہی اونکی کہ نہین جائز رکہتی عزل کو اور جو کہ جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ یہہ منسوخ ہی یا تہدید ہی یا بیان اولی ہی اور مروی ہی اونکی یہہ کہ
بیٹہی حضرت عمر کے پاس حضرت علی اور زبیر اور سعد رضی اللہ تعالی عنہم ایک جماعت مین اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پہر ذکر کیا آپسمین عزل کا پس کہا صحابہ
نی کہ نہین مضائقہ اسکا پہر کہا ایک شخص نے اونمین سی کہ لوگ کہتی ہین کہ یہہ موؤدہ صغری ہی پس کہا حضرت علی رض نی کہ حاصل اوسکا یہہ ہی کہ نہین ہوتا موؤدہ
یہانتک کہ پڑی جان بچہ مین یعنی بعد پڑنے جانکی اسقاط حمل کری یا آپ سی پیدا ہو جیتا جاگتا اور اوسکو گاڑ دی تو وہ موؤدہ ہی پس کہا حضرت عمر رض نی کہ سچ کہا تمنی
عمر دراز کری اللہ تعالی تمہاری اور جب تک کہ بچہ مین جان نہ پڑی اسقاط حمل جائز ہی اور جان پڑتی ہی بچہ مین ایک سو بیس روز مین بعد حمل رہنی کے اور بعضون
نی کہا کہ یہہ نہین دلالت کرتی ہی حرمت عزل پر بلکہ دلالت کرتی ہی کراہت پر اس لیے کہ نہین ہی یہہ بیچ حکم وأد حقیقی کی اسواسطی کہ اسمین ہلاک کرنا انسان
کا ہوتا ہی بلکہ مشابہ ہی اوسکی اسلیے اسکو وأد پوشیدہ فرمایا کہ وہ بیچ ضایع کرنے نطفہ کے کہ مہیا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی فرزند پیدا ہونیکی لیے مشابہ ہی ہلاک
کرنی فرزند کی اور گاڑ دینی اوسکی کو جیتا اور کہا ابن ہمام نے کہ صحت کو پہنچا ہی ابن مسعود کہ اونہون نے فرمایا کہ عزل موؤدہ صغری ہی اور ابی امامہ سی ہی کہ
وہ پوچہی گئی حکم عزل سی پس کہا اونہون نے کہ نہین دیکہا مینی کسی مسلمان کو کہ کرتا ہو یہہ اور ابن عمر رض سی ہی کہ حضرت عمر نی مارا عزل کرنی پر بعضی شخصونکو اور
حضرت عمر اور حضرت عثمان سی ہی کہ منع کرتی تہی عزل سی انتہی اور ظاہر یہہ ہی کہ نہی محمول ہی تنزیہ پر نسخ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَعْظَمَ الْأَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ إِنَّ مِنْ أَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلَ
يُفْضِيْ إِلَى امْرَأَتِهِ وَتُفْضِيْ إِلَيْهِ ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق بڑی امانت
نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کے اور بیچ ایک روایت کی تحقیق بدترین لوگونکا نزدیک خدا کے باعتبار مرتبہ کی دن قیامت کو وہ شخص ہی کہ پہنچی طرف
عورۃ اپنی کے یعنی صحبت کرے اوس سے اور پہنچے عورۃ طرف اوسکی پہر ظاہر کرے بہید اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے ف تحقیق بڑی امانت الخ کہا
طیبی نی کہ لفظ بہت بڑی امانت کہ خیانت کیجیے اوسمین آدمی پوچہا جاویگا دن قیامت کی امانت اوس شخص کی ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سی
پہر افشا کرے بہید اوسکا اور کہا اشرف نی کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ بہت بڑی خیانت امانتکی نزدیک اللہ تعالی کی دن قیامت کی خیانت اوس شخص کی
ہی کہ صحبت کرے اپنی بیوی سی پہر افشا کری اوسکی بہید کو اور افشا کرنے بہید سی مراد یہہ ہی کہ کہنا یہہ لوگون سی جو کچہہ گذرا ہی اوسمین اور اوسکی

بیوی مین قسم کلام اور افعال سے جیسے عادت ہی رزالون کی یا افشا کرے کسی عیب کو اوسکی عیبون مین سے یا ذکر کرے اوسکی خوبیون مین سے اوس چیز کو کہ واجب ہی شرعا یا عرفا چھپانا اوسکا اور کہا ابن ملک نے کہ مراد یہہ ہی کہ افعال و اقوال ہر ایک کے خاوند اور بیوی مین سے امانت رکھی گئی ہین دوسرے کے پاس پس جو کوئی فشا کرے اون دونون مین سے اوس چیز کو کہ مکروہ رکھے اوسکو دوسرا پس خیانت کی اوسنے اوسکی کہا ایک ادیب نے کہ ارادہ کرتا ہو مین طلاق دینے بیوی اپنی کا لوگون نے کہا کیون کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب اپنی بیوی کا پھر جب طلاق دی اوسکو لوگون نے کہا کیون طلاق دی تو نے کہا کیونکر ذکر کرون مین عیب عورت اجنبیہ کا پھر کہا بعضون نے کہ یہہ مکروہ جب ہی کہ نہ مترتب ہووے اوسپر کچھہ فائدہ اور جبکہ فائدہ مترتب ہو کہ عورت دعوی کرے خاوند پر عاجز ہونیکا وقت جماع کی یا شکوہ کرے بیزار ہونے خاوند کا اپنی سے یا مانند اسکے تو نہین کراہت ہی اوسکی ذکر کرنے مین فرمایا اللہ تعالی نے لا یحب اللہ الجہر بالسوء من القول الا من ظلم تم ع

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْحِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَأْتُوْا حَرْثَکُمْ اَلْاٰیَۃَ اَقْبِلْ وَاَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَیْضَۃَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابن عباس سے کہا وحی کی گئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ عورتین تمہاری کھیتیان ہین واسطے تمہارے پس آؤ تم اپنی کھیتیون مین آخر آیۃ تک اگلی جانب مین اگلی طرف سے اور پچھلی طرف سے اگلی جانب مین اور پرہیز کرو داخل کرنے سے مقعد مین اور حالت حیض مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف یعنی وقت حیض کے اگلی جانب مین بہی صحبت نکرے کہ حرام ہی اور مقعد مین کبہی نکرے یہہ بہی حرام ہی اور لفظ اقبل ادبر تفسیر و بیان ہین فاتوا حرثکم الخ کا ع مولانا وَعَنْ خُزَیْمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ لَا تَأْتُوا النِّسَآءَ فِیْ اَدْبَارِہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی خزیمہ بیٹی ثابت کی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس یعنی فعلی نکرو مقعدون اونکی مین نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف حیا کہتے ہین تغیر کو کہ لاحق ہو آدمی کو بسبب خوف عیب لگنے کی اور برا کہے جانے کی اور تغیر اللہ تعالی کی ذات مین محال ہی پس یہہ مجاز ہی ترک سے کہ وہ مقصود ہی حیا سے یعنی اللہ تعالی نہین چھوڑتا ہی حق کہنے کو اور اوسکی اظہار کو اس بات کو جو مقدمہ ہی ما بعد کا کیا اسمین تاکید و تنبیہ ہی اوپر نہایت بری اور حرام ہونے اس فعل بد کی یعنی یہہ کلام ایسا ہی کہ مکروہ ہی ذکر کرنا اوسکا اور زبان پر نہ لانا چاہیے اگرچہ بطریق منع و نہی کی ہو لیکن چارہ نہین ہی ذکر کرنے حکم شرعی سے کہ وہ یہہ ہی نہ بدفعلی کرو عورتون سے اونکی مقعدون مین پس عورتون سے جب منع ہوئی تو مردون سے بطریق اولی منع ہوگی اور کہا طیبی نے کہ ظاہر یہہ تہا کہ فرماتے حضرت مین نہین حیا کرتا حق سے لیکن منسوب کیا اوسکو طرف اللہ تعالی کے واسطے زیادتی مبالغہ کی انتہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ پیچھے سے بدفعلی کرنی بیویون سے اور لونڈیون سے حرام ہی اور جسنے جائز کہا اوسکو بڑی خطا کی اور کہا طیبی نے کہ اگر یہہ حرکت کرے اجنبی عورت سے تو حکم اوسکا حکم زنا کا ہی اور اگر اپنی بیوی سے یا اپنی لونڈی سے کرے تو حرام ہی لیکن سنگسار نکیا جاوے اور نہ حد لگایا جاوے لیکن تعزیر دیا جاوے اور کہا نووی نے کہ اگر اغلام کرے اپنے غلام سے تو وہ مانند اغلام کرنیکے ہی اجنبی سے اور جس سے کہ فعل بد کرے اگر وہ چہوٹا ہو یا دیوانہ ہو یا مکرہ ہو یعنی زبردستی اوس سے یہہ فعل کیا تو نہین حد ہی اوسپر اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک اس فعل بد پر تعزیر ہی موافق حال فاعل اور مفعول کے ع شرح مولانا وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَتَی امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِہَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہی وہ شخص کہ آئے اپنی عورت کے پاس بیچ مقعد اوسکی کے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ یَاْتِیْ امْرَاَتَہٗ فِیْ دُبُرِہَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْہِ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وہ شخص کہ آوے عورت کے پاس مقعد اوسکی مین نہین نظر کرتا اللہ تعالی یعنی نظر رحمت و عنایت کی نہین کرتا طرف اوسکی نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ مین و

عن

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينظر الله الى رجل اتى رجلا او امرأة في الدبر رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین دیکھتا اللہ تعالی یعنی دیکھنا رحمت کا طرف اوس شخص کے کہ آوی مرد کے پاس یا عورۃ کی پاس مقعد مین نقل کی یہہ ترمذی نی وعن اسماء بنت يزيد قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقتلوا اولادكم سرا فان الغيل يدرك الفارس فيدعثره عن فرسه رواه ابو داؤد اور روایت ہی اسماء بیٹی زید کی سی کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہ مارو تم اولاد اپنی کو پوشیدہ پس تحقیق غیل پا لیتا ہی سوار کو پس پچھاڑتا ہی اوسکو گہوڑی اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف نہ مارو اولاد کو پوشیدہ یعنی ساتہہ غیلہ کی اور غیلہ کی معنی اوپر گذر چکی ہین کہ دودہ پلانیکو حالت حمل مین یا صحبت کرنیکو حالت دودہ پلانی مین کہتی ہین یعنی باقی رہتا ہی اثر غیل کا لڑکی مین یہہ فساد مزاج اور ضعف قوی کی تا پہنچی لڑکیکی حد بلوغ کو پس جب مقابلہ کرتا ہی لڑائی مین تو سست ہوتا ہی اور گر پڑتا ہی گہوڑیکی پیٹہہ سی اور ہوتا ہی یہہ مانند قتل کے حاصل یہہ کہ غیلہ کیا کرو کہ یہہ باعث ہلاک لڑکیکا ہوتا ہی اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اثر ہوتا ہی غیلہ کا بچہ مین اور اوپر کی حدیثونسی معلوم ہوا کہ غیلہ کچھہ اثر نہین کرتا کہا طیبی نی کہ نفی کرنی اثر غیل کی اوپر کی حدیثون مین تہی واسطی باطل کرنے اعتقاد جاہلیہ کی کہ وہ موثر حقیقی اوسکو جانتی تہی اور اثبات اوسکا یہان اسلیے ہی کہ وہ سبب ہی از جملہ اسباب ہی اور موثر حقیقی اللہ تعالی ہی انتہی یا یون کہا جاوی کہ یہہ نہی تنزیہی ہی اور قول سابق لقد ہممت ان انہی حمل کیا جاوی تحریم پر پس نہین منافاۃ دونون مین یا یون کہا جاوی کہ نہی اور ترک نہی دونون یہہ اجتہاد نہین اول نہی کی بسبب متعارف قوم کی بعد ازان حال فارس اور روم کا دیکہکر کہ اونکو غیلہ نہین ضرر کرتا ترک کیا نہی کو جیسا کہ حدیث جدامہ کی دلالت کرتی ہی اسپر واللہ اعلم ع ثح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر بن الخطاب قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعزل عن الحرة الا باذنها رواه ابن ماجة روایت ہی عمر بن خطاب سی کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کرنی حرہ کی سی بدون اذن اوسکی کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نی ف یعنی آزاد عورۃ سی صحبت کرے تو بدون اذن اوسکی کی عزل نکری واسطے متعلق ہونے حق اوسکی کی یا تو بسبب لذۃ جماع کی حق اوسکا متعلق ہی یا واسطی بچہ کی اور اس سی سمجہا جاتا ہی کہ جائز ہی عزل کرنا آزاد عورۃ کی صحبت کرنیمین باذن اوسکی کے اور لونڈی کی صحبت کرنیمین بغیر اذن اوسکیکے جیسا کہ مذہب ہمارا ہی ع ثح

باب

باب ہی یہہ بیان حدیثون کے کہ متعلق ہین پہلی باب کے

الفصل الاول فصل پہلی

عن عروة عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها في بريرة خذيها فاعتقيها وكان زوجها عبدا فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاختارت نفسها ولو كان حرا لم يخيرها متفق عليه روایت ہی عروہ سی کہ نقل کی حضرت عائشہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اونکی بیچ مقدمہ بریرہ کے کہ لی او اسکو پہر آزاد کر اوسکو اور تہا خاوند بریرہ کا غلام پس مختار کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اختیار کیا بریرہ نی اپنی نفس کو اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد تو نہ اختیار دیتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بریرہ اول لونڈی تہی ایک یہودی کی بعد ازان حضرت عائشہ نی اوسکو خریدا چنانچہ قصہ اسکا کتاب البیوع مین گذر چکا ہی پس حضرت نی وقت خریدنے اوسکے کی حضرت عائشہ کو فرمایا کہ تو خرید اوسکو اوسکو مالکو لیسے اور آزاد کر پس حضرت عائشہ نی اوسکو لیکر آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تہا حضرت نی اوسکو بعد آزاد ہونی اوسکی کی اختیار دیا کہ چاہ اوسکی نکاح مین رہ اور چاہی فسخ کر نکاح کو اسکو خیار عتق کہتی ہین کہ اگر لونڈی کسیکی نکاح مین ہو اور وہ لونڈی آزاد ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی خاوندکی نکاح مین رہے اور چاہی تو ہو پس اختیار کیا بریرہ نی نفس اپنا اور جدا ہوئی خاوند سی اور اگر ہوتا خاوند اوسکا آزاد الخ ظاہر ایہہ کلام عروہ کا ہی اور یہی قول تینون اماموں کا ہی کہ اختیار رکہہ عورت کو ثابت ہی بعد آزاد ہونی کی اوس صورت مین ہی کہ خاوند اوسکا غلام ہو واسطے دفع عار کی کہ آزاد غلام کی نکاح مین کیونکر ہو اور اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو اوسکو اختیار نہین ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک اختیار اوسکو ثابت ہی اگرچہ خاوند آزاد ہو اور دلیلین اونکی فقہ مین مذکور ہین اور اگر میان بیوی دونون ساتہہ آزاد ہون تو اختیار ثابت نہین سبکی نزدیک اور اگر خاوند آزاد کیا جاوی تو اختیار نہین ہی اوسکو خواہ بیوی اوسکی آزاد

ہوا اوسکی من رح وعن ابن عباس قال كان زوج بريرة عبدا اسود يقال له مغيث كأني انظر اليه يطوف خلفها في سكك المدينة يبكي ودموعه تسيل على لحيته فقال النبي صلى الله عليه وسلم للعباس يا عباس الا تعجب من حب مغيث بريرة ومن بغض بريرة مغيثا فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو راجعتيه فقالت يا رسول الله تأمرني قال انما اشفع قالت لا حاجة لي فيه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جاتا تھا خاوند بریرہ کا غلام سیاہ کہا جاتا تھا اوسکو مغیث گویا کہ میں دیکھتا ہون طرف اوسکی پھرتا تھا پیچھے بریرہ کے مدینہ کے کوچوں میں روتا اور آنسو اوسکی بہتے اوسکی داڑھی پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے اے عباس کیا نہیں تعجب کرتا تو چاہنے مغیث کی سے بریرہ کو اور دشمن رکھنے بریرہ کی سے مغیث کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو کاش کہ رجوع کرے تو مغیث سے یعنی نکاح کرے اوس سے پس عرض کیا بریرہ نے کہ یا رسول اللہ کیا حکم فرماتی ہو مجھکو یعنی جواب فرمایا سوا اسکے نہیں کہ سفارش کرتا ہون میں یعنی حکم کرتا ہون تجھکو استحبابا کہا بریرہ نے نہیں حاجت مجھکو اسکی رجوع کرنے یعنی مجھکو اوسکی پاس رہنا منظور نہیں نقل کی یہہ بخاری نے ف غلام سیاہ یعنی مانند غلام سیاہ کے تھا بدصورتی میں یا اول غلام تھا پھر آزاد کیا گیا پس ہو گیا آزاد پس نہیں منافی ہے یہہ اوس روایت کے کہ وہ تھا آزاد اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام کو سفارش کرنی رعیت سے اچھی بات ہے اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ قبول کرنا سفارش کا واجب نہیں اور اوسکی نہ ماننے پر امام کو مواخذہ بھی نہیں پہنچتا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ عداوت بسبب بدخلقی اور بدسلوکی کے جائز ہے ع

الفصل الثاني فصل دوسری عن عائشة انها ارادت ان تعتق مملوكين لها زوج فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فأمرها ان تبدأ بالرجل قبل المرأة رواه ابو داود والنسائي روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ اونہوں نے ارادہ کیا آزاد کرنے دو مملوک اپنے کا کہ آپس میں تھے خاوند بیوی پھر پوچھا عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس حکم فرمایا حضرت عائشہ کو یہہ کہ آزاد کرین مرد کو پہلے عورت کی نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف یعنی تاکہ عورۃ کو اختیار نہ رہے بیچ نکاح کے یعنی اگر عورۃ کو پہلے آزاد کرتیں تو آزاد غلام کے نکاح میں ہوتی اسصورت میں اوسکو اختیار تھا چاہتی نکاح میں رہتی چاہتی نہ رہتی جیسا کہ مذہب تینون اماموں کا ہے چنانچہ بیان مفصل اسکا ابھی ہو چکا ہے پس اسلیے فرمایا کہ مرد کو پہلے آزاد کرین تا عورۃ کو اختیار نہ رہے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ اول مرد کے آزاد کرنیکو اسلیے فرمایا کہ وہ کامل اور افضل ہے یا اسلیے فرمایا کہ اکثر بیزار ہوتی ہے عورت اس سے کہ ہو خاوند اوسکا غلام بخلاف عکس کے واللہ اعلم ع وعنها ان بريرة عتقت وهي عند مغيث فخيرها رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال لها ان قربك فلا خيار لك رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ بریرہ آزاد ہوئی اسحال میں کہ وہ تھی نکاح میں مغیث کے پس اختیار دیا بریرہ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نکاح رکھنے نہ رکھنے کا اور فرمایا اوسکو اگر نزدیکی کریگا تجھسے یعنی جماع کریگا خاوند تیرا پس نہین اختیار رہیگا واسطے تیرے یعنی واسطے حاصل ہونے رضا کی ساتھہ زوجیت اوسکی کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر نکاح کرے لونڈی ساتھہ اذن مولی اپنے کے یا نکاح کر دیوے اوسکا مولی ساتھہ رضا اوسکے کے یا بغیر رضا اوسکے کے اور پھر وہ لونڈی آزاد ہو تو اوسکو اختیار ہے نکاح میں رہنے نہ رہنے کا آزاد ہو خاوند اوسکا یا غلام اور اگر لونڈی اپنا نکاح اپنے آپ کرے بغیر اذن مولی کے پھر آزاد کرے مولی اوسکو تو نافذ ہوتا ہے یعنی صحیح ہو جاتا ہے نکاح اوسکا ساتھہ آزاد کرنیکے اور نہین اختیار ہوتا اوسکو اور تینون امام اسمین مخالف ہیں ہمارے کہ اگر خاوند اوسکا آزاد ہو تو نہیں اختیار اوسکو اور کہا ابن ہمام نے کہ سبب اختلاف کا یہہ ہے کہ بریرہ کے خاوند کی حق میں دو روایتیں متعارض آئی ہیں صحیحین میں ثابت ہوئی ہے حدیث عائشہ سے کہ حضرت نے اختیار دیا بریرہ کو اسحال میں کہ تھا خاوند اوسکا غلام اور صحیحین میں یہہ بھی روایت ہے کہ اوسکا خاوند آزاد تھا جبکہ وہ آزاد کی گئی اور اسیطرح سنن اربعہ میں ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے پس اور اماموں نے پہلی روایت کو ترجیح دی ہے اور امام ابو حنیفہ نے روایت دوسری کو شیخ ملا علی نے قول ابن ہمام کا تفصیل سے مرقات میں لکھا ہے بخوف درازگی کے خلاصہ اوسکا یہان لکھا گیا

باب الصداق

باب ہے بیچ بیان مہر کے ف ادنی درجہ مہر کا نزدیک امام ابو حنیفہ کے دس درہم ہیں اور امام مالک کے نزدیک چوتھائی دینار اور امام شافعی اور امام احمد

نزدیک جو چیز صلاحیت ثمن یعنی مول ہونیکی رکہی ساتھ اوسکی مہر باندہنا جائز ہی شرح **ف۲** شرح وقایہ سے معلوم ہوتا ہی کہ دس درہم وزن مین سات مثقال کے ہوتے ہین اور مثقال ساڑہے چار ماشہ کا ہوتا ہی پس دس درہم ساڑہے اکتیس ماشہ بہر ہوئی پس اگر روپیا بارہ ماشہ کا ہو جیسے کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور بتلی دار تو دس درہم سکے دو روپے اور دس آنے ہوے اور دینار ہوتا ہی دس درہم کا اور مہر حضرت کی سب بیویوں کا سوای ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی سب بیٹیوں کا سوای حضرت فاطمہ کے رضی اللہ تعالی عنہن پانسو درہم کا ہی پس پانسو درہم سکے حساب مذکور سے ایکسو اکیس روپے چار آنے ہوے اگر روپے بارہ بارہ ماشہ سکے ہون جیسے کلدار سیدہی کل کا یا ڈبل یا بتلی دار اور اگر روپیا ساڑہے گیارہ ماشہ کا ہو جیسے لکہنو وغیرہ کا تو ایکسو چھتیس روپے پندرہ آنے تین پائی اور پندرہ ٹکڑے پائی کی تیئیس ٹکڑون مین سے ہوئی اور مہر حضرت ام حبیبہ کا چار ہزار درہم یا چار سو دینار کا تہا جسکے ایک ہزار پچاس روپے ہوے اگر روپے کلدار سیدہی کل کے یا ڈبل یا بتلی دار ہون اور اگر روپے لکہنو کے ہون تو ایک ہزار پچانوین روپے دس آنے پانچ پائی اور پانچ جز پائی کی ۲۳ جز مین سے ہوئی اور مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا ہی جسکی ڈیڑہ سو روپے ہوے اگر روپے کل دار سیدہی کل کے یا ڈبل یا بتلی دار ہون اور اگر لکہنو وغیرہ سکے ہون تو ایکسو چھپن روپے آٹہ آنے چار پائی اور چار جز پائی کی تیئیس جز مین سے ہوئی

مہر ازواج مطہرات کا سواے ام حبیبہ کے اور مہر حضرت کی صاحبزادیون کا سواے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے		مہر حضرت ام حبیبہ رض کا		مہر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا	
		درہم	۴۰۰۰		
درہم	۵۰۰	یا دینار	۴۰۰	مثقال نقرہ	۴۰۰
ماشہ	۱۵۷۵	ماشہ	۱۲۶۰۰		
				کلدار و ڈبل و بتلی دار	ما ۱۵۰
کلدار و ڈبل و بتلی دار	ما ۱۲۱ [illegible]	کلدار و ڈبل و بتلی دار	ا ۱۰۵۰	لکہنو وغیرہ سکے	ما ۱۵۶ [illegible] ۴ پائی ۴ جزو من ۲۳
لکہنو سکے	ما ۱۳۶ [illegible] ۳ پائی ۱۵ جزو من ۲۳	لکہنو سکے	ا ۱۰۹۵ [illegible] ۵ پائی ۵ جزو من ۲۳		

روپیا کلدار سیدہی کل کا اور ڈبل اور بتلی دار بوزن ۱۲ ماشہ کا اور لکہنو کا ۱۱ ماشہ کا اور پائی نام ہی آنہ کی بارہوین حصہ کا اور آنہ ہی سولہوان حصہ روپیہ کا مولانا قطب الدین وغیرہ رح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَهَبْتُ نَفْسِيْ لَكَ فَقَامَتْ طَوِيْلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيْهَا اِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ فِيْهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا قَالَ مَا عِنْدِيْ اِلَّا اِزَارِيْ هٰذَا قَالَ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيْدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی سہل بن سعد سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ایک عورت اور کہا اوسنے یا رسول اللہ تحقیق بخشی مینے جان اپنی واسطے آپکے اور کہڑی رہی دیر تک یعنی اور آنحضرت ساکت رہے کچہہ جواب نہ دیا پس کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کر دو میرا اس سے یعنی حکم کرو اوسکو نکاح کرنیکا میرے ساتھ اگر نہین ہی آپکو اوسمین کچہہ حاجت پس فرمایا حضرت صلعم نے کیا ہی تیرے پاس کچہہ چیز کہ مہر دیوے تو اوسکو کہا اوس شخص نے کہ نہین ہی میرے پاس کچہہ مگر تہبند میرا یہہ فرمایا حضرت صلعم نے پس ڈہونڈہ لا یعنی کوئی چیز اور اگرچہ ہو ایک انگوٹہی لوہے کی پس ڈہونڈہا اوسنے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی ساتہہ تیرے قرآن سے کچہہ یعنی تجکو کچہہ قرآن یاد ہی یا آتا ہی کہا اوس شخص نے کہ ہان سورۃ فلانی اور سورۃ فلانی پس فرمایا نکاح کر دیا مینے تیرا اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ ساتہہ تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جا پس تحقیق نکاح کر دیا مینے تیرا اوس سے پس سکہلا اوسکو قرآن سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف۵** تحقیق ذہن میں نووی الخ یہہ حکم تہا کہ اگر کوئی عورت بخشے نفس اپنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو تو حلال ہی اور مہر نہین واجب حضرت پر اور یہہ اور کو درست

نہیں حضرت ہی کی خصائص سے تھا چنانچہ آیۃ قرآن کی دلالت کرتی ہی اسپر وامرأۃ مؤمنۃ ان وہبت نفسہا للنبی ان یستنکحہا خالصۃ لک من دون المؤمنین یعنی حلال کی
ہمنے تیری لیے صحبت کرنی اوس مومنہ عورۃ سے کہ بخشی تیری لیے نفس اپنا اور نہ مانگی مہر اگر چاہی نبی نکاح کرنا اوس سے یہہ خاص تیری لیے ہی نہ اور مومنوں کے لیے تفصیل
اسکی یہہ ہی کہ امام شافعی کی نزدیک نکاح ساتھہ لفظ ہبہ کے بغیر مہر کے یہہ خاص حضرت ہی کو لیے تھا اور کے لیے نہیں درست اور ہمارے نزدیک لفظ ہبہ سے سبکو نکاح
کرنا جائز ہی مگر نہ واجب ہونا مہر کا اس صورت مین یہہ خاص حضرت ہی کی لیے تھا اور کے لیے نہیں پس سوای حضرت کے اور ونپر مہر مثل واجب ہوتا ہی اگرچہ نام
مہر کا یا نفی کرے مہر کی پس ہمارے نزدیک معنی خالصۃ لک الخ کے اس آیت مین یہہ ہین کہ بغیر واجب ہونے مہر کے وہ عورۃ خاص تیری ہی لیے درست ہے اور کے لیے نہین درست
اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی کم مہر باندھنا ساتھہ اوس چیز کے کہ قسم مال سے ہو جبکہ دونون راضی ہون اور یہی مذہب ہے شافعی اور جمہور
علماء کا اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک جو اقل درجہ مہر کا ہی بیان اوسکا اوپر ہو چکا اور دلیل حنفیہ کی یہہ حدیث جابر کی ہی کہ آگاہ ہو نکاح کرین عورتون کا اولیا
پس نکاح کرین وہ مگر ہمکفو سے اور نہین ہی مہر کمتر دس درہم سے نقل کی یہہ دارقطنی اور بیہقی نی اور مؤید ہی اسکا قول حضرت علی رض کا کہ نہین ہی مہر کمتر دس درہم سے
یہہ ہی نقل کی دارقطنی اور بیہقی نے اور اس حدیث سہل کو حمل کیا ہی اونہون نے مہر معجل پر اسلیے کہ عادت تھی اونکی کہ کچھہ مہر مین سے جلدی دیتے تھے پہلی صحبت
کرنے کے یہانتک کہ گئے ہین بعضی علما طرف اسکی کہ نہ صحبت کرے بیوی سے یہانتک کہ پہلی کچھہ دی لے اوسکو چنانچہ ابن عباس اور ابن عمر اور زہری اور قتادہ کا
بھی یہی مذہب تھا دلیل اونکی یہہ ہی کہ جب حضرت علی رض نی حضرت فاطمہ سے نکاح کیا تو چاہا کہ صحبت کرین اونسے پس منع کیا حضرت علی رض کو رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ دیوین فاطمہ کو کچھہ پس حضرت علی نی کہا یا رسول اللہ نہین میرے پاس کچھہ پس فرمایا حضرت نے دے اوسکو زرہ اپنی پس دی حضرت
علی نے اونکو زرہ اپنی پھر صحبت کی اونسے اور یہہ معلوم ہی کہ مہر حضرت فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی کا تھا پس اونمین سے اسقدر دینے کا حکم کیا اور یہہ
دینا اونکی نزدیک واجب ہی اور ہمارے نزدیک مستحب اور کہا ہی تیرے ساتھہ قرآن سے کچھہ اس سے ظاہر یہہ ہی کہ تعلیم قرآن کو مہر ٹھہرایا اور جائز رکھا ہی اسکو بعضی
اماموں نے اور ابو حنیفہ کی نزدیک یہہ نہین جائز وہ کہتے ہین کہ واجب ہے اس صورت مین مہر مثل اور حرف ب یہان مقابلہ کے لیے نہین ہی بلکہ واسطے سببیت کے ہی یعنی
نکاح کر دیا مینے بسبب اس چیز کے کہ ساتھہ تیرے قرآن سے ہی اور سبب جمع ہونے تیرے ساتھہ اسکی وجود قرآن کا ہی جیسے کہ آویگا نکاح کرنا ابو طلحہ کا ام سلیم سے اسلام پر اور سکھلانا اسکو
قرآن سے یہہ امر استحباب کے لیے ہی پس نہین دلالت ہی اسمین اسپر کہ تعلیم مہر ہی ع ح وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِي مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ
فَتِلْكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَنَشٌّ بِالرَّفْعِ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي جَمِيْعِ الْاُصُوْلِ اور روایت ہی ابی سلمہ سے کہ کہا پوچھا مینے عائشہ سے کہ کتنا تھا مہر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ تھا مہر حضرت کا واسطے بیبیون اونکی کی بارہ اوقیہ اور ایک نش کہا حضرت عائشہ نے کیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی نش کہا مینے
نہین کہا حضرت عائشہ نے آدہا اوقیہ پس یہہ سب ہوئی پانسو درہم نقل کی یہہ مسلم نے اور لفظ نش ساتھہ رفع کے ہی شرح السنۃ مین اور بیچ سب کتابون اصول کے
ف دلیل پکڑی ہی ساتھہ اس حدیث کے شافعیہ نے اسپر کہ مستحب ہے مہر باندھنا پانسو درہم کا اور اگر کوئی کہی کہ مہر ام حبیبہ کا کہ وہ بھی بیوی تھین حضرت کی چار ہزار
درہم کا تھا یا چار سو دینار کا تو جواب اسکا اسکی آگی کی حدیث کے فائدہ مین مذکور ہی اور اصول اون کتابوں کو کہتی ہین کہ جنمین حدیثین سند کی لکھی گئی ہین ع

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَلَا لَا تُغَالُوْا صَدُقَةَ النِّسَاءِ فَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا وَتَقْوٰى عِنْدَ اللّٰهِ لَكَانَ اَوْلَاكُمْ
بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ شَيْئًا مِنْ نِسَائِهِ وَلَا اَنْكَحَ شَيْئًا مِنْ بَنَاتِهِ عَلٰى اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ
اُوْقِيَّةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی عمر بن الخطاب رض سے کہ کہا خبردار ہو نہ بہاری باندہو مہر عورتون کا
پس تحقیق بھاری مہر باندھنا اگر ہوتا سبب بزرگی کا دنیا مین اور موجب تقوی کا نزدیک اللہ تعالی کی تو البتہ لائق تر ہوتی ساتھہ اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہین جانتا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکاح کیا ہو کسیسی عورتون اپنی مین سے اور نہ نکاح کر دیا کسیکا بیٹیون اپنی سے زیادہ بارہ اوقیہ سے نقل کیا اسکو احمد
اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف موجب تقوی کا یعنی زیادہ تقوی کا نزدیک اللہ تعالیٰ کے یعنی موجب زیادہ بزرگی
کا آخرت مین ہو جب قول اللہ تعالیٰ کے ان اکرمکم عند اللہ اتقکم اور بارہ اوقیہ کے چار سو اسی درہم ہوتے ہین اور آگے ایک حدیث آتی ہی کہ مہر ام حبیبہ کا چار
ہزار درہم کا تہا وہ مستثنی ہی قول عمر رض کی سے اسلیے کہ انکا اسقدر مہر نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے باندہا تہا حبشہ مین واسطے تعظیم و تکریم آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور حضرت عائشہ نے اوپر روایت کیا کہ حضرت کی بیبیونکا مہر ساڑہے بارہ اوقیہ کا تہا اور اسمین آیا کہ بارہ اوقیہ کا تہا تطبیق انمین یہہ ہی کہ حضرت عمر
نے محض اوقیہ ذکر کیے اور التفات طرف کسور کی نکیا معہذا حضرت عمر نے نفی کی زیادتی کی اپنے علم مین شاید کہ اونکو خبر زیادتی کی کہ عائشہ نے روایت کی نہ پہنچی ہو
اور حضرت عمر نے بیان افضل اور اولی کا کیا و الا اس سے زیادہ کی جائز ہونے مین کلام نہین ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
اَعْطٰى فِيْ صَدَاقِ امْرَاَتِهٖ مِلْءَ كَفَّيْهِ سَوِيْقًا اَوْ تَمْرًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت جابر سے ہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
دیا بیچ مہر عورۃ اپنی کے بہر کر دونون ہاتہہ ستو سے یا کہجور سے یعنی مہر معجل پس تحقیق حلال کیا اوسنے اوس عورت کو نقل کی یہہ ابو داود نے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ
رَبِيْعَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلٰى نَعْلَيْنِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَضِيْتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ
قَالَتْ نَعَمْ فَاَجَازَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عامر بیٹے ربیعہ کی سے یہہ ایک عورۃ نے بنی فزارہ مین سے نکاح کیا اوپر دو جوتیون کی پس فرمایا اسکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا راضی ہوئی تو بدلے نفس اپنے کے باوجود ہونے مال اپنے کے ساتہہ دو جوتیون کے یعنی اپنے نفس کو بدلے ان دو جوتیون کے دیا تونے
اور راضی ہوئی تو ساتہہ اوسکے باوجود مالدار ہونے کے کہا ہان پس جائز رکہا آنحضرت نے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یہہ بہی محمول ہی مہر معجل پر واسطے
دفع تعارض کے اور ظاہر یہہ ہی کہ جب اس عورت نے نکاح کیا بدلے دو جوتیون کے تو صحیح ہوا نکاح اوسکا اور ہوا اوسکو مطالبہ اپنے مہر مثل کا پس جب راضی ہوئی وہ
ساتہہ دو جوتیون کے اور ساقط کیا حق اپنا کہ زائد تہا جوتیون پر جائز رکہا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکے جائز ہونے مین اختلاف نہین پس یہہ دلیل شافعی
وغیرہ کی نہین ہو سکتی اور یہہ حدیث ضعیف ہی ع وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا شَيْئًا
وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ
بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ
مَسْعُوْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود سے یہہ کہ پوچہے گئے حکم ایک شخص کے سے کہ
نکاح کیا ایک عورۃ سے اور نہ معین کیا واسطے اوسکے کچہہ مہر اور نہ دخول کیا ساتہہ اوسکے یعنی نہ صحبت کی اور نہ خلوۃ صحیحہ یہانتک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود نے
یعنی بعد ایک مہینے کی اجتہاد کرکر واسطے اوس عورت کی ہی مانند مہر عورتون کے کہ اوسکی قوم کی ہین یعنی مہر مثل دینا آویگا نہ کم اور نہ زیادہ اور اوپر اوسکے ہی عدۃ
یعنی وفات کی اور واسطے اوسکے میراث بہی ہی پس کہڑے ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع بیٹی واشق
کے کہ ایک عورت تہی ہم مین سے مانند اوس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے ساتہہ اس بات کی ابن مسعود نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے
ف ابن مسعود خوش ہوئے اسلیے کہ حکم میرا موافق ہوا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مذہب حضرت علی رض کا اور ایک جماعت صحابہ کا اس مسئلہ مین یہہ
کہ مہر نہین ہی اوس عورت کو لیے سبب عدم دخول کے اور اوسپر ہی عدۃ اور میراث اوسکو پہنچیگی اور امام شافعی کے اسمین دو قول ہین ایک تو موافق قول
حضرت علی رض کے اور دوسرا موافق قول ابن مسعود کے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور احمد رحمہ کا مانند مذہب ابن مسعود کے ہی اور مہر مثل کہتے ہین باپ کی قوم
کے مہر کو مانند بہنون اور پہوپہیون اور چچا کی بیٹیون کے بشرطیکہ مساوی ہون دونون عمر مین اور جمال مین اور مال مین اور عقل مین اور دین مین اور بکارۃ

میں پانچ ثابت ہیں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں ۳ ع ملتقی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ام حبیبة انها کانت تحت عبد الله
بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله علیه وسلم وامهرها عنه اربعة آلاف وفی روایة اربعة آلاف درهم
وبعث بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة رواه ابوداود والنسائی روایت ہی ام حبیبہ سے یہہ کہ وہ تہیں نکاح میں
عبد اللہ بن جحش کے پس مر گیا عبد اللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے
ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنی اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے
اور بھیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتہہ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابوداود اور نسائی نے ف مشکوۃ کی نسخوں میں عبد اللہ
بن جحش ہی اور یہی یہہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہی ساتہہ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول وغیرہ میں یونہیں ہی اور یہہ عبید اللہ
اسلام لایا تہا اور مکہ سے ہجرت کر کر حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہاں جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پہر بہیجا
حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس کہ لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی
نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح کر نیکا یوں منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا
اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہی مجہکو کہ نکاح کروں تیرا اوسنے ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور
وکیل کیا اونکو اور دیا ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کپڑے اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر
بن ابی طالب کو اور اور مسلمانوں کو کہ وہاں تہے پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار اشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونیکی پہر حاضر کیئے وہ دینار آگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اوٹہائے گئے وہ دینار
طرف خالد بن سعید کی اونہوں نے لیں پہر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹہنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹہو رہو سنت انبیا کی یہی ہی کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہی پہر منگایا کہانا
پس کہایا سبہوں نے اور متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کو ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے مشرک
تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ع وعن انس قال تزوج ابو طلحة ام سلیم فکان صداق ما بینهما الاسلام اسلمت ام
سلیم قبل ابی طلحة فخطبها فقالت انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق ما بینهما رواه النسائی اور روایت ہے
انس سے کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپسمیں اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کروں گی میں تجہسے یعنی اور نہیں لینے کی تجہسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس
ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمیں نقل کی یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے
اوس سے انس پیدا ہوئے پہر مارا گیا مالک بحالت شرک میں پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار
کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجہسے اور نہیں لونگی تجہسے مہر بسبب اسلام تیرے کے پس نکاح
کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا الخ یعنی واقع ہوا انکا نکاح ساتہہ مہر اوسکے اور بخشدیا اونسے مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کے موجب

بموجب وعدی اپنی کی پس گویا کہ اسلام مہر ہوا آپس میں پس یہ کہ مہر اسلام تہا علماء حنفیہ تو یوں کہتے ہیں اور اور امام محل ظاہر پر کر لی ہیں واللہ اعلم ع ح **باب**
الولیمة یہ باب ہے بیچ بیان ولیمہ کے ف ولیمہ اوس کہانیکو کہتے ہیں کہ نکاح میں کہلایا جاتا ہے اور ولیمہ مشتق ہے التیام سے یعنی اجتماع کے چونکہ وقت اجتماع زوجین کے
کہلایا جاتا ہے اسلیے اسکو ولیمہ کہتے ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ ولیمہ سنت ہے اور بعضوں نے کہا مستحب ہے اور بعضوں نے کہا واجب ہے اور وقت ولیمہ کا بعضوں نے کہا بعد
دخول کے ہے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے اور بعضوں نے کہا وقت عقد کے بھی اور بعد دخول کے بھی اور اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ تکرار اوسکی کے زیادہ دو روز سے
ایک جماعت علماء نے مکروہ رکہا ہے اسکو اور مستحب کہا ہے اسکو مالکیہ نے ایک ہفتہ تک اور مختار یہہ ہے کہ ہو وہ بقدر حال نادار کے اور مجمع البحار میں لکہا ہے کہ ضیافت
آٹھ قسم پر ہے ولیمہ واسطے نکاح کے اور خرس ساتھ پیش خ کی واسطے پیدا ہونے لڑکے کی اور اعذار ساتھ عین کے واسطے ختنہ کے اور وکیرہ مکان بنانے کے لیے اور نقیعہ مسافر کے آنے کے
لیے خواہ مسافر تیار کروا دے یا اوسکے لیے کوئی اور تیار کرے اور وضیمہ ساتھ ضاد معجمہ کے مصیبت کے لیے اور عقیقہ واسطے نام رکہنے بچہ کے اور مادبہ ساتھ ہمزہ کی اور پیش
دال کے اور بار موحدہ کے اوس کہانیکو کہتے ہیں کہ تیار کیا جاوے ضیافت کے لیے بے سبب اور یہہ سب اقسام مستحب ہیں مگر ولیمہ کہ بعضوں کے نزدیک واجب ہے ع ح وزین العرب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنِّي
تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا عبدالرحمن
بن عوف پر نشان زردی کا یعنی اوسکے بدن کو یا کپڑے کو زعفران لگی ہوئی تہی پس فرمایا کیا ہے یہہ کہا عبدالرحمن نے تحقیق میں نے نکاح کیا ایک عورت سے اوپر وزن نواة کے
سونے سے فرمایا حضرت نے برکت کرے اللہ واسطے تیرے ولیمہ کر یعنی کہانا پکا کر کہلا لوگوں کو اگرچہ ایک بکری ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ہے یہہ یعنی کہا ہے
اسکا اور احتمال ہے کہ مراد ہو ساتھ اسکی انکار اسلیے کہ حضرت منع کرتے تہے لگانے خلوق کے سے اور خلوق نام ایک خوشبو کا ہے کہ زعفران اوس میں ہوتی ہے اور
وہ اوسنے یعنی لگائی نہیں تہی بلکہ لگ گئی ہے بسبب مخالطت دولہن کے بغیر قصد اوسکے یا بغیر اطلاع کے اور کہا قاضی نے کہ نواة نام ہے پانچ درہموں کا جیسے کہ نش نام
ہے بیس درہموں کا اور اوقیہ نام ہے چالیس درہموں کا حاصل یہہ کہ مہر اوسکا پانچ درہم بھر سونیکا باندہا تہا اسکے پوسنے سوا ماشہ ہوئی اور بعضوں نے کہا کہ مراد ساتھ نواة
کے نواة تمر ہے یعنی گٹھلی کہجور کی انتہی اور ظاہر اوسکا ولفظ سے خیر ہوتی ہے یعنی بقدر گٹھلی کہجور کی سونیکا مہر باندہا اور ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو اور لفظ عبارت بیان
تقلیل کے لیے بہی آتی ہے اور تکثیر کی لیے بہی آتی ہے اور لکہا ہے علماء نے کہ یہاں مراد تکثیر ہے یعنی اگرچہ زیادہ بہی خرچ ہو کر اسلیے کہ بکری کا کم ہونا اوس زمانہ میں بعید ہے
جیسا کہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ کرتے تہے ساتھ ستوؤں کے اور مانند اسکے اور عبدالرحمن اوس زمانہ میں غنی بہی نہ تہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ
مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ نہیں ولیمہ
کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر کسیکے اپنی عورتوں میں سے اوسقدر کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح میں ولیمہ کیا اونکا ساتھ بکری کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف اس سے معلوم ہوا کہ ولیمہ کرنا ساتھ بکری کے بہتر ہے ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَنٰى بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّلَحْمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا ولیمہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تصرف میں لائے زینب جحش کی بیٹی
کو پس پیٹ بہر دیا لوگوں کا روٹی اور گوشت سے نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا
وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَاَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح
کیا اوس سے یعنی بعد آزاد کرنیکی اور ٹہہرائی آزادی اونکی مہر اونکا اور ولیمہ کیا اونکے نکاح میں ساتھ حیس کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صفیہ جنگ خیبر میں
ہاتھ لگی تہیں اور بیٹی تہیں حیی بن اخطب کے اور سردار تہے قریظہ ونضیر کی اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمیں کہ اگر آزاد کرے کوئی اپنی لونڈی کو اور نکاح کرے اور
اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہہراوے تو آیا جائز ہے یا نہیں پس گئی ہے ایک جماعت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعض علماء طرف جواز اسکی کی جیسے

ظاہر حدیث کی اور یہی جانب گیا ہی اسکو ایک جماعت نے اور ضعیف کہا ہی اسمین بیہقی نے اور تاویل کیا ہی انہون نے اس حدیث کو کہ یہہ خواص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی تہا اور کہ
نہین درست اور شرح وقایہ مین لکہا ہی کہ اگر آزاد کرے کوئی لونڈی کو اور اوسکی آزادی کو مہر اوسکا ٹہراوے کہ تجکو آزاد کیا مین تجکو اس شرط پر کہ نکاح کرے تو مجسے
عوض آزادی کی پس قبول کیا اوسنی تو صحیح ہوا آزاد کرنا اور اوسکو اختیار ہی نکاح کرنے مین اوس سے اگر نکاح کیا اوسنے اوس سے تو ہوگا مہر مثل اوسکا
اور حیس نام ایک کہانا ہی کہ مثل حلوی کی ہوتا ہی بنا ہی کہجورون اور اقط اور گہی سے اور اقط اوسکو کہتے ہین کہ دہی کا پانی ٹپکا کر اندر پنیر سکہا لیتے ہین
اور اوسکو قروط بہی کہتے ہین ۱۲ ع وَعَنْهُ قَالَ اَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِيْنَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ
الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى وَلِيْمَتِهٖ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ وَمَا كَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَاُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْاَقِطُ وَالسَّمْنُ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہا ٹہرے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان خیبر اور مدینہ کی تین رات لائی گئین حضرت کی پاس صفیہ یعنی حضرت کی تصرف
مین آئین پس بلایا مینی مسلمانونکو طرف ولیمہ اونکی کے اور نہ تہا اوسمین روٹی اور نہ گوشت اور نہ تہا اوسمین مگر یہہ کہ حکم کیا حضرت نے ساتہہ بچہانے دسترخوان
چمڑی کی پس بچہائی گئی دسترخوان اور ڈالی گئین دسترخوانون پر کہجورین اور اقط اور گہی نقل کی یہہ بخاری نے ف اوپر کی حدیث مین جو گذرا لفظ حیس کا
اس حدیث مین بیان اوسکا ہی کہ کہجورون اور اقط اور گہی سے بنا ہی اور معنی لفظ کا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین کر دئے گئے ۱۲ ع وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ
شَيْبَةَ قَالَتْ اَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيْرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی صفیہ بیٹی شیبہ کی سے کہ
کہا ولیمہ کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضی اپنی عورتونکا ساتہہ دو سیر جو کے نقل کی یہہ بخاری نے ف شاید کہ وہ عورۃ ام سلمہ تہین ۱۲ ع وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَاْتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ
فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ اَوْ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت بلایا جاوے ایک تمہارا طرف طعام
شادی کی پس چاہیے کہ حاضر ہو اوس طعام شادی کی مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہی کہ پس چاہیے کہ قبول کرے
دعوۃ نکاح کی ہو یا مانند اوسکی ف مانند اسکی یعنی مثل عقیقہ اور ختنہ کے پس گویا کہ مراد ولیمہ سے ان روایتون مین مطلق طعام شادی ہی اور کہا ہی
بعضون نے کہ قبول کرنا دعوۃ نکاح کا واجب ہی پس گنہگار ہوتا ہی نہ قبول کرنیوالا اوسکا بغیر عذر کے بموجب حدیث حضرت کی من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ
ورسولہ اور بعضون نے کہا مستحب ہے اور یہہ واجب یا مستحب حاضر ہونا ہی اور کہانا اوسکا مستحب ہے اگر روزہ سے نہو اور سوای نکاح کی دعوۃ کی اور دعوتونکا قبول کرنا
مستحب ہے یہہ ذکر کیا ہی طیبی اور ابن ملک نے اور کہا اونہون نے کہ ساقط ہو جاتا ہی وجوب یا استحباب دعوۃ کا کئی چیزون سے یا تو کہانا مشتبہ کا ہو یا تخصیص اغنیا
کی ہو اوس دعوۃ مین یا وہان وہ شخص ہو کہ ایذا پاوے سبب اوسکی کے اور کسی کو یا نہ لائق ہو ساتہہ اوسکی بیٹہنا اوسکا یا واسطے دفع شر اوسکے کی دعوۃ اوسکی کیجاوی یا واسطے
طمع جاہ اوسکی کی یا دعوۃ اوسکی اسلیے کرین کہ مدد کرے اونکی باطل پر یا وہان کوئی ممنوع چیز ہو مانند شراب یا ناچ رنگ کے یا سامنا ٹیلو کی یا گانی بجانیکی یا فرش حریر
وغیرہ لکہا انہی اور پوشیدہ نہین ہی کہ اس زمانہ کی جلسے مین ایسی چیزون سے خالی نہین اگر سب نہین ہوتی ہین تو بعضی ان مین سے اکثر جگہہ پائی جاتی ہین اسلیے کہا ہی [illegible]
کہ حلال ہوئی عزلت بلکہ لائق یہی ہے کہ کہا جاوے کہ واجب ہوئی عزلت پس اختیار کرے عزلت یعنی گوشہ نشینی اختیار کرے ۱۲ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعِمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بلایا
جاوے ایک تمہارا طرف طعام کی یعنی طعام نکاح کی یا مانند اسکی کی پس چاہیے کہ قبول کرے یعنی حاضر ہو پہر اگر چاہے کہاوے اور چاہے نہ کہاوے نقل کی یہہ مسلم نے ف پس
سنت یا واجب حاضر ہونا ہی نہ کہانا اور اگر روزہ سے نہو تو مستحب ہے کہانا اور کہا ابن ملک نے [illegible] حق مین اوس کی ہی کہ نہو
اوسکو عذر اور جو کہ [illegible] ہو مثلا راہ دور ہو [illegible] مضایقہ نہ کرے اوسکی قبول [illegible] ۱۲ ع وَعَنْ [illegible]

کہا

وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيْمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کھانا وہ کھانا نکاح کا ہے کہ بلائے جاتے ہیں اسکے واسطے دولتمند اور چہوڑے جاتے ہیں فقیر اور جو شخص نہ قبول کرے دعوت یعنی بغیر عذر کے پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اوسکے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف برا کھانا ہے یعنی برے کھانوں میں سے ایک یہہ بہی ہے اسلیے کہ بعضے کھانے اس سے بہی زیادہ برے ہیں اور یہی مراد شر الناس من اکل وحدہ سے ہے اور مراد یہہ نہیں ہے کہ مطلق کھانا نکاح کا برا ہے اسلیے کہ حکم کیا ہے اسکے کرنیکا اور قبول کرنیکا اور نہ قبول کرنے پر گنہگار ہونا فرمایا بلکہ مراد یہہ ہے کہ جو کھانا نکاح کا ایسا ہو کہ اوسمیں اغنیا بلائے جاوینگے اور فقرا نہ بلائے جاوین تو وہ برا ہے عادت تہی اون لوگونکی کہ اس کھانے میں اغنیا ہی کو بلاتے تہے اور بہت اچہے اچہے کہانے کہلاتے تہے اور فقیروں بیچارونکی بات بہی نہ پوچہتے پس اسطرح کی رسم کو گویا منع فرمایا اور دعوة کے نہ قبول کرنے میں اللہ تعالی کی نافرمانی یوں ہے کہ جسنے مخالفت کی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسنے مخالفت کی اللہ تعالی کی امر کی اور جو کہ دعوة کی قبول کرنیکو واجب کہتے ہیں اونہوں نے دلیل پکڑی ہے ساتہہ اس حدیث کی اور جمہور نے حمل کیا ہے اسکو اوپر تاکید استحباب کے ع

وَعَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنٰى أَبَا شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا تہا ایک شخص انصار میں سے کنیت کیا جاتا تہا ابو شعیب تہا اوسکا غلام بیچتا تہا گوشت پس کہا اوس شخص نے غلام کو کہ تیار کر موجب کفایت میری کہانا تاکہ کفایت کرے پانچ آدمیونکو تاکہ بلاؤں میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اصحاب میں کہ آنحضرت پانچویں ہوں پانچ میں سے یعنی ایک پیغمبر خدا ہوں اور چار اونکے ساتہہ ہوں پس تیار کیا غلام نے بموجب کہنے اوسکے کے واسطے حضرت کے تہوڑا سا کہانا پہر آیا وہ شخص آنحضرت کے پاس اور دعوة کی حضرت کی یعنی اور حضرت کے چار اصحاب کی پس ساتہہ لگ لیا اونکے ایک شخص پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی وقت پہنچنے کے اوسکے گہر کہ اے ابو شعیب ساتہہ ہو لیا ہے ہمارے ایک شخص پس اگر چاہے تو اذن دے اوسکو آنیکا اور اگر چاہے تو چہوڑ دے اسکو یعنی دروازہ پر یعنی نہ اذن دے آنیکا کہا ابو شعیب نے نہیں چہوڑتا میں اوسکو بلکہ اذن دیا میں نے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسمیں دلیل ہے اوپر کہ نہیں جائز کسیکو یہہ کہ آوے بیچ ضیافت ایک قوم کے بغیر اذن اونکی کے اور نہیں جائز ہے مہمانکو یہہ کہ اذن دے کسیکو آنیکا اپنے ساتہہ مگر ساتہہ امر صریح کے یا اذن عام کے یا جانے رضامندی ضیافت کرنیوالیکی اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ نہیں جائز ہے کسیکو کہ جاوے کسیکے گہر میں مگر باذن اوسکے اور یہہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر ضیافت ایک جماعت مخصوص کی کرے اور اوسکے ساتہہ کوئی ہو لیوے تو مستحب ہے مہمانکو کہ اوسکے لیے اذن چاہے صاحب خانہ سے اور مستحب ہے صاحب خانہ کو کہ اوسکو نہ منع کرے آنے سے مگر یہہ کہ ہو اوسکے آنے سے مفسدہ کہ ایذا پاویں حاضرین اور اگر پہیرے اوسکو تو ساتہہ نرمی کے پہیرے اور اگر اوسکو کچہہ کہانے میں سے دیدے بشرطیکہ لائق اوسکے ہو تو یہہ اچہا ہے اور شرح سنہ میں لکہا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر کہ نہیں حلال ہے کہانا ضیافت کا اوسکے لیے کہ نہ بلایا جاوے اور بعضے عالموں نے کہا ہے کہ جب ایک شخص کے آگے کہانا رکہدے اور اوسکے ملک کردے تو وہ مختار ہے چاہے آپ کہاوے اور چاہے اور کو کہلاوے اور چاہے اپنے گہر کو اوٹہا لاوے اور اگر بیٹہے دستر خوان پر تو چاہے کہ کہاوے موافق عرف کے اور نہ اوٹہاوے اوسمیں سے کچہہ اور نہ کہلاوے اور کو اوسمیں سے اور اچہا جانا ہے بعضی اہل علم نے یہہ کہ دیویں دستر خوان والے بعضے بعضوں کو کچہہ کہانے میں سے اور اگر دو دستر خوان پر ہوں تو نہیں جائز ہے یہہ نوع ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے انس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا یعنی کہانا نکاح کا وقت نکاح صفیہ کے ساتہہ ستو اور کہجور کے نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف اوپر کی حدیث میں گذرا کہ ولیمہ صفیہ کا کیا حضرت نے ساتہہ حیس کے اور اسمیں آیا کہ ساتہہ ستو اور کہجور کے وجہ تطبیق کی اونمیں یہ ہے کہ دونوں چیزیں ہونگے ولیمہ میں حیس بہی آیا اور اور کچہہ سبزی بہی جو دیکہا سو روایت کیا ع وَعَنْ سَفِيْنَةَ أَنَّ رَجُلًا أَضَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ

دعونا رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكل معنا فدعوه فجاء فوضع يديه على عضادتي الباب فرأى القرام قد ضرب في ناحية البيت فرجع قالت فاطمة فتبعته فقلت يا رسول الله ما ردك قال إنه ليس لي أو لنبي أن يدخل بيتا مزوقا رواه أحمد وابن ماجه

اور روایت ہی سفینہ سے یہہ کہ ایک شخص مہمان آیا حضرت علی بن ابی طالب کے پاس پس تیار کیا حضرت علی نے اوسکے لیے کہانا اور کہا فاطمہ نے اگر بلاویں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہاویں وہ ہمارے ساتھ تو بہتر ہی پس بلایا حضرت کو اور آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور رکہے دونوں ہاتھہ اپنے دونوں بازو دروازے کے پس دیکہا پردہ پڑا ہوا بیچ کونے گہر کے پس پہر گئے حضرت کہا حضرت فاطمہ رضی نے پس پیچہے گئی میں حضرت کے اور کہا میں نے ای رسول خدا کے کس چیز نے پہیر دیا آپکو فرمایا نہیں واسطے میرے یا واسطے کسی نبی کے یہہ کہ داخل ہو گہر زینت کیے ہوئے میں نقل کی ابن ماجہ نے ف قرام پردہ باریک منقش اور بعضوں نے کہا کہ منقش نہ تہا ولیکن ڈہالکا تہا اوس سے دیوار کو مانند چہپر کہٹ دولہا دولہن کے اور یہہ عادت متکبرین کی ہی اور حضرت اوسکو دیکہکر پہر گئے آگاہ کرنے کے لیے اسپر کہ یہہ بہتر نہیں ہی کہ زینت دنیا کی ہی اور وہ باعث نقصان آخرۃ کی ہی ع وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعي فلم يجب فقد عصى الله ورسوله ومن دخل على غير دعوة دخل سارقا وخرج مغيرا رواه أبو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دعوت کیا جاوے پہر نہ قبول کرے پس بیشک نافرمانی کی اللہ کی اور رسول اوسکے کی اور جو آدمی آیا مجلس کہانے کی بغیر بن بلائی آیا چور اور نکلا لوٹ کر نقل کی یہہ ابو داود نے ف آیا چور بسبب اسکے کہ آیا بغیر اذن صاحب خانہ کی پس گویا چہپ کر آیا مانند چور کی پس گنہگار ہوا جیسے گنہگار ہوتا ہی چور بسبب جانے کے کسی کے گہر میں حاصل یہہ کہ حضرت نے اپنی امت کو تعلیم کیے اچہے اخلاق اور منع کیا اونکو بری خصلتوں سے کہ نہ قبول کرنا دعوت کا بلا عذر دلالت کرتا ہی تکبر نفس اور رعونت اور قلۃ الفت پر اور جانا کسی کی ہان بغیر دعوت کی دلالت کرتا ہی حرص نفس اور [illegible]

ع وعن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا اجتمع الداعيان فأجب أقربهما بابا وإن سبق أحدهما فأجب الذي سبق رواه أحمد وأبو داود اور روایت ہی ایک شخص سے کہ تہا صحابیوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت اکٹہے ہو جاویں دو دعوت کرنیوالے پس قبول کر دعوۃ اوسکی کہ بہت نزدیک ہو اون دونوں میں سے از روی دروازے کے اور اگر پہلی کی ایک نے اون دونوں میں سے پس قبول کر دعوت اوسکی جسنے پہلی کی نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف ظاہرا یہہ اوس صورت میں ہی کہ جمع نہیں کر سکتا ہی یعنی دونوں کی دعوۃ نہیں کہا سکتا ہی بسبب ایک ہی وقت ہونیکے اور مانند اسکی کی اور جمع کر سکتا ہی تو دونوں کی دعوۃ قبول کرے اور یہہ حکم تو ہمسایہ کا ہی اور اگر اہل شہر دعوت کریں تو وہان ترجیح اور جہت سے ہوگی مثل معرفت اور صلاح اور ادا حقوق کی یعنی اگر اہل شہر میں سے سوا ہمسایہ کی دو آدمی آپسکی دعوۃ کریں تو اوسکی دعوۃ قبول کرے کہ جو جان پہچان ہو یا نیکبخت ہو وغیر ذلک اور اسحدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ جو طالب علم یا فتوی پوچہنے والا عالم کے پاس پہلے آوے تو سبق اور فتوی پہلے اوسی کو پڑہا دے اور دیوے ع وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام أول يوم حق وطعام يوم الثاني سنة وطعام يوم الثالث سمعة ومن سمع سمع الله به رواه الترمذي اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا پہلے دن کا حق ہی اور کہانا دوسرے دن کا سنت ہی اور کہانا تیسرے دن کا سنانا ہی اور جو کوئی سناوے سناویگا اللہ اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے ف حق ہی یعنے نکاح میں پہلے دن کا کہانا کہلانا اور قبول کرنا اوسکا واجب ہی یا سنت موکدہ ہی بحسب اختلاف علما کے اور دوسرے دن کہانا سنت اور مستحب ہی اور تیسرے دن کہانا اسلیے ہوتا ہی کہ تا لوگ سنیں اور تعریف کریں اور جو کوئی سناوے یعنی مشہور کرے اپنی نیکی [illegible] مشہور کریگا اوسکو اللہ تعالی [illegible] کہ اسنے ریا اور دکہانے کے لیے دیا تہا یہہ [illegible] اور رسوا ہوگا لوگوں میں کہا طیبی نے کہ جب اللہ تعالی بندہ کو کچہہ نعمت دے تو لازم ہی اوسکو کہ شکر ادا کرے اور مستحب ہی یہہ دوسرے

دن واسطے ریا کے ہے نقصان ہے کہ اول روز میں واقع ہوا ہو اسلیے کہ سنت کامل کرنی اوسکی واجب ہے اور تیسرے دن سنانی اور دکہانے کے لیے ہوتا ہی اوجسکو کہلانیکو بلاوے بلاوی تو واجب ہی اوسکو قبول کرنا اول روز میں اور مستحب ہے دوسرے دن اور مکروہ ہی بلکہ حرام ہی تیسرے دن انتہی اور اہمین دو مذہب ہی مالکیہ نے کہ وہ کہتے ہین مستحب ہی ولیمہ کرنا سات دن تک ع وعن عكرمة عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن طعام المتباريين ان يؤكل رواه ابو داود وقال محيي السنة والصحيح انه عن عكرمة عن النبي صلى الله عليه وسلم مرسلا اور روایت ہی عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے طعام دو شخصوں فخر کرنیوالوں کیسے آپسمین نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا محی السنہ نے کہ صحیح یہہ ہی کہ عکرمہ نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بطریق ارسال کے ف یعنی صحیح یہہ ہی کہ لفظ عن ابن عباس اسکی سند مین نہین اور متبارین دو شخص کہ آپسمین مقابلہ کرین طعام مین اور چاہین کہ ایک دوسرے کی ضد پر بہت پکاوی کہانا تا غالب آوی دوسرے پر یعنی اگر فخر اور سنانی اور دکہانی کے لیے پکا دین اور دعوۃ کرین دعوۃ اونکی قبول نکرے اور کہانا اونکا نکہاوے اگلے بزرگ دعوۃ فخر کی نہ قبول کرتے تھے تح

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتباريان لا يجابان ولا يؤكل طعامهما قال الامام احمد يعني المتعارضين بالضيافة فخرا ورياء روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کہ کہانا از راہ فخر مقابلہ کی تیار کرین اونکی دعوۃ قبول نکیجاوی اور کہانا اونکا نہ کہایا جاوی کہا امام احمد نے یعنی یہہ تفسیر متباریان کی مراد حضرت کی متبارین سے یہہ ہی کہ دو شخص بطریق مقابلہ کی ضیافت کرین از راہ فخر اور ریا کی وعن عمران بن حصين قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اجابة طعام الفاسقين روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرنی دعوۃ فاسقین کی سے ف فاسق سی مراد مطلق فاسق ہی کہ سبیل حکایہ ہو اور سبب اسکی منع کا یہہ ہی کہ اکثر فاسق احتیاط نہین کرتی ہین کہانی پینے مین اور کہاتی ہین حرام اور فاسق کبہی ظالم بہی ہوتا ہی اور کہانا ظالم کا کہ مال لوگونکا از راہ ظلم کے لیتا ہی بالاتفاق حرام ہی اور یہہ بہی ہی کہ فاسق کی دعوت قبول کرنی مین خوش کرنا اوسکا اور تکریم اوسکی لازم آتی ہی تح وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل احدكم على اخيه المسلم فليأكل من طعامه ولا يسأل ويشرب من شرابه ولا يسأل روى الاحاديث الثلثة البيهقي في شعب الايمان وقال هذا ان صح فلان الظاهر ان المسلم لا يطعمه ولا يسقيه الا ما هو حلال عنده اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے ایک تمہارا اپنے بہائی مسلمان کے پاس سو چاہیے کہ کہاوے کہانے اوسکی مین سے اور نہ پوچہے یعنی حال طعام کا کہ کیسا ہی اور کہان سے آیا ہی اور پیوے پانی اوسکا اور نہ پوچہے اوس سے کہ کیسا ہے اور کہان سے آیا ہی روایت کین تینون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا بیہقی نے یہہ حدیث یعنی خبر کی اگر صحیح ہو تو وجہ اوسکی یہہ ہی کہ ظاہر حال مسلمان کا یہہ ہی کہ نہین کہلاتا مسلمان کو اور نہین پلاتا اوسکو مگر وہ کہ حلال ہے نزدیک اوسکی ف مسلمان سے مراد مسلمان کامل ہے یعنی غیر فاسق لیکن جسکی کہانے کا حال ہو مشتبہ اوسکی تفتیش کی اور پوچہنی سی اوسکو ایذا ہووے گی مگر ہان جبکہ معلوم ہو کہ کہانا اوسکا وجہ حرام سی ہی تو نہ کہاوی اور اگر ایک شخص کا کہانا اکثر حرام کا ہو تو بہی نہ کہاوی تح

باب القسم باب ہی بیچ بیان حکم تقسیم کی ف یعنی اس باب مین بیان ہی نوبت مقرر کرنیکا بیویون کی لیے یعنی بیویون کی پاس باری باری رہنے کا اوسکو نوبت مقرر کرنی واجب ہی دو یا زیادہ بیویون کے لیے اور زیادہ کے لیے اور ایک کی نوبت میں دوسری کی گہر میں اسکو رہنا جائز نہین ہے نہ جمع کرنا دو عورتونکا ایک رات مین جائز ہی مگر با اذن و رضا دونونکی جائز ہی اور صحبت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں سی ایک رات مین پہلے واجب ہونے نوبت کے تہا یا اونکی اذن سے تہا اور مذہب حنفیہ یہہ ہی کہ نوبت مقرر کرنی حضرت پر واجب نہ تہی لیکن حضرت نے از راہ کرم و تفضل کے نوبت مقرر کر رکہی تہی واللہ اعلم اور نہین ہی حق عورت کے لیے بیچ نوبت کی حالت سفر مین جاوی جس بیویکو چاہی اوسکو ساتہ لیجاوی اور اولی یہہ ہی کہ قرعہ ڈالے درمیان بیویون کے جسکا نام قرعہ مین نکلی اوسکو ساتہ لیجاوے اور اصل نوبت تقسیم کے حق مین رات ہی اور دن تابع ہی رات کا اور ایک شخص کہ اوسکو کسی کام مین مشغول رہنا ہو مانند چوکیدار وغیرہ کے تو اوسکی حق مین اصل دن ہی اور باقی احکام و مسائل نوبت کے فقہ مین مذکور ہین شرح ہدایہ ف واجب ہی برابری کرنی انکی رہنے مین بیویونکی پاس اور پہنانی اور کہلانی مین اور صحبت مین نہ جماع کرنے مین اور محبت مین بلکہ یہہ مستحب ہی اور ساقط ہو جاتا ہی حق عورت کا ساتہ ایکبار جماع کرنیکی اور واجب ہی جماع کرنا کبہی کبہی دیانۃ اور نہ ترک کرے جماع بقدر مدۃ ایلاء کی مگر ساتہ رضامندی عورت کی اور اگر ضرر کرے بیویکو کثرت جماع کی تو نہین جائز ہی صحبت کرنی زیادہ قدر طاقت اوسکی سے

اور رہی ہر ایک بیوی کے پاس ایک رات اور ایک دن کامل لازم ہے برابری کرنی راتوں میں نہ دنوں میں یہانتک کہ اگر کوئی ایک بیوی کے پاس بعد غروب کے اور دوسری کے پاس بعد عشا کے تو ترک کیا واجب یعنی نوبت اور رجاع کرے ایک بیوی سے غیر نوبت اوسکی میں اور اسطرح نہ جاوے بیوی کے پاس اوسکو غیر نوبت اوسکی مگر واسطے عیادت اوسکے اور اگر مرض شدید ہو تو نہیں مضائقہ یہ کہ رہے اوسکے پاس یہانتک کہ شفا پاوے وہ یا مرجاوے اور یہاں وس صورت میں ہے یہ کہ نہو اوسکے پاس کوئی غمخوار اور اگر خاوند اپنی گہر میں بیمار ہو تو بلاوے ہر ایک کو اوسکی نوبت میں کذا فی در مختار **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ عَنْ تِسْعِ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وفات کیے گئے اور نو بیویاں چہوڑ کر اور تقسیم کرتے تہے اون میں سے واسطے آٹھ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** بیویاں حضرت کی اگرچہ نو سے زیادہ تہیں لیکن وقت وفات کے نو موجود تہیں عائشہ حفصہ ام حبیبہ سودہ ام سلمہ صفیہ میمونہ زینب بنت جحش جویریہ رضی اللہ تعالی عنہن انہیں سے آٹھ کے لیے تو نوبت مقرر تہی اور ایک کے لیے یعنی سودہ کے لیے نوبت نہ تہی کیونکہ اونہوں نے اپنی نوبت حضرت عائشہ کو بخشدی تہی اونکی نوبت میں حضرت حضرت عائشہ کے پاس رہتے تہے جیسا کہ حدیث آیندہ میں مذکور ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ سودہ جبکہ بوڑہی ہوئیں تو کہا یا رسول اللہ تحقیق کر دیا میں نے اپنا دن یعنی اپنی نوبت کہ آپ سے رکہتی تہی واسطے عائشہ کے پس تہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نوبت کرتے واسطے عائشہ کے دو دن ایکدن تو اونکی نوبت کا اور ایکدن حضرت سودہ کی نوبت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نکاح سودہ کا مکہ میں ہوا تہا بعد خدیجہ کے اور پہلے عائشہ کے کہا ہے علما نے کہ اگر بخشی ایک بیوی نوبت اپنی اپنی سوکن کو تو جائز ہے بشرطیکہ نہو یہہ ساتہہ دینے رشوۃ کے خاوند کی طرف سے اور جائز ہے واسطے عورۃ بخشنے والی نوبت کے یہہ کہ رجوع کرے جب چاہے الخ **وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْاَلُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اَيْنَ اَنَا غَدًا اَيْنَ اَنَا غَدًا يُرِيْدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لَهٗ اَزْوَاجُهٗ يَكُوْنُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِيْ بَيْتِ عَائِشَةَ حَتّٰى مَاتَ عِنْدَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتے اپنی بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی کہاں ہونگا میں کل کو کہاں ہونگا میں کل کو یعنی ہر روز بیویوں سے یہہ پوچہتے تہے ارادہ کرتے تہے دن نوبت عائشہ کا یعنی بسبب زیادتی محبت اونکی کے پس اذن دیا حضرت کو اونکی بیویوں نے کہ رہیں جہاں چاہیں اور تہے حضرت بیچ گہر حضرت عائشہ کے یہانتک کہ وفات ہوئی اونکے پاس نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ارادہ کرتے تہے یہہ تفسیر ہے قول کی یعنی پوچہنا اذن چاہنے کے لیے ہے بیویوں سے اذن دینا حضرت کو حضرت عائشہ کے پاس رہنے کا اور دلالت کرتا ہے اسپر یہہ جملہ پس اذن دیا الخ **وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سفر کا قرعہ ڈالتے درمیان بیویوں اپنی کے پس جس کسیکا اوسمیں نکلتا حصہ لیجاتے اوسکو ساتہہ اپنے سفر میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی قلابہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورۃ باکرہ سے ثیبہ پر رہے باکرہ کے پاس سات رات پہر تقسیم کرے یعنی نوبت درمیان نئی اور پرانی کے اور جسوقت کہ نکاح کرے ثیبہ سے رہے اوسکے پاس تین رات پہر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا میں کہتا میں کہ انس نے پونہچائی ہے یہہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** باکرہ سے ثیبہ پر الخ باکرہ کہتے ہیں کنواری عورۃ کو اور ثیبہ کہتے ہیں اوس عورت کو کہ خاوند کر چکی ہو اور امام شافعی نے اس حدیث پر عمل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک شخص کے نکاح میں کئی عورتیں ہوں یا ایک عورت ہو اور پہر نکاح کرے ایک اور عورت سے اگر وہ عورۃ باکرہ ہے تو اوسکے پاس سات رات رہے اور اگر ثیبہ ہو تو اوسکے پاس تین رات رہے پہر تقسیم برابر کیا کرے اور امام اعظم کے نزدیک باکرہ اور ثیبہ اور نئی اور پرانی تقسیم میں برابر ہیں اونہوں نے عمل کیا ہے دو حدیثوں پر کہ دوسری فصل میں آتی ہیں کہ وہ مطلق ہیں اور اس حدیث کی معنی اونکے نزدیک یہہ ہیں کہ باکرہ کے پاس سات رات رہے اور اوروں کے پاس بہی سات سات رات

اور ثیب کے پاس تین رات رہے اور اور وں کے پاس بھی تین تین رات رہے اور ابو قلابہ کے قول سے یہہ معنی ہیں کہ اگر میں چاہتا تو مرفوع کہتا اس حدیث کو اسلیے کہ کہنا صحابی کا کہ سنت سے ہی یہہ حکم مرفوع کی ہی اور معنی حدیث مرفوع کی ابتدا کتاب میں لکھی گئی ہیں ۃ مولانا **وَعَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ قَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَسَبَّعْتُ عِنْدَهُنَّ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ عِنْدَكِ وَدُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَلِلثَّيِّبِ ثَلٰثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہے ابی بکر بیٹے عبدالرحمن کے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نکاح کیا ام سلمہ سے اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کے پاس فرمایا انکو نہیں ہے تیری او پر اہل تیرے کی ذلت اگر چاہے تو سات رات رہوں میں تیرے پاس اور سات سات رات رہوں اور سب بیویوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہوں تیرے پاس اور دورہ کروں میں کہا ام سلمہ نے تین رات ہی میرے پاس اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک باکرہ کے رہنا سات رات اور نزدیک ثیبہ کے پاس تین رات نقل کی یہہ مسلم نے **ف** نہیں ہے تجھ پر اپنے اہل پر ذلت یعنی ہر چند تین رات تمہاری پاس رہونگا تو تمہاری کنبے قبیلے کو اس سبب سے حقارت نہیں لاحق ہوگی کہ یہہ سبب لیے رغبتی کے تمہاری صحبت سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے ہے کہ حکم شرع اسیطرح پر ہے اور یہہ تمہید عذر کی ہے بیچ اقتصار کے تین رات رہنے پر اور اگر چاہے تو سات رات تیری پاس ہوں جیسا کہ حکم باکرہ کا ہے ولیکن سات سات رات رہوں اور سب بیبیوں کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات تیری پاس رہوں جیسا کہ حکم ثیب کا ہے اور دورہ کروں میں یعنی تین تین رات اور وں کے پاس رہوں تم ۃ

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری **عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے عائشہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے تقسیم کرتے درمیان بیویوں اپنی کے یعنی نوبت مقرر کرتے از راہ تفضل کے اور بعضوں نے کہا از راہ وجوب کے اور عدل کرتے یعنی برابری کرتے درمیان ان کی راتوں رہنے میں اور کہتے یعنی معبود اپنا الٰہی تقسیم کرنا میرا بیچ اوس چیز کے ہے کہ مالک ہوں میں پس ملامت کر مجھکو بیچ اوس چیز کہ مالک ہے تو اور نہیں مالک میں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یعنی نوبت مقرر کرتا اور دینی نفقہ کا میں مالک ہوں اسمیں برابری کرتا ہوں اور ونکی محبت کا میں نہیں مالک تو مالک ہے اسمیں برابری نہیں کر سکتا کسی سے زیادہ محبت ہے کسی سے کم پس معلوم ہوا کہ برابری اونکی رہنے میں اور نفقہ میں چاہیے محبت میں اور صحبت کرنے میں اور بوسہ لینے میں ۃ **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ ہوں نزدیک ایک شخص کے دو بیویاں یعنی مثلا پھر نہ انصاف کرے درمیان انکے آویگا دن قیامت کے اسحالت سے کہ آدھا دھڑ اوسکا گرا ہوا ہوگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **ف** یہہ سزا اوسکی ہے جو عورتوں کی بے انصافی کرنے پر نہیں موقوف ہے اگر تین ہوں یا چار اور اونمیں انصاف نکریگا تو بھی یہی سزا ہوگی اوسکی پس واجب ہے برابری کرنی نوبت میں باعتبار راتوں کے رہنے کے نہ صحبت کرنیکے اور باکرہ اور ثیب اور نئی اور پرانی اور مسلمان اور کتابیہ سب برابر ہیں اور لونڈی اور مکاتبہ اور مدبرہ اور ام ولد کی بی نوبت آدھی ہے بہ نسبت عورت آزاد کی یعنی اگر اسکی نکاح میں لونڈی وغیرہ کسیکی ہے اور عورت آزاد بھی ہے تو لونڈی وغیرہ کے پاس ایک رات رہے اور عورت آزاد کے پاس دو راتیں اور حرم کے لیے نوبت نہیں ہے ۃ ملتقی مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ هٰذِهٖ زَوْجَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا وَارْفُقُوْا بِهَا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ وَكَانَ يَقْسِمُ مِنْهُنَّ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَاءٌ اَلَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْسِمُ لَهَا بَلَغَنَا اَنَّهَا صَفِيَّةُ وَكَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ رَزِيْنٌ قَالَ غَيْرُ عَطَاءٍ هِيَ سَوْدَةُ وَهُوَ اَصَحُّ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ حِيْنَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ**

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَاقَهَا فَقَالَتْ لَهُ أَمْسِكْنِي وَقَدْ وَهَبْتُ يَوْمِي لِعَائِشَةَ لَعَلِّي أَنْ أَكُونَ مِنْ نِسَائِكَ فِي الْجَنَّةِ روایت ہی عطا ابن رباح سے کہا حاضر ہوئے ہم ساتھ ابن عباس کے میمونہ کے جنازہ پر بمقام سرف میں پس کہا ابن عباس نے یہہ ہین بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جس وقت کہ اوٹھاؤ تم جنازہ انکا پس بہت ہلاؤ اونکو اور نہ جنبش دو اونکو اور اوٹھاؤ اونکو نرمی سے اور تعظیم کرو اسکی اسلیے کہ تحقیق تہین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نو عورتین تہین حضرت تقسیم کرتے یعنی نوبت کرتے تہے اونمین سے واسطے آٹھ کے اور نہ تقسیم کرتے تہے واسطے ایک عورۃ کی کہا عطا نے وہ عورۃ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تقسیم کرتے تہے واسطے اوسکی پونچہی ہی ہمکو خبر یہہ کہ وہ تہین صفیہ اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین کہ مری تہین مدینہ مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور کہا رزین نے کہ ائمہ حدیث سے ہی کہ کہا غیر عطا نے کہ وہ عورۃ کہ نہ تقسیم کرتے تہے اوسکے لیے سودہ تہین اور یہی بات صحیح ہی کہ بخشدیا تہا اونہون نے دن اپنا یعنی نوبت کا واسطے عائشہ کے جسوقت کہ ارادہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طلاق کا پس کہا اونہون نے واسطے حضرت کے کہ رہنے دو مجکو اپنے نکاح مین اور تحقیق بخشدیا مینے دن اپنا واسطے عائشہ کے امید سے کہ ہون مین تمہاری بیویون سے بہشت مین

ف حضرت میمونہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویون مین سے ہین اور خالہ تہین ابن عباس کے اور سرف نام ایک جگہ کا ہی کہ ایک منزل ہی مکہ سے کہ قبر حضرت میمونہ کی وہین ہی اور نکاح اور زفاف بہی اونکا وہین ہوا تہا اور انتقال بہی وہین ہوا اور یہہ تعلیل ہی نہی کی یعنی نہ ہلاؤ اس لیے کہ یہہ اون بیویون مین سے ہی کہ حضرت نے نوبت مقرر کر رکہی تہی اونکی اور کہا خطابی نے کہ یہہ کہنا کہ وہ عورت کہ نہین تقسیم کرتے تہے حضرت اوسکے لیے صفیہ تہین وہم ہی کسی راوی سے واقع ہوا ہی بلکہ وہ سودہ ہی تہین اور تہین صفیہ آخر سب عورتون کی مرنے مین الخ جانا چاہیے کہ انتقال ہوا صفیہ کا رمضان کے مہینے مین سنہ پچاس ہجری مین اور بعضون نے کہا سن باون یا پچپن مین بیچ زمانہ معاویہ کے اور دفن کی گئین بقیع مین اور مرین میمونہ سنہ اکیاون مین اور بعضون نے کہا سنہ چہیاسٹھ مین اور بعضون نے کہا سنہ تریسٹھ مین اور حضرت عائشہ مرین مدینہ مین سنہ ستاون مین اور بعضون نے کہا سنہ اٹھاون مین اور مرین سودہ سن چون مین اور حفصہ سنہ پچاس مین اور ام سلمہ انسٹھ مین اور ام حبیبہ سنہ چوالیس مین اور زینب بنت جحش سنہ بیس مین اور جویریہ سنہ پچاس مین کذا ذکرہ صاحب المواہب اور حضرت خدیجہ کا انتقال ہوا پہلے ہجرۃ کے اور زینب بنت خزیمہ کا بہی انتقال حضرت کے سامنے ہوا پس جب یہہ معلوم ہوا تو حضرت صفیہ کا مرنا سب بیویون کے بعد غیر صحیح ہی اور اگر ضمیر لفظ کانت کی میمونہ کی طرف پہیرین تو نہین مناسب ہی یہہ اوس قول کی بابت بالمدینہ اس لیے کہ وہ مرین ہین سرف مین پس نہین خالی ہی یہہ کلام اشکال سے واللہ اعلم بالحال

باب عشرة النساء وما لكل واحدة من الحقوق

یہہ باب ہی بیچ بیان اون حدیثون کے کہ وارد ہوئی ہین بیچ صحبت اور اختلاط کے ساتہ عورتون کے اور بیچ بیان حقوق ہر ایک عورت کے

ف ہر ایک عورۃ جو کہا گویا باعتبار ارادہ کرنے اقسام عورتون کے کہا یعنی باکرہ اور ثیبہ اور خوش خلق اور بدخلق اور غنیہ اور فقیرہ اور مانند انکے والا ظاہر تہا کہ یون کہتے بیچ بیان حقوق عورتون کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کی بہلائی کے اسلیے کہ تحقیق عورتین پیدا کی گئی ہین پسلی سے کہ وہ ٹیڑہی ہی اور تحقیق بہت ٹیڑہی چیز پسلی مین اوپر کی پسلی ہی پس اگر ارادہ کرے تو کہ سیدہا کرے پسلی کو توڑیگا اوسکو اور اگر چہوڑے تو پسلی کو اپنی حال پر ہمیشہ رہیگی ٹیڑہی پس قبول کرو وصیت بیچ حق عورتون کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف یعنی حضرت حوا کہ اصل اور اول سب عورتون کی ہین حضرت آدم کی اوپر کی پسلی مین سے پیدا ہوئین کہ وہ بہت ٹیڑہی ہوتی ہے پس اونکی اصل مین ٹیڑہا پن ہی کوئی اوسکو متغیر نہین کرسکتا اور ٹیڑہی پسلی کا حال یہہ ہی کہ اگر تو سیدہا کیا چاہے تو ٹوٹ جاویگی اور اگر تو اوسکو چہوڑے بحال خود تو ہمیشہ ٹیڑہی رہیگی

اسیطرح حال عورتونکا ہی کہ انکی اصل خلقت مین کجی اعمال اور اخلاق مین ہی اگر چاہین مرد کہ راست اور درست کرین انکو توڑ ڈالین کہ مراد
اسکی طلاق ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آتی ہی پس ممکن نہین ہی فائدہ اوٹھانا ساتھ عورتونکی مگر ساتھ چھوڑنے اونکے ٹیڑھا پن پر جبتک کہ اوس چھوڑنے
مین گناہ نہ لازم آوے اور اگر گناہ لازم آوے تو تغافل مناسب نہین حاصل یہ کہ معاملہ انسی اچھی طرح رکھو اور صبر کرو اونکی ٹیڑھا پن پر اور یہہ توقع اوٹھا دو
کہ سب باتونمین تمہاری مرضی موافق کام کرین گی ج ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المرأة خلقت من
ضلع لن تستقيم لك على طريقة فان استمتعت بها استمتعت بها وبها عوج وان ذهبت تقيمها كسرتها وكسرها طلاقها
رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عورۃ یعنی اصل اور مان اوسکی حضرت حوا کہ پیدا کی گئی پسلی سی یعنی
حضرت آدم کی پسلی سی ہرگز نہین سیدھی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کی پس اگر چاہی تو کہ فائدہ اوٹھاوے تو ساتھ اوسکی فائدہ اوٹھاوے تو ساتھ اوسکے
اسحالت مین کہ ہو اوسمین کجی اور اگر چاہی تو سیدھا کرنا اوسکا توڑیگا تو اوسکو اور توڑنا اوسکا طلاق دینا اوسکا ہی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** ہرگز
نہین سیدھی ہوگی واسطی تیرے اوپر ایک راہ کے یعنی ہمیشہ ایک حالت مستقیمہ پر نہین رہیگی بلکہ حالتین بدلتی جاوین گی شکر سی طرف ناشکری کے اور اطاعت سے
طرف نافرمانی کے اور قناعت سی طرف طمع کے و غیر ذلک ق ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرك مؤمن مؤمنة
ان كره منها خلقا رضي منها آخر رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بغض رکھی مرد مسلمان عورۃ مسلمان
سی اگر ناخوش رکھیگا اوسکی ایک فعل وخو کو تو خوش رکھیگا اوسکی فعل وخوی دوسری کو نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس لیے کہ آدمی کی تمام اخلاق و افعال بری نہین ہوتی
اگر بعضی برے ہوتی ہین تو بعضی اور اچھی بھی ہوتی ہین پس نظر اوسکی افعال و اخلاق نیک پر کرنی چاہیے اور راضی ہونا چاہیے اور اوسکی افعال و اخلاق بد پر
صبر کرے مقصود رغبت دلانی اور مبالغہ ہی بیچ خوش گذرانی کی ساتھ عورتون کے اور صبر کرنے کی اونکی ایذا پر اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ یار بے عیب
نہین ہاتھ لگتا پس اگر کوئی شخص بے عیب یار ڈھونڈھیگا تو رہیگا بدون یار کے اور نہین خالی ہوتا ہی انسان خصوصا مومن بعضی اچھی خصلت سی پس لائق
ہی کہ رعایت اوسکی کرے اور چشم پوشی کری سوا اوسکی سے ق ع **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا بنو اسرائيل
لم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثى زوجها الدهر متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتے
بنی اسرائیل نہ سڑتا گوشت اور اگر نہ ہوتی حوا نہ خیانت کرتی کوئی عورۃ اپنی خاوند کی کبھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت موسی علیہ السلام کے
وقت مین بنی اسرائیل پر جنگل مین من وسلوی اوترتا تھا اللہ تعالی کی طرف سے اور حکم تھا بقدر ضرورت لیلین اور ذخیرہ نکرین وہ نہایت حرص سی ذخیرہ کرنے لگے
یہانتک کہ سڑ جاتا پس وہ سڑنا گوشت کا سزا تھی اونکی فعل بد کی یعنی ذخیرہ کرنے کی کہ بسبب حرص اور نہ توکل کرنیکی خدا تعالی پر ذخیرہ کرتے تھے بعد اوس کے
سڑنا گوشت کا مقرر ہوا ہمیشہ کو پس فرمایا حضرت نے اگر بنی اسرائیل جمع کرتے گوشت کو تو سڑا نہ کرتا اور خیانت کے معنی ہین ناراستی یعنی کجی پس کجی
حضرت حوا کی یہہ تھی کہ رغبت دلائی حضرت آدم علیہ السلام کو کہانی درخت معلوم کے برخلاف امر اللہ تعالی کی پس فرمایا کہ کجی حضرت حوا سی سرزد ہوگی
اگر وہ یہہ کجی نکرتین تو کوئی عورۃ اپنی خاوند سی کجی نکرتی ق ع **وعن** عبد الله بن زمعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يجلد
احدكم امرأته جلد العبد ثم يجامعها في آخر اليوم وفي رواية يعمد احدكم فيجلد امرأته جلد العبد فلعله يضاجعها في آخر
يومه ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال لم يضحك احدكم مما يفعل متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن زمعہ سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے ایک تمہارا بیوی اپنی کو مارنا غلام کا یعنی بہت پھر صحبت کریگا اوس سے آخر دن مین اور ایک روایت
مین ہی قصد کرتا ہی ایک تمہارا پس مارتا ہی اپنی عورۃ کو مارنا غلام کا پس شاید کہ وہ ہمخواب ہو اوس سی بیچ آخر دن یا رات کی پھر نصیحت فرمائی حضرت

سے صحابہ کو بیچ ہنسنے اونکے ریح نکلنے پر پھر فرمایا کیوں ہنستا ہی ایک تمہارا اوس چیز سے کہ آپ بھی کرتا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ جو حضرت
نے کہا ہی کیا مناسب ہی کہ جسکے ساتھ ایسا معاملہ ہو اوس سے ایسا سلوک کرے گرچہ بیوی کو نافرمانی پر کچھ مارنا آیا ہی نہ کہ ایسا اس سے یہہ معلوم ہوا کہ ساتھ
بیوی کے اتفاق وسلوک سے رہے اور کیوں ہنستا ہی الخ یعنی ہنسنا اچھا نہیں معلوم ہوتا ہی مگر امر عجیب پر کہ نہ پایا جاتا ہو عادۃ پس جب ایک چیز اپنی ہی میں
موجود ہو تو غیر سے سرزد ہونے پر تو کیوں ہنسے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی سے گوز سرزد ہو تو تغافل کرے تاکہ اوسکو رنج نہو چنانچہ حاتم اصم کا حال لکھا ہی کہ یہہ
بہرے نتھے ایک بار ایک عورۃ کوئی مسئلہ پوچھنے کو آئی انکے پاس دراثنا پوچھنے میں اوس سے گوز سرزد ہوا اونہوں نے اوسکی رفع خجالت کے لیے
اوس سے کہا کہ پکار کر کہہ پس وہ خوش ہوئی اوسنے جانا کہ یہہ بہرے ہیں پھر اونہوں نے اوس بات کے پورا کرنے کے لیے اپنے کو بہرہ بنا رکھا اور
کہا طیبی نے اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ لائق ہی مرد عاقل کو کہ جب ارادہ کرے بھائی مسلمان کی عیب گیری کا تو اول اپنے نفس میں تامل کرے کہ آیا مجھمیں یہہ عیب
یا مانند اسکے پایا جاتا ہی یا نہیں پس اگر اپنے کو اوس سے پاک نہ پاوے تو باز رہنا اوسکی عیب گیری سے بہتر کیا خوب کسینے کہا ہی کہ دیکھتا ہوں میں اکثر لوگوں کو
کہ دیکھتے ہیں عیب اوروں کی اور اندھے ہیں اپنی عیبوں سے ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَتَقَمَّعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا تھی میں کھیلتی ساتھ گڑیوں کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھیں میری ہمجولیاں کھیلتیں ساتھ میرے
اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت تشریف لاتے چھپ جاتیں ہمجولیاں میری حضرت سے یعنی بسبب شرم کے پس حضرت بھیجتے اونکو طرف میری پس کھیلتیں ساتھ میرے
نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس میں بیان خوش گذرانی کا ساتھ بیوی کے اور حکم لڑکیوں کے کھیلنے کا گڑیوں سے باب الولی میں گذر چکا ع **وَعَنْهَا**
قَالَتْ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ بِالْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ لِأَنْظُرَ إِلَى لَعِبِهِمْ بَيْنَ أُذُنِهِ وَعَاتِقِهِ ثُمَّ يَقُومُ مِنْ أَجْلِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ
الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا قسم ہی اللہ کی تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھڑے ہوئے اوپر دروازے حجرے میرے کے اور حبشی کھیلتے تھے ساتھ برچھیوں کے مسجد میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کرتے تھے میرا ساتھ چادر اپنی کے تاکہ
دیکھوں طرف کھیل اونکے کے درمیان کانوں اور مونڈھوں حضرت کے پھر کھڑے رہتے واسطے خاطر میری کے یہانتک ہوتی میں وہ کہ پھرتی میں آپ یعنی آنحضرت
اسقدر ٹھہرے رہتے کہ جبتک میں نہ پھرتی اور بس نہ کیا آپ نہ پھرتے پس اندازہ کرو زمانہ اسقدر کھڑی رہنے لڑکی کے کہ صغر سن حرص کرنیوالی کھیل پر ہو یعنی
خیال کرو کہ لڑکیاں خردسال کسقدر حریص ہوتی ہیں کھیل دیکھنے پر اوسقدر کھڑی رہی ہیں اور حضرت بھی میری خاطر کھڑے رہے حاصل یہہ کہ حضرت دیر تک تماشا
دکھلایا کیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** مسجد میں یعنی رحبہ مسجد میں کہ وہ ایک چبوترا تھا متصل مسجد کی یا نفس مسجد میں اس لیے کہ کھیلنا اونکا برچھیوں سے سامان
جہاد سے تھا پس ہوا وہ عبادۃ مانند تیراندازی کی اور نظر کرنی اونکی طرف ظاہر یہہ ہی کہ یہہ تھا پہلے نزول حجاب کے کذا ذکرہ التورپشتی اور اس سے حضرت کی خوش
اخلاقی اور خوش گذرانی اور محبت وعنایت حضرت عائشہ پر معلوم ہوئی ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي
لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ
مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں البتہ جانتا ہوں جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجھسے خوش اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجھپر خفا یعنی بسبب
کسی امر دنیوی کی جیسے کہ میان بیوی میں خفگی ہوتی ہی پس کہا میں نے کاہے سے پہچانتے ہو یہہ فرمایا جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجھسے راضی پس تحقیق تو کہتی ہی

نہین ہی اسطرح قسم ہی پروردگار محمد کی اور جسوقت کہ ہوتی ہی تو مجہپر خفا کہتی ہی نہین ہی اسطرح قسم ہی پروردگار ابراہیم کی یعنی نام میرا نہین لیتی اور پروردگار ابراہیم کہتی ہی کہا حضرت عائشہ نے کہا مینے کہ ہان یعنی اسیطرح ہے جیسے آپ نے فرمایا قسم ہی اللہ کی ای رسول خدا کی نہین چہوڑتی مگر نام تمہارا نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف یعنی حالت غضب مین کہ مسلوب العقل ہوتی ہون نہین ترک کرتی مگر نام تمہارا اور دل میرا مستغرق ہوتا ہی تمہاری محبت مین ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بلاوی کوئی مرد اپنی عورۃ کو طرف بچہونے اپنے کے ہو پس انکار کرے وہ اور گذاری خاوند رات غصے مین لعنت کرتی ہین فرشتے عورۃ کو صبح تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی مین یون ہی کہ فرمایا حضرت نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ یعنی قبضہ تصرف اوسکے کے ہی نہین کوئی شخص کہ بلاوی اپنی عورۃ کو طرف بچہونے اپنے کے پہر انکار کرے وہ مگر ہوتا ہی وہ کہ آسمان مین ہی خفا اوسپر یہان تک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوسی ف انکار کرے یعنی بغیر عذر شرعی کے اور بعضون نے کہا کہ حیض عذر نہین ہی انکار کرنے مین اسلیے کہ خاوند کو جائز ہی فائدہ اوٹہانا اوسی سے اوپر کے ازار اوسکے ہی نزدیک جمہور کے اور بعضی علما کی نزدیک سوا شرمگاہ کی اور بدن سے فائدہ اوٹہانا جائز ہی اور صبح تک باعتبار غالب کے فرمایا کہ ایسا معاملہ رات کو ہوتا ہی اگر دنکو اسیطرح انکار کریگی تو شام تک یہی حال ہوگا اور وہ کہ آسمان مین ہی یعنی حکم اوسکا آسمان مین ہی یا وہ کہ معبود ہی آسمان مین یعنی اللہ تعالی اور اللہ تعالی معبود آسمان مین بہی اور زمین مین بہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وہو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ پس حدیث مین فقط معبود آسمان کا کہا اسلیے کہ اکتفا کیا ساتہہ ذکر کرنے اشرف کے اور احتمال ہی کہ مراد اوسی فرشتے ہون اور اس حدیث سے معلوم ہو کہ خفگی خاوند کی باعث ہی پروردگار کی خفگی کی اور جب قضاء شہوۃ کی خفگی کا یہ حال ہو تو اگر خفگی امر دین مین ہو تو کیا حال ہوگا ع وَعَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ اِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِيْ غَيْرَ الَّذِيْ يُعْطِيْنِيْ فَقَالَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما سے یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میری ہی ایک سوکن پس کیا ہی مجہپر گناہ اگر اظہار کرون مین اپنے خاوند کی طرف سے یعنی سوکن کے آگے غیر اوس چیز کا کہ دیتا ہی مجکو یعنی جو کچہہ دیتا ہی اوسی زیادہ اظہار کرون سوکن کے جلانے کے لیے کہ دیکہو زیادہ مجکو دیتا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ اظہار کرنیوالا ساتہہ اوس چیز کے کہ نہین دیا گیا مانند پہننے والی دو کپڑون جہوٹ کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دو کپڑون سے مراد چادر اور تہبند ہین اور جہوٹے کپڑے پہننے والی سے مراد وہ شخص ہی کہ کپڑے عاریت یا امانت کے پہنے اور اسطرح کہاوے کہ گویا اوسکے ہی ہین یا وہ شخص مراد ہی کہ لباس زاہدون اور صالحون کا پہنے اور واقع مین ایسا نہین اور بعضون نے کہا کہ اوسکی ساتہہ تشبیہ دی کہ پیراہن پہنے اور لگاوے اوسمین دو آستینین اور نیچے آستینون کے تا لوگ جانین کہ دو پیراہن پہنے ہین اور بعضون نے کہا کہ عرب مین ایک شخص تہا کہ دو کپڑے نفیس پہنتا تا اوسکو قوم مین اور عزت ہو اور جہوٹی گواہی دے تو کوئی جہوٹا نجانین اوسکی ساتہہ تشبیہ دی اوسکو ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اٰلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَائِهٖ شَهْرًا وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهٗ فَاَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سے کہ کہا ایلا کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیون سے ایک مہینے کا اور تہی کہ موچ آگئی تہی حضرت کے پاؤن مین پس ٹہرے رہے بالا خانہ مین انتیس راتین پہر اوترے پس عرض کیا لوگون نے کہ ای رسول خدا کے ایلا کیا تہا آپنے ایک مہینے کا اور مہینا تیس دن کا ہوتا ہی پس انتیس دن کے بعد کیون اوتر آئے پہر فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مہینا ہوتا ہی انتیس دن کا بہی نقل کی یہہ بخاری نے

ف ایلاء لغت میں مطلق قسم کہانیکو اور شرع میں ایلاء اسکو کہتی ہیں کہ قسم کہاوے کہ میں بیوی کی پاس چار مہینے یا زیادہ چار مہینے سے نہیں جاونگا یعنی صحبت نہیں کرونگا
پس اگر قسم پوری کی تو طلاق بائن پڑجاتی ہی اور قسم توڑ ڈالی تو ساقط ہوجاتا ہی ایلاء اور لازم آتا ہی کفارہ یا جزا اور اگر لونڈی کیساتھ کی نکاح میں ہو تو
ایلاء کری تو ادنی مدت اوسکی دو مہینے ہیں پس اگر ان مدتوں سے کم کی قسم کہا دی تو وہ ایلاء شرعی نہیں ہی پس اس حدیث میں ایلاء لغوی مراد ہی یعنی قسم
کہائی کہ تین مہینے تک بیویوں کی پاس نہیں جاونگا اور سبب اسکا یہہ تہا کہ بیبیاں حضرت کی کچہ نفقہ زیادہ مانگتی تہیں حضرت نے قسم کہائی کہ میں انکی پاس مہینا بہر
نہیں جاونگا اور انہیں دنوں میں حضرت کے پای مبارک میں چوٹ آگئی تہی بسبب گر پڑنے کے گہوڑے پر سے پس حضرت بالاخانہ پر رہی اونتیس دن بعد ازاں
اوتری شاید کہ وہ مہینا اونتیس دن کا تہا اسلیے اونتیس ہی پر اکتفا کیا ج وعن جابر قال دخل ابو بکر یستاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فوجد الناس جلوسا ببابه لم يؤذن لاحد منهم قال فاذن لابي بكر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن له فوجد النبي صلى الله
عليه وسلم جالسا حوله نساؤه واجما ساكتا قال فقال لاقولن شيئا اضحك النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله
لو رايت بنت خارجة سالتني النفقة فقمت اليها فوجأت عنقها فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن
حولي كما ترى يسالنني النفقة فقام ابو بكر الى عائشة يجأ عنقها وقام عمر الى حفصة يجأ عنقها كلاهما يقول تسالن
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ليس عنده فقلن والله لا نسال رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا ابدا ليس عنده ثم
اعتزلهن شهرا او تسعا وعشرين ثم نزلت هذه الاية يا ايها النبي قل لازواجك حتى بلغ للمحسنات منكن اجرا عظيما قال
فبدا بعائشة فقال يا عائشة اني اريد ان اعرض عليك امرا احب ان لا تعجلي فيه حتى تستشيري ابويك قالت وما هو يا
رسول الله فتلا عليها الاية قالت افيك يا رسول الله استشير ابوي بل اختار الله ورسوله والدار الاخرة واسالك ان لا
تخبر امراة من نسائك بالذي قلت قال لا تسالني امراة منهن الا اخبرتها ان الله لم يبعثني معنتا ولا متعنتا ولكن
يبعثني معلما ميسرا رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا آئی ابوبکر درحالیکہ طلب پروانگی کی کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی کی پاس آنیکی پس پایا ابوبکر نے لوگوں کو بیٹہا حضرت کے دروازے پر کہ نہ پروانگی دی گئی کسیکو اونمیں سی داخل ہونیکی کہا جابر نے پس
پروانگی ہوئی واسطے ابوبکر صدیق رض کے پس داخل ہوئی پہر آئی حضرت عمر رض اور پروانگی طلب کی پس پروانگی دی گئی اونکو پس پایا عمر رض نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو بیٹہی اسحال میں کہ گرد حضرت کے تہیں عورتیں اونکی اور حضرت تہے غمگین خاموش کہا جابر نے یعنی کہ کہا حضرت عمر رض نے یعنی اپنے دل میں
البتہ کہوں میں کچہ کہ ہنساؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا عمر رض نے یا رسول اللہ اگر دیکہو تم خارجہ کی بیٹی کو کہ بیوی اونکی تہی طلب کرے مجہسے خرچ
روٹی پانی کا یعنی زیادہ عادت سے تو کہڑا ہوں میں طرف اوسکے اور کوٹوں اوسکی گردن پس ہنسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا یہہ عورتیں
گرد میرے بیٹہی ہیں جیسا کہ دیکہتا ہی تو طلب کرتی ہیں مجہسے خرچ یعنی زیادہ عادت سے پس کہڑے ہوئے ابوبکر طرف عائشہ کے کوٹنی لگی گردن عائشہ
کی اور کہڑے ہوئے عمر طرف حفصہ کے کوٹنی لگی گردن حفصہ کی حضرت ابوبکر رض اور عمر رض دونوں نے کہا کہ طلب کرتی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
اوس چیز کو کہ نہیں حضرت پاس پس کہا عورتوں نے قسم ہی خدا کی نہیں مانگینگے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ کبہی کہ نہو اونکی پاس پہر الگ
ہوئے حضرت بیویوں سے ایک مہینا یا اونتیس دن یعنی بنا بر قسم سابق کے اور یہہ شک راوی کا ہی پہر اوتری یہہ آیۃ ای نبی کہہ اپنی عورتوں
سے یہانتک کہ پہونچی اس لفظ تک للمحسنات منکن اجرا عظیما کہا جابر نے پس شروع کیا حضرت نے کہنا اس بات کا حضرت عائشہ رض
سی یعنی اسلیے کہ وہ بہت عقلمند اور افضل تہیں سب بیویوں میں پس فرمایا ای عائشہ تحقیق میں ارادہ کرتا ہوں یہہ کہ بیان کروں روبرو تیرے ایک بات

کہ جلدی نہ کرو تو اوسمین یعنی اونکی جواب دینی مین ابہی تجھے یہانتک کہ مشورہ کری تو ماں باپ اپنی سے کہا عائشہ نے کیا بیچ ای رسول اللہ کی اس حق کی حضرت نے
عائشہ کے آیۃ مذکورہ کہا عائشہ نے کیا تمہارے مقدمہ مین ای رسول خدا کی مشورہ کرون تجھے ماں باپ سے یعنی مشورہ اوس امر مین کرتے ہین کہ اوسمین کچہہ تردد ہوتا ہی اور
مجھے اسمین کچہ تردد نہین بلکہ اختیار کیا مین نے اللہ کو اور رسول اوسکی کو اور گہر آخرۃ کو اور سوال کرتی ہون مین آپ سے یہہ کہ نہ خبر دو کسی عورت کو اپنی عورتون
مین سے ساتھہ اوس چیز کے کہ کہا مین نے فرمایا حضرت نے نہین پوچھیگی مجھسے کوئی عورت اونمین سے مگر کہ خبر دونگا مین اوسکو تحقیق اللہ تعالی نے نہین بھیجا مجھکو بھیجے
رنج دینے کو اور نہ خواہ مخواہ کسیکے تکلیف دینی کو ولیکن بھیجا ہی مجھکو احکام دین سکھانیکو اور آسانی کرنیکو نقل کی مسلم نے **ف** پایا عمر نے الخ شاید کہ قصہ پردہ کی حکم نہ
پہلے کا ہی اور ہنسا دون الخ یعنی کوئی بات خوش طبعی کی کہون تا حضرت کا ملال رفع ہو اور خوش ہون اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے آدمی کو کہ جب اپنی دوست
کو غمگین دیکہے تو ایسی بات اوسکی آگی کہی کہ وہ ہنسے اور خوش ہو اور مشغول ہو اوسمین چنانچہ آیا ہی کہ جب حضرت اپنی کسی صحابی کو غمگین دیکہتے تو خوش کرتے اوسکو ساتھہ
خوش طبعی کی اور آیہ مذکورہ ساری یون ہے یا ایہا النبی قل لازواجک ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا وزینتہا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحا جمیلا وان کنتن تردن
اللہ ورسولہ والدار الاخرۃ فان اللہ اعد للمحسنات منکن اجرا عظیما حاصل آیہ کا یہہ ہی کہ کہدے ای محمد اپنی بیویون کو کہ مینے تو اختیار کیا ہی فقر دنیا مین پس اگر
تم نہ راضی ہو میری فقر پر تو خبر دو مجکو اور آؤ میری پاس فائدہ مند کرون مین تمکو اور رخصت کرون تمکو رخصت کرنا اچہی طرح اور اگر راضی ہوگی میری فقر پر اور
ارادہ کروگی رضامندی خدا اور رسول کا اور راہی جنت کا تو تمکو اللہ تعالی عوض اس مشقت کی ثواب دیگا بڑا اور مشورہ کرو گی تو الخ حضرت نے یہہ اسلیے فرمایا کہ عائشہ
صغیر سن ہین مبادا باقتضاء سن کے دنیا اختیار کر بیٹہین اور آخرۃ نہ اختیار کرین اور راضی ہون مجہسے جدا ہونے پر تو اونکو بھی ضرر پہنچیگا اور اونکی ماں باپ بھی
اگر اونکی ماں باپ سے پوچہین گے تو وہ وہی صلاح دینگی جو اونکی حق مین بہتر ہوگی اور حضرت عائشہ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا کہ جو کچہہ مین نے
جواب دیا ہی اوسکی خبر اور کسی بیوی کو نہ دیجیگا سبب اوسکا یہہ تہا کہ منظور اونکو یہہ تہا کہ شاید کوئی بیوی دنیا کو اختیار کرے اور حضرت کی نکاح سے نکل جاوے
اور یہہ بات اونہون نے بسبب نہایت محبت کے حضرت سے اور غیرت کرنے کے سوکنون پر کہی پس حضرت نے فرمایا کہ یہہ مجہسے نہین ہوسکیگا
جو کوئی پوچہیگی مین کہدونگا کہ اسمین بہلا اونکا ہی اگر مین نہ کہون تو بے شفقتی ثابت ہوتی ہی مجکو اللہ نے کسیکو رنج اور تکلیف دینی کو نہین بھیجا ہی بلکہ
مجکو تعلیم خلائق اور آسان کرنے امور اونکی کے لیے بھیجا ہی ث ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ قُلْتُ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی مین عیب کرتی اون عورتون
پر کہ بخشتین نفس اپنے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہتی ہون کہ کیا بخشتی ہی عورت نفس اپنا پس جب اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیۃ کہ الگ کر تو
جسکو چاہی اونمین سے اور ٹہکانا دی اپنی طرف جسکو چاہی اور جسکو طلب کرے تو اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے پس نہین گناہ تجہپر کہتی ہین عائشہ کہ کہا
مین نے نہین دیکہتی مین پروردگار تیری کو مگر کہ جلدی کرتا ہی بیچ رضا و خواہش تیری کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت عائشہ اسلیے عیب کرتی تہین کہ یہہ کرنا
عورتونکا اپنے نفس کو دلالت کرتا ہی اونکی حرص پر اور قلت حیا پر اور واقع مین یہہ بات اچہی تہی کہ حضرت کو اپنا نفس ہبہ کرتی تہین یہی طالع اونکی اور کہتی تہین
یعنی از راہ انکار کے کہ آیا بخشتی ہی عورت نفس اپنا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ آزاد نہین ہی یا کرتی عورت اس سے کہ بخشے نفس اپنا مرد کو اور
الگ کر تو الخ یعنی ترک کردے تو ساتھہ سلانا جسکا چاہی تو اونمین سے اور ٹہکانا دی یعنی ساتھہ سلا جسکو چاہی تو یا طلاق دی تو جسکو چاہے اور
نکاح مین رکہہ جسکو چاہے یا معنی آیت کی یہہ ہین کہ ترک کر تو نکاح کرنا جسکو چاہی تو امت اپنی مین سے اور نکاح کر جس سے چاہے تو کہا نووی نے
صحیح یہہ ہی کہ یہہ ناسخ ہی اس آیۃ کی لا یحل لک النساء من بعد [illegible] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات [illegible]

ہو وین اونکی کے اور کہا بغوی نے کہ مشہور ترقول ونکا یہ ہے کہ یہ آیۃ حضرت کی بیویوں کی نوبت مین اوتری ہے کہ پہلے حضرت پر نوبت تھی اور بیویون کی بیوواجب تھی جب یہ اوتری تو ساقط ہوئی حضرت سے نوبت اور حضرت کو اختیار ہوا کہ جسکے پاس چاہین رہین اور جسکو طلب کرین تو ارادہ کرو تو اپنی شبیاسا نیکا اون عورتون مین سے کہ الگ کیا تو نے تو نوبت سے پس نہین گناہ تجہپر پس مباح کیا اللہ تعالی نے حضرت کے لیے واسطے بزرگی دینے اونکی کے ترک کرنا نوبت کا واسطے بیویون اونکی کے کہ جسکو چاہین بغیر نوبت مین ساتھ سلاوین اور جسکو چاہین رد کرین نوبت مین نہ سلاوین اور نہین دیکھی مین الخ یعنی نہین گمان کرتی مین پروردگار تیرے کو مگر جلدی پہونچاتا ہے اوس چیز کو کہ خواہش کرتا ہے تو اور کہا نووی نے کہ یعنی تخفیف کرتا ہے تجہسے اور فراخی کرتا تجہپر امور مین اور اسلیے اختیار دیا تمکو انتہی پھر ہبہ کرنیوالی نفس اپنی کو واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعضون نے کہا کہ میمونہ تھیں اور بعضون نے کہا ام شریک اور بعضون نے کہا زینب بنت خزیمہ اور بعضون نے کہا خولہ بنت حکیم اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقع ہوا ایک جماعت عورتون کے لیے

م ع وَحَدِيْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ ذُكِرَ فِي قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اور حدیث جابر کی اتقوا اللہ فی النساء ذکر کی گئی بیچ قصہ حجۃ الوداع کے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمَلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ هٰذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے عائشہ سے یہ کہ وہ تھیں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین کہا عائشہ نے پس دوڑی مین ساتھ حضرت کی اپنے پانون پر پس بڑھ گئی مین حضرت سے پس جبکہ فربہ ہوئی مین دوڑی مین حضرت کے ساتھ پس بڑھ گئے حضرت مجہسے فرمایا یہ بڑھ جانا بدلے اوس بڑھ جانے کے ہے یعنی پہلی کہ تو مجہسے بڑھ گئی تھی نقل کی یہ ابوداود نے ف اپنے پانون پر یعنی نہ سواری پر اور کہا طیبی نے کہ اس کلمہ سے تاکید منظور ہے جیسے کہتے ہین کہ لکھا مین نے اپنے ہاتھ سے اور دیکھا مین نے اپنی آنکھ سے اور اسمین بیان ہے حضرت کے حسن خلق اور مہربانی کرنیکا بیویون پر تاکہ پیروی کیجاوے حضرت کی اور کہا قاضی خان نے کہ جائز ہے سباق چار چیزون مین اونٹ مین اور گھوڑے مین اور تیر اندازی مین اور پیادہ پا چلنی مین اور جائز ہے جبکہ ہو بدل ایک جانب سے اسطرح کہ کہے اگر بڑھ جاون مین تجہسے تو میرے لیے اسقدر ہو اور اگر تو بڑھ جاوے مجہسے تو نہین ہے کچھ تیرے لیے اور اگر شرط کرین بدلے کے جانبین سے تو یہ حرام ہے اسلیے کہ یہ جوا ہے مگر یہ کہ جب داخل کرین وہ ایک محلل کو یعنی حلال کرنیوالی کو درمیان اپنے پس کہے ہر ایک اگر بڑھ جاوے تو مجہسے تو واسطے تیرے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاون مین تجہسے تو میرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاوے تیسرا تو نہین ہے کچھ اوسکے لیے پس یہ جائز ہے اور حلال سے مراد جائز ہونے سے یہ ہے کہ وہ مال حلال طیب ہے نہ کہ استحقاق رکھتا ہے اوسکا اسلیے کہ اسمین مستحق نہین ہوتا اور اعراج دوڑنے والون کہدیتے ہین کہ جو تم مین سے آگے نکل جاوے اوسکے لیے اسقدر ہے پس یہ جائز ہے اور جائز ہے دوڑنا ان چارون چیزون مین اسلیے کہ وارد ہوئی ہین انہین احادیث اور سوای انکی اور کسی چیز مین کوئی حدیث آئی نہین م ع وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى قَوْلِهٖ لِاَهْلِيْ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ین تمہارا بہترین تمہارا ہے واسطے اہل اپنے کے اور مین بہترین تمہارا ہون واسطے اہل اپنے کی اور جسوقت کہ مرجاوے صاحب تمہارا پس چھوڑدو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابن عباس سے لفظ لاہلی تک ف اول حدیث کی معنی یہ ہین کہ تم مین بہتر نزدیک خلق وخدا کے وہ ہے کہ جو اپنے اہل ساتھ بھلائی اور سلوک کرتا ہو اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے اوسکی خوبی اخلاق پر اور اہل سے مراد میان بیوی اور اقربا اور خادم ہین اور صاحب تمہارا یعنی کوئی شخص تم مین سے مرجاوے تو چھوڑ دو ذکر برائیون اوسکیکا مراد یہ ہے کہ مردونکی غیبت نکرو جیسکہ اور روایت مین آیا ہے

کہ یاد کرو موتے اپنے کو ساتہ سلامتی کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ جب کوئی مرجاوے تو چہوڑ دو محبت اوسکی اور رونا او سپر اور تعلق ساتہ اوسکے اور بعضون نے کہا کہ صاحب سے مراد حضرت نے اپنی ذات مبارک رکہی ہے یعنی جب مین انتقال کرون تو تاسف و تحیر مت کرو کہ اللہ کارساز تمہارا ہے اور بعضون نے کہا یہہ معنی ہین اسکے کہ جب مین مرون تو چہوڑ دو مجکو اور نہ ایذا دو مجکو یعنی میرے اہل بیت میرے کو اور صحابہ میری کو اور متبع شریعت میرے کو یعنی علما اور اولیا کو ۴ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْاَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت جسوقت پڑہی پانچون نمازین یعنی اوقات میں اپنی اور روزہ رکہی ماہ رمضان کے یعنی ادا اور قضا اور نگاہ رکہی شرمگاہ اپنی کو یعنی باز رکہی نفس اپنے کو فواحش سے اور فرمان برداری کرے اپنے خاوند کی یعنی اوس چیز مین کہ فرمان برداری کرنی چاہیے پس چاہیے کہ داخل ہو جس دروازے بہشت کے سے چاہی نقل کی ابو نعیم نے حلیۃ الابرار مین ۞ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر حکم کرتا مین کسیکو یہہ کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو البتہ حکم کرتا عورت کو کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی سجدہ کرنا کسیکو درست نہین سوا رب معبود کے اگر درست ہوتا کسیکو سجدہ کرنا تو بیوی کو کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اسلیے کہ حقوق خاوند کے بہت ہین بیوی پر اور وہ عاجز ہے ادا کرنے شکر حقوق اوسکے سے اور اسمین نہایت مبالغہ ہے بیچ واجب ہونے اطاعت خاوند کے بیوی پر ۴ع وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مرے اس حال مین کہ خاوند اوسکا اوس سے راضی ہو داخل ہوگی جنت مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف جو خاوند کہ عالم اور متقی ہو اوسکی رضامندیکا یہہ ثواب ہے نہ فاسق جاہل کی رضامندیکا ۴ع وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهٗ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاْتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَی التَّنُّوْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے طلق بن علی رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسوقت کوئی شخص بلاوے اپنی بیوی کو اپنی حاجت کے لیے یعنی جماع کرنے کے لیے پس چاہیے کہ حاضر ہو اگرچہ ہو تنور پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی اگرچہ مشغول ہو شغل ضروری مین اور احتمال ضائع ہونے مال کا ہو جیسے کہ روٹی پکانی ہو اور خاوند بلاوے صحبت کرنیکے لیے تو اطاعت اوسکی کرے ۴ع ح وَعَنْ مُعَاذٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِیْ امْرَاَةٌ زَوْجَهَا فِی الدُّنْیَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهٗ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ لَا تُؤْذِیْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِیْلٌ یُوْشِكُ اَنْ یُّفَارِقَكِ اِلَیْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے معاذ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین ایذا دیتی عورت اپنے خاوند کو دنیا مین مگر کہتی ہے بیوی اوسکی حور بڑی آنکہون والی نہ ایذا دے اسکو مارے تجہکو اللہ یعنی دور کرے تجہکو اپنی رحمت و جنت سے پس سوای اسکی نہین کہ وہ نزدیک تیرے مہمان ہے قریب ہے کہ وہ جدا ہووے گا تجہسے آویگا طرف ہمارے یعنی بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہے ف اور ایک روایت مین آیا ہے لعن الملائکۃ لعاصیۃ الزوج اور اس حدیث مین دلالت ہے اسپر کہ ملاء اعلی یعنی آسمان کے رہنے والے مطلع ہوتے ہین اوپر اعمال اہل دنیا کے ۞ ع وَعَنْ حَكِیْمِ بْنِ مُعَاوِیَةَ الْقُشَیْرِیِّ سے

عن أبيه قال قلت يا رسول الله ما حق زوجة أحدنا عليه قال أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسيت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة

اور روایت ہی حکیم بن معاویہ قشیری سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ کیا حق ہی بیوی ایک ہمارےکا اوسکی خاوند پر فرمایا یہہ کہ کہلاوی تو اوسکو جسوقت کہ کہاوی تو اور پہناوی اوسکو جسوقت کہ پہنی تو اور نہ مار موںہہ پر اور نہ کہہ برا اور نہ کہہ برا کری تجکو اللہ اور نہ جدائی کر اوس سی مگر گہر میں نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف نہ مار موںہہ پر سو لیے کہ وہ سب اعضا میں افضل ہی اور اس سی سمجہا جاتا ہے کہ اگر سوا موںہہ کے اور جگہہ مارے بقدر ظاہر ہونی فاحشہ کے یا ترک کرنی فرائض کے یا واسطے مصلحت ادب کے تو جائز ہی اور موںہہ پر مارنا منع ہے بہرحال اور فتاوی قاضی خان میں لکہا ہی کہ خاوند کو جائز ہی یہہ کہ مارے عورت کو چار باتوں پر ایک تو ترک کرنی زینت پر جبکہ چاہی خاوند زینت کرانا اوسکا اور دوسرے جبکہ خاوند ارادہ کرے صحبت کرنیکا اور وہ نہ مانی باوجود نہونی عذر کی اور تیسری ترک کرنے نماز پر اور نہانا جنابت سی اور حیض سی بمنزلہ ترک صلوۃ کی ہی یعنی اسپر بہی مارے اور چوتہی نکلنی پر گہر سی بغیر اذن خاوند کے اور نہ جدائی الخ یعنی اگرچہ مصلحت ہو اوسکی جدائی میں تو جدائی نکر مگر بچہونی میں اور گہر میں [illegible] کو نہ دہ بموجب قول اللہ تعالی کی واللاتی تخافون نشوزہن فعظوہن واہجروہن فی المضاجع واضربوہن ع ح

وعن لقيط بن صبرة قال قلت يا رسول الله إن لي امرأة في لسانها شيء يعني البذاء قال طلقها قلت إن لي منها ولدا ولها صحبة قال فمرها يقول عظها فإن يك فيها خير فستقبل ولا تضربن ظعينتك ضربك أميتك رواه أبو داود

اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق میری ایک عورت ہے کہ اوسکی زبان میں ہی کچہہ یعنی زبان دراز ہے اور فحش بکتی ہی فرمایا طلاق دے اوسکو یعنی اگر اوسکی ایذا پر صبر نہیں کر سکتا ہی تو طلاق دیدی یہہ امر اباحت کی لیے ہی کہا مینی تحقیق واسطی میری اوس سے اولاد ہی اور واسطے اوسکی صحبت ہی یعنی موافقت قدیمی فرمایا پس امر کر اوسکو مراد یہہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو یعنی خوش خلقی کی پس اگر ہوگی اوسمین کچہہ بہلائی قبول کریگی نصیحت اور نہ مار اپنی بی بی کو مارنا لونڈیکا سا نقل کی یہہ ابو داود نی ف لفظ یقول کلام راوی کہیں ہی کہ ساتہہ اوسکے مراد حضرت کی بیان کی ہی کہ لفظ مرہا سے مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نصیحت کر اوسکو اور اخیر جملہ حدیث میں اشارہ ہی طرف اسکی کہ اگر نصیحت نہ مانے تو مار کچہہ تہوڑا سا ع

وعن إياس بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تضربوا إماء الله فجاء عمر إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذئرن النساء على أزواجهن فرخص في ضربهن فأطاف بآل رسول الله صلى الله عليه وسلم نساء كثير يشكون أزواجهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد طاف بآل محمد نساء كثير يشكون أزواجهن ليس أولئك بخياركم رواه أبو داود وابن ماجة والدارمي

اور روایت ہے ایاس بن عبداللہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارو خدا کی لونڈیوں کو یعنی اپنی بیویوں کو پس آئی عمر رض پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ دلیر ہو گئیں عورتیں اپنی خاوندوں پر یعنی بسبب آپکے منع کرنیکے مارنے سے پس رخصت دی حضرت نے اونکی مارنیکی پہر جمع ہوئیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی پاس بہت سی عورتیں اس حال میں کہ شکوہ کرتی تہیں اپنی خاوندونکا یعنی سبب مارنی اونکی کی اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمع ہوئیں محمد کی بیویوں کے پاس بہت سی عورتیں شکایت کرتی ہیں اپنی خاوندوں کی نہیں یہہ لوگ بہتر تم میں نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف نہیں یہہ لوگ یعنی جو کہ مارتے ہیں اپنی عورتوں کو بہت یا مطلق بہتر تم میں بلکہ بہتر وہ ہیں کہ نہیں مارتے ہیں اونکو اور تحمل کرتے ہیں اون کی ایذا پر

یا کچہہ

یا کچھ تھوڑا سا مارنیں ازراہ ادب کے اور نہیں مارنے اونکو بہت کہ باعث اونکی شکایت کا ہو شرح السنہ میں لکھا ہے کہ احتمال ہے یہ جاتا
کہ مارنا عورتونکا بسبب منع کرنے شوق نکل گئے مباح ہو مگر بہلا یہ ہے کہ بہت نہ مارے اور حکیم بن معاویہ سے جو حدیث گذری اوسکے فائدہ میں جو
آیت لکھی گئی اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مارنا عورتونکو ازراہ تادیب کے اور اس حدیث سے منع معلوم ہوتا ہے مارنا وجہ تطبیق کی ان میں یہ ہے
کہ احتمال ہے کہ حضرت صلعم نے منع کیا ہو عورتون کی مار سے پہلے اوترنے آیۃ مذکورہ کے پہر جبکہ دلیر ہوئین عورتیں اذن دیا حضرت نے اونکو مارنیکا
اور اوتری آیۃ موافق حضرت کے حکم کے پہر جبکہ مبالغہ کیا لوگون نے مارنے میں خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مارنا اگرچہ مباح ہوا اونکی
بدخلقی کی شکایت پر لیکن تحمل و صبر کرنا اونکی بدخلقی پر اور نہ مارنا افضل و خوب ہے اور یہ معنی امام شافعی سے نقل کیے گئے ہیں ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَبَّبَ امْرَاَةً عَلٰى زَوْجِهَا اَوْ عَبْدًا عَلٰى سَيِّدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہمارے تابعداروں میں سے وہ شخص کہ بدراہ کرے کسی عورت کو اوسکے خاوند پر یا غلام
اوسکے مالک پر نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی ہمارے تابعداروں سے نہیں ہے وہ کہ کسی عورت کا دل برا کردے اوسکے خاوند کی طرف سے اس طرح کہ ذکر
کرے اوسکے آگے برائی اوسکے خاوند کی یا خوبیاں اجنبی کی اور بہکادے کہ زیادہ طلبی کر اپنے خاوند سے اور اوسکی خدمت میں قصور کر یا غلام کو
بہکاوے کہ تو بھاگ جا یا مالک کی خدمت میں کوتاہی کیا کر اور اوسکے حکم میں ہے بہکانا خاوند کو بیوی کی طرف سے اور بہکانا لونڈی کو اوسکے
مالک کی طرف سے اور مالک کو بہکانا لونڈی غلام کی طرف سے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ع اور روایت ہے عائشہ رضہ سے
کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کامل ترین مومنین کا ایمان میں وہی کہ بہت اچھا ہو خلق میں اور بہت مہربان ہو
اپنے اہل و عیال پر نقل کی یہ ترمذی نے ف اسلیے کہ کمال ایمان باعث ہوتا ہے خوش اخلاقی کا اور احسان کرنیکا تمام خلائق پر خصوصا اپنے
اہل و عیال پر ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ
خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اِلٰى قَوْلِهٖ خُلُقًا
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ترین مومنوں کا ایمان میں وہ ہے کہ بہت اچھا ہو ازراہ
خلق کے یعنی تمام خلائق کے ساتھ خوش خلقی کرے اور بہتر تمہارے وہ ہیں کہ بہتر ہوں واسطے عورتوں اپنی کے یعنی اسلیے
کہ وہ قابل رحم کے ہیں بسبب ضعف و عجز کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نقل کی یہ ابو داود نے لفظ خلقا تک
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْ حُنَيْنٍ وَفِیْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيْحٌ
فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٍ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ قَالَتْ بَنَاتِیْ وَرَاٰى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهٗ جَنَاحَانِ
مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ اَرٰى وَسْطَهُنَّ قَالَتْ فَرَسٌ قَالَ وَمَا هٰذَا الَّذِیْ عَلَيْهِ قَالَتْ جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهٗ
جَنَاحَانِ قَالَتْ اَمَا سَمِعْتَ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلًا لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ فَضَحِكَ حَتّٰى رَاَيْتُ نَوَاجِذَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ کہا تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے یا حنین سے اور عائشہ کی کوٹھری کی کہ نشیمن پر
پردہ پڑا ہوا تھا پس چلی ہوا اور کھول دیا کونا پردہ کا گڑیوں پر سے کہ تہیں عائشہ کی کہیلنے کی پس فرمایا حضرت نے کہ کیا ہے یہ اے عائشہ کہا
عائشہ نے یہ گڑیاں ہیں میری اور دیکھا حضرت نے بیچ ان گڑیوں کے ایک گھوڑا کہ اوسکے تھے دو پر بنے ہوئے کپڑے کے ٹکڑے کے پہر فرمایا حضرت نے

کیا ہے یہ وہ چیز کہ دیکھا ہوں میں درمیان گڑیوں کے کہا عائشہؓ نے یہ گھوڑا ہے فرمایا حضرت نے کیا چیز ہے کہ گھوڑا ہے اوسکے دو پر ہیں کہا عائشہؓ نے کیا نہیں سنا آپ نے واسطے سلیمان کے گھوڑے تھے کہ اونکو پر تھے کہا عائشہؓ نے پس ہنسے حضرت یہانتک کہ دیکھیں میں نے کچلیاں حضرت کی نقل کی یہ ابو داود نے ف تبوک نام ایک جگہ کا ہے متعلقات شام سے اور غزوہ تبوک سنہ نو ہجری میں ہوا اور یا حنین یہ شک راوی ہے حنین نام ایک جگہ کا ہے کہ چند منزل ہے مکہ سے غزوہ حنین کا سنہ آٹھ میں ہوا ان ایام میں کہ مکہ فتح ہوا اور حکم لڑکیوں کی کھیلنے کا گڑیوں سے

اب اولی میں گذر چکا **الفصل الثالث** فصل تیسری عن قيس بن سعد قال اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم احق ان يسجد له فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اني اتيت الحيرة فرأيتهم يسجدون لمرزبان لهم فانت احق بان نسجد لك فقال لي ارأيت لو مررت بقبري اكنت تسجد له فقلت لا فقال لا تفعلوا لو كنت آمر احدا ان يسجد لاحد لامرت النساء ان يسجدن لازواجهن لما جعل الله لهم عليهن من حق رواه ابو داود ورواه احمد عن معاذ بن جبل روایت ہے قیس بن سعد سے کہ کہا آیا میں حیرہ میں کہ نام ہے ایک شہر کا کوفہ کی پاس پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں واسطے سردار اپنے کے پس کہا میں نے اپنے دل میں کہ البتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لائق تر ہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے اونکو پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا میں نے کہ تحقیق میں گیا تھا حیرہ میں پس دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے سردار کو پس آپ لائق تر ہیں ساتھ اسکے کہ سجدہ کیا جاوے واسطے آپکے پس فرمایا حضرتؐ نے مجکو کہ خبر دی مجکو اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو قبر کو کہا میں نے نہیں پس فرمایا مت کرو اگر میں حکم کرتا کسیکو کہ سجدہ کرے واسطے کسیکے تو حکم کرتا عورتوں کو کہ سجدہ کریں اپنے خاوندوں کو بسبب اسکے کہ مقرر کیا اللہ نے واسطے خاوندوں کے عورتوں پر حق نقل کی یہ ابو داود نے اور نقل کی یہ احمد نے معاذ بن جبل سے ف فرمایا اونکو یعنی حالت حیات میں بھی اسیطرح نہ سجدہ کرو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذي خلقهن ان كنتم اياه تعبدون ع وعن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يسأل الرجل فيما ضرب امرأته عليه رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے عمرؓ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں سوال کیا جاتا مرد بیچ اوس چیز کے کہ مارا اپنی عورت کو اوس چیز پر نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف نہیں سوال کیا جاتا مرد یعنی کچھ گناہ نہیں لازم آتا اپنی بیوی کے مارنے سے کہ بازپرس ہو دنیا اور آخرت میں بشرطیکہ رعایت کرے شرائط مارنے کی اور حد سے نہ تجاوز کرے اور ضمیر مجرور یعنی لفظ علیہ میں جو ہے پھرتی ہے طرف ما کے کہ مراد اوس سے نشوز ہے جو کہ اس آیت میں آیا ہے واللاتی تخافون نشوزهن الخ پس حاصل معنی اس جملہ کے یون ہونگے کہ گنہگار نہیں ہوتا اوپر مارنے کے تاکہ جو شرعی سبب سے مارے ع وعن ابي سعيد الخدري قال جاءت امرأة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن عنده فقالت زوجي صفوان بن المعطل يضربني اذا صليت ويفطرني اذا صمت ولا يصلي الفجر حتى تطلع الشمس قال وصفوان عنده قال فسأله عما قالت فقال يا رسول الله اما قولها يضربني اذا صليت فانها تقرأ بسورتين وقد نهيتها قال فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كانت سورة واحدة لكفت الناس واما قولها يفطرني اذا صمت فانها تنطلق تصوم وانا رجل شاب فلا اصبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوم امرأة الا باذن زوجها واما قولها اني لا اصلي حتى تطلع الشمس فانا اهل بيت قد عرف لنا ذاك لا نكاد نستيقظ حتى تطلع الشمس قال فاذا استيقظت يا صفوان فصل رواه ابو داود وابن ماجة

اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا آئی ایک عورت پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال مین کہ ہم پاس حضرت کے تہے
پس کہا اوس عورت نے کہ خاوند میرا صفوان بن معطل مارتا ہے مجکو جبکہ نماز پڑہتی ہون اور افطار کروا دیتا ہے مجکو جب روزہ رکہتی ہون
اور نہین نماز پڑہتا وہ فجر کی یہانتک کہ نکلتا ہے سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے کہا راوی نے اور صفوان تہا پاس حضرت کے
کہا راوی نے پس پوچہا حضرت نے صفوان سے اوس چیز سے کہ کہا عورۃ اوسکی نے پس کہا صفوان نے ای رسول خدا کے کہنا اوسکا کہ مارتا ہے
مجکو جسوقت نماز پڑہتی ہون مین پس تحقیق وہ پڑہتی ہے دو سورتین یعنی دراز ایک رکعت مین یا دو رکعتون مین حالانکہ مین نے
منع کیا ہے اسکو یعنی قراءۃ دراز پڑہنے سے کہا راوی نے پس فرمایا واسطے تصدیق اوسکے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اگر ہووی قراءۃ ایک سورۃ یعنی بعد فاتحہ کے تو البتہ کفایت کرتی لوگوں کو کہا صفوان نے اور کہنا اوس عورت کا کہ افطار کروا دیتا ہے
مجکو جب روزہ رکہتی ہون پس تحقیق یہ روزہ رکہتی چلی جاتی ہی یعنی ہمیشہ رکہتی ہے نفل روزے اور مین ہون مرد جوان پس نہین صبر
کر سکتا یعنی جماع کرنے سے اور رات کو کام مین مشغول رہتا ہون جیساکہ آگے مذکور ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہی
کوئی عورۃ یعنی نفل روزہ مگر باذن خاوند اپنے کے اور کہنا اوس عورت کا کہ مین نماز نہین پڑہتا یہانتک کہ نکلتا ہی سورج پس سبب اسکا یہہ ہے کہ ہم کام والے ہین
یعنی بڑی رات تک کہیتوں اور باغون کو پانی دیتے ہین سونا میسر نہین ہوتا تحقیق پہچانی گئی ہی واسطے ہمارے یہ یعنی عادت ہماری قوم کی ایسی ہی ہے
ہی کہ نہین جاگتے ہم یعنی جبکہ سوتے ہین آخر رات مین یہانتک کہ نکلتا ہی سورج یعنی حقیقۃ یا قریب نکلنے کے ہوتا ہے فرمایا حضرت نے پس جسوقت کہ جاگے تو اے
صفوان پس پڑہ نماز نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف صفوان جو پانی دیتا تہا زراعت و باغات مین بڑی رات تک وہین پڑکر سو رہتا
تہا اور وہان کوئی جگانے والا نہ تہا پس وہ معذور تہا واللہ اعلم ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي نَفَرٍ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَجَاءَ بَعِيرٌ فَسَجَدَ لَهُ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَسْجُدُ لَكَ الْبَهَائِمُ وَالشَّجَرُ فَنَحْنُ أَحَقُّ أَنْ نَسْجُدَ لَكَ
فَقَالَ اعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوا أَخَاكُمْ وَلَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَلَوْ أَمَرَهَا
أَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ أَصْفَرَ إِلَى جَبَلٍ أَسْوَدَ وَمِنْ جَبَلٍ أَسْوَدَ إِلَى جَبَلٍ أَبْيَضَ كَانَ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَفْعَلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے
عائشہ رضہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے ساتہ ایک جماعت کے مہاجرین اور انصار مین سے پس آیا ایک اونٹ اور سجدہ کیا حضرت کو
پس عرض کیا حضرت کے یارون نے ای رسول اللہ سجدہ کرتے ہین آپکو چارپائے اور درخت یعنی باوجود نا سمجہی اور نہ مکلف ہونے کے ساتہ تعظیم آپکی کے
پس ہم لائق تر ہین یعنی اولیٰ ہے یہ کہ سجدہ کرین آپکو پس فرمایا عبادت کرو اپنے رب کو اور تعظیم کرو اپنے بہائی کی یعنی میری اور اگر مین حکم کرتا کسیکو یہ
کہ سجدہ کرے کسیکو تو البتہ حکم کرتا عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے خاوند کو اور اگر حکم کرے خاوند اوسکو یہ کہ لیجاوے پتہر پہاڑ زرد سے طرف
پہاڑ سیاہ کے اور پہاڑ سیاہ سے طرف پہاڑ سفید کے تو لائق ہے اوس عورت کو کہ بجا لاوے حکم اوسکا نقل کی یہ احمد نے ف عبادت کرو

الخ اسمین اشارہ ہے طرف اس آیۃ کی کہ وما کان لبشر ان یؤتیہ اللہ الکتاب والحکم والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا
ربانیین اور سجدہ کرنا اونٹ کا بطریق خرق عادۃ کے تہا کہ واقع ہوا تہا حکم سے بسبب مسخر کرنے اللہ تعالیٰ کے اور حضرت کو اللہ تعالیٰ کے فعل مین
دخل نہ تہا نہین اور اونٹ معذور تہا اسلیے کہ حکم کیا گیا تہا پروردگار کی طرف سے مانند حکم کرنے اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کو کہ سجدہ کرین آدم کو
واللہ سبحانہ اعلم اور تعظیم کرو الخ یعنی میری [illegible] کو اور اطاعت کرو میری ظاہر و باطن مین اور پہاڑ زرد سے الخ یہ ذکر کرنی رنگ پہاڑون
کی منظور مبالغہ ہے [illegible] پہاڑ [illegible] ایک [illegible] دوسری سو اسلیے کہ پانی نہین جاتی ہین اسطرح کہ پہاڑ پاس ایک [illegible] کہ اگر پہاڑ ایک [illegible]

دوسرے پہاڑ کی طرف اور خاوند حکم کرے کہ اوس پہاڑ سے پھر اوس پہاڑ پر لیجا تو لائق ہے اوسکو غرض یہی ہے کہ اگر حکم کرے ایسا مشکل اپنی عورت کو تو بھی لائق ہے کہ حکم بجا لاوے
اوسکا ع ح وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لا تقبل لهم صلوة ولا تصعد لهم حسنة العبد الآبق
حتى يرجع الى مواليه فيضع يده في ايديهم والمرأة الساخط عليها زوجها والسكران حتى يصحو رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں قبول کیجاتی ہے واسطے اونکے کوئی نماز یعنی کامل قبول نہیں ہوتی اور
نہیں چڑھتی واسطے اونکے نیکی یعنی طرف اللہ تعالی کی ایک غلام بھاگا ہوا یہانتک کہ پھر آوے طرف مالکوں اپنے کی پس رکھے ہاتھ اپنا بیچ ہاتھ اونکے
یعنی اطاعت کرے اونکی اور دوسری وہ عورت کہ خفا ہو اوس سے خاوند اوسکا اور تیسرے نشہ والا یہانتک کہ ہوش میں آوے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں
ف مالکوں جمع جو کہا گویا اشارہ ہے طرف مالک کے اور اولاد اوسکی کے کہ اونسے بھی وفاداری کرے اور بعد لفظ زوجہا کی ایک روایت میں حتی یرضی عنہا
بھی آیا ہے یعنی جس عورت کا خاوند اوس سے خفا ہو اوسکی نماز نہیں قبول ہوتی اور عمل نہیں چڑھتی یہانتک کہ راضی ہو خاوند اوسکا اوس سے اور اس حدیث
میں یہہ لفظ نہیں ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے اور مراد یہہ ہے کہ یہانتک کہ راضی ہو یا طلاق دے اوسکو ع وعن ابي هريرة قال قيل لرسول الله
صلى الله عليه وسلم اي النساء خير قال التي تسره اذا نظر وتطيعه اذا امر ولا تخالفه في نفسها ولا في مالها بما يكره رواه النسائي
والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کونسی عورت بہتر ہے فرمایا وہ
عورت کہ خوش کرے اپنے خاوند کو جسوقت کہ دیکھے خاوند طرف اوسکی اور بجا لاوے حکم اوسکا جسوقت کہ کچھہ فرماوے یعنی بشرطیکہ خلاف شرع نہو اور
نہ خلاف کرے اوسکا بیچ ذات اپنی کے اور بیچ مال اپنے کے ساتھہ اسطرح کے کہ ناخوش رکھے مرد اوسکو نقل کی یہہ نسائی اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
جسوقت کہ دیکھے یعنی اوسکی خوش اخلاقی دیکھکر خاوند اوسکا خوش ہو اور اگر صورت وسیرت دونوں اچھی ہوں تو نور علی نور اور سرور علی سرور ہے قو
(نور پر نور ۱۲ خوشی پر خوشی ۱۲)
خلاف کرے بیچ مال اپنے کے الخ یعنی جو مال حقیقت میں اوسکا ہو اوسکو بھی بخلاف مرضی خاوند کے نہ خرچ کرے اور یا مال اوسکی سے مراد مال مجازی ہے
یعنی مال ہے اوسکے خاوند کا لیکن ہے اوسکے قبضہ تصرف میں اور اوسمیں خیانت کرے اور خاوند کی خلاف مرضی نہ خرچ کرے اوسکو ع مولانا
وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اربع من اعطيهن فقد اعطي خير الدنيا والاخرة قلب شاكر
ولسان ذاكر وبدن على البلاء صابر وزوجة لا تبغيه خونا في نفسها ولا ماله رواه البيهقي في شعب الايمان
اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں جو شخص دیا گیا وہ چار چیزیں پس تحقیق دیا گیا بھلائی
دنیا اور آخرت کی دل شکر کرنیوالا یعنی اللہ تعالی کا اوسکی نعمتوں پر اور زبان یاد کرنیوالی یعنی اللہ تعالی کو حالت خوشی و ناخوشی میں اور بدن بلاؤں
پر صبر کرنیوالا اور عورت کہ نہ ڈھونڈھے واسطے خاوند کے خیانت بیچ ذات اپنی کی اور بیچ مال خاوند کے نقل کی یہہ بیہقی نے
شعب الایمان میں

باب الخلع والطلاق

باب ہے بیچ بیان خلع اور طلاق کے ف خلع ساتھہ پیش خ
کے اسم ہے خلع سے کہ ساتھہ زبر خ کے ہے یعنی نکالنی ایک چیز کے اور اکثر استعمال اسکا آتا ہے بیچ اوتارنے پہنی ہوئی چیز کے بدن سے
مانند کپڑے اور موزے وغیرہ کے اور خلع شرع میں کہتے ہیں مال کے لینے کو عورت سے مقابلہ ملک نکاح کے ساتھہ لفظ خلع کے اور کہا ہے
مظہر نے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں کہ اگر کہے مرد کہ خلع کیا میں نے تجھے عوض اتنے مال کے اور کہے عورت قبول کیا میں نے اور حاصل
ہووے فرقت درمیان میاں بیوی کے تو آیا وہ طلاق ہے یا فسخ ہے پس مذہب ابی حنیفہ اور مالک کا اور صحیح تر قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ
طلاق بائن ہے اور مذہب امام احمد کا اور ایک قول شافعی کا یہہ ہے کہ وہ فسخ ہے اور مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بیشتر مہر سے بدلے خلع

کی اگر زیادتی اوسکی طرف سے ہو اور اگر عورت نافرمانی کرتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا زیادہ اوس چیز سے کہ دی ہے اوسکو یعنی اوسکا مہر جو دیا ہے زیادہ اوس سے نہ لی بدل خلع اور طلاق کے معنی لغت مین کھولنے اور چھوڑنے کے ہین اور شرع مین چھوڑنا مرد کا عورت کو عقد نکاح سے

ح ع ۔ ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَّلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ عورت ثابت بن قیس کی آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ای رسول خدا کی ثابت بن قیس پر نہین غصہ ہوتی مین اور نہین عیب لگاتی اوسکے خلق مین اور نہ دین مین و لیکن مین ناخوش جانتی ہون کفر کو اسلام مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا پھیر دیگی تو اوسپر باغ اوسکا یعنی وہ باغ کہ مہر مین پایا تھا تجکو کہا اوسنے کہ ہان فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہ لیلے تو باغ اپنا اور طلاق دے اوسکو ایک طلاق نقل کی یہ بخاری نے ف نہین غصہ ہوتی الخ یعنی جدائی اوسکی مین اسلیے نہین چاہتی کہ وہ بدخلق ہے اور اوسکے دین مین کچہ نقصان ہے و لیکن مکروہ رکھتی ہون کفر کو یعنی کفران نعمت کو یا گناہ کو یعنی مجھکو اور اوسمین محبت نہین ہے اور بالطبع مجکو برا معلوم ہوتا ہے پس ڈرتی ہون کہ مجھسے نسبت اوسکے کوئی چیز واقع ہو خلاف حکم اسلام کے یعنی نافرمانی وغیرہ کہتے ہین کہ ثابت بن قیس بہت بدصورت اور ٹھنگنے تھے اور اونکی بیوی کہ حبیبہ یا جمیلہ نام تھا اونکا نہایت خوبصورت تھین اسلیے وہ اونکو برے معلوم ہوتے تھے پس بموجب اونکی عرض کرنیکے حضرت نے ثابت کو مصلحۃ حکم ایک طلاق دینے کا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اولی ہے طلاق دینا و ایکو کہ ایک طلاق دے تا کہ اگر رجوع کرنا منظور ہو تو رجوع کرے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ خلع طلاق ہے نہ فسخ اور صاحب ہدایہ نے ایک حدیث بھی نقل کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے الخلع تطلیقۃ بائنۃ ۔ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ وَفِيْ رِوَايَةٍ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ اونہون نے طلاق دی اپنی بیوی کو حالت حیض مین پس ذکر کیا یہ حضرت عمر نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس غصے ہوئے بسبب اس کام کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا کہ رجوع کرے عبد اللہ ساتہ اوس عورت کے یعنی رکھے مثلا کہ پھیر لیا مین نے اوسکو طرف نکاح اپنے کے تا کہ تدارک کرے اس گناہ کا پھر رکھے اوس عورت کو اپنے پاس یہانتک کہ پاک ہو وہ پھر حائضہ ہو اور پاک ہو حیض دوسرے سے پھر اگر چاہے طلاق دینا اوسکا طلاق دے اوسکو حالت پاکی مین پہلے اسکے کہ صحبت کرے اوس سے پس یہے وہ عدۃ کہ حکم فرمایا اللہ تعالی نے کہ طلاق دیجاوین وقت اوس عدت کے عورتین اور ایک روایت مین اسطرح سے ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے عمر کو کہ حکم کر عبد اللہ کو کہ رجوع کرے ساتہ اوسکے پھر طلاق دے اوسکو پاکی کی حالت مین یعنی اگر حیض ہوتا ہو اوسکو یا حالت حمل مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف غصہ ہوئی الخ اسمین دلیل ہے اوپر حرام ہونے طلاق کے حالت حیض مین اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ غصے ہوتے بغیر حرام ہونے کے اور سبب حرام ہونیکا یہ ہے کہ مبادا طلاق بسبب کراہت طبع کے دی ہو نہ واسطے مصلحت

کہ حکم کیا ہے اوسمین ارتکاب حالت طہر میں کہ احتمال نہیں ہوتا اور باوجود حرام ہونے کی اگر طلاق دی تو پڑجاتی ہے اسی لیے حضرت نے فرمایا کہ رجوع
کرے اور پہلا رجوع کرنا بعد طلاق کے ہوتا ہے اور لکھا ہے علمانے کہ فائدہ تاخیر کا دوسرے طہر تک کیا ہے پہلے طہر میں کیون طلاق دی اسکی کئی وجہین
لکھی ہین ایک تو یہ کہ رجوع کرنا غرض طلاق کی لیے ہو لیس چاہیے کہ رہیوے ایک مدت تک کہ حلال ہے اوسمین طلاق دوسری یہ کہ یہ مزا ہے
اوسکی فعل بد کی یعنی طلاق دینے کی حالت حیض مین تیسرے یہ کہ طہر اول بابت حیض کے کہ طلاق دی ہے اوسمین ہے حکم ایک چیز کے ہے لیس اگر طلاق
اول طہر میں دی تو گویا حیض ہی مین دی اور ان وجہونسے معلوم ہوتا ہے کہ باز رہنا طلاق سے دوسرے طہر تک واجب نہین بلکہ اولی ہے
واللہ اعلم پھر جاننا چاہیے کہ طلاق کی تین قسمین ہین احسن اور حسن اور حسن کو سنی بھی کہتے ہین اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دی اوس طہر مین
کہ جماع نکیا ہو اوسمین اور چھوڑ دی اوسکو یہانتک کہ گذرجاوے عدۃ اوسکی اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقین دیوے تین طہر و نمین کہ نہ جماع کیا ہو
اونمین اگر ہووہ عورت مدخول بہا اور غیر مدخول بہا کی لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض مین ہو اور آئسہ اور صغیرہ اور حاملہ کی طلاق سنی یہ ہے
کہ ہر مہینے مین ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے اونکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی بدعی یہ ہے کہ تین طلاقین دیوے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر مین کہ رجعت
ہو وے اوسمین اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دے اوس طہر مین کہ جماع کیا ہو اوسمین اور اسیطرح طلاق دینی اوسکو حیض مین یعنی یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے
رجوع کرنا ساتھ اوسکے صحیح روایت مین اگر ہو وہ مدخول بہا اور بعضون نے کہا کہ مستحب ہے رجوع کرنا لیس جب پاک ہو پھر حائضہ ہو پھر پاک ہو تو طلاق
دیوے اوسکو اگر چاہے اور ایک تقسیم طلاق کی یہ ہے کہ طلاق رجعی اور بائن ہے طلاق رجعی تو یہ ہے کہ کہے ایکبار یا دو بار انت طالق یا طلقتک یا مانند انکی کے
لیس اسطرح کی طلاق دینے سے ایام عدۃ مین بغیر نکاح کے رجوع کرلینا جائز ہے یعنی اگر کہے کہ رجوع کی مین نے تجھسے یا ہاتھ لگاوے یا مساس یا جماع کرے تو
رجوع اس سے ہو جاتی ہے حاجت نکاح جدید کی نہین اور طلاق بائن پڑتی ہے ساتھ الفاظ کنایات کی سوائے تین الفاظ کہ وہ فقہ مین مذکور ہین لیس طلاق
بائن سے عورت نکاح سے نکل جاتی ہے جبتک کہ پھر نکاح نکرے نکاح مین نہین آتی اور ایک تقسیم طلاق یہ ہے کہ طلاق مغلظہ ہے اور مخففہ مغلظہ تو یہ ہے
کہ تین طلاقین ایکبارگی دے یا بتفریق اس طلاق سے نکاح کرنا درست نہین ہوتا جبتک بعد اسکی عدۃ کے اور خاوند سے نکاح نکرے اور وہ صحبت نکرے اور
طلاق ندے اور عدۃ نہ گذرلے اوسکی اور طلاق مخففہ مقابلہ مین اوسکے ایک یا دو ہین اور واقع ہوتی ہے طلاق ہر خاوند عاقل بالغ کی اگرچہ کسیکی جبر
کرنیسے دے یا نشہ مین ہو یا گونگا ہو کہ ساتھ اشارہ معہودہ کے دے اور نہین واقع ہوتی طلاق لڑکے کی اور دیوانے کی اور سوتے کی اور
مالک کی اپنے غلام کی بیوی پر اور اعتبار طلاق مین عورۃ کا ہے لیس طلاق آزاد عورۃ کی تین ہین اگرچہ غلام کے نکاح مین ہو اور طلاق لونڈی کی
دو ہین اگرچہ مرد آزاد کی نکاح مین ہو شرح ملتقی ہوا انا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا مختار کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس اختیار کیا ہمنے اللہ اور رسول اوسکے کو لیس نہ شمار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ہمپر کچھ یعنی اقسام طلاق سے نہ ایک نہ تین نہ بائن
نہ رجعی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مختار کیا ہمکو کہ اگر دنیا اور زینت دنیا کی چاہتے ہو تو آؤ تا فائدہ دیکر تمکو چھوڑ دون اور اگر خدا اور رسول
کو اور دار آخرۃ کو چاہتی ہو تو تمہارے نیک کے لیے اللہ کے پاس ثواب عظیم ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند کہے اپنی بیوی کو اختیار کر اپنے نفس
کو یا مجکو اور اختیار کرے وہ خاوند کو تو نہین واقع ہوتی طلاق کسی طرح کی اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی رح کا اور اگر اپنے
نفس کو اختیار کرے تو واقع ہوتی ہے طلاق رجعی نزدیک شافعی اور احمد رح کی اور طلاق بائن نزدیک امام ابو حنیفہ رح کے اور تین طلاقین نزدیک
مالک رح کی اور منقول ہے بعض صحابہ اور حضرت امیر المومنین علی رض سے کہ واقع ہوتی ہے ایک طلاق رجعی بمجرد اختیار دینے خاوند کے بیوی کو اگرچہ اختیار کرے

وہ خاوند کو

وہ خاوند کو اور زید بن ثابت کی نزدیک ایک طلاق بائن واقع ہوتی ہی پس حضرت عائشہؓ نے رد کیا اوکی قول کو ساتھ بیان کرنیکے مسجد ﷺ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہی ابن عباس سی کہا بیچ حرام کرنیکے کفارہ دے البتہ تحقیق ہی تمکو اسمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر کوئی حرام کرے ایک چیز کو اپنی بیوی ہو خواہ اور کسی چیز کو تو اوسپر لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور وہ چیز حرام نہین ہوتی اور یہہ مذہب ابن عباس کا ہی اور ہمارا مذہب بھی یہی ہی کہ اگر حرام کرے کسی چیز کو اپنی یا اگرچہ وہ چیز حرام ہو یا مال غیر کی ہو جیسیکہ کہی شراب مجہپر حرام ہی یا مال فلانی کا مجہپر حرام ہی تو یہہ قسم ہی اگر فائدہ کرے چیز دنیے کا پس جب کہا ویگا اوسکو یا خرچ کریگا تو کفارہ قسم کا لازم آویگا اوسپر اور اگر تصدق کر دیگا یا ہبہ کریگا تو حانث یعنی توڑنے والا قسم کا نہین ہوویگا پھر ابن عباس نے اپنے مذہب کی قوت کو یہہ آیت پڑھی لقد کان لکم الخ یعنی حضرت کی پیروی کرنی تمکو خوب ہی حضرت نے جب حرام کیا تہا شہد اپنے اوپر تو حکم کفارہ دینیکا نازل ہوا اس آیت مین یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الآیۃ چنانچہ بیان اسکا حدیث آیندہ مین ہی پس لازم کرو تم متابعت حضرت کی اور اگر کہی سب حلال مال مجہپر حرام ہی یا کہی حلال خدا کی مجہپر حرام ہی تو فتوی اسپر ہی کہ اس کہنی سی طلاق پڑ جاتی ہی اوسکی بیوی پر بغیر نیت طلاق کی اور اگر کہی بیوی کو تو مجہپر حرام ہی تو ہوتا ہی یہہ ایلا اگر نیت کری حرام کرنیکی یا نہ نیت کرے کچہہ اور ظہار ہوتا ہی اگر نیت کرے ظہار کی اور ہدر ہی یعنی لغو ہی اس کہنی سے کچہہ نہین ہوتا اگر نیت کری جہوٹ کی اور یہہ عند اللہ ہی اور حاکم کے نزدیک ایلا ہوگا اور اس کہنی سی طلاق بائن پڑتی ہی اگر نیت کری طلاق کی اور اگر تین طلاقون کی نیت کرے تو تین طلاقین پڑتی ہین اور فتوی اسپر ہی کہ طلاق بائن پڑتی ہی اگرچہ نہ نیت کرے طلاق کی کذا فی در مختار **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَشَرِبَ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا بَاْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ لَا تُخْبِرِيْ بِذٰلِكَ اَحَدًا يَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِهِ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عائشہؓ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی توقف فرماتی نزدیک زینب بیٹی جحش کی کہ بیوی تہین حضرت کی اور پیتی نزدیک اونکی شہد پس ٹہرایا آپسمین مینی اور حفصہ نی کہ جسکی پاس ہم مین سی تشریف لاوین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس البتہ کہی کہ تحقیق مین پاتی ہون تم مین سی بو مغافیر کی کیا کہائی آپنے مغافیر پھر تشریف لائی حضرت ایکے پاس اون مین سے یعنی عائشہ کی پاس یا حفصہ کے پاس راوی کو یاد نہین ہا کہ کسکے پاس آئی پس کہا ایکنے اونمین سی واسطے حضرت کے یہی پس فرمایا حضرت نے کچہہ ڈر نہین پیا ہی مینی شہد نزدیک زینب بیٹی جحش کے پس ہرگز مین پہر نہین پیونگا شہد اور تحقیق مین نے قسم کہائی ہی اوسکی نہ خبر کیو تو اسکی کسیکو یعنی تاکہ نہ شکستہ خاطر ہوں زینب بسبب باز رہنی حضرت کی شہد پینی اونکی یہان اور چاہتی تہی حضرت یعنی جب حرام کرنے شہد کی خوشی اپنی بیویونکی یعنی بعضی بی بیونکی پس اوتری یہہ آیت ای نبی کیون حرام کرتا ہی اوس چیز کو کہ حلال کی اللہ نے واسطے تیرے چاہتا ہی تو خوشی اپنی بیویونکی آخر آیت تک نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** توقف فرماتی الخ یہہ انکی روز نوبت کا ذکر نہین ہی بلکہ مراد یہہ ہی کہ جب دورہ کرتے حضرتؐ اپنی بی بیونپر اور آتی زینب کی پاس تو ٹہر جاتے اور مغافیر ایک درخت کی میوہ کا نام ہی کہ شاید گوند کے ہوتا ہی اور بو اوسکی بری ہوتی ہی اور ایک گوند شاید بو شہد کی ہوتی ہی اور حاصل حدیث کا یہی کہ حضرت کو شہد مرغوب تہا جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب پاس تشریف لیجاتی دورہ مین تو وہ شہد لاکرتی تہین اور بسبب اسکی حضرت اونکے پاس ٹہرتی تہی یہہ بات حضرت عائشہ کو ناگوار گذری اور اونہون نے حضرت حفصہ سی کہ وہ بھی بیبی حضرت کی تہین اور حضرت عائشہ سی اتفاق رکہتی تہین مشورہ کر کر کلام مذکور حضرت سی عرض کرنا ٹہرایا کہ تا حضرت شہد پینا اور اونکی پاس ٹہرنا موقوف کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ ذکر کیا گیا اور

الفصل الثانی فصل دوسری **عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ سألت زوجها طلاقا فی غیر ما بأس فحرام علیها رائحۃ الجنۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی** روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو عورت کہ مانگی اپنی خاوند سے طلاق بلا ضرورۃ پس حرام ہی اوسپر بو جنت کی یعنی جبکہ مقربون اور محبوبون کو بو جنت کی موقف پر پہنچی گی تو یہ محروم رہیگی اوس سی نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابغض الحلال الی اللہ الطلاق رواہ ابو داود** اور روایت ہی ابن عمر سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مبغوض ترین مباح مین طرف اللہ تعالی کے طلاق ہی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی اگرچہ طلاق حلال و مباح ہی لیکن خدا تعالی کی نزدیک مبغوض و مکروہ ہی بہت چیزین ہین کہ مباح ہین اور ہین مکروہ جیسیکہ ادا کرنا نماز فرض کا گہر مین بغیر عذر کے اور پڑہنا نماز کا غصب کی زمین مین مباح ہی یعنی فرض ادا ہو جاتا ہی لیکن مکروہ ہی ع **وعن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا طلاق قبل نکاح ولا عتاق الا بعد ملک ولا وصال فی صیام ولا یتم بعد احتلام ولا رضاع بعد فطام ولا صمت یوم الی اللیل رواہ فی شرح السنۃ** اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین طلاق پہلی نکاح سی اور نہین آزاد کرنا غلام کا مگر پیچھی مالک ہونے کے اور نہین جائز طی کرنی روزی رکہنی یعنی پی در پی روزی رکہتی چلی جانا کہ رات کو افطار نکرے جائز نہین اور حضرت کو یہہ جائز تہا اونکی خصائص میں سی تہا اور نہین یتیم ہونا بعد بالغ ہونیکی یعنی بعد بالغ ہونیکی یتیم نہین کہلائیگا اور نہین ثابت ہوتی حرمت بعد شیر خوارگی کی مہلت دودہ چہڑانے کے یعنی دودہ چہڑانیکی مدت دو برس یا اڑہائی برس ہین اوسکے بعد دودہ پلاوی تو حرمت نکاح کی کہ سبب دودہ پینے کے ہوتی ہی وہ نہین ہوتی اور نہین جائز یا ثواب چپ رہنا ذکورات تک نقل کی یہہ شرح السنۃ مین **ف** نہین طلاق الخ یعنی پہلی نکاح کے طلاق ہی تو وہ طلاق نہین پڑتی اس لیے کہ طلاق فرع نکاح کی ہی بغیر نکاح کے کیونکر ہو اور اسیطرح بردے کو پہلی مالک ہونے کے آزاد کرے تو نہین آزاد ہوتا یہہ حدیث دلیل ہی امام شافعی اور احمد کی اور مذہب ہمارا یہہ ہی کہ جب اضافت کرے طلاق کو طرف سبب ملک کے تو درست ہی جیسیکہ اجنبی عورت کو کہی اگر نکاح کرون مین تجہسے تو تجہی طلاق ہی یا کہی کہ جس عورت سی مین نکاح کرون اوسکو طلاق ہی پس واقع ہوتی ہی طلاق وقت نکاح کرنیکے اور اسیطرح اگر آزاد کو اضافت کری طرف ملک کے جیسیکہ کہی اگر مالک ہون مین فلان غلام کا یا جس غلام کا تو وہ آزاد ہی پس بعد ملک مین آنی اسکیکی وہ آزاد ہو جاتا ہی پس یہہ حدیث ہماری نزدیک محمول ہی نفی تنجیز پر یعنی وقت کہنی کے طلاق نہین پڑتی ہی پس نفی تعلیق کی نہوئی اور چپ رہنا بعضی اگلی امتون مین عبادت تہا اور ہماری شریعت مین یہہ درست نہین اور کچھ ثواب اسمین نہین حاصل ہوتا مگر ہان بری اور لایعنی کلام کرنے سے ہر وقت چپ رہنا ضرور بہتر ہی ع ح

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر لابن آدم فیما لا یملک ولا عتق فیما لا یملک ولا طلاق فیما لا یملک رواہ الترمذی وزاد ابو داود ولا بیع الا فیما یملک اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صحیح ہوتی نذر واسطی ابن آدم کی اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین آزاد کرنا اوس چیز مین کہ نہین مالک اور نہین طلاق اوس چیز مین کہ نہین مالک نقل کی یہہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی اور نہین بیچنا مگر اوس چیز مین کہ مالک ہی یعنی اوسکی عقد کا اصالۃ یا وکالۃ یا ولایۃ **ف** نہین صحیح ہوتی نذر الخ یعنی اگر کہی واسطی اللہ کی ہی مجہپر یہہ کہ آزاد کرون مین اس غلام کو حالانکہ وہ غلام وقت نذر کرنیکے اوسکی ملک مین نہین ہی تو نہین صحیح ہو نیکی نذر اور اگر مالک ہوگا اوس غلام کا بعد تو وہ آزاد نہین ہونیکا اور بیان طلاق اور آزاد کرنیکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ع **وعن رکانۃ بن عبد یزید انہ طلق امرأتہ سہیمۃ البتۃ فاخبر بذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال واللہ ما اردت الا واحدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ**

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاللّٰہِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَۃً فَقَالَ رُکَانَۃُ وَاللّٰہِ مَا اَرَدْتُ اِلَّا وَاحِدَۃً فَرَدَّھَا اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَطَلَّقَھَا الثَّانِیَۃَ فِیْ زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَۃَ فِیْ زَمَانِ عُثْمَانَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّھُمْ لَمْ یَذْکُرُوا
الثَّانِیَۃَ وَالثَّالِثَۃَ اور روایت ہی رکانہ بیٹے عبد یزید کیسے کہ اونسے طلاق دی اپنی عورۃ کو کہ نام اوسکا سہیمہ تہا طلاق بتّ پس خبر دی کانہ نے
ساتہہ اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینے مگر ایک طلاق کا پس پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی
خدا کی نہین ارادہ کیا تونے مگر ایک کا پس کہا رکانہ نے قسم ہی خدا کی نہین ارادہ کیا مینے مگر ایک کا پس پہروائی وہ عورۃ طرف اوسکے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پہر دوسری طلاق دی رکانہ نے اوسکو بیچ عہد حضرت عمر رض کے اور تیسری طلاق دی بیچ عہد حضرت عثمان کے نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے نہین ذکر کیا دوسری اور تیسری کا ف طلاق بتّ یعنی کہا انت طالق البتۃ البتۃ بتّ سے ہی معنی قطع کے
یعنی یہہ طلاق ایسی ہی کہ لگاو نہین رکہتی بالکل نکاح سے نکال دیتی ہی عورۃ کو اور پہروائی الخ یعنی حکم کیا ساتہہ رجعت کی یعنی پہر لائی گئی نکاح مین
ساتہہ اس قول کی راجعہا الی نکاحی یہہ معنی بموجب مذہب شافعی کی ہین کہ طلاق بات اونکی نزدیک ایک طلاق رجعی ہوتی ہی اور اگر نیت کرے ساتہہ اوسکی دو کی
یا تین کی تو موافق نیت کی ہوتی ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہوتی ہی ساتہہ اس لفظ کی ایک طلاق بائن برابر ہی کہ نیت کرے ایک کی یا دو کی یا کچہہ نہ نیت کرے
اور اگر نیت کرے تین کی تو تین پڑتی ہین پس اونکی نزدیک لفظ ردھا کی معنی یہہ ہین کہ پہروایا اوسکو ساتہہ نکاح جدید کی ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ جِدُّھُنَّ جِدٌّ وَھَزْلُھُنَّ جِدٌّ اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا
حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ہین کہ قصد کرنا اونکا بہی قصد ہی اور ہنسی کی راہ سے
کہنا بہی قصد ہی نکاح کرنا اور طلاق دینا اور رجعت نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے ف معنی جد کی ہین کوشش
کرنے ایک کام مین اور یہان مراد یہہ ہی کہ لفظ جن معنوں کے لیے وضع کیا گیا ہی وہی معنی مراد رکہے جیسیکہ نکحت یا طلقت کہے اور معنی اوسکی مراد رکہے اور ہزل
یہہ ہی کہ وہ لفظ کہے اور معنی اوسکے مراد نرکہے پس یہہ تین چیزین ایسی ہین کہ معنی انکی مراد رکہے یا نہ رکہے واقع ہوجاتی ہین پس اگر ہنسی ہنسی مین درمیان مرد و
عورت کی ایجاب قبول ہوجاوے روبرو دو شاہدونکی تو بہی نکاح ہوجاتا ہی اسیطرح طلاق ہنسی مین دینے سے پڑ جاتے ہی اور اسیطرح سے بعد طلاق رجعی
کی رجوع کرنے مین ہنسی سے رجوع ثابت ہوجاتی ہی بخلاف اور چیزون کے مانند بیع و شرا وغیرہ کہ وہ ہنسی سے نہین لازم ہوجاتین ۱۲ ع وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ قِیْلَ مَعْنَی
الْاِغْلَاقِ الْاِکْرَاہُ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین طلاق اور نہین آزادی بیچ حالت زبردستی کے
نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے کہا گیا کہ معنی اغلاق کے ہین اکراہ ف اکراہ کی معنی ہین زبردستی کرنی یعنی اگر کوئی زبردستی کسیسے طلاق دلوادے یا اوسکے
غلام کو آزاد کروادے تو نہ طلاق پڑتی ہی نہ غلام آزاد ہوتا ہی ساتہہ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی تینوں اماموں نے کہ اونکی نزدیک یہہ دونون چیزین از راہ
زبردستی کی نہین واقع ہوتین اور امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک واقع ہوجاتی ہین انہون نے قیاس کیا ہی ان کو ہزل پر اور دلیلین انکی اصول فقہ مین دیکہنی
چاہیین اور جو چیزین کہ ثابت ہوتی ہین ساتہہ اکراہ کی احکام اونکی وہ سب گیارہ ہین نکاح اور طلاق اور رجعت اور ایلا اور فی اور ظہار اور عتاق اور عفو قصاص
سے اور قسم اور نذر اور اسلام ۱۲ ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْہِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی
عَقْلِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ الرَّاوِیْ ضَعِیْفٌ ذَاھِبُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر طلاق واقع ہوتی ہی مگر طلاق بے عقل کی اور مغلوب العقل کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

اور عطاء بن عجلان راوی اس حدیث کا ضعیف ہی بہت اور کہتی ہیں ذاہب الحدیث کا ف مذہب امام ابو حنیفہ رح کا موافق ہی ساتھ اس حدیث کے
مراد معتوہ سی دیوانہ ہی کہ اوسکی عقل میں نقصان و خلل ہو کبھی بیہوش ہو اور کبھی ہوشیار قاموس میں لکھا ہی کہ عتہ بمعنی نقصان عقل اور مدہوش ہو جانے
کے ہی اور صراح میں لکھا ہی کہ معتوہ کہتے ہیں کم عقل و لتھی ہو سے اور بیعقل کو اور فقہ کی کتابوں میں یہی معنی بیان کیے ہیں اسکی پس قول والمغلوب علی
عقلہ عطف تفسیری ہوگا چنانچہ بعضی روایت میں المغلوب بغیر واو کے آیا ہی پس جب طلاق معتوہ کی نہ واقع ہوئی تو طلاق مجنون مطلق کی جسکا
شعور نرہے بطریق اولی نہیں واقع ہوگی اور کہا زین العرب نے کہ معتوہ ناقص العقل اور مغلوب العقل کو کہتے ہیں شامل ہی یہہ مجنون اور سودائی کو اور مرض
کو کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی سبب مرض کے اور غش والے کو پس ان سب کے نزدیک طلاق نہیں پڑتی اور اسیطرح لڑکی کی طلاق نہیں پڑتی انتہی اور کہا
ابن ہمام نے کہا ہی بعضوں نے کہ معتوہ وہ ہی کہ کم ہو سمجھہ اوسکی اور ملا ہوا ہو کلام اوسکا ساتھہ تدبیر کی لیکن نہ مارتا ہو اور نہ گالیاں دیتا ہو
بخلاف مجنون کے اور راوی اس حدیث کا اگرچہ ضعیف ہی لیکن موید ہی اسکی یہہ روایت کہ حضرت علی رض سی منقول ہی کل طلاق جائز الا طلاق
المعتوہ م ح ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی
یبلغ وعن المعتوہ حتی یعقل رواہ الترمذی وابو داؤد ورواہ الدارمی عن عائشة وابن ماجة عنہما اور روایت ہی حضرت علی رض سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوٹھایا گیا قلم تکلیف کا تین شخصوں سے یعنی قول و فعل انکی معتبر نہیں اور لکھی نہیں جاتی ہیں اعمال و
نا مواخذہ کرین بسبب انکی ایک تو سونے والی سی یہانتک کہ جاگے اور دوسرے لڑکے سے یہانتک کہ بالغ ہو اور تیسرے بیعقل سے یہانتک کہ عاقل ہو
نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد نی اور روایت کی یہہ دارمی نے عائشہ سی اور ابن ماجہ نے حضرت علی رض اور حضرت عائشہ سے رض وعن
عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال طلاق الامة تطلیقتان وعدتہا حیضتان رواہ الترمذی وابو داؤد وابن
ماجة والدارمی اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلاق لونڈی کی دو طلاقیں ہیں اور عدة اوسکی دو
حیض ہیں نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف یعنی لونڈی دو طلاقوں سی حرام ہو جاتی ہی جیسیکہ آزاد عورة تین
طلاقوں سے حرام ہوتی ہی پس دو طلاقیں اوسکی حق میں بمنزلہ تین طلاقوں کے ہیں اور عدة اوسکی دو حیض ہیں جیسیکہ عدة حرہ کی تین حیض ہیں
اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدة اوسکی آزاد عورة کی تین مہینے ہیں اور لونڈی کی ڈیڑھ مہینا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ اعتبار طلاق اور عدة
میں عورة کا ہی نہ مرد کا پس اگر عورة آزاد ہوگی تو طلاقیں اوسکی تین ہونگی اور عدة اوسکی تین حیض اگرچہ غلام کے نکاح میں ہو اور اگر لونڈی ہو
تو طلاقیں اوسکی دو ہونگی اور عدة اوسکی دو حیض اگرچہ خاوند آزاد ہو مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور امام شافعی کے نزدیک طلاق و عدة میں اعتبار
عورتکا ہی اگر مرد آزاد ہوگا تو اوسکی بیوی کی طلاقیں تین ہونگی اور عدة تین حیض اگرچہ بیوی اوسکی لونڈی ہو اور اگر مرد غلام ہوگا تو طلاقیں اوسکی دو
ہونگی اور عدة اوسکی دو حیض اگرچہ بیوی آزاد ہو اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ عدة ساتھہ حیض کی ہی نہ طہر کے جیسیکہ مذہب ہمارا ہی اور دلالت کرتی
ہی اسپر کہ مراد قول اللہ تعالی کی سی ثلاثة قروء تین حیض ہیں نہ تین طہر م ع ح ع **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ابی ہریرة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال المنتزعات والمختلعات ہن المنافقات رواہ النسائی اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا عورتیں نافرمانی کرنیوالیاں اپنی خاوندوں کی اور خلع طلب کرنیوالیاں وہ ہیں منافق نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی جو عورتیں کہ طلب کرتی ہیں
خلع اور طلاق اپنی خاوندوں سے بلا سبب وہ منافق ہیں یعنی عاصی ہیں باطن میں اور مطیع ہیں ظاہر میں م ع وعن نافع عن مولاة لصفیة
بنت ابی عبید انہا اختلعت من زوجہا بکل شیء لہا فلم ینکر ذلک عبد اللہ بن عمر رواہ مالک اور روایت ہی نافع سی کہ روایت

کی ایک عورۃ آزاد کی ہوئی صفیہ بنت ابی عبید کیسے کہ صفیہ نے خلع کیا اپنے خاوند سے یعنی ابن عمر کی بیوی سے پہر جب کہ تہی اوسکے پاس پس نہ انکار کیا اسکا عبد اللہ
بن عمر نے نقل کی یہہ مالک نے ف انکار نہ کیا اسکا بسبب جائز ہونے خلع کے اگرچہ اس طرح مکروہ ہی ت ح وَعَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ
حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمود بیٹے لبید کیسے کہ کہا خبر دی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک
شخص کیسے کہ طلاق دی اپنی بی بی کو تین طلاقیں اکٹہی پس کہڑی ہوئی حضرت غصے مین پہر فرمایا کیا کہیلا جاتا ہی ساتہہ کتاب اللہ عز وجل کی حال آنکہ مین
درمیان تمہارے ہون یہان تک کہ کہڑا ہوا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرون مین اوسکو نقل کی یہہ نسائی نے ف کہیلا جاتا ہی یعنی استہزا کیا جاتا ہی ساتہہ
کتاب اللہ کی اور مراد کتاب اللہ سے یہہ قول اللہ تعالی کا ہی الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوًا یعنی طلاق شرعی طلاق دینی ہی بعد طلاق کے متفرق
نہ اکٹہی اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک تین طلاقیں اکٹہی دینی حرام و بدعت ہین چنانچہ اس حدیث سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ تین طلاقین اکٹہی دینی حرام ہین اسلیے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین خفا ہوتی تہی مگر ساتہہ کرنے گناہ کے اور امام شافعی رح کے نزدیک تین طلاقین اکٹہی دینی خلاف اولی ہی اور فائدہ متفرق طلاقین دینے
مین یہہ ہی کہ شاید بعد طلاق کے اللہ تعالی خاوند کے دل کو مائل کر دے بیوی کی طرف اور وہ رجوع کر لے اور خلاف کیا ہی علمانے اوس شخص کے حق مین کہ کہی اپنی بیوی کو
انتِ طالق ثلاثًا پس کہا مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور علمانے کہ تین طلاقین پڑتی ہین اور کہا طاوس اور بعضی اہل ظاہر نے کہ ایک طلاق پڑتی ہی اور کیا
نہ قتل کرو نہین اسلیے کہ کہیلنا ساتہہ کتاب خدا کے کفر ہی یہہ آسنے اس لیے کہا کہ نہ معلوم کیا کہ مراد آنحضرت کی جھڑک و توبیخ ہی در حقیقت کلام کی مراد نہین ہی ت ح وَ
عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ إِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلُقَتْ
مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا اور روایت ہی مالک سے پہنچی اوسکو یہہ بات کہ ایک شخص نے
کہا عبد اللہ بن عباس سے کہ روبرو کہ تحقیق مینے طلاق دی اپنی بیوی کو سو طلاقین پس کیا دیکہتے ہو مجہپر یعنی کیا حکم دیتے ہو طلاق ہوئی یا نہ ہوئی پس کہا ابن عباس نے کہ
جدی ہوئی وہ عورۃ تجہسے ساتہہ تین طلاقون کے اور ستانوے طلاقین کہ باقی رہین ستوے مین سے کر لیا تونے ساتہہ اونکے اللہ تعالی کی آیتون کو ٹہٹہا نقل کی یہہ موطا مین
ف اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کے الطلاق مرتان تا ولا تتخذوا آیات اللہ ہزوًا اور بیان اسکا اوپر کی حدیث مین گذر چکا ت ح وَعَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ
وَلَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ای معاذ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز یعنی موجود روی زمین پر یعنی مستحبات مین سے کہ بہت پیاری ہو طرف اوسکی آزاد کرنے
اور نہین پیدا کی اللہ تعالی نے کوئی چیز روی زمین پر یعنی حلال چیزون مین سے کہ بہت بری ہو طرف اوسکی طلاق دینے سے نقل کی یہہ دارقطنی نے ف
بردہ کا آزاد کرنا اس لیے بہت پیارا ہی اللہ کے نزدیک کہ سبب اوسکے خلاصی ہوتی ہی بندگی مخلوق کی سے کہ مشغول رکہتے ہی اور فارغ ہوتا ہی عبادت
مولا کے لیے اور سبب اوسکے خلاصی ہوتی ہی اوسکے مالک کو آگ دوزخ کی سے اور طلاق دینی وہ بری ہی اللہ کی نزدیک کہ بغیر حاجت کے اور بدون ضرورت
کے ہو کہا ابن ہمام نے کبہی ہوتی ہی طلاق دینی مستحب یعنی اوس عورت کو کہ نماز نہ پڑہتی ہوا اور بدکار ہو اور فتاوی قاضی خان مین ہی کہ کسیکی بیوی نماز
نہ پڑہتی ہو تو لائق ہی اوسکو یہہ کہ طلاق دی اوسکو اگرچہ نہ ہوا اوسکے پاس مال کہ ادا کری مہر اوسکا اور منقول ابو حفص بخاری سے ہی کہ کہا اونہون نے اگر
ملے بندہ اللہ تعالی سے کہ مہر ہو بیگا اوسکی گردن پر ہو تو محبوب تر ہی طرف میرے اس سی کہ صحبت کرے ایسی بیوی سی کہ نماز نہ پڑہتی ہوا اور اس حدیث مین
دلالت ہی اسپر کہ نکاح افضل ہی گوشہ نشینی سی عبادت کے لیے ت ح بَابُ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا باب ہی بیچ بیان اوس عورت کے

کر تین طلاقیں دی گئی ہوں ف یعنی اس باب میں حکم ہی اوس عورۃ کا کہ جسکو تین طلاقیں دی گئیں کہ وہ نہیں حلال ہوتی پہلے خاوند کو بغیر جماع کرنے دوسری خاوند کے اور بعضی نسخون میں بعد لفظ ثلثا کی یہہ عبارت بھی ہی وفیہ ذکر الظہار والایلا یعنی اس باب میں ذکر ظہار اور ایلا کا بھی ہی اور معنی ظہار اور ایلا کی اور کچھ مسائل اونکی آگے مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی ‌‌‌‌‌‌‌ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَۃُ رِفَاعَۃَ الْقُرَظِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّیْ کُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَۃَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَہٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِیْرِ وَمَا مَعَہٗ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَۃِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَۃَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا آئی عورۃ رفاعہ قرظی کی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا تحقیق میں تہی نزدیک رفاعہ کی یعنی اوسکی نکاح میں پس طلاق دی مجکو پس تین طلاقیں دین مجکو اور نکاح کیا مینی بعد از رفاعہ کی عبدالرحمن بن زبیر سی اور نہین ساتھہ اوسکی یعنی ستر اوسکا مگر مانند پہندنے کپڑی کے یعنی عبدالرحمن نامردی پس فرمایا حضرت نے کیا ارادہ رکہتی ہی تو پہر جانیکا طرف رفاعہ کے کہا کہ ہان فرمایا حضرت نی نہ رجوع کر طرف اوسکی یہانتک کہ چکھی تو مزا اوسکا اور چکھی وہ مزا تیرا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہان زبیر ساتھہ زبر زکا اور ب کی زیر کے ہی اور سوا اسکی سب جگہہ ساتھہ پیش زکی اور ب کے زبر کے ہی اور یہانتک کہ چکھی تو مزا اوسکا الخ یعنی جبتک کہ دوسرا خاوند صحبت نکری پہلی خاوند سی نکاح کرنا حلال نہیں اور یہہ حدیث مشہور ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ حلال ہونی عورت کی پہلی خاوند کی لیے فقط ہونا نکاح کا کافی نہیں بلکہ ضروری ہونا صحبت کا اور صحبت کرنی میں فقط دخول کافی ہی انزال شرط نہیں ‌‌ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ** روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محلل کو اور محلل لہ کو نقل کی یہہ دارمی نی اور نقل کی یہہ ابن ماجہ نی حضرت علی اور ابن عباس اور ابن عامر سی راضی ہو اللہ اون سی ف محلل وہ ہی کہ جسنے نکاح کیا ایسی عورۃ سی کہ اوسکو تین طلاقیں دی گئیں نہیں بقصد یا بشرط اسکی کہ طلاق دی اوسکو بعد صحبت کرنی کے تا حلال ہوجاوی طلاق دینی والیکو نکاح کرنا اوس سی اور محلل لہ خاوند اول ہی پس ان دونون کو لعنت کی اور اس حدیث سی معلوم نہیں ہوتا کہ عقد باطل ہوتا ہی بلکہ معلوم ہوتا ہی کہ صحیح ہوتا ہی اسلیے کہ اس نکاح کرنیوالیکو محلل کہا اور محلل جبہی ہوتا ہی کہ عقد صحیح ہو عقد فاسد سے محلل نہیں ہوتا اور شمنی نی کہا کہ محلل کو کہ خاوند دوسرا ہی لعنت کری کہ اوسنی نکاح کیا بقصد فراق کے اور نکاح مشروع ہوا ہی دوام کی لیے پس گویا کہ بکری مستعار کی ہوا جیسیکہ ایک حدیث میں آیا ہی اور محلل لہ کو یعنی پہلی خاوند کو لعن اسلیے کی کہ وہ باعث ہوا اس نکاح کا اور مراد ظاہر کرنا دونون کی خساست کا ہی کہ طبیعت سلیم نفرت کرتی ہی اس فعل قبیح سی حقیقت لعن کی انتہی اور ہدایہ وغیرہ سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر شرط ہو حلال کرنیکی زبانی اسطرح کہ کہی محلل اوس عورۃ طلاق دی ہوئی کو کہ نکاح کرتا ہون میں تجسی اسلیے کہ حلال کرون تجکو تیری خاوند طلاق دینی والیکے لیے یا کہی عورۃ کہ نکاح کرتی ہون میں تجسی اسلیے کہ حلال ہو وُن میں اپنی خاوند کی لیے تو یہہ مکروہ تحریمی ہی اور اگر زبان سی یہہ نکہیں اور نیت میں یہہ بات ہو تو محلل ماجور اور مستحق لعنت کا نہیں ہوتا اس لیے کہ اوسکو اصلاح منظور ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر نکاح کیا اوس عورۃ نی کہ تین طلاقیں دی گئی تہی غیر کفو سی بغیر اذن ولی کی اور پہر صحبت کی اوسنی اوس سی تو وہ عورۃ اول خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی فتوی اسی پر ہی ‌‌ع **وَعَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ اَدْرَکْتُ بِضْعَۃَ عَشَرَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّهُمْ یَقُوْلُوْنَ یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ** اور روایت ہی سلیمان بن یسار سی کہا پایا مینی دس اور کتنی ایک صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہ سب کہتی تہی کہ ٹہرایا جاوی ایلا کرنیوالا نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف ایلا یہہ ہی کہ مرد قسم کہاوے کہ میں اپنی عورت سی صحبت نہیں کرونگا چار مہینی یا زیادہ اس سی پس اگر صحبت نہ کی اور گذر گئی چار مہینی نہیں پڑتی طلاق بمجرد گذر جانی چار مہینی کی نزدیک اکثر صحابہ کی بلکہ ایلا کرنیوالیکو ٹہرا دیں یا تو رجوع کرے اپنی عورۃ سی اور کفارہ دی اپنی قسم کا اور یا

طلاق دی ہی مذہب امام مالک اور شافعی اور احمد کا ہی اور کہا امام شافعی نی کہ اگر وہ نہ طلاق دی تو حاکم اوسکو ایک طلاق دی اور امام اعظم رح
کے نزدیک یہہ ہی کہ اگر صحبت کی چار مہینے کے اندر تو لازم آتا ہی کفارہ قسم کا اور ساقط ہو جاتا ہی ایلا اور اگر صحبت نہ کی اور چار مہینے گذر
گئی تو اوسپر ایک طلاق بائن پڑتی ہی الخ اور مسائل ایلا کی فقہ میں دیکھنی چاہییں ۱۲ ح س **وعن** ابی سلمة ان سلمان بن صخر ویقال
له سلمة بن صخر البیاضی جعل امرأته علیه كظهر امه حتی یمضی رمضان فلما مضی نصف من رمضان وقع علیها
لیلا فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر ذلك له فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اعتق رقبة قال لا
اجدها قال فصم شهرین متتابعین قال لا استطیع قال اطعم ستین مسكینا قال لا اجد فقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لفروة بن عمرو اعطه ذلك العرق وهو مكتل یاخذ خمسة عشر صاعا او ستة عشر صاعا لیطعم ستین مسكینا
رواه الترمذی وروی ابو داود وابن ماجة والدارمی عن سلیمان بن یسار عن سلمة بن صخر نحوه قال كنت امرأ اصیب
من النساء ما لا یصیب غیری وفی روایتهما اعنی ابا داود والدارمی فاطعم وسقا من تمر بین ستین مسكینا روایت
ہی ابی سلمہ سی یہہ کہ سلمان بن صخر نی اور کہا جاتا تہا اوسکو سلمہ بن صخر بیاضی گردانا اپنی عورت کو اپنی پر مانند پیٹہہ ماں اپنی کی یعنی کہا کہ تو مجہہ پر مانند
پیٹہہ ماں میری کی ہی کہ اسکو ظہار کہتی ہیں یہانتک کہ گذری رمضان یعنی حرام کیا اوسکو اپنی پر گذرنی تک ماہ رمضان تک پس جبکہ گذرا آدہا مہینا رمضان
کا گرا سلمان اوسپر ایک رات یعنی صحبت کی اوس سی پہر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہہ روبرو حضرت کی پس فرمایا اوسکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر ایک بردہ کہا سلمان نی نہیں پاتا میں اوسکو یعنی مجہکو اوسکا مقدور نہیں فرمایا پس روزی رکہہ دو مہینے کی پی در پی کہا نہیں
طاقت رکہتا میں یعنی اللہ تعالی نی فرمایا ہی کہ روزی رکہی دو مہینی کی پہلی جماع کرنی سی اور دو مہینی تک رہ نہیں سکتا بسبب کثرت شہوت کی فرمایا
کہلا ساٹہہ مسکینوں کو کہا نہیں پاتا میں یعنی طعام ساٹہہ مسکینوں کا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی فروہ بن عمرو صحابی کی کہ دی
اوسکو وہ عرق کہجوروں کا کہ کوئی لایا تہا اور عرق ایک تہیلا ہوتا ہی کہجور کی پتونکا کہ سماتی ہیں اوسمیں کہجوریں پندرہ چوسیری یا سولہ چوسیری تاکہ
کہلاوی ساٹہہ مسکینوں کو نقل کی یہہ ترمذی نی اور نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ اور دارمی نی سلیمان بن یسار سی کہ اونہوں نی نقل کی سلمہ بن صخر سی
مانند اسکی کہا تہا میں ایک شخص کہ پہنچتا تہا عورتوں کو اسقدر کہ نہیں پہنچتا غیر میرا یعنی قوت جماع کی بہت رکہتا تہا اس سبب سی [illegible] کہ کثرت صحبت کرتا
اور بیچ روایت ان دونوں کی یعنی ابو داود اور دارمی کی یوں آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی پس کہلا ایک وسق کہجور کا ساٹہہ مسکینوں کو ف ظہار اسکو کہتی
کہ تشبیہ دی اپنی بیوی کو یا اوسکی اوس عضو کو کہ تعبیر کیجاتی ہی کل بدن سی اوس عضو کو یا تشبیہ دی اوسکی جزو شائع کو ساتہہ اوس عضو محرم کی کہ حرام
ہی اوسکو دیکہنا اوسکا جیسی کہی بیوی کو کہ تو مجہپر حرام ہی مانند پیٹہہ ماں میری کی ہی یا سر تیرا اور یا مانند اوسکی یا نصف تیرا یا مانند اوسکی [illegible] پیٹہہ
ماں میری کی ہی یا مانند ران ماں میری کی یا مانند پیٹہہ بہن یا پہوپہی میری کی یا مانند اوسکی پس ظہار کا حکم یہہ ہی کہ حرام ہوجاتی ہی صحبت کرنی
اور اسباب صحبت کی یعنی مساس وغیرہ یہانتک کہ کفارہ دی پس اگر صحبت کرے اوس سی پہلی کفارہ دینی کی تو نہیں لازم آتا اوسپر کچہہ سوای استغفار
اور پہلی کفارہ کی اور پہر صحبت نکرے اوس سی یہانتک کہ کفارہ دی اور ظہار میں [illegible] ہوتا ہی باقی مسائل اوسکی فقہ میں دیکہنی چاہییں [illegible]
گذری رمضان کہا طیبی نی کہ اسمیں دلیل ہی اوپر صحیح ہونی ظہار موقت کی اور کہا قاضی خان نی کہ اگر ظہار موقت کرے تو ہو جاتا ہی ظہار کرنیوالا
فی الحال اور جبکہ گذر جاوی وہ وقت تو باطل ہو جاتا ہی ظہار اور کہا ابن ہمام نی کہ اگر ظہار کرے اور استثنا کرے [illegible]
اگر ظہار کرے ایک دن یا ایک مہینے کا تو صحیح ہی [illegible]

دونوں وقت یا ہر ایک کو بقدر فطرہ کے یا قیمت اوسکی دی پہلے صحبت کرنے سے مانند آزاد کرنے بردہ کی اور رکہنی روزی کے اور تاکہ کہلا دی ساٹہہ
مسکینوں کو ظاہر احادیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ نہیں واجب ہی ایک ایک صاع یعنی چار چار سیر دینا ہر مسکین کو اور فقہ کی کتابوں میں لکہا ہی کہ
گیہوں میں سے تو ایک نصف صاع اور دوسرے اجناس مانند فطرہ کے پس معنی اوسکی یہہ ہیں کہ استعانت کرے ساتہہ اسکے یعنی اسمیں اپنی پاس سے ملا کر ساٹہہ کو کہلا دے پس یہہ اختیار
لازم آتا کہ سب کو اسمیں سے کہلا دے اسلیے کہ اسکے بعد کی روایت میں آیا کہ کہلا ایک وسق اور وسق ساٹہہ صاع کا ہوتا ہی پس ہر مسکین کو ایک ایک صاع
آیا ع وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ
وَاحِدَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہ نقل کی سلمہ بن صخر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ حق
ظہار کرنیوالے کی کہ صحبت کرے پہلے کفارہ دینے سے فرمایا کفارہ ایک آتا ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اکثر علما کا یہی مذہب
ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اگر صحبت کرے کفارہ سے پہلے تو واجب ہوتی ہیں اوسپر دو کفارے اور جو کوئی اپنی بیوی کو کہے کہ تم مجہپر مانند پیٹہہ
ماں میری کی ہو تو ہوتا ہی ظہار کرنیوالا اون سب سے بلا خلاف اور خلاف بیچ تعدد کفارہ کی ہی پس ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک
واجب ہوتی ہیں کئی کفارے یعنی اونہیں سے جسکی ساتہہ صحبت کا ارادہ کریگا واجب ہوگا اوسپر پہلے اسکی ادا کرنا کفارے کا اور یہی کہا حسن اور
زہری اور ثوری وغیرہم نے اور کہا مالک اور احمد نے کہ ایک کفارہ لازم آتا ہی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَغَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ
مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ حِجْلَيْهَا فِي الْقَمَرِ فَلَمْ أَمْلِكْ نَفْسِي أَنْ وَقَعْتُ عَلَيْهَا فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ لَا يَقْرَبَهَا حَتَّى يُكَفِّرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ
وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ مُسْنَدًا وَمُرْسَلًا وَقَالَ النَّسَائِيُّ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ روایت ہی عکرمہ سے کہ نقل کی
ابن عباس سے یہہ کہ ایک شخص نے ظہار کیا اپنی عورت سے پہر صحبت کی اوس سے پہلے کفارہ دینے سے پہر آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا
روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کونسی چیز باعث ہوئی تجہکو اسپر عرض کیا اوسنے یا رسول اللہ دیکہی میں نے سفیدی پازیب اوسکی چاندنی میں
تو روک سکا میں نفس اپنے کو صحبت کرنے اوسکی سے پس ہنسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا اوسکو یہہ کہ نہ صحبت کرے اوس سے یہاں تک کہ کفارہ
دے نقل کی ابن ماجہ نے اور نقل کی ترمذی نے مانند اسکی یعنی معنے اسکی اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اور نقل کی ابو داود اور نسائی نے مانند
اسکے مسند اور مرسل اور کہا نسائی نے مرسل نزدیک تر ہی ساتہہ صحت کے مسند سے **بَابٌ** یہہ باب ہی متعلق پہلے باب کے **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ جَارِيَةً
كَانَتْ لِي تَرْعَى غَنَمًا لِي فَجِئْتُهَا وَقَدْ فَقَدَتْ شَاةً مِنَ الْغَنَمِ فَسَأَلْتُهَا عَنْهَا فَقَالَتْ أَكَلَهَا الذِّئْبُ فَأَسِفْتُ عَلَيْهَا وَكُنْتُ مِنْ
بَنِي آدَمَ فَلَطَمْتُ وَجْهَهَا وَعَلَيَّ رَقَبَةٌ أَفَأُعْتِقُهَا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ اللهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ فَقَالَ مَنْ
أَنَا فَقَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ
تَرْعَى غَنَمًا لِي قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَّانِيَّةِ فَاطَّلَعْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا وَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي آدَمَ آسَفُ
كَمَا يَأْسَفُونَ لَكِنْ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعْتِقُهَا فَقَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا أَيْنَ اللهُ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ

اللهِ قَالَ اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ روایت ہے معاویہ بن الحکم سے کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق ایک لونڈی میری چراتی تھی ریوڑ میرا پس آیا میں اوسکے پاس اس حال میں کہ نہ پائی میں نے ایک بکری ریوڑ میں سے پس پوچھا میں نے اوس سے حال اوسکا کہ کیا ہوئی پس کہا اوسنے کہا گیا اوسکو بھیڑیا پس غصہ ہوا میں اوسپر اور تھا میں بھی آدمیوں میں سے کہ بحکم بشریت کے غصے ہوتے ہیں پس مارا میں نے طمانچہ اوسکے منہ پر اور واجب ہے مجھپر آزاد کرنا بردہ کا یعنی بسبب ظہار کے یا قسم کے یا کسی اور سبب کے کیا آزاد کر دوں میں اوسکو تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے میرے ذمہ سے اور سبب مارنے طمانچہ کے کہ پشیمانی اور شرمندگی رکھتا ہوں اوس سے بھی خلاصی پاؤں پس فرمایا اوس لونڈی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہاں ہے اللہ پس کہا اوسنے آسمان میں پھر فرمایا حضرت نے میں کون ہوں پس کہا اوسنے تم ہو رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر اسکو نقل کی یہہ مالک نے اور مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ کہا معاویہ نے تھی میری لونڈی چراتی تھی ریوڑ میرا جانب پہاڑ احد کے اور جوانیہ کے کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب احد کے پس دیکھا میں نے ایکدن ریوڑ میں کہ کہاں بھیڑیا لے گیا تھا ایک بکری میرے ریوڑ میں سے اور میں ہوں مرد اولاد آدم میں سے غصہ ہوتا ہوں جیسے غصے ہوتے ہیں اولاد آدم کی یعنی ارادہ کیا میں نے کہ ماروں اوسکو بہت جیسے کہ مقتضا غصہ کا ہے لیکن مارا میں نے اوسکو ایک طمانچہ پھر آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی اور بیان کیا میں نے روبرو حضرت کے یہہ ماجرا پس بڑا جانا یہہ امر مجھپر اور فرمایا کہ تو نے بڑا گناہ کیا پس کہا میں نے یا رسول اللہ کیا نہ آزاد کروں میں اوسکو پس فرمایا بلا لا میرے پاس اوسکو پس لایا میں حضرت کے پاس اوسکو پس فرمایا اوسکو کہاں ہے اللہ کہا اوسنے آسمان میں فرمایا کون ہوں میں کہا اوسنے تم ہو رسول خدا کے فرمایا آزاد کر اوسکو اس لیے کہ یہہ مسلمان ہے ف کہاں ہے اللہ نہیں ارادہ کیا حضرت نے اس سوال کرنا مکان سے اس لیے کہ اللہ تعالی پاک ہے مکان اور زمان سے بلکہ مراد حضرت کی یہہ تھی کہ کہاں ہے جگہہ امر اوسکی اور جگہہ ظاہر ہونے بادشاہت اور قدرت اوسکی اور اس طرح سوال حضرت نے اسلیے کیا کہ اوسوقت میں کفار عرب بتونکو معبود جانتے تھے اور جہلا سوا اوسکے اور کسیکو معبود نہ جانتے تھے پس حضرت نے چاہا کہ معلوم کریں کہ آیا وہ موحد ہے یا مشرک ہے حاصل یہہ کہ مراد حضرت کی اتنی تھی نفی معبودوں زمین کی تھی کہ وہ بت ہیں ثابت کرنا آسمان کو جگہہ واسطے اللہ تعالی کے سبب اوسنے جواب دیکر پا تو معلوم کیا حضرت نے کہ وہ موحدہ ہے اور مسلم کی روایت میں جو کہا گیا تم آزاد کرو میں اوسکو اگر کوئی کہے کہ دونوں روایتوں میں تطبیق کیونکر ہو کہ اوپر کے روایت میں تو کہا کہ واجب ہے مجھپر آزاد کرنا بردہ کا کسی سبب کے کیا آزاد کردوں میں اوسکو تاکہ وہ کفارہ بھی ادا ہو جاوے اور پشیمانی کہ اوسکے مارنے کی سبب سے حاصل ہوئی وہ بھی دفع ہو اور اس روایت سے معلوم ہوا کہ بسبب فقط مارنے کے آزاد کرنا چاہا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہلے روایت میں تو تصریح آ گیا کہ مجھپر آزاد کرنا بردہ کا ہے کسی سبب سے اور اس مارنے کی آزاد کرنا مجھکو ضرور پڑا آیا کفایت کریگا مجھکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونوں امروں کی اور روایت دوسری مطلق ہے محتمل دونوں امر کو پس مطلق محمول ہے مقید پر یعنی یہاں بھی وہی مراد ہے کہ آیا کفایت کریگا مجھکو آزاد کرنا بردہ کا واسطے دونوں امروں کے اور مراد مصنف کی اس حدیث کے لانے اس باب میں یہہ ہے کہ کفارہ ظہار میں بردہ مومن آزاد کرنا چاہیے یہہ مذہب شافعی کا ہے اور حنفیہ نے حمل کیا ہے اسکو فضیلت پر اور باقی تحقیق اسکی فقہ کے بڑی کتابوں میں لکھی ہے پھر بیان کفارہ کا یہہ ہے حنفیہ کے نزدیک کہ اول تو آزاد کرنا بردہ کا لازم ہوتا ہے اور جائز ہے اسمیں وہ مسلمان اور کافر اور مرد اور عورت اور چھوٹا اور بڑا اور کانا اور بہرا ایسا بہرا کہ جب پکار کر جاوے تو سنے اور ایک ہاتھ کٹا ہوا اور ایک پاؤں کٹا ہوا جانب مخالف سے یعنی مثلاً داہنا ہاتھ کٹا ہو تو بایاں پاؤں یا بایاں کٹا ہو اور جائز ہے مکاتب کہ نہ ادا کیا ہو کچھہ اور نہیں جائز ہے اندھا اور ایسا بہرا کہ نہ سنے اصلا اور گونگا اور دونوں ہاتھ کٹا ہوا یا دونوں انگوٹھے دونوں پاؤں کے کٹے ہوں یا دونوں پاؤں کٹے ہوں یا ہاتھ اور پاؤں ایک ہی طرف

کو دونا او نہیں جائز ہی محرمات ابدی یعنی ہمیشہ دیوانہ ہی رہتا ہو اور نہیں جائز مدبر اور ام ولد اور مکاتب کہ کچھ بدل کتابت میں سے ادا کیا ہو اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں لکھی چاہیے اور اگر بردہ نہ ملی تو روزے رکھے دو مہینے کے پے در پے کہ نہوں ان مہینوں میں رمضان اور نہ وہ دن کہ جن میں روزے رکھنے منع ہیں یعنی ایام تشریق اور عیدین پس اگر صحبت کرے بیوی سے ان دونوں مہینوں میں یا انکو قصداً یا دن کو بھول کر تو از سر نو روزے رکھنے شروع کرے اور اگر افطار کرے بعذر یا بلا عذر تو بھی از سر نو رکھے اور اگر روزے نہ رکھ سکے تو دیوے وہ یا نائب اوسکا ساٹھ مسکینوں کو ہر مسکین کو مانند فطرہ کے یعنی دو دو سیر گیہوں یا چار سیر جو یا کھجوریں یا قیمت اُنکی اور صحیح ہی دینا سیر بھر گیہوں کا ساتھ دو سیر جو یا کھجور کے اور صحیح ہی اباحت کفارات میں اور فدیہ میں نہ صدقات واجبہ میں اور اباحت اسکو کہتے ہیں کہ کھانا پکا کر دیوے فقیر کے آگے جسقدر وہ چاہے کھالے پس یہہ کفارات اور فدیہ میں جائز ہی اور صدقات واجبہ میں مانند زکوۃ وغیرہ کے بدون مالک کر دینے کے نہیں جائز پس اگر پیٹ بھر کر کھلا دیوے انکو اور رات کو یا دن ہی کو کھلا دیوے دو وقت یا رات ہی کو کھلا دے دو راتیں تو جائز ہی اگرچہ تھوڑا سا کھانا ہو وے اور فقیر کا پیٹ بھر جاوے اور ضرور ہی سالن ساتھ جو کی روٹیوں کے نہ ساتھ گیہوں کی روٹیوں کے اور اگر کھلا دیوے ایک کو ساٹھ روز تک تو جائز ہی اور اگر دیوے ایک کو طعام ساٹھ کا ایک ہی دن تو نہیں درست اور اس صورت میں ایک ہی دن کا ادا ہوگا اور اگر صحبت کرے بیوی سے درمیان میں کھلانے کے تو پھر از سر نو کھلانا شروع کرے اور اگر دو ظہاروں کے کفارے میں ساٹھ فقیروں کو مثلاً گیہوں دے ہر فقیر کو ایک ایک صاع تو نہیں صحیح ہی لیکن دیگا تو ایک ہی ظہار کا کفارہ ادا ہوگا اور اگر کفارہ ظہار اور کفارہ افطار میں اسطرح دے تو دونوں کفارے ادا ہو جاینگے اور باقی تفصیل اسکی فقہ میں لکھی چاہیے شرح ملتقی

باب اللعان

لعان اور ملاعنت کے معنی ہیں ایک دوسرے کو لعنت کرنا اور شرع میں لعان اوسکو کہتے ہیں کہ جب مرد اپنی عورت کو تہمت زنا کی کرے اور عورت اوسکی انکار کرے کہ تو جھوٹ تہمت کرتا ہے تو قاضی کے پاس جاوے اور قاضی اوسکے خاوند کو بلا دے پس خاوند اگر چار گواہوں سے ثابت کر دے تو قاضی حد قائم کرے اسکی بیوی پر اور اگر گواہوں سے ثابت نہ کرے تو قاضی حکم کرے کہ اول مرد چار بار گواہی دے اسطرح کہ گواہی دیتا ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ بیشک میں سچوں میں ہوں بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی میں نے اسکو زنا کی اور پانچویں دفعہ کہے کہ لعنت خدا کی اوس شخص پر اگر ہو جھوٹا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی یعنی زنا کی اور اشارہ کرے طرف عورت کی ہر بار پھر کہے عورت چار بار گواہی دیتی ہوں میں ساتھ اللہ کے کہ یہہ جھوٹا ہے بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور پانچویں بار کہے کہ غضب خدا کا اوپر میرے یعنی عورت پر اگر ہو یہہ مرد سچا بیچ اوس چیز کے کہ نسبت کی مجکو زنا کی اور اشارہ کرے طرف مرد کے ہر بار پس جب لعان کیا مرد عورت نے تو تفریق کرے قاضی درمیان اونکے اور ہوتی ہے یہہ طلاق باین اور حرام ہوتی ہے عورت ہمیشہ مگر جسوقت جھٹلا دے خاوند اپنے تئین تو حد لگائی جاوے اوسکو اور نکاح کرنا اوسکی درست ہو جاویگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہمیشہ کو حرام ہو گئی اگرچہ خاوند اپنے تئین جھٹلا دے شرح ملتقی

الفصل الاول

عن سھل بن سعد الساعدی قال ان عویمر العجلانی قال یا رسول اللہ ارایت رجلا وجد مع امراتہ رجلا ایقتلہ فتقتلونہ ام کیف یفعل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد انزل فیک وفی صاحبتک فاذھب فات بھا قال سھل فتلاعنا فی المسجد وانا مع الناس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغا قال عویمر کذبت علیھا یا رسول اللہ ان امسکتھا فطلقھا ثلاثا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انظروا فان جاءت بہ اسحم ادعج العینین عظیم الالیتین خدلج الساقین فلا احسب عویمرا الا قد صدق علیھا وان جاءت بہ احیمر کانہ وحرۃ فلا احسب عویمرا الا قد کذب علیھا فجاءت بہ علی النعت الذی نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدیق عویمر فکان بعد ینسب الی امہ متفق علیہ

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اوس شخص کا جسنے پایا ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو یعنی اور یقین کرے کہ اوسنے زنا کیا ہے اوسکی عورت سے کیا قتل کرے اوسکو یعنی جائز ہے قتل اوسکا پس قتل کرینگے وارث مقتول کے اوس قاتل کو یا کیا کرے

یعنی

یعنی آیا صبر کرے عار پر یا کہہ اونکو ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیری کی پس جا اور لا اس عورۃ اپنی کو کہا سہل نے
پس لعان کی دونوں نے یعنی میاں بیوی نے مسجد میں اور میں تہا ساتھہ اور لوگوں کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب فارغ ہوئے دونوں لعان سے
کہا عویمر نے جھوٹ بولا میں اوسپر یا رسول اللہ اگر رکھوں میں اوسکو پہر طلاق دی اوسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو اگر لاوے یہہ عورت
بچے کو یعنی جو اوسکے حمل میں ہی سیاہ رنگ اور بہت کالی ہوں آنکھیں اوسکے اور بڑی ہوں کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونوں پنڈلیوں میں پس نہیں گمان کرونگا
میں عویمر کو مگر کہ سچ کہا اوسنے اوسپر یعنی جس شخص کی طرف نسبت زنا کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اسطرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوسکی نطفہ سے ہی
اور اگر لائی بچہ سرخ رنگ گویا کہ بامنی کی رنگ کا ہی پس نہیں گمان کرونگا عویمر کو مگر کہ جھوٹ بولا اوسپر یعنی عویمر سرخ رنگ تہا اگرچہ بچہ سرخ رنگ ہوا تو عویمر کا
ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جھوٹا ہی بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اوس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنے عویمر کی ہی یعنی اوس زانی
کی صورت کا جنا پس تہا لڑکا پیچہے اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف ماں اپنی کی یعنی بموجب فرمانے حضرت کی الولد للفراش وللعاہر الحجر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے
ف کیا قتل کرے اوسکو علمانے اختلاف کیا ہی بیچ حکم اوس شخص کے کہ مار ڈالا ایک شخص کو کہ پایا اوسکو اپنی بیوی کے ساتھہ زنا کرتی ہوئی جمہور کہتے ہیں کہ
قتل کیا جاوے اوسکو مگر یہہ کہ چار گواہ گذرانے زنا پر یا اقرار کریں اسپر وارث قتیل کے تو نہ قتل کیا جاوے لیکن اللہ کا گنہگار نہیں اگر سچا ہوگا اور وحی اتاری گئی
الخ یعنی یہ آیتیں اتریں والذین یرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم آخر آیات تک کہا بعضوں نے کہ اوتریں یہہ آیتیں بیچ ماہ شعبان کے سنہ نو
ہجری میں اور کہا ابن ملک نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ آیہ لعان کی اوتری عویمر کے حق میں اور اول لعان اسلام میں یہی ہوا اور بعضے عالموں نے
کہا کہ آیہ لعان کی اوتری ہلال بن امیہ کی حق میں اور اول جو لعان کیا اسلام میں اونہی نے کیا چنانچہ حدیث ابن عباس کی کہ آگے آتی ہی اوسکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہی پس اس
صورت میں معنی اس قول کے کہ وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے کے الخ یہہ ہوونگے کہ تیری سی قضیہ میں یہہ آیہ اوتری اور بعضوں نے کہا احتمال ہی کہ
دونوں کے مقدمہ میں اوتری ہوگی شاید کہ سوال کیا ہو دونوں نے بیچ دو وقتوں متغایر کے پس اوتری ہو دونوں کے حق میں اور سبقت کی ہو ہلال
نے بیچ لعن کے اور جھوٹ بولا میں اوسپر الخ یہ کلام متسبب ہی آگے تین طلاق دینے کی یعنی اگر رکھوں میں اس عورۃ کو اپنی نکاح میں اور طلاق
ندوں اسکو تو لازم آتا ہی مجہپر جھوٹ بیچ نسبت کرنے کی اوسکے ساتھہ زنا کی اسلیے کہ رکھنا میرا اسکو نکاح میں دلالت کرتا ہی اسپر کہ گویا میں نے جھوٹ کہا
وہ پاک ہی زنا سے ش ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَّامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِىْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ
اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ
اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لعان کا درمیان ایک شخص کے اور بیوی اوسکی کے پس دور ہوا وہ شخص فرزند اوس عورۃ سے
یعنی ملاعنت کے سبب سے نسب لڑکے کا اوس شخص سے جاتا رہا اور جدائی کی حضرت نے درمیان مرد وعورۃ کی اور ملا دیا لڑکے کو ساتھہ عورۃ کی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ حدیث ابن عمر کے کہ بخاری اور مسلم میں ہی یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت کی اوس شخص کو اور یاد دلایا اوسکو عذاب
آخرۃ کا یعنی تا جھوٹ نہ کہے اور اقرار نہ کرے عورت پر اور خبر دی اوسکو کہ عذاب دنیا کا سہل ہی عذاب آخرۃ کے سے پہر بلایا عورت کو اور نصیحت کی اوسکو اور یاد دلایا
اوسکو عذاب آخرت کا اور خبر دی اوسکو یہہ کہ عذاب دنیا کا سہل تر ہی عذاب آخرۃ کے سے ف جدائی کی یعنی حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کا درمیان
میاں بیوی کے اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ فرقت درمیان میاں بیوی کے سبب تفریق حاکم کی ہوتی ہی نہ نفس لعان سے اور یہی مذہب ہی ابی حنیفہ کا اور دلیل انکی
ہی کہ فرقت اگر واقع ہوتی نفس لعان سے تو تفریق لا اقعین کیوں بچا تین جیسے کہ اوپر کی علامتیں ہیں اور عذاب دنیا مراد اور عذاب دنیا سے قائم کرنا حد کا ہی

اگر مرد نے عورت کو بہتان کیا زنا کا اور بخوف حد لگنے کے ساتھ جھوٹی گواہیوں کے اثبات اوسکا کرے یا عورت نے زنا کیا اور بخوف قائم کرنے حد کے اقرار اوسکا نکرے اور ملاعنت کرے پس حضرت نے فرمایا کہ عذاب دنیا آسان ہی بہ نسبت عذاب آخرت کے بخوف بہتان کے عذاب کا خلاف حق نکرو سچ سچ کہدو اور بہتان کا عذاب سہل اختیار کرو تا وہان کے عذاب شدید سے بچو ۔ ع ح وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَاَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے مرد و عورت لعان کرنیوالوں کے کہ حساب تمہارا اللہ پر ہی ایک تم دونوں مین سے جھوٹا ہی یعنی نفس الامر مین اور ہم حکم کرتے ہین بحسب ظاہر کے نہین راہ واسطے تیرے اسپر یعنی نہین جائز تجکو یہہ کہ رہے تو ساتھ اس عورت کی بلکہ یہہ تجپر ہمیشہ کو حرام ہوی عرض کیا یا رسول اللہ مال میرا یعنی جو مہر کیا جاتا رہیگا فرمایا نہین مال واسطے تیرے یعنی پہیر لینا مہر کا تجکو نہین پہنچتا اسلیے کہ دو حال سے خالی نہین اگر سچ بولتا ہی تو وہ مہر بسبب مال بدلے شرمگاہ اوسکیکے ہی کہ حلال کی تو نے اور اگر تو جھوٹ بولتا ہی او مہر تو پہیر لینا مہر کا اوس سے بہت دور ہی اور بہت دور ہی واسطے تیرے یعنی جب حالت صدق مین نہ پہیر پا سکا تو حالت کذب مین بطریق اولی نہ پہیرنا چاہیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف حساب یعنی محاسبہ تمہارا اور تحقیق امر تمہارے کے اور جزا دینی اسپر اللہ پر ہی اور بدلے شرمگاہ اوسکیکے الخ اسمین دلیل ہی اسپر کہ لعان کرنیوالے کے لیے مہر اگر دخول کیا ہی ساتھ اوس عورت کے اور اسپر اتفاق ہی علما کا اور اگر دخول نکیا ہو ساتھ اوسکے تو کہا ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک نے کہ اوسکے لیے آدہا مہر ہے

ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ فَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا وَقَالُوْا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَصَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَاْنٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سے یہہ کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی کی اپنی عورت کو روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک بن سحما صحابی کے یعنی کہا کہ اسنے زنا کیا اس شخص کی ہوی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ہلال سے کہ گواہ لاؤ یا حد ماری جاویگی تہمت کے تیری پیٹھ پر پس عرض کیا ہلال نے یا رسول اللہ جسوقت کہ دیکھے ایک ہمارا اپنی عورت پر کسی شخص کو کیا جاوے کہ ڈہونڈے گواہ یعنی ایسی وقت مین کہان ایسی فرصت ہی کہ گواہ کرے کسیکو اور یہہ کیا جگہہ ہی گواہ کرنیکی پس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے گواہ قائم کرو ورنہ حد لگیگی تیری پیٹھ پر پس کہا ہلال نے قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا آپکو ساتھ حق کی تحقیق مین سچا ہون پس البتہ اوتاریگا اللہ ایسا حکم کہ پاک کریگا پیٹھ میری کو حد تہمت سے پس اوتری جبرئیل اور اوتاری حضرت پر یہہ آیتین اور وہ لوگ کہ تہمت کرتے ہین اپنی جوروں پر سو پڑہین یعنی آگے تک آیتین یہانتک کہ پہنچے انکان من الصادقین پس آیا ہلال اور گواہی دی یعنی لعان کیا کہ اوسمین پانچ گواہیان ہین جیسا کہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہے کہ البتہ اللہ تعالی جانتا ہی کہ ایک تم مین سے جھوٹا ہی پس آیا ہی تم مین سے کوئی توبہ کرنیوالا پہر کہڑی ہوئی عورت ہلال کی اور لعان کیا پس جب پہنچی نزدیک پانچوین گواہی کے روکا اوسکو یعنی صحابہ نے اور کہا تحقیق یہہ پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی یعنی لعنت کو درمیان تمہارے اور واجب کرنیوالی ہی عذاب کو اگر جھوٹ بولیگی

کہا

کہا ابن عباس نے پس ٹھہر گئی وہ عورۃ اور ہٹی یعنی تردد کیا کہ اوسکے حال سے معلوم ہوتا تھا کہ پانچویں گواہی نہیں دیگی یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ پہر جاویگی اپنی گواہی سے پہر کہا اوس عورۃ نے کہ نہیں فضیحت کرتی مین اپنی قوم کو ساری عمر یعنی بسبب اعراض کرنیکے لعان سے اور رجوع کرنیکے طرف تصدیق خاوند کی پہر گذری یعنی پانچوین گواہی بہی دی اور پورا کیا لعان کو اور حضرت نے حکم تفریق کا کیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہتے رہو اوس عورۃ کو پس اگر لاوے بچہ سرمگین آنکہ والا بڑی بہاری سرینونوالا موٹی پنڈلیونوالا پس وہ شریک بن سحماء کا ہے کہ وہ بہی ایسا ہی تہا پس لائی وہ عورت لڑکا اسطرحکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہوتا حکم گذرا کتاب اللہ سے کہ حد و تعزیر ساقط ہین لعان کے لیے نہین ہی تو البتہ ہوتا واسطے میری اور واسطے اوس عورۃ کی ایک کام یعنی دیکہتی کہ کسطرح تشدید اوسکو بسبب پیدا ہونے بچہ کے ساتہہ زانی کی تاکہ عبرۃ ہوتی لیکن الہی اوسکو نقل کی بخاری نی **ف** اس حدیث سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اول لعان اسلام مین یہہ ہوا اور اسمین آیۃ مذکورہ اوتری اور تحقیق اسکی بیچ فائدہ حدیث سہل کی گذر چکی اور بے شبہ جانتا ہی الخ ظاہر یہہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ قول بعد فارغ ہونے اون دونوں کے لعان سے اور مراد یہہ ہی کہ لازم ہی جہوٹے کو توبہ کرلی اور بعضون نے کہا کہ حضرت نے یہہ قول کہا پہلی لعان کے واسطے ڈرانے اون دونوں کے لعان سے زورا سحدیث مین دلالت ہی اسپر کہ حاکم کو مظنہ اور علامتوں اور قرائن پر التفات کرلی چاہیی اور حکم کری ساتہہ ظاہر اور جو چیز کہ مقتضی ہون اونکو دلیلین شرع **وعن** أبي هريرة قال قال سعد بن عبادة لو وجدت مع أهلي رجلا لم أمسه حتى آتي بأربعة شهداء قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم قال كلا والذي بعثك بالحق إن كنت لأعاجله بالسيف قبل ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسمعوا إلى ما يقول سيدكم إنه لغيور وأنا أغير منه والله أغير مني رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا سعد بن عبادہ نے اگر پاؤن مین ساتہہ اپنی عورۃ کی کسیکو نہ ہاتہہ لگاؤن اوس شخص کو یعنی نہ مارون اور نہ قتل کرون اوسکو یہانتک کہ لاؤن مین چار گواہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان کہا سعد نے یون نہین قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کے تحقیق مین البتہ جلدی سے مارون اوسکو ساتہہ تلوار کی پہلے اسکے کہ شاہد لاؤن فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنو طرف اوس چیز کے کہ کہتا ہی سردار تمہارا یعنی سعد تحقیق وہ البتہ غیرۃ مند ہی اور مین زیادہ غیرۃ مند ہون اوس سے اور اللہ زیادہ غیرتمند ہی مجہسے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** سعد نے جو کلام مذکور کہا تو یہہ کچہ حضرت کی قول کو رد نہین کیا اور مخالفت نہ مقصر کے حکم کی اونکو منظور نہین تہی بلکہ اونہون نے یہہ خبر دی حال نفس اپنی کی کہ میرا حال تو یہہ ہی اور غیرۃ وغضب میرا اس مرتبہ کو پہونچا ہی اور حکم شرع یہہ ہی کیا کرون الہی حضرت نے فرمایا کہ سنو طرف اوس چیز کے کہتا ہی سردار تمہارا مقصود آنحضرت کو اس کلام سے تعریف کرلی اونکی اس صفت کی ہی اور اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صفات بزرگون اور عادت سردارون سے ہی اگرچہ حکم شرع یون ہی حاصل یہہ کہ حضرت نے سعد کا عذر بیان فرمایا کہ یہہ کلام بسبب غیرۃ کی اونسے صادر ہوا پس اونکی تقریر اور اثبات اونکی کلام کا منظور نہین ہی اور کہا مظہر نے کہ جواب دینا سعد کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا بطمع اسکے کہ اجازت ہو قتل کرنیکی نہ ازراہ رد کرنے قول حضرت کے پس جب حضرت نے انکار کیا اسکا تو اونہون نے سکوت کیا اور غیرت کہتی ہین تغیر حالت کو کہ پیدا ہو آدمی مین وقت دیکہنی ایک چیز ناگوار کے اپنی اہل مین اور یہہ بہ نسبت اللہ تعالی کی محال ہی پس اللہ تعالی کی غیرت ناک ہونیکی معنی یہہ ہین کہ وہ منع فرمانی والا ہی بندونکو گناہون سے یا جناب قدس اوسکی سے دور رہین شرع **وعن** المغيرة قال قال سعد بن عبادة لو رأيت رجلا مع امرأتي لضربته بالسيف غير مصفح فبلغ ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتعجبون من غيرة سعد والله لأنا أغير منه والله أغير مني ومن أجل غيرة الله حرم الله الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا أحد أحب إليه العذر من الله من أجل ذلك بعث المنذرين والمبشرين ولا أحد أحب إليه المدحة من الله ومن أجل ذلك وعد الله الجنة متفق عليه اور روایت ہی مغیرہ سے کہ کہا سعد بن عبادہ نے اگر دیکہون مین کسی شخص کو ساتہہ بیوی اپنی کی البتہ مارون مین اوسکو ساتہہ تلوار کے نہ ساتہہ چوڑان پشت تلوار کے بلکہ دہار تیز سے پس پہونچی یہہ خبر رسول الله

علیہ وسلم کو پس فرمایا اپنی صحابہ سے کیا تعجب کرتے ہو تم کمال غیرت سعد کی قسم ہے خدا کی البتہ میں زیادہ غیرتمند ہوں ان سے اور اللہ بہت غیرتمند ہے مجھسے اور
بسبب غیرۃ اللہ تعالیٰ کی حرام کیے اللہ نے گناہ جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو پوشیدہ ہیں اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو عذر کرنا اللہ تعالیٰ سے
اسلیے بھیجا ڈرانیوالونکو اور خوشخبری دینے والونکو یعنی انبیا ؑ کو اور نہیں کوئی کہ بہت محبوب ہو اوسکو تعریف کرنی اللہ تعالیٰ سے اور اسی سبب سے وعدہ کیا
اللہ تعالیٰ نے بہشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور بسبب غیرۃ اللہ تعالیٰ کی الخ یہ تفسیر ہے غیرت اللہ کی یعنی اسکی کہ منع کیا لوگوں کو
حرام چیزوں سے اور مرتب کیا اوپر عذاب اسلیے کہ غیرت اصل میں یہہ ہے کہ مکروہ رکھے اور غصے ہوئے آدمی اوس سے کہ تصرف کرے کوئی اوسکی ملک میں
اور مشہور معنی غیرت کے یہہ ہیں کہ غصہ ہووے آدمی اوسپر کہ کرے اوسکی بیوی سے فعل بد یا دیکھے اوسکی بیوی کو پس اسکی غیرۃ ہے کہ غصہ ہووے اوسپر کہ کرے
گناہ اور کہا نووی نے کہ عذر یہاں بمعنی اعذار کے ہے یعنی ازالہ عذر یعنی جیسا اللہ تعالیٰ عذر سے کرنیکو دوست رکھتا ہے ایسا اور کوئی نہیں رکھتا
اسلیے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا تا بندونکو عذر نہ ہے جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل اور اللہ کے برابر تعریف
کرنی کسیکو محبوب نہیں اسلیے اوسنے تعریف کی اپنی نفس الامر اور اپنی دوستونکی اوراسلیے وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کا اوسکی لیے کہ تعریف کرے
اوسکی اور اطاعت کرے اوسکی **ت ع** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَغَارُ وَاِنَّ
الْمُؤْمِنَ یَغَارُ وَغَیْرَةُ اللّٰهِ اَنْ لَّا یَاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غیرتمند ہے اور تحقیق مومن غیرتمند ہے یعنی غیرت صفت اللہ تعالیٰ کی ہے کہ بندہ مومن بھی وہ صفت رکھتا
ہے اور مقتضا غیرت اللہ تعالیٰ کا یہہ ہے کہ نہ کرے مومن اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ تعالیٰ نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی تُرٰی ذٰلِکَ جَاءَهَا قَالَ
عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهٗ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ ایک اعرابی آیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق عورت میری جنی ہے ایک لڑکا کالا اور تحقیق میں نے انکار کیا اوسکا یعنی میں نے کہا کہ میرا نہیں بسبب نہ ہونے اوسکے ہم رنگ
میرے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا ہیں واسطے تیرے کچھہ اونٹ کہا ہاں فرمایا کیا ہیں رنگ اونکے کہا سرخ فرمایا کیا ہے اونمیں کوئی اونٹ
خاکستری رنگ کا کہا تحقیق اونمیں خاکستری البتہ ہیں رنگ کے فرمایا کہاں سے گمان کرتا ہے تو کہ یہہ آیا اونمیں یعنی کہاں سے آیا اونمیں یہہ رنگ حالانکہ ماں باپ
اونکے نہیں ہیں اس رنگ کے کہا کوئی رگ ہے کہ کھینچ لیا اونکو یعنی اونکی اصل میں اس رنگ کا کوئی اونٹ ہوگا یہہ بھی اوسکی مشابہ ہوئی فرمایا پس شاید کہ یہہ لڑکا
بسبب رگ کی ہوا کہ کھینچ لیا اوسکو اور مشابہ کیا اپنی یعنی اسکی بھی اصل میں کوئی کالا ہوگا یہہ مشابہ اوسکی ہوا اور رخصت نہ دی آنحضرت نے اوس اعرابی کو بیچ نفی
کرنے لڑکے کے اپنے سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا طیبی نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ منع ہے فقط علامتوں ضعیفہ سے نفی کرنا لڑکے کا اپنے
یعنی یہہ کہنا کہ میرا نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ ان میں پایا جانا دلیل قوی کا جیسیکہ بیوی سے صحبت نکی تھی اور بچہ پیدا ہوا یا صحبت کی اور بعد صحبت کرنیکی چھہ مہینے سے کم
بچہ پیدا ہوا تو اوسکو نفی کرنا جائز ہے **ت ع** وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ عُتْبَةُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلٰی اَخِیْهِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ ابْنَ
وَلِیْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّیْ فَاقْبِضْهُ اِلَیْکَ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ اَخَذَهٗ سَعْدٌ فَقَالَ اِنَّهُ ابْنُ اَخِیْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ فَتَسَاوَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِیْ کَانَ عَهِدَ اِلَیَّ فِیْهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِیْ وَابْنُ وَلِیْدَةِ اَبِیْ وُلِدَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَکَ یَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِیْ مِنْهُ لِمَا رَاٰی مِنْ

شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ هُوَ أَخُوكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
عائشہ رض سے کہ کہا تہا عتبہ بن ابی وقاص وصیت کی تہی اوسنے طرف بہائی اپنے سعد بن ابی وقاص کی یہہ کہ بیٹا لونڈی زمعہ کا مجھسے ہی پس لے لینا
اوسکو طرف اپنی پس جبکہ ہوا سال فتح مکہ کا لیا اوسکو سعد نے اور کہا کہ تحقیق یہہ بہتیجا میرا ہی اور کہا عبد بن زمعہ نے یہہ بہائی میرا ہی پس گئے دونوں
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعد نے یا رسول اللہ تحقیق بہائی میرے نے وصیت کی تہی مجھکو بیچ حق اس لڑکے کے کہ تو لے لینا اوسکو اور
کہا عبد بن زمعہ نے کہ بہائی میرا ہی اور بیٹا ہی میرے باپ کی لونڈی کا پیدا کیا گیا ہی اوسکی فرش پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ
واسطے تیرے ہی ای عبد بن زمعہ لڑکا واسطے صاحب بچہونے کی ہی اور واسطے زانی کی ہی محرومی یعنی میراث و نسب سے یا سنگساری پہر فرمایا
حضرت نے واسطے سودہ بیٹی زمعہ کے پردہ کر تو اوس سے بسبب اوس چیز کے کہ دیکہی مشابہت اوسکی ساتہہ عتبہ کے پس نہ دیکہا اوس لڑکے نے سودہ
کو یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی مرگیا اور ایک روایت میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے کہ وہ بہائی تیرا ہی ای عبد بن زمعہ بسبب کہ وہ
پیدا کیا گیا ہی اوپر بچہونے باپ اوسکے کے نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے ف عتبہ کافر مرا اور اوسنے دندان مبارک حضرت کا شہید کیا تہا جنگ
احد میں اور زمعہ باپ تہی حضرت سودہ کی کہ بیوی تہین حضرت کی پس عتبہ مذکور نے زنا کیا زمعہ کی لونڈی سے اور اوس سے بچہ پیدا ہوا پس گمان کیا
عتبہ نے کہ نسب ولد الزنا کا ثابت ہوتا ہی زانی سے جبکہ دعوی کرے وہ جیسیکہ معمول تہا ایام جاہلیت میں پس وصیت کی اوسنے مرتی وقت اپنے
بہائی سعد کو کہ وہ لڑکا مجھسے ہوا ہی تو اوسکو لیکر پرورش کرنا پس سال فتح مکہ میں سعد نے اوس لڑکے کو بسبب وصیت بہائی اپنے کے لیا اور
کہا کہ یہہ بہتیجا میرا ہی اور عبد بیٹے زمعہ کے نے کہا کہ یہہ بہائی میرا ہی اسلیے کہ میرے باپ نے اپنی لونڈی سے جنا یا غرض کہ یہہ قصہ حضرت کے آگے جا کر
عرض کیا حضرت نے فرمایا کہ ای عبد بن زمعہ وہ لڑکا تیرا ہی یعنی ہی اور تیرا بہائی ہی اسلیے کہ لڑکا واسطے صاحب بچہونے کے ہی یعنی اور معنی اس جملہ کے باب
الولد ... کی پہلی فصل میں بیچ فائدہ حدیث ابی امامہ کی تفصیل سے ذکر کیے گئی ہین اور پردہ کر تو اس سے الخ یعنی اگرچہ وہ بحکم شرع بہائی تیرا ہوا اور
مشابہت اور قیافہ کو شرع میں اعتبار نہیں لیکن چونکہ وہ لڑکا مشابہ عتبہ سے ہی تو ورع اور احتیاط مقتضی اسکی ہی کہ تو سامنے اوسکی نہو اگر وہ بسبب
کہ وہ پیدا کیا گیا الخ یہہ کلام راوی کا ہی یعنی حضرت نے یہہ حکم واسطے عبد بن زمعہ کے بسبب اسکے کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا اوپر بچہونے باپ اوسکے
ع وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ أَيْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا
الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَلَمَّا رَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا داخل ہوئی مجہپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اس حالت میں کہ وہ خوش
تہی پس فرمایا ای عائشہ کیا نہیں جانا تو نے یہہ کہ مجزز مدلجی آیا یعنی مسجد میں پس جب دیکہا اسامہ اور زید کو اس حال میں کہ اوڑہے ہوئی تہی وہ دو نوں
چادر اور ڈہانکے ہوئی تہی سر اپنا اور ظاہر تہی قدم اونکی پس کہا مجزز نے کہ تحقیق یہہ قدم بعض اونکا بعض سے ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی ان دونون پاؤن والون میں نسبت پدری اور پسری کی ہی حاصل کلام کا یہہ ہی کہ زید بن حارثہ کہ متبنی تہی
آنحضرت کے گورے اور خوبصورت تہی اور اسامہ بیٹا اونکا کالا تہا وہ ہمرنگ اپنی ماں کی تہا کہ وہ لونڈی تہی کالی اور نام اوسکا ام ایمن تہا
پس منافق اسامہ کی نسب میں طعن کرتے تہی کہ ایسے باپ کا ایسا بیٹا کیونکر ہوا پس جب مجزز نے بہی قیافہ شناسی کی کہ انکا بڑا زور کا
تہا اور آدمی کی صورت سے صفات و احوال اوسکی معلوم کر لیتا تہا دیکہا اور حکم کیا کہ عقل یون چاہتی ہی کہ یہہ دو نون باپ بیٹے
ہون تو حضرت خوش ہوئی اس لیے کہ عرب کے نزدیک قول قیافہ شناس کا معتبر تہا اس سے ثابت ہوا النسب اسامہ کا ساتہہ زید کے اور شک

یہہ نہین لازم آتا کہ قول قیافہ شناس کا معتبر ہو احکام شرع مین اور اثبات نسب مین اور یہہ مذہب ہمارا ہی اور تینون امام معتبر رکھتے ہین قول
قیافہ شناس کا حتی کہ اگر لونڈی مشترک درمیان دو شریکون کی بچہ جنی اور دونون دعوی نسب کا کرین تو انکے نزدیک رجوع ساتھہ قول
قیافہ شناس کے کرین اور ہمارے نزدیک وہ بچہ دونون کا ہوگا حکم شرع مین اگرچہ واقع مین ایک کا ہو اور وہ لونڈی ام ولد دونونکی ہو
ع ج وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَبِي بَكْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ
يَعْلَمُ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص اور ابی بکرہ سے کہ کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نسبت کرے اپنی تئین طرف غیر باپ اپنے کے حال آنکہ وہ جانتا ہو کہ یہہ میرا باپ نہین پس بہشت اوسپر
حرام ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** حرام ہی یعنی اگر اعتقاد کرے حلال ہونے اوسکا یا حرام ہی پہلے اسکے کہ عذاب دیا جاوے
بقدر اس گناہ کے یا محمول ہی زجر پر یعنی از راہ تنبیہ اور ردع کرنے کے اس سے اسطرح فرمایا ع ج وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اعراض کرو اپنے باپون سے یعنی ساتھہ ترک کرنے نسبت کی طرف انکی پس جس شخص نے اعراض کیا اپنے باپ
سے پس تحقیق کفران نعمت کیا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایام جاہلیت میں اپنے باپون سے اعراض کرتے اور اور وں کو اپنا باپ ٹھہراتے
پس منع فرمایا حضرت نے اس سے اور نسبت کرنا اپنی تئین طرف غیر باپ کے جان بوجہ کر حرام ہی پس جسنے اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا وہ کافر ہوا واسطے
مخالفت اجماع کے اور جسنے نہ اعتقاد کیا مباح ہونے اسکا پس معنی کفر کی دو ہین ایک تو یہہ کہ مشابہت کی اوسنے ساتھہ فعل کفار کے اور دوسرے
یہہ کہ کفران نعمت کیا ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ فِي بَابِ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ اور تحقیق ذکر کی گئی حدیث
عائشہ کی ما من احد اغیر من اللہ باب صلوۃ الخسوف میں

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِي شَيْءٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ
وَأَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ وَفَضَحَهُ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ اونہون نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جب اتری آیۃ لعان کی جو عورت کہ داخل کرے
ایک قوم پر اوسکو کہ نہین اونمین سے یعنی عورت نے زنا کر کر بچہ جنا اور لگادیا اپنے خاوند کی طرف پس نہین وہ عورت داخل بیچ کسی چیز کی کہ قابل اعتماد کے
ہو دین خدا سے اور رحمت او سکی سے اور ہرگز نہ داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی اپنی بہشت مین یعنی ساتھہ مقربون اور نیکون کے اور جو شخص کہ انکار کرے اپنے
بیٹے کا یعنی اوسکی بیوی نے بچہ جنا اور وہ کہتا ہی کہ میرا نہین حرامی ہی حال آنکہ وہ دیکھتا ہی طرف اوسکی یعنی جانتا ہی کہ یہہ میرا بیٹا ہی پردہ
کریگا اللہ تعالی اوس سے یعنی اوسکو خدا کا دیدار نہوگا اور رسوا کریگا اوسکو روبرو خلائق کی اگلی اور پچھلون مین یعنی روز حشر کے میدان قیامت مین کہ
تمام خلائق اگلی پچھلی وہان موجود ہونگے اونمین اوسکو رسوا کریگا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **ف** حاصل یہہ کہ عورت
کو چاہیے کہ بدکاری کرے اور حرام کے بچہ کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کرے اور نہ مرد کو چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے بچہ کا انکار کرے اور
عورت پر تہمت زنا کی رکھے ع ج وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ
يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلِّقْهَا فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا إِذًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَ
قَالَ النَّسَائِيُّ رَفَعَهُ أَحَدُ الرُّوَاةِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدُهُمْ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ اور روایت ہی

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق واسطے میرے ایک عورت ہی کہ نہیں پھیرتی ہے چھونیوالے کے ہاتھ کو یعنی جو کوئی اوس سے بدکاری کا ارادہ کرتا ہے اوس کا انکار نہیں کرتی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ طلاق دے اوسکو پھر کہا میں محبت رکھتا ہوں اوسے فرمایا نگہبانی کر اوسکی اوسوقت نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے اور کہا نسائی نے کہ پونچایا اوسکو ایک نے راویوں میں سے ابن عباس تک اور وصل کیا ہے اسکو اور ایک نے راویوں میں سے نہیں پونچایا اسکو اور وصل نہیں کیا کہا نسائی نے کہ یہہ حدیث نہیں ثابت ہے یعنی وصل اسکا بلکہ منقطع ہے **ف** نگہبانی کر اوسکی تا کہ نہ کرے بدکاری اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ طلاق دینا ایسی عورت کا اولی ہے اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم کیا طلاق دینے کو محافظت کرنے پر پس اگر نہ آسان ہو طلاق دینا اوسکا بسبب اسکے کہ محبت رکھتا ہے اوسے یا واسطے اسکے کہ اوس سے فرزند ہے کہ شاق ہے مفارقت فرزند کی ماں کو یا ہے عورت کا دین اسپر اور نہیں ادا کر سکتا ہے اوسکو تو اس صورت میں جائز ہے کہ نہ طلاق دے اوسکو لیکن شرط اسکے کہ منع کرے اوسکو بدکاری سے پس اگر نہ منع کرسکے اوسکو بدکاری سے تو گنہگار ہوگا بسبب نہ طلاق دینے اوسکے **وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان کل مستلحق استلحق بعد ابیہ الذی یدعی لہ ادعاہ ورثتہ فقضی ان من کان من امۃ یملکہا یوم اصابہا فقد لحق بمن استلحقہ ولیس لہ مما قسم قبلہ من المیراث شیء وما ادرک من میراث لم یقسم فلہ نصیبہ ولا یلحق اذا کان ابوہ الذی یدعی لہ انکرہ فان کان من امۃ لم یملکہا او من حرۃ عاھر بہا فانہ لا یلحق ولا یرث وان کان الذی یدعی لہ ھو الذی ادعاہ فھو ولد زنیۃ من حرۃ کان او امۃ رواہ ابو داؤد** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے دادا اپنے سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا یعنی ارادہ کیا حکم فرمانیکا یہہ کہ جو فرزند لاحق کیا گیا بعد مرنے باپ اوسکے کہ وہ باپ کہ نسبت کیا گیا یہہ فرزند طرف اوسکے دعوی کیا اوسکا وارثوں نے باپ اوسکے نے یعنی ایک شخص مر گیا بعد اوسکے مرنیکے اوسکے وارثون نے ایک لڑکے کو کہا کہ یہہ بیٹا اوسکا ہے تاکہ وارث کریں یا نہ کریں پس حکم فرمایا حضرت نے یہہ کہ جو فرزند ہووے ایسی لونڈی سے کہ مالک تہا اوسکا باپ فرزند کا اوس دن کہ صحبت کی تہی اوس سے یعنی جماع وجہ حلال سے واقع ہوا پس تحقیق مل گیا نسب میں ساتھ اوس شخص کے کہ ملایا اوسکو یعنی جن وارثون نے ملایا تہا اونکے ساتھ ملگیا اور وارث ہوتا ہے اونکے حق میں اگر سبہوں نے ملایا تہا سبہوں کے حق میں وارث ہوتا ہے اور شریک ہوتا ہے اور اگر بعضوں نے ملایا تو اون بعض ہی کے حق میں وارث ہوتا ہے اور نہیں واسطے اوسکے کچھہ حصہ اوس میراث میں سے کہ تقسیم کی گئی ہے پہلے ملانے سکے اور وہ چیز کہ پائی اوسنے میراث سے کہ نہیں تقسیم کی گئی ہے پس واسطے اوس لڑکے لاحق کیے گئے کے حصہ اوسکا ہے اور نہیں لاحق ہوتا وہ لڑکا جبکہ ہو باپ اوسکا کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اوسکی انکار کرتا تہا اوسکا یعنی اپنی زندگی میں اگر اوسنے انکار کیا تہا تو بعد اوسکی مرنیکے وارثوں کے ملانے سے نہیں ملیگا اور وارث نہیں ہوگا پس اگر ہووے اوس لونڈی سے کہ نہیں مالک تہا اوس روز کہ صحبت کی تہی اوس سے بلکہ غیر کی لونڈی سے زنا کیا تہا اوس سے پیدا ہوا یا پیدا ہوا حرہ سے کہ زنا کیا تہا اوس سے پس تحقیق وہ لڑکا نہیں لاحق ہوگا باپ کے ساتہہ اور نہ وارث ہوگا اگرچہ ہو وہ شخص کہ نسبت کیا جاتا ہے طرف اوسکی خود دعوی کیا اوسنے اوسکا پس وہ بچہ زنا کا ہے حرہ سے ہو یا لونڈی سے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** اگرچہ ہو وہ شخص امر یہہ تاکید ہے پہلے حکم کی کہ جائز نہیں لاحق کرنا بیچ صورت زنا کے یعنی درصورت ہونے ولد زنا کے اگر زانی آپ دعوی کرے حالت حیات میں تو وارث نہیں ہوتا چہ جای آنکہ وارث اوسکو لاحق کریں اور کہا خطابی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ احکام ابتدای اسلام میں فرمائے ہیں کہ ایک شخص جب مر گیا لاحق کیا ساتہہ اوسکے وارثوں اوسکے نے ایک لڑکے کو پس جسکی طرف کہ نسبت کیا گیا لڑکا اگر اوسنے انکار کیا تہا حالت حیات میں کہ یہہ میرا نہیں ہے تو نہیں لاحق ہوگا وہ لڑکا ساتہہ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا اور اگر اوسنے انکار نہیں کیا تہا اور ہوا اوسکی لونڈی سے تو لاحق ہوگا ساتہہ اوسکے اور وارث ہوگا اوسکا [illegible]

کہ نہیں تقسیم کیا گیا ہو وارث ہو گا اوسکی اوس مال کا کہ بٹ گیا پہلی لاحق کرنے اوسکی اور اگر غیر کی لونڈی ہو گا جیسے بیٹا زمعہ کی لونڈی کا کہ بیان
اوسکا اوپر ہو چکا یا ہو گا آزاد عورت سے کہ زنا کیا تہا اوس سے تو نہیں لاحق ہو سکیگا ساتھ اوسکی اور نہیں وارث ہو سکیگا اوسکا بلکہ اگر صحبت کرنیوالا خود دعوی کیا
چاہیگا تو بھی نہیں لاحق ہو سکیگا اسلئے کہ زنا سے نسب نہیں ثابت ہوتا ہے ع **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ** أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُهَا اللهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ
وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ
وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْفَخْرِ وَفِي رِوَايَةٍ فِي الْبَغْيِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر بن عتیک سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ بعضی غیرۃ یعنی اپنی اہل سے وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ اور بعضی غیرۃ وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ غیرت کہ دوست رکہتا
ہی اوسکو اللہ وہ غیرت ہی کہ ہو مقام شک و شبہ میں یعنی جیسے بیوی یا لونڈی اوسکی بیگانوں کی آگی آتی ہی یا بیگانی اوس پاس آتی ہین اور ہنستی ہین اوس سے
اور مانند اسکی اور وہ غیرۃ کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ پس غیرۃ کرنی غیر مقام شک و شبہ مین ہی یعنی جیسیکہ اسکی خاطر میں بدگمانی گذری بغیر قرینہ اور سبب کے
اور تحقیق بعضا تکبر وہ ہی کہ مکروہ رکہتا ہی اوسکو اللہ تعالی اور بعضا تکبر وہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ پس وہ تکبر کہ دوست رکہتا ہی اوسکو اللہ تکبر کرنا آدمی کا
ہی وقت لڑائی کی یعنی جہاد میں جب کفار سے مقابلہ ہو تو خوب اکڑے واسطے اظہار قوت اپنی کی اور حقیر جانے اونکو اور اپنی شجاعت بیان کرے اور
تکبر کرنا اوسکا نزدیک صدقہ دینے کے یعنی وقت دینے کے خوشی دل سے اور بے پروائی سے دے اور بہت دینے کو تہوڑا جانے اور وہ تکبر کہ مکروہ رکہتا ہے
اوسکو اللہ پس تکبر کرنا اوسکا بیچ فخر کرنے کے یعنی نسب مین اور ایک روایت مین بجای فی الفخر کے فی البغی آیا ہی یعنی تکبر کرنا ظلم مین یعنی تکبر کرنا بغیر
حق کے اور اسکی بہت سی قسمین ہین نقل کی یہہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے ف تکبر کرنا فخر نسب مین یہہ ہی کہ کہے مین اشرف ہون نسب مین اور
بزرگ ہین باپ دادا میرے حال آنکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ اور ایک نسخہ مین فی الفقر ہی بدلے فی الفخر کے یعنی تکبر کرنا اوسکا حالت
فقر مین یہہ بدتر ہی اوس تکبر سے کہ حالت غنا مین ہو اور یہہ تکبر کرنا حالت فقر مین عجب ہی کہ ہو تکبر فقیر اپر اور تکبر کرنا اغنیا پر اچہا ہی اسلئے کہ تکبر کرنا متکبر پر
صدقہ ہی ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ** قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا
ابْنِي عَاهَرْتُ بِأُمِّهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دِعْوَةَ فِي الْإِسْلَامِ ذَهَبَ أَمْرُ الْجَاهِلِيَّةِ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ
الْحَجَرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا کہڑا ہوا ایک
شخص اور کہا یا رسول اللہ تحقیق فلانا بیٹا میرا ہی زنا کیا تہا مینے اوسکی ماں سے زمانے جاہلیت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دعوی کرنا اسلام میں
کسی بات جاہلیت کی یعنی اوس زمانے میں جو بچہ زنا سے پیدا ہوتا تہا اوسکا دعوی زانی کرتا تہا اوسی سے نسب ثابت ہوتا تہا اور اسلام میں یہہ نہیں درست بچہ واسطے
صاحب فراش کی ہی اور زنا کرنیوالیکے لیے ہی محرومی یا سنگساری نقل کی یہہ ابو داود نے ف صاحب فراش یعنی عورۃ کسیکی نکاح میں ہے یا ملک میں اوسکے بچہ پیدا
ہو زنا سے تو نسب اوسکا اوسکے خاوند یا مالک سے ثابت ہوگا اور اگر نکاح و ملک نہو تو بچہ ماں ہی کیطرف منسوب ہوگا مولانا علی **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ
الْحُرِّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عمرو سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کی عورتین ہین کہ نہیں لعان درمیان اونکی یعنی درمیان اونکی اور اونکی
خاوندون میں ایک تو عورت نصرانیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور دوسری عورۃ یہودیہ کہ مسلمان کے نکاح میں ہو اور تیسری عورت آزاد کہ غلام کی نکاح میں ہو اور چوتہی لونڈی
کہ آزاد کے نکاح میں ہو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کسی مسلمان کے نکاح میں عورت نصرانیہ یا یہودیہ ہو اور خاوند اوسکا اوسکو تہمت کرے زنا کی اور وہ انکار

کری اوس صورت مین لعان نہین لازم اسیطرح اگر عورت آزاد ہو غلام کے نکاح مین یا لونڈی ہو آزاد کے نکاح مین تو بہی نہین ہی لعان نہین لیکن اصل اس مسئلہ مین یہہ ہی کہ لعان کے اہل ہونا
ضرور ہی کہ مرد و عورت دونون اہل شہادة سے ہوں اور ظاہر ہے کہ ناقابل شہادة مین جنکے اہلیت نہین لعان نہین ہوتا ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِيْنَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيْهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوْجِبَةٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک شخص کو اوس وقت کہ حکم فرمایا دو لعان کرنیوالونکو لعان کرنیکا یہہ کہ رکہدی ہاتہہ اپنا
نزدیک پانچوین گواہی کی اوسکے منہ پر اور فرمایا تحقیق پانچوین گواہی واجب کرنیوالی ہی نقل کی یہہ نسائی نے ف یعنی دو مرد و عورت کہ ارادہ لعان کا
رکہتے تہے اونکو حضرت نے جب لعان کرنیکا حکم فرمایا تو اوس وقت ایک شخص کو فرمادیا کہ جب پانچوین گواہی کی نوبت پہنچے تو اوسکے منہ پر ہاتہہ رکہدینا تاکہ
پانچوین گواہی دیکر لعان کو پورا نکردے ظاہرا یہہ تلقین ہی اوسکو کہ ہاتہہ رکہنے سے باز رہیگا اس کہنے سے ۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ أَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِيْ لَا يَغَارُ مِثْلِيْ
عَلَى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَمَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا
رَسُوْلَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ أَعَانَنِيَ اللهُ عَلَيْهِ حَتّٰى أَسْلَمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رضی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اونکے پاس سے ایک
رات یعنی شعبان کی پندرہوین شب کو جیسا کہ احادیث مین آیا ہی کہا عائشہ نے پس غیرت کی مینے حضرت پر پہر آئے حضرت اور دیکہا اوس چیز کو کہ کرتی تہی مین پس
فرمایا کیا ہی واسطے تیرے اے عائشہ کیا غیرت کی تونے پس کہا مینے کیا ہی واسطے میرے کہ نہ غیرت کرے مجہہ جیسی تم جیسے پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
البتہ تحقیق آیا تیرے پاس شیطان تیرا یعنی شیطان نے تجکو وسواس مین ڈالا کہا حضرت عائشہ نے یا رسول اللہ کیا میرے ساتہہ شیطان ہی فرمایا کہ ہان کہا مینے اور
آپکے ساتہہ بہی ہی یا رسول اللہ فرمایا کہ ہان ولیکن مدد دی ہی اللہ نے مجکو اوسپر یہانتک کہ سالم رہتا ہون مین شر اوسکے وسوسہ سے یا وہ مسلمان ہوگیا ہی نقل کی یہہ
مسلم نے ف غیرت کی مینے حضرت پر کہ اور بیوی کے پاس تشریف لیگئے اور تغیر ہوا حال میرا اور گہبرا کر حضرت کے پیچہے گئی اور حضرت کو جنت البقیع مین پایا کہ
استغفار اموات مین مشغول ہین پس جب حضرت وہان سے چلنے لگے تو مین دوڑ کر آگے چلی آئی اور سبب دوڑنیکے میرا دم چڑہ گیا پس دیکہا حضرت نے اوس چیز کو کہ
کرتی تہی مین یعنی دم چڑہا ہوا اور گہبراہٹ میری دیکہی اور مجہہ جیسی ایسے آپ جیسے کمال محبت کہتی ہین اور سوکنین میری بہت ہین اور آپ متصف ہین جمال
کمال ظاہر و باطن ہین پس مین کیونکر آپ پر رشک لیجاؤن ۱۲ بَابُ الْعِدَّةِ باب ہی بیچ بیان عدة کے ف عدة کے معنی لغت مین گنتی کے
اور شرع مین عدة کہتے ہین عورت کے ٹہہرنیکو بعد مرنے خاوند کے یا بعد زوال نکاح کے کہ اوسمین صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو یا بعد زوال وطی کے کہ مشابہ نکاح
کی ہی ایام مقررہ تک یعنی اگر آزاد عورت کو خاوند نے طلاق دی یا فسخ نکاح ہوا اور اوسکو حیض آتا ہی تو تین حیض تک ٹہری رہے کہ کسی سے نکاح نکرے اور ایسی ہی
عورة سے صحبت ساتہہ شبہہ کے واقع ہو یا ساتہہ نکاح فاسد کے مانند نکاح موقت وغیرہ کی اور تفرقہ کی گئی یا مرگیا مرد یعنی بغیر تفریق کے اور ام ولد جبکہ آزاد کیجاوے
یا مرجاوے مولی اوسکا تو اونکی بہی عدة تین حیض ہین بشرطیکہ آئسہ نہ ہوں اور حیض کے دنون مین آ رہیگا اوس حیض کہ طلاق دی گئی اوسمین اور اگر حیض نہ آتا ہو سبب صغر سن کے
یا آئسہ ہونیکے یا بڑہاپے کے تو عدة اوسکی تین مہینے ہین اور اگر خاوند مرجاوے تو عدة اوسکی چار مہینے اور دس دن ہین اور اگر لونڈی کو طلاق دیجاوے اور اوسکو حیض آتا ہو
اوسکو تو عدة اوسکی دو حیض ہین اور لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑہ مہینا اور خاوند اوسکا مرجاوے تو دو مہینا اور پانچ دن ہین اور حاملہ عورت کی عدة وضع حمل تک ہی
مطلقا یعنی خاوند نے طلاق دی ہو یا مرگیا ہو عورت آزاد ہو یا لونڈی ہو نسبت جنی کی وہ سے نکل آوے اگرچہ بعد طلاق وغیرہ کی تہوڑی ہی دیر مین جنے باقی
باقی مسائل عدة کے فقہ مین دیکہنے چاہئیں ۱۲ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ
حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيْلُهُ الشَّعِيْرَ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فقال لیس لک نفقۃ فامرہا ان تعتد فی بیت ام شریک ثم قال تلک امرأۃ یغشاہا اصحابی
اعتدی عند ابن ام مکتوم فانہ رجل اعمی تضعین ثیابک فاذا حللت فآذنینی قالت فلما حللت ذکرت لہ ان معاویۃ بن ابی سفیان
وابا جہم خطبانی فقال اما ابو الجہم فلا یضع عصاہ عن عاتقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ انکحی اسامۃ بن زید فکرہتہ
ثم قال انکحی اسامۃ فنکحتہ فجعل اللہ فیہ خیرا واغتبطت وفی روایۃ عنہا قال فاما ابو جہم فرجل ضراب للنساء رواہ مسلم وفی
روایۃ ان زوجہا طلقہا ثلاثا فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا نفقۃ لک الا ان تکونی حاملا روایت ہی ابی سلمہ سے نقل کی

فاطمہ بنت قیس سے یہہ کہ ابو عمرو بن حفص نے تین طلاقین دین فاطمہ بنت قیس کو کہ بیوی تھی اوسکی اور ابو عمرو تھا غائب یعنی ملک یمن مین پس بھیجا کسیکی زبانی کہلا
بھیجا یعنی طلاق دی پس بھیجی طرف فاطمہ کے وکیل ابو عمرو کی نے جو یعنی نفقہ کے لیے پس کم جانا فاطمہ نے اون جوؤن کو اور ناراض ہوئی اوسپر پس
کہا وکیل نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین تیرا ہمپر کچھہ حق یعنی اسلیے کہ تجھکو تین طلاقین دی ہین اور تین طلاقون والی کے لیے نفقہ کا حکم ہی نہین ہے یہہ جو ہی بطریق
سلوک و احسان کے دی ہین ہمنے تجھکو پھر آئی فاطمہ پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا یہہ ماجرا حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نہین واسطے
تیرے کچھہ نفقہ اور حکم فرمایا فاطمہ کو یہہ کہ عدۃ بیٹھے بیچ گھر ام شریک کے پھر فرمایا حضرت نے کہ وہ یعنی ام شریک ایک عورت ہی کہ آمد و رفت رکھتے ہین اوسکے گھر
مین میرے یار یعنی جو کہ اوسکے اقربا اور اوسکی اولاد مین ہین وہ اوسکے پاس آتے جاتے ہین پس وہ گھر لائق عدۃ بیٹھنے کے نہین عدۃ بیٹھ نزدیک ابن ام مکتوم کے
اسلیے کہ تحقیق وہ شخص ہی اندھا رکھیگی تو کپڑے اپنے پس جس وقت کہ حلال ہو تو یعنی نکل عدۃ سے خبر کر مجھکو یعنی تاکہ فکر کرون تیرے نکاح کی کہا فاطمہ نے پس جبکہ حلال
ہوئی مین ذکر کیا مینے حضرت کے روبرو کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابو جہم نے پیغام نکاح کا بھیجا ہی مجھکو پس فرمایا حضرت نے ابو جہم نہین رکھتا لاٹھی اپنی کندہے
اپنے سے اور معاویہ پس مفلس ہی نہین مال واسطے اوسکے نکاح کر اسامہ بن زید سے پس کہا فاطمہ نے کہ ناخوش جانا مینے اوسکو پھر فرمایا حضرت نے کہ نکاح کر اسامہ سے
پس نکاح کیا مینے اوس سے پس کر دیا اللہ نے اوسمین یعنی اوس نکاح مین اور اسامہ کی صحبت مین بھلائی اور رشک کی گئی مین یعنی مجھہ مین اور اسامہ مین
کمال موافقت آئی کہ لوگ مجھپر رشک کیا چاہتے تھے اور ایک روایت فاطمہ سے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ابو جہم مرد ہی بہت مارنیوالا عورتونکو نقل
کی یہہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہی کہ فاطمہ کے خاوند نے تین طلاقین دی تہین اوسکو پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس فرمایا حضرت نے
نہین نفقہ واسطے تیرے مگر یہہ کہ ہو تو حاملہ ف رکھیگی تو الخ یعنی اجنبی پردہ کی وہان نہین ہوگی اسلیے کہ وہ اندھا ہی اور اوسکے گھر مین کوئی آتا نہین یا یعنی
یہہ ہین کہ رکھدیگی یعنی نہ پہنیگی کپڑے زینت کے عدۃ مین یا یہہ کنایہ ہی اس سے کہ نہین جائز نکلنا ایام عدۃ مین اور کہا نووی نے کہ دلیل پکڑی ہی بعضی لوگون نے
ساتھہ اس حدیث کے اسپر کہ جائز ہی عورۃ کو دیکھنا طرف مرد اجنبی کی اگر مرد نہ دیکھے اوسکو اور یہہ دلیل اونکی ضعیف ہی اور صحیح وہ ہی جسپر جمہور ہین کہ حرام ہی عورۃ
کو دیکھنا مرد اجنبی کا جیسیکہ مرد کو حرام ہی دیکھنا عورۃ اجنبیہ کا بموجب فرمانے اللہ تعالی کے کہ قل للمؤمنین یغضوا آخر آیۃ تک اور قل للمؤمنات یغضضن
من ابصارہن آخر آیۃ تک اور بموجب حدیث ام سلمہ کے افعمیاوان انتما اور اس حدیث فاطمہ کسیمین یہہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت نے جائز کر دیا اوسکی لیے دیکھنا ابن
ام مکتوم کا بلکہ مقصود یہہ تھا کہ تو امن مین رہیگی ابن ام مکتوم کے پاس کوئی تجکو دیکھنے کا نہین اور ممانعت دیکھنے اجنبی کی اوسکو خود معلوم تھی کتاب اللہ سے
[illegible] امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہی عورت کو دیکھنا مرد اجنبی کا سوای زیر ناف سے زیر زانو تک اگر امن ہو شہوۃ سے و الا
[illegible] معلوم ہوا [illegible] مرد کا یا عورت کا [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت کی [illegible]

اسی سبب سے چین و آرام پایا اوس سے اور جس عورت غیر حاملہ کو طلاق بائن دی ہو اوسکی نفقہ اور سکنی میں اماموں کا اختلاف کیا ہے علماء نے کہا حضرت عمر
نے اور امام ابو حنیفہ نے اور اور بعضے علماء نے کہا واسطے اسکے ہے نفقہ اور سکنی ہے سکنی تو اس آیت سے ثابت کیا ہے اسکنوہن من حیث سکنتم من وجدکم اور نفقہ واسطے
ہے کہ وہ رکی ہوئی ہے اسکی سبب سے اور فرمایا حضرت عمر رض نے کہ نہیں چھوڑینگے ہم اپنے رب کی کتاب کو اور اپنے نبی کی سنت کو بسبب کہنے ایک عورت کی یعنی بسبب
فاطمہ کی شاید کہ وہ بھول گئی ہو یا اشتباہ ہوا ہو اوسکو سنا ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اسکی لیے سکنی اور نفقہ ہے اور کہا ابن مالک نے کہ ہوا یہ
روبرو صحابہ کی یعنی پس یہ بمنزلہ اجماع کی ہوا اور امام احمد نے کہا کہ نہ اسکی لیے سکنی ہے اور نہ نفقہ بموجب اس حدیث کی اور کہا مالک اور شافعی اور اور بعضی علماء نے کہ اوسکے
لیے سکنی ہے بموجب قول اللہ تعالی کی اسکنوہن الخ اور نفقہ نہیں مگر یہ کہ ہو حاملہ بموجب اس حدیث کی ت ع وعن عائشة قالت ان فاطمة
كانت في مكان وحش فخيف على ناحيتها فلذلك رخص لها النبي صلى الله عليه وسلم تعني في النقلة وفي رواية قالت ما لفاطمة الا تتقي
الله تعني في قولها لا سكنى ولا نفقة رواه البخاري اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تحقیق فاطمہ بنت قیس تھی بیچ مکان ویران کے پس خوف کیا گیا اوسپر
پس اسلیے رخصت دی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ اوٹھ آنے کی مکان سے اپنے کے بیچ وقت عدۃ کی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ
نے کہ کیا ہے فاطمہ کو کہ نہیں ڈرتی اللہ سے مراد رکھتی تھیں حضرت عائشہ بیچ کہنے اوسکے کے کہ نہیں ہے سکنی اور نہ نفقہ ہے نقل کی یہ بخاری نے ف تھی بیچ مکان ویران
کی الخ یعنی جس مکان میں فاطمہ رہتی تھیں وہ مکان بسبب ویرانی کے خوف تھا چور وغیرہ کا اسلیے حضرت نے وہان سے اوٹھ آنیکا حکم کیا بیچ مکان ابن ام مکتوم کی غرض اسکے
اس بیان سے یہ تھی کہ وہ جو عدۃ بیٹھنا بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے تو اوس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ تین طلاق دی گئی عورت کی لیے سکنی نہیں ہے اور جہاں چاہے وہاں عدۃ بیٹھے
بلکہ سبب یہ تھا جو ذکر کیا اور دوسری روایت کا مطلب یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس نقل کرتی تھیں پیغمبر خدا سے کہ جو عورت طلاق بائن کی عدۃ میں ہو اوسکے لیے نہ سکنی ہے اور
نہ نفقہ ہے اسپر حضرت عائشہ انکار کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اسے نہیں ڈرتی کہ نقل کرتی ہے پیغمبر خدا سے کہ نہیں ہے سکنی اور نفقہ اور سکنی میں جیسے حضرت نے نہ فرمایا ہوگا حضرت
عائشہ کا بھی مذہب اسمیں مثل مذہب حضرت عمر کے تھا جو کہ اوپر ذکر کیا گیا اور یہی موید ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا کہ طلاق بائن والی کے لیے سکنی بھی ہے اور نفقہ بھی ہے ع وعن
سعيد بن المسيب قال انما نقلت فاطمة لطول لسانها على احمائها رواه في شرح السنة اور روایت ہے سعید بن المسیب سے کہ کہا سوا اسکے نہیں کہ اوٹھا لی
گئی تھی فاطمہ یعنی عدت میں اپنے خاوند کے گھر سے بسبب زبان درازی اپنی کے اپنے خاوند کے قرابتیوں پر نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف یعنی دو سبب تھے فاطمہ کے اوٹھنے کا خوف
ویرانی کا اور ہر ذکر کیا گیا ع وعن جابر قال طلقت خالتي ثلاثا فارادت ان تجد نخلها فزجرها رجل ان تخرج فاتت النبي صلى الله عليه
وسلم فقال بلى فجدي نخلك فانك عسى ان تصدقي او تفعلي معروفا رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہا تین طلاقیں دی گئی خالہ میری یعنی
اور عدۃ میں تھی پس ارادہ کیا یہ کہ جاوے واسطے کاٹنے میوہ کھجور کی درخت کی پس منع کیا اوسکو ایک شخص نے نکلنے سے پس آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی اور بیان
احوال بیان کیا پس فرمایا حضرت نے کہ ہان نکل اور کاٹ میوہ درخت کھجور اپنی کا پس تحقیق شاید کہ صدقہ دے تو یا کرے تو احسان نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر پہنچیگا
مال تیرا قدر نصاب کو تو دیگی تو زکوۃ اوسکی ورنہ احسان کریگی کہ تصدق کریگی ہمسایوں غیرہ پر بطور نفل کے اور بطریق تحفہ کے بھیجیگی لوگوں کو اور اس سے معلوم ہوا کہ
اگر تصدق نہ کرتی تو نہ جائز ہوتا اوسکو نکلنا اور کہا نووی نے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ عورت کو عدۃ طلاق بائن کی میں جائز ہے نکلنا اپنی حاجت کے لیے اور مذہب امام ابو حنیفہ
کا بیچ فائدہ حدیث ام عطیہ کے بیان ہوگا ع وعن المسور بن مخرمة ان سبيعة الاسلمية نفست بعد وفاة زوجها بليال فجاءت
النبي صلى الله عليه وسلم فاستاذنته ان تنكح فاذن لها فنكحت رواه البخاري اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے یہ کہ سبیعہ اسلمیہ جنی بچہ مرنے خاوند اپنے کے
کتنے دنوں بعد پھر آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا نکاح کرنے کی بابت اذن پایا حضرت سے اوسنے [illegible] نکاح کیا اوسنے
یہ بخاری نے ف یعنی سبیعہ حاملہ تھی جب اوسکا خاوند مرا [illegible] اوسکو اذن دیا نکاح کرنیکا اور [illegible]

بعد وفات خاوند کے یا بعد طلاق دینے کے تو عدت شروع کی نتی ہی اور جائز ہوتا ہی اوسکو نکاح کرنا اور خاوند سے اگرچہ نہ بعد طلاق وغیرہ کے نہو لیکن ہین ع

وعن ام سلمة قالت جاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها افنكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا مرتين او ثلاثا كل ذلك يقول لا ثم قال انما هي اربعة اشهر وعشر وقد كانت احداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة على رأس الحول متفق عليه اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا آئی ایک عورت پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری بیٹی کا مرگیا خاوند اور تحقیق دکھتی ہین آنکھیں اوسکی کیا سرمہ لگاوین ہم اوسکی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دو بار پوچھا یا تین بار ہر بار فرماتی تھے نہ پھر فرمایا سوا اسکے نہین کہ عدت چار مہینے اور دس دن ہی اور تحقیق تھی ایک تمہاری جاہلیت مین پھینکتی مینگنیان برس روز پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسمین دلیل ہی امام احمد کی کہ اونکے نزدیک نہین جائز سرمہ لگانا ساتھ اثمد کی اوس عورت کو کہ مر جاوے خاوند اوسکا اگرچہ دکھتی ہوین آنکھیں اور ہمارے نزدیک اور امام مالک کے نزدیک جائز ہی سرمہ لگانا آنکھ دکھنی مین اور کہا شافعی نے کہ سرمہ لگاوے رات کو اگر دکھتی ہین اور پونچھ ڈالے اوسی دن کو اور کہا بعض علما ہمارے نے شاید کہ احتمال ہی کہ اوس عورت نے ارادہ زینت کا کیا ہو اور بہانہ کیا ہو آنکھ دکھنی کا پس حضرت کو معلوم ہوا آپنے منع کیا اوسکو اور آخیر حدیث کا مطلب یہہ ہی کہ جاہلیت مین رسم تھی کہ جس عورت کا خاوند مر جاتا تو وہ ایک گھر تنگ مین بیٹھی رہتی اور بری کپڑی مانند ٹاٹ وغیرہ کے پہنتی اور زینت کی چیز اور خوشبو نہ لگاتی چھوڑ دیتی برس روز تک پھر لاتی اوسکے پاس گدہا یا بکری یا کوئی پرند اور رگڑتی ساتھ اوسکے شرمگاہ اپنی اور نکلتی گھر سے اور دیجاتین اوسکے ہاتھ مین چند مینگنیان پھینکتی مینگنیونکو اور نکلتی ساتھ اوسکے عدت مین سے پس اس حدیث مین اشارہ اوسیکی طرف فرمایا کہ مدۃ عدۃ کی اسلام مین تھوڑی یعنی چار مہینے اور دس روز اور اتنی تنگی نہین اور اتنی یہہ خرابیان اور دشواریان نہین ہین پھر تو وکی یہہ اضطراب کیون ہی ۱۲ ح

وعن ام حبيبة وزينب بنت جحش عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر ان تحد على ميت فوق ثلاث ليال الا على زوج اربعة اشهر وعشرا متفق عليه اور روایت ہی ام حبیبہ اور زینب بنت جحش سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین درست کسی عورت کو کہ ایمان رکھتی ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کی یہہ کہ سوگ رکھے کسی مردہ پر زیادہ تین روز سے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ رکھنا چاہیے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سوگ کہتے ہین ترک کرنیکو زینت کو اور خوشبو لگانیکو اور چار مہینے الخ ابتداء مدت خاوند کی موت سے ہی اور حضرت علی کے نزدیک ابتدا مدت کی وقت جاننے عورت کے ہے موت خاوند کو یہانتک کہ اگر مرگیا خاوند سفر مین اور نہ پہنچی خبر عورت کو یہانتک کہ گذر گئے چار مہینے دس روز تمام ہوگئی عدت نزدیک جمہور کے اور نزدیک علی کے نہین تمام ہوتی یہانتک کہ گذرین چار مہینے اور دس دن وقت جاننے اوسکی سے ۱۲ ع

وعن ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحد امرأة على ميت فوق ثلاث الا على زوج اربعة اشهر وعشرا ولا تلبس ثوبا مصبوغا الا ثوب عصب ولا تكتحل ولا تمس طيبا الا اذا طهرت نبذة من قسط او اظفار متفق عليه وزاد ابو داود ولا تختضب اور روایت ہی ام عطیہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سوگ رکھے کوئی عورت کسی مردہ پر زیادہ تین دن سے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن اور نہ پہنے یعنی عدت مین کپڑا رنگین مگر کپڑا عصب کا اور نہ سرمہ لگاوے اور نہ خوشبو لگاوے مگر جس وقت کہ پاک ہووے حیض سے کچھ استعمال کرنا قسط کا یا اظفار کا درست ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے اور نہ رنگے یعنی بالونکو اور ہاتونکو ساتھ مہندی کے ف کپڑا رنگین یعنی کسنبیا زعفرانی اگر وکے رنگ کا یعنی جو کہ نہایت شوخ رنگ ہو اور کافی مین لکھا ہی کہ اگر نہو عورت کے پاس کپڑا سواے رنگین کے تو نہین مضائقہ پہننے رنگین کا واسطے ضرورۃ ستر عورۃ کے لیکن نہ قصد کرے زینت کا اور عصب نام چادر یمنی کا ہی کہ سوت کو جمع کرکر باندہ کر رنگتے ہین پھر اوسکو بنتے ہین تو دوسرا ایسا ہوتا ہی کہ سفید رہجاتا ہی اور کہیں رنگین اسیطرح کہ اوسکے سوت کو باندہ کر رنگتے ہین تو جہان بندھا ہوتا ہو وہان سے

وہ السی سفید رہتا ہی جیسی بانات ہو نہیں اور نہی معتدہ کی لیے اوس کپڑی سی ہی کہ رنگا جاوی بعد بننی کے کذا قال بعض الشراح من علمائنا والطیبی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہی
عورة عصب کو ہمارے نزدیک اور جائز رکہا ہی شافعی نی میں اور زہری نی عصب کو اور منع کیا ہی مالک نی میں کہ نہ موٹی کو اور نہ سرمہ لگاوی کہا ابن ہمام نی
مگر عذر ہو تو لگاوی اور اختلاف مذاہب کا ہو اسمیں ہی پیچ فائدہ حدیث ام سلمہ کے ذکر ہو چکا اور قسط اور اظفار قسم خوشبو سے ہین کہ عرب مین عورتین بعد پاک ہونیکی
حیض سی شرمگاہ مین استعمال کرتی ہین بدبو دور ہونیکے لیے پس استعمال خوشبو سی منع فرمایا مگر دور کرنی بدبو کیے لیے حائضہ کو بعد پاک ہونیکی حیض سی اجازت دی
ان دو چیزون کی استعمال کی نیکی اور اس حدیث مین دلیل ہی اوپر واجب ہونی سوگ کے اوس عورت کو کہ عدة مین ہو بعد مرنی خاوند کے اور اسپر اجماع ہی سب علما کا
اگرچہ اختلاف کیا ہی اونہون نی اسکی تفصیل مین پس گئی ہین شافعی اور جمہور طرف اسکی کہ برابر ہی اسمین مدخول بہا اور غیر مدخول بہا خواہ چھوٹی ہو خواہ بڑی باکرہ ہو
یا ثیبہ آزاد ہو یا لونڈی ہو مسلمہ ہو یا کافرہ اور حنفیہ کے نزدیک نہیں سوگ ہی سات عورتون پر کافرہ اور مجنونہ اور صغیرہ اور معتدہ عتق پر یعنی اوس ام ولد پر کہ آزاد
کر دی اوسکو مولی اوسکا یا مر جاوی مولی ام ولد کو چہوڑ کر اور نہیں عدة اوس عورت پر کہ عدت مین ہو نکاح فاسد کی یا وطی بشبہہ کے یا طلاق رجعی کی اور عورت کو
سوگ رکہنا تین دن سی زیادہ کسی قرابتی کی مر جانیکی بعد حلال نہیں سوای خاوند کے کہ اوسکے مرنیکے بعد چار مہینی اور دس دن تک سوگ رکہنا واجب ہے
اور سوای خاوند کے اور قرابتیون کے مرنیکے بعد سوگ رکہنا تین دن تک مباح ہی واجب نہیں اور بعد تین دن کی مباح ہی نہیں پس اگر خاوند تین دن کے
سوگ کو ہی منع کری تو پہنچتا ہی اوسکو اسلیے کہ زینت کرنا حق خاوند کا ہی کہ اگر خاوند ارادہ کرے کہ بیوی زینت کری اور وہ نہ کہنا مانی تو خاوند کی تئین مارنا بیوی کا
جائز ہی پس سوگ کہنے مین اوسکا حق فوت ہوتا ہی انتہی و در مختار رد المحتار سوگ کری جو عورت کہ عدت مین ہو طلاق بائن کی اور موت کی اگر ہو مکلفہ مسلمہ ساتھ
ترک کرنی زینت کے اور پہننی زعفرانی اور کسمبی کی اور ترک کرنے استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کی مگر بسبب عذر کے جائز ہی استعمال کرنا او
اور نہ سوگ کری وہ عورت کہ عدت مین ہو آزادی کی اور نکاح فاسد کی اور نہ بہیجا جاوی پیغام نکاح کا معتدہ کو اور نہیں مضائقہ ہی کنایہ کرنی نکاح کا اوس
کہ وفات کی عدت مین ہو نہ اوسکو کہ طلاق کی عدت مین ہو اور نہ نکلی معتدہ طلاق اپنی گہر سی اصلا اور معتدہ موت نکلی دن کو اور کچہہ رات مین اور رات کو رہی غیر مکان اپنی مین اور لونڈی نکل جاوی
مولی کی لیے اور عدت بیٹہی معتدہ اوس مکان مین کہ رہتی ہو اوسمین وقت فرقت کی اور موت کی مگر یہہ کہ نکالی جاوی جبرا یا خوف کری اپنی مال کا یا گر پڑی
مکان کا یا نہ قادر ہو اوسکے کرایہ پر تو ان صورتون مین اور مکان مین عدة بیٹہنا جائز ہی اور نہیں مضائقہ ہی یہہ کہ ساتھ رہین میان بیوی ایک مکان مین
اگرچہ ہو طلاق بائن کی عدة مین بشرطیکہ ہو درمیان دونون کے پردہ مگر یہہ کہ خاوند ہو فاسق تو باوجود پردہ کی بہی اکٹہی نہ رہین پس اگر ہو خاوند فاسق یا
یا گہر تنگ ہو تو نکلی عورت اور اولی ہی نکلنا خاوند کا اور اگر مقرر کرین دو عورت درمیان اپنی ایک عورت ثقہ کو کہ قادر ہو حائل ہونی پر تو خوب ہی
اور اگر طلاق بائن دی خاوند عورت کو یا مر جاوے سفر مین اور درمیان عورت کی اور درمیان شہر اوسکے کم ہو مدت سفر سے یعنی تین روز سے
کم تو پہر آوی اپنی شہر مین اور اگر اوسمین اور اوسکے شہر مین مدت سفر ہو اور درمیان مقصد اوسکے یعنی جہان جاتی تہی کم ہو تو وہان چلی جاوی اور
اگر دونون طرف مدت سفر ہو تو اختیار رکہتی ہی چاہی اودہر جاوے چاہی وطن کو پہر آوے اوسکے ساتھ ولی ہو یا نہو اور پہر آنا خوب ہی تاکہ عدت پوری کری
خاوند کے گہر مین ولیکن اگر ہو یہہ کسی شہر مین تو نہ نکلی اوس سی جب تک کہ عدت بیٹہہ لے پہر نکلی اگر ہو اوسکی لیے محرم اور کہا صاحبین نی کہ اگر
ہو عورت کی ساتہہ محرم تو جائز ہی اوسکو نکلنا پہلی عدت کی یہی ملتقی الابحر و در مختار

الفصل الثانی

فصل دوسری عن زینب بنت
كعب ان الفريعة بنت مالك بن سنان وهي اخت ابي سعيد الخدري اخبرتها انها جاءت الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
تسأله ان ترجع الى اهلها في بني خدرة فان زوجها خرج في طلب اعبد له ابقوا فقتلوه فقالت فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان ارجع الى اهلي فان زوجي لم يتركني في منزل يملكه ولا نفقة فقالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فانصرفت حتى

كنت في الحجرة او في المسجد فدعاني فقال امكثي في بيتك حتى يبلغ الكتاب اجله قالت فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا رواه مالك والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي اور روایت ہے زینب بیٹی کعب سے کہ فریعہ بیٹی مالک بن سنان کی اور وہ بہن ابی سعید خدری کی خبر دی اسکو یعنی زینب کو یہ کہ فریعہ آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ پوچھتی تھی حضرت سے یہ کہ پھر جاوے طرف کنبہ اپنے کی اور قبیلہ بنی خدرہ میں تھی اسواسطے کہ خاوند اسکا نکلا تھا واسطے ڈھونڈھنے غلاموں اپنے کی کہ بھاگ گئے تھے پس مار ڈالا غلاموں نے اسکو یعنی اوسکو اور کنبہ میں عدت بیٹھنا چاہتی ہے کہا فریعہ نے پس پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ پھر جاؤں میں طرف کنبہ اپنی کی اسواسطے کہ میرے خاوند نے نہیں چھوڑا مجھکو گھر میں کہ مالک ہو وہ اسکا یعنی جس مکان میں میں تھی ہوں وہ اوسکی ملک نہیں اور نہ نفقہ ہے میرے پاس پس کہا فریعہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں جا اپنے کنبہ میں پس پھری میں یہانتک کہ جب پہنچی میں صحن میں یا مسجد نبوی میں بلایا مجھکو حضرت نے اور فرمایا ٹھہری رہ اپنے گھر میں جس میں پہنچی تجھکو خبر مرنے کی تیرے خاوند کی اگرچہ وہ خاوند کی ملک نہیں یہانتک کہ پہنچے کتاب اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہو جاوے کہا فریعہ نے پس عدت بیٹھی میں اوس گھر میں چار مہینے اور دس دن نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ کو اوٹھ جانا اپنے مکان سے دوسرے مکان میں درست نہیں بلا ضرورت اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے سکنی میں معتدہ وفات کے لیے اور امام شافعی کے اسمیں دو قول ہیں صحیح تر یہ ہے کہ اسکے لیے سکنی ہے اور یہی مذہب ہے عمر اور عثمان اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عمر کا اور کہا انہوں نے کہ اذن دینا حضرت کا فریعہ کو اول کا گیا منسوخ ساتھ قول حضرت کے ٹھہری رہ الخ اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ نہیں سکنی اسکے لیے عدت بیٹھے جہاں چاہے اور یہی قول ہے علی اور ابن عباس اور عائشہ رض کا اسلیے کہ حضرت نے اذن دیا فریعہ کو نقل مکان کرنیکا اور پھر حکم ٹھہرنے کا جو فرمایا یہ امر استحباب کے لیے ہے ش ع اور مذہب امام اعظم کا یہ ہے دوسرے فائدہ باب النفقات کی تفصیل سے ذکر کیا جاویگا انشاء اللہ تعالی وعن ام سلمة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفي ابو سلمة وقد جعلت علي صبرا فقال ما هذا يا ام سلمة قلت انما هو صبر ليس فيه طيب فقال انه يشب الوجه فلا تجعليه الا بالليل وتنزعيه بالنهار ولا تمتشطي بالطيب ولا بالحناء فانه خضاب قلت باي شيء امتشط يا رسول الله قال بالسدر تغلفين به راسك رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ بیوی ہیں حضرت کی کہا آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وقت وفات ابو سلمہ کے یعنی جب ابو سلمہ نے کہ خاوند اونکا تھا وفات پائی تھے حضرت اس حال میں کہ لگایا تھا میں نے اپنے منہ پر ایلوا پس فرمایا حضرت نے کیا ہے یہ کیا لگایا ہے تو نے یعنی کہا میں نے سوا اسکے نہیں کہ یہ ایلوا ہے نہیں اسمیں خوشبو کہ منع ہے سوگ میں پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق یہ جوان کرتا ہے چہرہ کو یعنی اس سے چہرہ چمکتا ہے اور رنگ چہرہ کا اچھا ہو جاتا ہے پس مت لگا اسکو مگر رات کو یعنی رات کو لگا لے اور دور کر اسکو دن کو اور مت کنگھی کر ساتھ خوشبو کے یعنی نہ کنگھی کر ساتھ خوشبو کے اور نہ کنگھی کر ساتھ مہندی کے اسلیے کہ مہندی رنگ ہے یعنی سرخ رنگ دیتا ہے اور اسکا استعمال سوگ میں منع ہے اور مہندی میں خوشبو بھی ہوتی ہے کہا میں نے ساتھ کس چیز کے کنگھی کروں میں یا رسول اللہ فرمایا کنگھی کر ساتھ بیری کے پتوں کے غلاف کر تو ساتھ اوسکے سر اپنے کو یعنی بہت ڈال اوسکو اپنے سر پر کہ ڈھانپ لے تیرے بالوں کو جیسا کہ غلاف ڈھانپ لیتا ہے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف اجماع ہے علماء کا اسپر کہ نہ لگاوے عورت سوگ والی تیل خوشبو کا اور اختلاف کیا ہے تیل میں ... اور جائز رکھا ہے کہ ... وعنها عن النبي صلى الله عليه وسلم قال المتوفى عنها زوجها لا تلبس

المُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا المُمَشَّقَةَ وَلَا الحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو عورت کہ مرجاوے خاوند اوسکا نہ پہنے کپڑے کسنبہ سے رنگا ہوا اور نہ گیرو کا اور نہ پہنے زیور اور نہ رنگے بال اپنے ہاتھ پانوں مہندی
سے اور نہ سرمہ لگاوے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف نہیں مضائقہ ہی ساتھ پہننے سیاہ اور خاکستری رنگ کے اور کسنبہ پرانی کی کہ خوشبو
آتی ہو اوسمیں کذا فی الدر اور ہدایہ میں لکہا ہی کہ جائز ہی عورت مذکورہ کو پہننا ریشمی کپڑے کا سبب عذر کے مانند کہجلی اور جوؤں اور بیماری کی [illegible]

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ الْأَحْوَصَ هَلَكَ بِالشَّامِ حِينَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ
الثَّالِثَةِ وَقَدْ كَانَ طَلَّقَهَا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدٌ إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ
فِي الدَّمِ مِنَ الْحَيْضَةِ الثَّالِثَةِ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ وَبَرِئَ مِنْهَا لَا يَرِثُهَا وَلَا تَرِثُهُ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی سلیمان بن یسار سے کہ احوص
مرگیا تہا شام میں اوسوقت کہ داخل ہوئی عورت اوسکی بیچ خون تیسرے حیض کے اور تحقیق طلاق دی تہی اوسکو احوص نے یعنی پہلے مرنے کے پس لکہا معاویہ
بن ابی سفیان نے طرف زید بن ثابت کی پوچہتے تہی زید سے یہہ مسئلہ پس لکہا طرف معاویہ کی زید نے یہہ کہ تحقیق وہ عورت جسوقت کہ داخل ہوئی بیچ خون
تیسرے حیض کے پس تحقیق وہ الگ ہوگئی احوص سے اور الگ ہوا وہ اوس سے نہ وارث ہو احوص اوسکا اور نہ وارث ہو وہ
احوص کی نقل کی یہہ مالک نے ف طلاق دی تہی الخ اور عدت بیٹہی تہی وہ ساتھ تین حیضوں کے جیسا کہ حکم عدۃ طلاق کا ہی اور اب کہ خاوند
مرگیا عدۃ موت ساتھ چار مہینے اور دس دن کی بیٹہنی چاہیے پس یہہ مسئلہ معاویہ نے زید سے پوچہا کہ آیا اس صورت میں عورت وارث
خاوند کی ہوگی یا نہیں زید نے جواب لکہا معاویہ کو کہ اس عورت کو جبکہ تیسرا حیض شروع ہوا یعنی دیکہا خون تیسرے حیض کا الگ ہوگئی اور خلاص
ہوئی قید مرد کے سے اور وہ مرد الگ ہوا اوس سے یعنی عدت طلاق تمام ہوئی باعتبار گذرنے اکثر عدت کے یا شروع ہونے تیسرے حیض کے
اور عدت وفات ساقط ہوئی وارث نہیں ہوگا وہ مرد اوس عورت کا اگر زندہ ہوتا اور عورت مرجاتی اور وارث نہیں ہوگی وہ عورت اوس مرد کی کہ مرگیا
جیسا کہ صورت مذکورہ میں ہی اور احتمال ہی کہ مقصود سوال کے نا میراث سے تہا اس صورت میں اور احتمال ہی کہ سوال عدت سے ہو کہ عدۃ طلاق کی ہی
یا عدت وفات کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی رح نے لکہا ہی کہ کہا طیبی نے کہ اس سے صریح معلوم ہوتا ہی کہ مراد قروء ثلثہ سے بیچ قول اللہ تعالی کے والمطلقات
یتربصن بانفسهن ثلثة قروء طہر ہیں پس کہتا ہوں میں کہ یہہ مذہب شافعی کا ہی حال آنکہ نقل کیا گیا ہی انسے خلاف اوسکے بہی اور یہہ نہیں معلوم ہوا کہ معاویہ نے عمل کیا
اونکے قول پر یا نہیں کیا اور ہمارے نزدیک مراد قروء سے حیض ہیں چنانچہ خلفای راشدین کا اور اکثر صحابہ کا یہی قول ہی اور تیرہ صحابہ سے منقول
ہی کہ وہ کہتے تہی کہ آدمی احق ہی بیچ بیوی کے یہانتک کہ نہاوے تیسرے حیض سے پس اس سے بہی یہی معلوم ہوا کہ مراد قروء سے حیض ہیں اور بہت سی
دلیلیں اپنے مذہب کی لکہی ہیں ملا علی رح نے مرقاۃ میں وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ طُلِّقَتْ فَحَاضَتْ
حَيْضَةً أَوْ حَيْضَتَيْنِ ثُمَّ رَفَعَتْهَا حَيْضَتُهَا فَإِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ فَإِنْ بَانَ بِهَا حَمْلٌ فَذَلِكَ وَإِلَّا اعْتَدَّتْ بَعْدَ التِّسْعَةِ
الْأَشْهُرِ ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ ثُمَّ حَلَّتْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہ کہا فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جو عورت
طلاق دی گئی پہر آیا اوسکو ایک حیض یا دو حیض پہر موقوف ہوگیا حیض اوسکا پس تحقیق انتظار کرے وہ عورت نو مہینے
پہر اگر ظاہر ہوا اوسکو حمل پس یہی حکم اوسکا ظاہر ہی کہ جب جنیگی عدت تمام ہوجاویگی اور اگر نہ ظاہر ہوا حمل بعد نو مہینے کے عدت بیٹہے
بعد اونکے تین مہینے پہر حلال ہو نقل کی یہہ مالک نے [illegible] باب الاستبراء [illegible]
استبراء کے معنی [illegible] استبراء شرع میں طلب کرنا پاکی رحم کی لونڈی کو [illegible]

یا اوسکی یا ارث کی حرام ہی اوسپر صحبت کرنی اس سے اور لوازمات صحبت کی مانند مساس کرنی اور بوسہ لینی وغیرہ کی یہانتک کہ استبرا کری ساتھہ دیکھنی حیض کی اگر حیض آتا ہو اوسکو یا ساتھہ گذرنے ایک مہینے کی اگر حیض نہ آتا ہو یا ساتھہ جننے کے اگر حاملہ ہو اور استبرا بہرحال کرے اگرچہ باکرہ ہو لونڈی یا عورت سے خریدی ہو یا محرم سے یا بالغ لڑکی کی سی ہو اگرچہ قیاس یہہ چاہتا تھا کہ ان صورتوں مین استبرا واجب نہو اسلیے کہ حکمت استبرا مین یہہ ہی کہ معلوم ہو جاوے پاک ہونا رحم کا نطفہ غیر کے سے تا اختلاط اوسکی نطفہ کا غیر کی نطفہ کی ساتھہ نہو اور ان صورتوں مین احتمال نطفہ غیر کا بہی نہین لیکن قیاس کو ترک کیا بسبب نص کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کے بردون کے حق مین فرمایا کہ آگاہ ہو صحبت نہ کیجاوے حاملہ یہانتک کہ جنے اور غیر حاملہ یہانتک کہ دیکھی حیض کو اور یہہ ضرور ہی کہ انمین عورتین باکرہ اور نابالغ بہی ہونگی ف ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ فَسَاَلَ عَنْهَا فَقَالُوْا اَمَةٌ لِفُلَانٍ قَالَ اَیُلِمُّ بِهَا قَالُوْا نَعَمْ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا یَدْخُلُ مَعَهُ فِیْ قَبْرِهِ کَیْفَ یَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ اَمْ کَیْفَ یُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا یَحِلُّ لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی درداء سے کہ کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب تہی جننے کی پس پوچھا احوال اوسکا یعنی یہہ کہ آزاد ہی یا لونڈی ہی پس کہا صحابہ نے کہ لونڈی ہی فلانے کی فرمایا کہ کیا صحبت کرتا ہی وہ اس سے عرض کیا صحابہ نے کہ ہان فرمایا کہ تحقیق قصد کیا تہا مینے کہ لعنت کرون مین اوسکو ایسی لعنت کہ داخل ہو ساتھہ اوسکے اوسکی قبر مین کسطرح خدمت کو کہیگا فرزند اپنی کی حال آنکہ خدمت کو کہنا فرزند کو تین اور غلام کرنا اوسکو تین حلال نہین اوسکو یا کس طرح سے وارث گردانے گا فرزند غیر کو حال آنکہ وارث کرنا فرزند غیر کے تئین حلال نہین اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف داخل ہو الخ یعنی وہ لعنت ہمیشہ رہے اثر اوسکا اوسکے مرنے کے بعد تک باقی رہی اور حضرت نے قصد لعنت کرنیکا اوسپر اسلیے کیا کہ جب اوسنے صحبت کی اپنی ایسی لونڈی سے کہ مالک ہوا اوسکا حالت حمل مین ہوا ترک کرنیوالا استبرا کا حال آنکہ وہ فرض ہی اوسپر بعد ازان اشارہ کیا طرف سبب لعن کے بیچ ترک کرنے استبرا کے ساتھہ اس قول اپنی کے کہ کسطرح خدمت کو کہیگا الخ حاصل اسکا یہہ ہی کہ جب صحبت کریگا لونڈی سے بغیر استبرا کی اور پیدا ہوگا اوس سے فرزند ایسی زمانے مین کہ احتمال رکہی کہ اوسکی خاوند سے ہو جیسیکہ چہہ مہینے مین جنی پس اگر اقرار کریگا یہہ صحبت کرنیوالا ساتھہ نسب اوسکی کی تو وارث ہوگا وہ اوسکا پس لازم آویگا وارث کرنا فرزند غیر کا اور یہہ حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا اور احتمال رکہی ہی کہ اس صحبت کرنیوالے سے ہو پس اگر اقرار نہ کریگا اوسکی نسب کا غلام رہیگا اور لازم آویگی خدمت لینی فرزند سے اور قطع ہونا نسب کا اور یہہ بہی حرام ہی پس مستحق ہوگا لعنت کا پس ضرور ہی استبرا اسواسطے تحقیق حال کے ف ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ سَبَایَا اَوْطَاسٍ لَا تُوْطَاُ حَامِلٌ حَتّٰی تَضَعَ وَلَا غَیْرُ ذَاتِ حَمْلٍ حَتّٰی تَحِیْضَ حَیْضَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ پہنچایا اوسکو طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا بیچ حق بندی پکڑی ہوئی اوطاس کی کہ نہ صحبت کیجاوے کوئی عورت حاملہ یہانتک کہ جنے اور نہ صحبت کیجاوے بن حمل والی یہانتک کہ آجاوے ایک حیض نقل کی یہہ احمد اور ابوداود اور دارمی نے ف اور اگر حیض نہ آتا ہو اوسکو بسبب چہوٹی سن کے یا بڑی عمر کی تو استبرا کری ساتھہ ایک مہینے کی اور یہہ قسم نہ ذکر کی گئی بسبب قلیل الوجود اور نادر ہونے اسکے اور اگر مالک ہووے لونڈی کا حالت حیض مین تو نہ شمار کرے اس حیض کو یہانتک کہ استبرا کرے ساتھہ دوسرے حیض کے اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ حادث ہونا ملک کا لونڈی مین واجب کرتا ہی استبرا کو اور یہی مذہب ہی چارون اماموں کا اور دلیل ہی اسمین اسپر کہ بندی پکڑ لے آئے سے جاتا رہتا ہی نکاح پہلا ظاہر اس حدیث کا مطلق ہی کہ خاوند اوسکی ساتھہ ہو یا نہووے اور یہہ مذہب مالک اور شافعی کا ہی اور ہمارے نزدیک اگر دونون ساتھہ بندی ہو کر لائی جاویں تو باقی رہتا ہی نکاح اونکا ف ع وَعَنْ رُوَیْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ لَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَسْقِیَ مَاءَهُ زَرْعَ غَیْرِهِ یَعْنِیْ اِتْیَانَ الْحَبَالٰی وَلَا یَحِلُّ لِامْرِئٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

ان

ان يقع على امرأة من السبي حتى يستبرئها ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يبيع مغنما حتى يقسم رواه ابو داود ورواه الترمذي الى قوله زرع غيره ۔ اور روایت ہے رویفع بیٹے ثابت انصاری کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حنین کے کہ نہیں درست واسطے کسی شخص کے کہ ایمان لایا ہو ساتھ اللہ کے اور دن قیامت کی یہہ کہ پلاوے اپنا پانی یعنی نطفہ اپنا کھیتی غیر اپنے کی میں یعنی صحبت کرے عورت حاملہ سے کہ حمل غیر اوسکا ہو نہیں درست اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کی یہہ کہ صحبت کرے عورت بندی پکڑی ہوئی سے یہانتک کہ استبرا کرے اوسکو یعنی ساتھ ایک حیض کے یا ایک مہینہ گذرنے کے اور نہیں درست واسطے اوس شخص کے کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرۃ کی یہہ کہ بیچے غنیمت کی چیز کو یہانتک کہ بٹ نہ لی یعنی تقسیم نہ [illegible] خیانت نکرے غنیمت میں نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی ترمذی نے قول زرع غیرہ تک ۔

الفصل الثالث ۔ فصل تیسری

عن مالك قال بلغني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يأمر باستبراء الاماء بحيضة ان كانت ممن تحيض وثلاثة اشهر ان كانت ممن لا تحيض وينهى عن سقي ماء الغير ۔ روایت ہے مالک سے کہ کہا پہنچا مجھکو یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ساتھ استبرا کرنے لونڈیوں کے ساتھ ایک حیض کے اگر ہو حیض والی اور ساتھ تین مہینے کی اگر ہو اون عورتوں میں سے کہ نہیں حیض والیاں اور منع کیا پانی پلانے غیر کے سے ف یعنی داخل کرنے نطفہ اپنے سے اوپر نطفہ غیر کے یعنی جو کہ حمل رکھتی ہو کسیکا اوس سے صحبت نکرے اور مذہب جمہور کا یہہ ٹھہرا ہے کہ اگر لونڈی کو حیض نہ آتا ہو تو استبرا حاصل ہوتا ہے ساتھ ایک مہینے کے اور بعضوں کا سبب اس حدیث کے یہہ مذہب ہے کہ ساتھ تین مہینے کے حاصل ہوتا ہے ۔ ع ح

وعن ابن عمر انه قال اذا وهبت الوليدة التي توطأ او بيعت او اعتقت فلتستبرئ رحمها بحيضة ولا تستبرئ العذراء رواهما رزين ۔ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ اونہوں نے کہا کہ جس وقت کہ بخشش کیجاوے لونڈی کہ صحبت کیجاتی تھی یا بیچی جاوے یا آزاد کیجاوے پس چاہیے کہ پاک کرے رحم اپنے کو ساتھ ایک حیض کے اور نہ پاک کرے کنواری نقل کیا ہے دونوں حدیثوں کو رزین نے ف ۔ اس حدیث پر ابن شریح نے عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں واجب نہیں استبرا باکرہ کے لیے اور جمہور کہتے ہیں کہ اوسکے لیے بھی استبرا ہے بسبب عام ہونے حدیثوں کے [illegible] اور کہا صاحب ہدایہ نے کہ جب مرجاوے مولی ام ولد کا یا آزاد کردے اوسکو تو عدت اوسکی تین حیض ہیں اور اگر حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے کہا ابن ہمام نے یعنی اگر حاملہ نہ ہو اور نہ کسیکے نکاح میں ہو اور نہ کسیکی عدت میں پس اگر ہو گی حاملہ تو عدت اوسکی ساتھ جننے کے ہو گی اور اگر کسیکے نکاح میں یا کسیکی عدت میں ہو گی تو نہیں واجب ہو گی اوپر اوسکے عدت مولی کی بسبب ظاہر ہونے فراش کے مولی سے اور یہہ ہمارے نزدیک ہے اور امام شافعی کے نزدیک عدت ام ولد کی ایک حیض ہے اور یہی قول امام مالک کا اور امام احمد کا ہے ۔ ع ح

باب النفقات وحق المملوك

باب ہے بیچ بیان نفقوں کی اور لونڈی غلام کے حق کے [illegible] نفقات جمع نفقہ کی ہے اور نفقہ نام ہے اوس چیز کا کہ خرچ کیجاوے اور جمع اوسکی باعتبار انواع اوسکے ہے جیسے نفقہ بیبیوں کا اور اولاد کا اور والدین اور اقارب کا مثلا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہاں نفقہ عام مراد ہے واجب اور غیر واجب اور حق لونڈی غلام کی حق سے کہلانا اور پہنانا اوسکا ہے اور نہ تکلیف دینی اوس کام کی کہ نہ طاقت رکھے [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible]

لباس اور مکان [illegible] [illegible] اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اگر دونوں [illegible] اور اگر دونوں محتاج [illegible]

[illegible]

[illegible]

تونگر ہو اور اگر مفلس ہو تو نہیں لازم اوسپر نفقہ خادم کا صحیح تر روایت میں اور کہین کہا گیا نفقہ حالت افلاس خاوند کے مین بہرہ تونگر ہو گیا پس جھگڑا کیا بیوی نے اور نہ پورا کر سکے اوسکے لیے نفقہ تونگری کا اور اگر تونگری کی حالت مین مقرر ہوا اور پھر مفلس ہو گیا تو نفقہ مفلسون کا سا لازم ہوگا اور نہین نفقہ واسطے بیوی نافرمان کی کہ نکل جاوے خاوند کے گھر سے ناحق اور نہ اوسکے لیے ہی کہ قید کی گئی ہو عوض دین کی یا بیمار ہو کہ نہ بھیجی گئی ہو بعد بیاہ کے خاوند کے گھر یا کسی نے غصب کیا ہو اوسکو یا ایسی چھوٹی ہو کہ نہ صحبت کیجاتی ہو اوس سے یا حج کو گئی ہو بغیر خاوند کے اور اگر حج کو گئی ہو خاوند کے ساتھ تو اوسکی لیے نفقہ حضر کا ہی نہ سفر کا اور نہ کرایہ سواری کا اور اگر بیمار ہوئی خاوند کے گھر تو اوسکی لیے نفقہ ہی اور اگر بیمار ہوئی اپنے گھر مین بھیجی گئی بیمار بعد نکاح کی تو نہین نفقہ اوسکے لیے اور خاوند پر لازم ہی یہہ کہ رکھے بیوی کو ایک مکان مین کہ خالی ہو اہل اوسکی سے اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے اور خالی ہو اہل بیوی کی سے اور کفایت کرتا ہی عورت کو ایک الگ حجرہ گھر مین سے جسکا ہو اوسمین اسباب بند کرنیکا یعنی کواڑ وغیرہ اور خاوند کو پہونچتا ہی کہ منع کرے بیوی کے لوگون کو اگرچہ بیٹا اوسکا ہو کسی اور سے داخل ہونے بیوی کے پاس نہ نظر کرنے سے طرف بیوی کی اور کلام کرنے سے ساتھ بیوی کی جب چاہین وہ اور صحیح یہہ ہی کہ خاوند منع کرے بیوی کو جانے سے اپنی مان باپ کے پاس اور آنے مان باپ کے سے بیوی کے پاس ہر ہفتہ مین ایکبار اور سوا مان باپ کے اور قرابتی محارم آنے جانے سے منع کرے برس دن مین ایکبار اور واجب ہے نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کے کہ عدت مین ہو طلاق رجعی کی یا بائن کے اور اوسکے لیے کہ جدی ہو بغیر معصیت کی مانند خیار عتق کی اور بالغ ہونے کے اور تفریق کی بسبب نہونے کفویت کی اور نہین نفقہ اور سکنی واسطے اوس عورت کی کہ عدت مین ہو موت کی اور نہ اوسکی لیے کہ جدی ہو بسبب گناہ کی مانند مرتد ہو جانے کے اور بوسہ لینے خاوند کی بیٹی کو اور اگر مرتد ہو جاوے وہ عورت کہ تین طلاقین دی گئی ہون ساقط ہو جاتا ہی نفقہ اوسکا نہ اگر صحبت کروا دے خاوند کے بیٹے سے اور نفقہ لڑکی فقیر کا باپ پر واجب ہی اگرچہ فقیر ہو اور نہ جبر کیجاوی مان اوسکی دودہ پلانے پر مگر جبکہ معین ہو مان یعنی اور کا دودہ نہ پیوے بچہ یا اور دودہ پلانیوالی سوا مان کی نہ ملی تو اوس صورت مین مان پر جبر کیا جاوے اور باپ پر ہے دودہ پلانیوالی نوکر رکھے اور وہ مان پاس رہکر دودہ پلاوے اور اگر باپ نوکر رکھے لڑکی کی مان کو تاکہ دودہ پلاوے بچہ کو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہو یا اوسکی عدت مین ہو طلاق رجعی سے تو نہین جائز اور عدت مین طلاق بائن کے ہو تو دو روایتین ہین اسمین یعنی بعضون نے کہا جائز اور بعضون نے کہا نہین جائز اور بعد عدت کی جائز ہی بلکہ وہ احق ہی اگر نہ طلب کرے زیادہ بہ نسبت غیر کی اور اگر نوکر رکھے اوسکو اسحال مین کہ وہ بیوی اوسکی ہی واسطے دودہ پلانے بیٹے اپنے کے کہ غیر اوسکی سے ہو تو صحیح ہی اور نفقہ بیٹی فقیر بالغہ کا اور نفقہ بیٹے فقیر جا ماندہ یعنی اپاہج کا باپ ہی پر واجب ہی فتوی اسی پر ہی اور بعضون نے کہا کہ دو تہائی باپ پر ہی اور ایک تہائی مان پر اور نفقہ اصول کا یعنی باپ اور مان اور دادا دادی اور نانا نانی کا اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اگر وہ محتاج ہون تو اولاد پر واجب ہی بشرطیکہ اولاد تونگر ہو اسطرح کی کہ صدقہ لینا اونکو حرام ہو پس یہہ بیٹا اور بیٹی پر برابر واجب ہی اور معتبر ہی اسمین قرب و جزئیت نہ ارث پس اگر ہو کسیکی بیٹی اور پوتہ تو نفقہ بیٹی پر ہی باوجود اسکے کہ ارث دونون کو پہنچتی ہی اور اگر ہو نواسی اور بھائی تو نفقہ اوسکا نواسی پر ہی باوجود اسکے کہ کل ارث اوسکی بھائی کو پہنچتی ہی اور واجب ہی تونگر پر نفقہ ہر ذی رحم محرم اوسکا اگر ہو ذی رحم فقیر چھوٹا یا عورت یا جا ماندہ یعنی اپاہج یا اندھا یا خوب نہ کر جانتا ہو کسب بسبب نادانی کی یا بسبب ہونے اوسکی کو خاوندانو نجین سے یا طالب علم ہو اور جبر کیا جاوے وہ نفقہ پر اور یہہ نفقہ واجب ہوتا ہی بقدر میراث کے یہانتک کہ اگر ہون اوسکی بہنین متفرقات تو نفقہ اسکا اونپر واجب ہوگا اخماسا جیسیکہ وہ وارث ہوتی ہین اوسکی اور معتبر ہی اسمین اہلیت ارث کی نہ حقیقت ارث کی پس نفقہ اوس شخص کا کہ اوسکا ماموں بھی ہی اور چچا کا بیٹا بھی ہی ماموں پر لازم ہوتا ہی اور نفقہ باپ کی بیوی کا اوسکی بیٹے پر ہی اور نفقہ ہوگا سسر پر ہی اگر ہو بیٹا چھوٹا یا اپاہج اور نہین واجب ہی نفقہ کسیکا فقیر پر مگر بیوی کا اور اولاد کا اور نہین واجب ہی نفقہ ساتھہ اختلاف دین کی مگر واسطے بیوی اور قرابت ولادۃ کی ہی یعنی مان باپ اگرچہ اوپر کے درجہ مین ہون اور بیٹا بیٹی اگرچہ نیچے کے درجہ مین ہون اونکا نفقہ باوجود

اختلاف دین کو بھی واجب ہی اور جائز ہی باپ کو بیچنا اسباب بیٹے اپنے کا اپنے نفقہ کے لیے اور نہیں جائز بیچنا عقار یعنی زمین و باغات وغیرہ اور نہیں جائز بیچنا اسباب بیٹے کا واسطے دین اپنے کے کہ بیٹے پر آتا ہو سوائے نفقہ کی اور نہیں جائز ماں کو بیچنا بیٹے کے مال کا اپنے نفقہ کے لیے اور صاحبین کے نزدیک باپ کو بھی نہیں جائز اور مالک پر واجب ہی نفقہ غلام کا پھر اگر انکار کرے مالک نفقہ کا تو کسب کریں غلام اور خرچ کریں اپنے پر اور اگر نہ ہو اونکی کسب تو جبر کیا جاوے مالک اونکی بیچنے پر اور جانوروں کی نفقہ میں حکم کیا جاوے دیانۃً ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ

هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ سے یہہ کہ ہندہ بیٹی عتبہ کی نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ابو سفیان یعنی خاوند اوسکا مرد بخیل و حریص ہی اور نہیں دیتا مجکو اسقدر کہ کفایت کرے مجکو اور میری اولاد کو مگر اوس سے جو لیکن کفایت کرتا ہی مجکو دیا ہوا اوسکا اور وہ کہ لونہیں مال اوسکی سے اسحال میں کہ وہ نہ جانے یعنی لیلیوں اور اوسکو خبر نکرون پس فرمایا لیلے اوسقدر کہ کفایت کرے تجکو اور تیری اولاد کو موافق شرع کے یعنی اوسط کے درجہ کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہی اور سب علما کا اجماع ہی اسپر اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں بہت سے فائدے ہیں ایک تو یہہ کہ نفقہ بیوی کا اور چھوٹی اولاد محتاج کا واجب ہی اور دوسرا یہہ کہ نفقہ بقدر حاجت کے ہو اور تیسرا یہہ کہ جائز ہی سننا کلام اجنبی عورت کا وقت فتوی دینے اور حکم دینے کی اور اور یہہ کہ جائز ہی ذکر کرنا انسان کا اسطرح کہ ناگوار ہو اوسکو جبکہ ہو فتوی طلب کرنیکے لیے اور اور یہہ کہ جسکا حق کسی پر ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو جائز ہی اوسکو لے لینا مال اوسکی میں سے بقدر حق اپنے کے بغیر اذن اوسکی کے اور اور یہہ کہ عورت کو بھی دخل ہی بیچ کفالت اولاد اپنی کے اور خرچ کرنیکی اونپر اونکی باپ کی مال میں سے اور اور یہہ کہ جائز ہی بیوی کو نکلنا اپنے گھر سے اپنی حاجت کے لیے جبکہ اذن ہو خاوند یا جانے رضا خاوند کی ساتھ اوسکی اور اور یہہ کہ قاضی کو پہنچتا ہی یہہ کہ حکم دے ساتھ علم اپنے کے اسلیے کہ حضرت نے گواہ اوس سے طلب کیے اور اپنے علم پر حکم دیا **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیوے اللہ تعالی ایک تمہارے کو مال پس چاہیے کہ اول اپنے پر خرچ کرے اور اپنے گھر کے لوگوں پر یعنی بیوی بچوں پر نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهُ وَكِسْوَتُهُ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے بردہ کے یعنی اوسکی مالک پر روٹی کپڑا اوسکا ہی اور نہ تکلیف دیا جاوے کام سے مگر اوسقدر کہ طاقت رکھے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی واجب ہی مالک پر کہ اپنے بردہ کو روٹی کپڑا بقدر حاجت اوسکی کے اور موافق عرف شہر اپنے کے دے یعنی جیسی رسم ہو اوس شہر میں اکثر بردوں کو روٹی کپڑا دینے کی موافق اوسکے یہہ بھی دے اور نہ تکلیف دیا جاوے یعنی نہ حکم کیا جاوے کام کرنیکا مگر اوسقدر کہ طاقت رکھے یعنی مداومت کرنیکی اوسپر نہ یہہ کہ طاقت رکھے کرنیکی ایکدن یا دو دن یا مانند اونکی کی اور پھر عاجز ہو جاوے حاصل یہہ کہ ایسا کام کرنیکو نہ کہے کہ اوسکے بدن کو ضرر ظاہر ہو بلکہ خیال تو کرے کہ مالک حقیقی بندوں کو تکلیف نہیں دیتا مگر بقدر طاقت اونکی کے پس بندوں کو بھی کہ مالک مجازی ہیں چاہیے کہ اپنے مملوکوں پر کہ مانند اونکی اور ہم جنس اونکی ہیں یہی طریقہ جاری رکھیں اور ابن عباس سے حدیث مرفوع منقول ہی کہ بردوں کے لیے مالک پر تین امر میں جلدی کرے او سپر نماز اوسکی میں اور نہ اوتہاوے اوسکو کہانا کہانے میں سے اور پیٹ بہر دے اوسکا خوب طرح ۱۲ ع ح **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ اَخَاهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفْهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بردے تمہارے بہائی تمہارے ہیں اور مانند تمہارے یعنی بسبب دین کے اور خلقت کے کیا ہی اونکو اللہ تعالی نے زیر دست یعنی زیر حکم تمہارے اتنہی

کے سبب سے یہ ہے جو شخص کہ کرے اللہ تعالیٰ بہائی اوسکی کو زیر دست اوسکا پس چاہیے کہ کہلاوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ کہاوے اور پہناوے اوسکو اوس چیز سے کہ آپ پہنے اور نہ تکلیف دیوے اوس کام کی کہ نہو سکے اوس سے پہر اگر تکلیف دیوے اوسکو اوس کام کی کہ نہیں ہو سکتا اوس سے تو چاہیے کہ مدد کرے اوسکی اوسکام پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے حدیث کہانا کو دے اسکے ساتہ کہلانے اور پہنانے مملوک کی اوس چیز سے کہ کہاتا اور پہنتا ہے مالک مستحب ہے اور نفقہ واجب مملوک کا بالکفایہ موافق عرف شہروں کے اور اشخاص کے بہی برابری کی موجب کہانے اور لباس مالک کے سو کم اوس سے یا زیادہ اوس سے پہناتا ہے کہ اگر تنگی کرے مالک اپنے نفس پر یا طور تنگی کی خارج ہو جاوے حکم عادت کے جسطور سے تنگی سے خواہ از راہ زہد کی تنگی کرے یا از راہ بخل کے تو نہیں درست اوسکو ایسی تنگی کرنی اپنے مملوک پر اور مدد کرے اوسکی یعنی آپ یا اور سے مدد کروا دے بعضے بزرگوں سے منقول ہے کہ لونڈی کے بیچ میں پیسنے میں مدد کرتے تھے اور شریک ہوتے تھے اونکی ﴿ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَهُ قَهْرَمَانٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَعْطَيْتَ الرَّقِيقَ قُوتَهُمْ قَالَ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَأَعْطِهِمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفٰى بِالرَّجُلِ إِثْمًا أَنْ يَحْبِسَ عَمَّنْ يَمْلِكُ قُوتَهُ وَفِي رِوَايَةٍ كَفٰى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا اونکے پاس مختار اونکا پس کہا عبد اللہ نے اوسکو دیا تو نے غلام لونڈیوں کو قوت اونکا کہا اوسنے کہ نہیں کہا عبد اللہ نے پس جا اور دے اونکو یعنی قوت اونکا پس تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ روکے اپنے مملوک کے قوت اوسکا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہے آدمی کو گناہ ہونے میں یہ کہ ضائع کرے تو بیت اوسکا کہ لازم ہے اوس پر قوت اوسکا یعنی اہل و عیال اور لونڈی غلام نقل کی یہ مسلم نے ﴿ع﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَنَعَ لِأَحَدِكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ ثُمَّ جَاءَهُ بِهِ وَقَدْ وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَلْيَأْكُلْ فَإِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوهًا قَلِيلًا فَلْيَضَعْ فِي يَدِهِ مِنْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تیار کرے واسطے ایک تمہارے کی خادم اوسکا کہانا اوسکا پہر لاوے اوسکے پاس کہانا حال آنکہ اوٹھائی ہے گرمی اوسکی اور دہواں اوسکا پس چاہیے کہ بٹہاوے اوسکو اپنے ساتہ اور کہاوے پس اگر ہو کہانا تہوڑا یعنی کہانے والے اوسکے بہت ہوں حال آنکہ وہ تہوڑا ہے پس چاہیے کہ رکہدے اوسکے ہاتہ میں اوس سے ایک لقمہ یا دو لقمہ نقل کی یہ مسلم نے ف کہاوے یعنی کہانا ساتہ اوسکے عار نکرے اوس سے جیسے کہ عادت متکبروں کی ہے اسلیے کہ وہ بہائی اوسکا ہے اور یہ بہی آیا ہے کہ افضل یہ ہے کہ بٹہاوے اوسکو ساتہ اور امر استحباب کے لیے ہے ﴿ع﴾ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهِ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق غلام جس وقت کہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے مالک کی اور اچہی کرتا ہے بندگی اللہ کی پس واسطے اوسکے دو ثواب ہیں نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے ف ایک ثواب واسطے خیر خواہی مالک کے اور ایک واسطے عبادت خدا کے اس سے معلوم ہوا کہ خیر خواہی مالک کی بہی عبادت ہے اور ثواب اوسکا حقیقت میں وہ بہی عبادت خدا کی ہے اور اوسکی فرمانبرداری ہے جیسے خدمت اور فرمانبرداری ماں باپ کی اور بعضوں نے کہا ہے کہ اوسکے لیے ہر عمل میں دوہرا ثواب ہے ﴿ع﴾ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوكِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ بِحُسْنِ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَطَاعَةِ سَيِّدِهِ نِعِمَّا لَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچہی چیز ہے واسطے مملوک کے یہ کہ فوت کرے اوسکو اللہ تعالیٰ ساتہ اچہی عبادت پروردگار اپنے کی اور فرمانبرداری مالک اپنے کی اچہی چیز ہے واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری نے ﴿ع﴾ وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جریر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ بہاگ جاوے غلام نہیں قبول کی جاتی ہے واسطے اوسکے

واسطے اوسکی کوئی نماز اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جو غلام کہ بھاگا بری ہوا اوس سے ذمہ اور ایک روایت مین جریر سے یون ہی کہ جو
غلام کہ بھاگا اپنے مالکون سے پس تحقیق کافر ہوا یہانتک کہ پھر کر آوے طرف اونکی نقل کی یہہ مسلم نے ف ذمہ یعنی ذمہ اسلام کا اور عہد امان کا
یعنی جب بھاگا طرف شہرون کفار کی اور مرتد ہوگیا تو الگ ہوگیا اوس سے عہد اسلام کا اور جائز ہوا قتل اوسکا اور اگر بھاگا طرف کسی شہر اہل اسلام کی بغیر مرتد
ہونیکے تو نہین جائز قتل اوسکا اور یہہ حدیث اوسکی حق مین محمول ہوگی تہدید و مبالغہ پر یعنی جائز ہے مارنے اوسکی کے اور کافر ہوا یعنی اگر حلال جانا بھاگنے کو
یا معنی یہہ ہین کہ قریب ہے کہ ہوا خوف ہی وسیلہ کفر کا یا عمل کیا کافرون کا سا یا کفران کیا اپنے مالک کا ع ج وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِّمَّا قَالَ جُلِدَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھی جو کوئی تہمت زنا کی کرے اپنی بردہ پر اور وہ ہو پاک اوس چیز سے کہ کہا اوسنے مارا جاویگا کوڑے مالک کو دن قیامت
کے مگر یہہ کہ ہو غلام جیسا کہ کہا مالک نے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف دن قیامت کی یعنی اگرچہ دنیا مین بسبب بہتان زنا کرنیکے مملوک کو حد نہین ماری جاویگی
لیکن آخرت مین روبرو لوگون کی اوسکی یہہ فضیحتی ہوگی کہ کوڑے لگین گے اوسکو اور مگر یہہ کہ ہو غلام الخ یعنی اگر واقع مین وہ ایسا ہی تھا جیسے مالک نے کہا تو اوس
صورت مین مالک پر کوڑے نہین پڑینگے پس افسوس ہی اونپر جو اپنی لونڈی غلام کو گالیان دیتی ہین اور وہان کی ایسی عذاب سے نہین ڈرتی ع ج وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهٗ حَدًّا لَمْ یَأْتِهٖ اَوْ لَطَمَهٗ فَاِنَّ کَفَّارَتَهٗ اَنْ یُّعْتِقَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مارے اپنے غلام کو حد کہ نہین کام کیا حد کا یعنی بیگناہ مارے
نہ از راہ تادیب کے یا طمانچہ مارے اوسکو پس تحقیق کفارہ اوسکا یہہ ہی کہ آزاد کرے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف طمانچہ مارنا چہرہ پر سب کو حرام ہی ع ج و
عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّیْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِیْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ لَلّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْهِ
فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْکَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْکَ
النَّارُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سے کہ کہا تھا مین مارتا اپنے غلام کو پس سنی مینے اپنے پیچھے سے آواز خبردار ہو اے ابا مسعود البتہ اللہ تعالی
زیادہ قادر ہی تجھپر تجھسے غلام پر یعنی جیسی تو قدرت رکھتا ہی غلام پر اوس سے زیادہ تر اللہ تعالی قادر ہی تجھپر پس دیکھا مینے پیچھے اپنے پس ناگہان وہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم تھے پس کہا مینے یا رسول اللہ یہہ آزاد ہی واسطے رضا اللہ کی پس فرمایا آگاہ ہو اگر نہ آزاد کرتا تو البتہ جلاتی تجھکو آگ دوزخ کی یا فرمایا لگتی تجھکو آگ نقل کی یہہ مسلم نے ف لگتی آگ
اگر مارا تونے اوسکو از راہ ظلم کی اور معاف نہ کرتا وہ قصور تیرا کہا نووی نے کہ اسمین رغبت دلائی ہی اوپر نرمی کرنے کی مملوک پر اور آزاد کرنا غلام کا عوض مارنے کے
واجب نہین ہے بلکہ مستحب ہی یا سبب اسکی کہ کفارہ ہو اوسکے گناہ کا ع ج

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ
جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مَالًا وَّاِنَّ وَالِدِیْ یَحْتَاجُ اِلٰی مَالِیْ قَالَ اَنْتَ وَمَالُکَ لِوَالِدِکَ اِنَّ اَوْلَادَکُمْ
مِنْ اَطْیَبِ کَسْبِکُمْ کُلُوْا مِنْ کَسْبِ اَوْلَادِکُمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ اونہون نقل کی اپنے باپ سے اونہون نے اپنے
دادا سے یہہ کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ تحقیق مجھکو ہے مال اور تحقیق باپ میرا محتاج ہی طرف مال میرے کے فرمایا تو اور مال تیرا
واسطے باپ تیرے کے ہی اسواسطے کہ اولاد تمہاری بہتر کمائی تمہاری سے ہی کھاؤ کمائی اولاد اپنی کی سے نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف تو
اور مال تیرا الخ یعنی واجب ہی تجھپر کہ نہ منع کرے مال باپ سے اور نہ پیچھے حاجت اوسکی اور جائز ہی واسطے باپ کے تصرف کرے بیچ مال بیٹے اپنے کے [illegible]
ہی اوپر واجب ہوئی نفقہ باپ کی [illegible] اور اولاد
تمہاری الخ یعنی اولاد تمہاری [illegible]

سے لیا کہا کہ حاصل ہوتی ہی بسبب جود باپ کے اور نسل ہے اوسکی کی ف ح ع وعنه عن ابیه عن جده ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال انی فقیر لیس لی شیء ولی یتیم فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل رواه ابو داود والنسائی وابن ماجه اور
روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے اپنی دادا سے یہہ کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق میں ہون فقیر نہیں میری پاس کچھ اور
میری پرورش میں ہی ایک یتیم یعنی آیا اوسکی مال میں سی کہاؤن پس فرمایا کہا اپنی یتیم کے مال میں سی اس حال میں کہ نہ اسراف کرنیوالا ہو یعنی زیادہ حاجت سی نہ خرچ
کرے اور نہ جلدی کرنیوالا اور نہ جمع کرنیوالا مال کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نہ جلدی کرنیوالا یعنی پہلے یتیم کی مال اوسکی میں سے پہلے اسکے کہ
محتاج ہو طرف اوسکے بخوف اسکی کہ بالغ ہوگا لڑکا تو چہین لیگا مال اوس سے اس سے معلوم ہوا کہ یتیم کی پرورش کرنیوالیکو جائز ہی کہ کہاوے مال یتیم کو میں سے
اگر فقیر ہو اور غنی کو نہیں درست اور فقیر بہی بقدر حاجت کے کہاوے نہ بہ اسراف اور یہہ مضمون قرآن شریف سے بہی ثابت ہوتا ہی ث ع ث ع وعن ام
سلمة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول فی مرضه الصلوة وما ملکت ایمانکم رواه البیهقی فی شعب الایمان وروی احمد
وابو داود عن علی نحوه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ تہے وہ فرماتی اپنی مرض الموت میں کہ لازم پکڑو نماز کو اور ادا کرو حق انکا
کہ مالک ہوی ہاتہہ تمہاری یعنی لونڈی غلام نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان میں اور نقل کی احمد اور ابو داود نے حضرت علی سے مانند اسکے ف لازم
پکڑو نماز کو اور محافظت کرو نماز کی یعنی ہمیشہ پڑہا کرو نماز اور حقوق اوسکی خوب طرح ادا کیا کرو اور حق لونڈی غلام کا یہہ ہی کہ کہلاوے اور پہناوے انکو
اور ناحق مارے نہیں اور برا کہے اور اسیطرح جانوروں کا بہی حق ادا کرے لکہا ہی علمانی کہ خصومت ذمی کی اور جانور کی دن قیامت کی اشد ہوگی خصومت
مسلمان کی سے ث ع وعن ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یدخل الجنة سیء الملکة رواه الترمذی وابن
ماجه اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا بہشت میں یعنی ابتدا نجات پائی ہوؤں کی ساتہہ برائی
کرنیوالا اپنے مملوک سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن رافع بن مکیث ان النبی صلی الله علیه وسلم قال حسن الملکة یمن و
سوء الخلق شؤم رواه ابو داود ولم ار فی غیر المصابیح ما زاد علیه فیه من قوله والصدقة تمنع میتة السوء والبر زیادة فی العمر اور
روایت ہی رافع بن مکیث سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیکی اور خوش خلقی کرنی مملوکوں سے باعث برکت ہی اور بد خلقی مملوکوں سے کرنی سبب ہی
بے برکتی کی نقل کی یہہ ابو داود نے اور کہا مشکوۃ کی مصنف نے اور نہیں دیکہی میں نے غیر مصابیح میں وہ چیز کہ زیادتی کی صاحب مصابیح نے اس حدیث پر مصابیح میں
یعنی یہہ قول اوسکا اور صدقہ دینا باز رکہتا ہی بری طرح کی مرنیکو اور نیکی کرنی سبب زیادتی کی ہی عمر میں ف نیکی اور خوش خلقی کرنی اسلئے یعنی اکثر
یہہ ہوتا ہی کہ جب مالک بہلائی اور خوش خلقی کرتا ہی مملوک کے ساتہہ تو وہ تابعدار اور خیر خواہ ہوتے ہیں اوسکی اور بہت سی محنت کرتے ہیں اوسکی کام میں پس یہہ
چیزیں باعث ہیں برکت کی ہوتی ہیں اور بد خلقی باعث بغض اور نفرۃ کی ہوتی ہی پس ہلاک و تباہ کرتی ہیں جان و مال اور بری طرح کی مرنی سے مراد مرگ
مفاجات ہی یعنی ناگاہ ساتہہ غفلت کے تو صیہ یا دفن ہی اور مرگ مفاجات بری اسلئی ہی کہ یکایک آجاتی ہی آدمی توبہ نہیں کر سکتا اور نیکی کرنی یعنی احسان
کرنا خلق پر یا طاعت کرنی خالق کی باعث زیادتی عمر میں یا تو حقیقۃ ہوتی ہی کہ معلق کیا ہی اوسکو اللہ تعالی نے کہ عمر فلانی کی اتنی برس کی ہی اور اگر نیکی یعنی
طاعت اللہ تعالی کی اچہی طرح کریگا اور خلق سے اچہی طرح سلوک کریگا تو اتنی برس زیادہ ہو جاینگے اوسکی عمر میں اور جب نیکی کرتا ہی تو بڑہ جاتی ہی
عمر اسقدر اور زیادتی معنوی مراد ہی کہ برکت و خیر حاصل ہوتی ہی عمر میں یا اوسکی مرنیکی بعد لوگ بہلائی سے یاد کریں گویا یہہ زیادتی ہی عمر میں اوسکا
اور کہا میرک نے کہ سمجہا دیا ہی کلام شیخ جزری نے ... یہہ حدیث اسیطرح کہ مصابیح میں ہی روایت کیا ہی اسکو احمد نے تمامہ واللہ اعلم انتہی
لیکن مطلع نہیں ہوا صاحب مشکوۃ ... وعن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ضرب

اَحَدُکُمْ خَادِمَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ لٰکِنْ عِنْدَہٗ فَلْیُمْسِکْ بَدَلَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ اور روایت ہے
ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے ایک تمہارا اپنے خادم کو یعنی مثلا پس یاد کرے وہ اللہ کو یعنی کہے مثلا کہ خدا کے واسطے معاف کر مجھکو پس اوٹھاؤ تم
ہاتھ اپنے یعنی مارنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں لیکن نزدیک بیہقی کے لفظ فلیمسک ہے بدلے فارفعوا ایدیکم کے کہ مطلب دونوں لفظوں کا ایک
ہی ہے ف اوٹھاؤ تم الخ کہا طیبی نے کہ یہہ اوس صورت میں ہے کہ مارتا ہووے ادب سکھانیکے لیے اور اگر حد مارتا ہو تو نہ اوٹھاوے ہاتھ ع وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ وَالِدَۃٍ وَوَلَدِھَا فَرَّقَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَحِبَّتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ جدائی ڈالے درمیان ماں اور بیٹے کی اوسکی جدائی ڈالیگا اللہ درمیان اوسکے اور درمیان محبوبوں اوسکے کے دن
قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے ف جدائی ڈالے یعنی ساتھہ بیچنے کے اور ہبہ کے اور سوا اسکے کے یعنی مثلا ماں کو بیچے اور چھوٹے بیٹے کو رہنے دے یا چھوٹے بیٹے کو
بیچے اور ماں کو رہنے دے یا ایک کو کسیکے ہاتھہ بیچے دوسرے کو کسیکے ہاتھہ پس جو کوئی جدائی ڈالیگا اونمیں تو جدائی ڈالیگا اللہ تعالی اوسمیں اور اوسکے محبوبوں میں یعنی اولاد
اور ماں باپ وغیرہما میں دن قیامت کے اوس موقف میں کہ جمع ہونگے اوسمیں احباب اور شفاعت کریگا ایک دوسرے کی سب الارباب سے اور لکھا ہے علما نے کہ خاص ماں اور
بیٹے کو جو ذکر کیا اتفاقا ذکر کیا ہے حکم ہے جدا کرنے ہر چھوٹے بردے کا اوسکے ذی رحم محرم سے خواہ ماں ہو یا باپ یا دادا یا دادی یا بہن اور بھائی یا سوا انکے کا اور چھوٹے
کی قید سے بڑا نکل گیا مثلا بڑی بیٹی کو اوسکی ماں سے جدا کرنا مکروہ نہیں اور جائز ہے کہا ہے حنفیہ نے جدائی ڈالنی کو درمیان دو چھوٹے بھائیوں کے اور اگر ہوا ایک بڑا اور دوسرا
چھوٹا تو نہیں جائز اور اختلاف کیا ہے علماء نے حد بڑے ہونے میں کہ بڑا کتنی عمر میں کہلاتا ہے امام شافعی کے نزدیک تو سات برس یا آٹھہ برس کا بڑا کہلاتا ہے اور ہمارے
نزدیک جب بالغ ہوا اور اسطرح کا بیچنا مکروہ ہے امام ابو حنیفہ اور محمد رح کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگر قرابت ولادت کی ہو تو جائز نہیں بیچنا
بطریق اور ایک روایت ان سے یہہ ہے کہ جائز نہیں کل میں ع ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ وَھَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامَیْنِ اَخَوَیْنِ
فَبِعْتُ اَحَدَھُمَا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مَا فَعَلَ غُلَامُکَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ رُدَّہٗ رُدَّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت
ہے علی رض سے کہ کہا بخشے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ بھائی تھے پس بیچا میں نے ایک کو اونمیں سے پس فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے علی کیا ہوا غلام تیرا یعنی غائب پس خبر دی میں نے حضرت کو یعنی اوسکے بیچ ڈالنے کی پس فرمایا پھیر لے اوسکو پھیر لے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے ف پھیر لے یعنی فسخ کر بیع کو اور پھیر لے اوسکو تا جدائی دو بھائیوں میں واقع ہو اور لفظ پھیر لے دوبارہ تاکید فرمایا اشارہ ہے اسمیں طرف اسکے کہ یہہ امر وجوب
کیلیے ہے اور بیع مکروہ تحریمی ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ حکم مخصوص ساتھہ ماں بیٹوں ہی کے لیے نہیں ہے ا ع ح وَعَنْہُ اَنَّہٗ فَرَّقَ بَیْنَ جَارِیَۃٍ
وَوَلَدِھَا فَنَھَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَرَدَّ الْبَیْعَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ مُنْقَطِعًا اور روایت ہے حضرت علی رض سے یہہ کہ انہوں نے جدائی
کی درمیان ایک لونڈی کے اور بیٹے اوسکے کے یعنی ایک کو دونوں میں سے بیچا اور ایک کو نہ بیچا پس منع فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پس
فسخ کیا انہوں نے بیع کو نقل کی یہہ ابو داؤد نے بطریق انقطاع کے ف امام ابو یوسف نے دلیل پکڑی ہے ساتھہ ان دونوں حدیثوں کے اوپر نہ
جائز ہونے بیع انکی کے ن ع وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ یَسَّرَ اللّٰہُ حَتْفَہٗ وَاَدْخَلَہٗ جَنَّتَہٗ رِفْقٌ
بِالضَّعِیْفِ وَشَفَقَۃٌ عَلَی الْوَالِدَیْنِ وَاِحْسَانٌ اِلَی الْمَمْلُوْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تین چیزیں ہیں جس شخص میں ہوں وہ آسان کرتا ہے اللہ تعالی مرنے اوسکے کو اور داخل کریگا اوسکو بہشت اپنی میں تینوں
چیزیں یہہ ہیں نرمی کرنی ساتھہ ضعیف کے اور شفقت کرنی اوپر ماں باپ کے اور احسان کرنا طرف اپنے مملوک کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث
[illegible]

ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھب لعلی غلاما فقال لا تضربہ فانی نھیت عن ضرب اھل الصلوۃ وقد رایتہ یصلی
لفظ المصابیح وفی المجتبی للدارقطنی ان عمر بن الخطاب قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین اور روایت ہی
ابی امامہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بخشا واسطے علی کی ایک غلام اور فرمایا کہ نہ مارنا اسکو یعنی بے حکم شرعی اسواسطی کہ مین منع کیا گیا ہون یعنی پر
رب نی منع کیا ہی مارنے نمازیون کے سی اور دیکھا ہی مینی اوسکو نماز پڑہتی یہہ یعنی جو کہ مذکور ہی مشکوۃ مین لفظ مصابیح کہ ہین اور کتاب مجتبی مین کہ تصنیف
دارقطنی کی ہی یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب رض نی کہا کہ منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارنی نمازیون کو سی ف نہی مارنی نمازیون کے سی واسطے
شرافت وبزرگی انکی کی ہی نزدیک خدا کی اور واسطے رعایت اکرام وتوقیر اونکی کی نزدیک لوگون کی اور کہا طیبی رح نی کہ جب اللہ تعالی نی منع کیا نمازیون کے
مارنے سے دنیا مین تو امید ہی اوسکی لطف وکرم سی کہ رسوا نہین کریگا اونکو آخرت مین ساتھ عذاب کے انشاء اللہ تعالی ۃ ح وعن عبد اللہ بن
عمر قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ کم نعفو عن الخادم فسکت ثم اعاد علیہ الکلام فصمت فلما کانت
الثالثۃ قال اعفوا عنہ کل یوم سبعین مرۃ رواہ ابوداود ورواہ الترمذی عن عبد اللہ بن عمرو اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے
کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ کتنی بار درگذر کرین ہم تقصیرات خادم یعنی لونڈی غلام اپنی کی سی پس چپکی رہی حضرت
یعنی کچہہ جواب نہ دیا پہر عرض کیا حضرت سی کلام مذکور پس چپ رہی پہر جب تیسری بار پوچہا تو فرمایا معاف کرو اوس سی ہر روز ستر بار نقل کی
ابوداود اور نقل کی یہہ ترمذی نی عبد اللہ بن عمرو سی ف ستر بار مراد اس سی کثرت ہی نہ یہہ عدد خاص جیسا کہ متعارف ہی اس عدد مین اور چپ
رہنا حضرت کا جواب سوال اوسکی سی بسبب کراہت اس سوال کی کرنا کہ عفو مستحب اور اچہا ہی مطلقا مقید ساتہ عدد معین کے نہین اور یہہ بہی ہوسکتا ہی
کہ خاموشی واسطی انتظار وحی کی ہو ۃ ح وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لائمکم من مملوکیکم فاطعموہ
مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لا یلائمکم منھم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق اللہ رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی
ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ملائمت اور موافقت اور اطاعت کری تمہاری لونڈی غلامون تمہارے سی یعنی موافق
مزاج تمہارے کے ہو اور خدمت کری تمہاری جیسیکہ چاہتی ہو پس کہلاو اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ کہاتی ہو اور پہناو اوسکو اوسمین سی کہ جو آپ پہنتے
ہو یعنی جب وہ تمکو راضی کرین تم بہی راضی کرو اونکو اور جو کہ نہ موافق ہو تمہاری لونڈی غلامون مین سی پس بیچ ڈالو اوسکو اور نہ عذاب دو مخلوق
خدا کو نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے وعن سھل بن الحنظلیۃ قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظھرہ ببطنہ فقال
اتقوا اللہ فی ھذہ البھائم المعجمۃ فارکبوھا صالحۃ واترکوھا صالحۃ رواہ ابوداود اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ پر کہ تحقیق لگ گئی ہی پیٹہہ اوسکی پیٹ اوسکی سی یعنی بسبب شدت بہوک وپیاس اور کثرت سواری کی پس فرمایا ڈرو
اللہ تعالی سے بیچ حق ان چارپایون بے زبان کی پس سوار ہو اونپر اس حال مین کہ قوی اور قابل سواری کی ہون اور چہوڑ دو اونکو اس حال مین کہ اچہے
ہون اور تہکے نہون نقل کی یہہ ابوداود نی ف ان چارپایون بے زبان کہ اسلئے یعنی بول نہین سکتی ہین کہ حال اپنی بہوک وپیاس وغیرہ کا مالک سے کہین
اور اسمین دلیل ہی اوپر واجب ہونی خوراک دواب کی اور سوار ہو اونپر مقصود اس سی رغبت دلانی ہی طرف خبرگیری انکی کی دانی گہاس سی تا قوی
اور لائق سواری کی ہون اور چہوڑ دو انکو پہلی تہکنی سے اور دانہ گہاس دو تا فربہ ہون اور سواری لیجا دی اونپر بعد اوسکی ۃ ح الفصل
الثالث فصل تیسری عن ابن عباس قال لما نزل قولہ تعالی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وقولہ تعالی ان
الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الایۃ انطلق من کان عندہ یتیم فعزل طعامہ من طعامہ وشرابہ من شرابہ فاذا فضل من طعام

الیتیم

الیتیم وشرابہ شئ حبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن الیتمی قل اصلاح لہم خیر وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہم وشرابہم بشرابہم رواہ ابوداؤد والنسائی ع روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جب اوترا قول اللہ تعالی کا اور نہ نزدیک ہو مال یتیم کے مگر ساتہہ اوس خصلت وحالت کی کہ وہ نیک تر ہی یعنی بدیانت وامانت اور اوترا قول اللہ تعالی کا تحقیق وہ لوگ کہ کہاتی ہین مال یتیمون کا ازراہ ظلم کے آخر آیۃ تک شروع کیا اون لوگون نے کہ تہی نزدیک اونکے یتیم یعنی پرورش کرتے تہے یتیمون کی پس الگ کردیا کہانا اونکا کہانی اپنے سے اور پینا اونکا پینے اپنے سی پس جب بچ رہتا کہانی یتیم کے سی او پینی اوسکی سی کچہہ رکہہ چہوڑتے واسطے اوسکے یہانتک کہ کہاتا اوسکو یتیم پہر یا بگڑ جاتا پس دشوار ہوا یہہ یتیم کی پالنے والون پر پہیزکر کیا اونہون نے یہہ یعنی دشوار ہونا امر مذکور کا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس وتاری اللہ تعالی نی یہہ آیۃ اور پوچہتی ہین تجہسی حال یتیمون کی سی کہہ درستی کرنی یعنی ساتہہ جدا رکہنے مال کے واسطے یتیمون کی بہتر ہی یعنی ملا دینی سی اور اگر ملالو اونکی مال کو اپنی مال مین پس بہائی تمہارے ہین یعنی اور بہائی کا مال اگر بہائی کی مال مین ملجاوی اور ایک کی مال مین سی دوسرے کے مال مین کچہہ چلا جاوے مضائقہ نہین پس ملا دیا پرورش کرنیوالون نے کہانا اونکا ساتہہ کہانی اپنے کے اور پینا اونکا ساتہہ پینی اپنی کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نی ف بعد لفظ ظلما کی باقی آیۃ یون ہی انما یاکلون فی بطونہم نارا وسیصلون سعیرا اور بعد لفظ فاخوانکم کی باقی آیۃ یون ہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ولوشاء اللہ لاعنتکم حاصل یہہ کہ لوگون پر دشوار تہا اپنی مال کو جدا رکہنا یتیمون کے مال سی اللہ صاحب نے اجازت دی مال کی ملانی کی اور اشارہ فرمایا واللہ یعلم المفسد الخ مین طرف اسکی کہ مال ملاؤ ولیکن خیرخواہ یتیمون کے رہو دغا فریب کرکر اونکی مال خراب کرو اللہ جانتا ہی بگاڑنیوالی اور سنوارنے والے کو منقول ہی کہ امام محمد کا ایک شاگرد مرگیا اونہون نے اوسکی کتاب بیچ کر اوسکی تجہیز وتکفین مین خرچ کی لوگون نی اونسی کہا کہ اوسنے اسکی وصیت تو کی ہی نہین تہی کیون تمنی ایسا کیا اونہون نی یہی آیۃ پڑہی واللہ یعلم المفسد من المصلح ع وعن ابی موسی قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرق بین الوالد وولدہ وبین الاخ وبین اخیہ رواہ ابن ماجۃ والدار قطنی اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کہ جدائی ڈالی درمیان باپ اور اوسکی بیٹی کے اور درمیان دو بہائیون کی نقل کی یہہ ابن ماجہ اور دارقطنی نے ف مراد جدائی ڈالنی سی ہی بیچ ڈالنا یا بخشدینا ایک کو دونون مین سی بشرطیکہ چہوٹا ہو بیٹا یا ایک بہائی چہوٹا ہو اور احتمال ہی کہ یہہ مراد ہو کہ ایک کو دوسرے کی طرف سے باتین لگاکر آپسمین خفگی اور جدائی ڈلوادے مولانا وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی بالسبی اعطی اھل البیت جمیعا کراھیۃ ان یفرق بینھم رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لائی جاتی بندی دیتی ایک بہائی کو سارا گہر کا گہر یعنی بندی مین ایک گہر کے جتنے ہوتے وہ سبکے سب ایک کو بہم مین سے تہی واسطے مکروہ رکہنی اسکی کہ جدائی ڈالیں درمیان اونکی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا انبئکم بشرارکم الذی یاکل وحدہ ویجلد عبدہ ویمنع رفدہ رواہ رزین اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بُرون کی تم مین سی یعنی معلوم کروا دون تمکو کہ بُرا فریق تم مین کون ہی وہ فریق ہی کہ کہاوی تنہا اور مارے اپنی غلام کو یعنی ناحق اور نہ دی بخشش اپنی نقل کی یہہ رزین نی ف یعنی اسے کسیکو کچہہ حاصل یہہ کہ بری لوگ وہ ہین کہ بدخلق اور بخیل ہون اور جامع صغیر مین روایت کی ابن عساکر نے معاذ سے کہ کیا نہ خبردون مین تمکو ساتہہ بری کی لوگون مین وہ ہی کہ کہاوی تنہا اور نہ دی بخشش اپنی اور سفر کری تنہا اور مارے اپنی غلام کو کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بُری کی اس سی وہ ہی کہ بغض کری لوگون سی اور بغض رکہیں لوگ اوس سی کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ ڈرین لوگ اوسکی برائی سی اور نہ امید رکہین اوسکی بہلائی کی کیا نہ خبردون تجکو ساتہہ بری کی اس سی وہ ہی کہ بیچی آخرۃ اپنی غیر کی دنیا کی لیے کیا نہ خبردون مین تجکو ساتہہ بری کے اس سی وہ وہ ہی کہ کہاوی دنیا کو بوسیلہ دین کے ع وعن

أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة سيء الملكة قالوا يا رسول الله أليس أخبرتنا أن هذه الأمة أكثر الأمم مملوكين ويتامى قال نعم فأكرموهم ككرامة أولادكم وأطعموهم مما تأكلون قالوا فما تنفعنا الدنيا قال فرس ترتبطه تقاتل عليه في سبيل الله ومملوك يكفيك فإذا صلى فهو أخوك رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی بکر صدیق رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا بہشت میں برائی کرنیوالا اپنے غلام لونڈی سے کہا صحابہ رض نے یا رسول اللہ کیا نہیں خبر دی آپنے ہمکو یہہ کہ یہہ امت آپکی بہت ہی اگلی امتوں سے باعتبار لونڈی غلام اور یتیموں کی یعنی باوجود اس کثرت کے مشکل ہے سبھوں سے خوش خلقی کرنی اور بدخلقی نکرنی فرمایا ہاں یعنی البتہ بہت ہے باعتبار لونڈی غلام کی اور حسن خلق باوجود اس کثرت کی مشکل ہے لیکن اگر تم چاہتے ہو داخل ہونا جنت میں تو احسان کرو اونپر اور طرح کا بدلہ بدخلقی کا ہو کہ وہ یہہ ہے پس عزیز رکھو اونکو مانند عزیز رکھنے اولاد اپنی کے یعنی رحم کیا کرو اونپر پس نہ کہو ایسے کام کو کہ اونسے نہو سکے اور ظلم اور زیادتی نکرو اونپر اور کھلاؤ اونکو اوس چیز سے کہ کھاتے ہو تم کہا صحابہ نے پس کونسی چیز نفع کرتی ہے ہمکو دنیا میں فرمایا ایک گھوڑا کہ باندھ رکھے تو اوسکو لڑائی کرے تو اوسپر اللہ کی راہ میں اور ایک مملوک کہ کفایت کرے تجکو یعنی تیرے امور دنیا کی سرانجام کرے تا امور آخرۃ کے بافراغ ادا ہوں پس جب نماز پڑھے مملوک پس وہ بھائی تیرا ہے یعنی مسلمان بھائی ہے یا مانند بھائی تیرے کے ہے پس ایسا سلوک کر اوس سے جیسا بھائی بھائی سے کرتا ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے ف یہہ جو فرمایا کہ اس امت میں لونڈی غلام اور یتیم بہت ہونگے سبب اسکا یہہ ہے کہ اس امت میں جہاد بہت ہوگا بندی بہت سی گرفتار ہونگی اور لڑکونکے باپ شہید ہونگے وہ یتیم رہ جاوینگے مولانا

باب بلوغ الصغير وحضانته في الصغر

یہہ باب ہے بیچ بیان بالغ ہونے چھوٹے لڑکے کے اور بیچ بیان پرورش اوسکی کے صغر سن میں ف یعنی اس میں بیان ہے اسکا کہ علامت اور حد لڑکی اور لڑکے کی بالغ ہونے کی کیا ہے بیان ہے اسکا کہ بچہ کی پرورش کرنیکا حق کسکو پہنچتا ہے جاننا چاہیے کہ بالغ ہونا لڑکے کا ہوتا ہے ساتھ احتلام ہونیکے اور حمل کرانیکے اور انزال ہونیکے اور بالغ ہونا لڑکی کا ہوتا ہے ساتھ احتلام کے اور حیض آنے کے اور حمل رہ جانیکے پھر اگر یہہ چیزیں نہ پائی جاویں تو جب پندرہ برس کا ہوگا لڑکا یا لڑکی تو بالغ کہلاویگا فتوی اسی پر ہے اور ادنی مدت بالغ ہونے کی مرد کے لیے بارہ برس اور عورت کے لیے نو برس ہیں پھر اگر قریب بالغ ہونیکے ہوں دونوں اور کہیں کہ بالغ ہوگئے ہم تو تصدیق کیجاویگی دونوں کی اور یہہ دونوں مانند بالغ کے ہیں حکم میں اور حق لڑکی کی پرورش کرنیکا اوسکی ماں کو ہے بغیر جبر کرنیکے اوسپر طلاق دی گئی ہو یا نہ طلاق دی گئی ہو پھر اوسکی نانی کو ہے اگرچہ اوپر کے درجہ میں ہو پھر اوسکی دادی کو ہے پھر اوسکی بہن کے لیے پھر اخیافی بہن کے لیے پھر سوتیلی بہن کے لیے پھر اوسکی خالہ کے لیے اسیطرح پھر اوسکی پھوپھی کے لیے اسیطرح اور بھانجیاں اولی ہیں بھتیجیوں سے اور بھتیجیاں اولی ہیں پھوپھیوں سے اور شرط ہے آزاد ہونا اور نکاح سے نہیں ہے حق انمیں لونڈی کے لیے اور ام ولد کے لیے اور ذمیہ مانند مسلمہ کے ہے یہانتک کہ سمجھنے لگے لڑکا دین کو اور جو کہ نکاح کرے لڑکی کی غیر محرم سے ساقط ہو جاتا ہے حق اوسکا اور محرم سے کرے تو نہیں ساقط ہوتا جیسے ماں نکاح کرے لڑکی کے چچا سے اور عود کرتا ہے حق بسبب زائل ہونے اس نکاح کے کہ ساقط ہوا تھا بسبب اوسکے حق اور رہے لڑکا نزدیک اونکے کہ کہی عورتوں کے یہانتک کہ کھانے پینے لگے اور کپڑے پہنے اور استنجا کرے آپ اور اندازہ کیا گیا ہے اسکا ساتھ نو برس یا سات برس کے پھر زبردستی لیوے اوسکو باپ اور لڑکے کی ماں اور نانی پاس رہے یہانتک کہ حائضہ ہوا اور نزدیک محمد کے یہانتک کہ خواہش ہو اوسکو طرف مرد کے اور غیر ماں اور نانی اور دادی کے پاس رہے یہانتک پہنچے حد شہوت کو اور فتوی اسی پر ہے ف دنیا پھر اگر عورت نہو تو حق پرورش ہے عصبات کو بسبب ترتیب کہ ذکر ہوئی میراث میں لیکن نہ دیجاوے لڑکی عصبہ غیر محرم کو مانند مولی عتاقہ کے اور چچا کے بیٹے کے اور نہ دیجاوے فاسق بے پرواکو مولانا عبد العزیز رح انتہی

الفصل الأول

فصل پہلی عن ابن عمر قال عرضت على رسول الله صلى الله عليه وسلم عام أحد وأنا ابن أربع عشرة سنة فردني ثم عرضت عليه عام الخندق وأنا ابن خمس عشرة سنة فأجازني فقال عمر بن عبد العزيز هذا فرق ما بين المقاتلة والذرية متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا روبرو کیا گیا میں رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی جہاد میں جانے کو لیے سال جنگ احد کے کہ سنہ تین میں ہوئی اس حال میں کہ تہا میں چودہ برس کا پس نہ دی مجکو یعنی جہاد میں بسبب صغر سن کے پہیر دیا گیا میں حضرت سے سال جنگ خندق کے اس حال میں کہ میں پندرہ برس کا تہا پس اجازت دی مجکو یعنی جہاد میں جانیکی اسلیے کہ پندرہ برس حد بلوغ ہین پس کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ یہہ عمر فرق کرنیوالی ہی درمیان لڑنے والوں کے اور لڑکوں کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف عمر بن عبد العزیز نے جب یہہ حدیث سنی تو کلام مذکور فرمایا مراد اونکی یہہ ہی کہ جب پہونچے لڑکا پندرہ برس کو تو داخل ہو بیچ جماعت مجاہدین کے اور لکہا جاوے نام اوسکا دفتر میں اور جو اوس عمر کو نہ پہونچے وہ شمار کیا جاوے لڑکوں میں اور اس سے معلوم ہوا کہ حد بالغ ہونیکی پندرہ برس ہین ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَلٰثَةِ اَشْيَاءَ عَلٰى اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ رَدَّهُ اِلَيْهِمْ وَمَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يَرُدُّوْهُ وَعَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ ابْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِيْ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِيْهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جَعْفَرٌ بِنْتُ عَمِّيْ وَخَالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ بِنْتُ اَخِيْ فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ اَشْبَهْتَ خَلْقِيْ وَخُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حدیبیہ کے تین چیزوں پر اسپر کہ جو آجاوے حضرت کی پاس مشرکوں میں سے پہیر دیں اوسکو اونکی طرف اور جو آوے مشرکوں کی پاس مسلمانوں میں سے پہیر نہ دین مشرک اوسکو اور صلح کی اسپر کہ آویں حضرت مکہ میں اگلی سال یعنی مدینہ سے اور قضا کریں عمرہ اپنا اور ٹہہریں اوسمیں تین دن یعنی طاعت و استراحت کے لیے پس جب داخل ہوئے حضرت مکہ میں یعنی سال آئندہ اور ہوچکی مدت معینہ یعنی تین روز ارادہ کیا نکلنے کا حضرت نے یعنی مکہ سے پس لگی اونکی پیچہے بیٹی حمزہ کی پکارتی ہوئی ای چچا میرے ای چچا میرے پس ارادہ کیا پکڑنے اوسکا حضرت علی رض نے پس پکڑ لیا ہاتہہ اوسکا پس جہگڑے بیچ پرورش کرنے بیٹی حمزہ کی علی اور زید اور جعفر پس کہا حضرت علی رض نے یعنی پہلے لیا ہی اسکو اور وہ ہی بیٹی میرے چچا کی یعنی پس میں حقدار ہوں اوسکا اور کہا حضرت جعفر نے کہ یہہ بیٹی ہی میرے چچا کی اور خالہ اسکی میرے نکاح میں ہی اور کہا زید نے بہتیجی میری ہی پس حکم فرمایا ساتہہ لینی بیٹی حمزہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطی خالہ اوسکی کی کہ جعفر کے نکاح میں تہیں اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہی اور فرمایا واسطی حضرت علی کی کہ تو مجہسے ہی اور میں تجہسے ہوں یعنی مجہہ میں اور تجہہ میں کمال اخلاص ہی اور فرمایا واسطے جعفر کے کہ مشابہ ہی تو پیدایش میری میں اور خلق میرے میں اور فرمایا زید کو کہ تو بہائی ہمارا ہی اور محب ہمارا ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حدیبیہ نام ہی ایک جگہہ کا قریب مکہ کے جدہ کی طرف نو کوس یا دس کوس پس حضرت بنیت عمرہ کے مکہ کو تشریف لیجاتے تہے جب حدیبیہ میں پہونچے تو مشرکوں نے مکہ میں آنے نہ دیا اور صلح اسطرح ہوئی جیسے کہ ذکر کی گئی اور بیان مفصل اسکا باب الجہاد میں ہو گا انشاء اللہ تعالی اور حضرت حمزہ چچا تہے حضرت کی اور دودہ شریک بہائی بہی تہے کہ حضرت اور حضرت حمزہ نے ثوبیہ ابولہب کی لونڈی کا دودہ پیا تہا اسلیے حضرت حمزہ کی بیٹی نے حضرت کو چچا کہا اور حضرت جعفر بہائی تہے حضرت علی کے دس برس بڑے تہے عمر میں اور زید بن ثابت غلام آزاد اور متبنی تہے حضرت کے اور حضرت نے حضرت حمزہ اور زید میں بہائی چارہ کروایا تہا مانند اور صحابہ کے اسلیے زید نے حضرت حمزہ کی بیٹی کو بہتیجی کہا یہی وہ سبب جہگڑے کا تہا ہر ایک چاہتا تہا پرورش کرنا حضرت حمزہ کی بیٹی کا پس حضرت نے اونکی پرورش کرنے کے لیے خالہ کو حکم فرمایا اور اون تینوں صاحبوں کی تسلی و رفع رنج کے لیے کلمات مذکورہ فرمائی تا آزردہ نہوں ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهُ وِعَاءً وَثَدْيِيْ لَهُ سِقَاءً وَحِجْرِيْ لَهُ حِوَاءً وَاِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِيْ وَاَرَادَ اَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتِ اَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَنْكِحِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی عمرو بن شعیب

کہ نقل کی اوسنے اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ ایک عورۃ نے کہا یا رسول اللہ تحقیق بیٹا
میرا یہہ تہا پیٹ میرا واسطے اوسکے باسن یعنی مدت تک پیٹ مین رہا اور تہی چہاتی میری واسطے اوسکی مشک یعنی مدت تک اوس سے دودھ پیتا رہا اور گود
میری اوسکو لیے رہی ہی گہیری ہوئی یعنی مدت تک گود مین پلا اور تحقیق باپ اوسکے نے طلاق دی مجکو اور ارادہ رکہتا ہی چہین لینے اوسکا مجسے پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو لائق تر ہی ساتہہ پرورش کرنے اوسکی کے جب تک نہ نکاح کرے تو کسی سے نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف**
کہا طیبی نے کہ شاید یہہ لڑکا سن تمیز کو نہ پونہچا ہوگا اسلیے ماں کو حکم کیا اوسکی پرورش کرنیکا اور حدیث مابعد مین جو لڑکے کو اختیار دیا تہا وہ سن تمیز کو پہنچ چکا تہا اور
جبتک کہ نہ نکاح کرے تو الخ یہہ حدیث مطلق ہی اور علما نے مقید کیا ہی ساتہہ نکاح کرنے غیر محرم کے یعنی لڑکی کی غیر محرم سے اگر ماں غیر کے نکاح کرلے تو پہر اوسکو حق
پرورش نہین رہتا اور اگر محرم سے کرے جیسے لڑکی کی چچا سے تو اوسکو حق پرورش رہتا ہی بسبب قیام شفقت کی ع ح **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا لڑکے کو
درمیان اوسکی باپ کے اور ماں اوسکی کے نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** یعنی اختیار دیا کہ چاہے باپ پاس رہے اور چاہے ماں پاس اور یہہ لڑکا سن بلوغ کو پہنچ گیا تہا اسلیے اوسکو
اختیار دیا اور یہہ حضانت کی قبیل سے نہ تہا اور پہلی حدیث مین جو ذکر لڑکیکا گذرا وہ صغیر سن تہا اور تمیز نرکہتا تہا اور وہ حضانت کی قبیل سے تہا پس مقدم کیا ماں کو حضانت
مین اور حضانت مین لڑکے کو اختیار نہین ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک ہی ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ سَقَانِيْ وَنَفَعَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ
بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آئی ایک عورۃ پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی کہ لیجاوے بیٹے میرے کو اور حال یہہ ہی کہ پلاتا ہی مجکو اور نفع دیتا ہی مجکو یعنی اس عمر کو پونہچا ہی کہ منتفع ہوتی
ہون اوسکی خدمت سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہہ باپ تیرا ہی اور یہہ ماں تیری ہی پس پکڑلے ہاتہہ ان دونون مین سے جسکا چاہے پس پکڑا ہاتہہ
ماں اپنی کا پس لیگئی اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** هِلَالِ بْنِ اُسَامَةَ
عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ سُلَيْمَانَ مَوْلًى لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَارِسِيَّةٌ مَعَهَا ابْنٌ لَهَا وَقَدْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا
فَادَّعَيَاهُ فَرَطَنَتْ لَهٗ تَقُوْلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ رَطَنَ لَهَا بِذٰلِكَ فَجَاءَ زَوْجُهَا
وَقَالَ مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ ابْنِيْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَنِّيْ كُنْتُ قَاعِدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ
امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ زَوْجِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّذْهَبَ بِابْنِيْ وَقَدْ نَفَعَنِيْ وَسَقَانِيْ مِنْ بِئْرِ اَبِيْ عِنَبَةَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ مِنْ
عَذْبِ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَيْهِ فَقَالَ زَوْجُهَا مَنْ يُّحَاقُّنِيْ فِيْ وَلَدِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هٰذَا اَبُوْكَ وَهٰذِهٖ اُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ اَيِّهِمَا شِئْتَ فَاَخَذَ بِيَدِ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی ہلال بن اسامہ سے
کہ نقل کی ابی میمونہ سے کہ نام اوسکا سلیمان آزاد کیا ہوا کسیکا مدینہ والون میں سے تہا کہا اوسوقت مین بیٹہا ہوا تہا ساتہہ ابوہریرہ کے آئی اونکی پاس ایک عورۃ فارس
کی رہنے والی اوسکی ساتہہ تہا بیٹا اوسکا حال آنکہ طلاق دی تہی اوسکو اوسکی خاوند نے پس دعوی کیا خاوند بیوی نے اوس لڑکیکا پس باتین کین اوس عورۃ نے فارسی مین ابوہریرہ
سے کہتی تہی اے ابوہریرہ خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ لیجاوے میرے بیٹے کو پس کہا ابوہریرہ نے قرعہ ڈالو اسپر فارسی مین کلام کیا ابوہریرہ نے اوس عورۃ سے ساتہہ
اس مطلب کے پہر آیا خاوند اوسکا اور کہا کون جہگڑتا ہی مجسے بیچ مقدمہ بیٹے میری کی پس کہا ابوہریرہ نے یا الہی تحقیق مین نہین کہتا یہہ یعنی اپنی طرف سے
مگر کہ تحقیق تہا مین بیٹہا پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آئی حضرت کی پاس ایک عورت اور کہا یا رسول اللہ تحقیق خاوند میرا ارادہ رکہتا ہی یہہ کہ

لیجاوے

لیجاوی یعنی میری کو حال آنکہ نفع دیتا ہی وہ مجکو اور پلاتا ہی مجکو پانی ابو عنبہ کے کنوئیں سی اور کتاب نسائی میں یوں ہی کہ پلاتا ہی مجکو میٹھا پانی کہ باہر شہر کے ایک
ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اسپر پس کہا خاوند اوسکی نے کون ہی جھگڑتا مجسے بیچ بیٹے میرے کے پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اوس لڑکے کو کہ یہہ ہی باپ تیرا اور یہہ ہی ماں تیری پس پکڑلے ہاتھہ اون دونوں میں سی جسکا چاہی پس پکڑا اوسنے ہاتھہ
اپنی ماں کا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف ابو ہریرہ نے جو فارسی میں کلام کیا اس سی معلوم ہوا کہ بعضے صحابہ بسبب اختلاط عجمیوں
کی کچھ زبان اونکی سیکھہ گئے تھے اور یہہ لڑکا بھی بالغ تھا اور بالغ کو اختیار ہی چاہی الگ رہی چاہی ماں باپ کے پاس پس اوسکو حضرت نے اختیار
دیا اوسنے ماں کے پاس رہنا اختیار کیا اور دلیل اوسکے بالغ ہونے پر یہہ ہی کہ اتنا دور سے پانی لاتا تھا اور بچہ نابالغ نادان ہوتا ہی اوسکو کنوئیں پر جانے
سے منع کیا کرتے ہیں اکثر کہ خوف ہوتا ہی اوسکے گر پڑنیکا واللہ اعلم ع

کتاب العتق

کتاب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام کے ف
شرط آزاد کرنے کی یہہ ہی کہ آزاد کرنیوالا آزاد اور بالغ اور عاقل اور مالک ہو اور آزاد کرنا غلام کا مستحب اور کبھی ہوتا ہی گناہ جیسا کہ جب ظن غالب ہو کہ اوسکو
آزاد کرونگا اوسکو تو دارالحرب میں چلا جاویگا یا مرتد ہو جاویگا یا خوف ہو چوری اور فساد کا کریگا اور کبھی ہوتا ہی آزاد کرنا واجب مانند کفارہ کی اور کبھی
ہوتا ہی مباح مانند آزاد کرنیکی بعد کی خاطر سی یا زید کی ثواب پہنچانیکو لیے اور عبادت دو آزاد کرنا ہوتا ہی کہ ہو خالصا مسئلہ ع

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق رقبۃ مسلمۃ اعتق اللہ بکل عضو منہ
عضوا من النار حتی فرجہ بفرجہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آزاد کری بردہ کو مسلمان
آزاد کریگا اللہ یعنی نجات دیگا بدلے ہر عضو بردہ کی عضو آزاد کرنیوالے کو آگ دوزخ سی یہانتک کہ ستر اوسکیکو بدلے ستر اوسکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے ف بردہ مسلمان قید اسلام کی اسلیے لگائی کہ تا ثواب اوسکا زیادہ ہو اور ستر کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ وہ جگہ زنا کی ہی کہ وہ اکبر کبائر ہی بعد شرک
کے پس فرمایا کہ اوسکو بھی اللہ تعالی نجات دیتا ہی اور بعضے عالموں نے لکھا ہی کہ اس سی سمجھا جاتا ہی کہ غلام جو آزاد کری تو چاہی کہ خصی یا ستر کٹا ہو نہ
اور عورت عورت کو آزاد کری اور مرد مرد کو پس یہہ اولی ہی ع وعن ابی ذر قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل افضل قال ایمان
باللہ وجہاد فی سبیلہ قال قلت فای الرقاب افضل قال اغلاہا ثمنا وانفسہا عند اہلہا قلت فان لم افعل قال تعین صانعا او
تصنع لاخرق قلت فان لم افعل قال تدع الناس من الشر فانہا صدقۃ تصدق بہا علی نفسک متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر
سی کہا پوچھا میںنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسا عمل بہتر ہی فرمایا ایمان لانا ساتھہ اللہ کے اور جہاد کرنا اوسکی راہ میں کہا ابو ذر نے کہا میںنے کہ کونسا
بردہ آزاد کرنا بہتر ہی فرمایا وہ کہ بہت مہنگا ہو مول میں اور بہت پیارا ہو نزدیک مالک اوسکی کے کہا میںنے اگر نکرسکوں میں یعنی آزاد کرنا بسبب [illegible] کے
فرمایا مدد کر کام کرنیوالے کی یا بنادی واسطے اوسکے کہ نہیں بنا جانتا کہا میںنے پس اگر نکرسکوں میں فرمایا چھوڑ تو لوگوں کو برائی سی پس تحقیق
خصلت خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی اپنی نفس پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایمان کا بہتر ہونا تو ظاہر ہی کہ بغیر اوسکی کوئی عمل قبول
ہی نہیں اور جہاد بہتر ہی باعتبار اوسکی کہ سبب ہی تقویت دین اور غلبہ مسلمانوں کا اور نماز روزہ افضل ہی اور وجہ کہ مراد جہاد ہی مطلق مشقت
اوٹھانی ہی کہ شامل ہی اوس جہاد کو بھی اور طاعات کو بھی یعنی نفس پر مشقت اوٹھاوی ساتھہ کرنے عبادات کی اور ترک منہیات کی کہ اوسکو جہاد
اکبر فرمایا ہی پس حاصل جواب کا یہ ہوگا کہ بہتر عمل ہی ایمان لانا اور عمل کرنا مقتضا اوسکی جیسا کہ فرمایا قل امنت باللہ ثم استقم اور مدد
کر کام کرنیوالے کی مراد کام سی یہاں وہ چیز ہی کہ آدمی کی سبب معاش کی ہو اور افضل یہی ہی اسمیں حرفہ اور تجارہ یعنی مدد کر اوس کام کرنیوالے کی کہ
نہ کافی ہو کسب اوسکا اوسکی عیال کو یا ضعیف و عاجز ہو کام کرنے میں اور لانا مدد اخرق یعنی کاریگر نہ ہو اوسکو لوگ کہ کاریگر نہیں [illegible]

اور چہوڑ تو اثر نیعنی کسیکو برائی نہ پونہچا کہ یہہ برائی نہ پونہچانی بہی خیر کرنی ہی خصوصا وقت قدرت کی بدی پر ف مراد خیر تو امید ثبت بہ مرتبان
اور ظاہر عبارت یون تہا کہ فرماتی یہہ بہی خیر ہی کہ خیر کرتا ہی تو ساتہہ اوسکے لوگو نپر لیکن چونکہ خیر کرنی لوگونسی حقیقت مین خیر کرنی اپنی پر ہی کیونکہ
اوسکا اوسیکو پہنچتا ہی اسطرح فرمایا کہ خیر کرتا ہی ساتہہ اوسکی اپنی نفس پر ؑ ح **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ
قَالَ جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ قَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ
اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ اَوَلَیْسَا وَاحِدًا قَالَ لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِیْنَ فِیْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ
وَالْفَیْءُ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ
فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا آیا ایک گنوار پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کہا سکہلا مجہکو کوئی عمل کہ داخل کری بہشت مین یعنی ابتدا سنجات پائی ہوؤن کے ساتہہ فرمایا اگر کوتاہی کی تونی بیان کرنی مین تحقیق پہیلاؤ کیا تونی
سوال کو یعنی اگرچہ کلام مختصر کیا ولیکن سوال اور مطلب بڑی لمبی چوڑی کی یعنی بڑی بات پوچہی کہ وہ داخل ہونا بہشت کا ہی بعد ازان تعلیم کیا اوسکو وہ عمل آزاد کر
جان کو یعنی بردی کو اور خلاص کر بردے کو کہا اعرابی نی کیا نہین دونون ایک یعنی آزاد کرنا جان کا اور خلاص کرنا بردی کا کیا ایک نہین فرمایا نہین آزاد
کرنا جان کا یہہ ہی کہ تنہا او مستقل ہووے تو ساتہہ آزاد کرنے اوسکے کے اور خلاص کرنا بردی کا یہہ ہی کہ مدد کری تو اوسکی مول مین اور دی منحہ شیردار
اور مہربانی اور احسان کرنا بید ار ظالم پر کہ تجہپر ظلم کرتا ہو پس اگر نہ کرسکی تو یہہ پس کہلا کچہہ بہوکے کو اور پلا پیاسیکو اور حکم کر ساتہہ اچہی چیز کے اور منع کر
بری چیز سی پہر اگر نہ کرسکی تو یہہ پس بند کر اپنی زبان کو نیک سب چیزون سی سوای بہلائی کی نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف فرمایا نہین الخ
حاصل یہہ کہ آزاد کرنا جان کا یہہ ہی کہ تو خود اپنی بردی کو آزاد کری اور خلاص کرنا بردی کا یہہ کہ اور کی بردی کی آزاد ہونے مین سعی کری کہ مدد کری اوسکی مول
دینی مین یعنی ایک غلام کو اوسکی مالک نے لکہدیا کہ جب تو اتنی روپی مجکو ادا کریگا تو تو آزاد ہی اوس غلام کو کہتی ہین مکاتب اوس غلام کو پیسا دینا تاکہ اپنے
مالک کو ادا کری یہہ ہی سعی کرنی اور کی بردی کی آزاد ہونی مین اور منحہ سی مراد ہی اونٹنی یا بکری کہ محتاج کو دیتی ہین تاکہ اوسکی دودہ کی پشم سی منتفع ہو اور
وکوف کہتی ہین بہت دودہ والی کو پس بند کر تو زبان اپنی الخ اور مانند اسکی ہی یہہ حدیث من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت
اور مراد بہلائی سے وہ چیز ہی کہ جس مین ثواب ہو پس اس صورت مین مباح بہلائی نہین اور ظاہر یہی کہ مراد بہلائی سی یہان وہ چیز ہی کہ مقابل ہی برائی کے
پس اس صورت مین بہلائی شامل ہی مباح کو بہی والا نہین مستقیم ہوگا حصر ؑ ع مولانا **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰی مَسْجِدًا لِیُذْكَرَ اللّٰهُ فِیْهِ بُنِیَ لَهٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّةِ وَمَنْ اَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْیَتَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ
شَیْبَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص کہ بناوی مسجد یعنی چہوٹی یا بڑی تاکہ ذکر کیا جاوی اللہ کا اوسمین یعنی نہ نام و نمود کے لیے بنایا جاتا ہی اوسکی لیے محل بہشت مین
اور جو شخص کہ آزاد کری ایک نفس مسلمان کو ہوگا وہ نفس بدلا اوسکا آگ دوزخ سے یعنی سبب خلاصی اوسکی کا آگ دوزخ سے اور جو شخص کہ
بوڑہا ہوا یا بڑہا ہوا اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین یا حج مین یا طلب علم مین یا اسلام مین جیسا کہ ایک روایت مین ہی ہوگا وہ بڑہاپا اوسکی لیے
نور دن قیامت کی یعنی نجات پاویگا بسبب اوسکی تاریکیون او سدن کی سے نقل کی یہہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین ف یعنی ساتہہ اسناد
اپنی کے اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ مشکوۃ کو مصنف نے نہین پائی یہہ حدیث سوای شرح السنہ کی اور حدیث کی کتابون مین ؑ ع
الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری [illegible]

لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ وَلَا نُقْصَانٌ فَغَضِبَ وَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَقْرَأُ وَمُصْحَفُهُ مُعَلَّقٌ فِي بَيْتِهِ فَيَزِيدُ وَيَنْقُصُ فَقُلْنَا إِنَّمَا أَرَدْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَوْجَبَ يَعْنِي النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ أَعْتِقُوا عَنْهُ يُعْتِقِ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی غریف بیٹے دیلمی کی سے کہ کہا آیا مین واثلہ بیٹے اسقع کے پاس اور کہا مینے کہ بیان کر مجسے ایک حدیث کہ نہو اوسمین زیادتی اور نہ کمی پس غصہ ہوئی واثلہ اور کہا کہ تحقیق ایک تمہارا پڑہتا ہی قرآن یعنی شب و روز حال آنکہ قرآن اوسکا لٹکا ہوا ہوتا ہی اوسکی گہر مین یعنی جب شبہ واقع ہوکہین تو دیکہہ بہی سکتا ہی اوسمین اور باوجود اسکی زیادتی کمی ہوجاتی ہی یعنی پڑہنے مین از راہ سہو اور غلطی کی پس ہونا کمی زیادتی کا ضرور ہی کہ واقع ہوتی ہی باوجود ضبط و تکرار کے پس کہا ہمنی سوا اسکی نہین کہ ارادہ کیا تہا ہمنی حدیث کا کہ سنا ہو تمنی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا واثلہ نی کہ آئی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس بیچ مقدمہ ایک یار اپنی کی کہ واجب کیا تہا اپنی نفس پر یعنی آگ دوزخ کی کو بسبب قتل کرنے کی یعنی اپنی تئین یا کسی اور کو عمدا پس فرمایا حضرت نی آزاد کرو اوسکی طرف سی یعنی غلام آزاد کریگا اللہ بدلی ہر عضو غلام کی عضو اوس قاتل کا آگ سے نقل کی یہہ ابو داود نی ف غصہ ہوئی واثلہ الخ واثلہ رض یہہ سمجہی تہی کہ مراد غریف کی یہہ ہی کہ الفاظ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعینہ روایت کرین اوسپر وہ غصہ ہوئی اور کلام مذکور کہا پس غریف نے کہا کہ مراد ہماری یہہ ہی کہ روایت کرو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ معنی اوسکے متغیر نہون اگرچہ الفاظ مین کچہہ کمی زیادتی ہوجاوی اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے روایت کرنا حدیث کا ساتہہ معنون کے گو کہ الفاظ مین تفاوت ہو ح ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی سمرہ بیٹے جندب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ کا سفارش کرنی ہی کہ بسبب اوسکی خلاص کیجاوی گردن نقل کی یہہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی کسیکی غلام کو آزاد کروا دینا سفارش کر کر یا کوئی اپنی غلام کو قتل کیا چاہتا ہو یا مارتا ہو وہاں تا ہو اوسکو بچا دینا اور چہڑا دینا سفارش کر کر بہترین صدقہ کا ہی ع

بَابُ إِعْتَاقِ الْعَبْدِ الْمُشْتَرَكِ وَشِرَى الْقَرِيبِ وَالْعِتْقِ فِي الْمَرَضِ

یہ باب ہی بیچ بیان آزاد کرنے غلام مشترک کی اور خرید کرنی قرابتی کی اور آزاد کرنے کی بیماری کی حالت مین ف آزاد کرنے غلام مشترک کی یعنی اگر ایک غلام مشترک ہو دو آدمیون مین مثلا اور ایک شریک حصہ اپنا آزاد کردی تو دوسرا کیا کری اور اختلاف ہوا ہی آپس درمیان ابو حنیفہ اور صاحبین کے کہ آزاد کرنا متجزی ہوتا ہی جیسکہ آدہا آزاد ہو اور آدہا غلام رہی یا نہین امام ابو حنیفہ تو کہتی ہین کہ متجزی ہوتا ہی اور صاحبین کہتی ہین کہ متجزی نہین ہوتا اور متفرع ہوتی ہین اس اختلاف پر احکام مذکور ہون گے آگے اور خرید کرنی قرابتی کی کہ قرابتی بمجرد خرید کرنے کے آزاد ہوجاتا ہی بغیر اسکی کہ وہ آزاد کرے لیکن اختلاف اسمین ہی کہ کس قرابتی سی کون ہی بیان اسکا بہی آگی آوی گا اور آزاد کرنے کے بیماری مین کہ بیمار ہی اور آزاد کرے تو حکم اوسکا کیا ہی اسکا بیان بہی آگی ہوگا ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری حصہ اپنا غلام مین اور ہو واسطی آزاد کرنیوالے کے مال کہ پہنچتا ہو مول غلام کو یعنی قیمت باقی اوسکی کو قیمت کیا جاوی غلام بیچ باقی غلام اوسپر قیمت انصاف کی یعنی برابر بغیر کمی زیادتی کی پس دے جاوین اوسکے شریکون کو حصے اونکی اور آزاد ہوا اوسپر غلام اور اگر نہین مال اوسکی پاس پس تحقیق آزاد ہوا اوس سی جو کہ آزاد ہوا یعنی اور حصے شریکون کی ملک مین رہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ اگر معتق محتاج ہو تو حصہ شریک کا آزاد نہو جاویگا غلام اسپر اور ...

اگر معتق مفلس ہو تو جسقدر آزاد ہوا آزاد ہی اور جو کچھہ نہ آزاد ہوا غلام ہی ورآزادی اور بندگی متجزی ہوتی ہین اور تکلیف نہ دیا جاوے شریک ساتہہ آزاد کرنے حصے اپنے کے اور استسعا کیا جاوے غلام اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہی اور مذہب امام اعظم کا باوجودیکہ قائل ہین وہ ساتہہ تجزی آزادی اور بندگی کی یہہ ہی کہ اگر معتق غنی ہو تو حصہ شریک کا پہیر دے یا استسعا کرے شریک غلام سے یا آزاد کردے غلام کو اور اگر مفلس ہو تو حصہ شریک کا نہین پہیرا لیکن شریک یا استسعا کرے یا آزاد کردے اور ولا دونون کی لیے ہی اور صاحبین کہتے ہین کہ حالت تونگری میں معتق حصہ پہیر دے شریک کا اور حالت مفلسی مین استسعا کرے شریک غلام سے اور ولا معتق کی لیے ہوتا ہی بسبب نہ متجزی ہونے آزادی کے اور معنی استسعا کی یہہ ہین کہ غلام تکلیف دیا جاوے ساتہہ کمانے مال کے اور حاصل کرنے قیمت کی شریک کی لیے اور بعضون نے کہا کہ خدمت کرے غلام شریک کی بقدر اوسکے حصے کے کہ اوسکی ملک ہی وسیمین ۛ ح وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا فی عبد اعتق کلہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال استسعی العبد غیر مشقوق علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جو شخص کہ آزاد کرے حصہ اپنا غلام میں آزاد کیا گیا کل اوسکا یعنی معتق پر اگر ہو واسطے اوسکی مال یعنی اسقدر کہ پہونچے قیمت باقی غلام کی کو پس حصہ پہیر دیگا اوسکا پس اگر نہو واسطے اوسکے مال سعی کروایا جاوے غلام یعنی بیچ غیر اوسکے حصے کے کہ آزاد ہوئی اسحالت مین کہ نہ مشقت ڈالی جاوے اوسپر یعنی نہ تکلیف دیا جاوے ساتہہ اوسچیز کے دشوار ہو اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف صاحبین کا عمل اسپر ہی وعن عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستۃ مملوکین لہ عند موتہ لم یکن لہ مال غیرہم فدعاہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجزاہم اثلاثا ثم اقرع بینہم فاعتق اثنین وارق اربعۃ وقال لہ قولا شدیدا رواہ مسلم ورواہ النسائی عنہ وذکر لقد ہممت ان لا اصلی علیہ بدل وقال لہ قولا شدیدا وفی روایۃ ابی داود قال لو شہدتہ قبل ان یدفن لم یدفن فی مقابر المسلمین اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیے چہہ غلام اپنی وقت مرنے اپنے کے نہ تہا واسطے اوسکے مال سوای اون غلامون کے پہر بلایا اون غلامون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حصے کیے اونکے تین پہر قرعہ ڈالا درمیان اونکے پس آزاد کیے دو اور غلام رکہے چار اور فرمایا آزاد کرنیوالے کے حق مین کلام سخت یعنی عتاب کیا نقل کی یہہ مسلم نے اور نقل کی یہہ نسائی نے بیچ بدلے اوسکے کہا اس عبارت کو کہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا مین یہہ کہ نہ پڑہون مین نماز جنازہ اوسپر بجای اس عبارت کی وقال لہ قولا شدیدا اور بیچ روایت ابی داود کی یون ہی کہ فرمایا حضرت نے یعنی واسطے تہدید و تشدید کے کہ اگر حاضر ہوتا مین اوسکی جنازہ پر پہلے دفن کے تو نہ دفن کیا جاتا مسلمانون کے مقبرے مین ف آزاد کیے چہہ الخ یعنی حکم کیا کہ دو انمین آزاد ہین اور چار غلام ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ آزاد کرنا مرض الموت مین جاری ہوتا ہی تہائی مال مین بسبب متعلق ہونے حق وارثون کی ساتہہ مال اوسکے کے اور اسیطرح وصیت اور تصدق اور ہبہ اور مانند اونکے کے جاری ہوتی ہین تہائی مال مین اور کہا ابن الہمام نے کہ یہہ حکم حضرت نے اسلیے کیا کہ اکثر غلام اونکی زنگی ہوتے تہے اور وہ مساوی ہوتے تہے قیمت مین کہا نووی نے کہ کہا ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہوگا ہر ایک سے تہائی حصہ اور سعی کروایا جاوے باقی مین اور حضرت نے اوس شخص پر جو غصہ فرمایا بسبب کردہ جانے اس فعل اوسکے کے کہ واسطے سب غلامون کو آزاد کیا اور رعایت وارثون کی نکی اور نہ جاری کیا اوسکو تہائی سے بسبب شفقت و رحم کے اونپر اور اس بات سے معلوم ہوا کہ سنت کو فعل نا مشروع و ظلم پر بدکہہ سکتے ہین اور یہہ جو وارد ہوا ہی ذکر اموات کا مگر بالخیر یہہ غیر اس صورت کی ہی ع ح وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین بدلا اوتار سکتا کوئی لڑکا اپنی باپ کے احسان کا مگر واسطے اسکی کہ پاوے اوسکو غلام پس خرید کرے اوسکو اور آزاد کردے اوسکو نقل کی یہہ مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ باپ مجرد خریدنے کے آزاد نہین ہوتا جب تک آزاد کرے تو آزاد ہوتا ہی اصحاب ظواہر کا یہی مذہب

اور جمہور کے نزدیک بمجرد ملک میں آنیکے آزاد ہو جاتا ہی اور حدیث کہ اول دوسری فصل میں آتی ہی صریح ہی اسمیں اور اس حدیث کے یہی معنی ہیں کہا مظہر نے کہ فاء فیعتقہ میں سببیت کی ہی یعنی آزاد کری اوسکو بسبب خریدنے اوسکے پس نہیں احتیاج ہی بعد خریدنے کے اس کہنی کی کہ آزاد کیا میں نے بلکہ آزاد ہو جاتا ہی ساتھ نفس خریدنے کے ۞ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَقُولُ فَبَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ اور روایت ہی جابر سی یہہ کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر کیا غلام کو اور نہ تہا اوسکے پاس کچھہ مال سوا اوس غلام کی پس پہنچی یہہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا کون شخص ہی کہ خریدی اوسکو مجھسے پس خریدا اوسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھہ سو درہم کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہی پس خریدا اوسکو نعیم بن عبد اللہ عدوی نی آٹھہ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھہ سو درہم رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دی حضرت نی وہ درہم اوس شخص کو پہر فرمایا خرچ کر پہلی اپنی جان پر پس ثواب حاصل کر سبب اوسکی پہر اگر بچ رہی کچھہ پس خرچ کر اپنی اہل وعیال پر پس اگر بچ رہی اہل وعیال تیرے سے کچھہ پس واسطی ناتی داروں تیری کے ہی پہر اگر بچ رہی ناتی داروں تیرے سے کچھہ پس اسطرح اور اسطرح کہتا ہی راوی یعنی تفسیر کرتا ہی اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے اپنے اور داہنے اپنے اور بائیں اپنے یعنی اسقدر دے سائلوں کو کہ آگے اور داہنے اور بائیں تیرے جمع ہوں ف مدبر اوسی کہتی ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ بعد مرنے میرے کے یہہ آزاد ہی پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک جائز ہی بنا بر ظاہر اس حدیث کی اور امام اعظم رح فرماتے ہیں کہ مدبر دو طرحکا ہوتا ہی ایک مدبر مطلق اور دوسرا مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہی کہ کہے مالک اوسکا کہ بعد مرنے میرے کے یہہ آزاد ہی اور مدبر مقید وہ غلام ہی کہ کہی مالک اوسکا کہ اس بیماری میں اگر میں مرگیا تو یہہ آزاد ہی پس مدبر مطلق کا حکم یہہ ہی کہ نہیں جائز مالک کو نکالنا اوسکا اپنی ملک سی مگر ساتہہ آزاد کرنیکے یعنی نہ بیچنا اوسکا درست ہی اور نہ ہبہ کرنا لیکن آزاد کرنا اوسکا درست ہی اور جائز ہی خدمت کروانی اوس سی اور لونڈی ہو تو جائز ہی اوس سی صحبت کرنی مالک کو اور نکاح کر دینا اوسکا بغیر رضا اوسکی کے اور جب مالک مرجاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مالک کے تہائی مال میں سی اور اگر نہ نکل سکی تہائی میں تو بحساب تہائی کی آزاد ہوگا اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہی اور اگر پائی جاوی شرط یعنی وہ مرجاوی اوسی مرض میں تو وہ آزاد ہو جاتا ہی مانند آزاد ہونے مدبر مطلق کے پس اس حدیث میں وہ یہہ تاویل کرتے ہیں اس مدبر کو کہ حضرت نی بیچا وہ مدبر مقید ہوگا اور سب نسخوں میں ابن نحام ہی لکھا ہی علماء نے کہ یہہ غلط ہی اور صواب فاشتراہ النحام ہی اسلیے کہ مشتری نعیم ہی اور وہی نحام ہی یہہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ فرمایا تہا حضرت نے کہ داخل ہوا میں جنت میں پس سنی میں اوس میں نحمہ نعیم کے اور نحمہ کہتی ہیں آواز کو ۞ مولانا وملتقی ۞ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا رَحِمٍ مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سے کہ نقل کی سمرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ مالک ہو ذی رحم یعنی ناتیدار محرم کا یعنی نسب یا دودہ کی یا بیاہ کے یا ارث کی پس وہ آزاد ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف مثلا باپ نے بیٹی کو مول لیا کہ کسیکی ملک میں تہا یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بہائی نی بہائی کو مول لیا بمجرد مول لینے کی آزاد ہو جاتا ہی اور ذی رحم وہ ہی کہ قرابت ولادت کی رکہی یا بواسطہ رحم

کے ہی اور یہہ شامل ہی بیٹی کو اور باپ کو اور بھائی کو اور چچا کو اور بھتیجے کو اور سوا انکی کو اور محرم وہ کہ نکاح اوس سی جائز نہو پس چچا کا بیٹا اور
مانند اوسکی کا حکم گئی اس قید سی اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ آزاد ہونے اقربا کی جبکہ ملک میں آوین پس کہا اہل ظاہر نے کہ نہیں آزاد
ہوتا کوئی انمین سی بمجرد ملک مین آنیکے بلکہ ضروری ہی آزاد کرنا اور دلیل پکڑتی ہی اونہون نی ساتھہ حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوپر گذری ہی
جمہور علما کہتی ہین کہ حاصل ہوتی ہی آزادی اصول مین اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع مین اگرچہ نیچے کے درجے کے ہون بمجرد
ملک کے اور اختلاف کیا ہی سوا انکی مین پس کہا شافعی نی اور علما اونکے نے کہ نہین آزاد ہوتی سوا انکی ساتھہ ملک کے اور کہا مالک نے
کہ آزاد ہو جاتی ہین بھائی بھی اور ایک روایت اونسے یہ ہی کہ آزاد ہوتی ہین ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اونسے مانند مذہب شافعی کی ہی اور کہا
ابو حنیفہ نے کہ آزاد ہو جاتی ہین سب ذوی الارحام محرم ؛ مولانا و ت ح و ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ أَوْ بَعْدَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرمایا جسوقت کہ جنی لونڈی کسی مرد کی اوس مرد سی یعنی مالک اپنی سی پس وہ لونڈی آزاد ہو جاوے گی پیچھے مرنے اوسکے کے یا فرمایا بعد مرنے
اوسکے نقل کی یہہ دارمی نی ف یعنی جس لونڈی کی اولاد اوسکی مالک سے ہوئی بعد مرنے مالک کے وہ آزاد ہو جاتی ہی اور اوسکی زندگی مین آزاد نہین
ہوتی لیکن اوسکو بیچ بھی نہین سکتا اور بخشش سکتا ہی اور اسپر اجماع ہی علما کا اور جو روایت کہ برخلاف اسکی آئی ہی منسوخ ہی اور تفصیل اسکی حدیث
آئندہ مین آوی گی ؛ مولا ت ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ بِعْنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا
كَانَ عُمَرُ نَهَانَا عَنْهُ فَانْتَهَيْنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بیچین ہمنی مائین لڑکون کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین اور
حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت مین پھر جبکہ خلیفہ ہوی حضرت عمر رض منع کیا ہمکو بیچنی اونکی سے پس باز رہی ہم نقل کی یہہ ابوداود نی ف لڑکون
کی ماؤن سی مراد ہین لونڈیان کہ اپنے مالکون سے بچے جنین اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب حضرت کی عہد مین اور حضرت ابوبکر رض کے
عہد مین اونکو بیچتے تہے تو حضرت عمر نے کیون منع کیا جواب اسکا یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ منسوخ ہونا اسکا حضرت کی زمانہ مین عوام کو نہ پہنچا ہوگا
اور حضرت کو اونکی بیچنے کی خبر نہ پہنچی ہوگی پس بیچنا اونکا دلیل نہین ہوسکتا دلیل جب ہوتا کہ حضرت کو معلوم ہوتا اور حضرت جائز رکھتے اوسکو
اور احتمال یہہ بھی ہی کہ بیچنا اونکا حضرت کی زمانہ مین پہلی نسخ ہونے اوسکے کے اور حضرت ابوبکر رض بھی بسبب کم ہونے مدت خلافت کے
اور مشغول ہونے کے مہمات مین اوسپر مطلع نہوسکے بعد اوسکے منع کیا حضرت عمر رض نے اوس ہی سبب سے کہ پہنچی تہی اونکو نہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی اس سی ؛ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُ الْعَبْدِ لَهُ إِلَّا أَنْ
يَشْتَرِطَ السَّيِّدُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آزاد کری غلام کو اور غلام
کے پاس ہو مال پس مال غلام کا اوسکے مالک کے لیے ہی مگر یہہ کہ شرط کرلے مالک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف غلام مالک کسی کا
تو ہوتا ہی نہین اوسکا مال کیا ہوگا مراد یہہ ہی کہ مالک کے اذن سی جو اوسنی کسب و تجارت کی ہی اور اوس سی مال حاصل ہوا وہ ملک مالک کی ہی
اسلیے کہ غلام اور جو کچھ کہ اوس کے پاس ہی ملک مولی کی ہی یعنی یہہ گمان نکری کہ مال کہ غلام کے پاس ہی اور وہ آزاد ہوا اور مستحق مالکیت کا ہوا
اوسکی ملک ہو پس فرمایا کہ مال ملک مالک کی ہی اور غلام کو اوس سی بہرہ نہین مگر یہہ کہ کہدی مالک وقت آزاد کرنے کے کہ مال ملک غلام کی
ہی پس مال تصدق اور ہبہ ہوگا مالک کی طرف سی غلام کے لیے بعد آزاد ہونیکے ث وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ
شِقْصًا مِنْ غُلَامٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَيْسَ لِلّٰهِ شَرِيكٌ فَأَجَازَ عِتْقَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی الملیح

سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہہ کہ ایک شخص نے آزاد کیا ایک حصہ غلام مین سے پس ذکر کیا گیا یہہ روبرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا نہیں ہے اوسکے لیے
خدا کو کوئی شریک پس اجازت دی حضرت نے آزاد ہونے اوسکے یعنی حکم کیا ساتھہ آزاد ہونے ساری غلام کے نقل کی یہہ ابو داود نے
ف یعنی جو کام کہ خدا کے لیے کرین اور جنس عبادت سے ہو اوسمین اپنا حصہ شریک کرنا چاہیے پس آزاد کرنا بعض غلام کا اور بردہ رکہنا
بعض اوسکا مناسب نہیں اور آزاد ہونی اسکی یہہ بظاہر دلالت کرتا ہے اوپر نہ متجزی ہونی اعتاق کے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک معنی
اسکے یہہ ہین کہ حکم کیا اور رغبت دلائی حضرت نے ساتھہ آزاد کرنے ساری غلام کی ش ح وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ كُنْتُ مَمْلُوكًا لِأُمِّ
سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُعْتِقُكَ وَأَشْتَرِطُ عَلَيْكَ أَنْ تَخْدُمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتَ فَقُلْتُ إِنْ لَمْ تَشْتَرِطِي
عَلَيَّ مَا فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِشْتُ فَأَعْتَقَتْنِي وَاشْتَرَطَتْ عَلَيَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی سفینہ سے کہ کہا تہا مین ملک مین ام سلمہ کے یعنے ابتدا مین پس کہا ام سلمہ نے کہ آزاد کرتی ہون مین تجکو یعنی ارادہ کرتی ہون تیرے
آزاد کرنیکا اور شرط لگاتی ہون تجہہ پر یہہ کہ خدمت کرے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جبتک کہ زندہ رہے پس کہا مینے اگر نہ شرط کرتی تو مجہپر تو بہی جدا
ہوتا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جبتک کہ جیتا رہتا مین یعنی تیری شرط کرنے کی کیا حاجت ہی مین آپ حضرت کی خدمت کرنی سعادت جانتا
ہون پس آزاد کیا ام سلمہ نے مجکو اور شرط لگادی مجہپر خدمت حضرت کی نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف سفینہ غلام آزاد تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے کہا کہ غلام آزاد تہے حضرت ام سلمہ کے کہ بیوی تہین حضرت کی اونہون نے آزاد کیا شرط مذکور لگا کر اور سفینہ لقب
تہا اونکا اور نام اونکا تہا مہران یا رومان یا رباح اور سفینہ حضرت کی اور حضرت کی یارون کی خدمت کرتے تہے اور غزوات مین بوجہہ لوگون کے
اپنی پیٹہہ پر اوٹہاتے تہے اسی سبب سے سفینہ لقب اونکا ہوا کہ یعنی کشتی کی ہے یعنی جیسے کشتی بوجہہ اوٹہاتی ہے ویسے ہی یہہ بہی بار اوٹہاتے تہے اور
یہ ایک لشکر مین تہے کہ جنگل مین راہ بہول گئے ایک شیر پیدا ہوا اور انکے آگے آیا سفینہ نے کہا یا ابا الحارث مین سفینہ ہون غلام رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا پس شیر چاپلوسی اونکی کرنے لگا اور آگے انکے ہولیا تا بمنزل اونکو پونہچا دیا ش ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِرْهَمٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے اور اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ مکاتب غلام ہے
جبتک کہ باقی رہے بدل کتابت اوسکی سے ایک درہم یعنی مثلا نقل کی یہہ ابو داود نے ف مکاتب اوس غلام کو کہتے ہین کہ مالک اوسکو لکہہ دے کہ
اسقدر روپیا جب تو ادا کریگا تو آزاد ہے پس فرمایا کہ جبتک ایک درہم اوسپر باقی رہیگی غلام ہے جب سب روپیا بیباق کریگا تب آزاد ہوگا
یہہ نہیں ہے کہ بحساب روپون کے کہ پونہچائے ہین بعض اوسکا آزاد ہوجاتا ہے ش ح وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ام سلمہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی عورتون سے جسوقت کہ ہو نزدیک مکاتب ایک تمہاری کے اسقدر روپیا کہ تمام بدل کتابت
دے سکے پس چاہیے کہ پردہ کرے اوس سے یعنی ایک تمہاری کہ وہ مالکہ اوسکی ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگرچہ مکاتب
جبتک کہ تمام بدل کتابت نہین ادا کیا ہے غلام اور محرم ہے پردہ کرنا اوس سے لازم نہیں لیکن اگر اسقدر مال رکہتا ہے کہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے
تو اوس سے پردہ کرنا چاہیے از راہ تورع اور احتیاط کے اسلیے کہ جب قدرت رکہتا ہے ادا کی تو گویا بالفعل ادا کر چکا اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ خاص حکم
نے اپنی بیویون کے لیے فرمایا اسلیے کہ پردہ اونکا بڑا تہا بہ نسبت اور عورتون کے فرمایا اللہ تعالی نے لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ یعنی نہیں

تمام ہلاد اور ہورتون کے ع ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشْرَةَ دَنَانِيرَ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کہ مکاتب کیا اپنے غلام کو سو اوقیہ پر پس ادا کیے اوسنے سب مگر دس اوقیہ نہ ادا کیے یا کہا دس دینار نہ ادا کیے یعنی بجائے دس اوقیہ کے کہا دس دینار یہہ شک راوی ہی پہر عاجز ہو گیا ادا باقی سے پس وہ مکاتب غلام ہی نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ عاجز ہونا مکاتب کا ادا کرنے بعض بدل کتابت کی سے مانند عاجز ہونے اوسکی کے ہی کل سے پس پہنچتا ہی مالک کو فسخ کرنا کتابت اوسکی کا پس ہو جاویگا غلام جیسا کہ تہا اور دلالت کرتا ہی مفہوم قول فہو رقیق کا اسپر کہ جو کچھہ ادا کیا اوسنے اپنے مالک کو وہ اوسکے مالک ہی کا ہی ع ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ يُودَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ وَضَعَّفَهُ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوتا ہی مقدار اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سے نقل کی یہہ ابو داود اور ترمذی نے اور ایک روایت ترمذی کی میں یون ہی کہ فرمایا حضرت نے دیت دیا جاوے مکاتب ساتھہ حصہ اوس چیز کے کہ ادا کیا ہی بدل کتابت سے آزاد کی اور باقی دیت غلام کی اور ضعیف کہا اوسکو ترمذی نے **ف** مستحق ہو مکاتب الخ معنی اسکے یہہ ہین کہ جب ثابت ہو مکاتب کے لیے دیت یا میراث تو ثابت ہوگی واسطے موافق اوس چیز کے کہ آزاد ہوا اوس سے جیسے کہ اگر ادا کیا آدہا بدل کتابت پہر مر گیا باپ اوسکا اور حال یہہ ہی کہ وہ آزاد تہا اور کوئی اور وارث اوسنے چہوڑا نہین سوا اپنے مکاتب کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اوسکی آدہے مال کا یا آدہا بدل کتابت مکاتب نے ادا کیا تہا کہ اوسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدہی دیت آزاد کی اوسکے وارثون کو اور اوسکے مالک کو آدہی دیت غلام کی کہ آدہی قیمت اوسکی ہی مثلا کتابت کی تہی ہزار درہم پر اور قیمت اوسکی سو درہم ہی پس ادا کیے اوسنے پانسو درہم بعد ازان وہ مارا گیا تو غلام کے وارثون کے لیے ہی پانسو درہم کہ آدہی دیت آزاد کی ہی اور اوسکے مالک کو پچاس درہم دیے کہ آدہی قیمت اوسکی ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ مکاتب آزاد ہی بمقدار اوس چیز کے کہ ادا کی بدل کتابت سے اور اسپر عمل کیا ہی نخعی نے فقط اور کسی نے اسپر عمل نہین کیا اور یہہ حدیث باوجود ضعیف ہونے کے معارض ہی ساتھہ دونون حدیثون صحیح کے کہ عمرو بن شعیب سے اوپر گذرین کہ اونسے معلوم ہوا کہ وہ غلام ہی جبتک کہ باقی ہی اوسپر کچھہ بھی ع ح ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَنْ تُعْتِقَ فَأَخَّرَتْ ذٰلِكَ إِلَى أَنْ تُصْبِحَ فَمَاتَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَيَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ الْقَاسِمُ أَتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي هَلَكَتْ فَهَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے کہ اوسکی مان نے ارادہ کیا بردہ آزاد کرنیکا پہر دیر لگائی آزاد کرنے مین صبح تک پس مر گئی کہا عبد الرحمن نے پس کہا مینے قاسم بن محمد کو کہ کیا نفع کریگا میری مان کو یہہ کہ آزاد کرون مین اوسکی طرف سے پس کہا قاسم نے کہ آئے سعد بن عبادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ تحقیق مان میری مر گئی یعنی یکایک جیسے کہ ایک روایت میں آیا ہی پس کیا نفع کریگا اوسکو یہہ کہ آزاد کرون مین بردہ اوسکی طرف سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہان نفع کریگا نقل کی یہہ مالک نے **ف** قاسم پوتے ہین حضرت ابوبکر رض کے سات فقہا جو مدینہ منورہ مین مشہور تہے اونمین سے

ایک یہہ بھی ہی وہان نفع کریگا یعنی ثواب اوسکا اوسکو پہونچیگا اتفاق ہی علما کا کہ عبادۃ مالی کا ثواب میت کو پہنچتا ہی اور عبادۃ بدنی کی ثواب پہنچنے مین اختلاف
ہی اور صحیح یہہ ہی کہ اوسکا بھی ثواب پہنچتا ہی ع وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فِي نَوْمٍ نَامَهُ فَأَعْتَقَتْ عَنْهُ
عَائِشَةُ أُخْتُهُ رِقَابًا كَثِيرَةً رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی یحیی بن سعید سے کہ کہا وفات کیگئی عبد الرحمن بن ابی بکر وقت سونی کے کہ سوتے تھے اوڑ ان
یعنی ناگہان مرگئی پس آزاد کیی بہت سے بردے اونکی طرف سے حضرت عائشہ رض نے کہ بہن اونکی تہین نقل کی یہہ مالک نے ف سبب بردے آزاد کرنیکا یہہ تہا
کہ اونپر بردی آزاد کرنے کی تہی فرصت وصیت کی نپائی پس حضرت عائشہ رض نے اونکی طرف سے آزاد کیے اور یا یہہ کہ ناگہانی موت مین ایک طرح کا نقصان ہی
حضرت عائشہ غمگین ہوئین اور بہت سی بردے آزاد کیے تا تدارک اوس نقصان کا ہو ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرَى عَبْدًا فَلَمْ يَشْتَرِطْ مَالَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس شخص نے خریدا غلام اور نہ شرط کیا مال اوسکا یعنی جو اوسکی ساتھ تہا پس نہین حق اوسمین مول لینے والی کا یعنی اسلیے کہ مال جو اوسکی ساتھ ہی وہ ملک
مالک کی ہی نقل کی یہہ دارمی نی

بَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ

باب ہی بیچ بیان قسمون اور نذرون کے ف قسم کی تین قسمین
ہین ایک تو کہلاتی ہی غموس اور وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر گذشتہ پر یا حال پر جہوٹ قصدا جیسیکہ کہی قسم ہی مینی یہہ کام کیا تہا یا نکیا تہا یا کہا کہ زید کے ہاتھ مین ہزار
درہم ہین یا نہین اور واقع مین وہ کہنا اوسکا جہوٹ ہوا اور حکم اوس قسم کا یہی کہ گنہگار ہوتا ہی وہ اوسکا کہانیوالا اور نہین کفارہ آتا اوسمین مگر یہہ کہ توبہ کر
اور دوسری لغو وہ یہہ ہی کہ قسم کہاوی امر ماضی پر یا حال پر اوس حال مین کہ وہ گمان کرے کہ وہ امر اسیطرح ہی جسطرح کہ کہا اور ہو وہ امر خلاف
اوسکے مثلا کہی واللہ کیا مینے اسطرح حالانکہ نہ کیا تہا وہ امر اور وہ گمان کرتا ہی کہ کیا ہی یا دیکہا ایک شخص کو دور سی پس کہا واللہ کہ یہہ زید ہی پس
گمان کیا اوسکو زید حالانکہ وہ عمر تہا اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ امید ہی کہ نہین ماخوذ ہوگا اس قسم کا کہانیوالا اور تیسری ہی منعقدہ اور وہ یہہ ہی کہ قسم
کہاوی ایک کام کی کرنے پر یا نکرنے پر زمانہ آیندہ مین اور حکم اوسکا یہہ ہی کہ کفارہ واجب ہوتا ہی اگر خلاف قسم کی کری اور منعقدہ مین بعضی قسمین ایسی
ہوتی ہین کہ واجب ہوتا ہی پورا کرنا اونکا جیسی کہ قسم کہاوی کرنے فرائض پر یا ترک کرنی گناہون پر مثلا کہی قسم ہی اللہ کی مین ظہر کی نماز پڑہونگا یا
زنا کرنا چہوڑ دونگا تو ایسی قسم کا پورا کرنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی ایسی قسمین ہین کہ توڑنا اونکا واجب ہوتا ہی جیسی کہ قسم کہاوی کرنے گناہ
پر یا ترک کرنے واجبات پر تو اوسکا توڑ ڈالنا واجب ہوتا ہی اور اوسمین بعضی قسمین ایسی ہوتی ہین کہ بہتر ہوتا ہی توڑنا اونکا جیسیکہ قسم کہاوی کہ مین کسی
مسلمان سی ترک ملاقات کرونگا اور مانند اسکی کی اور سوا انکی اور قسمونکا پورا کرنا افضل ہی واسطی محافظت قسم کی اور برابر ہی واجب ہونی کفارہ مین
قصدا قسم کہانیوالا اور بہول کر قسم کہانیوالا اور وہ کہ زبردستی کیا جاوی قسم کہانی مین یا قسم کے توڑنے مین اور کفارہ قسم کا یہہ ہی کہ بردہ آزاد کری یا کہانا
کہلاوی دس مسکینون کو مانند ادا کرنے بردہ ظہار کے اور کہلانی اوسکی کے یا لباس دیوی دس مسکینون کو ہر ایک کو اسطرح کا کپڑا دیوے کہ ڈہانکے اکثر
بدن کو صحیح یہی ہی پس نہین کفایت کرتا دینا ازار کا پہر اگر عاجز ہو ایک اونمیں سی یعنی تینون چیزون مین سی ایک بہی نکرسکی وقت ادا کرنے کفارہ کے
تو تین روزی رکہے پی در پی اور نہین جائز ہی کفارہ دینا پہلی توڑنے قسم کی اور نہین کفارہ بیچ قسم کافر کے اگرچہ قسم توڑی حالت اسلام مین اور
نہین صحیح ہی قسم لڑکے کی اور دیوانہ کی اور سوتی کی اور حروف قسم کی یہہ ہین و ب ت جیسیکہ کہی واللہ یا باللہ یا تاللہ اور کبہی یہہ حروف مقدر ہوتے
ہین یعنی لفظون مین نہین ہوتی جیسی اللہ افعل یعنی واللہ افعل اور قسم ہوتی ہی ساتہہ لفظ اللہ کے یا ساتہہ کسی نام کے نامون اوسکی سی مانند رحمن اور رحیم
اور جو غیر ذالک کے اور نہین احتیاج ہی نیت کی مگر اون نامون مین احتیاج نیت کی ہی کہ وہ سوا اللہ تعالی کی اور کی بہی نام ہوتی ہین مانند علیم
اور حکیم کے یا قسم ہوتی ہی ساتہہ ایسی صفت کی صفات اللہ تعالی کی سی کہ قسم کہائی جاتی ہو ساتہہ اوسکے عرفا مانند عزت اللہ اور جلال اللہ

اور کبریا اللہ اور عظمت اللہ اور قدرت اللہ کے نہ ساتھہ اوس صفت کی کہ نہیں قسم کہائی جاتی ساتھہ اوسکی عرفا مانند رحمت اور علم اور رضا اور
غضب اور عذاب اللہ تعالی کی اور نہیں جائز ہی قسم کہانی غیر اللہ کی مانند باپ اور دادا اور قرآن شریف اور انبیا اور ملائکہ اور کعبہ اور نماز اور روزہ
اور حرم اور زمزم اور تمام شرائع کی اور مانند انکی کے اور لعمر اللہ قسم ہی اور اسیطرح قسم ہی یہہ سوگند خدا اور سوگند کہاتا ہون خدا کی اور اسیطرح
عہد اللہ اور میثاق اللہ اور قسم کہاتا ہون اور حلف کرتا ہون اور اشہد اگرچہ نکہی لفظ اللہ کا اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا مجہپر نذر ہی یا یمین ہی یا
عہد ہی اگرچہ نہ اضافت کری طرف اللہ کی اور اسیطرح قسم ہی یہہ کہنا کہ اگر کرون یہہ کام تو وہ شخص کافر ہی یا یہودی ہی یا نصرانی ہی یا بری
ہی اللہ تعالی سے اور نہیں ہوتا ہی مین کافر ساتھہ خلاف قسم ہونیکی برابر ہی کہ قسم کہائی زمانہ گذشتہ کی یا زمانہ آئندہ کی اگر ہو جانتا کہ یہہ قسم
ہی اور اگر ہو نزدیک اوسکی یہہ کہ یہہ کفر ہی ہو جائیگا اسبب سے کافر واسطے راضی ہونے اوسکی کے ساتھہ کفر کی اور نہیں ہی قسم یہہ کہنا کہ اگر کری وہ
شخص یہہ کام تو اوسپر غضب اللہ کا ہی یا لعنت اوسکی ہی یا وہ شخص زانی ہی یا چور ہی یا شراب پینے والا ہی یا کہانیوالا بیاج کا ہی اور اسیطرح
کہنا حق یا حق اللہ نہیں قسم لیکن اسمین خلاف کیا ہی ابو یوسف نے اور نہیں ہی یہہ قسم سوگند کہاتا ہون ساتھہ خدا کی یا ساتھہ طلاق بیوی کی اور
جو کوئی حرام کری اپنی ملک کو حرام نہیں ہوتی لیکن اگر مباح کریگا اوسکو تو اوسپر کفارہ آویگا مثلا کہ یہہ روٹی مجہپر حرام ہی پہر وہ حرام نہین
ہوتی لیکن جب کہاویگا تو کفارہ قسم کا دینا آویگا اور یہہ کہنا کہ سب حلال مجہپر حرام ہی تو واقع ہوتا ہی کہانی اور پینی پر اور فتوی اسپر ہی کہ
طلاق ہو جاتی ہی اوسکی بیوی پر اس کہنی سی بغیر نیت کی اور اسیکی مانند ہی یہہ کہنا کہ حلال اوسپر حرام ہی اور یہہ کہنا کہ جو کچہہ دائین ہاتہہ مین لون
اوسپر حرام ہی اور جو کوئی ملاوی ساتھہ قسم کی لفظ انشاء اللہ کا تو نہین حانث اوسپر نہی قسم نہوی اوسکی توڑنی سی کفارہ نہین دینا آتا کذا فی الملتقی
الابحر اور نذر اوسکو کہتی ہین کہ واجب کری اپنی نفس پر اوس چیز کو کہ نہین واجب لکہا ہی بعضی علمائی کہ اجماع کیا ہی مسلمانون نی اسپر کہ صحیح ہی ماننا نذر کا
اور واجب ہی پورا کرنا اوسکا اگر ہو نذر طاعت اور اگر نذر ہو گناہ نہین منعقد ہوتی نذر اوسکی نزدیک شافعی اور جمہور علما کی اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام احمد نی کہ لازم آویگا اوسمین کفارہ قسم کا موجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لا نذر فی معصیۃ وکفارتہ کفارۃ یمین کذا فی المرقات اور
ملتقی مین لکہا ہی کہ جسنی نذر کی مطلق یا معلق ساتھہ ایسی شرط کی کہ ارادہ کرتا ہی ہونی اوسکا جیسی کہ اگر شفی اللہ مریضی او رپائی جاوی شرط لازم
ہی پورا کرنا اوسکا اور اگر معلق کری نذر کو ساتھہ ایسی شرط کی کہ نہ ارادہ کری ہونی اوسکا تو اختیار رکہتا ہی چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی پورا کری
اوسکو مثلا کہا تہا کہ اگر زنا کرون تو بردہ آزاد کرون پس چاہی کفارہ قسم کا دی اور چاہی بردہ آزاد کری انتہی اور مسائل نذر کی فتاوی عالمگیری مین
مفصل مذکور ہین جسکو تفصیل اوسکی دیکہنی منظور ہو اوسمین سی دیکہی اب ایک بات بڑی فائدی کی لکہی جاتی ہی کہ جاننا اوسکا ہر ایک کو ضرور
ہی وہ یہہ ہی کہ نذر یعنی منت ماننی کسی کی سوا اللہ کی جائز نہین نہ نبی کی نہ فرشتی کی نہ ولی کی اور کسیکی چنانچہ مولانا محمد اسحق صاحب ارشاد اللہ
شرفائی مائۃ مسائل مین اونچاسوین سوال کا جواب کتابون معتبرہ سی لکہا ہی از انسکی کہ شیخ المنفعت آوردہ شد ہی بابت حرمت نذر لغیر اللہ
سی وہ یہان نقل کیا جاتا ہی کہ نذر کرنی اسطرح کہ اگر حاجت میری خدا تعالی بر لاوی تو فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد اور جنس نظام ملکی پہونچا کی
پہونچاونگا مین درست نہین ہی کیونکہ نذر کرنے خدا تعالی کی کتنی ایک شرطین ہین اگر سب متحقق ہون تو نذر صحیح ہوتی ہی انہین میں سے
ہوتی ایک یہہ کہ جو چیز کہ اپنی ذمہ پر نذر کرتا ہی شرعا جنس اوسکی سی واجب بالذات ہی اگر کوئی نذر کری مریض کی عیادہ کرنیکی نذر اوسکی صحیح نہوتی
اسلیے کہ اوسکی جنس سی شرعا واجب نہین دوسری یہہ کہ جو چیز نذر کری قسم عبادت مقصودہ سے ہو نہ وسیلہ عبادت دوسری کا جیسی وضو وغیرہ کہ نذر
اسکی بہی صحیح نہین ہوتی تیسری یہہ کہ فی الحال یا فی المآل وہ چیز واجب اوسپر نہو جیسی نماز پنجگانہ چوتہی یہہ کہ جو چیز نذر کری وہ گناہ نہو چنانچہ یہہ

شرطیں فتاوی عالمگیری میں لکھی ہیں پس اس سے معلوم ہوا کہ اسطرح نذر کرنی کہ فلانی ولی کی مزار پر اسقدر نقد یا کھانا پکا کر پہونچاؤنگا صحیح نہیں ہے کہ پہونچانا نقد وطعام کا کسی جگہ عبادت نہیں لیکن ہاں اگر اسطرح کہیگا کہ اگر حاجت میری حق تعالی بر لادیگا تو فلانی ولی کی مزار کے خدام فقیروں کو کھلاؤنگا نذر صحیح ہوگی اور پورا کرنا اوسکا لازم ہوگا لیکن تخصیص کرنی خدام فقرا مزار ولی کی بیچ وفا نذر کے لازم نہیں جس فقیر کو دیگا نذر ادا ہوجائیگی اور اگر اسطرح کہے کہ اگر حاجت میری برآویگی تو واسطے فلانی ولی کے یا بنام فلانی ولی کے اسقدر طعام یا اسقدر نقد ہے پس اسطرح نذر کرنی باطل ہے بالاجماع اور کھانا اوس طعام کا حرام ہے چنانچہ بحر الرائق میں لکھا ہے

وَاَمَّا النَّذْرُ الَّذِیْ یَنْذُرُہٗ اَکْثَرُ الْعَوَامِّ عَلٰی مَا ھُوَ مُشَاھَدٌ کَاَنْ یَکُوْنَ لِاِنْسَانٍ غَائِبٌ اَوْ مَرِیْضٌ اَوْ لَہٗ حَاجَۃٌ ضَرُوْرِیَّۃٌ فَیَاْتِیْ بَعْضَ

اور نذر جو مانتے ہیں اکثر عوام اسطرح پر کہ دیکھی جاتی ہے جیسیکہ ہو واسطے آدمی کے غائب یا بیمار یا اوسکو ہو حاجت ضروری پس آوے بعضے

مَزَارَاتِ الصُّلَحَاءِ فَیَجْعَلُ سِتْرَہٗ عَلٰی رَاْسِہٖ وَیَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ فُلَانُ اِنْ رُدَّ غَائِبِیْ اَوْ عُوْفِیَ مَرِیْضِیْ اَوْ قُضِیَتْ حَاجَتِیْ فَلَکَ مِنَ

مزارات صلحا میں پھر گردانے پردہ اوسکا اپنے سر پر اور کہے اے سید میرے فلانے اگر آوے غائب میرا یا عافیت دیجاوے بیمار میرا یا روا کیجاوے حاجت میری ہیں واسطے تیرے

الذَّھَبِ کَذَا اَوْ مِنَ الْفِضَّۃِ کَذَا اَوْ مِنَ الطَّعَامِ کَذَا اَوْ مِنَ الْمَاءِ کَذَا اَوْ مِنَ الشَّمْعِ کَذَا اَوْ مِنَ الزَّیْتِ کَذَا فَھٰذَا النَّذْرُ بَاطِلٌ بِالْاِجْمَاعِ

سونا اسقدر ہے یا چاندی اسقدر یا کھانا اسقدر یا پانی اسقدر یا شمع اسقدر یا زیت اسقدر پس یہ نذر باطل ہے بالاجماع

لِوُجُوْہٍ مِنْھَا اَنَّہٗ نَذْرٌ لِمَخْلُوْقٍ وَالنَّذْرُ لِلْمَخْلُوْقِ لَا یَجُوْزُ لِاَنَّہٗ عِبَادَۃٌ وَالْعِبَادَۃُ لَا تَکُوْنُ لِمَخْلُوْقٍ وَمِنْھَا اَنَّ الْمَنْذُوْرَ لَہٗ مَیِّتٌ وَ

کئی سبب سے ایک تو یہ کہ نذر مخلوق کی ہے اور نذر مخلوق کی جائز نہیں اسلیے کہ نذر عبادت ہے اور عبادت نہیں ہوتی واسطے مخلوق کے اور دوسرا سبب یہ ہے کہ جسکی نذر مانی ہے وہ میت ہے

الْمَیِّتُ لَا یَمْلِکُ وَمِنْھَا اِنْ ظَنَّ اَنَّ الْمَیِّتَ یَتَصَرَّفُ فِی الْاُمُوْرِ دُوْنَ اللّٰہِ فَاعْتِقَادُہٗ بِذٰلِکَ کُفْرٌ اَللّٰھُمَّ اِلَّا اَنْ یُّقَالَ یَا اللّٰہُ

میت مالک ہوتا نہیں اور تیسرا سبب یہ ہے کہ اگر گمان کیا کہ میت تصرف کرتا ہے امور میں سوا اللہ تعالی کے تو اعتقاد کرنا اوسکا بیچ حق میت کے کفر ہے یا الہی کچھ نہیں مگر یہ کہ کہا جاوے اے اللہ

اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ اِنْ شَفَیْتَ مَرِیْضِیْ اَوْ رَدَدْتَ غَائِبِیْ اَوْ قَضَیْتَ حَاجَتِیْ اَنْ اُطْعِمَ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ السَّیِّدَۃِ

میں نے نذر مانی تیری کہ اگر شفا دیگا تو بیمار میرے کو یا پھیریگا تو غائب میرے کو یا روا کریگا تو حاجت میری کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر بی بی

نَفِیْسَۃَ اَوِ الْفُقَرَاءَ الَّذِیْنَ بِبَابِ الْاِمَامِ الشَّافِعِیِّ اَوِ الْاِمَامِ اَبِی اللَّیْثِ اَوْ اَشْتَرِیْ حُصُرًا لِمَسَاجِدِھِمْ اَوْ زَیْتًا لِوُقُوْدِھَا

نفیسہ کے ہیں یا کھلاؤنگا میں ان فقیروں کو کہ دروازہ پر ہیں امام شافعی کے یا امام ابی اللیث کے یا خریدونگا میں بوریا اونکی مسجدوں کے لیے یا تیل واسطے انکی روشنی کے

اَوْ دَرَاھِمَ لِمَنْ یَّقُوْمُ بِشَعَائِرِھَا اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ مِمَّا یَکُوْنُ فِیْہِ النَّفْعُ لِلْفُقَرَاءِ فَالنَّذْرُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِکْرُ الشَّیْخِ اِنَّمَا ھُوَ بَیَانُ

یا درہم دونگا اونکی مسجدوں کے شعار قائم کرنیوالوں کو اور سوا اوسکے اور چیز ہے کہ ہو اوس میں نفع واسطے فقرا کے پس نذر واسطے اللہ عز وجل کے ہی اور ذکر کرنا شیخ کا نہیں مگر واسطے بیان

مَحَلِّ لِصَرْفِ النَّذْرِ لِمُسْتَحِقِّیْہِ الْقَاطِنِیْنَ بِرِبَاطِہٖ اَوْ مَسْجِدِہٖ اَوْ جَامِعِہٖ فَیَجُوْزُ بِھٰذَا الْاِعْتِبَارِ اِذْ مَصْرِفُ النَّذْرِ

جگہ خرچ کرنے نذر کے واسطے مستحقوں نذر کی کہ رہنے والے ہیں شیخ کی خانقاہ میں یا مسجد میں یا جامع مسجد اوسکی میں پس جائز ہے باعتبار اسواسطے کہ جگہ خرچ کرنے نذر کے

الْفُقَرَاءُ وَقَدْ وُجِدَ الْمَصْرِفُ وَلَا یَجُوْزُ اَنْ یُّصْرَفَ ذٰلِکَ لِغَنِیٍّ غَیْرِ مُحْتَاجٍ وَلَا لِشَرِیْفِ النَّسَبِ لِاَنَّہٗ لَا یَحِلُّ لَہٗ

فقرا ہیں اور تحقیق پائی گئی جگہ خرچ کی اور نہیں جائز یہ کہ خرچ کرے یہ واسطے تونگر غیر محتاج کے اور نہ واسطے شریف النسب کے اسلیے کہ نہیں حلال واسطے اوسکے

الْاَخْذُ مَا لَمْ یَکُنْ مُحْتَاجًا وَلَا لِذِیْ نَسَبٍ لِاَجْلِ نَسَبِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا وَلَا لِذِیْ عِلْمٍ لِاَجْلِ عِلْمِہٖ مَا لَمْ یَکُنْ فَقِیْرًا

لینا اسکا جبتک کہ نہو محتاج اور نہ واسطے صاحب نسب کے بسبب نسب اوسکے جبتک کہ نہو فقیر اور نہ واسطے صاحب علم کے بسبب علم اوسکے جبتک کہ نہو فقیر

وَلَمْ يَثْبُتْ فِي الشَّرْعِ جَوَازُ التَّصَرُّفِ لِلْأَغْنِيَاءِ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى حُرْمَةِ النَّذْرِ لِلْمَخْلُوقِ وَلَا يَنْعَقِدُ وَلَا يَشْتَغِلُ الذِّمَّةُ بِهِ وَاَنَّهُ

اور نہیں ثابت ہوا شرع میں جائز ہونا تصرف کا اغنیا کیلیے واسطے اجماع کی اوپر حرام ہونے نذر کے مخلوق کیلیے اور نہیں منعقد ہوتی وہ نذر اور نہیں مشغول ہوتا ذمہ ساتھ اوسکے اور تحقیق

حَرَامٌ بَلْ سُحْتٌ فَلَا يَجُوزُ لِخَادِمِ الشَّيْخِ اَخْذُهُ وَلَا اَكْلُهُ وَلَا التَّصَرُّفُ فِيهِ بِوَجْهٍ مِنَ الْوُجُوهِ اِلَّا اَنْ يَكُونَ

حرام ہی بلکہ سحت پس نہیں جائز خادم شیخ کو لینا اوسکا اور نہ کہانا اوسکا اور نہ تصرف کرنا اوسمین کسیطرح مگر یہہ کہ ہو

فَقِيرًا وَلَهُ عِيَالٌ فُقَرَاءُ عَاجِزُونَ عَنِ الْكَسْبِ وَهُمْ مُضْطَرُّونَ فَيَاْخُذُونَهُ عَلَى سَبِيلِ الصَّدَقَةِ الْمُبْتَدَاَةِ وَاَخْذُهُ

خادم فقیر اور واسطے اوسکی عیال و اطفال ہون فقیر عاجز کسب سے اور وہ ہون بیقرار بہوک کے مارے پس لین وہ اوسکو بسبیل صدقہ ہی کے اور لینا اوسکا

اَيْضًا مَكْرُوهٌ مَالَمْ يَقْصِدْ بِهِ النَّاذِرُ التَّقَرُّبَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَصَرْفَهُ اِلَى الْفُقَرَاءِ وَيَقْطَعُ النَّظَرَ عَنْ نَذْرِ الشَّيْخِ

بہی مکروہ ہے جبتک کہ نہ قصد کری نذر ماننے والا نزدیکی حاصل کرنے طرف اللہ تعالی کی اور خرچ کرنا اوسکا طرف فقیروں کے اور قطع نظر کرے نذر شیخ کی سے

فَاِذَا عَلِمْتَ هٰذَا فَمَا يُؤْخَذُ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالشَّمْعِ وَالزَّيْتِ وَغَيْرِهَا وَيُنْقَلُ اِلٰى ضَرَائِحِ الْاَوْلِيَاءِ تَقَرُّبًا اِلَيْهِمْ

پس جب جانا تو نے تو یہہ جو کچھہ کہ لیا جاتا ہی درہموں سے اور شمع سے اور تیل وغیرہ سے اور نقل کیا جاتا ہی طرف قبروں اولیا کی واسطے نزدیکی حاصل کرنیکے

فَحَرَامٌ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ مَالَمْ يَقْصِدُوْا بِصَرْفِهَا الْفُقَرَاءَ الْاَحْيَاءَ قَوْلًا وَاحِدًا انْتَهٰى وَكَذَا فِي النَّهْرِ وَالدُّرِّ

پس حرام ہی ساتھہ اجماع مسلمانوں کے جبتک کہ نہ قصد کرین خرچ کرنا اوسکا فقرا زندوں پر اتفاق ہی علما کا اسپر تمام ہوا کلام بحر الرائق والی کا اور اسیطرح نہر فائق اور در مختار ہی

تمام ہوا کلام مولانا صاحب کا اب جواب ایک سوال کا کہ اسی باب مین مولوی رشید الدین خان مرحوم نے لکہا ہی وہ بہی بہت مفید ہی ہم سوال

کو لکہا جاتا ہی سوال طعام کہ نذر و نیاز بزرگون کی مقرر کرتے ہین کرنا اور کہانا اوسکا درست ہی یا نہین اور درست ہی تو کسطرح

درست ہی اور بعضی نذر بشرط برآید کار کری او بعضی بلا شرط کرتے ہین اسمین کچھہ فرق ہی یا نہین جواب بیچ نذر و نیاز کی کہ لوگ بنام

بزرگون کو دیتے ہین فرق ہی نذر تو شرع مین عبارت ہی واجب کرنی ایک چیز غیر واجب کے سے اوپر نفس اپنے کی چنانچہ جامع الرموز مین

لکہا ہی النذر ایجاب علی النفس ما لیس علیہا بالقبول اور امام رازی نے تفسیر کبیر مین بیچ تفسیر کریمہ او نذرتم من نذر کے فرمایا ہی النذر

ما الزمہ الانسان علی نفسہ انتہی تفسیر مختصر نذر کی تو یہہ ہی اور تفصیل اوسکی کتب فقہ اور اصول فقہ مین ہی اور نیاز لفظ فارسی ہی اوسکی کئی

معنی ہین از انجملہ ایک معنی اسکی ہین تحفہ درویشان کذا فی البرہان القاطع اور جب معنی دونوں لفظوں کی دریافت ہوئے تو اب حکم شرعی

ان دونوں کا سننا چاہیے پس جاننا چاہیے کہ نذر غیر خدا کی لیے جائز نہین اور اگر کوئی نذر غیر خدا کی مانی تو منعقد نہین ہوتی اور لینا اور کہانا اوسکا

بموجب روایات فقہ کی ناروا ہی یہہ ہی حکم نذر لغیر اللہ کا آدم بہ بیان نیاز بزرگان پس چونکہ ابہی معلوم ہو چکا کہ لفظ نیاز کی معنی تحفہ درویشان

ہین اور وہ برو صلہ ہی پس اگر کوئی کسی بزرگ زندہ کو کچھہ بطریق نیاز یعنی بر و صلہ اور تحفہ کے دیوے تو وہ نیاز جائز اور اون بزرگ کو

کہانا اوس چیز کا جائز ہی اسیطرح اگر نیاز کسی بزرگ مردہ کی کری کہ یعنی فاتحہ اور پہونچانے ثواب اوس چیز کے اوسکو ہی یہہ نیاز جائز اور حکم

کہانے اوس چیز کے تفصیل ہی اور وہ یہہ ہی کہ اگر دینے والے نیاز کے نے بزرگون مردہ کو پہونچانا ثواب صدقہ یا کوئی کا اونکو ارادہ

کیا ہی تو کہانا اوس چیز کا اغنیا کو جائز نہین اور اگر پہونچانا ثواب اباحت یا کوئی کا واسطے عام مومنون کی ارادہ کیا ہی تو کہانا

اوسکا ہر ہر ایک کو جائز ہی غنی ہو یا فقیر اور حاصل یہہ کہ جو کچھہ کہ لوگ نذر بزرگون کی از راہ نزدیکی حاصل کرنیکے اون سے یا اون

برائی ایک کام کی متعلق کرکر کرتی ہین بموجب روایات مرقومۃ الصدر کی وہ نذر ناجائز اور کہانا اوسکا ناروا ہی اور جو کچھہ کہ نیاز اونکی نہ بطور نزدیکی حاصل کرنیکے

اور شہر

اوسنی اور معلق ساتھ کسی کام کو کرتے ہیں بلکہ اول اوس چیز کو از راہ نزدیکی حاصل کرنیکی اللہ تعالی سے دیتے ہیں اور ثواب اوسکا کسی بزرگ کو بخشتے ہیں کہانا اوسکا اغنیا کو درصورتیکہ نیت پونہچانی ثواب صدقہ نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو جائز نہیں اور درصورتیکہ نیت اوسکی پونہچانے ثواب اباحت نافلہ کی کسی بزرگ کو ہو کہانا اوسکا اغنیا اور فقرا کو جائز ہی اور اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ نیاز بزرگوں کی محض بطور پونہچانے ثواب کے اونکو جائز ہی اور ساتھ نیت نزدیکی حاصل کرنیکی اون سے جائز نہیں اور جائز نہیں ہی واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیے اپنے نفس پر خواہ وہ واجب کرنا مطلق ساتھ ایک کام کی ہو اور خواہ بدون اوسکی ایسی کہ یہہ نذر ہی اور نذر سوا خدا کی کسی کی لیے روا نہیں پس واضح ہوا کہ واجب کرنا ایک چیز کا واسطے غیر خدا کی اپنے نفس پر خواہ معلق ساتھ کسی کام کی ہو خواہ بدون اوسکی یہہ واجب کرنا دونوں طرح جائز نہیں اور نیاز بزرگوں کی کہ واجب کرنا ایک چیز کا اونکی لیے اپنے نفس پر واسطے اون بزرگ کے نہو جائز ہی بلکہ مستحسن ہی اور اوسکی کہانی میں جو تفصیل ہم اوپر ذکر کر چکے انتہی اور دلیل الصالحین میں لکہا ہی کہ نذر نہیں ہوتی مگر واسطے اللہ سبحانہ کی پس جس نے نذر کی واسطے کسی نبی کی انبیا علیہم السلام میں سے یا کسی ولی کی اولیا میں سے نہیں لازم آتا اوسپر کچہہ پہر اگر دیوی وہ چیز کسی کو آدمیوں میں سے اسی نیت پر تو نہیں جائز ہی لینا اوسکا اور اگر ہو طعام نہیں حلال کہانا اوسکا اور ہو جانور ذبح کیا پس وہ مردار ہی اور اگر کہاویں وہ بسم اللہ کر کر کافر ہوں سب اور اگر نذر کری اللہ تعالی کی پہر کہاویں لوگ اور بخشیں ثواب اوسکا کسی آدمی کو تو یہہ جائز ہی

الفصل الاول فصل ہی عن ابن عمر قال اکثر ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحلف لا ومقلب القلوب رواہ البخاری

روایت ہی ابن عمر رض سے کہ کہا اکثر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم قسم کہاتے یوں نہیں قسم ہی پہیرنیوالی دلوں کی نقل کی یہہ بخاری نے ف دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ جائز ہی قسم کہانی ساتھ صفات اللہ تعالی کی ع : وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی منع فرماتا ہی تمکو اس سے کہ قسم کہاؤ تم اپنے باپوں کی جو شخص ہو قسم کہانیوالا پس چاہیے کہ قسم کہاوے اللہ کی یعنی ساتھ ناموں اور صفتوں اوسکی کی یا چپ رہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف باپ کی قسم سے منع کرنا بطریق مثال کہ ہی اور مراد یہہ ہی کہ سوا اللہ تعالی کی اور کسی قسم نہ کہایا کرو اور خاص باپ کو ذکر اسلیے کیا کہ عادۃ ہی لوگوں کی کہ باپ کی قسم بہت کہایا کرتے ہیں اور سوا اللہ تعالی کی اور کی قسم کہانی سے اسلیے منع کیا کہ قسم مختص ہی ساتھ ذات باری تعالی کی بسبب کمال عظمت اوسکی کی پس نہ شایان کیا جاوے ساتھ اوسکی غیر اوسکا آیا ہی ابن عباس رض سے کہ قسم کہاؤں میں اللہ تعالی کی سو بار پہر توڑ ڈالوں میں اوسکو بہتر ہی اس سے کہ قسم کہاؤں میں غیر اللہ کی پہر پورا کروں اوسکو اور اللہ سبحانہ کو سزاوار ہی یہہ کہ قسم کہاوے جسکی چاہی اپنی مخلوقات میں سے واسطے آگاہ کرنے کی اپنی بزرگی پہ پہر اگر کہا جاوے کہ یہہ حدیث مخالف ہی اس قول حضرت کی افلح وابیہ یعنی اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نے باپ کی قسم کہائی ہی تو جواب اوسکا یہہ ہی کہ یہہ واقع ہوا پہلے وارد ہونے نہی کی یا بسبب عادۃ کی بغیر قصد کی زبان سے نکل گیا ہو نو ع ومولانا وعن عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم رواہ مسلم و اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قسم کہاؤ بتوں کی اور نہ اپنے باپوں کی نقل کی یہہ مسلم نے ف ایام جاہلیت میں لوگ بتوں کی اور اپنے باپوں کی اکثر قسم کہایا کرتے تہے بعد اسلام لانیکی حضرت نے منع کیا اس سے تا کہ ہوشیار رہیں اور بسبب عادت قدیم کی انکی زبان پر وہ قسمیں جاری نہوں ع وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزی فلیقل لا الہ الا اللہ ومن قال لصاحبہ تعال اقامرک فلیتصدق متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوے اور کہے اپنی قسم میں کہ قسم کہاتا ہوں لات وعزی کی کہ نام بتوں کی ہیں پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جس شخص نے کہا واسطے یار اپنے کی آ تو جوا کہیلیں ہم تجہسے پس چاہیے کہ تصدق کرے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف کہی لا الہ الا اللہ یعنی توبہ کرے طرف اللہ تعالی کی اور اسکی دو معنی ہین ایک تو یہہ کہ اگر جاری ہون نام لات وعزی کی کسی مسلم کی زبان پر از راہ
کے بحسب عادت سابق کی تو وہ کہی لا الہ الا اللہ از راہ کفارہ اون الفاظ کی اسلیے کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی فان الحسنات یذہبن السیئات پس یہہ توبہ ہو گی
غفلت سی اور دوسرے یہہ کہ جاری ہون نام لات وعزی کی زبان پر بقصد تعظیم اونکی کی تو یہہ کفر و مرتد ہونا صریح ہی پس کہی لا الہ الا اللہ واسطی تجدید ایمان کے
پس یہہ تو معصیت سی ہو گی ور تصدق کرے یعنی کچہہ اپنے مال مین سی سے دے تا کفارہ اوس کہنے کا ہو اور بعضون نے کہا کہ سے دے اوس مال کو کہ ارادہ رکہتا ہی جوا کہیلنے کا
ساتہہ اوسکی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بلا دی کسیکو طرف کسی گناہ کی تو کفارہ اوسکا تصدق ہی پس کیا ہی حال اوسکا کہ جو کہیلی ع وعن ثابت بن الضحاک
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی ملۃ غیر الاسلام کاذبا فھو کما قال ولیس علی ابن ادم نذر فیما لا یملک ومن قتل
نفسہ بشیء فی الدنیا عذب بہ یوم القیمۃ ومن لعن مؤمنا فھو کقتلہ ومن قذف مؤمنا بکفر فھو کقتلہ ومن ادعی دعوی کاذبۃ
لیتکثر بھا لم یزدہ اللہ الا قلۃ متفق علیہ اور روایت ہی ثابت بن ضحاک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوے کسی دین کی
کہ سوا اسلام کی ہی جہوٹی پس وہ ہوتا ہی جیسا کہا اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر نذر او سچیز مین کہ نہین مالک اور جو شخص کہ مار ڈالی اپنی تئین ساتہہ کسی چیز کی یعنی چہری
وغیرہ سی دنیا مین عذاب کیا جاویگا ساتہہ اوس چیز کے دن قیامت کی یعنی مثلا چہری سی مارا تہا تو قیامت کو چہری اوسکی ہاتہہ مین دینگی اور وہ مارتا رہیگا اپنی تئین اوس سے
ہمیشہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی اور جو شخص کہ لعنت کرے کسی مسلمان کو پس وہ مانند قتل کرنے اوسکی کی ہی یعنی اصل گناہ مین اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مرد
مسلمان کو ساتہہ کفر کی پس وہ مانند قتل اوسکی کی ہی یعنی اسلیے کہ تہمت کرنی ساتہہ کفر کے اسباب قتل سی ہی پس ہو گی تہمت کرنی ساتہہ کفر کی مانند قتل کے اور جو
شخص کہ کرے دعوی جہوٹا تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت نہین زیادہ کرتا اوسکو اللہ مگر کمی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کسی دین اسلام کے
کہی اگر مین یہہ کام کرون تو یہودی ہون یا نصرانی ہون یا بیزار ہون دین اسلام سی یا پیغمبر سی یا قرآن سی اور جہوٹ اسمین یہہ ہی کہ مثلا پہر کری اوس کام کو
اسلیے کہ قسم واسطی منع کرنیکے فعل سی ہوتی ہی کہ نکری پس سچ تو اوسکا یہہ ہی کہ نکرے وہ کام اور اگر کری تو جہوٹا ہوگا پس جو کہ جہوٹا ہو گا تو ویسا ہی ہوگا
کہ جو کہا ہی یعنی یہودی اور نصرانی اور بیزار دین اسلام سی ظاہر اسحدیث سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اسطرح کی قسم کہانیوالا کافر ہو جاتا ہی بیچ قسم کہانے کے
یا بعد قسم توڑنی کی بسبب باطل کرنے حرمت اسلام کے اور راضی ہونی کی ساتہہ کفر کے اور شاید کہ مراد ساتہہ اسکی تہدید اور مبالغہ ہی وعید مین حکم اسکا کہ
ہو جاتا ہی یہودی وغیرہ پس گویا کہ فرمایا کہ وہ مستحق عذاب کا ہوتا ہی مانند یہود وغیرہ کے اور نظیر اسکی یہہ قول حضرت کا ہی من ترک الصلوۃ فقد کفر اسکے
بہی یہی معنی ہین کہ تارک نماز مستحق ہوتا ہی عذاب کافر کا پہر اسطرح کا کلام عرف شرع مین قسم ہوتا ہی اور لازم آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنے قسم کے نہین
پس مذہب ابی حنیفہ رح اور بعضی علما کا تو یہہ ہی کہ یہہ قسم ہی اور واجب آتا ہی کفارہ ساتہہ توڑنے اسکے اور دلیل انکی ہدایہ وغیرہ مین لکہی ہی
اور مالک اور شافعی نی کہا کہ یہہ قسم نہین ہی اور نہ لازم آتا ہی کفارہ اسمین لیکن کہنے والا اوسکا گنہگار ہوتا ہی سچا ہو اسمین یا جہوٹا اور در المختار مین لکہا ہی
صحیح یہہ ہی کہ اسطرحکا قسم کہانیوالا کافر نہین ہوتا برابر ہی کہ معلق کری اوسکو ساتہہ زمانہ گذری ہوئی کی یا زمانہ آیندہ کی اگر ہو اوسکی اعتقاد مین یہہ قسم اور
اگر ہی وہ جاہل اور اوسکی اعتقاد مین یہہ ہی کہ کافر ہوجاتا ہی جہوٹی قسم کہانیوالا زمانہ گذشتہ کی یا ساتہہ مباشر شرط کے زمانہ آیندہ مین تو کافر ہو جاتا ہی
دونون صورتون مین واسطی راضی ہونی اوسکی کے ساتہہ کفر کے انتہی اور نہین لازم ہوتی ابن آدم پر الخ جیسی کہ کہی اگر شفا پاوی بیمار میرا تو فلانا غلام
آزاد کرون اور وہ غلام اوسکی ملک مین ہی نہین تو لازم نہین ہوتا پورا کرنا اوس نذر کا اگرچہ داخل ہو اوسکی ملک مین بعد اسکی بخلاف اسکی کہ معلق
کرے آزادی کو ساتہہ ملک کے کہ کہی اگر خریدون مین یا مالک ہون اوسکا تو وہ آزاد ہی پس اسصورت مین آزاد ہو جاویگا غلام بعد خریدنے کے اوس
ملک مین آنی کی اور تاکہ حاصل ہو بسبب اوسکی مال بہت یہہ اشارہ ہی طرف علت دعوی کی باعتبار اکثر کی اور قید نہین ہی کہ جزا مرتب ہو اوپر

بغیر قصد تکبر کی اور یہی بات جاری ہوتی ہی بیچ دعوی کرنے احوال و فضائل و کمالات کی بقصد تکبر جاہ و مرتبہ کی نزدیک عوام کی جیسا کہ بعضے
اور متصنع طریقت کی کرتے ہیں اعاذنا اللہ من ذلک ق ع ح وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی واللہ ان
شاء اللہ لا احلف علی یمین فاری غیرھا خیرا منھا الا کفرت عن یمینی واتیت الذی ھو خیر متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں قسم خدا کی اگر چاہی اللہ نہ قسم کہاونگا کسی چیز پر پہر دیکہوں میں خلاف اوسکا بہتر اوس سے
مگر کہ کفارہ دوں میں قسم اپنی سی اور کروں میں وہ چیز کہ وہ بہتر ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف حاصل یہہ کہ اگر قسم کہاوں میں ایک کام پر کہ کرونگا
اوسکو حالانکہ کرنا اوسکا بہتر ہو تو قسم توڑ ڈالونگا اور کرونگا اوس کام کو اور کفارہ قسم کا دونگا اور مثال اوسکی آگی مذکور ہوگی ق ع ح وعن
عبد الرحمن بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عبد الرحمن بن سمرۃ لا تسال الامارۃ فانک ان اوتیتھا
عن مسالۃ وکلت الیھا وان اوتیتھا عن غیر مسالۃ اعنت علیھا واذا حلفت علی یمین فرایت غیرھا خیرا منھا فکفر عن
یمینک وائت الذی ھو خیر وفی روایۃ فات الذی ھو خیر وکفر عن یمینک متفق علیہ اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبد الرحمن نہ مانگ تو سرداری کہ یہہ کام تجہی حاکم کریں پس تحقیق تو اگر دیا جاویگا سرداری مانگنے
سی تو سونپا جاویگا طرف اوسکے اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی مدد دیا جاویگا اوس پر اور جس وقت قسم کہاوی تو کسی چیز پر پہر دیکہی تو خلاف
اوسکا بہتر اوس سی پس کفارہ دی قسم اپنی کا اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور ایک روایت میں یوں ہی کہ کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی اور کفارہ دی قسم
اپنی کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف نہ مانگ سرداری الخ یعنی سرداری امر دشوار ہی نہیں ادا کر سکیگا حق اوسکا مگر بعضے آدمی
پس نہ مانگ اوسکو حرص نفس سی ایسا نہو کہ اگر تو مانگیگا اوسکو تو سپرد کیا جاویگا طرف اوسکی اور نہیں مدد کریگا تیری اللہ اوس سرداری پر اور اسصورت میں تمام
شر و فساد پیدا ہوینگی اور اگر دیا جاویگا سرداری بن مانگی تو مدد کریگا اللہ تیری اوس پر پس ہر صورت میں راستی تیری سب امور کی ہوگی اور کر تو وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی
اگر قسم کہاوی گناہ پر مثلا کہی کہ نماز نہیں پڑہونگا یا فلانی کو مار ڈالونگا یا اپنی باپ سی کلام نہیں کرونگا تو واجب ہی کہ قسم کو توڑ ڈالی اور کفارہ دی قسم اپنی کا اور اگر
قسم کہاوی ایک چیز پر کہ خلاف اوسکا اولی ہی اوس سی جیسی قسم کہاوی کہ میں اپنی بیوی سی صحبت نہیں کرونگا ایک مہینہ یا مانند اسکی تو توڑ ڈالنا اوسکا
افضل ہی اور باقی اقسام اسکی ابتدای باب میں ذکر ہو چکی ہیں اور پہلی اور دوسری روایت میں فرق یہہ ہی کہ پہلی روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ دے پہلے
قسم توڑنے سے اور دوسری روایت سی سمجہا جاتا ہی کہ کفارہ بعد قسم توڑنیکے دے اور دونوں امر جائز رکہتی ہیں دینا کفارہ کا پہلی قسم توڑنے
سی لیکن شافعی یہہ کہتی ہیں کہ اگر کفارہ ادا کرے ساتہہ روزی کے پہلے قسم توڑنے کے نہیں جائز اور اگر غلام آزاد کری یا کہانا کہلاوی یا لباس دی پہلے قسم توڑنے
تو جائز ہی اور امام اعظم کے نزدیک پہلی قسم توڑنے سے مطلق کفارہ دینا نہیں جائز وہ کہتی ہیں کہ جن حدیثوں میں تقدیم کفارہ کی سمجہی جاتی ہی اونمیں واو مطلق
جمع کے لیے ہی ق ع ح وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من حلف علی یمین فرای خیرا منھا فلیکفر
عن یمینہ ولیفعل رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قسم کہاوی کسی چیز پر پہر دیکہی یعنی خلاف
اوسکا بہتر اوس سی تو چاہیی کہ کفارہ دی اپنی قسم کا اور کری یعنی خلاف اوسکا نقل کی یہہ مسلم نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ لان یلج احدکم بیمینہ فی اھلہ اثم لہ عند اللہ من ان یعطی کفارتہ التی افترض اللہ علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اللہ کی البتہ اصرار کرنا یعنی ہمیشہ کرنا ایک تمہارا ساتہہ قسم اپنی کے بیچ مقدمہ اہل اپنی کی گناہ میں زیادہ
ہی اوسکو نزدیک اللہ کے قسم توڑنے اور کفارہ دینے اوسکی سی جو کہ فرض کیا اللہ نے اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی اگر چہ قسم توڑ

مین بھی باعتبار ظاہر کے بہتک حرمت نام خدا تعالی کی ہی درمیان گمان قسم کہانیوالی کی بھی اسمین گناہ ہی لیکن بیچ اسکے قسم کے کہ لازم کرے فوت
ہونے حق اہل وعیال کو گناہ زیادہ ہی حاصل مضمون اس حدیث کا بھی مانند مضمون پہلی حدیثون کی ہی کہ بر تقدیر ہونے بہلائی کے خلاف قسم مین
قسم کا توڑنا اور کفارہ کا دینا لازم ہی ؎ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم تیری واقع ہوتی ہی اوپر چیز کہ سچا جانی تجکو صاحب تیرا یعنی قسم
دینے والا نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یعنی معتبر بیچ ہونے قسم کے نیت اوس شخص کی ہی کہ قسم دیتی تجکو اور ارادہ رکہی وہ اور معتبر نہین نیت
قسم کہانیوالی کی اور توریہ اور تاویل اوسکی اور یہہ اس صورت مین ہی کہ قسم دینی والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اوسکا بسبب توریہ کی جیسی کہ بیچ صورت
قسم دینی قاضی و نائب اوسکی کی مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو یا کوئی قسم دینی والا نہو تو مضایقہ نہین ہی توریہ مین خصوصا کہ اوسمین نفع کسیکا ہو مانند
کہنی خلیل الرحمن علیہ السلام کی سارہ کو کہ یہہ بہن میری ہین بارادہ بہن اسلام کے تا ہاتہہ اوس ظالم کی سی اوسکو خلاص کرین ؎ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے قسم ہوتی ہی اوپر نیت قسم دینی والی کی نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ عَائِشَةَ** قَالَتْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْ
اَيْمَانِكُمْ فِيْ قَوْلِ الرَّجُلِ لَا وَاللّٰهِ وَبَلٰى وَاللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَقَالَ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَائِشَةَ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا اوتاری گئی یہہ آیۃ نہین پکڑتا تمکو اللہ ساتہہ لغو کی بیچ قسمون تمہاری کی بیچ حق کہنی آدمی کی لا واللہ و بلی واللہ
نقل کی یہہ بخاری نی اور شرح السنۃ مین روایت کی گئی ہی یہہ ساتہہ لفظ مصابیح کی اور کہا شرح السنۃ مین کہ پونہچائی ہی یہہ حدیث بعضی راویون
نی حضرت عائشہ سی حضرت تک **ف** یعنی عادت عرب کی ہی کہ اپنی کلام کرنے مین اکثر کہتی ہین لا واللہ یعنی قسم ہی اللہ کی نہی یہہ کام نہین کیا اور
قسم ہی اللہ کی ہانہی یہہ کام کیا ہی اور اوکی کہنی مین ارادہ قسم کا نہین رکہتی بلکہ بقصد تاکید کلام کی اسطرح اونکی زبان پر جاری ہوا کرتا ہی پس اس سے
قسم نہین منعقد ہوتی اور اسکو قسم لغو کہتی ہین لغو کی معنی ہین لغت مین کلام بیہودہ کہنا امام شافعی نی اسپر عمل کیا ہی کہ اونکی نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ صادر ہو
بلا قصد زمانہ ماضی کی یا مستقبل کے اور ہمارے نزدیک قسم لغو وہ ہی کہ قسم کہاوی ایک چیز پر بگمان اسکی کہ وہ حق ہی اور واقع مین ایسا ہو نہین چنانچہ بیان
مفصل اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ؎ **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا بِاللّٰهِ اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قسم کہاؤ تم اپنی باپون کی اور نہ اپنی ماؤن کی اور نہ بتون کی اور قسم کہاؤ تم اللہ کی مگر
اسحال مین کہ ہو تم سچے یعنی زمانہ گذشتہ مین یا آیندہ مین نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا سنا مینی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسنی قسم کہائی غیر اللہ کی پس تحقیق شرک کیا اوسنی نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** یعنی قسم کہائی
غیر اللہ کی اسحال مین کہ اعتقاد رکہتا ہی اوسکی تعظیم کا اوسنی شرک جلی یا خفی اسلیے کہ اوسنی شریک کیا اوسکو ساتہہ اللہ تعالی کے بیچ
تعظیم کی کہ مخصوص تہی ساتہہ اوسکی اور یہہ جو یہان رسم ہی کہ از راہ محبت اور عزیز ہونی کسیکی اوسکی قسم کہاتی ہین مانند قسم کہانی بیٹی
یا اوسکی سر یا جان کی یہہ بھی خالی گناہ سی نہین اگرچہ شرک نہو اور اگر قسم نکل گئی زبان سی بلا قصد بحسب عادۃ کی مانند لا و بابی کی تو شرک و
گناہ نہین ؎ ع مولانا **وَعَنْ بُرَيْدَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِالْاَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

والنسائی اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قسم کہاوی امانت کی پس نہیں وہ ہم میں سی نقل کی ابو داؤد
اور نسائی نے ف یعنی جسنے قسم کہائی نری امانت کی بغیر اضافت کرنے کے طرف اللہ تعالی کی پس وہ ہمارے تابعین میں سے نہیں ہی اسلیے کہ یہہ اہل کتاب
کی عادات سے ہی اور قسم غیر اللہ کی ہی اور بعضون نے کہا کہ مراد رکہی حضرت نے امانت سے فرائض یعنی نہ قسم کہاو تم نماز و روزہ و حج اور مانند اسکی کی اور نہ مقرر
نہیں کفارہ ہی اس قسم میں سبکی نزدیک اور اگر قسم کہاوے امانت اللہ کی تو اکثرون کی نزدیک اسمین بہی کفارہ نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہہ
قسم ہی واجب ہوتا ہی کفارہ اس قسم کے توڑنے سے اسلیے کہ یہہ اللہ تعالی کی صفات سے ہی اسواسطے کہ امین اسماء الہی سے ہی یا مراد امانت
اللہ سے کلمہ توحید ہی ع ق ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ
كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہی میں بیزار ہوں اسلام سے یعنی اگر کیا ہو مینے ایسا یا نہ کیا ہو مینے ایسا پس اگر ہو جہوٹا پس وہ ایسا ہی جیسا اوسنے کہا
اور اگر ہی سچا پس ہرگز نہ پہریگا طرف اسلام کے ثابت نقل کی یہہ ابی داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف یعنی اگر کوئی قسم
کہاوی اسطرح کہ اگر مینے یہہ کام کیا ہو تو میں اسلام سے بیزار ہوں پس اگر وہ شخص اسمین جہوٹ کہتا ہی یعنی واقع میں وہ بات کی تہی پس ہوگا
وہ اسلام سے بیزار اسمین مبالغہ ہی بیچ منع کرنے کی اس قول سے اور اگر وہ سچا ہی یعنی واقع میں اوسنے نہیں کی تہی وہ بات تو اسصورت میں بہی خالی
گناہ سے نہیں کہ ایسی قسم کہانی مسلمانکو سجا ہی مولانا وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اجْتَهَدَ
فِي الْيَمِينِ قَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي الْقَاسِمِ بِيَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
مبالغہ کرتے قسم کہانے میں فرماتے نہیں قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابو القاسم کی اوسکی ہاتہہ میں ہی نقل کی ابو داؤد نے ف نہیں یعنی نہیں غیر اوسکے جو
یہ ذکر کی گئی تاکہ شامل ہو قسم نفی و اثبات کو اور ابو القاسم کنیت شریف حضرت کی ہی اور اس عبارتمین تاکید و مبالغہ اسسبب سے ہی کہ یہہ عبارت اللہ
رقت ہی اور بکمال قدرت اللہ تعالی کی اور مسخر ہونا نفس مبارک حضرت کی ع ق ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہی قسم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جسوقت کہ قسم کہاتے
لا و استغفر اللہ نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف قسم کہانا اس عبارہ کا بسبب بہت قسم کی ہی اسلیے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ بخشش چاہتا ہوں اللہ سے
اگر ہوا امر برخلاف اسکی جو کہ یہہ کہنا مضبوط کرتا ہی کلام و مطلب کو بیچ حکم قسم کے ہی ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
ذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قسم کہاوی کسی چیز پر اور کہی
انشاء اللہ تعالی یعنی متصل قسم سے پس نہیں ہی حنث اوسپر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ذکر کیا ترمذی نے
ایک جماعت کو کہ ٹہرائی ہی اونہون نے یہہ حدیث ابن عمر پر ف حنث کی معنی ہیں گناہ اور خلاف کرنا قسم کا یعنی اگر متصل قسم کے
انشاء اللہ کہی تو وہ قسم نہیں ہوتی تا حنث اوسپر مترتب ہو حاصل یہہ کہ نہ وہ قسم ہوتی ہی اور نہ اوسکی توڑنے سے کفارہ لازم آتا ہی اور اسیطرح
انشاء اللہ متصل کہنا مانع ہی منعقد ہونی تمام عقود کی سے یہی مذہب اکثر علما کا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا اور ابن عباس کی نزدیک کہنی انشاء اللہ
منفصل کا بہی یہی حکم ہی اور حد متصل ہونی کی یہہ ہی کہ اور کلام میں مشغول نہو جب بعد قسم کی اور کلام میں مشغول ہوا اور پہر انشاء اللہ کہا تو متصل
نہوا وہ منفصل ہی اور بعضون نے حد اتصال کی اور اور بہی کچہہ بیان کی ہی جو چاہی مرقات میں دیکہہ لے ع ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَّاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ یَاْتِیْنِی ابْنُ عَمِّیْ فَاَحْلِفُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ قَالَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ روایت ہی ابی الاحوص عوف بن مالک سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی مالک سے کہ کہا کہا مینی یا رسول اللہ خبر دیجیی مجکو حال چچا کے بیٹی میری کے سے آتا ہون مین اوسکی پاس اسحال مین کہ مانگتا ہون مین اوس سے یعنی کچھہ مال پس نہین دیتا وہ مجکو اور نہین سلوک کرتا مجھسے پہر محتاج ہوتا ہی وہ طرف میری اور آتا ہی میری پاس اور مانگتا ہی مجسے اور تحقیق قسم کہائی مینی یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو یعنی کچھہ اور نہ سلوک کرونگا اوس سے یعنی واسطی جزاء عمل اوسکی کے کہ آپ نہین دیتا اور مجسے مانگتا ہی پس حکم فرمایا مجکو یہہ کہ کرون وہ چیز کہ وہ بہتر ہی یعنی اوسکو دون بہی اور سلوک بہی کرون اوس سے اور کفارہ دون اپنی قسم کا نقل کی یہہ نسائی نی اور ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہا مالک نے کہ کہا مینی یا رسول اللہ آتا ہی میری پاس بیٹا چچا میری کا پس قسم کہاتا ہون مین یہہ کہ نہ دونگا مین اوسکو اور نہ سلوک کرونگا مین اوس سے فرمایا کہ کفارہ دے قسم اپنی کا یعنی بعد توڑنے قسم کے

بَابٌ فِی النُّذُوْرِ

باب ہی بیچ بیان نذرون کے ف پہلی باب مین مصنف حدیثین قسمون اور نذرون کی لایا اور اس باب مین حدیثین فقط نذرون ہی کی لایا ہی اور لفظ نذر کا جمع باعتبار اقسام نذور کے لایا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی ابی ہریرہ اور ابن عمر رض سے کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نذر مانو تم اسلیے کہ نذر نہین دور کرتی تقدیر سے کسی چیز کو اور سوائے اسکی نہین کہ نکالا جاتا ہی بسبب نذر کے بخیل سے یعنی کچھہ مال نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سخی دیتا ہے خدا کی نام پر بہ اختیار خود بلا واسطہ نذر کی اور بخیل کا یہہ کام ہی کہ کہتا ہی اگر خدا مجکو یہہ چیز دیگا تو اوسکی نام پر اسقدر دونگا اس حدیث سے بعضون نی دلیل پکڑی ہی کہ نذر ماننی بالکل مکروہ ہی کہا قاضی نی کہ عادۃ لوگون کی یہہ ہی کہ متعلق کرتی ہین نذر کو اوپر حاصل ہونی منافع کی اور دور ہونے ضررون کے پس منع کیا آنحضرت صلعم نی اس سے اسلیے کہ یہہ کام بخیلون کا ہی اسواسطی کہ سخی جب ارادہ کرتا ہی نزدیکی حاصل کرنیکا اللہ تعالی سے تو جلدی کرتا ہی وسمین اور کرتا ہی اوسکو فی الحال اور بخیل کا دل نہین چاہتا کہ ہاتہہ سے کچھہ دی مگر مقابلہ مین عوض کی دیتا ہی کہ اول وہ حاصل ہووی یا متعلق کرتا ہی اوس دینی کو اوپر حاصل ہونی نفع اور دفع ضرر کے اور یہہ تقدیر کو رد کرتا نہین ولیکن نذر کبہی موافق ہوجاتی ہی تقدیر سے پس نکالتی ہی بخیل سے او چیز کو کہ نہین ارادہ کرتا تہا نکالنی اوسکا اور بعضون نی کہا کہ غرض منع کرنے نذر سے یہہ ہی کہ نذر کر کے سستی نکیا کرین اوسکی ادا کرنی مین کیونکہ جب نذر کی تو لازم ہوا اوسکی ذمہ ادا کرنا اوسکا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہہ ہی کہ ساتہہ اس گمان کی نذر نہ مانین کہ جو اللہ تعالی نی مقدر نہین کیا وہ نذر سے ہوجاویگا پس حقیقت مین نہی نذر سے باین غرض ہی نہ مطلق نذر سے ہو ع ح

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی عائشہ رض سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نذر کری یہہ کہ اطاعت کرے اللہ کی پس چاہیے کہ اطاعت کرے اوسکی اور جو شخص کہ نذر کرے اللہ کی گناہ کرنے کی پس نہ گناہ کرے اوسکا نقل کی یہہ بخاری نی

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِكُ الْعَبْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جائز پورا کرنا نذر کا گناہ مین اور نہین بیچ اوسکی کہ مالک نہین اوسکا بندہ

بیچ اوس چیز کے کہ نہیں مالک ہوتا بندہ نقل کی اسکو مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی یون ہی کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا بیچ گناہ اللہ تعالی کے
ف نہیں جائز الخ یعنی اگر نذر مانی گناہ کرنے کی تو نہیں جائز ہی پورا کرنا اوسکا اور نہیں لازم آتا کفارہ اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا اور
حنفیہ کے نزدیک وسمین کفارہ قسم کا لازم آتا ہی اور نہیں مالک ہوتا یعنی مثلا کوئی کہی غیر کی غلام کو یا کسی اور چیز کو کہ مینی لازم کیا اپنی پر اسکو
خدا کی راہ میں آزاد کرنا اور دینا تو اوسکی ذمہ لازم نہیں ہوتا بسبب صحیح ہونی نذر کی طیبی مولانا وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا کفارہ نذر کا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی جو کوئی مطلق نذر مانی کہی کہ مجھپر نذر ہی اور نام نلی کسی چیز کا تو اوسپر کفارہ قسم کا ہی
اور اگر نیت کری روزون کی بغیر عدد کی لازم ہوتی ہین اوسپر تین روزی اور اگر نیت کری صدقہ کی تو کہلانا دس مسکینون کا مانند فطرہ کی لازم ہوتا ہی
ع در المختار وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا أَبُوْ إِسْرَائِيْلَ
نَذَرَ أَنْ يَقُوْمَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ
صَوْمَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اوس وقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی تھی کہ ناگہان دیکہا ایک شخص کہڑا ہوی
کو پس پوچہا نام و احوال اوسکا پس کہا لوگون نی کہ نام اسکا ابو اسرائیل ہی نذر مانی ہی اسنی یہہ کہ کہڑا رہی اور نہ بیٹہی اور نہ سایہ مین آوی اور نہ بولی
یعنی مطلقا اور روزہ رکہی یعنی ہمیشہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اس سے کہ بولی اور سایہ مین آوی اور بیٹہی اور پورا کری روزہ
اپنا نقل کی یہہ بخاری نے ف پورا کری روزہ اور ہمیشہ رکہتا رہی روزہ اسلیے کہ نذر مانی طاعت کی لازم ہی اور رکہنا روزون کا ہمیشہ چاہی
اوسکی لیے کہ قدرت رکہی اوسکی اور استثنا کیے جاتی ہین اس سے پانچ روزی جو رکہنی منع ہین شرعا اور عرفا اور اگر نیت کری اون پانچ دنون کی
بہی تو واجب ہی اوسپر افطار کرنا اونکا اور لازم آویگا کفارہ بسبب افطار کرنے اونکے ہمارے نزدیک اور حضرت نے اوسکو بولنی کا اسلیے
حکم کیا کہ بولنا کبہی واجب ہوتا ہی مانند قراۃ کی یعنی نماز مین اور جواب دینے سلام کی پس ترک کرنا اوسکا گناہ ہی اور نہ بیٹہنا اور سایہ مین نہ آنا
طاقت بشری سے باہر تہا اسلیے بیٹہنی اور سایہ مین آنیکا حکم کیا ۱ ع وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى
بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ارْكَبْ أَيُّهَا الشَّيْخُ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَعَنْ نَذْرِكَ اور روایت ہی انس سے یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک بوڑہی کو کہ راہ چلتا ہی درمیان دو بیٹون اپنی کی یعنی تکیہ کیے ہوی اونپر بسبب ضعف کے پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا حال ہی اسکا غرض کیا صحابہ نے کہ نذر مانی ہی اس شخص نے یہہ کہ پیادہ پا جاوے یعنی بیت اللہ کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی
عذاب کرنے اسکی سے اپنی جان پر البتہ بے پرواہ ہی اور حکم کیا اوسکو سوار ہونیکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ ابو ہریرہ
سے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے سوار ہو جا اے بڈہی اسلیے کہ اللہ تعالی بے پرواہ ہی تجہسے اور تیری نذر سے ف سوار ہونیکا حکم کیا حضرت نے اوسکو
بسبب عاجز ہونے اوسکی پیادہ پا چلنی سے کہا ابن ملک نے کہ عمل کیا ہی ظاہر اس حدیث پر امام شافعی نے کہ سوار ہونے سے کچہہ لازم نہیں آتا اور کہا ابو حنیفہ نے
کہ لازم آتا ہی اوسپر جانور ذبح کرنا اسلیے کہ داخل کیا اوسنے نقصان بعد التزام کے اور یہی ایک قول شافعی کا ہی دونون قولون مین سے اور کہا مظہر نے کہ اختلاف
کیا ہی علما نے اوس شخص کے حق مین کہ نذر مانی یہہ کہ پیادہ پا چلونگا طرف بیت اللہ کے پس کہا شافعی نے کہ پیادہ پا جاوے اگر طاقت رکہتا ہی پیادہ پا
چلنی کی اور اگر عاجز ہو جانور ذبح کری اور سوار ہو سکے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ سوار ہو اور جانور ذبح کرے برابر ہی کہ طاقت رکہتا ہو پیادہ پا

چلنے کی یا نہ طاقت رکھتا ہو اتنہی اور کہا علماء ہمارے نے کہ اگر کوئی کہے کہ مجہپر ہی پیادہ پا چلنا طرف بیت اللہ کے تو واجب ہوتا ہی اوسپر حج یا عمرہ چلنا
اور پیادہ پا ہو تو وقوف تو اسپر ہی اور کہے کہ مجہپر ہی پیادہ پا چلنا طرف حرم کے یا طرف مسجد الحرام کے نہیں آتا اوسپر کچہہ نزدیک ابی حنیفہ کے اور صاحبین
کی نزدیک لازم ہی اوسپر حج یا عمرہ اور اگر کہے کہ مجہپر ہی جانا طرف بیت اللہ تعالی کی تو نہیں صحیح بالاجماع اور جو شخص کہ نذر مانے حج کرنا پیادہ پا تو واجب ہی اوسپر
گہر سے پیادہ پا چلے اور سوار نہو یہانتک کہ کرے طواف الزیارۃ اور اگر نذر مانے عمرہ کرنا پیادہ پا تو نہ سوار ہو یہانتک کہ سر منڈادے پہر اگر سوار ہو تمام راہ میں یا آدہی راہ سے یا دہ
میں بعذر یا بلا عذر تو لازم آویگا جانور ذبح کرنا اور اگر سوار ہوا آدہی راہ سے کم میں تو تصدق کرے بقدر اوسکی بکری کی قیمت میں سے ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَقْضِيَهٗ عَنْهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہہ کہ سعد بن عبادہ نے فتوی پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ نذر کے کہ تہی اونکی ماں پر اور وہ مر گئی
پہلے ادا کرنے اوسکی کی پس فتوی دیا حضرت نے سعد کو یہہ کہ ادا کرے نذر کو اوسکی طرف سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اختلاف کیا ہی علماء نے بیچ نذر سعد
کی ماں کی بعضوں نے تو کہا ہی کہ نذر مطلق مانی تہی اور بعضوں نے کہا روزہ نذر مانا تہا اور بعضوں نے کہا غلام آزاد کرنا اور بعضوں نے کہا صدقہ اور ظاہر یہہ
ہی کہ تہی نذر مالی یا نذر مبہم اور مؤید ہی اسکی یہہ روایت دارقطنی کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پلا اوسکی طرف سے پانی اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ نہیں لازم ہے
وارث پر ادا کرنا نذر واجب کا کہ میت پر ہو جبکہ ہو نذر غیر مالی اور اگر مالی ہوا اور ترکہ میت نے چہوڑا نہو تو بہی لازم نہیں وارث پر ادا کرنا اوسکا لیکن مستحب ہی
اور علماء ظاہر کہتی ہیں بموجب اس حدیث کی کہ لازم ہی اور دلیل ہماری یہہ ہی کہ وارث نے نذر لازم نہیں کی ہی کہ اوسپر ادا کرنا اوسکا لازم ہوا اور اس حدیث سعد
کا جواب یہہ ہی کہ احتمال ہی کہ اوسکی ماں نے ترکہ چہوڑا ہوا اوسمیں سے اوسنے ادا کیا ہو یا تبرع ہو سعد کی طرف سے اور اس حدیث میں دلالت وجوب پر نہیں ہی
ع ح وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا طَرَفٌ مِنْ حَدِيْثٍ
مُطَوَّلٍ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق تمام و کمال توبہ میری سے یہہ ہی کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے اور تصدق
کروں میں اوسکو طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رکہ کچہہ مال اپنا پس وہ بہتر ہی تیرے لیے کہا میں نے پس تحقیق رکہتا
ہوں میں حصہ اپنا جو کہ خیبر میں ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور یہہ ٹکڑا ہی حدیث دراز کا ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تو کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ حضرت کی ساتہہ نہ گئے جب حضرت تشریف لائے تو خفا ہوئے اونپر اور لوگونکو منع فرمایا کہ کوئی اونسے کلام
نکیا کرے یہہ بہت تنگ ہوئے اور دعا و زاری اور توبہ جناب غفار سے کیا کرتے بعد چندے کے توبہ اونکی قبول ہوئی اور اونکی حق میں یہہ آیۃ اتری وعلی الثلاثۃ الذین
خلفوا الآیۃ پس جب مالک نے جناب رسالت مآب علیہ الف الف صلوۃ سے عرض کیا کہ میں اس شکرانہ میں اور کامل کرنے توبہ اپنی کی لیے چاہتا ہوں کہ سب مال
لیجاؤں حضرت نے فرمایا کہ کچہہ مال رہنے دے ظاہر یہہ ہی کہ دو تہائی مال رکہنے کو فرمایا ہوا اور حضرت نے یہہ حکم اسلیے کیا کہ مبادا اونکو حاجت ہو کچہہ اور صبر
نکر سکیں اور حضرت ابو بکر نے جو سارا مال لا دیا اور حضرت نے منع نکیا سبب یہہ تہا کہ وہ صابر اور راضی برضا مولی تہے اور یہہ حدیث شاید مصنف اس باب میں اسلیے
لایا کہ یہہ مشابہ نذر کی تہا اسمیں کہ کعب نے واجب کی اپنے نفس پر وہ چیز کہ نہ واجب تہی لیکن یہہ بات ہی فقط ایک امر کی ع ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں جائز پورا کرنا نذر کا گناہ میں اور کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد
اور ترمذی اور نسائی نے ف یہہ حدیث دلیل ہی امام اعظم رحمہ اللہ کی اور کہا ہی مذہب اونکا اور حجت ہی امام شافعی پر ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

اللہ علیہ وسلم قال من نذر نذرا لم یسمه فکفارته کفارة یمین ومن نذر نذرا فی معصیة فکفارته کفارة یمین ومن نذر
نذرا لا یطیقه فکفارته کفارة یمین ومن نذر نذرا اطاقه فلیف به رواه ابو داود وابن ماجة ووقفه بعضهم علی ابن عباس
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مانے نذر غیر معین یعنی جیسی کہے کہ خدا کے لیے مجھ پر نذر ہے اور تعین نکرے اوسکی خبر نذر
کی گئی کہ روزہ ہے یا صدقہ ہے مثلا پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص نے نذر گناہ میں تو کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص مانے ایسی نذر کہ نہ
طاقت رکھے اوسکی پورا کرنیکے یعنی مثلا نذر مانے پہاڑ کے اوٹھانیکی یا پیادہ چلنے کی طرف بیت اللہ کے اور مانند اسکے پس کفارہ اوسکا کفارہ قسم کا ہے اور جو شخص
کہ مانے ایسی نذر کہ طاقت رکھے اوسکی پس چاہیے کہ پورا کرے اوسکو نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور موقوف کیا اسکو بعضوں نے ابن عباس پر وعن
ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینحر ابلا ببوانة فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل کان فیها وثن من اوثان الجاهلیة یعبد قالوا لا قال فهل کان فیها عید من اعیادهم قالوا لا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملك ابن آدم رواه ابو داود اور روایت ہی ثابت
بن ضحاک سے کہا نذر مانی ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہہ کہ ذبح کرے اونٹ بوانہ میں کہ نام ایک جگہہ کا ہی اسفل مکہ میں پس آیا وہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی حضرت کو یعنی اپنی نذر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا تہا اوس میں کوئی بت بتوں جاہلیت کے سے
کہ پوجا جاتا تہا کہا صحابہ نے کہ نہیں فرمایا پس کیا تہی اوس میں کوئی عید عیدوں کفار کے سے کہا کہ نہیں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی متوجہ ہوکر
طرف اوس شخص کی کہ پوری کر نذر اپنی اسلیے کہ تحقیق نہیں جائز پورا کرنا واسطے نذر کی کہ گناہ میں ہو اور نہیں لازم ہوتی ہی نذر اوس چیز میں کہ نہیں مالک بیٹا آدم کا
نقل کی یہہ ابو داود نے ف کوئی عید الخ یعنی وہان کوئی میلہ اونکا ہوتا تہا کہ وہاں جاکر سیر و تماشے میں مشغول ہوتی تہی ان باتوں کی پوچھنے سے غرض یہہ تہی کہ مشابہت
کفار کے ساتھ نہو ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان امرأة قالت یا رسول الله انی نذرت ان اضرب علی راسك
بالدف قال اوفی بنذرك رواه ابو داود وزاد رزین قالت ونذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان یذبح فیه اهل الجاهلیة
فقال هل کان بذلك المکان وثن من اوثان الجاهلیة یعبد قالت لا قال هل کان فیه عید من اعیادهم قالت لا قال اوفی بنذرك
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اوسنے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے نذر مانی
ہے کہ بجاؤں میں دف آپکے سر پر یعنی روبرو آپکی وقت آنے آپکے کے فرمایا پوری کر اپنی نذر نقل کی یہہ ابو داود نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ کہا اوس عورت
نے نذر مانی ہی میں نے یہہ کہ ذبح کروں میں بیچ مکان فلانے اور فلانے کے وہ مکان کہ ذبح کرتی تہی اوسمیں جاہلیت کے لوگ پس فرمایا کیا تہا اوس مکان میں کوئی
بت جاہلیت کے بتوں میں سے کہ پوجا جاتا تہا کہا اوس عورت نے کہ نہیں فرمایا کیا تہا اوس میں کوئی میلہ اونکے میلوں میں سے کہا اوسنے کہ نہیں فرمایا پوری کر اپنی نذر
ف اس سے معلوم ہوا کہ بجانا دف کا مباح ہی اور جو چیز کہ مباح ہو نذر کرنی خاص طاعت کی چیز ہی کہتے ہیں کہ بجانا دف کا اگرچہ طاعت نہیں مباح ہی لیکن جبکہ اوس عورت نے
نذر مانی تہی کہ حضرت تشریف لاویں گے خیر و عافیت سے تو میں دف بجاؤں گی بجانا اوسکا حکم طاعت کا ہوا ح وعن ابی لبابة انه قال
للنبی صلی الله علیه وسلم ان من توبتی ان اهجر دار قومی التی اصبت فیها الذنب وان انخلع من مالی کله صدقة
قال یجزئ عنك الثلث رواه رزین اور روایت ہی ابی لبابہ سے کہ اونہوں نے کہا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق تمام
کمال توبہ میری سے یہہ ہی کہ چھوڑ دوں میں گہر قوم اپنی کا وہ کہ پہنچا میں اوسمیں گناہ کو اور یہہ کہ الگ ہو جاؤں میں سارے مال اپنے سے واسطے تصدق
کرنیکے فرمایا حضرت نے کفایت کرتا ہی تجہے تہائی مال نقل کی یہہ رزین نے ف جو گناہ اونہوں نے کیا تہا [illegible]

بہاگنے کے اسجگہہ سے کہ غالب ہوا اوسپر شیطان کہ گناہ کروادیا اوسمین اور گناہ کرنا اونکا تہا بسبب محبت بنی قریظہ کے اسلیے کہ عیال و اموال ابولبابہ کے
تہے اونکی قبضہ مین اور قصہ ابولبابہ کا یہہ ہی کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کو کہ ایک قبیلہ ہی یہود سے محاصرہ کیا تو اونہون نے حضرت سے
عرض کروا بہیجا کہ ابولبابہ صحابی کو ہمارے پاس بہیج دیجیے تا اونسے ہم مشورت کرین اپنے مقدمہ مین پس آنحضرت نے بموجب عرض اونکی کی ابولبابہ کو اون کے
پاس بہیجا جب اونہون نے ابولبابہ کو دیکہا تو مرد و عورت اور چہوٹے اور بڑے اونکے ابولبابہ کے آگے روئے اور زاری کی حتی کہ ابولبابہ کو اونپر رحم آیا پہر
اونہون نے ابولبابہ سے کہا کہ اے ابولبابہ خبر دے ہمکو کہ اگر اوتر پڑینگے ہم حکم محمد پر تو کیا کرینگے وہ ساتہہ ہمارے ابولبابہ نے اپنے ہاتہہ سے اشارہ کیا
اپنے حلق پر یعنے ذبح کرینگے تمکو ابولبابہ کہتے ہین کہ یہہ بات منہہ سے کہی اور ہنوز قدم وہان سے نہ اوٹہایا تہا کہ متنبہ اور نادم ہوا کہ تونے خیانت کی
خدا اور رسول خدا کی اور یہہ آیۃ اوتری اونکے حق مین یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول و تخونوا اماناتکم بعد اذان گئے ابولبابہ مسجد مین اور باندہا
اپنے تئین ستون مسجد سے اور کہا کہ نہین چہوٹونگا مین دانا پانی یہانتک کہ توبہ کرون مین اور اللہ قبول کرے توبہ میری وقت نماز کے اونکی بیٹی آتی اور کہولدیتے
جب وہ نماز پڑہ لیتے تو پہر باندہ دیتے اور جب لوگ آتے اونکے کہولنے کیلیے تو وہ راضی نہوتے اور کہتے کہ جبتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو آکر
نہ کہولینگے مین یہان سے نہین جاؤنگا پس سات دن وہ وہین بندہے رہے یہانتک کہ مارے بہوک اور پیاس کے غش کہا کر گر پڑے پہر توبہ قبول کی
اللہ نے اونکی پس کہا گیا اونکو کہ اللہ نے توبہ قبول کی تمہاری کہولدو اپنے تئین اونہون نے کہا کہ واللہ مین اپنے تئین نہین کہولنے کا یہانتک کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کہولین مجہکو پس تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہولا اونکو اپنے دست مبارک سے پہر اونہون نے عرض کیا کہ مین پورا
توبہ اپنی اسمین دیکہتا ہون کہ اپنی ساری مال سے نکل آؤن تصدق کرنے کیلیے حضرت نے فرمایا تمام مال دینے کی حاجت نہین تہائی مال کافی ہے اور حدیث
مین جو اب قوم کی گہر چہوڑدینے کا نہ ذکر کیا گیا ظاہر اوسکو حضرت نے روا رکہا ہوگا کہ وہ قسم طاعت سے تہا ع ح وعن جابر بن عبد اللہ ان
رجلا قام یوم الفتح فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ عز وجل ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین
قال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذا رواہ ابوداود والدارمی اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
یہہ کہ ایک شخص کہڑا ہوا دن فتح مکہ کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق مینے نذر مانی ہے واسطے اللہ عز وجل کے کہ اگر فتح کریگا اللہ تمپر مکہ یہہ کہ نماز پڑہونگا
مین بیت المقدس مین دو رکعت فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہہ افضل ہے باوجود ہونے اسکے کے سہل تر پہر دوبارہ یہی بات پوچہی
اوسنے حضرت سے پس فرمایا حضرت نے نماز پڑہ اسجگہہ پہر سہ بارہ وہی بات پوچہی حضرت سے پس فرمایا حضرت نے مختار ہے تو اسوقت یعنی اگر انکار کرتا ہے تو یہانکی
نماز پڑہنے سے تو تو جا اختیار رکہتا ہے کہ جیسے نذر مانی ہے ویسی ہی کر یعنی بیت المقدس مین پڑہنے کی نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نے فوق شرح السنۃ مین لکہا ہے کہ
اگر نذر کرے نماز پڑہنی مسجد نبوی مین تو نکلتا ہے نذر اپنی سے اگر پڑہے مسجد الحرام مین اور نہین نکلتا اگر پڑہے مسجد اقصی یعنی بیت المقدس مین اور اگر نذر کرے نماز پڑہنی
مسجد اقصی مین پہر پڑہے مسجد الحرام مین یا مسجد نبوی مین تو نکل آتا ہے نذر سے اور کہا علما ہمارے نے کہ ہمارے مذہب مین یہہ ہے کہ جو کوئی نذر کرے نماز پڑہنی ایک
مکان مین پہر نماز پڑہے اور مکان مین کہ وہ کم ہو اوس سے تو جائز ہے ع وعن ابن عباس ان اخت عقبۃ بن عامر نذرت ان تحج
ماشیۃ وانہا لا تطیق ذلک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لغنی عن مشی اختک فلترکب ولتہد بدنۃ رواہ ابوداود
والدارمی وفی روایۃ لابی داود فامرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ترکب وتہدی ہدیا وفی روایۃ لہ فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ لا یصنع بشقاء اختک شیئا فلترکب ولتکفر یمینہا اور روایت ہے ابن عباس سے یہہ کہ بہن عقبہ بن عامر کی نے
نذر مانی یہہ کہ حج کرے پیادہ اور تحقیق وہ طاقت رکہتی ہے نہین اسکی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالی بے پرواہ ہے پیادہ

بہت بڑی کی ہی پس چاہیے کہ سوار ہو جیسی جبکہ پیادہ پا نہ چل سکے اور ذبح کرے بدنہ یعنی اونٹ یا گائے ہمارے نزدیک اور اونٹ نزدیک شافعی کے
نقل کی یہہ ابوداود اور دارمی نے اور بیچ ایک ورروایت ابی داود کی یون آیا ہی کہ پس حکم کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوار ہو اور ذبح کرے
ہدی اور ایک ورروایت ابی داود کی مین یون ہی کہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہین دیتا ساتھ مشقت بہن تیری کے
کچھہ یعنی اسطرح کی مشقت کھینچنے مین کچھہ ثواب نہین ہے تو اسے چاہیے کہ حج کرے سوار یعنی اگر نہ چل سکے پیادہ اور کفارہ دے اپنی قسم کا ف ہدی کہتے ہین
اوس جانور کو کہ حرم مین بہیجا جاوے ذبح کرنیکے لیے اور ادنی درجہ اوسکا بکری ہی اور اعلا اوسکا بدنہ یعنی اونٹ یا گائین اور حکم ساتھہ بدنے کے واسطے
استحباب کے ہی کہا قاضی نے کہ جبکہ تنہا پیادہ پا چلنا حج مین قبیل طاعات سے واجب ہوا ساتھہ نذر کے اور لاحق ہوا ساتھہ تمام اسکے اعمال کے کہ نہین جائز ہی
ترک اوسکا مگر اوسکے لیے کہ عاجز ہوا اور متعلق ہوتا ہی ساتھہ ترک اوسکے کے فدیہ اور اختلاف کیا گیا ہی واجب مین کہ کیا واجب ہوتا ہی پس کہا حضرت
علی رضی کہ واجب ہوتا ہی بدنہ بسبب اس حدیث کے اور کہا بعضون نے کہ واجب آتی ہی بکری جیسے بیچ تجاوز کرنے کی میقات سے اور حمل کیا ہی اونہون نے
امر کرنیکو ساتھہ بدنہ کی استحباب پر اور یہی قول مالک کا اور ظاہر تر قول شافعی کا ہی اور کفارہ دے اپنی قسم کا یعنی توڑنے قسم کا اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد
کفارہ سے کفارہ جنایت کا ہی کہ وہ ہدی ہی یا روزہ کہ قائم مقام ہدی کی ہی جو کہ آگے مذکور ہی تا کہ مطابق ہو جاوے یہہ اور روایتون کی نہ کفارہ قسم کا

ع وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ مُرُوْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت
ہی عبداللہ بن مالک سے یہہ کہ عقبہ بن عامر نے پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اپنی بہن کا کہ نذر مانی تہی یہہ کہ حج کرے پیادہ ننگے پانون ننگے سر پس فرمایا
حضرت نے کہ حکم کرو اوسکو کہ سر ڈہانپے اور سوار ہو اور چاہیے کہ روزے رکہے تین دن نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
ف سر ڈہانکنے کا اسلیے حکم کیا کہ کہلا رکہنا سر عورت کو گناہ ہی اسلیے کہ عورت کا سر اور بال اوسکے ستر ہین اور حکم سواری کا اسلیے کیا کہ عاجز تہی
پیادہ چلنے سے اور مشقت اوٹہاتی تہی اوسمین اور روزے رکہے الخ یعنی وقت عاجز ہونیکے ہدی سے کہ اس سے پہلی حدیث مین گذری بدلے ہدی کے
روزے رکہے یا اسلیے روزونکو فرمایا کہ کفارہ قسم کا بین کی قسمین ہو کفارہ کی ہین انمین سے ایک یہہ بہی ہی پس اگر عاجز ہو اور قسمون کفارہ کی سے
تو تین روزے رکہے اور تین دن یعنی پے درپے اگر ہون کفارہ قسم کا والا اسطرح چاہیے ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَخَوَيْنِ
مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ بَيْنَهُمَا مِيْرَاثٌ فَسَاَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ الْقِسْمَةَ فَقَالَ اِنْ عُدْتَ تَسْاَلُنِيْ الْقِسْمَةَ فَكُلُّ مَالِيْ فِيْ رِتَاجِ الْكَعْبَةِ
فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّ الْكَعْبَةَ غَنِيَّةٌ عَنْ مَالِكَ كَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَكَلِّمْ اَخَاكَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَمِيْنَ عَلَيْكَ وَلَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ الرَّبِّ وَلَا فِيْ قَطِيْعَةِ الرَّحِمِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید
بن مسیب سے یہہ کہ دو بہائی انصار مین سے تہے اونکے درمیان مین میراث یعنی اون دونون کو میراث کسی کی پہنچی تہی کہ بانٹنی چاہیے تہی پس طلب کیا
ایک بہائی نے اون دونون مین سے اپنے دوسرے بہائی سے بانٹنا میراث کا پس کہا اوس دوسرے بہائی نے اگر پہر طلب کریگا تو مجہسے بانٹنا میراث کا
تو سارا مال میرا صرف کیا جاویگا کعبہ مین پس کہا اوسکو حضرت عمر رضی نے کہ تحقیق کعبہ بے پروا ہی تیرے مال سے یعنی حاجت نہین رکہتا وہ کہ مال اپنا
نذر اوسکی کرے اور یہہ امر واجب وضروری نہین کفارہ دے اپنی قسم کا اور بول اپنے بہائی سے یعنی اگر پہر طلب کرے تجہسے بانٹنا میراث کا جواب
اوسکے سوال کا دے اور تقسیم کر میراث کو پس تحقیق مینے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے نہین واجب تجہپر یعنی مثل تیرے پر لازم کرنا اس قسم کا
یعنی بلکہ کفارہ دینا چاہیے تجکو اور نہین نذر بیچ گناہ پروردگار کی یعنی نہین لازم کرنا چاہیے اس نذر کو اور نہ بیچ کاٹنے ناتے کی اور نہ بیچ اوس چیز کے کہ نہین مالک اوسکا

نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تاج کہتے ہیں ٹوپی اور داڑھی کو اور یہاں تاج کعبہ سے غلاف کعبہ مراد ہے یا دروازہ کعبہ کا **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عمران بن حصين قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول النذر نذران فمن كان نذر في طاعة
فذلك لله فيه الوفاء ومن كان نذر في معصية فذلك للشيطان ولا وفاء فيه ويكفره ما يكفر اليمين رواه النسائي
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نذر کرنی دو طرح ہے پس جو شخص کہ نذر کرے طاعت میں یعنی
بیچ بندگی اللہ کے پس یہ واسطے اللہ کے ہے اسطرح کی نذر میں پورا کرنا چاہیے یعنی واجب ہے پورا کرنا اوسکا اور جو شخص کہ نذر کرے گناہ میں پس یہ نذر
واسطے شیطان کے ہے نہ پورا کرنا چاہیے اس نذر کو اور کفارہ دے اوسکا جو کہ کفارہ دیتا ہے قسم کا نقل کی یہ نسائی نے **وعن** محمد بن المنتشر
قال ان رجلا نذر ان ينحر نفسه ان نجاه الله من عدوه فسال ابن عباس فقال له سل مسروقا فساله فقال له لا تنحر
نفسك فانك ان كنت مؤمنا قتلت نفسا مؤمنة وان كنت كافرا تعجلت الى النار واشتر كبشا فاذبحه للمساكين فان اسحق
خير منك وفدي بكبش فاخبر ابن عباس فقال هكذا كنت اردت ان افتيك رواه رزين اور روایت ہے محمد بن منتشر سے کہا تحقیق
ایک شخص نے نذر مانی یہہ کہ ذبح کرے اپنے تئین اگر نجات دے اوسکو اللہ دشمن اوسکے سے پس پوچھا ابن عباس سے یعنی حکم اس مسئلہ کا پس کہا اوسکو پوچھ مسروق
سے پس پوچھا اوس سے پس کہا مسروق نے اوسکو کہ نہ ذبح کر تو اپنی جان کو اسلیے کہ تحقیق تو اگر ہے مسلمان قتل کیا تو نے جان مسلمان کو اور اگر ہے تو کافر جلدی
کی تو نے طرف دوزخ کی اور خرید کر تو دنبہ اور ذبح کر اوسکو واسطے مسکینوں کے کیونکہ حضرت اسحق علیہ السلام بہتر تھے تجھسے اور بدلہ دیے گئے وہ ساتھ ایک
دنبہ کے پس خبر دی اوس شخص نے یعنی مسروق کی فتوی کی ابن عباس کو پس کہا ابن عباس نے اسیطرح سے تھا میں ارادہ رکھتا کہ فتوی دوں تجھکو نقل کی یہ
رزین نے ف اگر نجات دے الخ اس شخص کو دشمن کے ہاتھہ مرنا اشد اور فضیحت ناک معلوم ہوتا تھا پس اوسنے کہا کہ خداوندا اصل موت مجھپر سخت
نہیں میں باختیار خود جان اپنی تجھکو سونپتا ہوں لیکن مرنا دشمن کے ہاتھہ مجھپر شاق ہے اگر نجات دیگا تو مجھکو اوسکے ہاتھہ سے تو مار ڈالونگا میں اپنے تئین تیری راہ
اور یہہ اوسنے نہ جانا کہ قتل نفس اپنے ہاتھہ اشد اور حرام ہے اور مسروق بن اجدع کبار تابعین اور بڑے علماء وفقہا سے تھے اسلام لائے تھے پہلے وفات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابن عباس نے اس مسئلہ کو پوچھنے کو مسروق سے اسلیے کہا کہ مسروق نے تحصیل علم خلفا اربعہ اور عائشہ صدیقہ سے کیا تھا اور یہہ امر بسبب
نہایت احتیاط اور دیانت اور صبر ابن عباس کے تھا پس اوسنے جب مسروق سے یہہ مسئلہ پوچھا تو اونہوں نے منع کیا کہ اپنے تئین ذبح نکر اسلیے کہ تو اگر اللہ کے نزدیک
مسلمان ہے اور اپنے تئین ماریگا تو ماریگا نفس مسلمان کو اور اوپر قتل کرنے نفس مومن کے وعید ساتھہ ہمیشہ رہنے کی دوزخ میں وارد ہوا ہے اس آیت میں ولا تقتلوا
انفسکم ومن یقتل مومنا متعمدا الخ اور اگر تو کافر ہے تو شتابی کریگا طرف آگ دوزخ کے بہر تقدیر مارنا اپنے تئین نا مشروع و نامعقول ہے اور یہہ جو کہا کہ بدلہ
دیے گئے اسحق ساتھہ دنبہ کے تو یہہ مبنی ہے اوپر قول بعضوں کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بیٹے کو ذبح کرتا ہوں تو وہ اسحق تھے اور قول
مشہور اور مختار یہہ ہے کہ وہ حضرت اسمعیل علیہ السلام تھے اور جلال الدین سیوطی نے لکھا ہے کہ حضرت اسحق کے حق میں یہہ کہنا تحریف اہل کتاب کی سے ہے واللہ اعلم
کذا ذکر الشیخ رح اور در مختار میں ہے کہ اگر نذر کی ایک شخص نے یہہ کہ ذبح کرے اپنے بیٹے کو پس اوسپر ہے ذبح کرنا بکری کا واسطے قصہ خلیل علیہ
السلام کے اور لغو کہا ہے اسکو ابو یوسف اور شافعی نے اور لغو ہے نذر اگر ہو ساتھہ ذبح کرنے نفس اپنے کے یا غلام اپنے کے اور واجب ہے امام
محمد کے نزدیک بکری اور اگر نذر کرے ساتھہ ذبح کرنے باپ اپنے کے یا دادا اپنے کے یا ماں اپنی کے تو لغو ہے اجماعا

کتاب القصاص

کتاب ہے بیچ بیان قصاص کے ف قص اور قصص کے معنی ہیں پیچھے جانا چونکہ ولی مقتول پیچھا پکڑتا ہے قاتل کا
مارنے اوسکو بدلے میں مقتول کے اسلیے اسکو قصاص کہتے ہیں اور شرعا قصاص کے معنی مساوات کے ہیں یعنی قصاص لینے سے برابر ہو جاتے ہیں دونوں کے

اور

اور قاتل اور مقتول سکو کہ کیا جاتا ہی قاتل سو قتل اوس چیز سے کہ کیا قاتل نے مقتول سے ع **الفصل الاول** عن عبد
عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث
النفس بالنفس والثیب الزانی والمارق لدینہ التارک للجماعۃ متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روا خون کرنا انسان مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں رسول اللہ کا مگر
ایک سہ کو تین چیزوں میں سے ایک تو قتل کرنا عمدا کہ مارا جاوے نفس بدلے نفس کے یعنی قصاص لیا اور یہہ حق ولی مقتول کا ہی اوسطرح کہ شرع میں مقرر ہی اور دوسرے
زانی کہ سنگسار کیا جاوے زانی بیاہا ہوا یعنی اور ہووہ مکلف اور مسلمان اور آزاد اور تیسرے نکلنا دین اپنے سے چھوڑ دینے والا جماعت کو نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف گواہی دیتا ہوا الخ یعنی گواہی دیتا ہوا الوہیت خدا تعالی کی اور میری رسالت کی یہہ تاکید اور بیان ہی اسلام کا اور اشارہ ہی اسپر کہ کہنا شہادتین کا
کافی ہی بیچ ناروا ہونے کرنے خون کے اور حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ مسلمان کا خون کرنا روا نہیں مگر بسبب ایک چیز کے تین چیزوں میں سے
یا تو مارنا کسیکو ناحق یعنی جو کوئی کسیکو ناحق قتل کرے اوسکا قتل کرنا روا ہی اور یا زنا کرنا کہ اگر بیاہا ہو مکلف مسلمان آزاد زنا کرے تو اوسکو سنگسار کرنا روا ہے
اور یا نکلنا دین اپنے سے یعنی جو کوئی مرتد ہو جاوے اوسکو بھی قتل کرنا روا ہی اور چھوڑ دینے والا الخ یہہ صفت مؤکدہ ہی مارق کی یعنی جو کہ چھوڑ دے جماعت مسلمانوں
کی اور الگ ہو جاوے اونسے بسبب مرتد ہونیکے کہ وہ چھوڑ دینا اسلام کا ہی از روی قول کے یا فعل کے یا اعتقاد کے تو واجب ہی قتل کرنا اوسکا اگر نہ توبہ کرے اور اوسکو
مسلمان کہنا مجازا ہی باعتبار حالت پہلی کی اور حنفیہ کے نزدیک اگر عورت مرتد ہو جاوے تو اوسکو نہ قتل کریں ع **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لن یزال المؤمن فی فسحۃ من دینہ ما لم یصب دما حراما رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی مومن بیچ کشادگی اور فراغت کے دین اپنے سے جبتک کہ نہیں پہنچتا خون حرام کو نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی جبتک کسیکا
خون ناحق نہیں کیا تو اللہ تعالی کی امید رحمت اور بخشش کی بیچ وسعت کی ہی اور جب کسی خون ناحق کیا تو تنگی ہوئی اسپر اور داخل ہوا
اونکے زمرہ میں کہ نا امید ہیں رحمت اللہ تعالی کی سے ع **وعن عبد اللہ بن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ما یقضی بین الناس یوم القیامۃ فی الدماء متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اول حکم کرنا اللہ تعالی کا درمیان لوگوں کے حکم کرنا خونوں میں ہوگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اپنی بندوں کے حقوق میں جو حکم کیا جاویگا
تو اول حکم درمقدمہ خون ہی کی کیا جاویگا اور اللہ تعالی کے حقوق میں جو سوال کیا جاویگا تو اول درمقدمہ نماز کے سوال کیا جاویگا اور ظاہر یہہ ہی
کہ منہیات میں جو حکم کیا جاویگا تو اول درمقدمہ خون کے حکم کیا جاویگا اور مامورات کا جو سوال کیا جاویگا تو اول نماز کا سوال کیا جاویگا ع **وعن**
المقداد بن الاسود انہ قال یا رسول اللہ ارایت ان لقیت رجلا من الکفار فاقتتلنا فضرب احدی یدی بالسیف فقطعها
ثم لاذ منی بشجرۃ فقال اسلمت للہ وفی روایۃ فلما اھویت لاقتلہ قال لا الہ الا اللہ اقتلہ بعد ان قالہا قال لا تقتلہ فقال
یا رسول اللہ انہ قطع احدی یدی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتلہ فان قتلتہ فانہ بمنزلتک قبل ان
تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال متفق علیہ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہ اونسے کہا یا رسول اللہ
خبر دیجیے مجکو اگر میں ملاقات کروں ایک شخص کافر سے پس لڑیں ہم آپس میں پس مارے کافر ایک ہاتھ پر میرے دونوں ہاتھوں میں سے تلوار اور کاٹ
ڈالے اوسکو پھر پناہ پکڑے کافر مجھسے ساتھ ایک درخت کے اور کہے مسلمان ہوا میں اللہ کے لیے اور ایک روایت میں ہی جب
قصد کیا میں نے کہ قتل کروں میں اوسکو کہا لا الہ الا اللہ کیا مار ڈالوں میں اوسکو بعد کہنے کلمہ کے فرمایا نہ قتل کر اوسکو پس کہا مقداد نے یا رسول اللہ تحقیق اوسنے کاٹ ڈالا ایک

ایک ہاتھ میرا پس کیا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قتل کر اوسکو پس اگر قتل کریگا اوسکو پس تحقیق وہ بمرتبہ تیرے ہے کہ آگے قتل کرنے اوسکے تہا اور تو
تحقیق ہو ویگا بمرتبہ اوسکے پہلے کہنے کلمے اوسکے کے کہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسا تو معصوم الدم تہا پہلی مارنے اوسکے اب وہ
ہوگیا معصوم الدم بسبب اسلام لانیکے اور تو ہوا غیر معصوم الدم بسبب مارنے اوسکے جیسا وہ تہا پہلے کلمہ کہنے کے اوسکا مار ڈالنا درست تہا بسبب کفر کے اور اب
تیرا مار ڈالنا درست ہوا بسبب قتل کرنے اوسکے کے مولانا **وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى**
اُنَاسٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ فَاَتَيْتُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَذَهَبْتُ اَطْعَنُهُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَطَعَنْتُهُ فَقَتَلْتُهُ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَقَتَلْتَهُ وَقَدْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةِ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
قَالَهُ مِرَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگون جہینہ کی یعنی لشکر کہ اونسی اور جہینہ
نام ہی ایک قبیلہ کا پس آیا مین ایک شخص کے پاس اونمین سی اور ارادہ کیا مینی یہہ کہ ماروں مین اوسکو نیزہ پس کہا اوسنی لا الہ الا اللہ اور مارا مینی اوسکو نیزہ
پس مار ڈالا مینی اوسکو پہر آیا مین پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی مینی آپکو پس فرمایا کیا قتل کیا تو نی اوسکو حال آنکہ پڑہا اوسنی کلمہ لا الہ الا اللہ کہا
مینے یا رسول اللہ سوا اسکی نہین کہ کیا اوسنی یہہ واسطے بچاؤ کے قتل سے فرمایا پس کیون نہ چیرا تو نے دل اوسکا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور
بیچ روایت جندب بن عبد اللہ بجلی کی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کریگا اور کیا جواب دیگا تو کلمہ لا الہ الا اللہ کو جسوقت کہ آویگا
یہہ کلمہ جہگڑتا ہوا دن قیامت کے کہنے والیکی طرف سے فرمایا حضرت نے یہہ کئی بار یعنی واسطے خوف دلانے کے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** کیون نہ چیرا
تو نے دل اوسکا اور نہ دریافت کیا تو نے حال دل اوسکا تا جانتا کہ اوسنی بسبب ایمان جان اپنی کے کہا ہی یا بطریق اخلاص و صدق کے اور یہہ چیرنا دل کا
اور جاننا حقیقت باطن اوسکی کا ممکن نہتا پس چاہیے تہا حکم ظاہر پر کرنا یعنی اوسکو حکم مومن ہونیکا دینا اور اسامہ نی گمان کیا کہ ایمان لانا ایسی حالت مین
نہین نفع دیتا پس حضرت نے بیان فرمایا کہ تمکو خطا ہوئی اجتہاد مین اور مجتہد خطا اجتہادی مین معذور ہوتا ہی اسلیے اسامہ پر دیت لازم ہوئی اور حضرت
اسامہ پر خفا اسلیے ہوئے کہ لازم تہا اونکو توقف کرنا تا معلوم ہوتا حال اوسکا ع ح **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهَدًا لَّمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قتل کرے عہد والے کو نہ پاویگا بو بہشت کی اور تحقیق بو بہشت کی آتی ہی چالیس
برس کی راہ سی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** عہد والے سے مراد ہی وہ کافر کہ عہد کیا ہو ساتہہ امام کی اوپر ترک کرنے لڑائی کے ذمی ہو یا غیر ذمی اور چالیس
برس کی راہ سی اور ایک روایت مین ستر برس آئی ہین اور ایک روایت مین سو برس اور موطا مین پانسو برس اور فردوس مین ہزار برس اور یہہ تفاوت
بحسب اختلاف اشخاص اور اعمال اور تفاوت درجات کے ہے کہ بعضون کو ہزار برس کی مسافت سے آوے گی وہ بو اور بعضون کو
پانسو برس کی مسافت سے وغیر ذالک اور احتمال ہی کہ مراد ان سب طول مسافت سی تحدید اوسکی اور مراد نہ پانے بو بہشت کے
سے یہہ ہی کہ اول مغفرت اور رضا نہین بو بہشت کی پاوینگے یہہ اوسوقت محروم رہیگا نہ یہہ کہ ہمیشہ محروم رہیگا اور بعضون سے کہا کہ مراد
اس سی تغلیظ و تہدید ہی ع ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَدّٰى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِيْ**
نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدّٰى فِيْهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ تَحَسّٰى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسُمُّهُ فِيْ يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ
بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهُ فِيْ يَدِهِ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِيْ بَطْنِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيْهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت

ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے گرایا اپنے تئین پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنی جان کو سبب اسکی پس وہ بیچ آگ دوزخ کے ہی گرتا رہیگا اور اوسمین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے پیا زہر اور ماری جان اپنی پس زہر اوسکا اوسکی ہاتھہ مین ہوگا پیویگا اوسکو دوزخ کی آگ مین ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا اور جسنے مار ڈالی جان اپنی ساتہہ تیز چیز کی یعنی چھری وغیرہ سے پس تیز چیز اوسکی اوسکی ہاتھہ مین موجود ہوگی بھونکیگا اوسکو اپنے پیٹ مین بیچ آگ دوزخ کی ہمیشہ ہمیشہ رکھا گیا اوسمین کبھی نہ نکلیگا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہمیشہ الخ لفظ مخلدا اور ابدا آیا ہے یعنی لفظ خالد کی اور حاصل یہہ کہ جو کوئی اپنے تئین کسی چیز سے مار ڈالیگا وہ اوس چیز سے عذاب دیا جاویگا ہمیشہ اور مراد یہہ ہے کہ جو حلال جانکر ان چیزونکو کرینگے وہ ہمیشہ دوزخ مین رہینگے یا مراد ہمیشہ رہنے سے رہنا ہے مدت دراز تک ۱۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ يَخْنُقُ نَفْسَهٗ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِيْ يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ گلا گھونٹے اپنا اور مار ڈالے اپنے تئین گلا گھونٹیگا اپنا دوزخ مین اور وہ شخص کہ نیزہ مارے اپنے تئین نیزہ ماریگا اپنے تئین آگ مین نقل کی یہہ بخاری نے **وَعَنْ** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهٖ جُرْحٌ فَجَزِعَ فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهٗ فَمَا رَقَاَ الدَّمُ حَتّٰى مَاتَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَادَرَنِيْ عَبْدِيْ بِنَفْسِهٖ فَحَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تہا بیچ اون لوگون کے کہ تہے پہلے تمسے ایک شخص اوسکو لگا تہا ایک زخم پس بے صبری کی اوسنے اور لی ایک چھری اور کاٹ ڈالا ساتہہ چھری کے اپنا ہاتہہ یعنی جو زخمی تہا پس نہ تہما خون یہانتک کہ مر گیا فرمایا اللہ تعالی نے جلدی کی مجھسے بندہ میرے نے ساتہہ ہلاک کرنے نفس اپنے کے پس حرام کی مینے اوسپر بہشت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہہ محمول ہے اوس پر یعنی اپنے ہلاک کرنیکو حلال جانا اوسنے اسلیے حرام ہوا داخل ہونا بہشت کا اوسپر یا یہہ مراد ہے کہ حرام ہوا اوسپر داخل ہونا بہشت کا اول ساتہہ صالحین کے یہانتک کہ چکہے سزا اپنی کردار بد کی اور قتل نفس شرع مین حرام ہے اور گناہ کبیرہ حقیقت مین وہ تصرف کرنا ملک غیر مین ہے کیونکہ بندہ کا ظاہر و باطن ملک پروردگار کی ہے اسکو کیا یارا کہ اوسکی ملک مین تصرف کرے اور اپنے کو ہلاک کرے ۱۲ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ لَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَاجَرَ اِلَيْهِ وَهَاجَرَ مَعَهٗ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَمَرِضَ فَجَزِعَ فَاَخَذَ مَشَاقِصَ لَهٗ فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهٗ فَشَخَبَتْ يَدَاهُ حَتّٰى مَاتَ فَرَاٰهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فِيْ مَنَامِهٖ وَهَيْئَتُهٗ حَسَنَةٌ وَرَاٰهُ مُغَطِّيًا يَدَيْهِ فَقَالَ لَهٗ مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ بِهِجْرَتِيْ اِلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِيْ اَرَاكَ مُغَطِّيًا يَدَيْكَ قَالَ قِيْلَ لِيْ لَنْ نُّصْلِحَ مِنْكَ مَا اَفْسَدْتَ فَقَصَّهَا الطُّفَيْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ وَلِيَدَيْهِ فَاغْفِرْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ جب ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف مدینہ کی تو ہجرت کی طفیل بن عمرو نے طرف حضرت کی اور ہجرت کی ساتہہ طفیل کے ایک شخص نے اونکی قوم مین سے پس مریض ہوا وہ شخص اور بے صبری کی پس لین اپنی پیکانین تیرون کی اور کاٹ ڈالی ساتہہ ایک پیکان کی جوڑ اپنی اونگلیون کے پس جاری ہوا خون دونون ہاتہون اوسکی سے یہانتک کہ مر گیا پس دیکھا اوسکو طفیل بن عمرو نے اپنی خواب مین اس حالت مین کہ ہیئت اوسکی اچھی ہے اور دیکھا اوسکو اس حال پر کہ ڈہانکے ہوئی ہے دونون ہاتہہ اپنے پس کہا طفیل نے اوسکو کہ کیا معاملہ کیا ساتہہ تیرے رب تیرے نے پس کہا اوسنے کہ بخشدیا مجھکو رب میرے نے بسبب ہجرت کرنے میرے کی طرف نبی اوسکی کی رحمت ہو خدا کی اوپر اوسکے اور سلام پہر کہا طفیل نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہون تجھکو ڈہانکے ہوئی دونون ہاتہہ اپنے کہا اوس شخص نے کہ کہا گیا واسطے میرے کہ ہم نے فرمایا کہ ہرگز نہ درست کرینگے ہم تجہسے اوس چیز کو کہ خراب کی تونے پس بیان کیا اس خواب کو طفیل نے روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الہی اوسکے اور دونون ہاتون اوسکیکو بخشدے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

بہ برکت ہجرت کرنے کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوتی تہی رحمت ومغفرت الٰہی اور اگر ہجرت کرنے والا مبتلا ہو گناہ کسی کو اوسی بخشا جاتا
تہا بسبب استغفار حضرت کی اور بعضی حدیثوں سے ثابت ہوا ہی کہ زیارت کرنی حضرت کی قبر شریف کی بعد وفات حضرت کی مانند زیارت کرنے اونکی کے ہی
حالت زندگی میں پس حاصل ہونے اس نعمت کا امیدوار رہنا چاہیے اور یہہ بہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کرنا کبیرہ گناہ کا باعث کفر اور ہمیشہ رہنے کا دوزخ
میں نہیں جیسا کہ مذہب اہل سنت وجماعت کا ہی تمت وَعَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ اَنْتُمْ یَا خُزَاعَةُ
قَدْ قَتَلْتُمْ ھٰذَا الْقَتِیْلَ مِنْ ھُذَیْلٍ وَاَنَا وَاللّٰہِ عَاقِلُہٗ مَنْ قَتَلَ بَعْدَہٗ قَتِیْلًا فَاَھْلُہٗ بَیْنَ خِیَرَتَیْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوا الْعَقْلَ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالشَّافِعِیُّ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِہٖ وَصَرَّحَ بِاَنَّہٗ لَیْسَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ وَقَالَ وَاَخْرَجَاہُ مِنْ رِوَایَةِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَعْنِیْ
بِمَعْنَاہُ اور روایت ہی ابی شریح کعبی سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پہر تم ای خزاعہ تحقیق قتل کیا تمنی اس مقتول کو قبیلہ ہذیل سی اور میں
قسم ہی خدا کی خونبہا دینے والا ہوں اوسکا جو شخص کہ قتل کری پیچہے اوسکی کسیکو پس وارث اوسکی مختار ہیں درمیان دو امروں کی اگر چاہیں مار ڈالیں قتل کرنیوالیکو اور اگر
چاہیں لیں اس خون بہا نقل کی یہہ ترمذی اور شافعی نی اور شرح السنہ میں ساتہہ اسناد شافعی کی مذکور ہی اور صریح بیان کیا ہی بغوی شرح السنہ کی مصنف نے کہ
یہہ حدیث نہیں ہی بخاری اور مسلم میں ابی شریح سی اور کہا بغوی نی کہ روایت کیا ہی بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو ابی ہریرہ سی یعنی ساتہہ معنی اسکی کی ف یعنی
میں معنی اس حدیث کی ہیں اور الفاظ اسکی اصلا نہیں ابی شریح سی اور نہ ابی ہریرہ سی یہہ اعتراض ہی بغوی پر کہ پہلی فصل میں حدیثیں صحیحین کی لاتا ہی اور یہہ صحیحین میں
نہیں چنانچہ خود بغوی نی کہا ہی کہ یہہ صحیحین میں نہیں اور ابتدا حدیث میں جو فرمایا کہ پہر تم ای خزاعہ الخ تو یہہ تتمہ ہی خطبہ کا کہ پڑہا حضرت نے روز فتح مکہ کی اور سابق اوسکا
مذکور ہی بیچ باب حرم مکہ کی اور خزاعہ نی مارا تہا اون ایام میں ایک شخص کو ہذیل میں سی بدلی میں اپنی ایک مقتول کی کہ ایام جاہلیت میں مارا گیا تہا پس ادا
کیا حضرت نے خون بہا اوسکا واسطے دفع فتنہ کے درمیان دو قبیلوں کے جیسے کہ فرمایا اور میں قسم ہی اللہ کی الخ بعد اسکی بیان کیا حضرت نے قاعدہ شرع کا
اس باب میں جو شخص کہ قتل کری الخ اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ اختیار قتیل کے وارثوں کو ہی چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اور یہہ مذہب
ہی شافعی اور احمد کا اور امام ابو حنیفہ اور مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہوتی دیت مگر ساتہہ رضا قاتل کے اور امام شافعی کا بہی ایک قول یہی ہی پس
اونکی نزدیک تاویل اس حدیث کی یہہ ہی کہ وارث اس قتیل کے اختیار رکہتے ہیں جو چاہیں قصاص لیں اور چاہیں دیت لیں اگر دیوے وہ دیت اونکو تمت وَعَنْ
اَنَسٍ اَنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رَاْسَ جَارِیَةٍ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَقِیْلَ لَھَا مَنْ فَعَلَ بِکِ ھٰذَا اَفُلَانٌ اَفُلَانٌ حَتّٰی سُمِّیَ الْیَھُوْدِیُّ فَاَوْمَاَتْ بِرَاْسِھَا
فَجِیْءَ بِالْیَھُوْدِیِّ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَاْسُہٗ بِالْحِجَارَةِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سی یہہ کہ ایک یہودی نے
کچلا سر ایک لڑکی کا درمیان دو پتہروں کے یعنی ایک پتہر سر کی نیچی رکہا اور ایک اوپر مارا پس کہا گیا لڑکی سے کس نے کیا ساتہہ تیرے یہہ کہا فلانے
کیا فلانی نی یعنی جن جن پر گمان تہا اونکا نام لیا یہانتک کہ نام لیا گیا اوس یہودی کا پس اشارہ کیا لڑکی نے ساتہہ سر اپنی کی کہ ہاں اوسنی کیا ہی پہر حاضر کیا گیا
یہودی پس اقرار کیا اوسنے کہ میں نے یہہ کیا ہی پس حکم کیا اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہہ کچلنے یہودی کی پس کچلا گیا سر اوسکا ساتہہ پتہروں کے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ساتہہ پتہروں کو ظاہر یہہ ہی کہ درمیان دو پتہروں کے سر کچلا ہو باندہ اوس لڑکی کا اور اس میں دلیل ہی اوپر کہ مرد قتل کیا جاتا
بدلی عورت کے جیسے کہ قتل کیا جاتا ہی عورت بدلے مرد کے اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اور دلیل ہی اوپر قتل کرنا ساتہہ پتہر بہاری کی کہ حاصل ہو
ساتہہ اوسکے قتل غالبا موجب ہی قصاص کا اور یہی قول ہی اور تینوں اماموں کا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں آتا اوسمیں اور دلیل
اونکی اور حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں اسمیں اور قتل یہودی کا بطریق سیاست کے تہا تمت وَعَنْہُ قَالَ کَسَرَتِ الرُّبَیِّعُ وَھِیَ
عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

لَحُكْمُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا وَاللّٰهِ وَلَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ
الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس
سی کہ کہا توڑی ربیع نی کہ وہ پہوپی ہین انس بن مالک کے دانت ایک لڑکی کے انصار مین سی پس آئے قرابتی اوس لڑکی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس حکم فرمایا حضرتؐ نے ساتھہ بدلے کے کہ ربیع کی بہی دانت توڑی جاوین پس کہا انس بن نضر چچا انس بن مالک کے نہ قسم ہی خدا کی
نہ توڑی جاوینگے دانت اوسکے ای رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای انس حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی پس رضامند ہوئی قوم
اور قبول کی دیت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بعضی بندگان خدا وہ ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین اللہ پر تو البتہ پورا کری اللہ اونکی قسم کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مالک کے باپ کا نام نضر ہی اور ربیع بیٹی تہین نضر کی اور مالک باپ انس کا اور انس چچا انس کا بیٹی تہی نضر کے پس ربیع
دونون بہائی بہن ربیع کی اور انس بن نضر نے جو کہا قسم ہی اللہ کی الخ تو یہہ نہ تہا ازراہ رد اور انکار کرنے حکم حضرتؐ کی نہین کہا بلکہ کہا یہہ ازراہ توقع اور امید
کی فضل اللہ تعالی سی کہ راضی کر دیگا اوسکی مدعیونکو اور ڈال دیگا اونکی دل مین یہہ کہ معاف کرینگے قصاص اس سے چنانچہ اسی لیے حضرتؐ نے کلام مذکور انکی حق
مین فرمایا جبکی راضی ہوئی مدعی اوسکی دیت لینی پر اور حکم اللہ کا بدلہ لینا ہی یہہ اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس تا والسن بالسن
اور پورا کری الخ یعنی سچ کری اوسکی قسم کو اور سچا کری اوسکو نہ جانث مقصود اس کلام سی تعریف کرنی انس بن نضر کی ہی کہ وہ ایسا شخص ہی کہ سالوو نہ
کہ اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جائز ہی قسم کہانی اوس چیز مین کہ گمان کری آدمی اوسکی واقع ہونیکا اور جائز ہی تعریف کرنی اوسکی کہ نہ خوف فتنہ کا اوسپر ہو
تعریف کرنیکے اور مستحب ہی عفو کرنا قصاص سی ع ح وَعَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ
وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ
قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی جحیفہ سی کہ کہا پوچہا مینی حضرت علی رض سی کہ کیا تمہار
پاس کوئی چیز سوا قرآن کے پس کہا حضرت علی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ پیدا کیا اناج اور پیدا کی جان نہین میرے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن مین ہی مگر سمجہہ
کہ دیا جاتا ہی کوئی شخص اللہ تعالی کی کتاب مین اور ہماری پاس ہی وہ چیز کہ کاغذ مین لکہی ہوئی ہی کہا مینی کیا ہی کاغذ مین لکہی ہوئی فرمایا
حضرت علی نی کہ خون بہا اور قدر اور حکم اوسکا اور چہڑانا قیدی کا یعنی ثواب اوسکا لکہا تہا اور یہہ کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے یعنی سوا ذمی کے
نقل کی یہہ بخاری نی ف مگر سمجہہ الخ یعنی اللہ نی مجکو سمجہہ دی ہی کہ استنباط کرتا ہون اوس سی معانی قرآن کی اور دریافت کرتا ہون اوس سی اشارات
اور علوم پوشیدہ اور اسرار باطنہ کہ معلوم ہوتی ہین علماء راسخین اور عارفان ارباب یقین کو حاصل یہہ کہ سمجہہ مجکو عطا ہوئی ہی کہ اوس سی مسائل وغیرہ
نکالتا ہون قرآن مین اور ابن عباس سی منقول ہی کہ تمام علوم قرآن مین ہین لیکن قاصر ہین اس سی فہم لوگون کی اور وہ چیز کہ کاغذ مین الخ یعنی
ایک کاغذ پر کچہہ احکام خون بہا کی وغیرہ ذلک لکہکر بیچ غلاف شمشیر کی رکہی تہی اور لکہا ہی علماء نی کہ اوس کاغذ مین سوا ان تین چیزون ذکر کی گئی کی
اور بہی بہت احکام تہی لیکن بیان بیان ونکا نہین کیا اسلیے کہ مقصود اس باب مین ذکر کرنا خون بہا اور قصاص کا ہی اور چہوڑنا بندی کا بنا ہی
اسکی ہی سبب ہونی اوسکے کی قریب قتل کی اور نہ مارا جاوے مسلمان بدلی کافر کی مذہب بہت صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور تینون اماموں کا یہی ہی
کہ نہ مارا جاوی مسلمان بدلی کافر کی کافر خواہ ذمی ہو خواہ حربی اور مذہب امام ابو حنیفہ اور اکثر علماء کا یہہ ہی کہ مارا جاوی مسلمان بدلے کافر ذمی کے
اور دلیل انکی اور حدیث ہی چنانچہ وہ مرقات مین مذکور ہی اور سوال مذکور ابو جحیفہ نی اسلیے کیا کہ شیعہ کہتی تہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خاص
اپنی اہل بیت کو خصوصا حضرت علی کو کچہہ اسرار علم وحی کی بتائی ہین کہ نہین ذکر کیو وہ غیر انکی سے یا اسلیے پوچہا کہ حضرت علی کی مانند حضرت علی کی رای

علم اور تحقیق کسی مین نہین پائی جاتی تھی پس سمجھنا کہ حضرت علی رضی کو یہہ بات نہین ہی یعنی حضرت نی نہین خاص کیا ہی مجکو ساتھ تبلیغ و ارشاد کی جو کہ اور لوگون کی بہری پاس نہین ہی سوا قرآن کی اور اس کاغذ لکھی ہوئی کی اور واقع ہوا ہی تفاوت سمجھ کی جہت سی اور بسبب استعداد و استنباط کی پس جو کوئی دیا گیا سمجھ اور ادراک او سوجہہ معانی قرآن مین ہو گئی او سپر ابواب علوم کے ۱۲ ع ح وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا فِي كِتَابِ الْعِلْمِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی نہ ماری جاوی کوئی جان از راہ ظلم کی کتاب العلم مین

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا البتہ جاتا رہنا دنیا کا بہت سہل ہی نزدیک اللہ کے قتل کرنے مرد مسلمان کی سی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نی اور موقوف بیان کیا ہی اسکو بعضی راویون نی اور وہ صحیح تر ہی یعنی موقوف ہونا نقل کی یہہ ابن ماجہ نی براء بن عازب سے یعنی نہ عبد اللہ سے ف اللہ تعالے نی زمین و آسمان وغیرہ دنیا کی چیزین مسلمانون کے لیے پیدا کی ہین تا عبادت کرین اور ان چیزون کو دیکھکر اللہ تعالی کی قدرت پر یقین کرین پس جس نے قتل کیا مسلمان کو کہ دنیا اوسکی لیے پیدا ہوئی ہی اوسنی گویا فنا کیا دنیا کو چنانچہ اسیکی طرف اشارہ ہی اس آیت مین مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا یعنی جسنی قتل کی جان بغیر جان کی یا بغیر فساد کی زمین مین پس گویا کہ قتل کیا سب لوگون کو ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ اگر تحقیق آسمان والی اور زمین والی شریک ہون بیچ خون کرنے ایک مرد مسلمان کی تو البتہ اولٹا ڈالیگا انکو اللہ دوزخ مین نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف بعض شارحین نے لکھا ہی کہ لفظ اکبہم لازمی ہی اور کبہم متعدی پس کسی راوی کو سہو ہو گیا ہی کہ کبہم کو اکبہم نقل کیا لیکن ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ لفظ اکبہ قاموس مین لازم اور متعدی دونون طرح نقل کیا گیا ہی پس نسبت خطا کی طرف بعض اہل لغت کی بلکہ سبکی اولی اور احوط ہی نسبت کرنے خطا کے سے طرف راویون ثقہ اور عادلون کی پس تحقیق اس مقام کی یہہ ہی اور جامع صغیر مین اکبہم اللہ عز وجل فی النار آیا ہی واللہ اعلم بالصواب

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ بِيَدِهِ وَاَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا لاویگا مقتول قاتل کو دن قیامت کی اس حال مین کہ پیشانی قاتل کی اور سر اوسکا مقتول کی ہاتھہ مین ہوگا اور رگین اوسکی بہتی ہون گی خون سی کہیگا ای پروردگار میری قتل کیا ہی مجکو یعنی اس شخص نے پس فریاد ہی کرے میری یہانتک کہ نزدیک لیجاویگا مقتول قاتل کو عرش کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف یہہ کنایہ ہی اس سے کہ مقتول اپنا پورا حق طلب کریگا اور کنایہ ہی بیچ راضی کر دینے اللہ تعالی کی اوسکو ساتھہ عدل انہی کے ۱۲ ع

وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ كُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُونَنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَلِلدَّارِمِيِّ لَفْظُ الْحَدِيثِ اور روایت ہی ابی امامہ سہل بن حنیف کی سی یہہ کہ عثمان بن عفان جہانکے مکان بلند پر اور کہا اونکو قسم دیتا ہون تمکو اللہ

آیا جانتے ہو تم یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہوتی ہی خون ریزی شخص مسلمان کی مگر سبب ایک بات کی تین باتون میں سی زنا کرنا پیچھے نکاح کرنے کے یا کفر کرنا پیچھے اسلام کے یا جان مارنی ناحق پس مارا جاویگا بدلے اوسکے میں پس قسم ہی خدا کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سی کہ بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا میں نے کسی جان کو کہ حرام کیا اللہ تعالی نے قتل کرنا اوسکا پس کس سبب سے قتل کرتے ہو تم مجکو نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور واسطے دارمی کی ہیں لفظ حدیث کے **ف** دار کی دار کہتے ہیں گہر کو یعنی جن دنون میں کہ بلوائیو حضرت عثمان رض کو گہیر لیا اونکے گہر میں اون دنون کو کہتے ہیں یوم الدار پس جن دنون میں حضرت عثمان نے اوپر گہر کے چڑہ کر کلام مذکور کو فرمایا اور زنا کرنا الخ یعنی زنا کرے محصن ہو کر تو اوسکو سنگسار کرنا آتا ہی اور محصن اوسکو کہتے ہیں کہ حر مسلمان مکلف جماع کرے عورت سے ساتھ نکاح صحیح کے اور لفظ حدیث کی یعنی لا یحل دم امرء مسلم الحدیث قصہ عثمان رض کا یعنی اشرف یوم الدار الخ مولانا رح **وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا اصاب دما حراما بلح رواہ ابو داود** اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ رہتا ہی مسلمان جلدی کرنیوالا طرف نیکی کے اور کرنیوالا حقوق اللہ تعالی کی اور حقوق بندون اوسکی کی جبتک کہ نہ پونچے خون حرام کو پس جب پونچا خون حرام کو تہک جاتا ہی نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** یعنی مومن ہمیشہ توفیق دیا جاتا ہی کرنے بہلائیون کی اور جلدی کرنیکے طرف بہلائیون کے جبتک کہ خون ناحق نہیں کرتا جب خون ناحق کرتا ہی تو باز رہتا ہی حاصل کرنے بہلائیون کے سے بسبب شومی اس گناہ کی پس قتل کرنیکی خاصیت ہی کہ دل سیاہ ہو جاتا ہی قاتل کا اور توفیق خیر سے محروم رہتا ہی اگرچہ حال سب گناہون کا یہی ہی لیکن یہہ اشد ہی بہ نسبت اور گناہون کے ؛ ع ح **وعنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ذنب عسی اللہ ان یغفرہ الا من مات مشرکا او من یقتل مؤمنا متعمدا رواہ ابو داود ورواہ النسائی عن معاویۃ** اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو گناہ ہی امید ہی اللہ تعالی سے یہہ کہ بخشدے اوسکو مگر گناہ اوس شخص کا کہ مرے مشرک یا گناہ اوس شخص کا کہ قتل کرے کسی مسلمان کو جان کر نقل کی یہہ ابو داود نے اور نقل کی یہہ نسائی نے معاویہ سے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ گناہ قتل کا بہی نہیں بخشا جاتا مانند شرک کے لیکن مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ گناہ قتل کا بخشا جاویگا بعد عذاب شدید کے ہونیکے مدت دراز تک اور دلیل اونکی یہہ آیت ہی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اس حدیث سے جو نہ بخشا جانا اوسکا سمجھا جاتا ہی یہہ محمول ہی تشدید و تغلیظ پر یا یہہ مراد ہی کہ قتل کرے مومن کو حلال جانکر تو وہ نہیں بخشا جاویگا یا متعمدا کے یہہ معنی ہیں کہ قصد کرے قتل کرنے مومن کا سبب ہونے اوسکے مومن کے ع **وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقام الحدود فی المساجد ولا یقاد بالولد الوالد رواہ الترمذی والدارمی** اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قائم کیجاوین حدین مسجدون میں اور نہ قصاص لیا جاوے بدلے اولاد کے باپ سے یعنی بلکہ دیت آویگی باپ پر نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے **ف** حدین مانند حد زنا اور چوری اور مانند انکی کے مسجدون میں نہ ماری جاوین اور قصاص بہی داخل اس حکم میں ہی کہ وہ بہی مسجدون میں نہ لیا جاوے اسلیے کہ مسجدین بنی ہیں واسطے نماز فرض اور نوافل اوسکی کی کہ نفل نمازین ہیں اور ذکر اور پڑہنا اور پڑہانا علوم دینیہ کا اور نہ قصاص لیا جاوے الخ اتفاق ہی اماموں کا اسپر کہ بیٹا اگر مان کو یا باپ کو مار ڈالے تو اوسکو قتل کیجیے اور اسمیں اختلاف ہی کہ باپ بیٹے کو مار ڈالے امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور احمد رح تو کہتے ہیں کہ باپ نہ قتل کیا جاوے اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر ذبح کرے باپ بیٹے کو تو قتل کیا جاوے اور اگر تلوار سے مار ڈالے تو نہ قتل کیا جاوے اور دادا مانند باپ کے ہی اور دادا اور دادی اور نانی مانند ماں باپ کے ہیں ؛ ع ح **وعن ابی رمثۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع ابی فقال من ھذا الذی معک قال ابنی اشھد بہ قال اما انہ لا یجنی علیک ولا تجنی علیہ رواہ ابو داود والنسائی وزاد فی شرح السنۃ فی اولہ قال دخلت مع ابی علی رسول اللہ**

صلی اللہ علیہ وسلم فرأی الذی بظهره فقال دعنی اعالج الذی بظهرک فانی طبیب فقال انت رفیق
واللہ الطبیب اور روایت ہی ابو رمثہ سے کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے باپ کے ساتھہ پس فرمایا کون ہی یہہ تیرے
ساتھہ کہا کہ یہہ بیٹا میرا ہی گواہ رہو ساتھہ اسکے فرمایا خبردار رہو کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہپر اور نہ تو گناہ کریگا اسپر نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے اور زیادہ کیا
صاحب مصابیح نے شرح السنہ مین بیچ اول اس حدیث کی اس عبارت کو کہ کہا ابورمثہ نے کہ گیا مین ساتھہ باپ اپنے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
پس دیکہی میرے باپ نے مہر نبوت کہ پشت پر تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا باپ میرے نے کہ چہوڑ دو مجکو یعنی اذن دو مجکو علاج کرون مین اوس چیز کا کہ تمہاری
پشت مین ہی پس تحقیق مین طبیب ہون پس فرمایا حضرت نے کہ تو رفیق ہی اور اللہ طبیب ہی ف گواہ رہو ساتھہ اسکی یعنی گواہ رہو کہ یہہ بیٹا صلبی میرا ہی
مقصود اس گواہ کرنے سے یہہ تہا کہ اگر مجہسے کچہہ گناہ مانند قتل وغیرہ کی ہوجاوی تو مواخذہ اس سے ہی کیا جاوی بحسب رسم جاہلیت کی کہ باپ بیٹون مین سے
جو کوئی گناہ کرتا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا اسی سبب سے حضرت نے فرمایا کہ یہہ نہین گناہ کریگا تجہپر الخ یعنی اگر یہہ بیٹا کچہہ گناہ کی بات کریگا تو تجکو پکڑا اوسکے سبب نہین ہوگی دنیا و آخرت مین
اسیطرح تجہسے کوئی گناہ ہو تو تیرا بیٹا نہین پکڑا جاوےگا دنیا و آخرت مین حاصل یہہ کہ جاہلیت مین جو رسم تہی کہ باپ بیٹون مین سے جو کوئی گناہ کرتا تہا تو ایک کا مواخذہ دوسرے سے ہوتا تہا وہ بات موقوف
ہوئی اور مین طبیب ہون الخ چونکہ اس کلام مین دعوی کرنا طب و دانائی کا تہا حضرت کو جتا اور بی تمیزی اوسکی خوش نہ آئی اعتراض کیا اسپر کہ تو رفیق ہی یعنی مہربانی کرتا ہی مریض پر علاج کرنے مین اور نگاہ
رکہتا ہی اوسکو اور بیچ ہی ظاہر سرکی اور سکو کہ شفا دیتا ہی اوسکو حقیقت مین وہ طبیب ہی یعنی جانتا ہی حقیقت مرض و دوا کی اور نہین کوئی شفا دیسکتا سوا اللہ کے کہ موصوف ہی ساتھہ ان
مولا ع وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن سراقة بن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ
رواہ الترمذی وضعفہ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہون نے نقل کی اپنے دادا سے اونہون نے نقل کی سراقہ بن مالک سے کہ کہا حاضر ہوا مین پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قصاص لیتے تہے باپ کا بیٹے اوسکے سے اور نہ قصاص لیتے تہے بیٹے کا باپ اوسکے سے نقل
کی یہہ ترمذی نے اور ضعیف کیا اوسکو ف یعنی اگر بیٹا باپ کو مار ڈالتا ہی تو اوسکو قصاص مین مار ڈالتے اور اگر باپ بیٹے کو مار ڈالتا تو قصاص نہ لیتے
بلکہ خون بہا لیتے ہین ع وعن الحسن عن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل عبدہ قتلناہ ومن
جدع عبدہ جدعناہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجہ والدارمی وزاد النسائی فی روایة اخری ومن خصی عبدہ
خصیناہ ع اور روایت ہی حسن بصری سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ قتل کرے اپنے غلام کو قتل کرینگے
ہم اوسکو اور جو شخص کاٹے اعضا یعنی ناک کان یا ہاتھہ یا پانو وغیرہ تو اعضا کاٹینگے ہم اوسکے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور ابن
ماجہ اور دارمی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت مین کہ جو کوئی خوجہ کرے اپنے غلام کو خوجہ کرینگے ہم اوسکو ف جو شخص کہ
قتل کرے اپنے غلام کو الخ یہہ بطریق زجر و تشدید کے فرمایا تا باز آوین لوگ اپنے غلام کے مار ڈالنے سے جیسے کہ چور سے پانچوین بار شراب پینے والے
حق مین حضرت نے فرمایا کہ مار ڈالو اوسکو حالانکہ نہ مارا حضرت نے اوسکو جبکہ لایا گیا وہ حضرت کے پاس اور بعضون نے کہا کہ مراد حدیث مین وہ غلام ہی کہ آزاد
کیا گیا اور اوسکو غلام باعتبار حال سابق کے کہا اور بعضون نے کہا کہ یہہ منسوخ ہی اس آیت سے الحر بالحر والعبد بالعبد الخ اور مذہب حنفیہ کا
اسمین یہہ ہے کہ آزاد قتل کیا جاوے سبب قتل کرنے غلام غیر کے نہ اپنے غلام کے اور شافعی اور امام کہتے ہین کہ نہ قتل کیا جاوے آزاد بدلے
غلام کے اگرچہ ہو غلام غیر کا بسبب قول اللہ تعالی کے الحر بالحر آخر تک اور ابراہیم نخعی اور سفیان ثوری کہتے ہین کہ آزاد قتل کیا جاوے
بدلے غلام کے اگرچہ اپنا غلام ہو اور جو شخص کاٹے اعضا الخ شرح السنہ مین لکہا ہی کہ گئے ہین سب اہل علم طرف اسکے کہ اعضا
آزاد کے نہ کاٹے جاوین بدلے اعضا غلام کے پس ثابت ہوا اس اتفاق سے کہ یہہ حدیث محمول زجر و منع پر ہے یا منسوخ ہی ف ع

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰى اَوْلِيَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاؤُا اَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ حِقَّةً وَّثَلٰثُوْنَ جَذَعَةً وَّاَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً وَّمَا صَالَحُوْا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہنے اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ قتل کرے جان بوجھ کر حوالہ کیا جاوے طرف وارثون مقتول کے پس اگر چاہین مارڈالین اور اگر چاہین لیوین دیت یعنی خون بہا اور دیت یہہ ہی تیس اونٹنیان کہ چوتھے برس مین لگی ہون اور تیس اونٹنیان کہ پانچوین برس مین لگی ہون اور چالیس اونٹنیان حاملہ اور جس چیز پر صلح کرین پس وہ واسطے اونکے ہی یعنی اصل دیت کہ حق مقتول کے وارثون کا ہی یہہ ہی جو ذکر کی گئی اور اگر صلح کرین وارث اس سے کم پر وہی واجب ہوگا نقل کی یہہ ترمذی نے ف امام شافعی اور امام محمد کا یہی مذہب ہی دیت مین اور امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک سو اونٹ چار قسم کے ہین پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ اور دلیل اونکی حدیث سائب بن یزید کی ہی کہ حکم کیا حضرت نے ساتھ سو اونٹون چار قسم کے اور یہہ حدیث کہ دلیل شافعی کی ہی غیر ثابت ہی بسبب اختلاف صحابہ کے دیت مین ؏ح وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی علی رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا مسلمان آپسمین برابر ہین قصاص لینے مین اور دیت مین اور سعی کرتا ساتھ ذمہ اور عہد اونکے کے ادنی اونکا اور رد کرتا ہی اونپر جو بہت دور ہو اونسے اور مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتے ہین یعنی مدد کرنی اور اتفاق کرنی اور اختلاف نکرنے مین اوپر اون لوگون کے کہ سوا اونکے ہین یعنی کافر یعنی جیسے کہ بیچ اجزا ایک ہاتھہ کی خلاف و جدائی نہین ہی بلکہ ہین ویسے ہی اپنے مسلمانون کو چاہیے کہ آپسمین ایک دوسرے کی مدد کرتا ہی وقت مقابلہ کی کفار سے خبردار ہو کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے اور نہ مارا جاوے عہد والا یعنی ذمی بیچ عہد اپنے کے نقل کی یہہ ابوداود نے اور نسائی نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابن عباس سے ف مسلمان برابر ہین الخ یعنی کچھہ فرق نہین درمیان رذالی اور اشرافت کی اور چھوٹی اور بڑی کے اور عالم اور جاہل کے اور مرد اور عورت کی ان مقدمات مین یعنی قصاص اور دیت کے لینے دینے مین سب برابر ہین جو دیت سید کی ہی وہی دیت جلاہے کی ہی اور اگر سید جلاہے کو مارڈالے جلاہے کے بدلے سید کو مارڈالے اسلام نے باقیون کو سمجھہ لے بخلاف رسم جاہلیت کے کہ اوس وقت مین اگر اشراف رذالے کو مارڈالتا تو اوسکو قصاص مین نہ مارتی بلکہ اوسکی بدلے چند آدمی اوسکی قبیلہ مین سے کہ کم رتبہ ہوتی اونکو مارڈالتی اور سعی کرتا ہی الخ یعنی اگر ایک ادنی مسلمان نے مانند عورت یا غلام کے کسی کافر کو امن دیا تو چاہیے کہ اوسکو سب مسلمان امن دین اور اوس عہد کو نہ توڑین اور رد کرتا ہی الخ اس عبارت کے دو معنی ہین ایک یہہ کہ کسی مسلمان نے اگرچہ دور رہتا ہو کافرون کے ملک سے جسوقت کہ کسی کافر کو امن دیا نہین پہنچتا کسی مسلمان کو کہ نزدیک ہو اوس سے توڑنا اوسکا اور دوسرے یہہ کہ جسوقت داخل ہو لشکر کافرون کے ملک مین اور امام بھیجے ایک فوج اوس لشکر مین سے کسیطرف پھر لاوین غنیمت مارکر تو وہ فقط اونہین کا حق نہین ہی بلکہ سارے لشکر کو بانٹین اور عہد والا بیچ عہد اپنے کی یعنی جبتک کہ ذمی ہی اور کوئی چیز منافی ذمی ہونیکی نہین کرتا اوسکو نہ مارے پس معلوم ہوا کہ قتل کرنا ذمی کا جائز نہین ہی پس اگر اوسکو کوئی مسلمان قتل کرے تو اوس مسلمان کو اوسکی قصاص مین مارنا چاہیے جیسا کہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی پس یہہ جو فرمایا کہ نہ مارا جاوے مسلمان بدلے کافر کے مراد کافر سے حربی ہی نہ ذمی حاصل یہہ کہ امام اعظم کے نزدیک حربی کے بدلے مسلمان کو نہ مارے اور ذمی کے بدلے مارے اور امام شافعی کے نزدیک مسلمان بدلے کسی کافر کے نہ مارا جاوے نہ حربی کے بدلے نہ ذمی کے بدلے ؛ مولانا من الشرح ؏ وَعَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اُصِيْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجُرْحُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ اِحْدٰى ثَلٰثٍ

فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ فَإِنْ أَخَذَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا أَبَدًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی شریح خزاعی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ مصیبت زدہ ہوا ساتھ خون کے یعنی قتل نفس کے یا زخم کے یعنی جسکا مورث ناحق مارا جاوے یا کوئی عضو اوسکا کٹ جاوے پس یعنی وارث مختار ہے ایک کا تین چیزوں میں سے پس اگر چاہے چوتھی چیز یعنی تین سے زائد پس پکڑو ہاتھ اوسکا یعنی منع کرو اوسے بیان ان تین چیزوں کا یہہ ہے بدلہ یا معاف کرے یا دیت لیوے پس اگر لیوے ان چیزوں میں سے کوئی چیز پھر زیادتی کی پیچھے اوسکے یعنی مثلاً معاف کیا بعد ازاں طلب کی دیت یا قصاص پس واسطے اوسکے ہے آگ ہمیشہ رہنے والا ہوگا اوسمیں ہمیشہ رکھا گیا کبھی نہیں نکلنے کا نقل کی یہہ دارمی نے ف تاکید بعد تاکید کے واسطے زجر و وعید شدید کے اور بیان ہمیشہ رہنے کا پہلی فصل میں بیچ فائدہ حدیث ابی ہریرہ کے ہو چکا ع وَعَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ جَلْدٍ بِالسِّيَاطِ أَوْ ضَرْبٍ بِعَصًا فَهُوَ خَطَأٌ وَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے طاؤس سے کہ نقل کی ابن عباس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے بیچ اندھا دھند کے یعنی اسحال میں کہ مشتبہ ہو امر اوسکا اور معلوم نہ ہو قاتل اور نہ حال قاتل کا بیچ پتھراؤ کے کہ ہووے درمیان اونکے ساتھ پتھروں کے یا مارا جاوے ساتھ مارنے کوڑوں کے یا ساتھ مارنے لکڑیوں کے پس یہہ قتل بیچ حکم قتل خطا کے ہے یعنی نہ گناہ ہونے میں اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور جو شخص کہ مار ڈالا جان بوجھ کر پس وہ قتل موجب قصاص کا ہے اور جو شخص کہ حائل ہو درمیان قصاص لینے کے پس اوسپر ہے لعنت اللہ کی اور غضب اوسکا نہ قبول کیا جاویگا اوس سے نفل اور نہ فرض نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے ف ساتھ پتھروں کے یعنی ایسے لڑتے تھے اور پتھر مارتے تھے ناگاہ ایک پتھر کسیکو جا لگا اور مر گیا مقصود یہہ ہے کہ ساتھ پتھر کے مارا گیا بلکہ بیدیکھا نی پتھر کی یہہ اتفاقی ہے اور مراد یہہ ہے کہ قتل ساتھ مثقل کے موجب دیت کا ہے نہ قصاص کا اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور فقہا اسکو شبہ عمد کہتے ہیں یعنی قتل کرنا ساتھ غیر تیز چیز کے اگرچہ وہ چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالبا شبہ عمد ہے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے شبہ عمد وہ ہے کہ قصد قتل کا کرے ساتھ ایسی چیز کے کہ نہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالبا اور جو چیز ایسی ہو کہ حاصل ہوتا ہو اوس سے قتل غالبا وہ حکم عمد میں ہے پس پتھر اور عصا کہ حدیث میں مذکور ہیں نزدیک ابی حنیفہ کے مطلق ہیں چھوٹی ہوں یا بڑی ہوں یا بھاری ہوں اور نزدیک صاحبین اور شافعی کے محمول ہیں ہلکی پر حاصل یہہ کہ بیچ قتل کے ساتھ مثقل کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص نہیں اور صاحبین اور شافعی کے نزدیک یہہ تفصیل ہے کہ ذکر کی گئی اور جو شخص کہ حائل ہو الخ یعنی مقتول کے وارثوں کو قصاص نہ لینے دے تو اوسپر لعنت ہے الخ یہہ اور مابعد اسکے جو جملے ہیں مراد اونسے زجر شدید اور تہدید و وعید ہے ش ع ف قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجری خطا اور قتل بسبب قتل عمد یہہ ہے کہ مارے ساتھ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اعضا کو خواہ وہ قسم ہتھیار سے ہو یا تیز چیز ہو قسم پتھر یا لکڑی یا کھپاچی یا شعلہ آگ سے اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ مارے ایسی چیز سے کہ قتل کیا جاتا ہو اوس سے غالبا اور اس قتل سے گنہگار ہوتا ہے آدمی اور لازم آتا ہے قصاص فقط مگر یہہ کہ عفو کیا جاوے یا راضی ہوں اوپر دیت کے اور نہیں کفارہ ہے اسمیں اور شبہ عمد یہہ ہے کہ مارے قصدا ساتھ غیر چیزوں ذکر کی گئیں کے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے نہ قصاص اور اسمیں بھی جان مارنے کے حکم میں قصاص لازم آتا ہے یعنی اگر قطع عضو اوس سبب سے ہوا تو عوض اوسکے اوسکا عضو کاٹا جاویگا اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک تو خطا قصد میں یعنی گمان میں یہہ ہے کہ ایک شخص کو تیر مارا شکار گمان کر کر یا حربی گمان کر کر اور تھا وہ مسلمان اور دوسری خطا فعل میں یعنی فعل میں یہہ ہے کہ تیر مارا تھا نشانہ پر اور وہ لگ گیا ایک آدمی کو اور جاری مجری خطا کی یہہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا جا پڑا کسی پر اور مار ڈالا اوسکو اور ان دونوں میں کفارہ لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ ہوتا ہے بسبب ترک کرنے عزیمت کے اور قتل

کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا اور کہا کہ ایک سہرا بعضی کی ملک میں یعنی پرائی زمین کے اور اوس میں ہلاک ہو گیا کوئی آدمی یعنی کنوئیں میں گر کر مر گیا یا ٹھوکر لگی اوس سے اور مر گیا ایسی سے دیت آتی ہے عاقلہ پر کفارہ اور حاشیہ میں ہی قتل کی سببی قاتل محروم ہوتا ہی میراث مقتول سے اور پانچویں قسم قتل کے سبب سے محروم نہیں ہوتا منتقی وہدایہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چھوڑونگا میں اوس شخص کو یعنی بلکہ قصاص لونگا اوس سے کہ قتل کیا پیچھے لینے دیت کی نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِيْ جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيْئَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی درداء سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی شخص کہ زخمی کیا گیا کچھ بیچ بدن اپنے کے پھر معاف کیا زخمی ہونے سے یعنی بدلا نہ لیا اور بخشدیا اوسکو اور صبر کیا تقدیر الٰہی پر مگر کہ بلند کرتا ہی اوسکا اللہ سبب اوسکی ایک درجہ اور دور کرتا ہی اوس سے ایک گناہ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتْلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہ کہ عمر بن خطاب نے قتل کیا ایک جماعت کو کہ پانچ تھی یا سات تھی بدلے قتل کرنے ایک شخص کے کہ قتل کیا تھا سب نے اوسکو قتل خفیہ فریب سے کر اور فرمایا حضرت عمر نے اگر حملہ کرتے اوس پر اور مدد کرتے صنعاء والے تو البتہ قتل کرتا میں اون سب کو نقل کی یہ مالک نے اور نقل کی بخاری نے ابن عمر سے مانند اسکے ف صنعاء نام ایک شہر کا ہی شہروں یمن کی سے اور خاص صنعاء کو ذکر اسلیے کیا کہ یا تو وہ قتل کرنیوالے وہاں کے رہنے والے تھے یا یہ مثل ہی نزدیک عرب کے کثرت میں اور اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ اگر ایک شخص کے قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو سبکو قتل کرنا چاہیے ش ح وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدُبٌ فَاتَّقِهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی جندب سے کہا حدیث کی مجکو فلانے نے یعنی ایک صحابی نے کہ نام اوسکا نہ لیا یا لیا لیکن راوی بھول گیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاویگا مقتول کیا گیا اپنے قاتل کو دن قیامت کے اور کہیگا یعنی اللہ تعالیٰ سے کہ پوچھ اس سے کہ کس سبب سے قتل کیا مجکو پس وہ کہیگا کہ قتل کیا میں نے اسکو فلانے شخص کی سلطنت میں کہا جندب نے کہ پس بچ تو اس سے نقل کی یہ نسائی نے ف قتل کیا میں نے اسکو الخ اگر کوئی کہے کہ یہ جواب مطابق سوال کے کسطرح ہوا اسلیے کہ اوسنے پوچھا تھا سبب قتل کا جواب یہ کہ مراد اس قول سے یہ کہ فلانے کی سلطنت میں قتل کیا یہ ہی کہ فلانے بادشاہ کے عہد میں سبب عداوت کے کہ میں نے اسکو قتل کیا یہ معنی اسکو مت اہل حق کی گر ہو لفظ ملک کا ساتھ پیش میم کے روایت میں اور اگر ساتھ زیر میم کے ہی تو معنی یہ ہیں کہ قتل کیا میں نے اسکو بیچ جھگڑے کے کہ درمیان میرے اور درمیان اوسکے تھا اوپر ملک فلانے شخص کے کہ اپنی مثلا اور مراد اس سے بیان واقع ہی اور بچ تو اس سے یعنی قتل کرنے سے یا بچ جھگڑے سے کہ باعث ہوا قتل کا اور کہا طیبی نے کہ جندب نصیحت کرتا تھا ایک بادشاہ کو تاکہ وہ نہ کرے کسی ناحق کی ش ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ اٰيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مدد کرے اوپر قتل کرنے مومن کے ساتھ آدھے کلمے کے یعنی اشارہ سے مثل اق کہے اق کہا ملاقات کریگا اللہ تعالیٰ سے اس حال میں کہ لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اوسکے کے یہ نا امید ہی اللہ کی رحمت سے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نا امید الخ یہ کنایہ ہی کفر سے بموجب قول اللہ تعالیٰ کے لا ییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور معنی اسکے یہ ہیں کہ فضیحت ہوگا خلائق کے روبرو ساتھ اس نشانی مذکورہ کے اور یہ بھی ہی کہ تغلیظ پر محمول ہی واللہ اعلم ش ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِيْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِيْ اَمْسَكَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے

سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس وقت کہ پکڑے کوئی شخص کسیکو اور قتل کرے اوسکو اور شخص تو قتل کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے قتل
کیا اور قید کیا جاوے وہ شخص کہ جسنے پکڑا نقل کی یہہ دارقطنی نے **ف** جیسے اگر پکڑے ایک شخص ایک عورت کو اور زنا کرے اوس سے دوسرا تو
حد نہیں ہی پکڑنیوالے پر اسیطرح قصاص نہین ہی پکڑنے والے پر بلکہ قید ہی بطریق تعزیر کے اور مقدار قید کی موقوف ہی رای حاکم پر جسقدر مناسب
جانے قید رکھے پس بعض شارحین نے تو یہہ لکھا ہی لیکن معلوم کیا جاتا ہی کہ یہہ مدد کرنی ہی قتل پر اور بیچ مدد کرنے کے قتل پر بسبب وارد احادیث کی نقصان
ہی پس یہہ حدیث منسوخ ہوگئی واللہ اعلم اور کہا شمنی نے کہ ملتقی مین ہی کہ اگر ڈالدیوے ایک شخص کسیکو آگے شیر کے یا اور درندے کے اور وہ مار ڈالے اوسکو
تو ڈالنیوالے پر قصاص ہی اور نہ دیت ولیکن تعزیر دیا جاوے اور مارا جاوے مار دردمند اور قید کیا جاوے یہانتک کہ توبہ کرے **فوج باب**
الدیات باب ہی بیچ بیان دیتون کی **ف** دیات جمع دیت کی ہی دیت اوس مال کو کہتے ہین کہ دیا جاتا ہی بدلے قتل کرنے نفس کے یا نقصان
کرنے کسیکے اعضا کے اور لفظ جمع یعنی دیات باعتبار انواع دیت کے لائے کہ دیت نفس کی ہی اور دیت اعضا کی اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے
مغلظہ اور مخففہ مغلظہ تو یہہ ہی کہ سو اونٹنیاں ہوان چار طرح کی پچیس بنت مخاض اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقہ اور پچیس جذعہ یہہ امام ابو حنیفہ
اور امام ابو یوسف کی نزدیک ہی اور امام محمد اور امام شافعی کی نزدیک تیس حقہ اور تیس جذعہ اور چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہون اور یہہ دیت بیچ قتل
شبہ عمد کی دینی آتی ہی اور دیت مخففہ یہہ ہی کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو ہزار دینار دے اور چاندی کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اور اونٹ
دے تو پانچ طرح کے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہہ دیت لازم آتی ہی قتل خطا مین اور
جاری مجری خطا مین اور قتل بسبب مین شرح ملتقی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل ہی **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ**
سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دیت اسکی اور اسکی برابر ہی یعنی اشارہ کیا حضرت
نے طرف چھنگلیا اور انگوٹھے کے جیسا کہ بیان کیا راوی نے یعنی چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** جانا چاہیے کہ بیچ کاٹنے تمام انگلیوں دونوں ہاتھ
کی یا دونوں پانو کی تمام دیت لازم آتی ہی بسبب فوت کرنے جنس منفعت کے پس بیچ کاٹنے ہر انگلی کی دسوان حصہ دیت کا لازم آتا ہی کہ وہ دس اونٹ
ہین پس فرمایا کہ دیت چھنگلیا کی اور انگوٹھے کی برابر ہی اگرچہ انگوٹھے کے دو جوڑ ہین اور چھنگلیا کی تین اسلیے کہ دونون برابر ہین اصل منفعت مین پس زیادتی
نقصان کا اعتبار نہیں جیسے داہنی اور بائین مین فرق نہیں اور جبکہ ہر انگلی مین دسوان حصہ کل دیت کا ہوا تو ہر بند انگلی کی میں بیچ حساب اسکی ہی پس ہر بند
انگلی میں تہائی دسوین حصہ کا ہی اور بیچ بند انگوٹھے کے آدہا دسوین حصہ کا اسلیے کہ اوسکی دو بند ہین اور اور انگلیون کے تین تین بند ہیں **وَعَنْ اَبِيْ**
هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قُضِيَ عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ
تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَالْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہ کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے پیٹ ایک عورت کی بنی لحیان مین سے کہ گر پڑا مردہ ہوکر ساتھ غرہ کے یعنی اوس عورت
کی عاقلہ پر اور مراد غرہ سے غلام یا لونڈی ہی پہر تحقیق وہ عورت کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر یعنی اوسکی عاقلہ پر ساتھ غرہ کے مرگئی پس حکم فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی واسطے اوسکی بیٹون کے لیے اور اوسکی خاوند کی لیے ہی اور حکم فرمایا کہ دیت اوسکی عصبون پر ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے **ف** تہی دو عورتین آپس مین لڑین پس ایک نے اون مین سے پتہر مارا دوسری عورت کو کہ وہ حاملہ تہی وہ پتہر اوسکے پیٹ پر لگا اور بچہ مرکر پیٹ مین سے نکل پڑا پس حکم
فرمایا آنحضرت نے ساتھ غرہ کے اوس عورت مارنے والی کی عاقلہ پر اور اگر زندہ نکلتا بچہ پیٹ سے بعد ازاں مرتا تو تمام دیت بڑے آدمی کی سی دینی آتی اور غرہ کو کہتے ہین ابتدا ہر چیز کو
غلام اور لونڈی پر بہی اطلاق کرتے ہین اور فقہا کی نزدیک مراد غرہ سے بیسوان حصہ دیت کا ہی یعنی پانسو درہم اور اوسکے عصبون پر ہی مراد عاقلہ سے عصبے ہین

یعنی دیت عاقلہ پر ہی اور وہ وارث نہیں ہوتی اور دیت میراث لازم نہیں ہاں قی وارث اور لوگ ہیں اور تخصیص بیٹوں کی واسطے نفی کی ہی
شوہر کی کہ وارث ہی ہو گا و قوع میں اور الا ظاہر یہہ ہی کہ میراث وارثوں کیلئے ہی جو کہ ہوں جیسا کہ حدیث آئندہ میں ہی اور ورثہا ولدہا ومن معہم ہی **وعنہ**
قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِيَةَ
جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَقَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَوَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا لڑیں دو عورتیں قوم ہذیل میں سے پس مارا ایک نے ان میں سے دوسری کو ساتھہ پتھر کے پس جان سے مار ڈالا اوسکو اور بچہ کو کہ اوسکے پیٹ میں تہا پس حکم کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت بچہ اوسکی کی کہ بیچ پیٹ اوسکی کے مرا غرہ ہی غلام یا لونڈی اور حکم کیا ساتھہ دیت عورت کہ قتل کی گئی اوپر قوم اوس عورت کے
کہ قتل کیا اوسنے اور وارث کیا دیت اوسکی کا اولاد اوسکی کو اور اونکو کہ ساتھہ اولاد کی تہے یعنی اور وارث نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر یہہ ہی کہ پہلی
حدیث میں قضیہ اور عورت کا ہی اور اسمیں اور کا پہلی حدیث میں قتل کرنیوالی مر گئی اور مقصود بیان کرنا حال وفات اوسکی کا اور حکم اوسکی کا تہا اور اس حدیث میں یہ
عورت مجنیہ بچہ سمیت مر گئی اور حکم اوسکا ذکر کیا گیا اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قتل کرنا ساتھہ پتہر کے موجب دیت کا ہی نہ قصاص کا اور قبیل عمد
سے نہیں بلکہ شبہ عمد ہی جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور اور حمل کرتے ہیں چہوٹی پتہر پر **ش ح** **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا**
ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ اَوْ عَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَلْقَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً عَبْدًا
اَوْ اَمَةً وَجَعَلَهٗ عَلٰى عَصَبَةِ الْمَرْاَةِ هٰذِهٖ رِوَايَةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا
قَالَ وَاِحْدٰهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِّمَا فِيْ بَطْنِهَا اور روایت ہی
مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ دو عورتیں تہیں آپسمیں سوکنیں پس مارا ایک نے ان دونوں میں سے دوسری کو ساتھہ پتہر کے یا چوب خیمہ کے پس گرا دیا اوسکے پیٹ
کے بچہ کو پس حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچہ کے غرہ غلام یا لونڈی اور حکم کیا اور واجب کیا اوسکو اوپر قوم یعنی عاقلہ عورت
مارنیوالی کی یہہ روایت ترمذی کی ہی یعنی یہہ اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ اس حدیث کو صحاح میں لایا اور بیچ روایت مسلم کے یوں ہی کہا مغیرہ
کہ مارا ایک عورت نے اپنی سوکن کو ساتھہ چوب خیمہ کے اور وہ تہی حاملہ پس مار ڈالا اوس عورت نے اپنی سوکن حاملہ کو یعنی اور بچہ بہی مر گیا کہا مغیرہ نے اور ایک
اونمیں سے تہی لحیان میں کی کہ لحیان ایک بطن ہی قبیلہ ہذیل سے کہا پس مقرر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت عورت قتل کی گئی کی اوپر عاقلہ
عورت مار ڈالنے والی کی اور غرہ واسطے اوس چیز کے کہ بیچ پیٹ اوسکی کی تہی یعنی بچہ کی دیت یہہ ٹہرائی **ف** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر مذہب امام
ابو حنیفہ کی اسلئے کہ چوب خیمہ سے واقع ہوتا ہی قتل عادۃ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ یہہ محمول ہی اوپر چوب پتہر چہوٹی کی کہ قصد نہیں کیا جاتا ہی اوس سے قتل غالباً
اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ دِيَةَ الْخَطَاِ**
شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو کہ
تحقیق دیت قتل خطا کی کہ شبہ عمد ہی کہ ساتھہ کوڑے اور عصا کی ہو سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس ایسی ہوں کہ اونکے پیٹوں میں بچے اونکے ہوں نقل کی یہہ نسائی اور ابن
ماجہ اور دارمی نے اور نقل کی ابو داود نے ابن عمرو سے اور ابن عمر سے اور شرح السنہ میں لفظ المصابیح کی ابن عمر سے **ف** لفظ مصابیح کی یہہ ہیں الا ان قتیل
العمد الخطا بالسوط او العصا مائۃ من الابل مغلظۃ منہا اربعون خلفۃ فی بطونہا اولادہا اور گویا کہ مراد ساتھہ قتل عمد خطا کی قتل خطا شبہ عمد ہی یا جائز ہی کہ
قتل عمد ہی یا شبہ عمد یا خطا محض مراد ساتھہ عمد کی یہہ ہی کہ قصدا قتل کرے ساتھہ ایسی چیز کے کہ جدا کر دے اور شبہ عمد یہہ ہی کہ قتل کرے قصدا ساتھہ

بغیر جرح کرنے کی ہی کہ واقع ہوتا ہو وہ اوس سے قتل غالبا یا نہ ہوتا ہو اور قتل خطا یہہ ہی کہ چوک کر قتل کرے چنانچہ بیان مفصل انکا اوپر گذر چکا ہی اور یہہ قول ہے
امام ابو حنیفہ کے ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو مطلق عصا پر خفیف ہو یا ثقیل اور اور کہتے ہیں کہ قتل ساتہہ بہاری چیز کے کہ واقع ہوتا ہو ساتہہ اوسکے
قتل غالبا قتل عمد ہی اور وہ حمل کرتے ہیں عصا کو خفیف پر کہ واقع ہوتا ہو ساتہہ اوسکے قتل غالبا اور بعضی روایات میں مغلظہ واقع ہوا ہی اور تغلیظ
بیچ شبہ عمد کے نزدیک ابن مسعود اور ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور احمد کے یہہ ہی کہ واجب ہوں چار طرح کی اونٹ چنانچہ بیان انکا ابتدا باب
میں ہو چکا ہی اور نزدیک شافعی اور محمد کی یہہ ہی کہ تین طرح کی اونٹ ہوں چنانچہ بیان انکا بھی ابتدا باب میں ہو چکا ہی اور خطا محض میں بیچ مغلظہ
نہیں ہوتی ہی اور واجب ہوتی ہیں اوسمیں پانچ طرح کی اونٹ کہ اوپر ذکر ہو چکی ہیں اور یہہ باتفاق ہی اور یہہ حدیث دلیل شافعی اور محمد کی ہی اور ہم
کہتے ہیں کہ یہہ حدیث معارض ہی اوس حدیث کی کہ روایت کی گئی ہی ابن مسعود اور سائب بن یزید سے پس عمل کیا ہمنی ساتہہ متیقن کے **وعن**
اَبِی بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ
مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا فَاِنَّهٗ قَوَدُ یَدِهٖ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِیْهِ اَنَّ الرَّجُلَ یُقْتَلُ بِالْمَرْاَةِ وَفِیْهِ فِی النَّفْسِ الدِّیَةُ مِائَةٌ
مِنَ الْاِبِلِ وَعَلٰی اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِیْنَارٍ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّیَةُ مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَسْنَانِ الدِّیَةُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَةُ
وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَةُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَةُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَةِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ
ثُلُثُ الدِّیَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْاِبِلِ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ مِنْ اَصَابِعِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْاِبِلِ وَفِی السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ
النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ مَالِكٍ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابی
بکر بیٹے محمد بیٹے عمرو بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسکے باپ نے نقل کی اوسکی دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ
لکہا طرف یمن والوں کے اور تہا بیچ نامہ حضرت کے یہہ کہ جو شخص مار ڈالے بے تقصیر کسی مسلمان کو مار ڈالنا یعنی عمدا بے تحقیق وہ قصاص ہاتہہ اپنی کا ہی یعنی
قتل کیا جاوے بدلی قتل او تقصیر کے کہ ساتہہ ہاتہہ اپنے کے کی مگر یہہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی ساتہہ لینے دیت کے یا معاف کردیں
تو نہ قتل کیا جاوے اور اوس نامہ میں یہہ بھی تہا کہ قتل کیا جاوے مرد بدلے عورت کے اور اوسمیں یہہ بھی تہا کہ بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی سو اونٹ یعنی جبکہ
پالے اونٹ ہوں سو اونٹ بسبب تفصیل مذکور کے اور اوپر سونا رکہنے والوں کی ہزار دینار اور بیچ ناک کے جس وقت کہ پوری کاٹی جاوے دیت ہی
سو اونٹ اور بیچ دانتوں کی کہ سب توڑے جاویں دیت پوری ہی اور بیچ ہونٹوں کے کہ کاٹے جاویں پوری دیت ہی اور بیچ دونوں خصیوں کے کہ کاٹے
جاویں دیت ہی اور بیچ کاٹنے آلت کی دیت ہی اور بیچ توڑنے پیٹہہ کی ہڈی کی دیت ہی اور بیچ پہوڑنے دونوں آنکہوں کے دیت ہی اور بیچ کاٹنے ایک
پانو کی آدہی دیت ہی اور بیچ زخم پہنچے پوست مغز سر کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم پیٹ کی تہائی دیت ہی اور بیچ زخم کہ ہڈی سرک گئی ہو پندرہ
اونٹ ہیں اور بیچ ہر انگلی کی انگلیوں ہاتہہ اور پانو کی سے دس دس اونٹ ہیں اور بیچ ہر دانت کی پانچ پانچ اونٹ ہیں نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نے
اور بیچ روایت مالک کے یہہ ہی اور بیچ ایک آنکہہ کے پچاس اونٹ ہیں اور بیچ ایک ہاتہہ کی پچاس اور بیچ ایک پانو کے پچاس اور بیچ زخم کہ ہڈی کہل گئی ہو پانچ
اونٹ ہیں ف بیچ مار ڈالنے جان کے دیت ہی یعنی قتل عمد میں جبکہ قصاص سے درگذر کریں وارث مقتول کے اور راضی ہوں دیت لینے پر تو دیت ہی
اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت ہی اور سونے والوں پر ہزار دینار ہیں اور چاندی والوں پر دس ہزار درہم ہیں اور اسکو ذکر کیا بسبب اکتفا کرنے کے ساتہہ قیاس
کی اور یہہ ہی کہ اونٹ والوں سے واقع ہوتی ہی بسبب اتفاق کی اونٹ ہیں اور زردار و نہیں زر دیت کہ واجب ہو کہ غیر اوسکا مقبول محسوب نہو جانا چاہیے کہ
اختلاف کیا ہی علما نے بیچ دراہم و دنانیر کی آیا لیے جاویں دیات میں یا نہیں پس کہا ابو حنیفہ اور احمد کہ جائز ہی لینا اونکا دیات میں یا وجود ہونے اونٹوں کے اور کہا

شافعی

شافعی نے کہ جو عمل کرے ان دانتوں سے جیسا کہ ہے جاوین و نشہ مگر رضا ہی طرفین ایک بیچ ہو دونوں آنکھوں کے آخر اصل بیچ اس باب قطع اعضا کے یہہ ہے کہ اگر زائل کرے تمام وکمال جنس منفعت کو یا زائل کرے تمام جمال کو کہ مقصود ہے واجب ہوتی ہے تمام دیت کہ ایک وجہ کر بیچ حکم تلف کرنے نفس کے ہے پس ملحق ہے ساتھہ تلف کرنے نفس کے بسبب تعظیم آدمی کی اور اصل اسکی حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ساتھہ تمام دیت کے بیچ زبان اور ناک کی اور پیدا ہوتی ہیں اس سے اصل و فروع بہت اور حکم کیا حضرت عمر رضی نے ساتھہ چار دیتوں کی بیچ ایک ضرب کی کہ زائل کیا عقل اور سمع اور بصر اور کلام کو اور اسیطرح اگر داڑھی کسیکی کوئی مونڈ ڈالی اور وہ پھر نکلی تو دیت آتی ہے اسیکی فوت کرنے الاجمال کا ہوا اور اسیطرح سر کے بالون میں کذا فی الہدایۃ ت ع ح **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَوَاضِحِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ وَفِى الْاَسْنَانِ خَمْسًا خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِىُّ وَالدَّارِمِىُّ وَرَوَى التِّرْمِذِىُّ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَوَّلَ** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اونہنے اپنے دادا سے کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ زخموں کے کہ کھل جاوے ہڈی پانچ پانچ اونٹ ہیں اور بیچ دانتوں کے پانچ پانچ اونٹ ہیں یعنی ہر دانت میں پانچ پانچ اونٹ نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے پہلا جملہ یعنی حسین کے زخموں کا ہے ف اگر کوئی کہے کہ جب بیچ تمام دانتوں کی دیت پوری آتی ہے تو ایک دانت میں پانچ اونٹ کیونکر آوینگے دانت بتیس ہوتے ہیں یا اٹھائیس جواب یہہ کہ یہہ تقدیرات بحکم شارع ہیں عقل کو اسمیں دخل نہیں لیکن یا بعضی اقسام ہیں جیسے کہ ساری دیت دونوں آنکھوں میں اور آدھی دیت ایک آنکھہ میں ہے مثلا وجہ معقول ہے معلوم کر سکتے ہیں اور جسے اسی حکم شارع ہے ت ح **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءً رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِىُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں دونوں ہاتھوں اور دونوں پانوں کی برابر نقل کی یہہ ابوداود اور ترمذی نے ف یہانتک کہ انگوٹھا اور چھنگلیا اگرچہ ہیں دونوں مختلف جوڑ میں جیسے کہ پہلے گذرا ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ وَالْاَسْنَانُ سَوَاءٌ الثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَاءٌ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں برابر ہیں اور دانت برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ بعضی بڑی ہیں بعضوں سے جیسے اگلے دانت اور ڈاڑھیں برابر ہیں یعنی دیت میں اگرچہ ڈاڑھیں بڑی ہیں اگلے دانتوں سے اور یہہ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہیں نقل کی یہہ ابوداود نے **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا حِلْفَ فِى الْاِسْلَامِ وَمَا كَانَ مِنْ حِلْفٍ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَا يَزِيْدُهٗ اِلَّا شِدَّةً الْمُؤْمِنُوْنَ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يُجِيْرُ عَلَيْهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ يَرُدُّ سَرَايَاهُمْ عَلٰى قَعِيْدَتِهِمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ دِيَةُ الْكَافِرِ نِصْفُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِىْ دُوْرِهِمْ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ نِصْفُ دِيَةِ الْحُرِّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ** اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے کہا خطبہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سال فتح مکہ کے پھر فرمایا یعنی بعد خطبہ کے کہ مشتمل تھا حمد و ثنا پر اے لوگو تحقیق نہیں ہے پیدا کرنا عہد اور قسم کا اسلام میں اور وہ عہد اور قسم کہ تھے جاہلیت میں پس تحقیق اسلام نہیں زیادہ کرتا اوسکو مگر مضبوطی مسلمان حکم ایک ہاتھہ کا رکھتے ہیں یعنی اتفاق کا رکھتے ہیں اون لوگوں پر کہ سوا اونکے ہیں یعنی کافر پناہ دیتا ہے اونپر ادنی اونکا اور پھیر دیتا ہے اونپر جو بہت دور ہے اونسے اور پھیرتے ہیں لشکر اونکے بیٹھے رہنے والوں پر قتل کیا جاوے مومن بدلے کافر کے یعنی کافر حربی کے اور نزدیک شافعی کے اگرچہ ذمی ہو اور دیت کافر کی یعنی ذمی کی آدھی دیت مسلمان کی ہے نہیں ہے کھینچ لانا زکوۃ کی مواشی کو اور نہ الگ جا رہنا مواشی والے کا اور نہ لی جاوے زکوۃ اونکی مگر اونہیں کے گھروں میں اور ایک روایت میں کہا دیت عہد والے کی آدھی دیت حر کی ہے نقل کی یہہ ابوداود نے ف نہیں ہے پیدا کرنا قسم کا یعنی اصل میں حلف کہتے ہیں عقد کرنا اور عہد باندھنا اہل جاہلیت آپسمیں عہد کرتے تھے کہ ایک دوسرے کا وارث ہوا اور ایک دوسرے کی

میں باثبات ہیں اور ایک عصر اور ایک شہر میں ہوں ۱۲ع ملتقی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن ام حبیبة انها کانت تحت عبد الله
بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله علیه وسلم وامهرها عنه اربعة الاف وفی روایة اربعة الاف درهم
وبعث بها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة رواه ابوداود والنسائی روایت ہی ام حبیبہ سی یہہ کہ وہ تہیں نکاح میں
عبد اللہ بن جحش کے پس مر گئی عبد اللہ بیچ زمین حبشہ کے پس نکاح کر دیا اونکا نجاشی بادشاہ حبشہ کے نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اور مہر مقرر کیا نجاشی نے
ام حبیبہ کا حضرت کی طرف سے چار ہزار اور ایک روایت میں چار ہزار درہم یعنی اس روایت میں لفظ درہم کا صریح مذکور ہی اور پہلی روایت میں نہیں اور مراد یہی ہے
اور بہیجدیا ام حبیبہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتہہ شرحبیل بیٹے حسنہ کے نقل کی ابوداود اور نسائی نے ف مشکوٰۃ کی نسخوں میں عبد اللہ
بن جحش ہی اور یہی یہہ غلط صواب عبید اللہ بن جحش ہی ساتہہ صیغہ تصغیر کے چنانچہ سنن ابی داود میں اور اصول وغیرہ میں یونہیں ہی اور یہہ عبید اللہ
اسلام لایا تہا اور مکہ سی ہجرت کر کے حبشہ کو گیا ام حبیبہ کو ساتہہ لیکر پہر وہاں جا کر مرتد ہو گیا کہ نصرانی ہوا اور وہیں مرا اور ام حبیبہ اسلام پر ثابت رہیں پہر بہیجا
حضرت نے عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کی پاس کہ لقب ہی بادشاہ حبشہ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا کہ پیغام نکاح کا بہیجے ام حبیبہ کو حضرت کی طرف سے پس نجاشی
نے ام حبیبہ کا نکاح حضرت سے کیا اور چار سو دینار کا مہر باندہا اور قصہ نکاح کرنیکا یوں منقول ہی کہ نجاشی نے بہیجا ام حبیبہ کے پاس اپنی لونڈی کو کہ ابرہہ نام تہا
اوسنے جا کر کہا کہ بادشاہ نے یہہ کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا ہی مجہکو کہ نکاح کروں تیرا اوسنے ام حبیبہ نے یہہ سنکر بہیجا آدمی خالد بن سعید کے پاس اور
وکیل کیا اونکو اور دیے ام حبیبہ نے ابرہہ کو دو کڑے اور انگوٹہی چاندی کی اس خوشخبری سنانے کی عوض میں پس جب شام کا وقت ہوا تو حکم کیا نجاشی نے حاضر ہونیکا جعفر
بن ابی طالب کو اور اور مسلمانوں کو کہ وہاں تہی پس وہ حاضر ہوئے اور خطبہ پڑہا نجاشی نے الحمد للہ الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار اشہد
ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مہر مقرر کیا میں نے چار سو دینار سونیکی پہر حاضر کیں وہ دینار آگی قوم کی پس کہا خالد بن سعید نے الحمد للہ احمدہ واستعینہ واستغفرہ واشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون اما بعد پس تحقیق قبول کیا میں نے اوس چیز کو کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نکاح کر دیا میں نے اونسے ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کی کا پس مبارک کرے اللہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوٹہائے گئے وہ دینار
طرف خالد بن سعید کی اونہوں نے لیں پہر ارادہ کیا لوگوں نے اوٹہنے کا پس کہا نجاشی نے بیٹہے رہو سنت انبیا کی یہی ہے کہ وقت نکاح کے کہانا کہلایا جاتا ہی پہر منگایا کہانا
پس کہایا سبہوں نے اور متفرق ہوئے اور یہہ نکاح سنہ سات ہجری میں ہوا اور خالد بن سعید کو ام حبیبہ کے باپ کے چچا کا بیٹا تہا ابو سفیان باپ ام حبیبہ کا وقت نکاح کے مشرک
تہا دشمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد ازاں مسلمان ہوا ۱۲ع **وعن انس** قال تزوج ابو طلحة ام سلیم فکان صداق ما بینهما الاسلام اسلمت
ام سلیم قبل ابی طلحة فخطبها فقالت انی قد اسلمت فان اسلمت نکحتک فاسلم فکان صداق ما بینهما رواه النسائی اور روایت ہے
انس سی کہ کہا نکاح کیا ابو طلحہ نے ام سلیم سے پس ہوا مہر آپسمیں اسلام لانا مسلمان ہوئی تہی ام سلیم پہلے ابو طلحہ کے پہر پیغام نکاح کا بہیجا ابو طلحہ نے
ام سلیم کو پس کہا ام سلیم نے کہ تحقیق میں مسلمان ہوئی ہوں اگر مسلمان ہوگا تو نکاح کروں گی میں تجہسے یعنی اور نہیں لینے کی تجہسے مہر پس مسلمان ہوا ابو طلحہ پس
ہوا اسلام لانا ابو طلحہ کا مہر آپسمیں نقل کی یہہ نسائی نے ف ام سلیم بیٹی ملحان کی ماں ہیں انس بن مالک کی اول اونسے نکاح کیا مالک بن نضر نے
اوسے ہی انس پیدا ہوئے پہر مارا گیا مالک بحالت شرک میں پہر اسلام لائی ام سلیم پس پیغام نکاح کا بہیجا ام سلیم کو ابو طلحہ نے اور ابو طلحہ مشرک تہا ام سلیم نے انکار
کیا اور بلایا ابو طلحہ کو طرف اسلام کی پس اسلام لایا وہ پس کہا ام سلیم نے کہ میں نکاح کرتی ہوں تجہسے اور نہیں لونگی تجہسے مہر سواے اسلام تیرے کے پس نکاح
کیا ام سلیم سے ابو طلحہ نے اور ہوا اسلام لانا مہر یعنی واقع ہوا انکا ساتہہ مہر اوسکے کے اور بخشدیا اوسنے مہر ابو طلحہ کو بسبب اسلام لانے اوسکے کہ خوب

ترعدہ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہوں نے اپنے باپ سے اور اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہا تھی قیمت دیت کی یعنی قیمت اونٹوں دیت کی بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم اور دیت اہل کتاب کی اون دنوں میں تھی آدھی دیت مسلمان کی کہا اوسکے دادا نے پس تھا حکم اسیطرح یہانتک کہ خلیفہ ہوئے عمر اور کھڑے ہوئے حضرت عمر خطبہ فرمانے میں کہا تحقیق اونٹ مہنگے ہو گئے کہا روایت کرنیوالے نے ٹھہرائی دیت حضرت عمر نے اوپر دولتمندوں سونا رکھنے والوں کے ہزار دینار اور اوپر دولتمند چاندی والوں کے بارہ ہزار درہم اور گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں اور جوڑے والوں یعنی جو کپڑے کے جوڑوں کی سوداگری کرتے تھے دو سو جوڑے کہا روایت کرنیوالے نے اور چھوڑی عمر نے دیت ذمیوں کی یعنی اوسحال پر کہ تھی حضرت کے زمانہ میں یعنی چار ہزار درہم نہیں زیادہ کیا اوسکو اونچی قیمت کی زیادہ کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف آٹھ ہزار درہم کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں اور یہہ اونٹ مختلف ہوتے ہیں بسبب اختلاف قیمت کے جیسے کہ مذہب شافعی کا ہے قول جدید میں اور کہا ابن مالک نے کہ جوڑے سے مراد تہبند اور چادر ہے اسطرح سے کہ کپڑے کی ہوں اور نہیں زیادہ کیا الخ کہا طیبی نے یعنی جبکہ ہوئی قیمت دیت مسلمان کی بارہ ہزار درہم تک اور رہی دیت ذمی کی جیسی کہ تھی یعنی چار ہزار درہم ہو دیت ذمی کی مانند تہائی دیت مسلمان کی مطلقاً انتہی پس اسی دلیل پکڑی ہے امام شافعی اور اور بعضوں نے کہ موافق انکے ہیں کہ دیت ذمی کی تہائی دیت مسلمان کی ہے اور ہمارے نزدیک دیت ذمی کی مانند دیت مسلمان کے ہے اور کہا شمنی نے کہ دیت سونے کی ہزار دینار ہیں اور دیت چاندی کی دس ہزار درہم اور اونٹوں کی سو اونٹ اور امام شافعی کے نزدیک چاندی کی بارہ ہزار درہم ہیں ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے ابن عباس رضی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ٹھہرائی دیت بارہ ہزار درہم نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ دِيَةَ الْخَطَاءِ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَثْمَانِ الْإِبِلِ فَإِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَاجَتْ رُخْصًا نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا وَبَلَغَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ أَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ وَعِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ ثَمَانِيَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَعَلَى أَهْلِ الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اونہوں نے اپنے دادا سے کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہراتے دیت خطا کی بستیوں والوں پر چار سو دینار یا برابر اوسکے یعنی قیمت میں چاندی میں سے یعنی چار ہزار درہم اور قیمت ٹھہراتے دیت خطا کی اوپر مول اونٹوں کے پس جسوقت مہنگے ہوتے اونٹ تو زیادہ کرتے بیچ قیمت دیت کی اور جب ہوتی ارزانی اونٹوں کی قیمت میں کم کرتے قیمت دیت سے اور پہنچی دیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک اور برابر اسکے چاندی سے آٹھ ہزار درہم کہا راوی نے اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گائیں والوں پر دو سو گائیں اور بکریوں والوں پر دو ہزار بکریاں اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیت میراث ہوتی ہے درمیان وارثوں قتل کیے گئے کی اور حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دیت عورت کی یعنی جو کہ عورت قتل کرے ہے درمیان عصبوں اوسکے کی اور نہیں وارث ہوتا قاتل مورث کا کسی چیز کا یعنی نہ دیت کا اور نہ اور کسی چیز کا نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف آٹھ ہزار درہم کہا طیبی نے کہ یہہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اصل دیت میں اونٹ ہیں پس اگر نہ ملیں واجب ہوتی ہے قیمت اونکی جسقدر کہ ہو سکے کہا شافعی نے قول جدید میں اور دیت عورت کی الخ یعنی ایک عورت نے کہ جنایت کی اور مارا کسیکو تو ادا کریں دیت اوسکی عصبہ اوسکے کہ ہیں گار اوسکی تھی جیسے کہ حکم مرد کی دیت کا ہے یعنی عورت غلام کی مانند نہیں ہے کہ متعلق ہوتی ہے دیت اوسکی ساتھ رقبہ یعنی ذات اوسکی کے نہ ساتھ عصبوں اوسکی کے ع وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیت

عمد کی سخت ہی مثل دیت عمد کے اور نہ مارا جاوے صاحب شبہ عمد کا نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف قولہ الخ یعنی جیسے کہ قتل کیا جاتا ہے شبہ عمد والا قصاص میں نہ
کیجیو یہہ کلام فرمایا واسطے دفع توہم جائز ہونی قصاص کے شبہ عمد میں یعنی اگر کوئی یہہ توہم کرے کہ جب مشابہ عمد کی ہوا تو چاہیے کہ حکم اسکا حکم عمد کا سا ہو
توہم کی دفع کی لیے اسطرح فرمایا اور بیان قتل عمد اور شبہ عمد کا اوپر ہو چکا ہی ع ح وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا بِثُلُثِ الدِّيَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے کہ کہا حکم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مقدمہ آنکھ کی کہ ٹھہری ہو اپنی جگہہ اور جاتی رہی ہو روشنی اوسکی ساتھہ تہائی دیت کی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی
نے ف یعنی کسیکی آنکھ زخمی ہوئی کہ بینائی اوسکی جاتی رہی لیکن اپنی جگہہ سے نہ نکلی اور بیچ جمال مونہہ اوسکی کے خلل نہ پڑا اور پہلے گذر چکا کہ دونوں آنکھ کے
تلف ہونی میں تمام دیت ہی کہ سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کی تلف ہونی میں پچاس اونٹ ہیں اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بیچ تلف ہونی آنکھ کے
اسطرح تہائی دیت ہی اور بعضی علما کا مذہب یہی ہی اور اکثر علما نے واجب کی ہی اسصورت میں حکومت عدل کی اسلیے کہ منفعت بالکل نہیں جاتی رہی ہے بیچ
حکم اوس بیت کی ہوئی کہ سیاہ ہوگیا مارنے سے اور معنی حکومت کی یہہ ہیں کہ اگر وہ زخمی غلام ہوتا تو کسقدر کم ہوتا بسبب زخم کی اوسکی قیمت میں سے پس واجب ہوگا
اوسکی دیت میں سے اسقدر اور اس حدیث کو ہی بعضی حکومت کے حمل کیا ہی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہاں ساتھہ تہائی دیت کی حکم فرمایا بطریق حکومت کے
نہ کہ بطریق قاعدہ کلیہ کے اور کلام تورپشتی کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہی واللہ اعلم وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدًا أَوْ أَمَةً أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَ
خَالِدٌ الْوَاسِطِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَذْكُرَا أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی محمد بن عمرو سے کہ نقل کی ابی سلمہ سے اونہ
ابو ہریرہ سے کہ کہا حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ بچے کے کہ پیٹ میں مرگیا ساتھہ غرہ کے کہ غلام یا لونڈی یا گھوڑا
یا خچر نقل کی یہہ ابو داؤد نے اور کہا روایت کی یہہ حدیث حماد بن سلمہ نے اور خالد واسطی نے محمد بن عمرو سے اور نہیں ذکر کیا ہر ایک نے دونوں میں سے لفظ
او فرس اور بغل کا یعنی یہہ زیادتی نہیں ذکر کی پس ہوئی یہہ زیادتی شاذہ اور حدیث ضعیف نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی نے ف کہا نووی نے کہ غرہ نزدیک
عرب کے کہتے ہیں بہت نفیس چیز کو اور اطلاق کیا گیا ہی اس جگہہ انسان پر اسلیے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہی انسانکو احسن تقویم میں اور کہا بعضوں نے کہ ذکر فرس
اور بغل کا وہم ہی راوی سے اسلیے کہ غرہ نہیں اطلاق کیا جاتا ہی مگر انسان مملوک صورت پر ش ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عمرو
بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے اپنے دادا سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ طبیب ہووے اپنے میں تکلف سے حالانکہ نہیں جانی گئی
اوس سے طب یعنی مشہور نہیں ہی ساتھہ طب کے اور مہارت نہیں رکھتا اوسمیں پس گیا کوئی اوسکی علاج سے پس وہ ضامن ہی نقل کی یہہ ابو داؤد اور نسائی
نے ف یعنی جو شخص کہ علم طب کا نہ رکھتا ہو اور اوسکی قواعد سے واقف نہو پھر کسیکا علاج کرے اور علاج عام ہی کہ آپ اپنے ہاتھہ سے کرے مانند کہولنے فصد وغیرہ کے یا
تجویز کرنے نسخہ کے کرے اور وہ مریض اس سے تلف ہو جاوے تو وہ ضامن ہی یعنی اوسکی دیت اوسکی عاقلہ پر لازم آتی ہی سب علما کے نزدیک اور نہیں لازم آتا قصاص اسلیے
کہ سبب اذن ورثہ مریض کے ساتھہ اوسکی ع ع ح وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ
فَأَتَى أَهْلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا أُنَاسٌ فُقَرَاءُ فَلَمْ يَجْعَلْ عَلَيْهِ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت
ہی عمران بن حصین سے یہہ کہ ایک لڑکی فقیروں کی نے کان کاٹ ڈالا ایک لڑکی دولتمند کی کا پس آئے ناتی دار اوس لڑکی کان کاٹنے والی کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ہم ہیں محتاج پس نہ مقرر کی حضرت نے اوسپر کوئی چیز نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف اسلیے کہ عاقلہ اوسکی تہی محتاج اور

اور جنایت لڑکی کی عاقلہ پر ہوتی ہی اسلیے کہ وہ جنایت خطا ہی کیونکہ نہیں صادر ہوتی اختیار صحیح سے چنانچہ اسلیے نہیں قصاص لیا جاتا لڑکی سے قتل عمد مین اور نظر اسمین
تحمل عاقلہ کی دیت کے اور ظاہر یہہ ہی کہ کاٹنے والا کان کا تہا لڑکا آزاد اسلیے کہ اگر ہوتا غلام تو متعلق ہوتی جنایت اوسکی ساتہہ رقبہ یعنی ذات اوسکی کی اور نظر مالک اوسکی کی
رفع کرتا اوسکو کذا ذکرہ ابن الملک وغیرہ من علمائنا ع **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** علی انہ قال دیۃ شبہ العمد اثلاثا
ثلث وثلثون حقۃ وثلث وثلثون جذعۃ واربع وثلثون ثنیۃ الی بازل عامہا کلہا خلفات وفی روایۃ قال فی الخطاء ارباعا
خمس وعشرون حقۃ وخمس وعشرون جذعۃ وخمس وعشرون بنات لبون وخمس وعشرون بنات مخاض رواہ ابوداود روایت
ہی علی رضی سے یہہ کہ اونہوں نے فرمایا کہ دیت شبہ عمد کی مین تین طرح کی اونٹ دینے آئی ہین تینتیس اونٹنیان اسطرح کی کہ چوتہے برس مین لگی ہوں اور تینتیس اونٹنیان
اسطرح کی کہ پانچوین برس مین لگی ہوں اور چونتیس اونٹنیان کہ چہٹے برس مین لگی ہوں آٹہہ برس تک کہ نوین برس مین لگی ہوں اور سب مین حاملہ اور ایک روایت مین
حضرت علی سے یون آیا ہی کہ بیچ قتل خطا کی چار قسم کی اونٹنیان دینی آئی ہین پچیس تین تین برس کی اور پچیس چار چار برس کی اور پچیس دو دو برس کی اور پچیس ایک ایک
برس کی نقل کی یہہ ابوداود نے **وعن** مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ وثلثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا
رواہ ابوداود اور روایت ہی مجاہد سے کہ کہا حکم فرمایا حضرت عمر رضی نے بیچ قتل شبہ عمد کی تیس اونٹنیان تین تین برس کی اور تیس چار چار برس کی اور چالیس
اونٹنیان حاملہ مابین پانچ برس مین لگی کی اور آٹہہ برس پوری کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی **وعن** سعید بن المسیب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی الجنین یقتل فی بطن امہ بغرۃ عبد او ولیدۃ فقال الذی قضی علیہ کیف اغرم من لا شرب
ولا اکل ولا نطق ولا استہل ومثل ذلک یطل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ہذا من اخوان الکہان رواہ مالک والنسائی
مرسلا ورواہ ابوداود عنہ عن ابی ہریرۃ متصلا اور روایت ہی سعید بن مسیب سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ لڑکے کے
مارا جاوے اپنی ماں کی پیٹ مین ساتہہ غرہ کے غلام ہو یا لونڈی پس کہا اوس شخص نے کہ حکم کیا گیا تہا اوسپر کسطرح تاوان بہرون مین اوس شخص کا کہ نہ پیا
اوسنے کوئی چیز اور نہ کہائی اور نہ بولا اور نہ چلایا اور مانند اس قتل کے ساقط کیا جاتا ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے
نہین کہ یہہ کاہنوں کے بہائیوں مین سے ہی نقل کی یہہ مالک اور نسائی نے مرسل یعنی ساتہہ حذف صحابی کی اور نقل کی یہہ ابوداود نے سعید سے
اور اوسنے نقل کی ابی ہریرہ سے بطریق اتصال کے ف کاہن اوسکو کہتے ہین کہ خبر غیب کی بتاتا ہی اور حضرت صلعم نے اوسکو کاہنوں کا بہائی اسلیے فرمایا کہ
وہ بہی اپنی جہوٹی باتون کو ساتہہ عبارت مسجع اور مقفی کی بیان کرتی ہین لوگون کی فریفتہ کرنے کے لیے اور مطلق عبارت مسجع و مقفی مذموم
نہین ہی اسلیے کہ حضرت مسجع اکثر بولی ہین جیسی کہ اس دعا مین ہی اللہم انی اعوذ بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع الخ بلکہ عبارت مسجع وہ مذموم ہی کہ
جو بتکلف ہو اور غرض اوس سے رواج دینا باطل کا ہو جیسے کہ اس شخص نے کیا اور کہا تہی ذکر ہو کوئی مارے عورت کے پیٹ پر اور اوسکے پیٹ سے بچہ نکل
پڑے مردہ تو واجب ہوتا ہی غرہ یعنی پانسو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر اور یہی تفسیر غرہ کی پانسو درہم اسلیے کی کہ اکثر روایتون مین آئی ہی اور جیتا
بچہ پیٹ مین سے نکلے اور پہر مر جاوے تو پوری دیت آتی ہی ع **باب ما لا یضمن من الجنایات**
باب ہی بیچ بیان اون چیزون کے کہ نہین تاوان لیا جاتا اونکا بسبب قصور کے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر جبار متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چارپائی کا زخم کر دینا اوسکا معاف ہی اور کان بہی معاف ہی اور کوئین مین گر کر مرنے سے معاف ہی نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف چارپائی الخ یعنی جانور کے مونہہ سے یا دم سے یا پاون سے کوئی شخص مر جاوے یا کوئی چیز ضائع ہو جاوے تو اوسکا بدلہ کچہہ نہیں بشرطیکہ اوسکی

ساتھ کوئی آدمیوں میں سے کچلا گیا اگر اوسکے ساتھ ہی ہانکنے والا یا کھینچنے والا اور سوار تھا اور راستے میں جانور سے کوئی چیز ضائع ہوئی اوسکی ساتھ والے پر تاوان نہ آتا ہی نزدیک
امام اعظم رحمہ اللہ کے اور امام شافعی کی نزدیک اگر دن میں کوئی چیز اوس سے ضائع ہوگئی تو اوسکے مالک کے ذمہ تاوان نہیں آتا اور اگر رات کو کوئی چیز تلف ہوگئی تو او
سکے مالک پر تاوان آتا ہی اسواسطے کہ رات کو نگہبانی مالک جانور پر لازم ہی اور دن کو محافظت کرنی چیزوں اور باغوں کی اونکے مالکوں پر لازم ہی اور ہدایہ میں لکھا ہی کہ جو
تاوان ہی اوس چیز کا کہ تلف ہوئی جانور کے ہاتھ سے یا پاؤں سے یا اوسکے منہ سے کھینچنے والا تاوان دیوے اوس چیز کا کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ کے نہ ساتھ پاؤں کے اور سوار تاوان دیوے اوس چیز کا
کہ تلف ہو ساتھ ہاتھ یا پاؤں یا سر جانور کے اور اگر سوار اور ہانکنے والا یا سوار اور کھینچنے والا دونوں ساتھ ہوں تو تاوان دونوں پر آتا ہی اور کان بھی معاف ہی
یعنی اگر کوئی کان میں چلا جاوے یا اوسکے اوپر کھڑا ہوا اور کان گر پڑی اور وہ ہلاک ہو جاوے تو نہیں آتا تاوان اوس پر کہ کھودی ہی کان یا کسیکو کان کے کھودنے کے
لیے مزدوری کو لیا تھا اور کان اوسپر گر پڑا اور ہلاک ہوگیا نہیں ہی تاوان صاحب کان پر اور یہہ وجہ مخصوص ساتھ کان ہی کی نہیں اور اجاروں میں بھی
ہی یہی حکم ہی اور یہہ اول موافق ہی ساتھ دوسری شرح کے کہ بیچ معنی قول والبئر جبار کے کہا بعضے کسینے کہ کنوا کھودا اپنی زمین میں یا زمین مباح میں اور اوسمیں کوئی
گر کر مرگیا تو تاوان نہیں ہی اوسپر کھودنے والے کے ❊ وعن يعلى ابن امية قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش العسرة
وكان لي اجير فقاتل انسانا فعض احدهما يد الآخر فانتزع المعضوض يده من في العاض فاندر ثنيته فسقطت فانطلق الى النبي
صلى الله عليه وسلم فاهدر ثنيته وقال ايدع يده في فيك تقضمها كما يقضم الفحل متفق عليه اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا جہاد کیا میں نے
ساتھ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر تنگی کے یعنی غزوہ تبوک میں اور تھا میرا ایک نوکر پس لڑا وہ ایک آدمی سے پس کاٹ کھایا ایک نے اون دونوں
میں سے ہاتھ دوسرے کا پس نکالا اوس شخص نے کہ کاٹا گیا تھا ہاتھ اوسکا کاٹنے والے کے منہ سے پس گرا دیا دانت اوسکا پس جھڑ پڑا پس گیا وہ کہ جسکے
دانت گرے تھے طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی تاوان اوسکی دیوے پس حکم فرمایا اوسکے حق میں پس معاف کیا حضرت نے بدلا اوسکے دانت کا
اور فرمایا کیا چھوڑ دیتا ہاتھ اپنا تیرے منہ میں کہ چباتا تو اوسکو مانند چبانے اونٹ کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ اشارہ ہی طرف سبب ساقط
ہونے بدلے کے کہ وہ معذور رہا تھا ہاتھ کھینچنے کے لیے سو منہ میں سے ہاتھ کھینچا اور شرح السنہ میں ہی کہ اسیطرح اگر ارادہ کرے کوئی مرد کسی عورت سے
بدکاری کا پس دفع کرے وہ اوسکو اپنے نفس سے پس مار ڈالے تو نہیں لازم آتا ہی عورت پر کچھہ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پاس ایک قضیہ آیا کہ ایک لڑکی لکڑیاں
چنتی تھی پس پیچھا کیا اوسکا ایک شخص نے اور ارادہ کیا بدکاری کا اوس سے پس اوس لڑکی نے ایک پتھر مارا اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ یہہ قتل کیا ہوا اللہ کا ہی قسم ہی اللہ کی کہ نہیں دیت دلائی جاویگی کبھی اور یہی قول شافعی کا ہی اور اسیطرح جو شخص کہ قصد کرے کسیکے مال لینے کا اور خونریزی کا
اور اوسکے اہل کا پس اوسکو جائز ہی دفع کرنا قصد کرنے والے کا اور قتل کرنے والے کا اور لائق ہی یہہ کہ دفع کرے ساتھ آسان کے پس اگر نہ باز رہے سوائے قتال
کرنے کے اور قتل کرے اوسکو تو خون اوسکا ساقط ہی شرع ❊ وعن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل
دون ماله فهو شهيد متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ قتل کیا جاوے
واسطے مال اپنے کے پس وہ شہید ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مال کی حفاظت کرتا تھا اور کسی نے مار ڈالا اور ایسا ہی حال اہل کی محافظت میں
مارے جانیکا ہی ❊ وعن ابي هريرة قال جاء رجل فقال يا رسول الله ارايت ان جاء رجل يريد اخذ مالي قال فلا تعطه مالك قال
ارايت ان قاتلني قال قاتله قال ارايت ان قتلني قال فانت شهيد قال ارايت ان قتلته قال هو في النار رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ایک شخص اور کہا یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اوسکی کہ اگر آوے ایک شخص ارادہ رکھتا ہو لینے مال میرے کا لینے
دون میں اوسکو یا نہ دوں فرمایا مت دے تو اوسکو مال اپنا کہا خبر دیجئے مجھکو اوسکی کہ اگر لڑے مجھسے یعنی لوں کیا کروں فرمایا کہ لڑ تو اوس سے کہا اوس

تو بہی تجکو کچہہ گناہ نہوگا کہ اگر کوئی تیرے گہر مین تو شبہ نہین کہ اوسنے تیرے گہرمین نظر ڈالی اور اوسکو یعنی تو اوسکا کیا حال ہی یا گناہ ہو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہین کچہہ حرج اور اسحدیث مین دلیل ہی اوپر اسکے کہ دفع کرنا اوسکا اور ہلاک کرنا اوسکا دفع مین مباح ہی ع وعن ابی هريرة
أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو اطلع في بيتك أحد ولم تأذن له فخذفته بحصاة ففقأت عينه ما كان عليك من
جناح متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے یہہ کہ اونہوں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے اگر جہانکے تیری گہرمین کوئی یعنی دروازہ بند ہو اور
اوسکی دراڑ مین سے جہانکے اسحال مین کہ نہین پروانگی دی ہی تو نے اوسکو یعنی گہرمین آنیکی پس مارے تو ساتہہ کنکری کی پس پہوڑ دی تو آنکہہ اوسکی نہین تجہپر گناہ
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اسحدیث پر عمل کیا ہی شافعی نے کہ ساقط کیا اوس سے ضمان آنکہہ کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسپر ضمان ہی اور
حدیث محمول ہی مبالغہ اور زجر شدید پر واللہ اعلم ع ح وعن سهل بن سعد أن رجلا اطلع في جحر في باب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ومع رسول الله صلى الله عليه وسلم مدرى يحك به رأسه فقال لو أعلم أنك تنظر لطعنت به في عينك
إنما جعل الاستئذان من أجل البصر متفق عليه اور روایت ہی سہل بن سعد سے یہہ کہ ایک شخص نے جہانکا بیچ سوراخ دروازہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پشت خار تہا کہ کہجلاتے تہے اوس سے سر اپنا پس فرمایا اگر جانتا مین یعنی یقینا کہ تو
دیکہتا ہی مجکو یعنی قصدا البتہ چہبوتا مین اسکو تیری آنکہہ مین نہین مقرر کی گئی ہی شرع مین پروانگی مانگنی یعنی وقت آنیکے بیچ گہر بیگانہ کے مگر واسطے بچنے
کے نظر کرنے سے طرف غیر محرم کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پس نظر کرنی بغیر اذن کی مانند داخل ہونے بغیر اذن کے ہی ع ح وعن
عبد الله بن مغفل أنه رأى رجلا يخذف فقال لا تخذف فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الخذف وقال إنه لا يصاد
به صيد ولا ينكأ به عدو ولكنها قد تكسر السن وتفقأ العين متفق عليه اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے یہہ کہ دیکہا اونہون نے
ایک شخص کو کہ پہینکتا تہا کنکر ساتہہ انگوٹہی اور انگلی شہادت کے پس کہا اونہون نے کہ نہ پہینک تو کنکر اسلیے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا ہی اسطرح کے کنکر پہینکنے سے اور فرمایا کہ تحقیق نہین شکار کیا جاتا ہی ساتہہ اسکے شکار اور نہ زخمی کیا جاتا ہی ساتہہ اسکے دشمن یعنی
دشمنان دین سے یعنی نہ اسمین فائدہ دنیا کا ہی اور نہ دین کا محض لہو ولعب ہی اور باوجود اسکے لوگون کو ضرر بہی پہنچتا ہی جیسے کہ فرمایا
ولیکن یہہ پہینکنا توڑ ڈالتا ہی دانت کو اور پہوڑ دیتا ہی آنکہہ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ملک نے کہ منع کیا حضرت نے
اس سے اسلیے کہ مصلحت نہین ہی اسمین اور خوف ہی فساد کا اور یہی حکم ہی ہر چیز کا کہ اوسمین یہہ بات پائی جاتی ہی ع وعن
أبي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مر أحدكم في مسجدنا وفي سوقنا ومعه نبل فليمسك على نصالها أن
يصيب أحدا من المسلمين منها بشيء متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گذرے
ایک تمہارا بیچ مسجد ہماری کے یا بیچ بازار ہمارے کے اور ساتہہ اوسکے ہون تیر پس چاہیے کہ پکڑ رکہے یعنی ہاتہہ رکہہ لے اوپر پیکان تیرون کی تا نہ لگے کسیکو
مسلمانون مین سے اون سے کچہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ مسجد ہماری کے یعنی مسلمانون کی مسجدون اور بازارون مین اور تخصیص
ان جگہون کی اسلیے کہ مسلمانون کے جمع ہونیکی جگہہ ہین اور نہین تو حکم مین ہین اور مانند تیرون کے اور ایسے ہی ہتیار وغیرہ ہین کہ اونکو بیچ جمع مین اسطرح استعمال نکرے
کہ لوگون کو ایذا ہو ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يشير أحدكم على أخيه بالسلاح فإنه لا يدري
لعل الشيطان ينزع في يده فيقع في حفرة من النار متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
نہ اشارہ کرے ایک تمہارا اوپر بہائی اپنے کے ساتہہ ہتیار کے اسلیے کہ تحقیق وہ نہین جانتا شاید کہ شیطان کہینچ لے ہتیار کو اوسکے ہاتہہ سے یعنی چلا

اور اسکے بیچ میں پڑجاوے پہر گرتا ہی آگ کے گڑہے میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی شیطان ہاتہ کو حرکت دیکر ہتیار لگوا دیگا کسی بہائی مسلمان کو اور وہ اسکے
سبب سے مستحق دوزخ کا ہوگا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ فَإِنَّ الْمَلٰئِكَةَ
تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَضَعَهَا وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيْهِ وَأُمِّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اشارہ
کرے طرف بہائی اپنے کے ساتہ لوہے کے پس تحقیق فرشتے لعنت کرتے ہیں اوسکو یہانتک کہ رکہدیوے اوسکو اگرچہ ہووے اشارہ کرنیوالا بہائی اوسکا حقیقی نقل کی
یہہ بخاری نے **ف** یعنی سگا بہائی بہائی کو قتل کرنیکا قصد نہیں کرتا ہی کثر یہہ اشارہ کرنا ازراہ ہنسی کی ہوگا اور باوجود اسکے لعنت ہوتی ہی او سپر مقصود مبالغہ
ہی بیچ نہی کرنے اوس سے **ع وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَزَادَ مُسْلِمٌ وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا اور روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ اوٹہاوے اوپر ہمارے ہتیار یعنی
ازراہ ہنسی کی کہینچے ہتیار پس نہیں ہی ہم میں سے یعنی نہیں ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ بخاری نے اور زیادہ کیا مسلم نے اور جو شخص کہ فریب دیوے ہمکو یعنی خیانت کی صحبت میں پس نہیں ہم میں سے
وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہینچے ہمپر تلوار یعنی اگرچہ قصد نہ رکہے قتل کرنیکا پس نہیں ہی ہم میں سے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ هِشَامَ
بْنَ حَكِيْمٍ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ وَقَدْ أُقِيْمُوْا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيْلَ يُعَذَّبُوْنَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِيْنَ يُعَذِّبُوْنَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ہشام بن عروہ سی کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ ہشام
بن حکیم گذرا شام میں اوپر کتنے آدمیوں کے قوم نبطیوں میں سے اس حال میں کہ تحقیق وہ کہڑے کیے گئے تہے دہوپ میں اور ڈالا گیا تہا اونکے سر پر تیل گرم کہا ہشام بن حکیم
نے کیا ہی یہہ یعنی کیا سبب ہی اسکا کہا گیا کہ عذاب کیے جاتے ہیں یہہ سبب خراج کے کہ ادا نہیں کیے ہیں پس کہا ہشام نے گواہی دیتا ہوں میں کہ البتہ سنا ہی میں نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتے تہے کہ تحقیق اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگونکو کہ عذاب کرتے ہیں لوگونکو دنیا میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** عذاب کرتے ہیں یعنی
ناحق اور ساتہہ وجہ کے کہ عذاب کریگا اللہ تعالی ساتہہ اوسکی عقوبت میں مانند گرم تیل ڈالنے وغیرہ کی **ع وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ أَنْ تَرٰى قَوْمًا فِيْ أَيْدِيْهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِيْ غَضَبِ اللّٰهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَرُوْحُوْنَ فِيْ لَعْنَةِ اللّٰهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہی اگر دراز ہووے تیری عمر یہہ کہ دیکہیگا تو ایک گروہ کو کہ اونکی ہاتہوں میں ہونگے مانند
دموں گایوں کی یعنی کوڑے صبح کرینگے بیچ غضب اللہ کی اور شام کرینگے بیچ نہایت ناخوشی اللہ کی یعنی ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہتی ہیں اور ایک روایت میں ہی کہ شام کرینگے بیچ لعنت
اللہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **ف** مراد اونسے وہ لوگ ہیں کہ ظالمونکی دروازونپر موجود رہتی ہیں اور اونکی ساتہہ چلتے ہیں اور مارتے ہیں اور دکہ دیتے ہیں لوگونکو اور ہانکتے ہیں اونکو حکم کرنیوالوں کے ساتہہ اونکی
ہی **ع وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ
عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوْسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَإِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں دوزخیوں کے نہیں دیکہا میں نے اونکو یعنی ابتک نہ دیکہونگا
ایک وہ قوم ہی کہ اونکی پاس کوڑے ہونگے مانند دموں گایوں کے کہ مارینگے ناحق ساتہہ اون کوڑوں کے لوگونکو اور دوسری قسم عورتیں
ہیں پہنی ہوئی کپڑے ظاہر میں اور ننگی ہیں حقیقت میں اور میل کرنیوالیاں اور میل کرانیوالیاں سر اونکے مانند کوہان اونٹوں بختی کے ہونگے نہ
داخل ہونگے بہشت میں اور نہ پاوینگی اوسکی ہوا اور حال یہہ کہ بو بہشت کی پائی جاتی ہی مسافت اتنی اور اتنی سے یعنی بہت دور سے مثلا سو برس کی راہ
سے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** یہہ بہی ہوئی آخر میں یعنی گروہ پیدا ہوئے جنکو اس زمانہ میں ہم دیکہتے ہیں اگرچہ ظاہر میں کپڑا پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں ننگی ہوتی ہیں

کچھ میں ٹھکانا نہیں یا در رکھو کہ لالا کہتی ہیں ہیجڑے کو جو مخنث ہو سبب بولنے ان کے زبان اور سینہ اور پیٹ کے اور جگہ شہوت کی اور پیشہ کہتی ہیں یا بہشتی ہیں یا ہیں انکی
ہیں یا امن تقوی ہیں کہ گرفتہ ہیں سبب بعضی کے بیاہ ہیں بہشت کے بعضین کی آدمیوں کو روا نہیں کہ ایمان لائے یعنی الستے بیج بیج پناہی ہیں کہ اوکو کوئی نہی حرمت کی نہیں ہے
یعنی آپ ہی بچت کرتی ہیں مردوں کی طرف یا میلانات کی یہ بھی ہیں کہ اور بہینان ہیں ہیں سے وقار والتی ہیں یا دیکہین لگے ہو بہوا اور یا ملالات یعنی لٹک چال چلتی ہیں یا دل لوگوں کو
پہرنا والا ہی کی جو ہی انکی کوہان ہیں سے ہیں سر اوکی الخ یعنی چوٹی کو سر پر باندہ لیتی ہیں یعنی جوڑا موتا ہی اونکی سر پر کہ سر اونکی مانند کوہان اونٹوں بختی کی ہیں کہ اونکی
کوہان سبب کثرت فربہی کی جیسی کہ معمول عورتوں مصر کا ہی اور وہ قسم مرد کی اور اسطرح کی عورتیں ہیچ زمان طہارت انشا اللہ حضرت کی اصلا نہیں ہیں پر انکی دنیا میں پیدا ہونگی
ہی اور نہیں داخل ہونگی الخ یہ صفت عورتوں کی ہی اور نہ ذکر کیا صفت مرد کی بنا اسکی واسطے اختصار کے اور کہا قاضی عیاض نے کہ معنی اسکی یہہ ہیں کہ نہیں داخل
ہونگی جنت میں اور نہیں پاوینگی بو جنت کی جس وقت کہ داخل ہونگی اور نیک پارسا اور پرہیزگار یہہ کہ کبھی نہیں داخل ہونگی یا یہہ محمول
ہے حلال جاننے پر یا مراد اوس سے زجر و تغلیظ ہی ترجمہ **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قاتل احدكم فليجتنب الوجه فان الله خلق آدم على
صورته متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مارے ایک تمہارا یعنی کسیکو پس چاہیے کہ بچاوے مونہہ کو اسلیے کہ تحقیق اللہ تعالی
نے پیدا کیا آدم کو اوپر صورت اپنی کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر صورت اپنی کی یعنی صفات اپنی کی دیا اوسکو مظہر صفات جلال اور جمال اپنی کا یا یہہ کہ پیدا کیا آدم کو اوپر صورت
خاصہ کی اختراع کیا اوسکو اور پیدا کیا اور اضافت واسطے تشریف و تکریم کی ہے جیسے کہ نفخت فیہ من روحی ہی اور بعضوں نے کہا کہ ضمیر عائد طرف آدم کی ہی یعنی پیدا کیا اسکو اوپر
صورت کہ مخصوص ساتھ آدم کی ہی ممتاز تمام مخلوقات سے مشتمل اوپر خصائص کرامات کے پس حاصل معنی کا یہہ ہوگا کہ حق تعالی نے آدم کو اشرف سب مخلوقات میں کیا اور مونہہ
اوسکا اشرف اعضا اوسکا اور محل ظہور صورت اور کمال اوسکا ہے پس پرہیز کرنا چاہیے اوسکو مونہہ پر مارنے سے اور کہا ہی علما نے کہ یہہ امر استحباب کے لیے ہی **الفصل**
الثاني فصل دوسری **عن** ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كشف سترا فادخل بصره في البيت قبل ان يؤذن له فراى عورة اهله
فقد اتى حدا لا يحل له ان ياتيه ولو انه حين ادخل بصره فاستقبله رجل ففقا عينه ما عيرت عليه وان مر الرجل على باب لا ستر له غير مغلق
فنظر فلا خطيئة عليه انما الخطيئة على اهل البيت رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب روایت ہی ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھولے پردہ اور داخل کرے اپنی نگاہ گھر میں پہلے اس سے کہ اذن دیا جاوے اوسکو یعنی پردہ کھولنے کا اور دخل ہونیکا پس دیکھے اہل اسکی کو پس تحقیق آیا ایک
حد کو یعنی کی ایک چیز کہ واجب کرے حد کو یعنی تعزیر کو نہیں درست اوسکو کرنا اوسکا یعنی نابے اذن اور دیکھنا پردہ کھولکر اور اگر تحقیق وہ داخل کی کوٹہی اپنی نگاہ
اور سامنے آگیا اوسکی کوئی شخص گھر والوں میں سے پس پھوڑ ڈالی آنکھ اوسکی نہیں سرزنش کرونگا میں اوسپر اور نہیں لازم کرونگا اوسپر کچھہ اور اگر گذری مرد دروازہ پر کہ نہیں پردہ
اوسکے لیے اسحال میں کہ بند نہیں کیا گیا ہی وہ پس جا پڑی نظر اوسکی گھر والوں پر پس نہیں گناہ اوسپر واسطے اوسکے نہیں گناہ گھر کے لوگوں پر ہی کہ کیوں دروازہ نہ بند کیا اور پردہ نہ ڈالا
اوسپر نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **ف** نہیں درست واسطے اوسکے الخ یہہ تفسیر ہے متضمن واسطے علت کے یعنی یہہ جملہ ہی اور بیچ معنی علت کی ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی
اوپر کہ واجب ہی بند رکہنا دروازہ کا یا ڈالنا پردہ کا دروازہ پر **وعن** جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتعاطى السيف مسلولا رواه الترمذي
وابو داود اور روایت ہی جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑانی تلوار کسیکو ننگی کر نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نے ننگی تلوار پکڑانے سے منع فرمایا واسطے
خوف اسکی کہ گر پڑے یا ہاتہ خطا کرے کوئی زخمی ہو **وعن** الحسن عن سمرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يقد السير بين اصبعين رواه ابو داود اور
روایت ہی حسن سے کہ نقل کی سمرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ چیرا جاوے تسمہ درمیان دونوں انگلیوں کی نقل کی یہہ ابو داود نے سبب منع فرمانیکا
یہہ ہی کہ زخمی ہو جاویں انگلیاں اور اس واسطے کہ اون کی شفقت کی ہی ترجمہ **وعن** سعيد بن زيد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد رواه الترمذي وابو داود

والدارمی اور روایت ہے سعید بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت دین اپنے کے پس وہ شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت مال اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت ال اپنے کے پس وہ بھی شہید ہے اور جو شخص کہ مارا جاوے واسطے محافظت اہل اپنی کے پس وہ بھی شہید ہے نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابو داود اور نسائی نے ف واسطے محافظت دین اپنی کے یعنی کوئی کافر یا مبتدع اوسکی دین کی غارت کرنا چاہے اور اوسکا مقابلہ کیا اور مارا گیا اور اکثر علما کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کسیکے مال لینے کا یا ارادہ کرے اوسکی عیال کا تعرض کرے اوسکی اہل و عیال پر تو چاہیے کہ اوسکو دفع کرے اوسکے قصد کو سوالی کے ساتھہ طریقہ سہل اور آسانی کے پھر اگر وہ باز نہ آوے تو بغیر قتل و قتال کے اور پھر مار ڈالے اوسکو تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچھہ اور اگر یہہ مارا جاوے گا تو شہید ہوگا

ع وعن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لجهنم سبعة ابواب باب منها لمن سل السيف على امتي او قال على امة محمد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابن عمر رض سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کو سات دروازے ہیں ایک دروازہ اون میں واسطے اوس شخص کے ہے کہ کھینچے تلوار اوپر امت میری یعنی ناحق مارا فرمایا اوپر امت محمد کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے وحديث ابي هريرة الرجل جبار ذكر في باب الغصب اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے الرجل جبار ذکر کی گئی باب الغصب میں

باب القسامة

باب ہے بیچ بیان قسامت کے ف قسامہ ساتہہ زبر قاف کے معنی قسم کے ہیں سوگند کھانا اور شرع میں قسامت اسکو کہتے ہیں کہ محلہ میں ایک شخص قتل کیا گیا پایا اور اوسکا قاتل کہ نہ معلوم نہیں ہے محلہ کے لوگوں میں سے پچاس آدمی قسم کہاویں کہ ہمنے نہیں مارا ہے اسکو اور ہم مارنیوالیکو جانتے ہیں یہہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے بسبب حدیث مشہور کے البینة على المدعي واليمين على من انكر جیسے کہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ تیسری فصل میں رافع بن خدیج سے اور نزدیک شافعی اور احمد کے اگر ہو درمیان اہل محلہ کے اور قتیل کی عداوت یا ظاہر ہو کوئی علامت اور ظن غالب ہو اسکا کہ انہوں نے مارا ہے سچ پایا گیا اوسکے محلہ میں تو سوگند دیجاوے ولیائے مقتول کو کہ وہ قسم کہاویں کہ قسم ہے ہمنے ہی مارا ہے اور اگر وہ انکار کریں سوگند دیجاوے اونکو کہ اتہام کیے گئے ہیں قتل کے جیسے کہ دلالت کرتی ہے حدیث اول رافع بن خدیج اور اونکا نہیں ہوتا قصاص یہیں قصاص اگرچہ دعوی قتل عمد کا ہو بلکہ واجب ہے دیت خواہ قتل عمد کا دعوی کرے یا خطا کا اور امام مالک کہتے ہیں کہ اگر دعوی قتل عمد کا ہو تو حکم ساتہہ قصاص کے کرنا چاہیے اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہے اور تمام مسائل قسامت کے اور دلائل اوسکی مذکور ہیں کتب فقہ میں اور قسامت احکام جاہلیت سے تہا اور حضرت نے بہی اسکو مسلم رکہا اور حکم کیا ساتہہ اوسکے درمیان جماعت انصار کے کہ دعوی قتل کا کیا اوپر یہود خیبر کے

الفصل الاول

ع پہلی فصل عن رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة انهما حدثا ان عبد الله بن سهل ومحيصة بن مسعود اتيا خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فجاء عبد الرحمن بن سهل وحويصة ومحيصة ابنا مسعود الى النبي صلى الله عليه وسلم فتكلموا في امر صاحبهم فبدا عبد الرحمن وكان اصغر القوم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم كبر الكبر قال يحيى بن سعيد يعني ليلي الكلام الاكبر فتكلموا فقال النبي صلى الله عليه وسلم استحقوا قتيلكم او قال صاحبكم بايمان خمسين منكم فقالوا يا رسول الله امر لم نره قال فتبرئكم يهود في ايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار ففداهم رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله وفي رواية تحلفون خمسين يمينا وتستحقون قاتلكم او صاحبكم فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده بمائة ناقة متفق عليه

روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے کہ دونوں نے حدیث کی کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود آئے دونوں بیچ خیبر کے جدے ہوگئے کہجور کے درختوں میں یعنی ایک ایک طرف کو چلا گیا اور ایک دوسرے کو نہ دیکھا پس مارا گیا عبد اللہ بن سہل پس آئے عبد الرحمن بن سہل یعنی بہائی مقتول کا اور حویصہ اور محیصہ مسعود کے بیٹے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کلام کیا انہوں نے بیچ بارہ اپنے ساتھی کے کہ قتل کیا گیا تہا پس شروع کیا یعنی کلام کرنے میں عبد الرحمن نے کہ بہائی تہا مقتول کا اور تہا چہوٹا سب لوگوں سے پس فرمایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی کو بڑائی کو یعنی بزرگی کا لحاظ کر اور چاہیے کہ جو عمر میں بڑا ہے اوسکو کلام کرنے دیں کہا یحیی بن سعید نے کہ راوی اوس حدیث کے ہیں مراد حضرت کی یہہ تہی کہ متولی ہو کلام کا جو بڑا ہے پس کلام کیا انہوں نے یعنی اونکے بڑوں نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحق ہو دیت یا قصاص قتیل اپنے کے یا فرمایا یعنی بجائے قتیل اپنے کے فرمایا اپنے ساتھی کے ساتھہ قسموں پچاس مردوں کے تم میں سے پس کہا انہوں نے یا رسول اللہ یہہ ایک چیز ہے کہ نہیں دیکھا ہمنے اوسکو یعنی نہیں جانتے کہ کسنے مارا ہے اوسکو فرمایا حضرت نے پس پاک کرینگے تمکو یعنی بری کرینگے اپنے تئیں یہود بیچ قسموں پچاس کے یعنی وہ قسم کہاجاوینگے کہ ہمنے نہیں مارا ہے اوسکو اور رفع تہمت کرینگے اپنے سے کہا انہوں نے

اور رسول اللہ نے قوم کا حق [illegible] سمجھا یا اعتبار حق [illegible] دیا یعنی دیت دی یا وہ تقسیم کی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے [illegible] یعنی صدقے کے اونٹوں میں سے
میں ہی کہا تو تم بچاس قسمیں کھا کر مستحق ہو دیت قاتل اپنے کی [illegible] ابیحی کی ہے یعنی وہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے سو اونٹ مقتول کی دیت میں دیے [illegible]
ف [illegible] اول ہی بہتر ہو کہ لائق تر ہے باعث اکرام کی اور ابتداء کرنی کام کی اور جاننا چاہیے کہ حالت حدود میں اور جائز ہے کہ حالت حاضر کی اسلیے کہ ولی خون کے عبد الرحمن تھے
کہ بہائی مقتول کے اور حویصہ اور محیصہ دونوں چچا کی بیٹی ہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قسامہ میں [illegible] قسم ہی مدعی پر آتی ہے اور ہمارے نزدیک مدعا علیہ پر قسم ہے [illegible]

کی ع وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہ باب خالی ہے فصل دوسرے سے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ اَصْبَحَ رَجُلٌ مِّنَ

الْاَنْصَارِ مَقْتُولًا بِخَيْبَرَ فَانْطَلَقَ اَوْلِيَاؤُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَكُمْ شَاهِدَانِ يَشْهَدَانِ عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمْ يَكُنْ ثَمَّ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَاِنَّمَا هُمْ يَهُودُ وَقَدْ يَجْتَرِئُونَ عَلٰى اَعْظَمَ مِنْ هٰذَا قَالَ فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ خَمْسِينَ فَاسْتَحْلِفُوهُمْ فَاَبَوْا فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا صبح کو ہوگیا ایک شخص انصار میں سے یعنی عبد اللہ بن سہل مقتول بیچ خیبر کے پس گئے وارث اوسکے یعنی بیٹا اوسکا اور دونوں چچا
اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیا تمہارے پاس ہیں دو گواہ کہ شاہد ہوں اوپر قتل کے بہائی یار تمہارے کے کہا وارثوں نے یا رسول اللہ نہ تھا وہاں
کوئی مسلمانوں میں سے اور نہیں ہیں وہاں مگر یہود یعنی مشہور ساتھ ظلم اور فساد اور قتل اور حیلہ گری کے اور تحقیق دلیری کرتے ہیں اس سے بہت بڑے کام پر یعنی قتل کی انبیاء پر اور تحریف کلام اللہ پر اور
نہ ماننے احکام خدا کے فرمایا حضرت نے پس اختیار کرو تم اونہیں میں سے پچاس شخص کو پس قسمیں دو سو انکار کیا وارثوں نے قسم کے یعنی قسم لینے یہود کی یہودیوں سے پس دیت دی اوس مقتول کی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے پاس سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف کہا ملا علی قاری نے کہ ظاہر اس حدیث کا صریح ہے بیچ دلیل مذہب امام کے اور بعد [illegible] اختلاف اصحاب اور دلیلیں اپنے مذہب کی خوب بیان کیں

باب قتل اہل الردۃ والسعاۃ بالفساد یہ باب ہے بیچ بیان قتل کرنے مرتدوں کے اور اون لوگوں کے کہ سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں ف [illegible] وہ کو کہتے ہیں کہ پھر جاوے اسلام سے پھر جاوے اور

مسلمان جب اسلام سے پھر جاوے نعوذ باللہ منہ پس عرض کیا جاوے اوسپر اسلام اور اگر اوسکو شبہ ہو تو دور کیا جاوے شبہ وہ اوسکا اور عرض اسلام اور دور کرنا شبہ کا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اسلیے کہ دعوۃ اسلام
کی پہونچ چکی ہے اوسکو احتیاج دعوۃ جدیدہ کی نہیں اور مستحب ہے کہ حبس کریں اوسکو تین روز اگر مسلمان ہو فبہا والا قتل کریں اور بعضوں نے کہا کہ اگر وہ مہلت طلب کرے مہلت دیں والا حاجت نہیں
اور امام شافعی کی نزدیک واجب ہے کہ مہلت دے اوسکو امام تین روز اور ظاہر ہے قول اللہ تعالیٰ کا سے اقتلوا المشرکین اور حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے من بدل دینہ فاقتلوہ معلوم ہوتا
کہ مہلت دینی واجب نہیں اور سعی کرتے ہیں فساد کرنے میں مراد ان سے یہاں قطاع الطریق ہیں یعنی قزاق جیسے کہ فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا
الآیہ ف فتاوی عالمگیری میں مسائل مرتد کا ایک باب ہے جو تفصیل سے لکھی ہیں جمیع ادسکا اسواء چند مسائل کے اوراد جو کہ لکھا جاتا ہے تاکہ مسلمان [illegible] نام کی دیا [illegible] مسائل کا ہے
یہی باب بیچ بیان احکام مرتدوں کے مرتد عرف شرع میں کہتے ہیں جانے والے کو دین اسلام سے اور رکن ارتداد کا جاری کرنا کلمہ کفر کا ہی زبان پر بعد وجود ایمان کے اور شرط صحت کی کی عقل ہے
پس نہیں صحیح ہے مرتد ہونا مجنون کا اور نہ لڑکے بے عقل کا اور جو شخص کہ جنون اوسکا جاتا رہتا ہو پس اگر مرتد ہووے حالت جنون میں نہیں صحیح اور اگر مرتد ہووے حالت افاقت میں صحیح
اور اسیطرح نہیں صحیح مرتد ہونا اوس نشے والے کا کہ جاتی رہی ہو عقل اوسکی اور بالغ ہونا نہیں شرط ہے واسطے صحت ارتداد کی اور اسیطرح مرتد ہونا [illegible] ہے اور مرد ہونا واسطے صحت کے اور لڑکے کا
مرتد ہونا [illegible] صحیح ہے اور جب صحیح ہوا مرتد ہونا اوسکا کہ پرورش کیا جاوے اور مرتد ہو [illegible] اور لڑکا عاقل والا وہ ہے کہ سمجھا اوسکو کہ اسلام سبب نجات کا ہے اور تمیز کرے اچھے
[illegible] بری [illegible] اندازہ کیا ہے اسکا یہ ہے سات برس کی عمر کا اور جسکو ہمارے زمانے میں کہا جاتا ہے جانتے ہیں جانی ہے عقل اوسکی اور نہ بیان کیجئے گا پھر مرتد ہووے
تو نہیں ثابت ہوتا ہے مرتد ہونا اور اسیطرح اگر ہو مجنون یا وسوسہ والا [illegible] العقل کسی وضع کا پس وہ بھی [illegible] اور مرتد پر عرض اسلام اور دور کیا جاوے شبہ اوسکا
اور یہ کے فائدہ میں پہونچا اور مسلمان [illegible] اسکا یہی کہ پڑھے کلمہ شہادۃ کا اور بیزار ہووے سب دینوں سے سوا دین اسلام کے اور اگر بیزار ہووے اوس دین سے جو منتقل ہوا تھا [illegible]
توبہ کی ارتداد اور رجوع کی طرف اسلام کی پھر رجوع کی طرف کفر کی یہاں تک کہ کیا یہی تین بار اور ہر بار طلب کی امام نے تاخیر پس امام تاخیر دے اوسکو تین دن پھر اگر ہووے کفر کی طرف
پھر طلب کرے تاخیر تا خیر دے اوسکو امام پس اگر اسلام لاوے فبہا والا قتل کرے اور جبکہ مرتد ہو لڑکا عاقل والا پس مرتد ہونا اوسکا معتبر ہی نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کے [illegible]

اسلام لاوی پہر وہ قتل کیا جاوے اور اسیطرح جب کہ مرتد ہو لڑکا کہ قریب بالغ ہونیکے ہی ور نہ قتل کیا جاوی عورت مرتدہ بلکہ قید کیا جاوی یہانتک کہ مسلمان ہووے اور مارا جاوے اوسکو
ہر تین دن میں آدھی بالغہ کے پیچ لاوی اسلام کو اور اگر مار ڈالی اوسکو کوئی تو نہیں واجب ہوگا اوسپر کچھہ واسطے شبہ کے اور لونڈی مرتدہ پر جبر کرے مالک اوسکا کہ اوسکی
گھر میں قید کرے اوسکو اور سونپی جاوے بیچ اوسکی کام اور خدمت اپنی کی اور صحبت کرے اوس سے مالک اوسکا اور لڑکی جو قریب بالغ کی ہی وہ مثل
عورت کی ہی اور نہ بندی کیجاوے حرہ مرتدہ جبتک کہ دار الاسلام میں ہی پس اگر لاحق ہو دار الحرب میں لونڈی کیجاوی جب بندی میں گرفتار آوی اور امام ابو حنیفہ رح کی روایت
کہ بندی کیجاوے دار الاسلام میں بھی کہا بعضوں نے اگر فتوی دیا جاوے ساتھ اس روایت کی تو نہیں مضائقہ ہی بیچ حق اوس عورت کے کہ ہو خاوند والی اور لائق ہی کہ درخواست اوسکی
لونڈی کر لینے کی کرے خاوند امام سے یا ہبہ کرے اوسکو امام خاوند کو تعین جسکی ہو خاوند پس مالک ہو جاویگا اور اوسوقت متولی ہوگا خاوند قید کرنے اور مارنے اوسکو کا اسلام لانے
جسوقت کہ انکار کرے مرتد ہو جاویگا اور اقرار کرے توحید کا اور معرفت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دین اسلام کا پس یہہ اوسکی طرف سے توبہ ہی اور زائل ہو جاتی
ملک مرتد کی مال اوسکی سے بسبب مرتد ہو جانے اوسکے کے زائل ہونا موقوف پس اگر اسلام لاوے عود کر آتی ہی ملک اوسکی اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے حالت ردہ پر وارث ہونگے کسب
اسلام اوسکی کی وارث مسلمان بعد ادا کرنے دین اسلام اوسکی کی اور کسب ردہ اوسکی کا فے ہوگا بعد ادا کرنے دین ردہ اوسکی کی اور یہہ نزدیک ابو حنیفہ کی ہی اور صاحبین کے
نزدیک دونوں کسب وارث کی ہیں اور نہیں زائل ہوتی ملک مرتد کی پہر مختلف ہوئی ہیں روایتیں ابی حنیفہ سے اوسکی حق میں کہ وارث ہو مرتد کا روایت کیا امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے یہہ کہ معتبر ہی ہونا اوسکا وارث
نزدیک موت مرتد کی یا قتل ہونے اوسکی کی یا حکم ہونیکی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی دار الحرب میں اور یہہ صحیح ہی اور وارث ہوتی ہی عورت اوسکی مسلمان بی بی اوسکی جبکہ مری یا قتل کیا جاوے
یا حکم ہوا اوسپر ساتھہ لاحق ہونے کی اسحال میں کہ وہ عدہ میں ہی اسلیے کہ مرتد ہوا بہار گئی والا اسبب ردہ کے اسلیے کہ ردہ بمنزلہ مرض کی ہی اور مرتدہ کا نہیں وارث ہوتا ہی
خاوند اوسکا مگر یہہ کہ ہو مرتدہ بیمار پس وارث ہوگا اوسکا خاوند اوسکا اور وارث ہونگے اوسکو اقربا ساری مال اوسکی کی یہانتک کہ جو مال کمایا ہی حالت ردہ اوسکی میں اگر
لاحق ہوا کوئی دار الحرب میں مرتد ہو کر یا حکم کیا حاکم نے ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی آزاد ہو جاویگا غلام مدبر اوسکا اور امہات ولاد اوسکی اور فی الحال دینے اوسکی دیون
اوسکا اور نقل ہوگا وہ مال اوسکا کہ کمایا ہی حالت اسلام میں طرف مسلمان وارثون اوسکی کی باتفاق تینوں علما ہمارے کی اور جو کچھہ وصیت کی تہی مرتد نے حالت اسلام میں سب وہ
مذکور ہی ظاہر روایت یعنی مبسوط وغیرہ میں کہ وہ باطل ہی مطلقا بغیر فرق کرنیکے درمیان اوسکے کہ وہ قربت ہو یا غیر قربت اور بغیر ذکر کرنے خلاف کے مرتد جبتک کہ جلا نہ جاوے دار الاسلام
میں یا حاکم قاضی حکم کرے پہچانے اس احکام میں سے تصرف مرتد کا اوسکی دست میں چار طرح پر ہی ایک تو وہ ہی کہ نافذ ہوتا ہی سبکی نزدیک مانند قبول کرنے ہبہ کی اور ام ولد کرنے اور رجوع
لونڈی اوسکی کے بچہ اور وہ دعوی کرے نسب کا تو ثابت ہوگا نسب لڑکے کا اوس سے اور وارث ہوگا وہ لڑکا ساتھہ وارثوں اوسکے کے اور ہو جاویگی لونڈی ام ولد اوسکی اور نافذ ہوگی
اوس سے تسلیم شفعہ کی اور حجر اوپر غلام ماذون اپنی کے اور دوسرا تصرف وہ ہی کہ باطل ہی بالاتفاق مانند نکاح کے نہیں جائز اوسکو یہہ کہ نکاح کرے کسی مسلمان عورت سے اور نہ مرتدہ
سے اور نہ ذمیہ سے نہ حرہ سے اور نہ مملوکہ سے اور حرام ہی ذبح کیا ہوا اوسکا اور شکار اوسکا ساتھہ کتے کے اور باز کے اور تیر کے اور تیسرا تصرف وہ ہی کہ موقوف ہی سب کے نزدیک
وہ شرکت مفاوضہ ہی پس شرکت مفاوضہ کرے مرتد کسی مسلمان سے تو وہ موقوف رہتی ہی اگر مسلمان ہو مرتد نافذ ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور اگر مر جاوے وہ یا قتل کیا جاوے وہ
ہو دار الحرب میں اور حکم کر دیوے قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی تو باطل ہو جاتی ہی شرکت مفاوضہ اور ہو جاتی ہی شرکت عنان شروع سے نزدیک صاحبین کے
نزدیک ابو حنیفہ کی نہیں باطل ہوتی اصلا چوتہا تصرف وہ ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نے بیچ موقوف ہونے اوسکی کی وہ بیع اور شرا اور اجارہ اور آزاد کرنا اور مدبر کرنا اور مکاتب کرنا اور وصیت اور
قبض دیون نزدیک ابی حنیفہ کے یہہ تصرفات موقوف ہوتی ہین اگر اسلام لاوے نافذ ہو جاتے ہین اور اگر مر جاوے یا قتل کیا جاوے یا حکم کرے قاضی ساتھہ لاحق ہونے اوسکے کے دار الحرب میں باطل ہو جاتے
ہین اور تصرف مکاتب کا بیچ ردت اوسکی کے نافذ ہی سب کی نزدیک اور اگر بیچ آدمی اپنی غلام مدبر کو یا اپنی لونڈی مرتدہ کو تو بیع جائز ہی اور جبکہ آوے تائب ہو کر طرف دار الاسلام کے
اگر ہو پہلے اوسکا پہلے حکم کرنے قاضی کے ساتھہ لاحق ہونے اوسکی کی باطل ہو جاتا ہی حکم مرتد ہونیکا بیچ مال اوسکی کے پس ہو جاتا ہی گویا کہ وہ ہمیشہ مسلمان ہی تہا اور نہیں آزاد ہوگی
کوئی امہات اولاد اور مدبر اوسکی سے اور اگر ہو پہرا بعد حکم کرنے قاضی کے تو جو چیز پاوی بیچ ہاتھہ وارثون اپنی کی لیوے اوسکو اور جو چیز کہ نکال ڈالی وارث اپنی ملک سے ساتھہ بیع یا ہبہ یا اعتاق

وغیرہ کی تو اوسپر دعوی نہیں پہونچتا اوسکو اور نہ بدلہ لیا آتا ہی ارشاد کیا ہے کہ شخص کہ پہلا اسلام اوسکا تبعیت ماں باپ کی کی تھا جب بالغ ہوا مرتد ہو کر پس قیاس تو چاہتا ہے کہ قتل کیا جاوے لیکن براہ استحسان کے نہ قتل کیا جاوے اور ایسا ہی حال اوسکا ہی کہ مسلمان ہوا چھوٹی عمر میں پھر بالغ ہوا مرتد ہو کر جو زبردستی اسلام لایا تھا اگر وہ مرتد ہو جاوے تو نہ قتل کیا جاوے از راہ استحسان کے اور ان سب صورتون میں جبر کیا جاوے اسلام پر اور اگر مار ڈالا اوسکو کسی نے مسلمانون میں سے تو نہیں لازم آویگا اوسپر کچھہ اور لقیطہ دار الاسلام میں حکم کیا جاوے ساتھہ اسلام کے اوسکے اور اگر بالغ ہو حالت کفر میں جبر کیا جاوے اسلام پر لیکن قتل نہ کیا جاوے موجبات کفر بعضی جن بالوں سے آدمی کافر ہو جاتا ہے وہ کئی قسم پر ہیں بعضی ایسی ہیں کہ متعلق ہیں ساتھہ ایمان و اسلام کے جبکہ آدمی نہیں جانتا ہے کہ آیا صحیح ہی ایمان میرا یا نہیں پس یہ خطا عظیم ہی مگر جبکہ ارادہ کرے اوس سے نفی شک کا تو نہیں خطا جسنے شک کیا اپنی ایمان میں اور کہا کہ میں مومن ہوں انشاء اللہ پس وہ کافر ہی مگر جبکہ تاویل کی ہو پس کہی کہ نہیں جانتا ہیں کہ نکلونگا دنیا سے مومن پس اسصورت میں نہیں کافر ہوگا جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہے یا کہا کہ ایمان مخلوق ہے وہ کافر ہی اور جسنے اعتقاد کیا کہ ایمان اور کفر ایک ہے ہی پس وہ کافر ہی اور جو کہ نہ راضی ہو ساتھہ ایمان کے پس وہ کافر ہی جو کوئی راضی ہوا ساتھہ کفر نفس اپنی کی پس کافر ہوا اور جو کوئی راضی ہوا ساتھہ کفر غیر اپنی کی تو اوسمین اختلاف کیا ہی مشائخ رحمہم اللہ نے اور فتوی یہ ہی کہ اگر راضی ہوا ساتھہ کفر غیر اپنی کی تاکہ عذاب میں ہی ہمیشہ کو تو نہیں کافر ہوتا اور اگر راضی ہوا ساتھہ کفر اوسکی کی تاکہ کہی اللہ کے حق میں وہ چیز کہ نہیں لائق ہی ساتھہ صفات اوسکی کی تو کافر ہوتا ہی جسنے کہا کہ نہیں جانتا میں صفت اسلام کی پس وہ کافر ہی اور ذکر کیا شمس الائمہ حلوائی نے اس مسئلہ کو اور مبالغہ کیا ہی اوسمین پس کہا کہ یہ شخص ایسا ہی کہ نہ اوسکے لیے دین ہی اور نہ نماز اور نہ روزہ اور نہ طاعت اور نہ نکاح اور اولاد اوسکی اولاد زنا کی ہی ایک مسلمان نے نکاح کیا ایک نصرانیہ صغیرہ سے اور اوسکی ماں باپ بھی نصرانی ہیں اور بڑی ہوئی وہ اسحال میں کہ نہیں جانتی کسی دین کو ادیان میں سے اور نہیں جانتی دین کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہی اوسکو زبان سے اور وہ دیوانی بھی نہیں ہی تو وہ جدا ہو جاتی اپنی خاوند سے اور اسیطرح صغیرہ مسلمہ جب بالغ ہو حالت عقل میں اور وہ نہ جانتی ہو اسلام کو دل سے اور نہ بیان کر سکتی ہو اور وہ دیوانی ہو نہیں تو جدا ہو جاتی ہی اپنی خاوند سے پوچھا گیا ایک عورت سے کہ تو توحید جانتی ہے اوسنے کہا کہ نہیں پس اگر مراد اوسکی یہ ہی کہ میں نہیں یاد رکھتی ہوں توحید کہ کہتی ہیں لڑکے مکتب میں تو نہیں ضرر کرتا اوسکو اور اگر ارادہ کیا اوسنے یہ کہ میں نہیں پہچانتی وحدانیت اللہ تعالی کی تو نہیں ہی وہ مومنہ اور نہیں صحیح نکاح اوسکا جو کوئی مر اسحالت میں کہ نہیں پہچانتا تھا کہ میرا کوئی خالق ہی اور نزدیک اللہ عزوجل کی کوئی اور بھی گھر ہی سوا اس گھر کے اور ظلم حرام ہی تو وہ نہیں تھا مومن ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی مسلمانی آشکار کرنی چاہیے کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسی سے کہ میں مسلمان ہوں پس اوسنے کہا کہ تجہپر اور تیری مسلمانی پر کافر ہوتا ہی ایک نصرانی اسلام لایا پھر مر گیا باپ اوسکا پس کہا اوسنے کاش کہ میں نہ مسلمان ہوتا اسوقت تک کہ لیتا میں مال اوسکا تو کافر ہوا ہی ایک نصرانی آیا ایک مسلمان کی پاس اور کہا کہ عرض کر مجہپر اسلام تاکہ مسلمان ہوں پس نہ کیا اوسنے اور کہا کہ جا تو طرف فلانی عالم کے یہانتک کہ عرض کرے تجہپر اسلام پس مسلمان ہو تو یہ نزدیک امام کے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہی علماء نے کہا ابو جعفر نے کہ کافر نہیں ہوتا ایک مسلمان سے ایسا کہا اوسکو ایک شخص نے کہ تجھکو کیا معلوم ہوا اپنی دین سے کافر ہوتا ہی کہ بدون الا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھہ ذات اللہ تعالی کی اور صفات اوسکی کی وغیرہ ذالک کافر ہوتا ہی آدمی جبکہ وصف کرے اللہ تعالی کا ساتھہ اوس چیز کے کہ نہیں لائق ہی ساتھہ اوسکے یا ٹھٹھا کرے ساتھہ کسی نام کی ناموں اوسکی سے یا ساتھہ امر کے اوامر اوسکی سے یا انکار کرے وعدہ اور وعید اوسکی کا یا ٹھہراوے اوسکا کسیکو شریک یا فرزند یا جورو یا نسبت کرے اوسکی طرف جہل کی یا عجز کی یا نقصان کی اور کافر ہوتا ہی کہنے سے کہ جائز ہی کہ کرے اللہ تعالی ایک فعل کہ نہ حکمت ہو اوسمین اور کافر ہوتا ہی اگر اعتقاد کرے یہ کہ اللہ تعالی راضی ہوتا ہی ساتھہ کفر کے اور کہا کسی نے کہ حکم کیا اللہ تعالی نے یا ... تو کہ میں کافر ہوتا ہی جو کچھہ کہ قرآن میں آیا ہی ید اور وجہ واسطے اللہ تعالی کی اور نہیں وہ جارحہ آیا جائز ہی اطلاق ان کا ساتھہ فارسی کے کہا بعض مشائخ رحمہم اللہ نے کہ جائز ہی جبکہ نہ اعتقاد کرے اعضا کا اور کہا اکثر علماء نے کہ نہیں صحیح وعلیہ الاعتماد اگر کہا کہ فلانا میری آنکھ میں مانند یہود کے ہی بیچ آنکھہ اللہ تعالی کی کافر ہوتا ہی اور اکثر مشائخ کہتے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ اگر مراد رکھہ ساتھہ اوسکی برائی فعل اوسکی کی تو نہیں کافر ہوتا اگر مرا ایک انسان پس کہا دوسرے نے کہ وہ خدا کو چاہیے تھا کافر ہوتا ہی جبکہ کہا واسطے دشمن اپنی کے کہ میں ساتھہ تیرے بحکم خدا کار کرتا ہوں پس کہا دشمن اوسکے نے کہ میں حکم خدا کا نہیں جانتا ہوں یا کہا کہ اسجگہہ حکم نہیں چلتا یا کہا اسجگہہ حکم نہیں یا کہا خدا کا حکم یہاں نہیں لائق کہا

اگر کہا ویہی حکم کریگا پس سب کافر ہی پوچھو گی حاکم عبد الرحمن جال اس شخص کے سے کہ کہا اوسنے ساتھ رسم کی کار کرتا ہوں ساتھ حکم کے نہیں آیا ہے کفر ہی کہا اگر دعوی ادا کی
قضا ہی کا اور ترک شرع کا اور اتباع رسم کی طرف رد کرنا حاکم کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا واسطے ایک شخص کے کہ نہیں بیار رہتا ہی یہ شخص ہی بھولا ہوا اللہ تعالی کا یا کہا کہ یہ دیکھی
کہ بھول گیا اوسکو اللہ تعالی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ خدا تیرا زبان سے بس نہیں آتا میں کہ بلکہ پس آؤنگا کافر ہوتا ہی اگر کہا اپنی بیوی سے کہ تو زیادہ پیاری ہے طرف میری اللہ تعالی سے کافر ہوتا ہی
اگر کہا واسطے فلانی کے قضا اوپر پہنچی پس یہہ خطا عظیم ہی کافر ہوتا اسواسطے ثابت کرنی مکان کے واسطے اللہ تعالی کے پس اگر کہا کہ خدا سے کوئی مکان خالی نہیں کافر ہوتا اگر کہا اللہ تعالی آسمان میں ہی سو
اگر قصد کے ساتھ حکایت سے اوسکی حکایت اور سمجھی کی آئی ہیں اور سمجھن ظاہر اخبار نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اسکے مکان کا کافر ہوتا ہی اور اگر نہ ہوا واسطے اوسکی کچھ نیت کافر ہوتا نزدیک اکثر کے ولہ الامر
وعلیہ الفتوی کافر ہوتا ہی اس کہنے سے کہ اللہ تعالی بیٹھا انصاف کو یا کھڑا ہوا انصاف کی بیچ صیغہ کرنے کے اوسکے اللہ تعالی کو ساتھ فوق و تحت اگر کہا کہ میرے لیے آسمان میں خدا اور
زمین میں فلانا کافر ہوتا ہی جس وقت کہا خدا نیچے دیکھتا ہی آسمان سے یا کہا دیکھتا ہی عرش سے پس یہ کفر ہی نزدیک اکثر علما کے مگر یہ کہی کی بیچ میں اطلاع اور اگر کہا کہ خدا اوپر عرش کے
جانتا ہی پس یہہ نہیں کفر اور اگر کہا زیر عرش سے جانتا ہی پس یہ کفر ہی جسنی نسبت کیا اللہ تعالی کو طرف ظلم کی پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا یا رب یہ ظلم مت پسند کر کہا بعضے عالموں نے
کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر انصاف کریگا اللہ عز وجل دن قیامت کی تو انصاف پاونگا تجھسے کافر ہوتا ہی اگر کہی لفظ جس وقت کا جگہ اگر کی نہیں کافر ہوتا اگر کہی کہ اگر حکم کریگا اللہ تعالی دن قیامت
ساتھ حق اور عدل کی تو لونگا میں تجھسے حق اپنا پس یہ کفر ہی اگر کہا جس وقت کہ ظلم کرتا ہی ایک ظالم اے رب جس سے یہہ ظلم مت قبول کر اگر تو قبول کریگا میں نہیں قبول کرونگا پس یہ کفر ہی یا کہا اوسنے
کہا اگر راضی ہوا تو پس میں نہیں راضی ہونگا ایک شخص نے کہا یا خدا روزی مجھے فراخ کر یا سوا اگر مجھ پر جاری کر مجھ پر ظلم مت کر کہا ابونصر دبوسی نے کافر ہوتا ہی ساتھ اسکے کہ ایک شخص نے
کہا کسی کو کہ جھوٹ مت کہہ پس کہا اوسنے کہ جھوٹ کسی بیچ کی نہیں ہی کے لیے تو بھی کافر ہوا فی الحال اگر کہا گیا ایک شخص کو کہ طلب کر رضا اللہ تعالی کی پس کہا اوسنے کہ مجھکو نہیں چاہیے یا کہا اگر خدا مجھکو
بہشت میں داخل کرے تو بھی عبادت کروں یا کہا گیا کہ نہ نافرمانی کر اللہ کی اسلیے اللہ تعالی داخل کریگا تجھکو آگ میں پس کہا کہ میں دوزخ سے نہیں اندیشہ کرتا یا کہا گیا کہ مت کہا سو اسطے کہ اللہ
نہیں دوست رکھیگا تجھکو پس کہا کہ میں کہتا ہوں چاہیے دوست رکھے چاہے دشمن کافر ہوتا ہی ساتھ اسکے اور اسیطرح اگر کہا گیا آج تجھکو کہ بہت ہنس مت بہت سو پس کہا اتنا ہنسونگا اور اتنا
سوونگا اور اتنا ہنسونگا کہ آپ چاہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا کسیکو گناہ مت کر اسلیے کہ عذاب خدا کا بہت ہے پس کہا اوسنے کہ میں عذاب ساتھ ایک ہاتھ کی اوٹھاونگا کافر ہوتا ہی اگر
کہا گیا کسیکو کہ ماں باپ کو مت ستا پس کہا کہ نہیں انکا مجھ پر حق نہیں کافر ہوتا لیکن گنہگار ہوتا ایک شخص نے کہا ابلیس کو کہ الہی میں کا میں انتا تا جو کچھ فرمائی تو کرونمیں اور جو کچھ
فرمائی تو نہ کرونمیں کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ اگر خدا دونوں جہان میں دیتا تو حق اپنا تجھسے لیتا میں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہی ایک بات جھوٹی پس سنی ایک شخص نے اور کہا کہ خدا میرا اس جھوٹ سے بہتر کرے
سچ کر دے یا کہا خدا اسا تیرا جھوٹ تیری سے برکت کرے کہا بعضے علماء کہ یہہ قریب کفر کی ہی ایک شخص جھوٹ بولا پس کہا کسی نے برکت دے اللہ تیرے جھوٹ میں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا کسیکو کہ فلانا ساتھ تیرے سیدھا نہیں چلتا ہی پس کہا اوسنے کہ خدا تعالی بھی ساتھ اوسکی سیدھا نہیں کافر ہوتا کہا ایک نے کہ خدا زر کو دوست رکھتا ہی مجھکو نہیں دیتا ہی اگر قصد کیا ساتھ
اس کلام کی نسبت کرنا بخل کا طرف اللہ تعالی کی تو کافر ہوتا ہی ورنہ اس کہنے میں کہ دوست رکھتا ہی سونے کو نہیں کافر ہوتا اگر کہا انشاء اللہ تعالی یہ کام کرونگا پس کہا کہ میں بغیر انشاء اللہ
کے یہہ کام کرونگا کافر ہوتا ہی کہا مظلوم نے کہ یہہ ساتھ تقدیر اللہ تعالی کی پس کہا ظالم نے کہ کرتا ہوں بغیر تقدیر اللہ سبحانہ کے کافر ہوا اگر کہا ای خدا رحمت اپنی مجھسی دریغ نہ کر پس نہیں لفظ
کفر سی ہی جبکہ دراز ہوا قصہ درمیان خاوند بیوی کی پس کہا خاوند نے اپنی بیوی کو کہ ڈر تو اللہ تعالی سے اور تقوی کر پس کہا عورت نے اوسکی جواب میں کہ نہیں ڈرتی تو میں
پس اگر خاوند نے عتاب کیا تھا اوسکو معصیت ظاہر پر اور ڈراتا تھا اوسکو اللہ تعالی کی طرف جواب کو اور اوسنی دیا [illegible] اوسکی [illegible] جاتی ہی
اور اگر تہی وہ چیز کہ عتاب کیا اوسکو اوسمیں ایک امر کہ نہیں [illegible] کیا جاتا اللہ تعالی سے نہیں کافر ہوتی اگرچہ ارادہ کری ساتھ اوسکی [illegible] جاتی ہی
ارادہ کیا یہہ کہ [illegible] پس کہا اوسکو [illegible] کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالی سے پس کہا اوسنے کہ نہیں [illegible] پس اس سے [illegible] اسکو کہ [illegible] تقوی [illegible]
اور اگر دیکھا کسیکو گناہ میں اور کہا اوسکو کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ سے پس کہا اوسنی نہیں [illegible] جاتا ہی کافر اسلیے کہ نہیں [illegible] اور اسیطرح [illegible] کیا نہیں [illegible] اللہ
اللہ سے پس کہا اوسنی حالت غضب میں نہیں [illegible] کافر [illegible] اسکو [illegible] ال کی [illegible]

میں اس حکم کو نہیں پسند کرتا ہوں کفر ہے کیونکہ یہ حکم خدا کا ہے جو شخص ہو اور کوئی خبر ہو پس کافر ہوتا ہے اگر کہے کہ خدا نے میری حق میں تمام بھلائی کی ہے جیسے کہ فرعون
کیا گیا ایک شخص کو کہ ماری ساتھ بیوی کی پس آیا تو پس کہا کہ زنا ساتھ عورتوں کے پس نہیں آتا میں کیونکر پس آؤنگا کافر ہوتا ہے اگر کہا خدا ہے دیکھتا ہوں اور
یا خدا سے ہر گز کہتا ہوں تجھسے بہت فصیح ہے اور اگر کہا کہ خدا دیکھتا ہوں رب تجھ کو جانتا ہوں پس آج طلب کی کسی شیخ کا فہم پس کہا دشمن نے قسم کہتا ہوں میں اللہ
کی پس کہا قسم طلب سے بولا کہ نہیں جانتا میں قسم اللہ کی بلکہ چاہتا ہوں قسم ساتھ طلاق کے یا عتاق کے پس کافر ہوا بعضے علما کے نزدیک اور اکثر کے نزدیک نہیں ہوا الا صحیح اگر کہا کسی کہ خدا
جانتا ہے کہ ہمیشہ تجھ کو ساتھ دعا کی یاد رکھتا ہوں پس اختلاف کیا ہے مشائخ نے اوسکی کفر میں اگر کہا کہ میں جانتا ہوں طریق ہونے کا یعنی خود جانتا ہوں پس کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی بیوی کے کہ تجھ کو حق ہمسایہ
چاہیے اوسنے کہا کہ نہیں پس کہا خاوند نے کہ تجھ کو حق خاوند کا نہیں چاہیے اوسنے کہا کہ نہیں پھر کہا خاوند نے کہ تجھ کو حق خدا کا نہیں چاہیے اوسنے کہا کہ نہیں پس کافر ہوئی وہ عورت
ایک شخص نے کہا اپنی بیماری میں یا تنگی معاش میں یا ری جاتا میں کہ خدا تعالی نے مجھ کو کیوں پیدا کیا ہے جبکہ اللہ نے دنیا سے مجھ کو کچھ نہیں ہے پس کہا بعضوں نے کہ نہیں کافر ہوتا ہے لیکن یہ کلام
خطا عظیم ہے ایک شخص نے کہا کہ اللہ عذاب دیگا مجھ کو ساتھ برائیوں تیری کے پس کہا اوسنے کہ خدا کو بٹھایا ہے تو نے تاکہ خدا ہی ہے کہ جو تو کہے کافر ہوتا ہے ایک نے کہا کہ خدا کیا کر سکتا ہے
اور نہیں کر سکتا سوائے دوزخ کے پس کافر ہوا ایک شخص نے دیکھا ایک حیوان قبیح کو پس کہا کہ خدا کا کوئی پیشہ یعنی کاریگر نہیں ہے کہ ایسا پیدا کیا کافر ہوا ایک شخص فقیر نے
کہا شدت فقر میں کہ فلانا بھی بندہ ہے ساتھ اتنی نعمتوں کے اور میں بھی بندہ ہوں اتنے رنجوں میں یہ بری بات عدل ہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی کو کہ خدا سے ڈر پس کہا اوسنے خدا کہاں ہے کافر
ہوا اور اسی طرح اگر کہا کہ پیغمبر گور میں نہیں ہیں یا کہا کہ علم خدا کا قدیم نہیں ہے یا کہا کہ معدوم نہیں معلوم ہے اللہ کو کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ داخل کرنے کاف کے بیچ آخر لفظ اللہ
وقت پکارنے اوسکی کے نام اوسکا عبداللہ ہے اگر یہی پکارنا ہو الا عالم اور کافر ہوتا ساتھ تصغیر خالق کی عمدا اگر یہی عالم ہو اگر کہا کسی کو کہ خدا تیرے دل پر سختی کرے میرے دل پر نہیں اگر مراد کہی کوئی نے
استغفار رحمت کے کافر ہوا اور اگر مراد اوس سے یہ کہے کہ میرا دل ثابت ساتھ اثبات اللہ تعالی کی مضطرب نہیں کافر ہوا اگر کہا کہ قسم ہے خدا کی اور قسم ہے خاک پاؤں تیرے کی کافر ہوا اور اگر کہا قسم ہے
خدا کی اور قسم جان و سر تیرے کی یہ بھی اختلاف ہے اور بعضے ہوتا کفر کو وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی جسنے اقرار کیا بعضے انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کا یا نہ راضی
ہوا ساتھ کسی سنت کے سنتوں مرسلین کے سے پس کافر ہوا پوچھی گئی ابن مقاتل حال اوس شخص کے سے کہ انکار کیا نبوۃ خضر و ذی الکفل کا کہا کہ جو شخص ایسا ہو کہ نہ جمع ہو کی نبوۃ
اوسکی نبوۃ پر نہیں ضرر کرتا ہے اوسکی نبوۃ کا انکار کرنا اور اگر کہا کہ اگر ہوتا فلانا نبی تو ایمان لاتا میں اوس پر کافر ہوا جعفر سے ہے کہ اگر کہا ایمان لایا میں سب انبیا
اوسکے پر اور نہیں جانتا میں کہ آدم نبی ہے یا نہیں کافر ہوتا ہے پوچھی گئی جعفر حال اوس شخص کے سے کہ نسبت کرے طرف انبیا کے فواحش کو مانند عزم کرنے اونکی کے زنا پر اور مانند
اوسکے جیسے کہتے ہیں حشویہ حضرت یوسف علیہ السلام کی حق میں کہا کافر ہوتا ہے اسلیے کہ یہ برا کہنا ہے اونکو اور استخفاف ہے اونکا کہا ابو ذر نے جسنے کہا کہ نہیں
کفر ہے اور کہا باوجود اسکی کہ انبیا علیہم السلام نے نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے برا کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی کی پس کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے برا کہا اور اگر کہا کہ نہیں نافرمانی
کی حالت نبوۃ میں اور نہ پہلے اوسکی کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے رد کیا نصوص کو سنا میں نے بعضے علما سے کہ جب یہ آدمی کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخر الانبیا ہیں
السلام پس نہیں ہے وہ مسلمان جسنے ارادہ کیا اپنے دل سے بعض نبی کا کافر ہوا اور اسیطرح جسنے کہا اگر ہوتا نبی اصحی ہوتا میں ساتھ اوسکی اور اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہوتا تو میں ساتھ اوسکی
ذکر دیدہ ہوتا پس اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکی یہ کہ اگر فلانا رسول اللہ کا ہوتا تو نہ ایمان لاتا میں ساتھ اوسکے کافر ہوا جیسے کہ کافر ہوتا ہے پس کہنے سے کہ اگر حکم کرتا اللہ مجھ کو ساتھ ایک
امر کی نہ کرتا میں اگر کہا کہ اگر ہوتا جو کچھ کہ کہا انبیا نے صدق و عدل نجات پاتے ہم کافر ہوا اگر کہا کہ میں رسول اللہ کا ہوں یا کہا فارسی میں کہ میں پیغمبر ہوں ارادہ کیا اسکا
اوسکے کہ میں پیغام پہنچانے والا ہوں کافر ہوتا ہے اور جس وقت اوسنے یہ بات کہی اور کسی نے اوس سے معجزہ طلب کیا کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے اور بعضے نے کہا اگر
غرض طالب کی عاجز کرنا اور ذلیل کرنا اوسکا ہے تو نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا آنحضرت کے بال کو چھوٹا سا بال تو کافر ہوتا ہے نزدیک بعضوں کی اور نزدیک ور کی نہیں ہوتا مگر
جبکہ کہے بطریق اہانت کے جسنے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انسان تھے یا جن کافر ہوا اگر کہا کہ اگر فلانا پیغمبر ہے حق انبیا اوس سے لوں گا نہیں ہوتا کافر
اگر کہا کہ محمد درویش بودہ پاکہا کہ پیراہن پیغمبر کا میلا ہو دار اور میلا کچیلا تھا یا کہا کہ حضرت کے ناخن بڑے رہے تھے تو بعضوں نے کہا کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور بعضوں نے کہا

کہ جب کبھی ذکر ہوتا ہے کہ یہہ بطریق اہانت کے اگر برا کہا ایک شخص کو کہ نام اوسکا محمد یا احمد ہے یا کنیت اوسکی ابو القاسم ہے اور کہا اوسکو یا ابن الزانیہ پس کہا وہ کافر ہو گیا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر ہوتا ہے اگر کہا کہ جو گناہ ہے کبیرہ ہے اگرچہ گناہ انبیا کا صغیرہ ہیں نہیں کافر ہوتا ہے جس نے کہا کہ ہر کام قصد زنا کا کبیرہ ہے اور زنا حلال اوسکا فاسق ہے
اور کہا ساتھ اسکے کہ معاصی انبیاء کے تھے قصد انہیں کافر ہوا اسلیے کہ اوسنے برا کہا اونکو اور اگر کہا کہ معاصی انبیاء کے نہیں تھے قصد انہیں کافر
رافضی جس وقت برا کہے شیخین کو اور لعنت کرے اونکو عیاذا باللہ پس وہ کافر ہے اور اگر فضیلت دیتا ہو حضرت علی کو اوپر ابوبکر رض کے نہیں ہوتا کافر مگر یہہ کہ
وہ مبتدع ہے اور معتزلی بھی مبتدع ہے مگر جس نے کہا کہ دیدار خدا کا محال ہے تو اوس وقت کافر ہوتا ہے اگر بہتان لگایا زنا کا حضرت عائشہ رض کو کافر ہوا ساتھ
اللہ کے اور اگر بہتان لگایا اور بیویوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے اگر کہا کہ عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم نہیں
تھے اصحاب نہیں کافر ہوتا اور مستحق لعنت کا ہوتا ہے جس نے انکار کیا امامت ابی بکر رض کا پس وہ کافر ہے بعض کے نزدیک اور بعض کے نزدیک مبتدع ہے کافر
نہیں اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہے اور اسیطرح جس نے انکار کیا خلافت عمر رض کا وہ بھی کافر ہے بسبب قول صحیح تر کے اور لازم ہے کافر کہنا انکا بسبب کافر کہنے عثمان
اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عائشہ رض کے اور واجب ہے کافر کہنا تمام زیدیہ کا بسبب اسکے کہ منتظر ہیں وہ اسکے کہ نبی عجم سے آویگا کہ منسوخ کریگا دین نبی ہمارے کا اور سید
ہمارے کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عیاذا باللہ من ہذا القول اور واجب ہے کافر کہنا روافض کا بسبب اسکے کہ کہتے ہیں کہ رجوع کرینگے اموات طرف دنیا کے
اور بسبب کہنے تناسخ ارواح اور انتقال روح کے طرف ائمہ کے اور نکلیں گے امام باطن اور معطل ہیں امر و نہی یہانتک کہ نکلے امام باطن اور جبریل علیہ السلام نے غلطی کی وحی
لانے میں طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ علی بن ابی طالب کی اور یہہ قوم خارج ہیں ملت اسلام سے اور احکام اونکے احکام مرتدین کے ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ایک آدمی
اسیر کیا برا کہنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس یہ تین طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ کچھ نہیں خطرہ گذرا اوسکے دل میں کچھ اور سوا اسکے نہیں کہ برا کہا محمد کو جیسے کہ طلب کیا اونہوں نے
مجھسے اور میں راضی نہیں تھا ساتھ اسکے پس اسمیں کافر نہیں ہوتا اور دوسرا یہ کہ جبر کیا جاتا اسپر کہ بولے کلمہ کفر کا پس بولا اور دل اوسکا مطمئن تھا ساتھ ایمان کے اور دوسری
طرح یہہ ہے کہ کچھ خطرہ گذرا اسکے دل میں ایک شخص کا نصاریٰ میں سے کہ نام اوسکا محمد ہے پس ارادہ کیا میں نے ساتھ برا کہنے کے وہ نصرانی پس اسمیں بھی کافر نہیں ہوتا اور تیسری طرح یہ کہ کچھ خطرہ
گذرا اسکے دل میں ایک شخص کا نصاریٰ میں سے کہ نام اوسکا محمد ہے پس برا کہا میں نے نہ اوس نصرانی کو اور برا کہا میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اسمیں کافر ہوتا ہے قضا میں بھی اور عند اللہ بھی جس نے کہا کہ
مجنون تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اور جس نے کہا کہ بیہوش ہو گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافر ہوا اگر کہا ایک شخص نے کہ اگر نہ کہاتے آدم گیہوں تو نہ ہوتے ہم اشقیا کافر ہوا جس نے انکار کیا متواتر
کا پس کافر ہوا اور جس نے انکار کیا مشہور کا کافر ہوا بعضوں کے نزدیک اور صحیح یہہ ہے کہ گمراہ ہوتا ہے کافر نہیں ہوتا اور جس نے انکار کیا خبر واحد کا نہیں کافر ہوتا مگر اوسکا گنہگار ہوتا ہے بسبب قبول نکرنے کے جب
آرزو کی ایک شخص نے کہ کسی نبی کے انبیاء میں سے کہ نہ ہوتا وہ نبی کہا علماء نے کہ اگر مراد اوسکی اوس کہنے سے یہ ہے کہ اگر نبی نہ ہوتے تو نہ ہوتا خلاف حکمت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر ارادہ کیا استخفاف کا اور عداوت کا ہوا کافر
اور اگر کہا ایک شخص نے کسی کے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے اوسکو مثلا کہا کہ حضرت کدو کو دوست رکھتے تھے پس کہا سننے والے نے کہ میں نہیں دوست رکھتا
ہوں اوسکو پس یہہ کفر ہے اور اسیطرح روایت کیا گیا ہے ابو یوسف سے اور بعض متاخرین نے کہا کہ اگر یہہ بطریق اہانت کے کہا تو کفر ہے اور بدون اسکے کفر نہیں ایک شخص نے
کسی سے کہا کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے پس کہا اوس نے تو ہم سب جولاہہ بچے ہیں پس یہ کفر ہے ایک شخص نے کہا کسی سے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھاتے تھے تو چاٹتے تھے اپنی
تینوں انگلیاں پس کہا اوس شخص نے یہہ بے ادبی ہے پس کفر ہے جب کہا گیا کسی سے کہ [illegible] کھانا کھاتے ہیں اور ہاتھ نہیں دھوتے اگرچہ از راہ حقارت سنت کے
کہا کافر ہوتا ہے اور اگر کہا یہہ کیا رسم ہے مونچھیں پست کرنے میں اور دستار کے [illegible] کی لانی بطریق طعن کے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کافر ہوا ایک شخص نے
کچھ کلام کیا پس کہا اوسکو دوسرے نے کہ جھوٹ کہتا ہے اگر [illegible] پیغمبری لازم آتا ہے اوسکو کفر اور اسیطرح اگر کہا کہ کلام اوسکا نہیں مانونگا میں اگرچہ
پیغمبر ہی ہو کہا اگر سب مرسل ہی ہیں یا فرشتے [illegible] ایک شخص نے ارادہ کیا یہہ کہ مارے اپنے غلام کو پس کہا اوسکو ایک شخص نے
کہ نہ مار اوسکو پس کہا اوسنے اگر محمد مصطفے کہیں کہ [illegible] تو بھی نہ چھوڑونگا [illegible] لازم آتا ہے اوسکو کفر ایک شخص نے [illegible]

حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں میں سے کسی پر کہا ایک شخص نے یہہ نور طلسہا خوانم پس اگر نسبت کیا اوسکو طرف فارسی کے نہ طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے تو دیکھی کہ اگر تھی حدیث کہ تعلق رکھتی تھی ساتھہ دین کے اور احکام شرع کے کافر ہوتا ہی اور اگر حدیث ایسی تھی کہ تعلق ساتھہ دین کے نہیں رکھتی تھی نہیں کافر ہوتا
اور حمل کیا جاویگا قول اوسکا اسپر کہ مراد اوسکی یہہ تھی کہ پڑھنا اسکی غیر کا اولی ہی ایک شخص نے کہا بحرمت جوانک عربی کی مراد رکھتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کافر ہوا
ایک شخص نے کہا پیغمبر وصی بود کہ پیغمبر بود وفتیکہ نو بود کہ ذہ بود یا کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں مومن ہیں یا کافر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے
کہا اپنی بیوی سے کہ خلاف سنت کر پس کہا عورت نے کہ پیغمبر و سنت بھی خلاف کہتا ہی یہہ کلمہ کفر کا ہی توبہ کری اور نکاح تازہ کری جبکہ کہا کسی نے کہ دیکھنا میرا تجھکو مانند ملک الموت
کی ہی پس یہہ خطا عظیم ہی اور اسکے کہنے والی کی کفر میں اختلاف کیا مشائخ نے بعضو نے کہا کافر ہوتا ہی اور اکثر نے کہا نہیں کافر ہوتا ہی اور خزانہ میں ہی کہ بعضو نے کہا کہ اگر کہا
یہہ کلمہ بسبب عداوت ملک الموت کی تو ہوتا ہی کافر اور اگر کہا بسبب کراہت موت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ میں فلانی کا دشمن رکھتا ہوں مانند دشمنی ملک الموت کے
اکثر مشائخ اسپر ہیں کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہی نہیں سنتا میں گواہی فلانی کی اگرچہ جبریل میکائیل ہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے عیب کیا ایک فرشتہ کو فرشتوں میں سے
کافر ہوا اگر کہی میں فرشتہ ہوں نہیں کافر ہوتا اور اگر کہی میں نبی ہوں کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نکاح کیا ایک عورت سے اس حال میں کہ نہیں حاضر تھی گواہ کہا کہ خدا
اور رسول کو گواہ کیا میں نے یا کہا خدا کو اور فرشتوں کو گواہ کیا میں نے کافر ہوا اور اگر کہا کہ فرشتہ دست راست کو اور فرشتہ دست چپ کو گواہ کیا میں نے نہیں کافر ہوتا اور بعضی نے کہا کفر
کی وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھہ قرآن کے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہی پس مرے کافر ہوا جسوقت انکار کیا ایک آیت قرآن کا یا ٹھٹھا کیا ساتھہ ایک آیت قرآن کی یا عیب کیا کافر
ہوا جسوقت کہ پڑھی قرآن اوپر بجانے دف کے اور ڈنڈی کے پس کافر ہوا ایک شخص پڑھتا ہی قرآن پس ایک شخص نے کہا کہ یہہ کیا ہانک ہے فان ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ بہت پڑھا
میں نے قرآن بہت پس نہ عفو کیا گیا گناہ پھر میں کافر ہوتا ہی جسنے کہا کسی سے کہ قل ہو اللہ پوست باز کردی یا کہا کہ الم نشرح گریبان گرفتہ یا کہا اوس شخص کو کہ پڑھتا
لیس کو نزدیک بیمار کے کہ لیس ور دہان مردہ منہ یا کہا کسی نے کہ کوتاہ تر از انا اعطیناک یا کہا اوس شخص سے کہ پڑھتا ہی قرآن اور نہیں یاد رکھتا ایک کلمہ والتفت
الساق بالساق یا بہرا سالماً اور لایا اوسکو اور کہا کاسا دہاقا یا کہا فکانت سرابا بطریق مزاح کے یا کہا نزدیک کسی اور تولنے غلہ کے واذا کالوہم او وزنوہم یخسرون
بطریق مزاح کے یا کہا کسی سے کہ دستار الم نشرح بستہ یعنی ظاہر کیا تو نے علم یا جمع ہوی ایک جگہہ رہنے والے اور کہا فجمعناہم جمعا یا کہا وحشرناہم فلم نغادر
منہم احدا یا کہا کسی سے کہ کیونکر پڑھتا ہی تو والنازعات نزعا ساتھہ زبر لونکی یا پیش لونکی اور ارادہ کیا ساتھہ اوسکے طنز کا یا واسطے ایک شخص کے کہتا کہ
کہ پکارتا ہوں میں تجکو اسلیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کلا بل ران یا بلایا گیا طرف نماز باجماعت کی پس کہا کہ میں نماز پڑھتا ہوں تنہا اللہ تعالی نے فرمایا ہی ان الصلوۃ
تنہا کافر ہوتا ہی ان سب صورتوں میں اور جبکہ کہا کسی سے کہ گھر ایسا پاک کیا ہی تو نے جیسے والسماء والطارق بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہی اور کہا امام ابو بکر بن
اسحاق نے اگر ہی کہنے والا جاہل تو نہیں کافر ہوتا اور اگر عالم ہی تو کافر ہوتا ہی اور جسوقت کہ کہا قاعا صفصفا کافر ہو گیا ہی پس یہہ مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت
کہ دیکھا میں کچھہ لگا رہا اور کہا والباقیات الصالحات پس یہہ بھی مخاطرہ عظیمہ ہی اور جسوقت کہ کہا قرآن عجمی ہی کافر ہوا اور اگر کہا کہ قرآن میں ایک کلمہ عجمی ہی
پس نہیں یہہ حکم اوسکی تاویل ہی اگر کہا گیا کہ کیوں نہیں پڑھتا ہی تو قرآن پس کہا بیزار ہوا میں قرآن سے کافر ہوا اگر ایک شخص پڑھ رہا ایک سورۃ قرآن کی یاد رکھتا ہی اور اسکو
بہت پڑھتا وہ اور بعضی اوسکو کہا کہ اس سورۃ کو زیوں بگاڑا تونی کافر ہوتا ہی ایک شخص نے نظم کیا قرآن کو فارسی میں قتل کیا جاوے اسلیے کہ کافر ہی اور بعضی نے کہا کفر کی وہ ہیں کہ متعلق
ہیں ساتھہ نماز اور روزہ اور زکوۃ کے اگر کہا ایک بیمار کو کہ نماز پڑھ پس کہا اوسنے واللہ نہیں نماز پڑھونگا میں کبھی اور نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ مر گیا کافر ہوتا ہی اور کہنا آدمی کا کہ میں نماز نہیں پڑھتا
میں چار احتمال ہی ایک تو یہہ کہ نماز نہیں پڑھتا اسلیے کہ پڑھ چکا ہوں اور دوسرا یہہ کہ نہیں نماز پڑھتا ہوں [illegible] تحقیق حکم کیا ہی مجکو ساتھہ نماز کی اوسی کو وہ [illegible] اور
تیسرے کہ نہیں نماز پڑھتا ہوں باعتبار فسق کے نہیں کفر اور چوتھی یہہ کہ نہیں نماز پڑھتا ہوں کہ نہیں واسطے بجالانے اوس چیز کے حکم کیا گیا میں ساتھہ اوسکی پس ان تین میں کافر
ہوتا ہی اور اگر مطلق کہا کہ نہیں نماز پڑھتا ہوں نہیں کافر ہوتا واسطے احتمال ان وجوہ کے جبکہ کہا گیا کسیکو کہ نماز پڑھ پس کہا اوسنے کہ بہتر ہوا ہو کہ نماز پڑھے اور کفارا اپنے

پہر روزانہ کری یا کہا دیر ہوئی کہ بیکار نہیں کی میں نے یا کہا کون طاقت رکہو کہ یہہ کار بیگار ہی یا کہا خردمند درکار ہی نبایدکہ بسر خواندہ درد یا کہا کہ لوگ میری واسطے کرتے
ہیں یا کہا نماز پڑہتا ہوں کچہہ میر نہیں آتا یا کہا کہ تو نے نماز پڑہی کیا سر پر لایا تو یا کہا نماز کسواسطے کروں میرا باپ مر گیا میری ماں مر گئی یا کہا نماز پڑہنی نہ پڑہنی ایک سی ہی
یا کہا کہ اتنی نماز پڑہی میں نے کہ میرا دل پکڑ لیا یا کہا کہ نماز چیزی نیست کہ اگر بماند گندہ شود یہ سب کفر ہی اگر کسیکو کہیں کہ آؤ نماز پڑہیں ہم اوس جماعت کے لیئے پس کہے
نہیں بہت نماز پڑہی کوئی حاجت میری روا نہوئی اور یہہ بطریق استخفاف وطنز کی کہی کافر ہوتا ہی اگر کہی ایک فاسق نماز نہ پڑہنیوالے کو کہ آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ کری طرف مجلس
فسق کے کافر ہوتا ہی جسوقت کہ کہی خوش کلام ہی بے نمازی بس ہی کفر ہی جسوقت کہ کہی کوئی کسیکو کہ نماز پڑہ تاکہ پاوی تو حلاوت طاعت کی یا کہی فارسی میں نماز نخوان
تا حلاوت نماز بیابی پس کہا اوس شخص نے جواب میں اوسکی تو نکر کہ حلاوت بی نمازی ہی بہی کافر ہوتا ہی جسوقت کہا گیا غلام کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ نہیں نماز پڑہتا میں اسلیئے کہ
ثواب ہوگا ہی کو ہوگا کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص کو کہ نماز پڑہ پس کہا کہ اللہ نی ناقص کیا مال میرا ہی پس میں ناقص کرتا ہوں اوسکا حق میں بہی پس یہ کفر ہی ایک شخص
نماز پڑہتا ہی رمضان میں اور پہر نہیں پڑہتا اور کہتا ہی کہ این خود بسیار است یا کہتا ہی کہ زیادہ می آید اسلیئے کہ ہر نماز رمضان کی برابر ستر نماز کی ہی کافر ہوتا ہی
نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کی متعمداً پس موافق پڑہی اس قبلہ کی کہا ابو حنیفہ رح نے کہ وہ کافر ہی اور اسپر عمل کیا فقیہ ابو اللیث نے اور اسیطرح اگر نماز پڑہی بغیر طہارت کے
یا نماز پڑہی ساتہہ کپڑے نجس کے اور اگر نماز پڑہی بغیر وضو کی قصداً کافر ہوتا ہی تحری کی اور واقع ہوئی تحری اسکی ایک جہت پر پہر چہوڑ دی اوسنے وہ جہت اور
نماز پڑہی طرف دوسری جہت کی روایت کیا گیا ہی ابو حنیفہ رحمہ سے کہ خوف کرتا ہوں میں اسپر کفر کا واسطے اعراض اسکی کی قبلہ سے اور اختلاف کیا ہی مشائخ رح نے
اوسکی کفر میں کہا شمس الائمہ حلوائی نے کہ ظاہر یہہ ہی کہ اوسنے جب نماز پڑہی طرف غیر قبلہ کے بطریق استہزا اور استخفاف کی کافر ہوتا ہی اور اگر مبتلا ہوا انسان اسمین سبب
ضرورت کی اسطرح کہ نماز پڑہتا تہا ساتہہ قوم کی پس حدث کر دیا اور حیا کی یہہ کہ ظاہر کری اور چہپایا اوسکو اور نماز پڑہی اوسیطرح یا تہا قریب دشمن کے پس کہڑا ہوا اور نماز
پڑہی بغیر طہارت کہا بعض مشائخ رح نے کہ نہیں ہوتا کافر اسلیئے کہ استہزا کرنیوالا نہیں ہی اور جو کوئی مبتلا ہو ساتہہ اسکی بسبب ضرورت کے یا حیا کی لائق ہی کہ قصد نہ کری
ساتہہ قیام کی قیام نماز کا اور نہ پڑہی کچہہ اور جب جہکاوی پیٹہ نہ قصد کری رکوع کا اور نہ تسبیح پڑہی تاکہ نہ ہووی کافر بالاجماع اور جب نماز پڑہی نجس کپڑی پر تو کہا بعضی
علما نے کہ نہیں ہوتا ہی کافر کہا نماز فرض ہی لیکن رکوع اور سجود اوسکا نہیں فرض نہیں کافر ہوتا اسلیئے کہ وہ تاویل کریگا اور اگر انکار کیا فرضیت رکوع و سجود کا مطلق کافر ہوتا ہی
یہانتک کہ اگر انکار کری دوسری سجدہ کی فرضیت کا تو بہی کافر ہوتا ہی بسبب ترک کرنے اوسکی کی اجماع و تواتر کو اگر کہا کہ اگر کعبہ قبلہ ہوتا اور بیت المقدس قبلہ ہوتا تو میں نماز کبہی
کی طرف نہ پڑہتا اور بیت المقدس کی طرف نہ پڑہتا یا کہا اگر فلانا قبلہ ہو تو مونہہ طرف اوسکی نکروں یا کہا اگر فلانی جانب کعبہ ہو مونہہ طرف اوسکی نکروں یا کہا کہ قبلی دو ہیں
یعنی کعبہ اور بیت المقدس کافر ہوا کہا ابراہیم بن یوسف نے اگر نماز پڑہی ریا نہیں ثواب اوسکی لیئے اور اوسپر گناہ ہی اور بعضوں نے کہا کافر ہوتا ہی اور بعضوں نے کہا کہ نہ ثواب ہی
اوسکی لیئے اور نہ گناہ اور وہ مانند اوسکی ہی نہیں نماز پڑہی ایک شخص آیا مشرکین کے پاس اور ترک کی ایک نماز یا دو نمازیں پس اگر ہوا یہہ فعل بسبب تعظیم اونکی کافر ہوا اور بعضی نے
قضا نماز کی اور اگر کیا یہہ فعل بسبب شغل کے نہ کافر ہوا اور قضا کری نماز ترک کی ہوئی ایک شخص مسلمان ہوا دار الاسلام میں پہر بعد ایک مہینے کی پوچہا گیا پانچوں نمازوں سے
پس کہا کہ نہیں جانتا میں کہ وہ فرض ہیں ہم پر کافر ہوا مگر یہہ کہ رہتا ہو جیسے نو مسلم تو نہیں ایک شخص نے کہا موذن کو وقت اذان دینے کی کہ جہوٹ کہتا ہی تو کافر ہوا ایک موذن نے
اذان دی پس کہا ایک شخص نے یہہ بانگ غوغا ہی کافر ہوا اگر کہا یہہ بطریق انکار کے اگر سنی اذان پس کہا یہہ آواز گہنٹی کی ہی کافر ہوا کہا گیا ایک شخص کو
ادا کر زکوۃ اوسنے کہا کہ نہیں ادا کرتا میں کافر ہوتا ہی بعضوں نے کہا مطلقاً اور بعضوں نے کہا کہ اموال باطنہ میں نہیں کافر ہوتا اور اموال ظاہرہ میں کافر ہو جاتا
ہی اور لائق ہی یہہ کہ ہو مسئلہ زکوۃ کا موجب اون قولوں کی کہ گذری نماز میں کہ انی لا نصوم للعادۃ اگر کہا کاشکے رمضان نہ ہوتا فرض اسکی کفر میں اختلاف
کیا ہی مشائخ نے اور صواب یہہ ہی کہ یہہ اوسکی نیت پر موقوف ہی اگر اس نیت سی کہا کہ حقوق اسکی مجہ سے نہیں ادا ہو سکتی کی نہ کافر ہوا اگر کہا وقت آنے مہینے
رمضان کی کہ آیا وہ مہینا بہاری یا کہا آیا مہمان بہاری کافر ہوا جسوقت کہا وقت داخل ہونی رجب کی کہ بعد اسکی خرابی میں پڑیں گی اگر کہا یہہ از راہ حقارت

مضمون بزرگ کی کافر ہوا اور اگر ارادہ کیا ساتھ اوسکے ربع نفس اپنی کا تو کافر ہوا اور لائق ہی یہہ کہ ہو جواب سب پہلے مسئلہ کا یہی اسیطرح ایک شخص نے کہا روزہ ماہ
رمضان جلدی جاوی پس بعضون نے کہا کہ وہ کافر ہوتا ہی اور کہا بعضون نے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا چند ازین روزہ کہ مراد لی گرفت پس یہہ کفر ہی اور اگر کہا کہ ان طاعات
کو اللہ نے کیا ہی عذاب ہمارے لیے اگر تاویل کی اسکی نہیں کافر ہوتا اور اسیطرح اگر کہا کہ اگر نہ فرض کرتا اللہ ان طاعات کو تو ہوتا بہتر ہمارے لیے نہیں کافر ہوتا اگر تاویل
کری اسکی اگر کہی کہ نماز مجہہ پر اور نہیں یا حلال شرار نہیں یا نماز کسلیے پڑہون بیوی بچے تو کہتا ہی نہیں یا کہی نماز کو طلاق پہر کہا سینے کافر ہوتا ہی ان صورتون میں
اور بعضے واجبات کفر کی وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتہہ علم اور علما کی جیسے بغض کہا کسی عالم سے بغیر سبب ظاہر کے خوف ہی اوسپر کفر کا جسوقت کہ کہا اور اسیطرح کہا
کہ دیدار اوسکا نزدیک میری ایسا ہی کہ جیسے دیدار سور کا خوف ہی اوسپر کفر کا اور خوف ہی اوسپر کفر کا جبکہ گالی کسی عالم کو یا فقیہ کو بغیر سبب کے اور کافر ہوتا ہی اس کہنے کا
کو کہ ذکر احمد کا ہیچ مقصد علم شریعت کے مراد رکہتا ہو علم سے علم دین کا ایک جاہل نے کہا جبکہ علم سیکہتے ہیں واسطے ان کی سیکہتے ہیں یا کہا یا ہی جو کچہہ کہتے ہیں یا کہا زر بہتر ہی
ہی یا کہا میں علم حیلہ کا منکر ہون یہہ سب کفر ہی ایک شخص بیٹہی ایک جگہہ اونچی پر اور پوچہیں لوگ اوس سے مسائل بطور استہزا کے پہر ماریں اوسکو
ساتہہ تکیون کے اور وہ ہنستے جاوین کافر ہوتے ہیں سب اور اسیطرح اگر نہ بیٹہی جگہہ بلند پر ایک شخص پہر مجلس علم سے پہر کہا اوسکو ایک اور شخص نے کہ کنشت سے
آیا تو کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام یا کہا کون شخص قادر ہی اوپر ادا اوس چیز کے کہتے ہیں عالم کافر ہوتا ہی اگر کہی علم کو بیچ کاسہ کے
نہیں کرسکتے یا کہی علم کو کیا کروں مجکو چاندی چاہیے جیب میں کافر ہوتا ہی اگر کہی کہ مجکو اتنی مشغولی ہی فرزند کی ہی کہ مجلس علم میں نہیں پہنچتا ہوں اوپر
مغالطہ غلطیہ سے اگر ارادہ کری ساتہہ اوسکی حصول علم کا جسوقت کہ فقیہ ذکر کرتا ہو کچہہ علم سے یا روایت کرتا ہو کوئی حدیث صحیح پس کہا دوسرے نے یہہ کچہہ نہیں ہی
یا کہا یہہ کلام کس کام آوی یا اگر درم چاہیے آج حشمت درم کو ہی علم کس کام آتا ہی پس یہہ کفر ہی اگر کہا کہ فساد کرنا بہتر ہی دانشمندی کرنے سے پس یہہ کفر ہی ایک نے کہا لعنت
ہو اوپر جاہ دانشمند کے کافر ہوئی ایک شخص نے کہا فعل دانشمند ونکا وہی ہی اوس کا فرزند کا ہی کافر ہوا کہا بعضون نے کہ یہہ جب کہ ارادہ کیا جاوین ساتہہ اوسکی تمام
افعال پس ہوگا اوسوقت درمیان حق و باطل کے ایک شخص جہگڑا ایک فقیہ سے کیا ہی مرمین اور بیان کی فقیہ نے اوسکی لیے ایک وجہ شرعی پس کہا وہ جہگڑنے والا یہہ دانشمندی ہی کرکے
نہیں چلنے کی خوف ہی اوسپر کفر کا اگر کہا فقیہ کو ہی دانشمند کیا کہا ہی جلو کہ نہیں کافر ہوا اگر نہ ارادہ ہو اوسکی اختلاف ہی جو منقول ہی کہ ایک فقیہ نے رکہی کتاب اپنی کسی دکان
میں اور چلا گیا پہر گذرا اوس دکان پر پس کہا دکاندار نے کہ بہولا فراموش کیا تو نے پس کہا فقیہ نے کہ میری کتاب ہی تیری دکان پر بہولا نہیں پس دکاندار نے کہا کہ یہی ساتہہ بہولا
کی لکڑی کاٹتا ہی اور تم ساتہہ کتاب کے حلق لوگون کے پس شکوہ کیا فقیہ نے اوسکا شیخ امام ابی بکر محمد بن فضل سے پس حکم کیا اونہون نے ساتہہ قتل کرنے اوس شخص کے ایک شخص
کرتا ہی اپنی بیوی پر اور کہتا ہی اوسکو کہ طاعت اسکی کرو منع کرتا ہی اوسکو گناہ سے پس کہا بیوی نے کہ میں نہ علم اور عمل کو کیا جانون اپنی کو دوزخ میں لے کہا بعضی کافر ہوئی
ایک شخص سے کہا گیا کہ لا لب علم حلقی ہیں اوپر یا دو ون ٹانگ کی پس کہا اوسنے کہ یہہ جہوٹ ہی کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ قیاس ابی حنیفہ کا حق نہیں کافر ہوا ایک شخص
نے کہا کاس الثرید خیر من العلم کافر ہوا اور اگر کہا خیر من السدر نہ کافر ہوا ایک شخص نے کہا اپنی دشمن سے کہ چل میں ساتہہ طرف شرع کی اور کہا دشمن نے کہ پیادہ لا تا چلون بغیر
نہیں جانے کا کافر ہوا اسلیے کہ مقابلہ کیا شرع کا اور اگر کہا میری ساتہہ قاضی کے پاس چل اور باقی مسئلہ بدستور نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا کہ ساتہہ شریعت اور بیچ حیلی کی نہیں کہا میں
نہ چلینگے یا کہا میرے لیے حلوا کیجو کیا ہی شریعت کو کیا کرون میں کشف ہی اور اگر کہا اوسوقت کہ چاندی ہی اوتہی اگر شریعت اور قاضی کیا تہا کافر ہوا اور علما نے ساتہہ خری
کہا کہ اگر مراد رکہا ساتہہ اوسکے قاضی شہر کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا کسیے کہ حکم شرع کا سے حالت میں جیسے ہی کیا اوسنے کہ میں نہ پہ کام کرتا ہون شرع سے کافر ہوتا ہی نزدیک بعض مشائخ کے
ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے کہ کیا کہتی ہی حکم کیا ہی حکم شرع کا پس ڈکار لی اوسنے بلند آواز سے اور کہا ایک شرع یہ ہی کافر ہوئی اور جدا ہوگئی اپنی خاوند سے ایک شخص پر تقاضا کیا
دشمن نے فتوی ایمہ کا پس رد کیا اوسنے اوسکو اور کہا چہ بار بار فتوی آوردہ کہا بعضون نے کہ کافر ہوتا ہی اسلیے کہ رد کیا حکم شرع کو اور اسیطرح اگر کہا کچہہ نہیں فتوی ڈال یا نیچا
پر اور کہا یہہ کیا شرع ہی کافر ہوا ایک شخص نے فتوی لیا چہا ایک عالم سے اپنی بیوی کی طلاق کا پس فتوی دیا اوسنے کہ طلاق پڑگئی نہیں کہا فتوی کیا چیز ہی واسطے

کہ میں طلاق طلاق کو کیا جانوں یا ان بچوں کی چاہیے کہ بسر کرے گھر میں تو کافر ہوا جسوقت کہ آیا ایک نے وہ جھگڑے والوں میں سے طرف سر کے فتوی اماموں کا پس کہا اوسنے کہ نہیں جانتے فتوی دیا انہوں نے یا کہا نہیں عمل کرتے ہم اوسپر ہوگی اوسپر تعزیر اور بعضی موجبات کفر کے وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ حلال اور حرام کے اور کلام فاسقوں اور فاجروں کی وغیر ذلک جسنے اعتقاد کیا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کافر ہوا لیکن اگر کہا حرام کو حلال واسطے ترویج متاع کی یا باعتبار جہل کے نہیں ہوتا کفر اور یہہ جبکہ ہے کہ ہو حرام بعینہ اور وہ اعتقاد کرتا ہوا اوسکو حلال یہانتک کہ ہوگا کفر اور جبکہ ہو حرام لغیرہ پس نہیں کفر اور بیچ اوس چیز کے کہ ہوتی ہے حرام بعینہ کافر جبتو ہے کہ ہو حرمت ثابت ساتھ دلیل قطعی کے اور جبکہ ہو حرمت ساتھ اخبار آحاد کے نہیں کفر ہوتا کہا گیا ایک شخص سے کہ ایک حلال محبوب تر ہے طرف تیری یا دو حرام کہا جو نسا دونوں میں جلد پہونچے خوف ہے اوسپر کفر کا اور اسیطرح جبکہ کہا مال چاہیے خواہ حلال خواہ حرام اور اگر کہا کہ جبتک حرام پاتا ہوں نہیں گرد حلال پہرونگا میں نہیں کافر ہوتا اگر صدقہ دے فقیر کو کچہہ مال حرام میں سے اور امید رکہے ثواب کی کافر ہوتا ہے اگر جانے فقیر اوسکو پہر دعا دی اوسکو اور آمین کہی دینے والے نے پس کافر ہوا کہا گیا ایک شخص سے کہ کہا حلال ہے پس کہا اوس شخص نے کہ حرام بہت پیارا ہے میرے نزدیک کافر ہوا اور اگر کہا اوسکے جواب میں کہ اس جہان میں ایک حلال خوار لاؤ تا اوسکو سجدہ کروں میں کافر ہوا کہا کسی نے کہ کہا حلال کہا اوسنے کہ مجکو حرام چاہیے کافر ہوا ایک فاسق کی لڑکے نے شراب پی پہر آئی اقارب اوسکی اور نثار کیں اوسپر درہمیں کافر ہوئے وہ اور اگر نثار نہیں لیکن کہا انہوں نے مبارک ہو تو بھی کافر ہوئے اگر کہا حرمت شراب کی نہیں ثابت ہوتی قرآن سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ ثابت ہوتی ہے حرمت اور باوجود اوسکے تو پیتا ہے شراب کیوں نہیں توبہ کرتا تو کہا کسی نے زشیر یا شکیبد نہیں کافر ہوتا اسلیے کہ یہہ استفہام ہے اور تسویہ ہے درمیان شراب اور دودہ کی محبت میں اگر حلال جانے صحبت کرنی اپنی بیوی سے حالت حیض میں کافر ہوا اور اسیطرح اگر حلال جانا اغلام کرنا اپنی بیوی سے اور نوادر میں ہے امام محمد رحمہ اللہ سے کہ نہیں کافر ہوتا دونوں مسئلوں میں انتہی ایک شخص نے پی شراب پہر کہا کہ شادی اوسکو بھی ساتھ شادی جاری کی شادی ہے اور کم وکاست اوسکو بھی ساتھ شادی ہماری کی شادی نہیں ہوتا ہے کافر جسوقت کہ شروع کیا فسق میں اور کہا اپنے یاروں سے بیائید تا کہ خوش نہیم کافر ہوتا ہے اور اسیطرح اگر مشغول ہوا ساتھ پینے شراب کے اور کہا مسلمانی آشکارا کرتا ہوں میں یا کہا مسلمانی آشکارا ہوئی کافر ہوتا ہے کہا ایک شخص نے فاسقوں میں سے اگر اس شراب میں سے ہوتی سی گرتی جبرئیل علیہ السلام ساتھ پروں کی اوٹہاتے اسکو کافر ہوتا ہے کہا گیا ایک فاسق کو کہ تو صبح کرتا ہے جس دن اس حال میں کہ ایذا دیتا ہے تو اللہ کو اور خلق اللہ کو کہا خوب کرتا ہوں میں کافر ہوا کہا اوسنے کہ گناہ میں کہ یہہ بھی ایک راہ و مذہب ہے کافر ہوتا ہے کذا فی المحیط اور تخمین ناطقی میں ہے کہ صحیح تر یہہ ہے کہ نہیں کافر ہوتا ہے وہ ایک شخص متکلم ہے ایک صغیرہ گناہ کا پس کہا گیا اوسکو کہ توبہ کر اللہ سے پس کہا اوسنے کیا کیا ہے میں نے تو توبہ کروں چاہیے کافر ہو اوسنے کہا یا طعام حرام اور کہا وقت کہانے کے بسم اللہ نقل کیا امام معروف مستملی نے کہ وہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا وقت فراغ کی الحمد للہ کہا بعض متاخرین نے کہ نہیں کافر ہوتا اور اتفاق ہے اسپر کہ اگر قدح لیوے اور بسم اللہ کہے اور پیوے کافر ہوگا اور ایسے ہی وقت مباشرت زنا کی یا بوقت قمار کے جیتنے کے اور کہے بسم اللہ کافر ہوا اگر دو شخص جھگڑیں پس کہے ایک ان دونوں میں کا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پس کہا لاحول کا نہیں یا کہا لاحول کو کیا کروں نہیں یا کہا لاحول نہیں کفایت کرتی ہے بھی یا کہا لاحول را بکاسہ اندر ثرید نتوان کرد یا کہا لاحول بجائے نان سود ندارد کافر ہوتا ہے ان سب صورتوں میں اسیطرح جسوقت کہ کہے وقت تسبیح و تہلیل کے اور اسیطرح جسوقت کہ کہے سبحان اللہ پس کہے دوسرا سبحان اللہ کی تو دوڑ لیگیا یا کہا پوست باز کردی پس یہہ کفر ہے جسوقت کہ کہا کسیکو کہ لا الہ الا اللہ پس کہا کہ نہیں کہتا میں نہیں کہا بعض مشائخ نے کہ یہہ کفر ہے اور بعضوں نے کہا کہ اگر مراد رکہی ساتھ اسکے یہہ کہ میں نہیں کہتا تیرے حکم سے نہیں کافر ہوتا اور کہا بعضوں نے کہ کافر ہوتا ہے مطلقا اور اگر کہا کہ نگفتن این کلمہ چہ بسر آورد ہے تمامی گویم کافر ہوتا ہے یا ایک بادشاہ چھینکا پس کہا واسطے اوسکے کسی نے یرحمک اللہ پس کہا کسی اور شخص نے یرحمک اللہ کہنے والے کو کہ نہ کہہ بادشاہ کے لیے اسطرح کافر ہوتا ہے یہہ کہنے والا اور بعضی موجبات کفر وہ ہیں کہ متعلق ہیں ساتھ دن قیامت کے اور اوس چیز کے کہ اوسمیں ہے جسنے انکار کیا قیامت کا یا جنت کا یا دوزخ کا یا میزان کا یا صراط کا یا نامہ اعمال کا کافر ہوتا ہے اور اگر انکار کیا بعث کا پس اسیطرح ایک شخص نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ وہ دو نفس ساری چیزیں جنہیں اٹہائی جاینگی قیامت کو آیا عذاب دی جاوینگی ساتھ آگ کے کافر ہوتا ہے اور کافر ہوتا ہے ساتھ انکار رویت اللہ تعالی کی بعد دخول جنت کے اور ساتھ انکار عذاب قبر کے اور ساتھ انکار حشر بنی آدم کے نہ غیر او اور نہ ساتھ کہنے اسکے کہ ثواب اور عذاب روح پر ہوگا فقط ایک شخص نے کہا کسیکو کہ گناہ مت کر کہ وہاں دوسرا جہان ہے پس کہا اوسنے کہ اوس جہان کی کسنے خبر دی کافر ہوا

ایک

ایک شخص کا قرض آتا ہی کسی پر پس کہا اگر نہ دیگا تو قیامت کو لونگا پس کہا قیامت برمے تابد اگر کہا از راہ حقارت روز قیامت کے کافر ہوا ایک شخص نے ظلم کیا کسی پر کہا
مظلوم نے آخر قیامت ہست پس کہا ظالم نے فلان خر بقیامت اندر کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی قرضدار سے کہ دے درہم میرے دنیا مین اسلیے کہ نہین دونگا مین درہم قیامت
کو پس کہا دس درہم مجکو دے اور اوس جہان مین لے لینا یا دیدونگا کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ مجکو ساتہہ محشر کے کیا کام یا کہا نہین ڈرتا مین قیامت سے کافر ہوتا ہی کہا اپنی دشمن
سے لونگا مین تجہسے حق اپنا محشر مین پس کہا دشمن اوسکے نے کہ تو اوس انبوہ مین مجکو کہان پاویگا پس اختلاف کیا ہی مشائخ نے دوسرے کے کفر مین اور مذکور ہی فتاوی ابو اللیث
مین کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا تمام خوبیان اس جہان مین جمع ہین اوس جہان مین جو کچہہ ہو سو ہو کافر ہوتا ہی کہا گیا ایک شخص سے چہوڑ دنیا کو واسطے آخرة کے کہا مین
نہین چہوڑتا نقد کو بدلے نسیہ کے کافر ہوا کہا جو کوئی اس جہان مین بخیر ہوا اوس جہان مین مانند کیسہ دریدہ کے ہوگا کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل رح نے کہ یہہ طنز ہی اور تمسخر ساتہہ
امر آخرة کے پس باعث ہوتا ہی کفر کہنی والی کا اگر کہا ساتہہ تیری دوزخ مین جاؤنگا لیکن اندر نہین آؤنگا کافر ہوا اگر کہا قیامت مین جتبک کہ کچہہ نہ دوگے نہ لیجاؤنگا دروازہ
بہشت کا نہین کہولیگا کافر ہوا ایک شخص نے کہا واسطے امر بالمعروف کرنیوالی کے کہ کیا غوغا لایا اگر کہا بطریق رد و انکار کے خوف ہے اوسپر کفر کا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ فلانے کے گہر مین جا اور اوسکو امر معروف کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرا اوسنے کیا کیا ہی یا کہا کہ مجکو اوس سے کیا وجہہ آزار کی ہی یا کہا مینے عافیت اختیار کی ہی مجکو اوس
فضولی سے کیا کام پس یہہ سب الفاظ کفر کی ہین اگر کہا واسطے صاحب تعزیت کی بہر چہ از جان وی بکاست بر جان تو زیادہ باد خوف ہی کہنیوالی پر کفر کا یا کہا
گناہ مین یہہ خطا اور جہل ہی اور اسیطرح از جان فلان بکاست و بجان تو پیوست اور اگر کہا دی مرد جان تو سپرد کافر ہوتا ہی ایک شخص چاہا اپنی بیماری سے پس کہا
ایک اور شخص نے فلان خر باز فرستاد پس یہہ کفر ہی ایک شخص بیمار ہوا اور سخت ہوئی بیماری اوسکی اور طویل ہوئی بیماری پس کہا مریض نے اگر چاہی تو ماری تو مجکو
مسلمان اور اگر چاہی تو مار تو مجکو کافر ہوتا ہی کفر کرنیوالا ساتہہ اللہ کی مرتد دین اپنی سے اور اسیطرح ایک شخص مبتلا ہوا طرح بطرح کی مصیبتون مین پس کہا لیا تو نے
مال میرا اور لیا تو نے فرزند میرا اور لیا تو نے ایسا اور ایسا پس کیا کرتا ہی تو اور کیا باقی رہا کہ نہ کیا تو نے اور مانند ان الفاظ کی پس کافر ہوا اور بعضی سو چیزین کفر کی وہ چیزین
کہ متعلق ہین ساتہہ تلقین کفر کی اور حکم کرنیکے ساتہہ مرتد ہونیکے اور سکہانے ارتداد کی اور مشابہت کرنیکے ساتہہ کفار کی اور اقرار کرنیکے اوپر صریح یا بیہودہ کہنا
سکہایا ایک شخص نے ایک شخص کو کلمہ کفر کا پس سیکہتا ہی وہ کافر اگرچہ ہو بطریق لعب کے اور اسیطرح جبکہ حکم کری ایک شخص کسی عورة کو یہہ کہ مرتد ہو جا تو اور جدی ہو اپنی خاوند
سے ہوتا ہی وہ کافر اسیطرح روایت کیا گیا ہی ابی یوسف رح سے اور امام ابی حنیفہ رح سے منقول ہی کہ جبکہ حکم کیا ایک شخص کو کافر ہونیکا ہوتا ہی حکم کرنیوالا کافر خواہ کافر ہوا
یا ہو ربانہ کافر ہوا کہا ابو اللیث نے جسوقت کہ سکہایا ایک شخص نے کسیکو کلمہ کفر کا ہوتا ہی کافر جسوقت کہ سکہایا جسکو حکم کیا اوسکو اور حکم کیا اوسکو ساتہہ مرتد ہونیکے اور
اسیطرح جسنے سکہایا عورت کو کلمہ کفر کا ہوتا ہی وہ کافر جبکہ حکم کری عورت کو مرتد ہونیکا کہا امام محمد رح نے جسوقت کہ جبر کیا گیا ایک آدمی یہہ کہ بولے کلمہ کفر کا ساتہہ خوف تلف
کرنیکے یا مانند اسکے پس بولا وہ کلمہ کفر کا پس ہی کئی طرح پر ہی ایک تو یہہ کہ بولا کلمہ کفر کا اور دل اوسکا مطمئن ہی ساتہہ ایمان کے اور نہ خطرہ آیا اوسکی دل مین کچہہ سوا
اوس چیز کے کہ جبر کیا گیا اوسپر بولنی کفر سے پس اسصورت مین نہ حکم کیا جاوے ساتہہ کفر اوسکی کے نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور دوسری طرح یہہ ہی کہ کہے خطرہ آیا میرے دل مین
کہ خبر دون مین کفر سے بیچ ماضی کی جہوٹ لیکن ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اونکے اور اسطرح مین حکم کیا جاویگا ساتہہ کفر اوسکی کی قضاء نہایت
کہ جدائی کر دیگا قاضی درمیان اوسکی اور اوسکی بیوی مین اور تیسری طرح یہہ ہے کہ کہے خطرہ گذرا تہا میرے دل پر یہہ کہ خبر دون مین کفر سے ماضی مین جہوٹ مگر یہہ کہ مینے نہین ارادہ کیا اسکا
یعنی خبر دینی کا کفر سے ماضی مین جہوٹ بلکہ ارادہ کیا مینے کفر مستقبل کا واسطے قبول کرنے کلام اونکی کے اور اسطرح مین کافر ہوتا ہی قضاء مین بہی اور عند اللہ بہی اور جسوقت کہ
جبر کیا گیا یہہ کہ نماز پڑہی طرف اس صلیب کے پہر نماز پڑہی پس وہ تین طرح پر ہی اگر کہا کہ نہین خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کچہہ اور نماز پڑہی تہی مینے طرف صلیب کے از راہ جبر کے پس
اسصورت مین نہین کافر ہوتا ہی نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کہ نماز پڑہون مین واسطے اللہ کے نہ واسطے صلیب کے پس اسصورت مین بہی کافر
نہین ہوتا نہ قضاء اور نہ عند اللہ اور اگر کہا کہ خطرہ گذرا تہا میرے دل مین کہ نماز پڑہون مین واسطے اللہ کے پہر ترک کیا مینے اوسکو اور نماز پڑہی مینے صلیب کے لیے پس اسصورت مین

کافر ہوتا ہی قضاءً نہ عند اللہ یعنی اگر کہا گیا ایک مسلمان کو کہ سجدہ کر بادشاہ کو نہیں تو مار ڈالیں گے ہم تجکو پس افضل یہہ ہی کہ نہ سجدہ کرے جس وقت کہ بولا کلمہ کفر کا قصداً لیکن وہ اعتقاد کفر کا نہیں رکھتا ہی تو کہا بعض علماء ہمارے نے کہ نہیں کافر ہوتا اور صحیح یہہ ہے کہ وہ کافر ہو جاتا ہی جو شخص کہ بولا کلمہ کفر کا اسحال میں کہ وہ نہیں جانتا تہا کہ یہہ کلمہ کفر کا ہی مگر یہہ کہ بولا تہا وہ اپنی اختیار سے کافر ہو گیا نزدیک اکثر علماء کے اور معذور نہیں ہوتا بسبب جہل کے یہی وہ کہا اور ٹہٹہا کر بولا الفاظ کفر ازراہ استخفاف کے اور ٹہٹہے اور خوش طبعی کے ہوتا ہی کافر سب کے نزدیک اگرچہ اعتقاد ہو اوسکا خلاف اوسکے جاری ہوا ایک کی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر اسطرح کہ ارادہ کرتا تہا یہہ کہ بولے ایسا لفظ کہ نہیں کفر پس جاری ہوا اوسکی زبان پر کلمہ کفر کا چوک کر نہیں ہوتا ہی یہہ کفر سبکے نزدیک کافر ہوتا ہی بسبب رکہنی ٹوپی مجوس کے اپنی سر پر بحسب روایت صحیح کے مگر بسبب ضرورۃ سردی گرمی کے رکہہ لی تو نہیں کافر ہوتا اور کافر ہوتا ہی بسبب باندہنی زنار کی مگر جبکہ کرے ازراہ فریب دینی کی لڑائی کفار کی میں اور خبر دینی کے واسطے مسلمانوں کے اور بسبب اس کہنی کی کہ مجوس بہتر ہیں لوجہہ اس کے کہ ہم اوس میں ہیں بعضی افعال انکی بہتر ہیں ہمارے افعال سے اور بسبب اس کہنی کی کہ نصرانیہ بہتر ہی مجوسیہ سے نہ اس کہنی سی کہ مجوسیہ بری ہے نصرانیہ سے اور کافر ہوتا ہی بسبب کہنی کے کہ نصرانیہ بہتر ہی یہودیہ سی اور بسبب اس کہنی کی کہ کرنا الکفر کا بہتر ہی اوسچیز سے کہ تو کرتا ہی بعضوں کے نزدیک مطلق اس کہنی سی کافر ہوتا ہی اور مقید کیا ہی اسکو فقیہ ابو اللیث نے ساتہہ اسکی کہ قصد کرے اچہا جاننا کفر کا نہ برا جاننا معاملہ اسکیکا اور کافر ہوتا ہی بسبب نکلنی کی طرف نوروز مجوس کے واسطے موافقت اونکی ساتہہ انکی بیچ اوسچیز کے کہ کرتے ہیں وہ اوس دن میں اور بسبب خریدنے کے دن نوروز کے ایسی چیز کہ نہیں خریدتا تہا اوسکو پہلی اوسکے واسطے تعظیم نوروز کے نہ واسطے کہانے اور پینے کے اور بسبب تحفہ بہیجنے کے اوس دن واسطے مشرکوں کے اگرچہ انڈا بہیجے واسطے تعظیم اوس دن کی نہ بسبب قبول کرنی دعوت مجوسی کے وقت مونڈن ہونی فرزند اوسکی کے اور کافر ہوتا ہی بسبب اچہا جاننی امر کفار کے اتفاقاً یہاں تک کہ کہا ہی علماء نے کہ اگر کوئی کہے کہ نہ بولنا وقت کہانا کہانے کے مجوس کے ہاں اچہا ہی یا نہ ساتہہ سلانا بیوی کا حالت حیض میں مجوس کے ہاں اچہا ہی پس وہ کافر ہی ایک شخص نے ذبح کیا بسبب وجاہت کسی شخص کے بیچ وقت خلعت کے یا لیے اخروٹ اور مانند انکی یہہ کفر ہی اور جانور ذبح کیا ہوا مردار ہی کہ نہ کہایا جاوے اگر ذبح کیجائیگا میں یا اونٹ بیچ جگہہ تقرب بغیر اللہ کی بسبب آنیکے حاجیوں کے یا غازیوں کے کہا ایک جماعت نے علماء کی کہ یہہ کفر ہی اور وہ جانور کہ نامزد کیا گیا اور شہرہ دیا گیا تقرب و تعظیم کے لیے بنام غیر خدا تعالی کے وہ حرام ہی جیسے کہ عوام جاہل میں دستور ہی کہ بکرا شیخ سدو کا یا بیگا ہی سید احمد کبیر کی یا بکرا توپ کا یا بہیرہ رغادار حسنا کا یا جانور ذبح کرنا قبروں بزرگوں کی پاس یا کنارہ دریا یا بطرز بہوگ کے ساتہہ نام جنوں کے پس کہا انہوں نے کہ کافر ہی اور ذبیحہ مردار اور حرام اگرچہ وقت ذبح کی نام خدا کا لیا ہو یعنی بسم اللہ کہکر ذبح کیا ہو تو بہی حرام ہی اسواسطے کہ پہلے سے یہہ جانور غیر خدا کی نام پر مشہور ہو چکا پہر وقت ذبح کرنیکے نام خدا کا کچہہ فائدہ نہیں دیتا جیسے اشباہ و نظائر اور تنویر الابصار اور در المختار اور منح الغفار اور فتاوی عالمگیری اور مطالب المؤمنین وغیرہ میں مذکور ہی بلکہ در مختار میں شرح وہبانیہ اور ذخیرہ سے نقل کیا ہی کہ کہا اس فعل کا جمہور علماء کے نزدیک کافر ہی اور مطالب المؤمنین میں لکہا ہی ابو حفص کبیر اور ابو علی دقاق اور عبد اللہ کاتب اور عبد الواحد اور ابو الحسن نوری وغیرہ نے کہ علماء نامدار اور مجتہد روزگار تہی فتوی اسپر دیا ہی کہ ذبح کرنیوالا اسکا کافر ہی اور ذبیحہ اوسکا حرام ہی اور تفسیر نیشاپوری میں نقل کیا ہی کہ سارے علماء اتفاق کرتے ہیں اسپر کہ جو مسلمان کہ ذبح کیا ذبیحہ اور قصد کیا تقرب اور تعظیم اوس میں سوا خدا کی تو وہ شخص مرتد ہوا اور ذبیحہ اوسکا ذبیحہ مرتد کا سا ہی اور حدیث صحیح میں وارد ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ جو ذبح کرے واسطے تقرب جناب غیر خدا کے جیسے کہ مشکوۃ شریف وغیرہ میں مذکور ہی اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر وما اہل لغیر اللہ کی مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے لکہا ہی کہ وہ جانور کہ جو شہرہ دیا گیا سوای نام اللہ کے خوک سے بدتر اور مردار ہی پہر جو کوئی اس مسئلہ کو خوب تحقیق کیا چاہی تو تفسیر عزیزی مولانا موصوف مرحوم سے دیکہے تسلی ہو جاویگی اس مقام میں بیان ضعف کو اسقدر کافی ہی اور کہا امام مالک رحمہ اللہ اور روحی ہی یا دی اگر عورت نے [illegible] کفر یہی ہی اور کہا یہہ زیادہ ہی کافر ہی ایک شخص نے کہا کہ کافر ہو کر تو بہتر ہی خیانت کرنی سے اکثر علماء اسپر ہیں کہ کافر ہوتا ہی اور اسپر فتوی دیا ہی ابو القاسم صفار بیچ اکی ایک شخص نے مارا عورت کو پس کہا عورت نے کہ نہیں ہی تو مسلمان پس کہا مرد نے ہاں نہیں ہوں میں مسلمان نہیں ہوتا ہی کافر اس سے اور بعضی علماء ہمارے سے منقول ہی کہ ایک شخص کو کہا گیا کہ [illegible] نہیں ہی تو مسلمان [illegible] نہیں ہوتا ہی یہہ کفر [illegible] کہ نہیں ہی تجکو عقیدہ [illegible] ورنہ دین اسلام کہ راضی

واضح ہوتا ہی تو ساتھ خلوۃ میری کی اجنبیوں کے ساتھ پس کہا خاوند نے کہ نہیں مجھکو حمیت اور نہ دین اسلام پس کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی ایک شخص نے کہا اپنی بیوی سے یا کافرہ
یا یہودیہ یا مجوسیہ پس کہا عورت نے ایسی ہی ہوں میں یا کہا ایسی ہی ہوں میں طلاق دے مجھکو یا کہا اگر ایسی ہوتی تو تیرے ساتھ نہ رہتی یا کہا اگر ایسی نہوتی تو تیرے ساتھ صحبت نہ کرتی
یا کہا تو مجھکو نہ رکھتا کافر ہو گئی اور اگر کہا کہ اگر میں ایسی ہوں تو مجھکو مت رکھ نہیں کافر ہوتی اور اگر کہا عورت نے اپنی خاوند سے یا کافر یا یہودی یا مجوسی پس کہا خاوند نے ایسا ہی
ہوں میں مجھسے باہر آ یا کہا اگر ایسا نہوتا تو تجھکو نہ رکھتا پس کافر ہوا اور اگر کہا کہ اگر ایسا ہوں میں میرے ساتھ نہ رہ صحیح یہہ ہی کہ نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا ایک اجنبیہ
یا میں مباشر ہیں ظاہر یہہ ہی کہ کافر ہوتا ہے اور اگر کہا اجنبی کو یا کافر یا یہودی پس کہا اوسنے ایسا ہی ہوں میں میرے ساتھ صحبت نہ کر یا کہا اگر ایسا
نہوتا تو تیری ساتھ صحبت نہ کرتا آخر اوس چیز تک کہ ذکر کی ہمنے الفاظ ہیں اسکا حکم بھی مانند حکم خاوند بیوی کی ہی ایک شخص نے ارادہ کیا ایک کام کا نہ کیا پس کہا
اوسکو بیوی اوسکی نی اگر یہہ کام کریگا تو کافر ہو پس کیا وہ کام خاوند نی اور نہ التفات کی طرف عورت کے نہیں کافر ہوتا اور اگر کہا اپنی بیوی کو یا کافرہ پس کہا عورت
نی میں نہیں بلکہ تو ہی یا کہا عورت نی اپنے خاوند کو یا کافر پس کہا خاوند نے بلکہ تو ہی نہیں واقع ہوتی درمیان اونکی فرقت اگر کہا مسلمان اجنبی کو یا کافر یا اجنبی عورت کو
کہا یا کافرہ اور نہ کہا مخاطب نے کچھہ یا کہا اپنی عورت سے یا کافرہ اور نہ کہا عورت نے کچھہ یا کہا عورت نی اپنی خاوند کو یا کافر اور نہ کہا خاوند نے کچھہ تھی فقیہ ابو بکر اعمش بلخی کہتے
کافر ہوتا ہی اوسکا کہنے والا اور کہا سوا انکی علماء بلخ نی کہ نہیں کافر ہوتا اور مختار واسطی فتوی کی بیچ جنس ان مسائل کے یہہ ہی کہ اسطرح کا کہنے والا اگر ارادہ کرتا ہی برا کہنا اور
نہیں اعتقاد رکھتا اوسکو کافر نہیں کافر ہوتا اور اگر اعتقاد رکھتا ہی اوسکو کافر پھر خطاب کرتا ہی اوسکو ساتھہ اسکی بنابر اعتقاد اپنی کی کہ یہہ کافر ہی کافر ہوتا ہی ایک عورت نے کہا اپنی بیٹے کو
سے بچہ یا ای کافر بچہ یا ای جہود بچہ کہا اکثر علماء نی کہ نہیں ہوتا یہہ کفر اور بعضوں نے کہا کہ کفر ہی اور اگر کہی مرد یہہ الفاظ اپنی بچہ کو اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین بھی
صحیح یہہ ہی کہ وہ نہیں کافر ہوتا اگر نہ ارادہ کری ساتھہ اوسکے کفر نفس اپنی کا اور اگر کہا اپنی جانور کو ای کافر خداوند نہیں کافر ہوتا بالاتفاق اور جسوقت کہی واسطے
غیر اپنی کی یا کافر یا یہودی یا مجوسی اور وہ کہی لبیک کافر ہوتا ہی اور اسیطرح جسوقت کہے کوئی ای جنین پس کافر ہوتا ہی اور اگر کہا تو ہی خدا اور نہ کہا کچھہ اور سکوت کیا
نہیں کافر ہوتا کہا کسی نے ہم بود کہ کافر شدمی یا کہا ڈرا میں یہہ کہ کافر ہو جاؤن نہیں کافر ہوتا اگر کہا کہ اتنا ستایا تو نی کہ کافر ہونا چاہا میں نی کافر ہوا ایک شخص نے کہا میں نے
مسلمانی اختیار نہ کی نہیں جانتا کافر ہی یا نہی کہا بعضوں نے کہ کافر ہوا اور کہا صاحب محیط نی کہ یہہ نہیں ہی صواب نزدیک ایک مسلمان اور مجوسی ایک جگہہ میں تھی پس کہا
ایک شخص نے مجوسی کو یا مجوسی پس جواب دیا اوسکو مسلمان نے اگر تھی دونوں ایک کام میں اور سکا ارادہ کی اور گمان کیا مسلمان نے کہ وہ پکارتا ہی مجھکو سبب کام
کی نہیں لازم آویگا اوسکو کفر اور اگر نہیں تھے دونوں ایک کام میں خوف ہی اوسپر کفر کا ایک مسلمان نے کہا انا ملحد یعنی میں ملحد ہوں کافر ہوا اور اگر کہا کہ نہیں جانتا تھا
میں کہ یہہ کفر ہی نہیں معذور ہو گا اسبب سے ایک شخص بولا ایک کلمہ کہ گمان کیا قوم نی کہ وہ کفر ہی اور نہیں تھا وہ کفر حقیقت میں پس کہا گیا اوسکو کہ کافر ہوا تو اور طلاق
ہوئی تیری بیوی پر پس کہا اوسنے کافر شدہ گیر وزن طلاق شدہ گیر کافر ہوتا ہی اور جدی ہو جاتی ہی اوس سے بیوی اوسکی ایک شخص نے کہا کہ میں فرعون ہوں یا ابلیس ہوں
پس وہ کافر ہو جاتا ہی ایک شخص نے نصیحت کی ایک فاسق کو اور بلایا اوسکو طرف توبہ کی پس کہا اوسنے اوسکو از پس ایں ہمہ کلاہ سعادت برسر نہم کافر ہوتا ہی کہا ایک
عورت نی اپنی خاوند سے کہ کافر ہونا بہتر ہی تیری ساتھہ ہونے سے کافر ہوئی عورت ایک عورت نے کہا کافرم اگر چنین کارکنم کہا شیخ امام ابو بکر محمد بن الفضل نے
کہ کافر ہوئی وہ عورت اور جدی ہوتی ہی اپنی خاوند سے فی الحال اور کہا قاضی امام علی السعدی نی کہ یہہ تعلیق ہی نہیں ہی کفر اگر کہا ایک عورت نی
کہ اگر ظلم کریگا تو مجھپر لعنت ہی یا کہا اگر نہ خریدیگا تو میرے لیے ایسی چیز تو کافر ہو جاؤنگی میں کافر ہوئی فی الحال ایک شخص نے کہا کہ تھا میں مجوسی مگر یہہ کہ مسلمان ہو گیا
بطریق تمثیل کے اور نہ اعتقاد کیا اوسکا حکم کیا جاویگا ساتھہ کفر اوسکی جسوقت کہ سجدہ کیا واسطے ایک آدمی کی سجدہ تحیۃ کا نہیں کافر ہوتا اگر کہا ایک مسلمان کو کہ خدا
عزوجل مسلمانی تجھسے لیوی اور کہا دوسرے نے آمین کافر ہوئے دونوں ایک شخص نے ایذا دی ایک شخص کو پس کہا اوسنے کہ میں مسلمان ہوں مجھکو مت ستا پس کہا ایذا دینے والی نے
چاہ مسلمان چاہ کافر کافر ہوتا ہی اور اسیطرح اگر کہا کافر باشی ہر اچہ یان لازم آتا ہی اوسکو کفر ایک کافر مسلمان ہوا اور دین اوسکو لوگون نے چیزین پس کہا ایک مسلمان نے

ہونے کا ہے کہ وہ شخص کافر ہوتا یا مسلمان ہوتا اور لوگ اوسکو کچھہ دیتے یا آرزو کی اسکی دل مین پس کافر ہوا ایک شخص نے آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا اللہ تعالی شراب کو پس کافر
ہوتا اور اگر آرزو کی یہہ کہ نہ حرام کرتا ظلم کو یا زنا کو یا قتل نفس کو ناحق پس کافر ہوا اسلیے کہ یہہ چیزین کسی وقت مین حلال نہین پس اس صورت مین آرزو کی
اوس چیز کے کہ نہین حلال ہر دوسری صورت مین آرزو کی اوس چیز کی کہ وہ محال ہی اور یہہ مبنی ہی یہہ کہ اگر آرزو کی کہ یہہ ہوتی مناکحت درمیان بھائی اور بہن کی حرام نہین
کافر ہوتا ہی اسلیے کہ آرزو کی اوس چیز کی کہ نہین محال اسلیے کہ وہ حلال تہا ابتدا مین پس حاصل یہہ کہ جو چیز کہ تہی حلال ایک زمانہ مین ہوگئی حرام اور آرزو کی یہہ کہ
ہوتی حرام نہین کافر ہوتا ایک مسلمان نے دیکہا ایک نصرانیہ فربہ کو پس آرزو کی یہہ کہ ہوتا وہ شخص نصرانی تاکہ نکاح کرتا اوس سے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کسی سے
کہ میری حق پر مدد کر پس کہا اوسنے کہ حق پر ہر کوئی مدد کرتا ہی مین تیری ناحق پر مدد کرونگا کافر ہوتا ہی کہا کہ پیدا کیا مین نے درخت کو پس کہتے ہی کافر نہین ہوتا
اسلیے کہ ارادہ کیا جاتا ہی ساتہہ پیدا کرنے کے اس مقام مین عادۃً بونا درخت کا یہانتک کہ اگر ارادہ کرے حقیقت پیدا کرنیکی کافر ہوتا ہی کہا جبتک کہ فلانا بر جا ہی نا کہا
جبتک کہ میری یہہ بازو ہی زمین پر جا مین مجبور روزی کم نہ آوی کہا بعض مشایخ ہمارے نے کہ کافر ہوتا ہی اور بعضون نے کہا کہ خوف ہی اوس پر کفر کا کہا دروشنی نجومی کی
ہی پس یہہ خلاف عظیم ہی مین نے دیکہا دائرہ گرد چاند کے کہا کہ مینہ برسیگا اس حال مین کہ دعوی کرتا ہی علم غیب کا اس کہنے سے کافر ہوتا ہی کہا نجومی نے کہ تیری بیوی حاملہ ہی
اور اوسنے اعتقاد کیا اوسکی کہنے پر کافر ہوا اگر چلا یا اوٹہ پس کہا مر جاونگا بیمار یا کہا بار گراں ہوونگا یا بولا عفعق پس پہر آیا سفر سے اختلاف کیا ہی مشایخ نے اوسکے کفر
مین ایک شخص نے کہا قول منجم کے پس کہا اوسکو ایک اور شخص نے کیا کرتا ہی تو لازم آیا تجہہ پر کفر کہا کہ ہان مین اوسوقت کہ لازم آیا مجہکو کفر کافر ہوتا ہی یہہ کہتا ہے
ایک شخص نے بمقام رضا کی اور اصحاب الجنۃ کی جگہہ اصحاب النار کی نہین جائز امامت اوسکی اور اگر قصدًا پڑہا کافر ہوتا ہی خوف ہی کفر کا اوس پر کہا ہی قسم ہی
زندگانی میری کی اور زندگانی تیری کی اور مانند اسکی کی جبکہ کہی کہ رزق اللہ کی طرف سے ہی ولیکن بندہ سے جنبش چاہتا ہی پس کہا بعضون نے کہ یہہ مشرک ہی ایک شخص نے
کہا کہ مین بری ہون شیخ اپنے غداب سے پس تحقیق کہا گیا کہ وہ کافر ہوتا ہی اگر کہا کہ جو کچہہ فلانا کہیگا کرونگا مین اگرچہ سب کفر کہے کافر ہوا ایک شخص نے کہا کہ مین مسلمانی
سے بیزار ہون پس کہا گیا کہ تحقیق کافر ہوتا ہی منقول ہی کہ بیچ زمانہ مامون خلیفہ کے پوچہا گیا ایک فقیہ حال اوس شخص کا جسکو کہ قتل کیا ایک جلاہہ کو کہ کیا واجب
ہی پاؤن پر پس کہا مفارقت واجب ہی پس حسب حکم کیا مامون نے ساتہہ مارنے فقیہ کے یہانتک کہ مر گیا اور کہا کہ یہہ استہزا ہی ساتہہ شرع کے اور استہزا ساتہہ
احکام شرع کی کفر ہی اگر کہے ایک فقیر کو اس حال مین کہ وہ سیاہ ملی والا ہی پس یہہ کفر ہی جسنے کہا سلطان زمانی ہمارے کو عادل کافر ہوا ساتہہ اللہ کے کذا قال
الامام علم الہدی ابو منصور الماتریدی رح اور بعضون نے کہا کہ نہین کافر ہوتا اگر کہا ایک ظالم کو ای خدای کافر ہوتا ہی اور کہا ای بار خدا بھی اکثر مشایخ اسپر ہین کہ وہ
نہین کافر ہوتا وہو المختار پوچہی گئی صفار رحمہ اللہ ان خطیبون کی سے کہ خطبہ پڑہتے ہین منبرون پر دن جمعہ کے اور کہتے ہین القاب سلطان العادل الاعظم شہنشاہ
الاعظم مالک رقاب الامم سلطان ارض اللہ مالک بلاد اللہ معین خلیفۃ اللہ آیا جائز ہی علی الاطلاق و التحقیق یا نہین کہا نہین اسلیے کہ بعض الفاظ اسکی کفر ہین اور
بعضی معصیۃ اور کذب یہ لفظ شہنشاہ خصائص اسماء اللہ کی سی ہی معدول بصفات اعظم کے اور نہین جائز وصف کرنا بندونکو ساتہہ اسکی اور مالک رقاب الامم پس یہہ کذب محض ہی
اور سلطان ارض اللہ اور مانند اسکی پس یہہ کذب محض ہی کہا امام ابو منصور رح نی کہ اگر کوئی زمین بوس کرے کسی کے آگے یا جہکے واسطے اوسکی یا جہکاوے سر اپنا نہین کافر ہوتا
اسلیے کہ وہ ارادہ کرتا ہی تعظیم اوسکی کا نہ عبادت اوسکی کا اور کہا سوا اسکے اور مشایخ رح ہمارے نے کہ اگر سجدہ کرے کوئی ان جابرون کو پس وہ کبیرہ ہی کبائر سے یا کافر ہوتا
ہی یا نہین کہا بعضی علما نے کہ کافر ہوتا ہی مطلقًا اور کہا اکثر اونکی نے کہ یہہ کئی وجہون پر ہی اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکے عبادت کا کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کیا ساتہہ اوسکے
تحیت کا نہ کافر ہوا اور حرام ہی اوسپر اور اگر نہوا اوسکے لیے کچہہ ارادہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر اہل علم کی اور جو نماز مین کافر ہیئت سجدہ کی ذکر یہہ کہ وہ خفیف تر ہی کہنی عبارہ اور
پیشانی کے ہی زمین پر کافر ہوتا ہی ساتہہ اعتقاد کرنے اسکی کہ خراج ملک سلطان ہی اور اگر کوئی کسی بدی کرے اور وہ کہی کہ مین یہہ بدی تیری طرف سے جانتا ہون نہ حکم خدا سے
کافر ہوتا ہی اگر کوئی بوقت پہننے خلعت بادشاہ کی اور بوقت مبارکبادی کی واسطے پہننے خلعت کے اور رضا اوسکی کی قربانی کریگا کافر ہوگا اور یہہ قربانی مردار ہوگی اور

اور کہانا اوسکا روا نہوگا یہہ جو ہمارے زمانہ مین شایع ہوا ہی اور اکثر عورتین مسلمان اسمین مبتلا ہین کہ وقت نکلنے چیچک کے اوسکو نام کی ایک صورت مقرر کی ہی اور اوسکو پوجتی ہین
اور شفا لڑکون کی اوس سے جانتی ہین اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہہ پتھر اس لڑکے کو شفا دیتا ہی [illegible] اس فعل و اعتقاد سے کافر ہوتی ہین اور [illegible] اوسکے کہ اس
فعل سے [illegible] کافر ہوتی ہین اور دوسرا [illegible] یہہ ہی کہ پانی کے کنارہ پر جاتی ہین اور پانی کو پوجتی ہین اور ساتھہ نیت [illegible] کے کہ رکھتی ہین بکری کنارہ پانی [illegible]
کرتے ہین یہہ پوجنے والے پانی کے اور ذبح کرنیوالی بکری کے کافر ہوتے ہین اور بکری مردار ہوتی ہی کہانا اوسکا روا نہین اور اسیطرح جو [illegible]
بمعمول پوجنے [illegible] کا ہی اور اوسکو پوجتی ہین اور وقت پوجنے [illegible] کے ساتھہ شنگرف کے نقش کرتے ہین اور تیل ڈالتی ہین اور اوسکو نام [illegible] کی کہ اوسکو [illegible] کہتی
ہین پوجتی ہین اور مانند اسکے سے جو کچہہ کرتے ہین اسی سبب سے کافر ہوتی ہین اور اپنے خاوند سے جدا ہوتی ہین اگر کہی کہ اس بات مین [illegible]
[illegible] نہین گذرتا اور یا کہی کہ جبتک خرید و فروخت مین جہوٹ نہ بولیگا تو روزی کہانسے ملیگی اور یا کسیکو کہی کہ کیون خیانت کرتا ہی تو اوس نے کہا کیون [illegible] بولتا
تو اور وہ کہی کہ اس سے چارہ نہین ان الفاظ سے کافر ہوتا ہی اگر کسیکو کوئی کہی کہ جہوٹ نہ بول [illegible] کہی کہ یہہ سخن است [illegible] لا الہ الا محمد رسول اللہ [illegible] کافر ہوتا ہی
اگر کوئی غصہ ہو اور دوسرا کہی کافر ہی تو بہتر ہی اسلام سے کافر ہوا اگر کوئی ایک بات منع کی کہی اور دوسرا کہی کیا کہتا ہی تو تجہہ پر کفر لازم آتا ہی وہ کہی کیا کرونگا تو اگر مجہہ پر کفر لازم
آویگا کافر ہوگا جسکے دل مین خطرہ گذرا اوس چیز کا کہ باعث کفر ہی اگر بولا اوسکو [illegible] ہین کہ وہ برا جانتا ہی اوسکو [illegible] محض ایمان ہی [illegible] کیا کفر کا
اگرچہ بعد سو برس کے ہو کافر ہوجاتا ہی فی الحال ایک شخص کفر بولا اپنی زبان سے بخوشی اور دل اوسکا ثابت ہی ایمان پر ہوگا کافر اور نہین [illegible] عند اللہ [illegible]
کہ اوسکے کفر ہونے مین اختلاف ہو تو کہنے والا اوسکا حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کے اور توبہ اور رجوع کرنے کے اوس سے بطریق احتیاط کے اور جو الفاظ کہ [illegible]
باعث ہون کفر کے پس بولنے والا اونکا مومن ہی اپنے حال پر اور نہ حکم کیا جاوے ساتھہ تجدید نکاح کے اور رجوع کی اس سے جسوقت کہ ہون [illegible] مین کوئی [illegible]
ایک وجہ منع کرتی ہو کفر کو تو مفتی پر لازم ہی کہ میل کرے طرف اوس وجہ کے مگر جسوقت کہ تصریح کرے ساتھہ ارادہ کے کہ ثابت کرے کفر کو تو نہین نفع دیگی اوسکو تاویل اوسوقت
کذا فی البحر الرائق پہر اگر ہو نیت کہنے والیکی وہ وجہ کہ منع کرے کافر ہونیکو پس وہ مسلمان ہی اور اگر ہو نیت اوسکی وہ وجہ کہ باعث ہو تکفیر کی نہین نفع دیگا اوسکو فتوی
مفتی کا اور حکم کیا جاوے ساتھہ توبہ اور رجوع کی اس سے اور ساتھہ تجدید نکاح کے اپنی عورت سے کذا فی المحیط [illegible] مسلمانکو [illegible] صبح و شام اسلئے کہ یہہ سبب
بچنے کا اس ورطہ کی بسبب [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ دعا یہہ ہی اللھم انی اعوذ بک من ان اشرک بک شیئا وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم کذا فی الخلاصہ [illegible]
تمام ہوئی موجبات کفر کی فتاوی عالمگیری سے **الفصل الاول** فصل پہلی عن عکرمۃ قال اتی علی بزنادقۃ فاحرقہم فبلغ ذلک ابن عباس
فقال لو کنت انا لم احرقہم لنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تعذبوا بعذاب اللہ ولقتلتہم لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ رواہ البخاری روایت ہی عکرمہ سے کہا لائی گئی حضرت علی کے پاس زندیق [illegible] پس جلا دیا اونکو پس پہنچی یہہ خبر ابن عباس
کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اونکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کے کہ جلانا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اونکو واسطے فرمانے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف زندیق اصل مین کہتے ہین [illegible] کو کہ تابع ہین کتاب [illegible]
کے کہ زردشت مجوس نے بنائی ہی اور اب زندیق کہتے ہین ہر ملحد فی الدین کو اور یہان مراد زندیق [illegible] کہ یہہ قوم تہی عبد اللہ ابن سبا کے
یارونمین سے کہ ظاہر کیا تہا اونہون نے اسلام کو واسطے [illegible] فتنہ کی اور گمراہ کرنیکے [illegible] کیا تہا [illegible] حضرت علی [illegible]
اوسکو اور طلب [illegible] کی پس [illegible] اونہون نے کہہ دیا حضرت علی [illegible] اور جلوا دیا [illegible] اور آیا ہی [illegible] قول ابن عباس کا
حضرت علی کو پہنچا تو کہا اونہون نے کہ سچ کہا ابن عباس نے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ [illegible] حضرت علی نے ساتھہ اجتہاد کیا تہا [illegible] مصلحت کے [illegible]
ایسی کتاب سے وعن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النار لا یعذب بہا الا اللہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کہ نہین عذاب کرتا ساتہہ اوسکی مگر اللہ تعالی یعنی نہ چاہیی عذاب کرنا ساتہہ آگ کی مگر
اللہ تعالی کو نقل کی یہہ بخاری نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ
الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ
فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی علی رض سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے
قریب ہی کہ نکلیگی ایک قوم آخر زمانی مین نوجوان ہلکی عقلون کی کہینگی بہترین قول خلق کی سے نہ تجاوز کریگا ایمان اونکا یعنی نماز اونکی حنجر گردن اونکی سے یعنی
قبول نہین ہوگی نکل جاوینگی دین سے یعنی اطاعت امام سے جیسا نکلجاتا ہی تیر شکار سے پس جہان ملو تم اونسے پس قتل کرو اونکو پس تحقیق
اونکی قتل مین ثواب ہی دن قیامت کی واسطے اوس شخص کے کہ قتل کری اونکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بہترین قول خلق کی سے یعنی نقل کرینگے
بہترین قول کو کلام کرتی ہی ساتہہ اوسکی خلائق مراد اوس سی قرآن عظیم ہی اور جاننا چاہیی کہ مشکوۃ کی نسخون مین تو من خیر قول البریۃ ہی ساتہہ تقدیم لفظ خیر کے لفظ
القول پر اور معنی اسکی ذکر کیی گیی اور مصابیح مین من قول خیر البریۃ ہی یعنی نقل کرینگی قول بہترین خلق کا کہ مراد اوس سی حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور اول
مناسب تر ہی اس سبب سے کہ واقع ہوا ہی احادیث مین بیچ شان خوارج کی کہ قرآن پڑہینگے اور تمسک کرینگے ساتہہ اوسکے اور تاویلین باطل کرینگے اور جیسا نکلجاتا
الخ یعنی جیسے کہ تیر شکار مین سی نکل جاتا ہی اور آلودہ نہین ہوتا خون مین بسبب جلدی بیٹہہ کر نکلجانی اسکی اسیطرح وہ اطاعت امام سی نکل جاوینگے اور طیبی نی کہا کہ مراد یہہ ہی
کہ داخل ہونا اونکا دین مین اور نکل جانا اونکا اوس سی اور نہ ٹہہری رہنا اونکی کسی بات پر مانند اوس تیر کی ہی کہ داخل ہوا شکار مین پہر نکل گیا اوس سے اور نہ لگا
اوسکو شکار مین سی کچہہ اور یہہ بیان ہی اون خوارج کا کہ نہین اطاعت کرتے امام کی اور لڑتے ہین ساتہہ لوگون کے تلوار سے اور اول ظہور اونکا حضرت علی کی عہد
مین ہوا یہان تک کہ قتل کیا اونہون نے بہتون کو اور نہین سی کہا خطابی نی کہ اجماع ہی علماء مسلمین کا اسپر کہ خوارج باوجود گمراہی کی مسلمانون کی فرقون مین سی ہین جائز
ہی نکاح کرنا اونسی اور کہانا جانورون ذبح کیی ہوئی اونکا اور قبول کرنا گواہی اونکی کا اور حضرت علی رض سی لوگون نی پوچہا کہ آیا وہ کافر ہین اونہون نی فرمایا کہ کفر سی بہاگے ہین
وہ یعنی ہین کافر کیونکر کہین ہم اونکو پہر کہا گیا کہ یا وہ منافق ہین اونہون نی فرمایا کہ منافق نہین یاد کرتی ہین اللہ کو مگر تہوڑا سا اور خوارج یاد کرتے ہین اللہ کو صبح و شام کہا گیا
کہ کون ہین وہ فرمایا کہ ایک قوم ہی کہ پہونچا اونکو فتنہ پس اندہی اور بہری ہوگئی انتہی اور مذہب خوارج کا یہہ ہی کہ بندہ بسبب گناہ کبیرہ کی بلکہ صغیرہ کی بہی کافر ہوتا ہی ع ح
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ أُمَّتِي فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِي قَتْلَهُمْ أَوْلَاهُمْ
بِالْحَقِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہوگی امت میری دو فرقے پس نکلیگی درمیان اونکی سی ایک جماعت
نکلنی والی ہوگا اونکی مار ڈالنی کا جو بہت نزدیک ہوگا ساتہہ حق کی نقل کی یہہ مسلم نے ف مراد دو فرقون سی ایک فرقہ حضرت علی کا اور ایک فرقہ معاویہ کا
اور ایک فرقہ نکلا اون دونون کے درمیان سے اونکو خارجی کہتی تہی اونکی مارنی اور دفع کرنیکی طرف متوجہ ہوی حضرت علی کہ بہت نزدیک تہی ساتہہ حق کے
مولانا من المشروح وَعَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ
بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حجۃ الوداع مین پہر جاؤ پیچہی میری کافر ہوکر کہ مارے بعض تمہارا گردن بعضی کی
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مارے بعض تمہارا الخ یہہ استیناف ہی یعنی جدا جملہ ہی کہ وارد ہوا ہی بیان نہی کی لیی گویا پوچہنی والی نے پوچہا کہ کیونکر پہر جانا ہی کافر ہوکر
پس کہا گیا کہ مارے بعض تمہارا گردن بعض کی مراد یہہ ہی کہ یہہ فعل کافرونکا سا ہی یا یہہ قریب دینا ہی اور پہونچا دینا ہی طرف کفر کی ع ح وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا فِي جُرُفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ إِذَا الْتَقَى
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور

اور روایت ہی ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس وقت کہ ملین دو مسلمان اس حال مین کہ اوٹھاوی ہر ایک نے اپنے بھائی پر ہتھیار پس وہ دونوں بیچ کنارہ
دوزخ کی ہین پس جس وقت کہ قتل کری ایک اون دونون مین سے یار کو داخل ہوینگے دونون دوزخ مین اور ایک روایت ہی ابی بکرہ سے یون ہی کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ
ملین دو مسلمان ساتھ تلوارون اپنی کی پس قاتل اور مقتول دونون آگ مین ہون گے کہا مین نے یہہ حکم بیچ حال قاتل کے ظاہر ہی یعنی اسلیے کہ وہ ظالم ہی پس کیا حال ہی
مقتول کا یعنی وہ تو مظلوم ہی کیونکر داخل ہوگا وہ دوزخ مین فرمایا وہ تھا حرص کرنیوالا اوپر قتل کرنی صاحب اپنے کے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
داخل ہونگے دوزخ مین لکھی کہا ہی علما نے کہ یہہ اس صورت مین ہی کہ ایک بھی اون دونون مین سے حق پر نہو اور اگر ایک حق پر ہوگا تو داخل آگ مین وہی ہوگا کہ باطل پر ہی اور
یہہ بھی اس صورت مین ہی کہ ہو اور نہو قتل شبہہ اور التباس اور تاویل سے اور حرص کرنیوالا الخ کہا ابن مالک نے کہ اسمین دلیل ہی اس پر کہ بیچ حرص کرنیکے فعل حرام پر مواخذہ
ہوتا ہی اور قصد دونون کا تھا کہ قتل کرین اگر قصد دفع کرنیکا نفس اپنی سے ہوتا تو مواخذہ نہوتا اسلیے کہ وہ مشروع ہی ۱۲ ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا
وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ
فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی انس سے کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے ایک شخص قبیلہ عکل سے اور مسلمان ہوے پس ناموافق پایا اونہوں نے ہوا مدینہ کو یعنی وہان کی ہوا موافق
نہ آئی اونکو اور بیمار ہوگئے کہ پھول گئے پیٹ اون کے اور زرد ہوگئی رنگت پس حکم فرمایا حضرت نے اونکو کہ جاوین نزدیک اونٹون زکوۃ کی کہ باہر رہتے تھے شہر سے اور
پیوین پیشاب اونکا اور دودھ اونکا پس کیا اونہوں نے یعنی جو کہ ذکر کیا گیا پس تندرست ہوے پھر مرتد ہوئے اور قتل کیا اونہوں نے اونٹون کے چرانیوالوں کو اور
ہانک لیگئے اونٹ پس بھیجی حضرت نے اونکے پیچھے یعنی کتنی ایک سوار پس لائی گئے وہ پس کاٹے ہاتھ اونکے اور پاؤن اون کے یعنے حکم فرمایا اونکے کاٹنے کا اور پھوڑین
آنکھین اونکی پھر نہ داغ دیا اون کے ہاتھ پاؤن یعنی جیسے کہ بعد کاٹنے اعضا کے تیل گرم کر کے داغ دیتے ہین خون بند کرنیکے لیے یہانتک کہ مر گئے وہ اور ایک روایت مین یون
ہی کہ سلائیان گرم کر کر اونکی آنکھون مین دین اور ایک روایت مین ہی کہ حکم فرمایا حضرت نے ساتھ گرم کرنے میخون کے پس گرم کی گئین پھر پھیرین میخین اونکی
آنکھون مین اور ڈالدیا اونکو سنگستان مدینہ مین پانی مانگتے تھے پس نہ پانی دی جاتی تھے یہانتک کہ مرگئی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پیوین پیشاب اونکا الخ
عمل کیا ہی اس حدیث پر امام محمد نے کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کہائی جاتی ہین پاک ہی اور یہی ہی قول مالکیہ کا اور احمد کا اور نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف کے نجس ہی
اور تاویل اس حدیث کی اونکے نزدیک یہہ ہی کہ آنحضرت نے معلوم کی شفا اونکی اسمین ساتھ وحی کی پھر امام ابو حنیفہ حلال نہین کہتی ہین اسکی پینے کو واسطے دوا کے اور
سوا اسکے اسلیے کہ متفق نہین ہی شفا اسمین اور نزدیک ابی یوسف کی حلال ہی واسطے دوا کی اور کہا ابن الملک نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود منع کرنے
مثلہ سے اس طرح کا عذاب اونکو یا تو بطریق قصاص کے کیا کہ اونہوں نے بھی چرواہوں سے ایسا ہی معاملہ کیا تھا اسلیے کیا کہ جرم ان مفسدون کا بڑا تھا اسلیے کہ مرتد ہوئے اور خون
کیے اور قزاقی کی اور مال لیگئے اور امام کو پہنچتا ہی کہ جس طرح عذاب کرے مثل ایسے معاملہ مین بقصد زجر و سیاست کے اور کہا نووی نے کہ اختلاف کیا ہی علمانی اس حکم
کے معنون مین بعضون نے تو کہا کہ تھا یہہ پہلی نازل ہونی آیت حدود کے اور آیت محاربہ کی ساتھ قزاقون کی اور پہلی منع کرنیکی مثلہ سے پس یہہ منسوخ ہی اور بعضون نے
کہا کہ یہہ منسوخ نہین ہی اور اسمین اتری آیہ محاربہ کی اور کیا یہہ حضرت نے از راہ قصاص کے اور پانی جو نہ دیا اونکو بعضون نے تو کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم اسکا نکیا تھا
بلکہ لوگون نے از خود کیا اور اجماع ہی اسپر کہ جسپر قتل واجب ہوا گر وہ پانی مانگے تو منع نکرنا چاہیے ۱۲ ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عِمْرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَنَسٍ روایت
ہی عمران بن حصین سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتی ہمکو صدقہ دینے پر اور منع کرتے ہمکو مثلہ سے نقل کی یہہ ابو داود نے اور نسائی نے انس سے

ف مسئلہ ہے کہ دانا ناک کان یا سر یا اور اعضا کا اور نہی مثلہ سے بعضون نے کہا کہ تحریم کی ہے اور بعضون نے کہا تنزیہ کی ہے اور قول اول صحیح ہے اور حضرت شیخ نے ہاس قوم کو مثلہ کیا تھا مثلہ سے پہلے **وعن عبد الرحمن بن عبد الله عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فانطلق لحاجته فرأينا حمرة معها فرخان فاخذنا فرخيها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها اليها ورأى قرية نمل قد حرقناها قال من حرق هذه فقلنا نحن قال انه لا ينبغي ان يعذب بالنار الا رب النار رواه ابو داود** اور روایت ہے عبد الرحمن بیٹے عبد اللہ کے سے کہ نقل کی ہے باپ سے کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک سفر میں پس چلے آنحضرت قضائے حاجت کے لیے پس دیکھی ہمنے حمرہ کہ اوسکی ساتھ دو بچے تھے پس پکڑ لیے ہمنے بچے اوسکے پس آئی حمرہ بچھانے لگی پر اپنے اور لگنے لگی زمین سے پھر تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کس نے غم میں ڈالا ہے اسکو سبب پکڑ لینے بچون اسکی کے پھیر دو تم بچون اسکی کو طرف اسکی اور دیکھا حضرت نے گہر چیونٹیون کا کہ تحقیق جلایا تھا ہمنے چیونٹیون اوسکی کو فرمایا کس شخص نے جلایا ہے یہ پس کہا ہمنے کہ ہمنے جلایا ہے پس فرمایا تحقیق نہیں لائق ہے یہ کہ عذاب کرے ساتھ آگ کے مگر پروردگار آگ کا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** حمرہ ساتھ پیش ح اور تشدید میم مفتوحہ اور کبھی ساتھ تخفیف میم کے بھی آیا ہے نام ہے ایک جانور پرندہ کا کہ سرخ اور چھوٹا ہوتا ہے مانند چڑیا کے اور نہیں لائق الخ یعنی جلانا کام خداوند تعالی کا ہے اور کوئی چاہیے اسکا کرنا کہ شدید عذاب ہے اور اگر ایذا کرے چیونٹی ساتھ ایذا دینے اور کاٹنے کے تو مار ڈالنے والا اسکا ماجور ہے اور جلانا نجائز ہے گہر چیونٹیون کے اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹیون کا پانی میں اور اگر ایک چیونٹی کاٹ لے تو اوسکو مار دے اور نکو اوسکے ساتھ نہ مارے **وعن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤن القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد السهم على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منا في شيء من قاتلهم كان اولى بالله منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق رواه ابو داود** اور روایت ہے ابی سعید خدری اور انس بن مالک سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا قریب ہے کہ ہوگا میری امت میں اختلاف اور فرقت ایک گروہ اچھا کہینگے اور برا کرینگے پڑھینگے قرآن نہیں اترےگا حلقون اونکی سے یعنی قبول نہیں ہونیکا نکل جاوینگے دین سے یعنی اطاعت امام سے مانند نکل جانے تیر کے شکار سے نہ پھرینگے طرف دین کے یہانتک کہ پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے وہ بدترین آدمیوں اور جانوروں کی ہیں خوبی شادمانی ہے واسطے اوس شخص کے کہ قتل کرے اونکو اور قتل کرین وہ اسکو یعنی بیچ جہاد کے اور مقتول ہو یعنی شہید ہو اور دوسری صورت میں شہید وہ ملاوینگے لوگونکو طرف کتاب اللہ کی یعنی ظاہر کتاب اللہ کا اور چھوڑینگے سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تاویل فاسد کرینگے اور نہ ہونگے کتاب اللہ سے اور نہیں وہ ہم میں سے یعنی مسلمانون میں کسی چیز میں جو شخص کہ قتل کریگا اونکو ہوگا وہ بہت نزدیک تر اللہ سے اونسے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے علامت اونکی فرمایا سر منڈانا نقل کی یہ ابو داود نے **ف** ہوگا میری امت میں اختلاف الخ یعنی اہل اختلاف و فرقت ہونگے اور قول قوم یحسنون الخ بدل ہے اوس سے اور واضح کرنیوالا ہے اسکو یعنی اہل اختلاف اسطرح ہونگے کہ باتین اچھی کہینگے اور افعال بری کرینگے اور قول یقرؤن القران استیناف ہے یعنی جملہ مستانفہ بیان یا بدل ہے موجب بہت طیبی کے یا مراد ساتھ اوسکی نفس اختلاف ہے یعنی قریب ہے کہ پیدا ہوگا اونمین اختلاف اور تفرق یعنی متفرق ہونگے دو فرقے ایک فرقہ حق پر ہوگا اور ایک باطل پر کہا طیبی نے کہ موید ہے اس تاویل کا قول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی فصل میں تکون امتی فرقتین فتخرج من بینہما مارقۃ تلی قتلہم اولہم بالحق پس لفظ قوم ہے موصوف ساتھ مابعد کے اور خبر اوسکی قول یقرؤن القران ہے اور وہ بیان ہے واسطے ایک فرقہ کے دو فرقون میں سے اور ترک کیا گیا دوسرا فرقہ واسطے ظہور کے انتہی اور نہیں اترےگا الخ یعنی نہیں تجاوز کریگا اثر قرأت اونکی کا مخارج حروف سے اور آوازون سے اور نہیں پہنچیگا طرف دلونکی اور اعضا کی پس نہیں اعتقاد کرینگے اون چیزونکا کہ قرآن میں لازم ہے اعتقاد کرنا اونکا اور نہ عمل کرینگے اون چیزونپر کہ قرآن میں عمل کرنیکی ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اونکی قرأت کو نہیں بلند کریگا اللہ تعالی اور نہیں قبول کریگا اور سکو یہ کہ قرأت اونکی نہیں تجاوز کریگی اونکے حلقوں سے اور پھرے تیر اوپر سوفار اپنے کے

یعنی اوپر پیٹھ کے سو جاتے ہیں اور یہہ تعلیق بالمحال ہی کہ جیسے پہرنا تیر کا اوپر سوفار کی محال ہی ایسی ہی پہرنا اونکا طرف دین کے محال ہی مانند قول سبحانہ کے حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور یہہ تاکید و مبالغہ ہی بیچ نہ ممکن ہونے رجوع کی طرف دین کے بسبب جہالت اور ضلالت اور گمان فاسد اپنے کے کہ ہم حق اور ہدایت پر ہیں اور سر منڈانا تھا یہہ ایکی فرمایا کہ سر منڈانا اوس زمانہ میں مخصوص ہی تھا بلکہ اکثر سر میں بال رکہا کرتے تھے نہ یہہ کہ بسبب برائی سر منڈانے کے اسطرح فرمایا اسلیے کہ سر منڈانا شعار خدا اور نسک اسکی سے اور خصلت بندگان صالح اوسکی ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد تحلیق سے بیٹہنا قوم کا حلقہ حلقہ ہی بطریق تکلف کے ہوگا واللہ اعلم

ع ح وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدی ثلث زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل خرج محاربا باللہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا رواہ ابوداود اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال خون شخص مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو اوسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں مگر بسبب ایک خصلت کے تین خصلتوں میں سے ایک زنا کرنا بعد محصن ہونیکی پس تحقیق وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرا نکلنا اوس شخص کا کہ نکلے یعنی مسلمانوں پر اسحالت میں کہ ہو لڑنے والا ساتہہ اللہ کے اور رسول اوسکے کے یعنی قزاقی کرنے والا یا باغی پس تحقیق وہ قتل کیا جاوے یا سولی دیا جاوے یا قید کیا جاوے اور تیسرا قتل نفس ہی کہ قتل کرے کسی جان کو پس قتل کیا جاوے بدلے اوسکے نقل کی یہہ ابوداود نے ف بعد محصن ہونیکی عبارت ہی زنا کی سے جو مسلم مکلف کہ صحبت کی ہو ساتہہ نکاح صحیح کی اور تحقیق وہ قتل کیا جاوے یعنی اگر مارا ہو بغیر لینے مال کے یا سولی دیا جاوے یعنی اگر قتل بہی کیا ہو اوسنے اور مال بہی لیا ہو پہر امام مالک کے نزدیک زندہ کو سولی دے تا کہ مر جاوے اور امام شافعی کے نزدیک سولی دیا جاوے عبرت کے لیے اور ینفی من الارض کی معنی امام شافعی کی نزدیک یہہ ہیں کہ نکالا جاوے ایک شہر سے طرف دوسرے شہر کی اور کسی جگہہ نہ چہوڑیں کہ قرار پاوے اور آرام پاوے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک معنی اسکی یہہ ہیں کہ قید کیا جاوے اور یہہ اوس صورت میں ہی کہ ڈرایا ہو اوسنے راہ گیر کو اور مارا نہو اور مال نہ لیا ہو اور یہہ حدیث نکالی گئی ہی اس آیت سے انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اور ظاہر یہہ تہا کہ یوں کہا جاتا او یقطع یدہ ورجلہ من خلاف پہلے اس قول کے او ینفی من الارض تا کہ ہو جاتی حدیث مطابق آیۃ کی پوری اور شاید کہ حذف کیا اوسکا فہم راوی سے از راہ نسیان کے یا اختصار کو واللہ اعلم اور لفظ او آیۃ اور حدیث میں تفصیل کے لیے ہی جیسے کہ لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی اور بعضوں نے کہا او تخییر کے لیے ہی کہ امام کو اختیار ہی ان سزاؤں میں سے جو مناسب جانے قزاق کو دے بغیر تفصیل مذکور کے

ع ح وعن ابن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا یسیرون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما رواہ ابوداود اور روایت ہی ابن ابی لیلی سے کہ کہا حدیث کی ہمکو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق وہ تہی راہ کو چلتے ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سو گیا ایک شخص اونمیں سے پس چلا بعض اونمیں سے طرف رسی کی کہ پاس سونیوالے کے تہی پس پکڑی اوس بعض نے وہ رسی پس ڈرا وہ سونیوالا یعنی اور حضرت نے دیکہا اوسکو یا سنا پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حلال ہی کسی مسلمان کو یہہ کہ ڈراوے کسی مسلمان کو نقل کی یہہ ابوداود نے

وعن ابی الدرداء عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخذ ارضا بجزیتہا فقد استقال ہجرتہ ومن نزع صغار کافر من عنقہ فجعلہ فی عنقہ فقد ولی الاسلام ظہرہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی درداء سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ لیوے زمین ساتہہ جزیہ اوسکے کے پس تحقیق کہ توڑی ہجرت اپنی اور جو کوئی نکالے ذلت کافر کی اوسکی گردن سے اور ڈالے اوسکو اپنی گردن میں پس تحقیق ڈالا اوسنے اسلام کو پیچہے پیٹہہ اپنے کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف جو شخص کہ لیوے زمین الخ یعنی جس شخص نے خریدی زمین خراجی لازم ہوتا ہی اوسکو خراج کہ وہ جزیہ تہا ذمی پر اوسکی زمین میں پس گویا نکلا ہجرت سے کہ تہی طرف اسلام کی اور کافر کی ذلت اپنی گردن میں ڈالی اور جو کوئی نکالے الخ یہہ بیان ہی کلام سابق کا یعنی جو کوئی جزیہ کافر کا اپنے ذمہ لے پس گویا کہ بدل کیا اوسنے اسلام کو ساتہہ کفر کے اسلیے کہ اوسنے بدل کیا عزت اسلام کو ساتہہ ذلت کفر کے اور کہا خطابی نے کہ معنی جزیہ کے یہاں خراج ہیں یعنی مسلمان نے جب خریدی زمین خراجی کافر سے تو خراج نہیں ساقط ہوتا

ہی اور یہی ہی مذہب ابو حنیفہ رح کا ع وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ مِنْهُمْ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مُقِيمٍ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَ قَالَ لَا تَتَرَاءَى نَارَاهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہ کہا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف قبیلہ خثعم کی پس پناہ ڈھونڈھی کئی ایک لوگوں نے اونمیں سے ساتھ نماز پڑھنے کے یعنی تھے وہ مسلمان جب گروہ کو دیکھا جلدی سے سجدہ میں گرے بقصد اظہار علامت اسلام کے پس جلدی کیا گیا اونمیں قتل یعنی مار ڈالا اونکو لشکر نے اور اعتبار نکیا اونکے سجدے کا پس پہونچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس حکم کیا واسطے اونکے ساتھ آدھی دیت کے اور فرمایا میں بیزار ہوں اوس مسلمان سے کہ رہنا اختیار کرے درمیان مشرکوں کے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ کس واسطے آپ بیزار ہیں فرمایا چاہیے کہ نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف حضرت نے پوری دیت کا اونکے لیے حکم نکیا اور آدھی دیت کا کیا بعد علم کے ساتھ اسلام اونکے کی اسلیے کہ اونہوں نے مدد کی اوپر قتل نفس اپنے کے ساتھ رہنے کے کافروں میں جیسے کہ اشارہ کیا اوسپر ساتھ اس قول کے کہ میں بیزار ہوں الخ اور نہ دیکھیں آپس میں آگ دونوں کی یعنی مسلمان اور کافر ایک دوسرے سے اتنی دور رہیں کہ اگر آگ جلائی جاوے تو آگ کافروں کی مسلمانوں کو نظر نہ آوے اور آگ مسلمانوں کی کافروں کو نظر نہ آوے اور اسمیں علت ہی حضرت کے بیزار ہونیکی اون مسلمانوں سے کہ مقیم ہوں درمیان کافروں کے ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ قَيَّدَ الْفَتْكَ لَا يَفْتِكُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ایمان منع کرتا ہی قتل کرنے ناگہان کو نہ قتل کرے ناگہان مومن نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی ایمان منع کرتا ہی صاحب اپنے کو قتل کرنے کسیکے سے ناگہان حال یہہ کہ مومن کو نہ چاہیے کہ قتل کرے کسیکو بے تحقیق حال اوسکی کہ مومن ہی یا کافر اور کافر ذمی بھی عہد و امان میں ہی یہی حکم رکھتا ہی لیکن اگر مفسد غدار ہو کہ درپے ایذا مسلمانوں کی اور فتنہ انگیزی کی ہو یہہ امر آخر ہی جیسے کہ کعب بن اشرف یہودی کو ناگہان مارا اور علاوہ اسکے فعل آنحضرت کا بوحی تھا اسپر قیاس کرنا چاہیے اور ظاہر یہہ ہی کہ اوسکا اور مانند اوسکے کا قتل کرنا پہلی نہی کے تھا قتل ناگہان سے ع ح وَعَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جریر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ بھاگے غلام طرف شرک کے پس حلال ہوا خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف طرف شرک کے یعنی دار الحرب کے اور حلال ہوا خون اوسکا یعنی اوسکے قاتل پر کچھ نہیں آتا کیونکہ سبب محافظت مشرکوں کے اور نزدیک کرنے دار الاسلام کی اور اگر مرتد ہو جاوے باوجود اوسکے بطریق اولی حلال ہوگا خون اوسکا ع وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتَّى مَاتَتْ فَأَبْطَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمَهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے علی رضی سے یہہ کہ ایک عورت یہودیہ برا کہتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب طعن کرتی تھی حضرت میں پس گلا گھونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون اوسکا نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف اسمیں دلیل ہی اسپر کہ ذمی جب کہ گالی دیوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہی عہد ذمہ کو پس حربی ہی حلال الدم جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور نزدیک حنفیہ کے نہیں ٹوٹتا ہی سبب اسکے عہد اوسکا چنانچہ یہہ مسئلہ فقہ کی کتابوں میں بیچ آخر کتاب الجزیہ کے مذکور ہی ع وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبُهُ بِالسَّيْفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی قتل کرنا ساتھ تلوار کے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے

ف اجماع ہی علما کا اسپر کہ کرنا جادو کا حرام ہی اور بہت اختلاف کیا ہی علما نے بیچ مسئلہ جادوگر کے کہا امام شافعی نے کہ قتل کیا جاوے ساحر اگر جادو موجب کفر ہوا اور وہ توبہ نکرے اور امام مالک نے اور بعض علما نے کہا کہ ساحر کافر ہی اور سحر کفر ہی اور سیکھنا اور سکھانا اوسکا بھی کفر ہی اور ساحر قتل کیا جاوے اور طلب توبہ کی نکیجاوے اور برابر ہی کہ سحر کیا مسلمان پر یا ذمی پر اور کہا حنفیہ نے کہ اگر اعتقاد کیا کہ شیطان کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی تو کافر ہی اور اگر اعتقاد کیا کہ سحر محض خیال ہی نہیں کافر ہوتا بلکہ فاسق ہی اور سیکھنا اوسکا حرام اور طحطاوی حاشیہ درمختار میں لکھا ہی کہ سحر تین قسم ہی فرض ہی اور حرام اور جائز پس جب سیکھے سحر واسطے رد ساحر اہل حرب کے

تو وہ فرض ہی لازم ہی سیکھو اوسکو تاکہ تفریق ڈالی میان بیوی میں تو وہ حرام ہی اور اگر سیکھی تاکہ محبت ہو میان بیوی میں تو جائز ہی کذا یحفظ لبعض الفضلاء انتہی اور اعمال قبیحہ
ہی حنبلیوں نے اوسکے کفر میں تو تنقیح میں ذکر کیا ہی اور کتابوں سے نقل کیا ہی کہ نہ قبول کی جاوے توبہ ساحر کی کافر ہوتا ہی ساتھہ سحر اپنے کے اور قتل کیا جاوے سحر کرنیوالا اسلام کا اور سکھانا
اور سیکھنا کہانت اور نجوم اور رمل اور علم شعبدہ کا بہی اور عوض لینا اوس پر حرام ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِيْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی اسامہ بن شریک سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خروج کرے امام پر اس حال میں کہ تفرقہ ڈالے درمیان امت میری کے پس مارو گردن اوسکی نقل کی یہہ نسائی نے ف جو امام پر خروج کرے اول اوسکو منع کیا جاوے اور اگر شبہ رکھتا ہو دور کرے اور پھر اگر نہ باز رہے کار گر نہ ٹہرے مار ڈالے جیسے کہ حضرت علی رض نے ساتھہ خوارج کے کیا تہا وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُذُنِيْ وَرَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَاءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيْدًا وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِيْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّيْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی شریک بن شہاب سے کہ کہا تہا مین آرزو رکھتا یہہ کہ ملاقات کرون مین کسی شخص سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ پوچھون اوس سے حال خارجیون کا یعنی اب جو خارجی پیدا ہوئے ہین آیا خبر دی تہی حضرت نے اونکے احوال سے پس ملا مین ابو برزہ سے بیچ دن عید کے بیچ جماعت کے یاروں اونکے سے پس کہا مینے واسطے اونکے کیا سنا ہی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کرتے خارجیون کا کہا کہ ہان سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کانون سے اور دیکہا مینے حضرت کو ساتھہ آنکہوں اپنی کے کہ لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال پس بانٹا اوسکو اور دیا اون شخصوں کو کہ تھے داہنے طرف حضرت کے اور جو بائین طرف اور نہ دیا اونکو کہ جو پیچھے تہے حضرت کے کچھہ پس کہڑا ہوا ایک شخص پیچھے حضرت کے سے اور کہا اے محمد نہ انصاف کیا تو نے بانٹنے میں وہ شخص تہا کالا منڈی ہوئی بالوں کا اوس پر تہے دو کپڑے سپید پس غصہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ سخت اور فرمایا قسم ہی خدا کی نہ پاؤگے بعد میرے کسی شخص کو کہ وہ بہت انصاف کرنیوالا ہو مجہہ سے پھر فرمایا نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم گویا کہ یہہ شخص وہ نہیں میں سے ہی یعنی اونکی جماعت سے ہی اور اونکی طریقہ پر پڑہینگے قرآن نہیں اترےگا چنبر گردن اونکی سے نکل جاوینگے اسلام سے یعنی کامل اسلام سے بسبب نکل جانیکے اطاعت امام سے جیسے نکل جاتا ہی تیر شکار سے علامت اونکی سر منڈانا ہوگا ہمیشہ رہینگے خروج کرتے یہانتک کہ نکلیگا آخر اونکا مسیح دجال کے ساتہہ پس جسوقت کہ ملو تم اونسے قتل کرو اونکو وہ بدترین ہین آدمیوں اور جانوروں سے نقل کی یہہ نسائی نے

وَعَنْ اَبِيْ غَالِبٍ رَاٰى اَبُوْ اُمَامَةَ رُءُوْسًا مَّنْصُوْبَةً عَلٰى دَرَجِ دِمَشْقَ فَقَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلٰى تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ خَيْرُ قَتْلٰى مَنْ قَتَلُوْهُ ثُمَّ قَرَاَ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ الْاٰيَةَ قِيْلَ لِاَبِيْ اُمَامَةَ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَمْ اَسْمَعْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعًا مَّا حَدَّثْتُكُمُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی غالب سے کہ دیکہی ابو امامہ نے سر یعنی خارجیوں کے نصب کئے گئے یعنی ٹہرے ہوئے یا سولی دی گئے اوپر راہ دمشق کے پس کہا ابو امامہ نے یہہ کتے ہین دوزخ کے بدتر مقتولوں کے نیچے اس آسمان کے بہتر مقتولوں کا وہ ہی کہ جسکو انہوں نے قتل کیا پہر پڑہی یہہ آیت اوس دن کہ سفید ہونگے کتنے مونہہ اور سیاہ ہونگے کتنے مونہہ آخر آیت تک کہا ابو غالب نے ابو امامہ کو کہ تم نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی

یہ کلام تہا ابو امامہ کا اگر نہ سنتا ہوتا مین نے اوسکو مگر ایکبار یا دوبار یا تین بار یہانتک کہ گنا سات بار نہ حدیث کرتا مین تمہارے اوپر روایت کی یہہ حدیث نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن ہے **ف** آخر آیتک کہ یہہ ہے فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون اور لکہا ہی علمانے کہ وہ مرتد تہی اور بعضون نے کہا اہل بدعت تہی اور ابو امامہ سے ہی کہ خارجی تہی اور ایکبار یا دوبار الخ یعنی اگر نہ سنتا مین اوسکو مگر بسبب کثرت نہ حدیث کرتا

کِتَابُ الْحُدُوْدِ

کتاب ہی بیچ بیان حدون کے **ف** حد اصل مین بمعنی منع کی ہی اور بمعنی حائل کے درمیان دو چیزون کے بہی آئی ہی حدود شرعی کو حدود اسلیے کہتے ہین کہ منع کرتی ہین آدمی کو واقع ہونے سے گناہون مین اور حدود اللہ بمعنی محارم کی بہی آئی ہین جیسے کہ اللہ تعالی کی قول مین تلک حدود اللہ فلا تقربوہا اور بمعنی مقدارات شرعی کی بہی آئی ہین جیسے تین طلاقون کا مقرر ہونا اور مانند اوسکی کے جیسے کہ فرمایا تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا اور محارم اور مقدارات مین بہی منع ہی نزدیک ہونے اونکے سے اور تجاوز کرنے اونکی سے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ حد شریعت مین عقوبت ہی کہ تقدیر کی گئی واسطے حق خدا کی تا انکہ قصاص کو حد نہین کہتے مین اسلیے کہ حق بندہ کا ہی اور تعزیر کو بہی بسبب عدم تقدیر و تعین کے حد نہین کہتے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُھُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ وَاْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَبِجَارِیَۃٍ لِّیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَھْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلٰی ابْنِیْ جَلْدَ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبَ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللّٰہِ اَمَّا غَنَمُکَ وَجَارِیَتُکَ فَرَدٌّ عَلَیْکَ وَاَمَّا ابْنُکَ فَعَلَیْہِ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ یَا اُنَیْسُ فَاغْدُ عَلَی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابی ہریرہ اور زید بن خالد سے یہہ کہ تحقیق دو شخص جہگڑتی آئی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ایک نے اون دونون مین سے کہ حکم کر درمیان ہمارے ساتہہ کتاب اللہ کی اور کہا دوسری نے کہ ہان یا رسول اللہ پس حکم کر درمیان ہمارے ساتہہ کتاب اللہ کے اور پروانگی دیجی مجہکو کہ کلام کرون مین کہ صورت قضیہ کی کیا ہی فرمایا کہ کلام کر کہا اوس شخص نے کہ تحقیق بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہان پس زنا کیا اوس کی عورت سے پس خبر دی مجہکو لوگون نے یہہ کہ اوپر بیٹے میری کے سنگسار کرنا ہے پس بدلہ دیا مین اوسکی طرف سے سو بکریان اور ایک لونڈی اپنی یعنی اوسکے سنگسار ہونیکے بدلی یہہ دین پہر تحقیق مینے پوچہا عالمون سے پس خبر دی مجہکو یہہ کہ اوپر بیٹے میری کے سو درے ہین اور برس روز کا نکالدینا یعنی بسبب محصن نہونے اوسکی کے اور سوا اسکے نہین کہ سنگسار کرنا اوسکی عورت پر ہے یعنی اسلیے کہ وہ محصنہ تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی یعنی قبضہ قدرت مین البتہ حکم کرونگا مین درمیان تمہارے ساتہہ کتاب اللہ کے ای پہر بکریان تیری اور لونڈی تیری پس پہر آوینگی تیرے پاس اور بیٹے تیرے پر سو درے ہین اور برس دن کا نکالدینا یعنی بعد ثابت ہونے زنا کے اوسکے اقرار سے یا چار گواہون سے اور خطاب کیا حضرت نے انیس کو کہ ای انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا پس سنگسار کر اوسکو پس اقرار کیا اوس عورت نے پس سنگسار کیا انیس نے اوس عورت کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ساتہہ کتاب اللہ کے مراد کتاب خدا سے حکم خدا ہی اسلیے کہ قرآن مین رجم نہین ہی اور احتمال ہی کہ مراد ساتہہ اوسکی قرآن ہو اور ہو یہہ پہلی منسوخ ہونے آیۃ رجم کے لفظا اور برس روز کا نکالدینا ایک حد ہی امام شافعی کے نزدیک اور چار امامون کے اصل ہی اور ہمارے علما حمل کرتے ہین اس امر کو مصلحت پر اور کہتے ہین کہ نہین ہی برس دن کا نکالدینا بطریق حد کے بلکہ بطریق مصلحت کے کہ اگر مناسب جانے امام سیاست کے لیے تو کرے اور بعضون نے کہا کہ یہہ حکم ابتدا اسلام مین تہا پہر منسوخ ہوا ساتہہ قول اللہ تعالی کے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ اور اقرار کیا الخ ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک اقرار کفایت کرتا ہی حد زنا مین جیسا کہ مذہب شافعی کا ہی اور حنفیہ کہتے ہین کہ چاہیے کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین پس وہ اس حدیث مین مراد اقرار سے وہ اقرار لیتے ہین کہ مقرر و معتبر ہی اسباب زنا اور اور احادیث سے صراحۃ یہی ثابت ہوا ہی کہ ضروری ہونا چار اقرار کا ہے **وعن**

زید بن خالد قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یامر فیمن زنی ولم یحصن جلد مائۃ وتغریب عام رواہ البخاری اور روایت ہی زید بن خالد سے کہ کہا سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم فرماتے تھے بیچ حق اوس شخص کی کہ زنا کیا ہو اور نہ ہو محصن سو دُرّے مارنے کا اور برس دن کو نکالنے کا نقل کی یہہ بخاری نے ف محصن وہ ہی کہ ہو عاقل اور بالغ مسلمان کہ وطی کی ہو ساتھہ نکاح صحیح کے اور دری مار اور شہر بدر اور سنگسار نہ مارے ع وعن عمر قال ان اللہ بعث محمدا بالحق وانزل علیہ الکتاب فکان مما انزل اللہ تعالی ایۃ الرجم رجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجمنا بعدہ والرجم فی کتاب اللہ حق علی من زنی اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البینۃ او کان الحبل او الاعتراف متفق علیہ اور روایت ہی عمر رضی سے کہ کہا تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھہ حق کے اور نازل کی اونپر کتاب پس تھی اوس چیز سے کہ نازل کی اللہ نے آیت رجم کی رجم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہمنے بعد حضرت کے اور رجم بیچ کتاب اللہ کے ثابت ہی اوس شخص پر کہ زنا کرے جسوقت کہ ہو محصن مردوں سے یا عورتوں سے جسوقت کہ ثابت ہو شاہدوں سے یا ہووی حمل یا ہو اقرار نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف رجم کے معنی ہین سنگسار کرنا اور آیت رجم کی اول قرآن مین تھی بعد ازان تلاوۃ اوسکی منسوخ ہوئی اور حکم باقی رہا وہ آیت یہہ ہی الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم اور معنی محصن اوپر کی حدیث کی فائدہ مین معلوم ہو چکی اور یا ہو حمل یعنی بغیر خاوند والی عورت کو اور اقرار اور گواہ ہونیکا حکم ثابت ہی اور حکم حمل کا منسوخ ہی ع ح وعن عبادۃ بن الصامت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذوا عنی خذوا عنی قد جعل اللہ لہن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم رواہ مسلم اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو مجھسے یعنی یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا زانیہ کے کہ تحقیق مقرر کی اللہ نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھہ عورت غیر محصنہ کے سو دری مارنے چاہیین اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصن عورت سے سو کوڑے مارنے چاہیین اور سنگسار کرنا نقل کی یہہ مسلم نے ف مقرر کی اللہ نے راہ بیچ حق محصن اور غیر محصن کے اور یہہ بیان ہی اس آیت کا ہی واللاتی یاتین الفاحشۃ او یجعل اللہ لہن سبیلا تک اور کہا اور پیشتر ازیں کہ یہہ فرمایا حضرت نے اوسوقت کہ مشروع ہوئی حد زانی اور زانیہ کے لیے اور راہ سے مراد یہان حد ہی اسلیے کہ حد اوسوقت نہین تھی مشروع اور تھا حکم اونمین جو کچھہ کہ ذکر کیا گیا کتاب اللہ مین واللاتی یاتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا حاصل یہہ کہ اللہ جل شانہ نے اوس آیت مین فرمایا تھا کہ زنا والی عورتون کو بعد گذرنے گواہون کے گھر مین قید رکھو یہانتک کہ مرین یا اللہ اونکے لیے کچھہ راہ یعنی حد مقرر فرماوے پس حضرت نے اوس حدیث مین فرمایا کہ اللہ تعالی نے یہہ راہ یعنی حد اونکے لیے مقرر فرمائی ہی جو کہ بیان کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محصن کو سو درے بھی مارے اور سنگسار بھی کرے اسپر عمل کیا ہی علما ظواہر نے اور بعضے صحابہ اور تابعین نے اور جمہور اسپر ہین کہ دری مارنے منسوخ ہین اوس سے کہ اوپر سنگساری ہی اسلیے کہ حضرت نے ماعز کو سنگسار کیا اور درے مارنیکا حکم نکیا اور یہی حکم بیچ حدیث عورۃ غامدیہ کی کہ آگے آوے گی اور بیچ حدیث انیس کی کہ گذری ع ح وعن عبد اللہ بن عمر ان الیہود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا منہم وامراۃ زنیا فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی التوریۃ فی شان الرجم قالوا نفضحہم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام کذبتم ان فیہا الرجم فاتوا بالتوریۃ فنشروہا فوضع احدہم یدہ علی ایۃ الرجم فقرا ما قبلہا وما بعدہا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع یدک فرفع فاذا فیہا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیہا ایۃ الرجم فامر بہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما وفی روایۃ قال ارفع یدک فرفع فاذا ایۃ الرجم تلوح فقال یا محمد ان فیہا ایۃ الرجم ولکنا نتکاتمہ بیننا فامر بہما فرجما متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے یہہ کہ یہودی یعنی ایک جماعت اونمین سے آئی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ذکر کیا اونہون نے روبرو حضرت کے

تھے کہ ایک مرد نے اونمین سے اور ایک عورت نے زنا کیا یعنی اور تھے وہ دونون محصن پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم توریت مین حکم
متعلق رجم کی کہا یہود نے ہم فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنیوالونکو اور درے مارے جاتے ہین وہ کہا عبداللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم تحقیق توریۃ مین بھی حکم رجم ہے پس
لاؤ توریۃ پس کہولا اوسکو اور رکھدیا ایک نے اونمین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیۃ پر یعنی چھپالیا ہاتھ سے کے نیچے اور پڑھ گیا اوسکے پہلی سو اور اوسکی پیچھے سے پس کہا عبداللہ بن
سلام نے اوٹھا ہاتھ اپنا پھر اوٹھایا ہاتھ پس ناگہان اوسمین تھی آیۃ رجم کی پس کہا یہود نے کہ سچ کہا عبداللہ نے ای محمد اسمین ہے آیۃ رجم کی پس حکم فرمایا اون دونون کی
سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس سنگسار کیے گئے دونون اور ایک روایت مین ہے کہ کہا عبداللہ نے اوٹھا لے ہاتھ اپنا پس اوٹھالیا ہاتھ اپنا پس ناگہان آیۃ رجم کی ظاہر
تھی پھر کہا ہاتھ رکھنے والے نے ای محمد تحقیق توریۃ مین ہے آیۃ رجم کی ولیکن ہم چھپاتے ہین اوسکو آپسمین پس حکم فرمایا حضرت نے اون دونونکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار
کیے گئے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف فضیحت کرتے ہین ہم الخ یعنی نہین پاتے ہین ہم توریۃ مین حکم رجم کا بلکہ پاتے ہین ہم یہہ کہ فضیحت کرین اونکو یعنی تعزیر دین
اونکو اور درے ماری جاوین اور عبداللہ بن سلام علماء یہود سے تھے مسلمان ہو گئے تھے اور ایک روایت مین ہے کہ ہاتھ رکھنے والا آیۃ رجم پر عبداللہ بن صوریا
یہودی تہا اور اگر کوئی کہے رجم مین محصن ہونا شرط ہے اور محصن ہونے مین اسلام شرط ہے پس آنحضرت نے یہود کو کہ مسلمان نہ تھے کیون حکم رجم کا کیا جواب
اسکا یہہ ہے کہ یہہ رجم یہود کا ساتھ حکم توریۃ کے تھا اور محصن ہونا اونکے دین مین شرط نہ تھا اور آنحضرت عمل کرتے تھے توریۃ پر پہلی اوترنے حکم قرآن کے اور جب نازل
ہوا حکم قرآن کا منسوخ ہوا حکم توریۃ کا اور امام شافعی نے اور ایک روایت مین ابو یوسف نے بھی اسپر عمل کیا ہے کہ نہ شرط ہونی اسلام کی محصن ہونی مین اور اگر کہا جاوے کہ
حضرت نے کیونکر سنگسار کیا اونکو کہنے یہود کے سے اسلیے کہ نہین اعتبار ہے اونکی گواہی کا کہتے ہین ہم کہ ظاہر یہہ ہے کہ اون دونون نے اقرار کیا ہوگا زنا کا یا گواہی ہوئی
اوسکی چار مسلمانون نے ع ح وعن ابی هریرة قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل وهو فی المسجد فناداه یا رسول الله انی زنیت
فاعرض عنه النبی صلی الله علیه وسلم فتنحی لشق وجهه الذی اعرض قبله فقال انی زنیت فاعرض عنه فلما شهد اربع
شهادات دعاه النبی صلی الله علیه وسلم فقال ابک جنون قال لا فقال احصنت قال نعم یا رسول الله قال اذهبوا به فارجموه قال
ابن شهاب فاخبرنی من سمع جابر بن عبد الله یقول فرجمناه بالمدینة فلما اذلقته الحجارة هرب حتی ادرکناه بالحرة فرجمناه
حتی مات متفق علیه وفی روایة للبخاری عن جابر بعد قوله قال نعم فامر به فرجم بالمصلی فلما اذلقته الحجارة فر فادرک فرجم
حتی مات فقال له النبی صلی الله علیه وسلم خیرا وصلی علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
شخص اسحال مین کہ وہ تھے مسجد مین پس پکارا حضرت کو یا رسول اللہ تحقیق مینے زنا کیا پس موںہہ پھیرلیا اوس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس آیا وہ
طرف اوس جانب موںہہ آنحضرت صلعم کی کہ موںہہ پھیرا اوس جانب یعنی جدہر حضرت نے موںہہ پھیرا تہا اودہر جا کھڑا رہا سامنے چہرے مبارک حضرت کے اور
کہا کہ تحقیق مینے زنا کیا پھر موںہہ پھیر لیا حضرت صلعم نے اوس سے پس جب اقرار کیا اوسنے چار بار بلایا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ کیا
تجکو سودا ہی کہا کہ نہین پس فرمایا کہ کیا محصن ہی تو کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا لیجاؤ اوسکو اور سنگسار کرو اسکو کہا ابن شہاب نے پس خبر دی مجکو اوس
شخص نے کہ سنا تہا جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے پس سنگسار کیا ہمنے اوسکو مدینہ مین پس جبکہ پہنچی اوسکو تھر بہاگا یہانتک کہ پایا ہمنے اوسکو سنگستان مین پس سنگسار کیا ہمنے
اوسکو یہانتک کہ مر گیا نقل کی یہہ بخاری و مسلم نے اور بیچ ایک روایت بخاری کے جابر سے بعد قول اوسکی کے کہا کہ ہان یعنی آیا ہی پس حکم کیا حضرت نے اوسکی سنگسار
کرنیکا پس سنگسار کیا گیا عیدگاہ مین پس جب پہنچے اوسکو تھر بہاگا پھر پایا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ مر گیا پس فرمائی واسطے اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھلائی یعنی
ثنا کی اوسپر بعد مرنے اوسکے اور نماز پڑہی اوسپر اور یا دعا کی واسطے اوسکے ف اقرار کیا چار بار یعنی چار مجلسون مین شرط غائب ہونے اوسکی کی ہر بار مین اور دلیل پکڑی
ہے ابو حنیفہ رحمہ نے ساتھ آنے اوسکے کے چارون طرف سے اوسپر کہ شرط ہے یہہ کہ اقرار کرے چار بار چار مجلسون مین اور کہا مجکو سودا ہے کہ افشا گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل کے

باعث ہوتا ہی توبہ کرنی چاہیی اور کہا نووی نی کہ یہہ حضرت نی فرمایا واسطی تحقیق کرنی حال وسکی کہ اسلیی کہ عادت ہی کہ انسان نہیں اصرار کرتا اوپر اقرار کی جو سبب ہو
باعث ہوا وسکی ہلاکت کی باوجود اسکی کہ راہ بھی ہی طرف ساقط کرنی گناہ کی ساتھہ توبہ کی اور یہہ مبالغہ ہی بیچ تحقیق حال مسلمان کی اور بچانی جان وسکی کی اور اسمین اشارہ ہی
طرف اوسکی کہ اقرار مجنون کا باطل ہی اور حدود نہین جاری ہوتین اوپر اوسکی اور کہا محشی نی تو آخر کہا نووی نی کہ اسمین اشارہ ہی اوسپر کہ امام پر ہی یہہ کہ پوچھی اوسکی شرب وار جم کو یعنی منہہ
وغیرہ سونگہی تاکہ ثابت ہو ساتھہ اقرار کی یا گواہون کی اور اسمین کنایہ ہی ساتھہ عفو کی بیچ حد زنا کی جبکہ رجوع کری اقرار سی اور بہاگا کہا ابن ہمام نی کہ مارا جاوی مرد کو تمام
حدود مین اور تعزیر مین کہڑا کر کی لٹا کر اور مارا جاوی عورت کو بٹہا کر اور اگر عورت کی لیی گڑہا کہودا جاوی سنگسار کرنی مین تو جائز ہی ستر او سمین زیادہ ہی وسکی لیی جیسی کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی بہی غامدیہ کی لیی کہدوا دیا تہا اور مایا ہمنی اوسکو سنگسار مین الخ پس جبکہ بہاگی کوئی سنگسار کرنی مین پس اگر ہو اقرار کرنیوالا زنا کا تو نہ پیچہا کیا جاوی
اوسکا اور چہوڑ دیا جاوی اور اگر گواہی دی گئی تہی اوسپر زنا کی تو پیچہا کیا جاوی اور سنگسار کیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی اسلیی کہ بہاگنا اوسکا ظاہر رجوع ہی اور رجوع کرنا اوسکا
عمل کرتا ہی اوسکی اقرار مین نہ بیچ رجوع گواہون کی اور کہا نووی نی کہ لکہا ہی علمائی کہ مراد ساتھہ مصلے کی جگہہ نماز جنازہ کی ہی اور موید ہی اسکی ایک روایت کہ
اور کہا بخاری وغیرہ نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جگہہ نماز جنازون اور عیدون کی جب مقرر کیجاوی مسجد نہین ثابت ہوتا اوسکی لیی حکم مسجد کا اسلیی کہ اگر اوسکو بہی حکم
مسجد کا دیا جاتا تو سنگسار کیا جاتا اوسمین واسطی آلودہ ہونی اوسکی خون سی اور کہا ابن ہمام نی کہ نہ قائم کیجاوی حد اور تعزیر مسجد مین ساتھہ اجماع ہی فقہا کا بسبب حدیث کی اوپر علیہ
السلام قال جنبوا مساجدکم صبیانکم ومجانینکم ورفع اصواتکم وشرائکم وبیعکم واقامۃ حدودکم وجمروہا فی جمعکم وضعوا علی ابوابہا المطاہر ح ع **وَعَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اَتٰى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ غَمَزْتَ اَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنِكْتَهَا
لَا يُكْنِيْ قَالَ نَعَمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ اَمَرَ بِرَجْمِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا جبکہ آیا ماعز بن مالک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی مسجد
مین اور کہا کہ زنا کیا ہی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی اوسکی شاید کہ تونی بوسہ لیا ہو یا ہاتہہ لگایا ہو یا دیکہا ہو یعنی مقدمات زنا مین سی کچہہ کیا ہو اور اوسکو زنا
کہتا ہو کہا کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا کیا جماع کیا تو نی اوس سی کنایہ نہین کی یعنی راوی نی کہا کہ صریحا پوچہا حضرت نی کہ جماع کیا تو نی کنایہ نہین کیا کہا ماعز نی کہ ہان جماع
کیا مینی پس اوسوقت حضرت نی حکم فرمایا اوسکی سنگسار کرنیکا نقل کی یہہ بخاری نی **وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ قَالَ مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ اَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ
فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ
قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِيْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِيْ فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوْبِيْ
اِلَيْهِ فَقَالَتْ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِيْ كَمَا رَدَّدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِيْ مَا فِيْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا
رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ
لَهٗ مَنْ يُرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَيَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ فَرَجَمَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ قَالَ لَهَا اذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ فَلَمَّا
وَلَدَتْ قَالَ اذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ
فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا
فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا خَالِدُ

والذي نفسي بيده لقد تابت توبة لو تابها صاحب مكس لغفر له ثم أمرها فصلى عليها ودفنت رواه مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا آیا ماعز بن مالک پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو یعنی ہو وے سبب پاک کرنے میرے کے گناہ سے سبب جاری کرنے حد کے مجھ پر فرمایا وای ہے تجھکو پھر جا یعنی اس مقام سے یا اس کلام سے اور استغفار کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اوسکے یعنی ساتھ دل کے کہا راوی نے کہ پھر اور گیا وہ تھوڑی سی دور اور کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اوسکے یعنی وای تجھکو آخر تک یہانتک کہ جب ہوئی چوتھی بار یعنی اور کہا اوسنے پاک کر مجھکو فرمایا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کس چیز کے اور کس سبب سے پاک کروں میں تجھکو کہا کہ زنا سے یعنی زنا کے گناہ سے سبب رجم کرنے حد کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ کیا اسکو جنون ہے پس خبر دی گئی حضرت یعنی صحابہ نے خبر دی حضرت کو کہ نہیں اسکو جنون پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا پی ہے اسنے شراب پس کھڑا ہوا ایک شخص اور سونگھی اوسنے بو اوسکے موہنہ کی یعنی تاکہ معلوم ہو کہ اوسنے شراب پی ہے یا نہیں پس نہ پائی اوس سے بو شراب کی پھر فرمایا حضرت نے کہ کیا زنا کیا ہے تو نے کہا کہ ہاں پس حکم کیا حضرت نے اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا پس دیر تک کی لوگوں نے دو روز یا تین روز یعنی دو تین روز گذر گئے اوسکے سنگسار کرنے پر اور کچھہ مذکور نہوا اوسکا پھر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ استغفار کرو تم واسطے ماعز بن مالک کے یعنی طلب کرو اوسکے لئے زبان سے مغفرت اور ترقی درجات کی تحقیق توبہ کی ماعز نے ایسی توبہ کہ اگر تقسیم کیجاوے ثواب اوسکا درمیان ایک امت کے البتہ کفایت کرے اونکو پھر آئی حضرت کے پاس ایک عورت قبیلہ غامد سے کہ وہ قبیلہ ازد سے ہے یعنی ازد ایک بڑا قبیلہ ہے پس کہا یا رسول اللہ پاک کر مجھکو پس فرمایا وای ہے تجھکو پھر جا پس استغفار کر اللہ سے اور رجوع کر طرف اوسکی پس کہا اوس عورت نے کہ چاہتی ہو تم یہہ کہ پھیر دو مجھکو جیسا کہ پھیر دیا تھا ماعز بن مالک کو یعنی اول مرتبہ میں تحقیق وہ حاملہ ہے زنا سے یعنی میں حاملہ ہوں زنا سے انکار نہیں کر سکتی بعد اقرار کی بسبب ظہور حمل کے بخلاف ماعز کی پس فرمایا حضرت نے کہ تو یعنی تو حاملہ ہے یا یہہ ایک طرح کا ظاہر کرنا تفاؤل کا اور پھیرنا اوسکا ہے وصل اقرار سے کہا اوسنے ہاں فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے یہانتک یعنی صبر کر یہانتک کہ جنے تو اوس چیز کو کہ تیرے پیٹ میں ہے کہا راوی نے پس ذمہ لیا اوسکی خبر گیری کا ایک شخص نے انصار میں سے یعنی اوسکی جنے تک کا یہانتک کہ جنی پھر آیا وہ شخص یعنی بعد ایک مدت کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جنی ہے غامدیہ یعنی وہ عورت کہ قوم بنو غامد سے ہے پس فرمایا حضرت نے ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم اوسکو اور چھوڑ دیں اوسکے بچے کو چھوٹا کہ نہیں واسطے اوسکے وہ شخص کہ دودہ پلاوے اوسکو یعنی اگر اوسکو ابھی سنگسار کریں تو بچہ اوسکا چھوٹا ہے اور کوئی خبر گیران اوسکا ہے نہیں ہلاک ہو جاویگا پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ میری طرف ہے دودہ پلانا اوس لڑکے کا اے نبی اللہ کے کہا راوی نے پس سنگسار کیا حضرت نے اوسکو یعنی حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کی گئی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے اوس عورت کو جا تو یہانتک کہ جنے تو پھر جب جنی فرمایا حضرت نے کہ جا پس دودہ پلا اوسکو یہانتک کہ دودہ چھڑا دے تو اوسکا پس جب دودہ چھڑایا اوسکا لائی حضرت کے پاس لڑکے کو اس حال میں کہ اوسکے ہاتھہ میں تہا ٹکڑا روٹی کا اور کہا یہہ لڑکا ہے اے نبی اللہ کے تحقیق دودہ چھڑایا میں نے اوسکا اور تحقیق کھانے لگا ہے کھانا پس سپرد کیا حضرت نے اوس لڑکے کو طرف ایک شخص کے مسلمانوں میں سے پس حکم کیا حضرت نے واسطے اوسکے گڑھا کہودا جاوے پس کہودا گیا واسطے اوسکے گڑھا اوسکے سینہ تک اور حکم کیا لوگوں کو اوسکے سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا اوسکو پس متوجہ ہوئے خالد بن ولید ساتھ ایک پتھر کے پھینکا پتھر اوسکے سر پر پس چھینٹ پڑی خون کی خالد کے موہنہ پر پس برا کہا خالد نے اوسکو پس سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنا خالد کا یعنی وہ بخشی گئی برا نہ کہہ اوسکو پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھہ میں ہے تحقیق توبہ کی اوس عورت نے ایسی توبہ کہ اگر توبہ کرے اسطرح کی توبہ محصول لینے والا تو بخشش کیجاوے اوسکی پس حکم کیا حضرت نے یعنی لوگوں کو اوسکی اور نماز پڑہی اوسکی پس نماز پڑہی گئی اوسپر اور دفن کی گئی اور نقل کی مسلم نے ف قولہ تابت توبۃ الخ یعنی توبہ کی کہ لازم کرتی ہے ایسی مغفرت اور رحمت کو کہ واسطے ایک جماعت کثیر کو کفایت کرے اور توبہ کہا اسلئے کہ حاصل ہوتی ہے اوس سے طہارت گناہوں سے جیسے کہ حاصل ہوتی ہے طہارت سبب توبہ کے اور یہانتک کہ جنے تو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حاملہ پر حد نہ قائم کیجاوے جبتک نہ جنے تاکہ نہ لازم آوے ہلاک کرنا بیگناہ کا اور ابھی نہیں سنگسار کرینگے ہم الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولد زنا مستحق ہے ہلاک کا نہیں اسلئے کہ وہ اسمیں بیگناہ ہے اور یہ دودہ چھڑایا میں نے الخ اس سے

یہہ معلوم ہوا کہ عاملہ کے سنگسار کرنے میں تاخیر کیجاوے یہانتک کہ بچہ پیدا ہو اور بعد اوسکے جب تک کہ کوئی پرورش کرنیوالا اوسکا نہ پایا جاوے اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ کا اور کہا نووی نے کہ روایت دوسری مخالف ہے پہلی روایت کے اسلیے کہ دوسری صریح معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کیا اوسکا بعد چھٹنے دودہ کے اور کہا ہے لگتا ہو کہ روٹی کے اور پہلی روایت سے ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ سنگسار کیا اوسکا بعد جننے کے تھا پس واجب ہوئی تاویل پہلی روایت کے واسطے صراحۃ دوسری روایت کے تاکہ دونون متفق ہو جاویں اسلیے کہ دونون میں ایک ہی قضیہ ہے اور دونون روایتین صحیح ہیں پس تاویل یہہ ہے کہ پہلی روایت میں جو ہے کہ کہرا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا کہ طرف میرے ہے دودہ پلانا اوسکا کہا اوسنے یہہ بعد دودہ چھوڑانے کے ارادہ کیا دودہ پلانے سے متکفل ہونا اور پرورش کرنا بچہ کا اور دودہ پلانا کہا اوسکو مجازا اور محصول اسکی وہ الاخر ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہہ جو چوکیون نے محصول لیتے ہین یہہ بڑا گناہ ہے سبب مال لینے لوگونکے از راہ ظلم کے اور لفظ صلے نزدیک تمام راویون مسلم کے ساتھہ زبر صاد اور لام کے ہے یعنی ساتھہ صیغہ معروف کے اور یہہ روایت دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت نے آپ نماز پڑہی اوسکی اور نزدیک طبری کی اور بیچ روایت ابن ابی شیبہ اور ابی داود کی ساتھہ پیش صاد اور زیر لام کے ہے یعنی ساتھہ صیغہ مجہول کے یعنی نماز پڑہی اسپر لوگون نے اور حضرت نے نہین پڑہی اور بیچ ایک روایت کی ابی داود کی صریح آیا ہے کہ لم یصل علیہا یعنی نہ نماز پڑہی حضرت نے بلکہ حکم کیا لوگونکو کہ پڑہیں اور اسی سبب سے اختلاف کیا ہے ائمہ نے بیچ نماز پڑہنے کے اوسپر کہ سنگسار کیا گیا پس مکروہ جانا اوسکو امام مالک نے اور کہا امام احمد نے کہ نہ پڑہین امام اور اہل فضل اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوسپر کہ اہل لا الہ الا اللہ ہین اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی ایسا ہی آیا ہے اور کہا قاضی عیاض نے کہ لفظ صلے ساتھہ زبر صاد اور لام کے ہے نزدیک تمام راویون صحیح مسلم کی اور نزدیک طبری کی ساتھہ پیش صاد کی اور اسیطرح ابن ابی شیبہ اور ابی داود نے روایت کیا ہے اور اسیطرح نقل کیا ہے نووی نے پس لائق یہہ ہے کہ ٹہرایا جاوے لفظ ساتھہ صیغہ معروف کے اصل اور یہہ مراد ساتھہ قول اوسکی کہ امر بہا یہہ ہے کہ حکم کیا ساتھہ تجہیز اوسکی کے یعنی نہلانے اور حاضر کرنے اوسکے کے اور تائید ہوتی ہے اسکی ساتھہ روایت مسلم کی بیچ روایت عمران کے کہ امر بہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجمت ثم صلی علیہا فقال له عمر تصلی علیہا یا نبی اللہ وقد زنت اور روایت صریح ہے اسمین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی اوسپر اور ابو داود کی روایت میں ہے ثم امرہم ان یصلوا علیہا اور یہہ روایت نہین منافی ہے پہلی روایت کی پس حمل کیجاوے اور جمع کیجاوے درمیان دونون کے کہا قاضی عیاض نے کہ نہ ذکر کیا مسلم نے نماز پڑہنا آنحضرت کا ماعز پر اور بخاری نے ذکر کیا ہے اوسکو انتہی اور نہین شک کہ اثبات مقدم ہے نفی پر اور مولوی صاحب مترجم مشکوۃ کی جب دیکہا کہ روایات مختلف ہین اسمین کہ حضرت نے نماز پڑہی اوس عورت پر یا نہین پس اختیار کیا ضبط کرنا لفظ صلی کا ساتھہ صیغہ مجہول کے تاکہ مشتمل ہو دونون احتمالون کو لیکن جو معنی کہ موہم ہے اس دلیل ہے متابعۃ جمہور کی اور موافقہ نقل مشہور کی اور اسحدیث میں دلیل ہے اسپر کہ حد دور کرتی ہے اوس گناہ کو کہ جسکے سبب سے حد لگتی ہے ح ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جس وقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسکو پہر اگر زنا کرے پہر مارے اوسکو حد اور نہ عار دلاوے پہر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اوسکو اگرچہ بدلے بالون کی رسی کے ہی ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف مارے اوسکو حد یعنی پچاس درے کہ لونڈی غلام کی حد آدہی ہے بہ نسبت آزاد کے اور لونڈی غلام پر سنگساری نہین ہے اور دلیل پکڑی ہے امام شافعی نے ساتھہ اسحدیث کے اسپر کہ مالک کو پہونچتا ہے کہ حد قائم کرے اپنے غلام لونڈی پر اور ہمارے علما کے نزدیک یہہ جائز نہین اور اونہون نے حمل کیا ہے فلیجلدہا کو مالک سبب ہونے واسطے ہوا اوسکی حد کا کہ حاکم کے پاس لیجاوے تاوہ حد مارے اور نہ عار دلاوے یعنی بعد حد مارنے کی عار نہ دلاوے اوسکو اسلیے کہ حد کفارہ اوسکی گناہ کی ہے یا مراد ہے یہہ کہ عار دلاوے اور یہہ حکم خاص لونڈی ہی کو نہین آزاد کا بھی یہی حکم ہے ولیکن چونکہ لونڈیان محل تعییر و سرزنش کی ہین خاص اوسکو ذکر کیا اور یہہ وا اوسکا یعنی بعد قائم کرنے حد کی یا پہلے اوسکی اور یہہ ظاہر ہے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ ترک کرنے ہمنشینی اہل فسق کی اور اہل معاصی کی

اصلاح کی اور کہا گیا مستحب ہے اور کہا اہل ظاہر نے کہ واجب ہے ع م وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَقِيمُوا عَلَى أَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ أَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ فَإِنَّ أَمَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَجْلِدَهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيتُ إِنْ أَنَا جَلَدْتُهَا أَنْ أَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ دَعْهَا حَتَّى يَنْقَطِعَ دَمُهَا ثُمَّ أَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ وَأَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ اور روایت ہی علی رضی سے کہا اے لوگون یعنی اے مومنون جاری کرو اپنی غلام لونڈیون پر حد یعنی اگر زنا کریں تو پچاس درے مارو خواہ وہ محصن ہو اون میں سے یعنی بیاہ ہوا ہو اور خواہ وہ کہ نہ محصن ہو پس تحقیق ایک لونڈی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے زنا کیا تھا پس فرمایا مجکو یہہ کہ مارون میں حد اوسکو پس ناگہان وہ قریب جننے کی ہوئی تھی پس ڈری میں کہ اگر مارتا ہون اوسکو پچاس درے تو مر جاتی تھی وہ اوس سے پہر ذکر کیا مینے یہہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ اچھا کیا تو نے نقل کی یہہ مسلم نے اور بیچ روایت ابی داود کی یہہ ہی کہ فرمایا حضرت نے چھوڑ دے اوسکو یہانتک کہ موقوف ہو خون اوسکا پہر جاری کر اوسپر حد اور جاری کیا کرو حدیں اپنی بردون پر فائدہ حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ مارنا درون کا تاخیر کیا جاوے نفاس والی عورت سے یہانتک کہ نکلے وہ نفاس سے اسلیے کہ نفاس ایک طرح کا مرض ہی پس تاخیر کیجاوے اچھی ہونے تک کہا ابن ہمام نے کہ اگر زنا کرے مریض اور حد اوسکی رجم ہو تو رجم کیا جاوے [illegible] اور اگر ہو حد اوسکی درے مارنا [illegible] یہانتک کہ اچھا ہو پس اگر ہو ایسی بیماری کہ نہ امید ہو اچھا ہونے کی اوسکی یا ہو نحیف ضعیف الخلقت تو نزدیک ہمارے اور نزدیک شافعی کے مارا جاوے ساتھ ٹہنی کہجور کی کہ اوسمیں سو ٹہنیاں چہوٹی ہون پس مارے اوسکو ایک بار اور ضرور ہی پہونچنا ہر ٹہنی کا اوسکے بدن پر اور اسی لیے کہا گیا ہی کہ ضروری ہی [illegible] کہ ہو ٹہنی پہیلی ہوئی اور واسطے خوف تلف کے نہ قائم کیجاوے حد بہت جاڑے میں اور بہت گرمی میں بلکہ تاخیر دیجاوے زمانہ اعتدال تک ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنْ شِقِّهِ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَفِي رِوَايَةٍ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللهُ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا آیا ماعز اسلمی پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا کہ تحقیق اوسنے یعنی مینے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا دوسری جانب سے یعنی بعد غائب ہونے کے مجلس سے اور کہا کہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس مونہہ پہیر لیا حضرت نے اوس سے پہر آیا اور طرف سے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق اوس شخص نے زنا کیا پس حکم کیا حضرت نے اوسکی سنگسار کرنیکا چوتھی بار میں پس نکالا گیا وہ طرف سنگستان مدینہ کی پس مارا گیا ساتھ پتھرون کے پس جبکہ پائی اوسنے ایذا پتھرونکی لگنے کی بہاگا دوڑتا ہوا یہانتک کہ گذرا ایک شخص پر کہ تہا پاس اوسکی کلا اونٹ کا پس مارا اوسکو ساتھ اوس کلے کی اور مارا اوسکو لوگون نے یعنی اور چیزون سے یہانتک کہ مر گیا پس ذکر کیا صحابہ نے یہہ روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ تحقیق وہ بہاگا جسوقت کہ پائی اوسنے ایذا پتھرون کے لگنے کی اور ایذا موت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اوسکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں ہی کہ کیون نہ چھوڑ دیا تمنے اوسکو شاید کہ وہ توبہ کرتا اور قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی ف توبہ کرتا الخ یعنی رجوع کرتا وہ فعل اپنے سے پس رجوع کرتا اللہ اوسپر ساتھ قبول کی توبہ اوسکی کے اور اسمیں دلیل ہی اسپر کہ اقرار کرنیوالا زنا کا اپنے نفس پر اگر کہے کہ نہیں زنا کیا میں نے یا جہوٹ بولا میں یا رجوع کی میں نے ساقط ہو جاتی ہی اوس سے حد پس اگر رجوع کرے حد قائم کرنیکی درمیان میں تو ساقط ہو جاوے باقی اور بعضون نے کہا کہ نہیں ساقط ہوتی حد ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي

عَلَيْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قَدْ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کیا سچ ہے وہ چیز کہ پہنچی ہے مجھکو تیری طرف سے کہا ماعز نے کیا چیز پہنچی ہے آپکو میری طرف سے فرمایا کہ پہونچی ہے مجھکو کہ تو نے زنا کیا ہے فلانی کی لونڈی سے کہا کہ ہاں پس اقرار کیا اوسنے چار بار یعنی چار مجلس میں پس حکم کیا اوسکی سنگسار کرنیکا پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے

ف اس فصل میں اعتراض ہی صاحب مصابیح پر کہ یہ حدیث کو پہلے فصل میں لانا چاہیے تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا حال زنا کرنا ماعز کا پھر اقرار کروایا اوسی سے اور اور حدیثیں دلالت کرتی ہیں اسکی خلاف پر جواب یہ کہ اس حدیث میں اختصار کیا راوی نے اور اصل حکم روایت کی بغیر ذکر کرنی قصہ کی اور شاید کہ آنحضرت نے اقرار کروایا ماعز سے بعد خبر زنا اوسکی کی بعد ازاں اعراض کیا اور وہ منہ پھیرا جیسے کہ احادیث میں تفصیل سے مذکور ہے پس نہیں منافات ہے وَعَنْ

يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَاعِزًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَقَالَ لِهَزَّالٍ لَوْ سَتَرْتَهُ بِثَوْبِكَ كَانَ خَيْرًا لَكَ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ إِنَّ هَزَّالًا أَمَرَ مَاعِزًا أَنْ يَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُخْبِرَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت

ہے یزید بن نعیم سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ ماعز آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا روبرو حضرت کی چار بار یعنی زنا کا چار مجلسوں میں پس حکم فرمایا حضرت نے ساتھ سنگسار کرنی اوسکے یعنی پس سنگسار کیا گیا اور فرمایا حضرت نے ہزال کو کہ اگر ڈھانکتا تو ماعز کو ساتھ کپڑے اپنی کی یعنی ظاہر نکرتا قضیہ زنا اوسکی کا تو ہوتا بہتر تیرے لیے کہا ابن منکدر نے کہ تابعی ہی اور راوی اس حدیث کا ہے تحقیق ہزال نے کہا تھا ماعز سے یہ کہ حاضر ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور خبر کر اونکو حقیقت حال کی نقل کی یہ ابو داود نے ف ہزال کی ایک لونڈی تھی فاطمہ نامی کہ آزاد کیا تھا اوسکو پس صحبت کی ماعز نے اوس سے پس مطلع ہوا او سپر ہزال اور اشارہ کیا ماعز کو ساتھ جانیکی حضرت کی پاس اور اقرار کرنیکے ساتھ زنا کی پس حضرت نے ہزال کو فرمایا کہ اگر ڈھانکتا تو اچھا تھا وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے یعنی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معاف اور محو کرو تم یعنی معاف کریں بعض تمہارا بعضی سے حدود کو درمیان اپنے یعنی پہلے اسکی کہ پونچے مجھ تک پس جو خبر کہ پونچی مجھکو حدوں سے اور ثابت ہوئی پس تحقیق واجب یعنی فرض ہوا قائم کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے ف عفو کرو اتم یہ خطاب ہی غیر امیر کو یعنی چاہیے کہ حدود یعنی موجبات حدود کو عفو کرو اور حاکم کی پاس نہ لیجاو قضیہ اوسکا اور جب حاکم کی پاس پونچی تو اوسکو عفو کرنا جائز نہیں چاہیے کہ فرمایا کہ جو خبر پونچی مجھکو الخ اور اسمیں دلیل ہے اوسپر کہ امام کو نہیں جائز عفو کرنا اللہ کی حدود کا جبکہ پونچی اور طرف حاکم کی اور مطلق ہونا اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اوسپر کہ نہیں چاہیے مالک کو یہ کہ جاری کرے حد اپنی مملوک پر بالکل اور اوسکا طرف حاکم کی لیجاوے اور معاف کرو اوسے اسلیے کہ یہ اصل ہے اس امر کی تحت میں اور یہ مستحب ہے لیکن ہے حنفی وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ

إِلَّا الْحُدُودَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاف کرو خطا میں عزت والوں کی اونکی مگر حدیں نقل کی یہ ابو داود نے ف یعنی جو کہ کرتا کہاں گناہ میں گرفتار ہوجاوے تو معاف کرو اوسکو اور ظاہر میں سو اگر وہ فعلہ خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ بندوں کی لیکن حدود شرع یعنی جو چیزیں کہ باعث حدود ہوں خواہ حقوق اللہ کی ہوں خواہ حقوق بندوں کی انمیں درگذر کرنا نہ چاہیے اور یہ خطاب حاکموں کو ہی اور بعضوں نے کہا کہ یہ اوروں کو بھی امر استحباب کیلیے ہے وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْرَءُوا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ

مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَقَالَ قَدْ رُوِيَ عَنْهَا وَلَمْ يُرْفَعْ وَهُوَ أَصَحُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفع کرو حدود کو مسلمانوں سے جہانتک ہوسکے پس اگر ہووے واسطے مسلمان کی جگہ خلاصی کی یعنی پناہ اوسکی پس تحقیق امام خطا کرنا اوسکا معاف کرنی میں بہتر ہے خطا کرنی اوسکی سزا دینے میں نقل کی

ترمذی نے اور کہا کہ محمد بن اسمٰعیل [illegible] کہتے ہیں یہ حدیث عائشہ سے کہ یہ قول و [illegible] اوسی سے مرفوع کی گئی ہی آنحضرت تک اور وہی صحیح تر ہے ف یعنی یہ حدیث
موقوف عائشہ پر [illegible] موقوف کی صحیح تر ہے سند مرفوع کی سی اور یہ خطاب حاکموں کو ہی جب تک ہو سکی حدوں کو دفع کریں مسلمانوں سے ساتھ تلقین
کرنے عذروں کی [illegible] کہ شاید تو نے بوسہ لیا یا ہاتھ لگایا ہے جیسے کہ واقع ہوا حضرت سے واسطے ماعز وغیرہ کی تلقین کرنا عذروں کا پھر مبالغہ کیا
ساتھ قول اپنی کے کہ البتہ خطا کرنا امام کا [illegible] **وعن** وائل بن حجر قال استكرهت امرأة على عهد النبي صلى الله عليه وسلم فدرأ
عنها الحد واقامه على الذي اصابها ولم يذكر انه جعل لها مهرا رواه الترمذي اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہا اکراہ کی گئی
عورت یعنی ایک شخص نے زبردستی اوس سے زنا کیا زمانے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دفع کی اوس سے حد اور جاری کی اوس پر جس نے زنا کیا اوس سے اور نہ ذکر کیا راوی نے یہ کہ مقرر کیا ہو
اوس عورت کے لیے مہر یعنی زنا کرنیوالے پر نقل کی یہ ترمذی نے ف راوی کا ذکر نہ کرنا نفی لازم نہیں آتا کہ مہر واجب نہ ہو اسلیے کہ ثابت ہوا ہے واجب ہونا اوسکا اور احادیث سے اور مراد مہر
سے یہاں عقر ہے اور عقر کہتے ہیں کابین صحبت حرام اور صحبت شبہ کو اور وہ ایک مقدار ہے کہ اگر اجرت لینی صحبت حرام پر جائز ہوتی تو اوس قدر واجب ہوتا اور [illegible] میں اور
فتاوی عالمگیری میں معنی عقر کے بیان کیے ہیں کہ عقر کہتے ہیں مہر مثل کو **وعنه** ان امرأة خرجت على عهد النبي صلى الله عليه وسلم تريد
الصلوة فتلقاها رجل فتجللها فقضى حاجته منها فصاحت وانطلق ومرت عصابة من المهاجرين فقالت ان ذلك الرجل
فعل بي كذا وكذا فاخذوا الرجل فاتوا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها اذهبي فقد غفر الله لك وقال للرجل الذي
وقع عليها ارجموه وقال لقد تاب توبة لو تابها اهل المدينة لقبل منهم رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے وائل سے کہ تحقیق ایک عورت نکلی زمانے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں ارادہ نماز کے پس ملا اوسی ایک شخص اور ڈھانکا اوسکو یعنی اپنے کپڑے سے اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اوس سے پس چلائی وہ اور چلا گیا وہ شخص اور گذری ایک
جماعت مہاجرین میں سے پس کہا عورت نے کہ تحقیق اوس شخص نے کیا ہے میرے ساتھ ایسا اور ایسا یعنی زنا کیا اور صحبت کی پس پکڑا لوگوں نے اوس شخص کو اور لائے اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس پس فرمایا اوس عورت سے جا پس تحقیق بخشا اللہ نے تجھکو یعنی بسبب کراہت اور رضا نہ ہونے تیرے کی اور فرمایا واسطے اوس شخص کے کہ فعل بد کیا تھا اوس نے سنگسار کرو اوسکو یعنی اوس نے
اقرار کیا زنا کا پس حکم کیا [illegible] لوگوں نے اوسکو سبب محصن ہونے اوسکے کی اور فرمایا کہ تحقیق توبہ کی اوس نے سبب اچھا ہونے کے ایسی توبہ کہ اگر کرتی اوسکو یعنی
مثل اوس توبہ کی اہل مدینہ [illegible] قبول کیجاتی اونکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نے ف یعنی اگر تقسیم کیجاتی وہ توبہ اہل مدینہ پر قبول کیجاتی اونسی اور کفایت کرتی اونکو یعنی اگر [illegible]
[illegible] **وعن** جابر ان رجلا زنى بامرأة فامر به النبي صلى الله عليه وسلم فجلد الحد ثم
اخبر انه محصن فامر به فرجم رواه ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے پس حکم فرمایا اوسکی بابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درے مارنے کا پس ماری گئی اوسکو حد یعنی
پھر خبر دی گئی حضرت کو کہ وہ محصن ہے پس حکم فرمایا [illegible] پس سنگسار کیا گیا نقل کی یہ ابو داود نے ف [illegible] حکم کیا تو احتمال ہے کہ حضرت جانتے ہونگے کہ وہ غیر محصن ہے
اور احتمال ہے [illegible]
[illegible] **وعن** سعيد بن سعد بن عبادة ان سعد بن عبادة اتى النبي صلى الله عليه وسلم
برجل كان في الحي مخدج سقيم فوجد على امة من امائهم يخبث بها فقال النبي صلى الله عليه وسلم خذوا له عثكالا فيه مائة شمراخ فاضربوه بها
ضربة رواه في شرح السنة وفي رواية لابن ماجه نحوه [illegible] اور روایت ہے سعید بن سعد بن عبادہ سے کہ سعد بن عبادہ لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کو [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور

اور جبکہ ابھی یہ بات کی تحقیق ہو تو اسطرح ماری کہ جسطرح حدیث میں مذکور ہوا چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہے ۔ ع وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عکرمہ سے کہ نقل کی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ پاؤ یعنی جانو کہ کرتا ہے عمل قوم لوط کا یعنی اغلام پس مار ڈالو فاعل اور مفعول کو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف شرح السنہ میں ہے کہ اختلاف کیا ہے علماء نے بیچ حد اغلامی کی پس ظاہر تر دو قولوں شافعی کا اور قول صاحبین کا یہ ہے کہ حد وہ کی حد زنا کی ہے اگر ہو محصن سنگسار کیا جاویگا اور اگر محصن نہ ہو تو سو درے مارا جاوے اور ایک سال شہر سے نکال دیا جاوے مرد ہو یا عورت اور کہتے ہیں کہ تمام طرف سے کہ اغلامی سنگسار کیا جاوے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی کہا مالک نے اور احمد نے اور دوسرا قول شافعی کا یہ ہے کہ قتل کیے جاویں فاعل و مفعول جیسا کہ ظاہر حدیث سے [illegible] بعضوں نے بیچ کیفیت قتل کرنے اونکے یوں کہا کہ گرا دیا جاوے مکان اونپر [illegible] اور بعضوں نے کہا کہ [illegible] جیسا کہ کیا گیا ساتھ قوم لوط کے اور نزدیک ابی حنیفہ کے حد نہیں ہے لواطت میں بلکہ تعزیر ہے جسطرح اور جسقدر کہ امام مصلحت دیکھے تو یہ چاہا اور نقل کیا ہے کمال پاشا نے شرح مغنی میں کہ یہ امر سپرد طرف امام اگر چاہے تو قتل کرے اوسکو اگر عادت پکڑی ہو اوس فاعل نے اوسکی اور اگر چاہے مارے اوسکو اور چاہے قید کرے اوسکو ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى بَهِيمَةً فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوهَا مَعَهُ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ قَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ شَيْئًا وَلَكِنْ أَرَاهُ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا أَوْ يُنْتَفَعَ بِهَا وَقَدْ فُعِلَ بِهَا ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی فعل بد کرے جانور سے پس قتل کرو اوس شخص کو اور اوس جانور کو ساتھ اوسکے کہا گیا واسطے ابن عباس کے کہ کیا حال ہے اوس جانور کا یعنی نہ وہ عقل رکھتا ہے اور نہ اوسپر تکلیف ہے پس کیوں قتل کیا جاوے کہا ابن عباس نے کہ نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں کچھ یعنی علت و حکمت ولیکن گمان کرتا ہوں حضرت کو کہ مکروہ جانا آپ نے یہ کہ کھایا جاوے گوشت اوسکا یا نفع لیا جاوے ساتھ اوسکے یعنی سواری دودھ اور پشم اوسکی کی و غیر ذلک حالانکہ کیا گیا ہے ساتھ اوس جانور کے یہ فعل [illegible] نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے

ف قتل کرو اوس شخص کو یعنی مار ڈالو اوسکو [illegible] اور اوس جانور کو ساتھ اوسکے کہا بعضوں نے کہ حکمت اوس جانور کی مار ڈالنے میں یہ ہے کہ تا نہ پیدا ہو اوس سے حیوان بصورت انسان کی یا نہ لاحق ہو اوسکی صاحب کو [illegible] باقی رکھنے اوسکے کے اور شرح مظہر میں کہا ہے کہ علماء متفق ہیں اسپر کہ جو کوئی فعل بد کرے جانور سے تعزیر دیا جاوے اور قتل نہ کیا جاوے اور حدیث محمول ہے زجر و تشدید پر [illegible] اور اگر کھایا نہیں جاتا ہے تو دو وجہیں ہیں قتل میں بسبب ظاہر حدیث کے اور عدم قتل واسطے نہی کی ذبح کرنے حیوان کی [illegible] ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible]

[illegible]

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ أَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضُرِبُوا حَدَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا جبکہ اترا عذر میرا یعنی آیتیں میری عفت اور پاکی میں جبکہ نازل ہوئیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے پس ذکر کیا اوسکا پس جب اترے منبر سے تو حکم کیا دو مردوں اور ایک عورت کے پس مارے گئے حد نقل کی ابو داود نے ف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جن لوگوں نے بہتان باندھا تھا اون میں سے حضرت کے بھی بعض صحابہ تھے اور اونکو بھی شک ہو گیا تھا جب آیتیں اونکی پاکی اور عصمت میں نازل ہوئیں چنانچہ وہ سورۂ نور میں ہیں تب آنحضرت نے منبر پر کھڑے ہو کر بیان اونکا کیا اور لوگوں پر جنہوں نے تہمت کی تھی حد قذف کی لگائی اور وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور ایک عورت کہ اوسکا نام حمنہ بنت جحش تھا اور وہ بہن تھیں حضرت زینب کی

الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَبْدًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ مِنَ الْخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حَتَّى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ وَلَمْ يَجْلِدْهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے نافع سے یہ کہ صفیہ بیٹی ابی عبید کی نے خبر دی اونکو کہ ایک غلام نے غلاموں امارت کے سے قصد جماع کا کیا ایک لونڈی پر کہ خمس غنیمت کی تھی پس زبردستی جماع کیا اوس سے یہاں تک کہ ازالہ بکارت اوسکے کا کیا پس ماری اوس غلام کو یعنی پچاس حضرت عمر نے اور نہ دُرّے مارے اوس لونڈی کو بسبب اسکے کہ زبردستی صحبت کی تھی اوس غلام نے اوس لونڈی سے نقل کی یہ بخاری نے

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمِ بْنِ هَزَّالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ يَتِيمًا فِي حَجْرِ أَبِي فَأَصَابَ جَارِيَةً مِنَ الْحَيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِمَا صَنَعْتَ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ لَكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُ بِذٰلِكَ رَجَاءَ أَنْ يَكُونَ لَهُ مَخْرَجًا فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ كِتَابَ اللّٰهِ حَتَّى قَالَهَا أَرْبَعَ مِرَارٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ قَدْ قُلْتَهَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَبِمَنْ قَالَ بِفُلَانَةَ قَالَ هَلْ ضَاجَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ بَاشَرْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ جَامَعْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُرْجَمَ فَأُخْرِجَ بِهِ إِلَى الْحَرَّةِ فَلَمَّا رُجِمَ فَوَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ فَخَرَجَ يَشْتَدُّ فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ وَقَدْ عَجَزَ أَصْحَابُهُ فَنَزَعَ لَهُ بِوَظِيفِ بَعِيرٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَتَلَهُ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ لَعَلَّهُ أَنْ يَتُوبَ فَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے یزید بیٹے نعیم بن ہزال کے سے نقل کی اوسنے اپنے باپ یعنی نعیم سے کہا تھا ماعز بن مالک یتیم بیچ پرورش باپ میرے کے یعنی ہزال کے پس جماع کیا ماعز نے ایک لونڈی قبیلہ کی سے پس کہا اوسکو باپ میرے نے کہ جا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ کی ہے تو نے شاید کہ حضرت استغفار کریں تیرے لیے اور نہیں ارادہ کرتا تھا باپ میرا ساتھ اوس کہنے کے مگر امید اسکے کہ ہووے نکلنا اسکے لیے یعنی خلاصی گناہ سے یعنی غرض اسکی یہ تھی کہ وہ حضرت کے پاس جاوے اور حضرت حکم اوسکے سنگسار کرنیکا کریں جیسے کہ تو بہ کیا یعنی وہ پس آیا ماعز حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھ پر حکم اللہ کا پس منہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے پس پھر آیا وہ بعد غائب ہونے کے اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میں نے زنا کیا پس جاری کرو مجھ پر حکم اللہ کا یہاں تک کہ کہا اس بات کو چار بار پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہی تو نے یہ بات چار بار یعنی چار بار تو نے اقرار کیا اپنے زنا کا پس بتلا کہ کس کے ساتھ زنا کیا تو نے کہا ساتھ فلانی کے فرمایا کیا ساتھ اوسکے لیٹا تو کہا ہاں فرمایا کیا اوسکے بدن سے بدن لگایا تو نے کہا ہاں فرمایا کیا جماع کیا تو نے اوس سے کہا ہاں کہا راوی نے پس حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا پس نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی پس جب سنگسار کیا گیا پس پائی اوسنے ایذا پتھروں کی لگنی کی پس گھبرایا یعنی صبر نہ کیا پس نکلا دوڑتا ہوا یعنی اوس جگہ سے کہ سنگسار کیا جاتا تھا پس ملا اوسکو عبداللہ بن انیس اور حال یہ کہ تھک گئے تھے یار ماعز کے جو کہ سنگسار کرتے تھے اور پہنچ نہ سکے تھے اوسکو پس کھینچ لی اوسنے ہڈی پاؤں کی اونٹ کی اور ماری ماعز کو ساتھ اوس ہڈی کے پس مار ڈالا اوسکو پھر آیا عبداللہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اوسکو رو برو حضرت کے پس فرمایا حضرت نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اوسکو شاید کہ وہ رجوع کرتا اپنے اقرار سے پس قبول کرتا اللہ توبہ اوسکی اور درگذر کرتا اوس کے گناہ سے نقل کی یہ ابو داود نے ف نکالا گیا اوسکو طرف سنگستان کی کہا ابن ہمام نے کہ حدیث صحیح میں ہے کہ سنگسار کیا ہم نے اوسکو یعنی ماعز کو مصلی میں اور روایت مسلم اور ابو داود کی کہ لے گئے ہم اوسکو طرف بقیع غرقد کی اور مصلی تھا بیچ بقیع کے مراد مصلی سے مصلی جنازہ کا ہے پس متفق ہو گئیں دونوں حدیثیں اور یہ کہ ترمذی میں جو آیا ہے حکم کیا گیا اوسکے جو تھی بار میں پس نکالا گیا طرف سنگستان کی اور سنگسار کیا گیا سو تعبیر اوسکی تاویل یہ ہے کہ اوسکا پیچھا کیا گیا جس وقت کہ بھاگا یہاں تک کہ نکالا گیا طرف سنگستان کی والا یہ غلط ہو سکتا ہے کیونکہ صحیح یہ ہے کہ بھاگا طرف سنگستان کی پس پیچھا کیا گیا اوسکا اور طرف سنگستان کی بعد اوسکے سنگسار کرنیکے لیے اور وجہ یہ ہے کہ مصلی ہے طرف سنگستان کے پس کسی راوی نے ذکر کیا سنگستان اور کسی راوی نے مصلی

سے لے وغیرہ کا بھی ایسا ہی دونوں حدیثیں نقل کی ہیں ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الزِّنَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ يَظْهَرُ فِيْهِمُ الرُّشَا إِلَّا أُخِذُوْا بِالرُّعْبِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے عمرو بن العاص سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وہیں زنا مگر کہ پکڑے جاتے ہیں ساتھ قحط کے اور نہیں کوئی قوم کہ ظاہر ہوا وہیں رشوت مگر کہ پکڑی جاتی ہیں ساتھ رعب کی نقل کیے یہ احمد نے ف رشوت اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے بشرطیکہ مدد کرے اوسکی حکم میں اور بعضوں نے یہ قید لگائی ہے کہ اوس حکم میں ایسی مشقت نہو کہ اسقدر مال عوض میں اجرت دیتی ہوں اور جیسے کہ ایک بات بادشاہ کی آگی کہدینی اور سعی اوسمین کرنی اور اگر بغیر شرط کی ہو تو بھی رشوت ہے اور رعب سے خوف اسلیے ہوتا ہے کہ حاکم جاری کرتا ہے حکم اپنا ادنی اور اعلی پر جبکہ پاک ہوتا ہے رشوت سے اور جبکہ آلودہ ہوتا ہے رشوت میں خوفناک رہتا ہے م ح ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا أَحْرَقَهُمَا وَأَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ شخص کہ کرے کام قوم لوط کا یعنی اغلام نقل کی یہ رزین نے اور ایک روایت رزین کی میں ابن عباس سے ہے کہ حضرت علی جلا دیا فاعل و مفعول کو یعنی حکم کیا اونکے جلا دینے کا اور حضرت ابوبکر نے گرا دی اون پر دیوار یعنی حکم کیا دیوار گرا دینے کا اون پر ف اور جامع صغیر میں ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنے باپ کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ برا کہے اپنی ماں کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ ذبح کرے جانور کو واسطے غیر اللہ کے اور ملعون ہے وہ شخص کہ تغیر کرے سرحد زمین کو اور ملعون ہے وہ شخص کہ بدفعلی کرے جانور سے اور ملعون ہے وہ شخص کہ کرے عمل قوم لوط کا نقل کیے یہ احمد نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عباس سے ع وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى رَجُلٍ أَتٰى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر رحمت نہیں کرتا اللہ عز وجل طرف اوس شخص کے کہ بدفعلی کرے کسی مرد یا عورت سے اوسکے مقعد میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَتٰى بَهِيْمَةً فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيْثِ الْأَوَّلِ وَهُوَ مَنْ أَتٰى بَهِيْمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَالْعَمَلُ عَلٰى هٰذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اونہوں نے کہا جو شخص کہ بدفعلی کرے چارپایہ سے نہیں ہے حد اوسپر یعنی و لیکن تعزیر ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے سفیان ثوری سے کہ تحقیق اونہوں نے کہا اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے یعنی جو کہ ابن عباس سے دوسری فصل میں گذری اور وہ پہلی حدیث یہ ہے کہ جو شخص بدفعلی کرے چارپایہ سے پس مار ڈالو اوسکو اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے یعنی اوسپر حد نہیں ہے ف اونہوں نے کہا یعنی بطریق مرفوع کے و الا انہوں کچھ معنی قول ثوری کی و نہ اصح ع وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِيْمُوْا حُدُوْدَ اللّٰهِ فِي الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدِ وَلَا تَأْخُذْكُمْ فِي اللّٰهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا کرو حدیں اللہ کی نزدیک اور دور پر اور نہ پکڑے اور نہ پاوے تمکو بیچ جاری کرنے حکم اللہ کے ملامت ملامت کرنے والے کی نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف نزدیک اور دور یعنی نزدیک کی ناتے والا ہو اور دور کی ناتے والا ہو یا نزدیک سے مراد ہے ضعیف کہ نزدیک ہے پہونچنا اوس تک اور آسان ہے حکم کرنا اوپر اوسکے اور دور مراد ہے قوی کہ دور ہے پہونچنا اوس تک اور دشوار ہے قائم کرنا حد کا اوسپر اور دوسرے معنی انسب ہیں اسلیے کہ مراد یہ ہے کہ قائم کرو حد اللہ کی ہر ایک پر ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاری کرنا ایک حد کا حدوں اللہ کے سے بہتر ہے برسنے مینہ چالیس رات کی بیچ تمام شہروں خدا کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی نسائی نے ابی ہریرہ سے ف اسلیے کہ بیچ قائم کرنے حد کی منع کرنا ہے خلق کو معاصی سے اور

سبب ہے واسطے کہلنے دروازوں آسمان کی یعنی سبب ہے نزول برکات کا اور بیچ عفو کرنے کے حدود سے اور سستی کرنے کی اوسمین گرفتاری ہے اونکے لیے معاصی میں اور
بہت سے لوگ گرفتار ہونیکا قحط سالی میں اور سبب ہلاک کرنے خلق کا جیسے کہ وارد ہوا ہے کہ حباری مرجاتا ہے بیچ اپنے گھونسلے کے سبب گناہ بنی آدم کے یعنی اللہ تعالی مینہ نہیں
برساتا بسبب نحوست گناہ اونکے اور حباری نام ایک جانور کا ہے اور خاص اوسکو اسلیے ذکر کیا کہ وہ دور دور سے اپنا قوت لے آتا ہے

باب قطع السرقہ

باب ہے بیچ بیان ہاتہہ کاٹنے چور کے **ف** کہا طیبی نے لفظ قطع السرقہ میں اضافت ظرف مفعول کی ہے بطریق مصدر کی ہے ایسے قطع اہل السرقہ اور سرقہ ساتہہ فتح سین کے اور کسر رے کی شریعت مین اوسکو کہتے ہین کہ لیوے مکلف خفیہ مال محترز یعنی کہ نہ مالک ہووے اوسکی اوسمین اور نہ شبہ مالک اور مراد محترز سے یہہ ہے کہ مال ایسی جگہہ ہو کہ کوئی اوسکو
نہ لے سکے خواہ مکان حفاظت مین ہو خواہ اوسکے پاس کوئی نگہبان ہو جاگتا یا سوتا ہووے اور مراد شبہ ملک سے مال ذی رحم محرم کا ہے کہ جو کوئی مال ذی رحم محرم کا چراویگا تو اوسکو
چوری نہیں کہنے کی اور اوسمین ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اور نصاب سرقہ کی ہمارے نزدیک دس درہم ہین کہ اوس سے کم مین ہاتہہ کاٹنا نہیں آتا اور نزدیک شافعی کے چوتہائی
دینار ہے لیکن تین درہم چاندی کے یا قیمتی تین درہم کی ہو کوئی چیز اور دلیل اونکی وہ حدیثین ہین کہ واقع ہوا ہے اونمین کاٹنا ہاتہہ کا چوتہائی دینار کے چرانے
مین اور چوتہائی دینار اوس زمانہ مین تین درہم کا تہا اور دلیل ہماری یہہ ہے کہ لکہا ہے کہ دلیل ہمارے شیخ نے عمل کیا اکثر پر اس باب مین اور
یہہ بسبب حیلہ کرنیکے حدود دفع کرنے مین اسلیے کہ اونمین شبہ عدم جنایت کا ہے اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لا قطع الا فی دینار او عشرۃ دراہم اور اصل
اس باب مین یہہ ہے کہ کاٹنا ہاتہہ کا بیچ زمانہ آنحضرت کے سپر کی قیمت مین تہا پس شافعیہ تو کہتے ہین کہ قیمت سپر کی تین درہم تہی اور شمنی نے کہا قیمت سپر کے اوس زمانہ مین
دس درہم تہی روایت کی ہے ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اور کافی مین نقل ہے کہ قیمت سپر کی کہ ہاتہہ کاٹا گیا اوسکے چرانے پر حضرت کے زمانہ مین دس
درہم کے تہے واللہ اعلم

الفصل الاول

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقطع يد السارق الا بربع دينار فصاعدا. متفق عليه

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کاٹا جاوے ہاتہہ چور کا مگر بیچ چرانے چوتہائی دینار کی یا زیادہ کے نقل کیا یہہ بخاری و مسلم نے **ف** اس حدیث پر عمل کیا ہے امام شافعی نے کہ چوتہائی دینار سے کم مین ہاتہہ نہ کاٹا جاوے اور ملا علی قاری نے یہان خوب تفصیل سے لکہی ہین اقوال علماء کی اور
دلیلین اونکے مذہب کی

وعن ابن عمر قال قطع النبي صلى الله عليه وسلم يد سارق في مجن ثمنه ثلاثة دراهم. متفق عليه

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا کاٹا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ چور کا یعنی داہنا ہاتہہ بند دست سے بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اوسکی تین درہم تہی نقل کیا یہہ
بخاری اور مسلم نے **ف** کہا شمنی نے کہ یہہ معارض ہے اوس روایت کی کہ نقل کیا ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا تہی قیمت سپر کے دس درہم
اور اسی طرح ابن عباس سے اور عمرو بن شعیب سے بہی منقول ہے اور شیخ ابن الہمام نے بہی ابن عمر اور ابن عباس سے ایسا ہی نقل کیا کہ قیمت ڈہال کی دس درہم تہی اور
اسی طرح سے علی سے بیچ حاشیہ ہدایہ کے لکہا ہے امام ابو حنیفہ نے دس درہم پر ہاتہہ کاٹنا لکہا ہے اور اس حدیث کا وہ یہہ جواب دیتے ہین کہ یہہ ابن عمر نے اپنی
رائے اور اجتہاد سے کہا ہے خلاصہ یہہ کلام حضرت شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری کا اور جسکو زیادہ تحقیق اس مقام کی دیکہنی منظور ہو اونکی شرحین دیکہے

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده ويسرق الحبل فتقطع يده. متفق عليه

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور کو کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتہہ اوسکا اور چراتا
ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتہہ اوسکا نقل کیا یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے لعنت کرنی گنہگاروں کو بلا تعین اور
ذکر کیا نہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ جائز ہے لعنت اللہ تعالی کی اونپر اور شخص معین کو لعنت کرنی نہین جائز انتہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اوپر کاٹنے ہاتہہ کے تہوڑے میں کہ چوتہائی دینار
سے کم ہو اور یہہ بظاہر مشکل پڑی ہے اور جواب اوسکا یہہ ہے کہ مراد بیضہ سے آہنی خود ہے کہ اوسکو خود کہتے ہین کہ خانہ کا سر پر پہنتی ہین اور مراد رسی سے رسی کشتی
کی ہے کہ قیمتی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ ابتدائے اسلام مین فرمایا تہا پہر منسوخ ہوا اور بعضون نے کہا کہ مراد یہہ ہے کہ چور تہوڑی

عادت ویسکو اسیطرح ہوجاتی ہے کہ بغیر حیرت کے چیز چرانی لگتا ہو اوسکا ہاتھہ کٹتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اشارہ کیا طرف عادۃ اہل زمانہ کے اور سلاطین کے کہ وہ اسطرح کیا کرتے ہیں
بطریق سیاست نہ بطریق حد شرعی کی واللہ اعلم ع ح **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع
فی ثمر ولا کثر رواہ مالک والترمذی وابو داود والنسائی والدارمی وابن ماجۃ روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ نقل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں ہاتھہ کاٹنا آتا بیچ چرانے میوہ کی کہ درخت پر لگا ہوا اور نہ بیچ چرانے گابہی سفید کھجور کے نقل کیا اسکو مالک اور ترمذی
اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** امام ابو حنیفہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے کہ وہ کہتے ہیں نہیں ہاتھہ کاٹنا آتا بیچ چرانے کسی میوہ
تر و تازہ کی برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور اسیطرح میوہ خشک کہ درخت پر ہو اور زراعت کہ خرمن میں کاٹ کر جمع کیا ہوا اور اسپر قیاس کیا ہے گوشت
اور دودھ اور ایسی چیزوں کو کہ جلدی خراب و متغیر ہو جاوین اور اوروں نے واجب کیا ہے ہاتھہ کاٹنے کو ان سب چیزوں مین اگر ہوں محرز اور یہی قول
ہے مالک اور شافعی کا اور جو چیزیں حقیر مباح ہیں دار الاسلام مین مانند لکڑی گھاس نرسل مچھلی پرند اور ہرتال چونا وغیرہ کی نزدیک امام اعظم کی ایسی چیزوں کی
چوری کے ہاتھہ کاٹنا نہیں آتا ع ح **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق قال من سرق منہ شیئا بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع رواہ
ابو داود والنسائی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے یہہ کہ حضرت پوچھے گئے میوہ لٹکے ہوئے درخت سے فرمایا جو شخص کہ چراوے اوسمین سے کچھہ پیچھے اسکے کہ جگہہ دی اوسکو خرمن میں پہونچی ڈہال کے مول کو پس اوسکے اوپر
ہے ہاتھہ کاٹنا نقل کی یہہ ابو داود اور نسائی نے **ف** مقصود یہہ ہے کہ ہاتھہ کاٹنا نہیں آتا بیچ میوے کی کہ لٹکتا ہو درخت پر اسلیے کہ محرز نہیں ہی اور جبکہ کاٹا گیا
درخت سے اور خرمن میں ڈالا گیا خشک ہونے کے لیے تو اوسمیں ہاتھہ کاٹا جاتا ہے بسبب محرز ہونے کے یہہ حدیث دلیل ہے جمہور کی اور حنفیہ کہتے ہیں کہ جبتک خشک نہیں
ہوا میوہ اور اوسکو چرایا تو ہاتھہ کاٹنا نہیں آتا نزدیک امام اعظم کے اور تقیید اس حدیث کی بجرین خشک ہونے کی صورت مین ہے موافق عادت عرب کے
قطع نہیں ہے چنانچہ بیان اسکا اوپر کی حدیث کی فائدہ مین ہو چکا پس حنفیہ اسکا یہہ جواب دیتے ہیں کہ یہہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اس حدیث مطلق کی لا قطع
فی ثمر ولا کثر اور یہہ بھی فرمایا لا قطع فی الطعام یعنی نہیں ہاتھہ کاٹنا آتا طعام میں کہ جو مہیا ہو کہانے کے لیے والا گیہون اور ... میں ہاتھہ کاٹنا آتا ہے بالاتفاق اور ابو ... تفسیر
تیسیر ملا علی نے لکھی ہے مرقات میں دیکھنا چاہیے وہاں سے دیکھ لے ع ح **وعن** عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین المکی ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قطع فی ثمر معلق ولا فی حریسۃ جبل فاذا اواہ المراح والجرین فالقطع فیما بلغ ثمن المجن رواہ
مالک اور روایت ہی عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسین مکی سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کاٹنا آتا ہاتھہ کا بیچ میوے لٹکے ہوئے درخت کی اور بیچ جانور
چرنے والے پہاڑ کے پس جس وقت کہ ٹہکانا دیوے جانور کو ہی کو جگہہ بندہنی جانوروں کے اور جگہہ سکہانے میوے کو خرمن میں پس ہاتھہ کاٹنا ہے اوس مقدار میں کہ پہونچے قیمت ڈہال کو نقل کی
یہہ مالک نے **ف** کہا طیبی نے کہ لفظ حریسہ بمعنی مفعول کی ہے یعنی محروسہ جبل اور مراد اوس جانور کو کہتے ہیں کہ چرتا ہو پہاڑ میں اور اوسکی کوئی حفاظت کرتا ہو
پس اوسکے چرانے میں ہاتھہ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ محرز نہیں ع ح **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب
قطع ومن انتہب نہبۃ مشہورۃ فلیس منا رواہ ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لوٹنے والے پر کاٹنا
ہاتھہ کا اور جو شخص لوٹے لوٹنا مشہور یعنی اتنا کہ لوگ دیکھتے ہوں پس نہیں وہ ہم میں سے یعنی ہمارے طریقہ پر نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** منتہب اوسے کہتے ہیں کہ لیوے مال
کسیکا لوگوں کے سامنے زبردستی اور اگرچہ بدتر ہے پوشیدہ لینے سے لیکن اوسکا ہاتھہ نہیں کاٹنا آتا بسبب اطلاق ہونے کے اوسپر چور کا اسلیے کہ چور وہ ہے کہ خفیہ لیوے
وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس علی خائن ولا منتہب ولا مختلس قطع رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ

والدارمي ورواه في شرح السنة ان صفوان بن امية قدم المدينة فنام في المسجد وتوسد رداءه فجاء سارق واخذ رداءه فاخذه صفوان فجاء به الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر ان تقطع يده فقال صفوان اني لم ارد هذا هو عليه صدقة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا قبل ان تاتيني به وروى نحوه ابن ماجة عن عبد الله بن صفوان عن ابيه والدارمي عن ابن عباس اور روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں اوپر خائن کے اور نہ لوٹنے والے کے اور نہ اوچکے کے ہاتہہ کاٹنا نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کی صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں یہہ کہ صفوان بن امیہ آئے مدینہ میں پس سو گئے مسجد میں اور سر کے نیچے رکہی اپنی چادر پس آیا چور اور لی اونکی چادر پس پکڑا اوسکو صفوان نے اور لے آیا اوسکو پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس حکم فرمایا حضرت نے ہاتہہ کاٹنے اوسکے کا بعد اقرار کرنے اوسکے کے ساتہہ چوری کی یا ثابت ہونے اوسکے ساتہہ گواہوں کے پس کہا صفوان نے کہ تحقیق میں نے نہیں ارادہ کیا تہا اوسکا یعنی اوسکے لانے سے مجکو یہہ نہیں منظور تہا کہ آپ ہاتہہ کاٹنے کا حکم کیجیے وہ چادر اوسپر صدقہ ہے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیوں نہ تصدق کیا تجہنے اور نہ بخشا تونے پہلے اسکے کہ لاوے تو اوسکو میرے پاس اور روایت کی مانند اسکے ابن ماجہ نے عبد اللہ بن صفوان سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور دارمی نے ابن عباس سے ف خائن اوسکو کہتے ہیں کہ کوئی چیز بطریق عاریت یا امانت کی اوسکو دیجاوے اور وہ لیلیوے اوسکو اور دعوی کرے اوسکے ضائع ہونیکا یا منکر ہوجاوے کہ مجکو دی نہیں پس خائن کا ہاتہہ کاٹنا اسلیے نہیں آتا کہ قصور ہے حرز میں یعنے حفاظت کامل نہیں چنانچہ ہدایہ میں بیان اسکا مفصل مذکور ہے اور لوٹنے والے اور اوچکے کا اسلیے نہیں ہاتہہ کاٹنا آتا کہ خفیہ نہیں لیتے مال غیر کا چنانچہ اوپر بیان اوسکا مفصلا ہوچکا ہے کہا ابن ہمام نے کہ یہی مذہب ہے چاروں اماموں کا اور سر کے نیچے رکہی چادر ہدایہ میں لکہا ہے کہ صحیح تر یہہ ہے کہ رکہنا ایک چیز کا نیچے سر کے حرز ہے اور کیوں نہ تصدق کیا تونے الخ یعنی پہلے تونے کیوں نہ معاف کیا اور حق اپنا نہ چہوڑ دیا اور اب میرے پاس قضیہ اسکا لایا اور میں نے حکم ہاتہہ کاٹنے کا کیا پس ہاتہہ کاٹنا اوسکا واجب ہوا پس نہیں حق ہے واسطے تیرے اوسمیں بلکہ یہہ حق اللہ کا ہے تیرے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا اور اوسمیں دلیل ہے اسپر کہ عفو جائز ہے پہلے اسکے کہ پہونچایا جاوے قضیہ اوسکا طرف حاکم کے کذا ذکر الطیبی وابن الملک اور کہا ابن ہمام نے کہ جب حکم کیا جاوے کسی شخص پر ہاتہہ کاٹنے کا بسبب چوری کے پہر ہبہ کردے وہ چیز چور کو مالک اوسکا یا بیچ ڈالے اوسکو اوسکے ہاتہہ تو نہ ہاتہہ کاٹا جاوے اور کہا زفر اور شافعی اور احمد نے کہ کاٹا جاوے اور یہی ایک روایت ہے ابی یوسف سے اور موید ہے اوسکے حدیث صفوان کی اور جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ حدیث ایک روایت میں تو اسی طرح ہے کہ جیسے ذکر کی گئی اور حاکم وغیرہ کی روایت میں کچہ زیادہ آئی ہے پس ہوا اس زیادتی میں اضطراب اور اضطراب موجب ضعف کا ہے ۱۲ ع ف

وعن بسر بن ارطاة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الايدي في الغزو رواه الترمذي والدارمي وابو داود والنسائي الا انهما قالا في السفر بدل الغزو اور روایت ہے بسر بن ارطاة سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے کہ نہ کاٹے جاویں ہاتہہ غزو میں نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی اور ابو داود اور نسائی نے مگر ابو داود اور نسائی نے کہا سفر میں بدلے غزوہ کے ف غزوہ میں کہا ابن الملک نے کہ یعنے نہ کاٹا جاوے ہاتہہ چور کا جہاد میں جبکہ ہو لشکر دار الحرب میں اور نہو امام لوگوں میں اور کار پرداز ہو اونکا امیر لشکر کا اوسی طرح اور حدود بہی نہ قائم کیجاویں اور اسپر عمل کیا ہے بعضے فقہا نے بسبب احتمال اسکے کہ فتنہ میں پڑجاوے وہ ساتہہ لاحق ہونے طرف دشمنوں کے اور بسبب خوف واقع ہونے تفرقہ اور سستی کی جہاد [illegible] کہا اکثر نے کہ یہہ مذہب ابی حنیفہ کا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد ہاتہہ نہ کاٹنے سے غزوہ میں یہہ ہے کہ اگر چوری کی کسی نے غنیمت کو [illegible] تو ہاتہہ نہ کاٹے اسلیے کہ اوسکا اوسمیں حق ہے اور کہا طیبی نے کہ سفر جو ذکر کیا گیا ہے دوسری روایت میں مطلق محمول کیا جاوے

وعن ابي سلمة عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في السارق ان سرق فاقطعوا يده ثم ان سرق فاقطعوا رجله ثم ان سرق فاقطعوا يده ثم ان سرق فاقطعوا رجله رواه في شرح السنة اور روایت ہے ابی سلمہ سے کہ نقل کی ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کے حق میں اگر چوری کرے کاٹو ہاتہہ اوسکا اپنے دایاں پہر اگر چوری کرے

کاٹو یعنی بایاں پاؤں پھر اگر چوری کرے پس کاٹو ہاتھ اوسکا یعنی بایاں پھر اگر چوری کرے کاٹو پاؤں اوسکا یعنی دایاں نقل کی یہ صاحب مصابیح نے شرح السنہ میں فی سبیل ایک
ہاتھ کاٹا ہے بایاں پاؤں پھر تو بیچ کے ہاتھ کا اعتبار نہیں پاؤں کا اور دایاں پاؤں کاٹنے میں اختلاف ہے پچھلے اور ابتلا کے واسطے امام شافعی کہتے ہیں کہ
اس جگہ اور ہمارے نزدیک اگر چوری کرے تیسری بار تو کاٹا نہ جائے بلکہ قید کیا جاوے قید خانے میں یہاں تک کہ مر جاوے یا توبہ کرے اور دلیل ہماری یہ ہے کہ اجماع ہوا صحابہ کا
اسپر اور یہ حدیث ابو مسلم کی محمول ہے سیاست پر اور طحاوی نے اسطرح بیان کیا ہے اس حدیث پر کہ نہیں ہے آثار و قضایا صحابہ کو تلاش کیا مگر کچھ نہ پایا اور اہل حدیث کی
نے اور بہت سی حفاظ حدیث سے ملا ہیں وہ سب احادیث سے انکار کرتے تھے جیسے کہ حنفی اور شافعیہ ہوا ہیں مذکور ہیں اور کہا ابن ہمام نے کہ پاؤں کاٹنے سے کاٹا جاوے بلکہ
علم کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِسَارِقٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ
بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيءَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْطَعُوهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَانْطَلَقْنَا بِهِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ
اجْتَرَرْنَاهُ فَأَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ وَرَمَيْنَا عَلَيْهِ الْحِجَارَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرُوِيَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ فِي قَطْعِ السَّارِقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْطَعُوهُ
ثُمَّ احْسِمُوهُ اور روایت ہے جابر سے کہا لایا گیا ایک چور پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کاٹو ہاتھ اوسکا یعنی داہنا پس کاٹا گیا ہاتھ پھر لایا گیا چور دوسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں پاؤں
اوسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چور تیسری بار پس فرمایا کاٹو یعنی بایاں ہاتھ اوسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا چوتھی بار پس فرمایا کاٹو یعنی دایاں پاؤں اوسکا پس کاٹا گیا پھر لایا گیا پانچویں بار پس فرمایا مار ڈالو
اوسکو پس لے گئے ہم اوسکو اور مار ڈالا اوسکو پھر کھینچا ہم نے اوسکو اور ڈالا کنویں میں اور پھینکے اوسپر پتھر نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے اور نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں بیچ کاٹنے ہاتھ چور کے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ کاٹو ہاتھ اوسکا پھر داغ دو اوسکو ف یعنی تیل گرم میں ڈالو تاکہ خون بند ہو جاوے اور کہا خطابی نے کہ نہیں جانتا میں کسی فقیہ کو کہ مباح رکھتا ہو مار ڈالنا چور کا اگرچہ بار بار چوری کرے اور کہا کہ یہ
منسوخ ہے ساتھ حدیث لا یحل دم امرء مسلم الا باحدی ثلث کی اور بعضوں نے کہا کہ قتل اوس چور کا بطور سیاست کے تھا امام کو پہنچتا ہے کہ اجتہاد کرے بیچ تعزیر کے اور اسیطرح چاہے سزا دیوے اور
بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا تھا کہ وہ مرتد ہو گیا تھا اوسکا خون مباح ہو گیا تھا اور اوسکا حکم کیا ساتھ قتل اوسکے اور بعضوں نے کہا اوسپر یہ ہے کہ حلال جانتا تھا چوری کو اور حلال جاننا
حرام کا کفر ہے اور اسیوجہ سے ان نا دیکھا ہے واللہ اگر مسلمان ہوتا تو کھینچ کر ڈالنا اوسکا کنویں میں بیچ ہوتا واللہ اعلم وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور
روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور پس کاٹا گیا ہاتھ اوسکا بعد اوسکے حکم سے پھر حکم فرمایا واسطے ہاتھ اوسکے کو کہ لٹکایا جاوے
اوسکی گردن میں پس لٹکایا گیا اوسکی گردن میں یعنی تا عبرت ہووے اوروں کو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف کہا ابن ہمام نے کہ منقول ہے امام شافعی
اور احمد سے کہ سنت ہے ہاتھ لٹکانا چور کا اوسکے گلے میں اور ہمارے نزدیک یہ موقوف ہی امام پر اگر مناسب جانے تو لٹکا دیوے اور سنت نہیں اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا ہے حضرت
سے کہ جسکا ہاتھ کاٹا ہو اوسکے گلے میں لٹکایا ہو وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَرَقَ الْمَمْلُوكُ فَبِعْهُ
وَلَوْ بِنَشٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ چوری کرے غلام پس بیچ ڈال اوسکو اگرچہ بدلے نش کے
ہو نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے ف نش ساتھ زبر نون اور تشدید شین کے نصف اوقیہ یعنی بیس درہم کو کہتے ہیں اور مراد اوس سے یہ ہے کہ بیچ ڈال اوسکو اگرچہ تھوڑے
مول کو بکے اسلیے کہ وہ عیب دار ہے اور مالک اور شافعی اور احمد اور اکثر اہل علم کے نزدیک اگر غلام چوری کرے تو ہاتھ اوسکا کاٹا جاوے بھگوڑا ہو یا غیر بھگوڑا اور حنفیہ کے نزدیک
اگر چرا وے ایک خاوند بیوی میں سے مال دوسرے کا یا غلام مال مالک اپنی کے یعنی سے یا بیوی مالک اوسکی کی یا خاوند مالک اوسکے کا تو نہ کاٹا جاوے ہاتھ اوسکا واسطے اذن کے
داخل ہونے میں عادۃ بیچ گھر کے الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ
فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ بِهِ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہے عائشہ سے کہا لایا گیا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس ایک چور پس حکم کیا ہاتھ کاٹنے کا اوسکا پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہ تھے ہم گمان کرتے آپ کو حکم فرماوینگے آپ چور کے ہاتھ کاٹنے کا یعنی بلکہ گمان کرتے تھے

ف یہ نسائی نے نقل کی ہے اوسکا ہاتھ کاٹا مین ناہمہ فاطمہ البتہ کہتے اگر فرمایا حضرت نے اسلیے کے اوسکے ماننداور قرابتی عظمت تہا مثل محل جو وہ تہا سبر کہ گئے درگذر

حاصل حضرت کے حوالہ کہ یہ ہے کہ حق الله تعالیٰ کا ہے واجب ہے جاری کرنا اوسکا ہمین چشم پوشی نہین کرسکتا اگر بالفرض یہ فعل میرے پارہ جگر سے صادر ہوتا تو

اوسکا بھی ہاتھ کاٹتا **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بِغُلَامٍ لَهُ فَقَالَ اقْطَعْ يَدَهُ فَإِنَّهُ سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي فَقَالَ عُمَرُ لَا قَطْعَ**

عَلَيْهِ وَهُوَ خَادِمُكُمْ أَخَذَ مَتَاعَكُمْ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا ایک شخص پاس حضرت عمرؓ کی غلام اپنا اور کہا

کہ کاٹو تم ہاتھ اسکا اسلیے کہ اسنے چرایا ہے آئینہ میری عورت کا پس کہا حضرت عمر نے نہین ہاتھ کاٹنا اسپر یہ ہے خدمت گار تمہارا لی چیز تمہارے نقل کی یہہ

مالک نے **ف** گویا کہ حضرت عمرؓ نے اشارہ کیا ساتھ اسکے علت نہ کاٹنے کے اور وہ وجود اذن کا ہے ساتھ آنیکے تمہارے پاس پس حرز نہ ہونا اور یہی مذہب ہے

ہمارا اور امام احمد کا بخلاف اور اہل علم کے ح **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا**

رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا أَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ يَكُونُ الْبَيْتُ فِيهِ بِالْوَصِيفِ يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

أَعْلَمُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ قَالَ حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ تُقْطَعُ يَدُ النَّبَّاشِ لِأَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمَيِّتِ بَيْتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور

روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول الله صلے الله علیہ وسلم نے اے ابو ذر کہا مینے حاضر ہون یا رسول الله اور فرمان بردار ہون فرمایئے کیا فرمایا

ہین آپ نے فرمایا کیا کریگا تو جسوقت کہ پہونچے گی لوگون کو موت یعنی وبا پہیلے گی تو موت سے یا صبر کریگا ہوگا گھر یعنی قبر اوسوقت مین بدلی خادم کی یعنی

اتنی کثرت سے موت ہوگی اوسوقت کہ جگہہ قبر کی خریدی جاویگی ساتھ قیمت غلام کی کہا مینے الله اور رسول اوسکا زیادہ جانتے ہین یعنی مین نہین جانتا کہ حال میرا

کیا ہوگا اوسوقت مین صبر کرونگا یا بہاگ جاونگا فرمایا لازم ہے تجپر صبر ناکہا حماد بن ابی سلیمان نے کہ کاٹا جاوے ہاتھ کفن چور کا اسواسطے کہ داخل ہوا

میت پر اوسکے گھر مین نقل کی یہہ ابو داؤد نے **ف** یعنی آنحضرت نے قبر کو بیت کہا پس قبر حرز ہوئی جیسے کہ گھر ہوتا ہے اگر کچھ گھر سے چراوے تو ہاتھ کاٹا جاتا ہے

ویسا ہی طرح بیچ چرانے کفن کے قبر سے ہاتھ کاٹا جاوے پس یہ دلیل پکڑی حماد نے اسکا جواب یہ ہے کہ یہہ ضرور نہین کہ جس جگہہ پر اطلاق بیت کا ہو وہ حرز بھی ہو

کیا نہین دیکہا ہے تو کہ اگر کوئی چراوے کچھ ایسی بیت سے کہ نہ اوسکے لیے دروازہ ہو نہ دیا نگہبان تو نہین کاٹا جاتا ہاتھ بلاخلاف کہا ابن ہمام نے کہ نہین

ہاتھ کاٹا جاتا کفن چور کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی اور کہا ابو یوسف اور تینوں اماموں نے کہ اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور باقی تحقیق اس مقام کی مرقاۃ

مین دیکھنے چاہیے ح ع

بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُودِ

باب ہے بیچ بیان سفارش کرنے کے بیچ مقدمہ حدونکے

ف یعنی امام سے درخواست کریکہ درگذر کیجیے قائم کرنے حد کے سے ح

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا**

أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ

إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ

مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ

فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

قَالَتْ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا فَأَتَى أَهْلُهَا أُسَامَةَ

فَكَلَّمُوهُ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ روایت ہے عائشہ

سے یہہ کہ قریش کو یعنی صحابہ کو کہ قریش سے تہے فکر مین ڈالا حال عورت مخزومیہ کے نے کہ چوری کی تہی یعنی اور وہ اسباب عاریۃ لیکر منکر بھی ہو جاتی

تہی اور حضرت نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم کیا تہا پس کہا آپسمین کہ کون کلام یعنی سفارش کرے اوسکے مقدمے مین پیغمبر خدا صلے الله علیہ وسلم سے پس کہا کہ

پھر حرام ہے کرنا اللہ کی حدوں میں کہ اسامہ بن زید کہ پیارے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی بیچ کلام کیا اونہوں نے اسامہ سے پھر کلام کیا آنحضرت نے

اسامہ سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرتا ہے تو بیچ حدوں کی اللہ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے پس حضرت اور خطبہ فرمایا پھر فرمایا یعنی اما بعد حمد و ثنا کے کہ نہیں ہلاک کیا اون لوگوں کو کہ تھے پہلے تم سے مگر اس سبب سے کہ وہ تھے جب وقت چراتا درمیان اونکے کوئی شریف یعنی قوی چھوڑ دیتے اوسکو یعنی نہیں

قائم کرتے حد کے اوسپر اور جب وقت چراتا اونمیں کوئی غریب جاری کرتے اوسپر حد اور قسم ہے اللہ کی اگر بتحقیق فاطمہ بیٹی محمد کی چراوے تو البتہ کاٹوں میں ہاتھ اوسکا

کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی بیچ یون آیا ہے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ تھی ایک عورت مخزومیہ یعنی عاریۃ لیتی اسباب لوگوں سے اور منکر ہو جاتی

تھی پس حکم فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کاٹنے ہاتھ اوسکے کے پس آئے لوگ اوس عورت کی اسامہ کے پاس اور کلام کیا اسامہ سے پھر کلام کیا اسامہ نے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ اوس عورت کو پھر ذکر کی مسلم نے یا روایت کرنیوالے نے عائشہ سے حدیث مانند اوس چیز کے کہ گذری ف مخزومیہ منسوب طرف

مخزوم کی کہ وہ بڑا قبیلہ ہے قریش میں سے اور منکر ہو جاتی اگر کہا جاوے کہ سبب انکار کے ہاتھ کاٹنا نہیں آیا ہے جواب اسکا یہہ ذکر اوسکا واسطے معلوم کرنے حال اوس عورت

کی ہے کہ یہہ حال کرتی تھی اور کاٹنا ہاتھ کا بسبب چوری اوسکی کے تھا جیسے کہ حدیث متفق علیہ میں اوپر گذرا اس تقدیر پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نہیں ہاتھ

کاٹنا آتا اوسکا کہ مکر جاوے عاریۃ کی چیز لیکر اور کہا احمد اور اسحق نے کہ واجب ہے ہاتھ کاٹنا اوسمیں بھی اور اجماع ہے علما کا اسپر کہ حرام ہے سفارش

کرنی حدوں میں بعد پہنچنے قضیہ اوسکے کے پاس امام کی بسبب اس حدیث کی اور اجماع ہے اسپر کہ حرام ہے سفارش کروانی اوسمیں اور پہلے پہنچنے قضیہ کے پاس

امام کے اجازت دی ہے سفارش کی اکثر علما نے جبکہ نہو وہ شخص کہ سفارش کیجاوے اوسکے صاحب شر اور ایذا دینے والا لوگوں کا اور وہ گناہ کہ واجب ہے اوسمیں

تعزیر جائز ہے سفارش کرنی اور سفارش کروانی اوسمیں برابر ہے کہ پہنچا قضیہ امام پاس یا نہ پہنچا اسلیے کہ یہ سفارش آسان ہے بلکہ مستحب ہے اگر نہو وہ کہ سفارش

کیجاوے ایذا دینے والا

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ

قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَنْ اَعَانَ عَلٰى

خُصُوْمَةٍ لَا يَدْرِيْ اَحَقٌّ اَمْ بَاطِلٌ فَهُوَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص

کہ حائل ہو سفارش اوسکی نزدیک حد کے حدوں اللہ کی سے یعنی منع کرے بسبب سفارش اپنی کے حد کو پس بتحقیق ضد کی اوسنے اللہ سے یعنی مخالفت کی امر اوسکی کی اسلیے کہ حکم

اوسکا قائم کرنا ہے حد اوسکا اور جو شخص کہ جھگڑا کیسے بیچ باطل کے یعنی حق حال آنکہ جانتا ہے اوسکو کہ باطل ہے ہمیشہ رہتا ہے بیچ غضب اللہ کے یہانتک کہ باز آوے اوس اور جس شخص نے

کہا بیچ حق مومن کے وہ کہ نہیں اوسمیں یعنی عیب و نقصان رکھے گا اوسکو اللہ تعالی بیچ کیچڑ پیپ لہو دوزخیوں کے یہانتک کہ نکلے اوس چیز سے کہ کہا ہے یعنی اوس گناہ سے

ساتھ توبہ کے یا پاک ہووے اور آوے اوس سے ساتھ پورا ہونے عذاب کے کہ مستحق اوسکا ہوا ہے نقل کی احمد اور ابو داود نے اور بیچ روایت بیہقی کے شعب الایمان میں یہہ بھی

ہے کہ جو کوئی مدد کرے ایک جھگڑے پر کہ نہیں جانتا کہ حق ہے یا باطل پس وہ بیچ غضب الہی کے ہے یہانتک کہ باز آوے وَعَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ قَدِ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى فَاَعَادَ عَلَيْهِ

مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَعْتَرِفُ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُطِعَ وَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي الْاُصُوْلِ الْاَرْبَعَةِ وَجَامِعِ

الْاُصُوْلِ وَشُعَبِ الْاِيْمَانِ وَمَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ بِالرَّاءِ وَالثَّاءِ الْمُثَلَّثَةِ بَدَلَ [illegible]

اور روایت ہے ابی امیہ مخزومی سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ایک چور تحقیق اقرار کیا چوری کا اقرار صریح اور نہ پائی گئی اوسکے ساتھ کوئی [illegible]

اول حدیث میں بیان ہوا اوسکو بعد دو کا اصلی اسکے بعد ... نہیں گمان کرتا میں تجھکو کہ چرایا ہو کہا اوسنے کہ ہاں چرایا ہے میں پھر کہا آنحضرت صلعم نے لیجاؤ اور ہاتھ اوسکا کاٹ ڈالو
پھر لاؤ ... اقرار کرتا تھا وہ کہ ہمیشہ چرایا ہے میں حکم کیا آنحضرت صلعم نے واسطے اوسکے ساتھ کاٹنے ہاتھ کے پس کاٹا گیا ہاتھ اوسکا اور لایا گیا وہ یعنی لائے گئے آنحضرت کے پاس پس فرمایا اوسکو
صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش طلب کر اللہ سے یعنی ساتھ زبان کے اور رجوع کر طرف اوسکے یعنی ساتھ دل کے پس کہا اوسنے کہ بخشش مانگتا ہوں اللہ سے اور رجوع کرتا ہوں طرف اوسکے پس فرمایا آنحضرت نے الٰہی
بخش اسکو یا الٰہی قبول کر توبہ اسکی نقل کیا اسکو ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اسی طرح پایا میں نے بیچ اصول جامع کے ... عبارت چاروں سنن میں مذکور ہے اور جامع الاصول میں اور شرح السنۃ میں بیچ
کے ہے اور بیچ جامع السنن میں کہ ... ابی امیہ یعنی ... کذا کا ... ہو کہ اون سب کتابوں مذکورہ میں ابی امیہ اور بیچ نسخوں مصابیح کے عن ابی رمثہ
... اور ... لفظ ... شیخ ابن حجر ... غلط ہے اگرچہ ابو رمثہ بھی صحابی ہے لیکن یہ حدیث اوس سے نہیں اور یہ جو فرمایا
حضرت نے کہ نہیں گمان کرتا میں ... حضرت کا ... بیچ جو یہ ... اقرار سے اور ... حد ... اور یہ ایک قول
شافعی کا ہے ... اور ... سے ... اور ... کے نزدیک ... استغفار کا حکم کیا ... دلالت کرتا ہے اوپر کہ حد نہیں ہے
پاک کرنیوالی بالکل بلکہ وہ پاک کرنیوالی ہے اصل گناہ کو ... پروردگار کی ... **باب حد الخمر** یعنی بیچ بیان حد کے **ف** شراب کا حرام ہونا
کتاب و سنت کو اور اجماع کو ... اور ایک قوم کا مذہب ہے کہ چالیس کوڑے ہیں **ف ح** کوئی پیئے شراب اگرچہ ایک
قطرہ ہو پھر ... اور ... لوگ ... اگرچہ نشہ ... اور گواہی دیں اوس پینے کے دو شخص یا وہ اقرار کرے اوسکا ایکبار
اور نزدیک ابی یوسف کے ... اور چالیس غلام ... اوسکی ... میں مارنے
میں اور اقرار کیا اوسنے یا گواہی دی دو شخصوں نے ... یا اقرار کرے ... اور
اقرار کرے ... حالت میں ... صاحبین کے نزدیک ... اور فتوی اسی پر ہے
الفصل الاول عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابوبکر اربعین متفق علیہ وفی
روایۃ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یضرب فی الخمر بالنعال والجرید اربعین روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارا یعنی حکم کیا مارنے کا بیچ حد
پینے کے ساتھ شاخوں کھجور کے اور جوتیوں کے اور مارے ابوبکر رضی نے چالیس کوڑے نقل کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں انس سے یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارتے تھے شراب کے
ساتھ جوتیوں اور شاخوں کھجور کے چالیس ... روایت ... بیان ہے ... کہ عدد اوسکی چالیس تھے اس حدیث پر عمل کیا
امام شافعی نے اور امام ابوحنیفہ ... کہ ... چنانچہ وہ روایتیں مرقاۃ میں مذکور ہیں **وعن السائب بن یزید قال کان یؤتی**
بالشارب علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر فنقوم علیہ بایدینا ونعالنا واردیتنا حتی کان آخر امرۃ عمر
فجلد اربعین حتی اذا عتوا وفسقوا جلد ثمانین رواہ البخاری اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا لایا جاتا پینے والا شراب کا بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ
خلافت ابی بکر کے ... اور ... ساتھ ہاتھوں اپنے کے اور جوتیوں کے اور چادروں اپنی کے یہانتک کہ ہوئی آخر خلافت حضرت عمر رض کی پس مارتے تھے چالیس
کوڑے یہانتک کہ ... حضرت عمر رضی نے اسی کوڑے نقل کیا بخاری نے **ف** اور ... انہی کے شاید کہ وہ ... ہونگے چاروں کوڑے
... اور ... وقت ... کہ ... چالیس ... کی ... یہانتک کہ ... آخر خلافت
اور اسی کوڑے ... حضرت عمر ... اجماع ... صحابہ کا ... جائز ... مخالفت ... اور ... حضرت علی رض سے کہ کہا ... آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر رض نے چالیس کوڑے اور کامل کیا اوسکو عمر رضی نے ... اور سب ... اور ... **الفصل الثانی** عن جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ قال ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ذلک برجل قد شرب فی الرابعۃ فضربہ ولم یقتلہ

رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُمَا وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ عَنْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمُ ابْنُ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةُ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَالشَّرِيْدُ اِلٰى قَوْلِهٖ فَاقْتُلُوْهُ روایت ہے جابر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ پیوے شراب مارو اسکو پھر اگر عود کرے اور پیوے چوتھی بار پس قتل کرو اسکو کہا جابر نے پھر لایا گیا پاس حضرت کے بعد اس حدیث کے ایک شخص کہ تحقیق پی تھی شراب بیچ چوتھے بار کے پس مارا اوسکو اور نہ قتل کیا اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابوداود نے قبیصہ بن ذویب سے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابوداود کی اور بیچ اور روایت نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کی ایک جماعت اصحاب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ انہیں سے ابن عمر اور معاویہ اور ابو ہریرہ اور شرید ہیں قول انکے فاقتلوہ تک ہیں یعنی انکی روایت میں ثم الی آخر نہیں ہے ف پس قتل کرو مراد یہ ہے کہ بہت مارو یا امر بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کے تھا اور بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائی اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور پس نہ قتل کیا اوسکو اس سے معلوم ہوا حکم قتل کرنیکا بسبیل زجر اور تہدید اور سیاست کی تھا یا منسوخ ہوا ساتھ اس حدیث کی اور نقل کیا نووی نے ترمذی سے کہ کہا نہیں ہے میری کتاب میں کوئی حدیث کہ اجماع کیا ہو امت نے اوپر ترک کرنے عمل کی اوسپر مگر حدیث جمع صلوتین کی بغیر خوف اور مینہ کی اور حدیث قتل کرنے شراب پینے والے کی چوتھی بار میں انتہی وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَزْهَرِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اضْرِبُوْهُ فَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالنِّعَالِ وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْعَصَا وَمِنْهُمْ مَنْ ضَرَبَهٗ بِالْمِيْتَخَةِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي الْجَرِيْدَةَ الرَّطْبَةَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرَابًا مِّنَ الْاَرْضِ فَرَمٰى بِهٖ فِيْ وَجْهِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ازہر سے کہ کہا گویا کہ میں دیکھتا ہوں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت کہ لایا گیا ایک شخص روبرو حضرت کے کہ پی تھی شراب پس فرمایا آدمیوں کو کہ مارو اوسکو انہیں سے بعضوں نے مارا اوسکو ساتھ جوتیوں کے اور بعضوں نے مار لکڑی سے اور بعضوں نے مارا ساتھ سنٹیوں کھجور کے کہا ابن وہب نے کہ راوی حدیث کا ہے مراد رکھتی تھی عبد الرحمن ساتھ میتخہ کے سنٹی ہری کھجور کے پھر لی حضرت نے مٹی زمین سے پس پھینکا اوسکو اوسکے منہ پر نقل کی ابوداود نے ف مٹی پھینکی اوسکی حقارت کے لیے کہ مرتکب ایسی فعل شنیع کا ہوا ۱۲ ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ ثُمَّ قَالَ بَكِّتُوْهُ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ مَا اتَّقَيْتَ اللّٰهَ مَا خَشِيْتَ اللّٰهَ وَمَا اسْتَحْيَيْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا هٰكَذَا لَا تُعِيْنُوْا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق لایا گیا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص کہ پی تھی شراب پس فرمایا حضرت نے کہ مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے مارتے تھے اوسکو اپنے ہاتھ سے اور بعضے ساتھ کپڑے اپنے کے یعنی پلہ پکڑ اور بعضے ساتھ پاپوش اپنی کے پھر فرمایا تنبیہ کرو اور عار دلاؤ اوسکو زبان سے پس متوجہ ہوئے لوگ اوسپر کہنے لگے نہ پرہیز کیا تو نے اللہ کی مخالفت سے اور نہ ڈرا تو خدا کی عذاب سے نہ حیا کی تو نے رسول اللہ سے یعنی ترک متابعت اونکی سے یا سامنے آنے انکے سے پھر کہا بعضے لوگوں نے کہ رسوا کرے تجکو اللہ یعنی آخرت میں یا دنیا اور آخرت میں فرمایا نہ کہو تم اسطرح سے نہ مدد دو اوسپر شیطان کو ولیکن کہو یا الہی بخش تو اسکو یعنی مٹا دے گناہ اسکے اور رحم کر اسپر یعنی ساتھ توفیق طاعت کی یا بخش اسکو دنیا میں اور رحم کر اسپر عقبی میں نقل کی یہ ابوداود نے ف زبان سے تنبیہ کرنیکو حضرت نے فرمایا تو ظاہر یہ امر استحباب کے لیے ہے بخلاف اول کے وہ ایجاب کے لیے ہے اور نہ مدد دو اوسپر یعنی اسطرح کی دعا کر کر اسلیے کہ جب رسوا کریگا اسکو رحمن تو غالب آویگا اوسپر شیطان یا اسلیے کہ جب سنے گا وہ یہہ تو ناامید ہوگا اللہ کی رحمت سے اور گناہ کرتا رہیگا گناہوں میں اور باعث ہوگا اسکو غضب اور اصرار میں ہوگی دعا سبب مدد اوسکی ہونیکا شیطان ولیکن کہو یعنی اول با اسبات دعا کہ ... اسلیے کہ مطلوب اول ...

والا ف نسبے اور وہ غیر مناسب ہے ساتھ قول اوسکے کے اللہم اغفر لہ ۔ ع ۔ **وعن** ابن عباس قال شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق
بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی دار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک
وقال افعلہا ولم یأمر فیہ بشیء رواہ ابو داود ۔ اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا پی شراب ایک شخص نے پس مست ہوا پھر ملاقات کیا گیا اس حال میں
کہ جھومتا چلتا تھا راہ میں یعنی جیسے کہ عادت شراب خواروں کی ہوتی ہے پس پکڑ لائے اوسکو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب برابر پہنچا عباسؓ
کے گھر کی چھٹ گیا اور گیا حضرت عباسؓ کے پاس اور چمٹ گیا اونسے یعنے واسطے سفارش اور پناہ چاہنے کی پس ذکر کی گئی یہہ بات روبرو حضرتؐ کے
پس ہنسی اور فرمایا آیا کیا اوس شخص نے یہ اور نہ حکم فرمایا حضرتؐ نے اوسکے حق میں کچھ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی نہ حد مارنیکا حکم فرمایا
اور نہ تعزیر پینے کا اسلیے کہ پینا شراب کا اوسکی اقرار سے اور گواہی عادلوں کی سی ثابت نہوا اور راہ میں جھومتے چلنے سے ثابت ہونا سکر کا کہ جسکا
حد ہو لازم نہیں آتا ۔ ح ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عمیر بن سعید النخعی قال سمعت علی بن ابی طالب یقول ما کنت
لاقیم علی احد حدا فیموت فاجد فی نفسی منہ شیئا الا صاحب الخمر فانہ لو مات ودیتہ وذلک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لم یسنہ متفق علیہ روایت ہے عمیر بن سعید نخعی سے کہ کہا سنا میں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہتے تھے کہ نہیں ہوں کہ جاری کروں کسی پر حد پھر مر جاوے وہ
یعنی بسبب حد مارنے کے پس پاؤں میں اپنے دل میں اوسکے مرنے سے کچھ یعنی غم اسلیے کہ بحکم شرع ہے اور وہ جگہہ رحم وشفقت کی ہی نہیں مگر پینے والا
شراب کا پس تحقیق وہ اگر مر جاوے یعنی بسبب مارنے کوڑونکی زیادہ چالیس سے تو دیت اوسکی بھر دونگا میں اور یہ اس سبب سے ہے کہ پیغمبر خدا نے نہیں مقرر کی
ہے حد اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی معین نہیں کرتے ہیں حد شراب کی کہ اتنی میں کوڑے مارنے چاہییں اگرچہ بعضے حدیثوں میں چالیس یا
مانند چالیس کے واقع ہوئی ہیں پس چونکہ میں اسی مارون اور وہ مر جاوے تو ڈرتا ہوں کہ شاید زیادتی بہ نسبت میرے ثابت ہو پس اس جہت سے دیت دونگا
اور اجماع ہے علماء کا اوپر اسکے کہ جسپر حد واجب ہو اور حد لگی اور وہ مر جاوے تو دیت اوسکی دینی نہیں آتی اور حضرت علیؓ سے یہ بات بنا بر احتیاط کی تھی
اگرچہ فرمایا وقت مشورہ کے حضرت عمرؓ سے کہ اسی درے مجھو بہتر ہیں نزدیک میرے ۔ ح ۔ **وعن** ثور بن زید الدیلی قال ان عمر استشار
فی حد الخمر فقال لہ علی اری ان تجلدہ ثمانین جلدۃ فانہ اذا شرب سکر واذا سکر ھذی واذا ھذی افتری فجلد عمر فی حد الخمر
ثمانین رواہ مالک ۔ اور روایت ہے ثور بن زید دیلی سے کہ کہا تحقیق حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا یعنی صحابہ سے بیچ تعین حد شراب کے پس کہا واسطے اونکے
حضرت علیؓ نے کہ رائے میری یہ ہے کہ مارو اوسکو اسی درے اسلیے کہ تحقیق جسوقت پیتا ہے شراب مست ہو جاتا ہے اور جسوقت مست ہوتا ہے ہذیان بکتا
اور جسوقت کہ ہذیان بکتا ہے بہتان باندھتا ہے پس حکم کیا حضرت عمرؓ نے بیچ مارنے حد شراب کے اسی دروں کا نقل کی یہ مالک نے **ف** بہتان باندھتا ہے یعنے افترا کرتا ہے محصنات پر تہمت
زنا کی پس نشہ باعث قذف کا ہوتا ہے اور حد قذف کی اسی دریں ہیں اور حکم باعتبار غالب کے ہے پس حضرت عمرؓ نے اسی درے ٹھہرائے حد شراب میں
حضرت علیؓ کے کہنے سے اور اجماع کیا صحابہ نے اسپر ۔ ح ۔ **باب ما لا یدعی علی المحدود** یہ باب ہے اوس چیز کا کہ دعا بد نکیجاوے
اوسپر کہ حد مارا جاوے **ف** جیسے کہ ایک شخص نے حضرتؐ کے سامنے شراب پینے والے کو کہا اخزاک اللہ اور حضرتؐ نے منع فرمایا کہ یوں نہ کہو اور مغفرت
اور رحمت چاہو ۔ ح ۔ **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن الخطاب ان رجلا اسمہ عبد اللہ یلقب حمارا کان یضحک النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد جلدہ فی الشراب فاتی بہ یوما فامر بہ فجلد فقال رجل من القوم اللہم
العنہ ما اکثر ما یؤتی بہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تلعنوہ فواللہ ما علمت انہ یحب اللہ ورسولہ رواہ البخاری ۔
روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص نام اوسکا تھا عبد اللہ لقب کیا جاتا تھا حمار یعنی گدھا بسبب بیوقوفی کے ہنساتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تھے حضرتؐ

کہ مارتے تھے اسکو یعنی ایکبار بسبب پینے شراب کے پس لایا گیا وہ ایک اور دن پس حکم کیا واسطے اسکے درّے سے مارنیکا پس وہ تھا مارا گیا پس کہا
ایک شخص نے قوم میں سے یا الٰہی لعنت کر اسکو کیا بہت لایا جاتا ہے اسکو یعنی بسبب پینے شراب کے پس فرمایا حضرت نے نہ لعنت کرو اسکو قسم ہے اللہ کی
وہ چیز کہ جانتا ہوں میں یہ ہے کہ وہ دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول اوسکے کو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ نہیں جائز
کرنے کسی گنہگار کو بالخصوص اور یہ بھی معلوم ہوا کہ محبت اللہ اور رسول کی سبب ہے قرب الٰہی کے پس نہیں جائز ہے لعنت کرنی محب خدا اور رسول کو اسلیے کہ
لعنت کی معنی ہیں دور کرنا رحمت الٰہی سے ❊ ع ❊ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ
فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا
عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کہ پی تھی شراب فرمایا مارو اسکو پس بعضے ہم میں سے
مارنے والے تھے ساتھ ہاتھ اپنے کے اور بعضے ہم میں سے مارنیوالے تھے ساتھ پاپوشوں اپنی کے اور بعضے مارنے والے تھے ساتھ کپڑے اپنے کے پس
جب پھرا وہ شخص کہا بعضوں نے کہ رسوا کرے تجھکو اللہ فرمایا نہ کہو اسطرح سے نہ مدد دلاؤ اسپر شیطان کی نقل کی یہ بخاری نے **الفصل**
الثانی فصل دوسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا
أَرْبَعَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ أَنِكْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْكَ فِي ذٰلِكَ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَا قَالَ نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ
أَهْلِهِ حَلَالًا قَالَ فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ قَالَ أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ
يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكَلْبِ فَسَكَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ
سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ فَقَالَ أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ
هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا قَالَ فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلٍ مِنْهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا آیا ماعز اسلمی پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور
گواہی دی یعنی اقرار کیا اوپر نفس اپنی پر یہہ کہ جماع کیا ایک عورت سے بطریق زنا کے چار بار یعنی اقرار کیا اسکا چار بار یعنی چار مجلسوں میں ہر بار منہ پھیر لیتے
تھے حضرت اوس سے یعنی واسطے ساقط ہونے حد کے پس متوجہ ہوئے پانچوین بار میں فرمایا کیا صحبت کی تو نے اوس سے کہا کہ ہاں فرمایا صحبت کی تو نے
یہانتک کہ غائب ہوا وہ یعنی عضو مخصوص تیرا بیچ اوسکے یعنی بیچ عضو مخصوص عورت کے کہا اوس نے کہ ہاں فرمایا جیسے غائب ہو جاتی ہے سلائی سرمہ دانی میں اور رسی کنوین
میں کہا کہ ہاں فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے زنا کہا کہ ہاں کیا میں نے اوس عورت سے بروجہ حرام وہ کہ کرتا ہے مرد اپنی بیوی سے حلال فرمایا کیا ارادہ رکھتا ہے
ساتھ اس کہنے کے کہا کہ ارادہ رکھتا ہوں میں یہ کہ پاک کرو تم مجھکو گناہ مذکور سے بسبب قائم کرنے حد کی پس حکم فرمایا حضرت نے پس سنگسار کیا گیا پھر سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو شخصوں کو اپنی یاروں میں سے کہ کہتا ہے ایک ان میں سے واسطے یار اپنے کی کہ دیکھ طرف اس شخص کی کہ پردہ پوشی کی تھی اللہ تعالیٰ نے اسپر پس نہ چھوڑا نفس
اوسکے نے یہانتک کہ سنگسار کیا گیا مانند سنگسار کرنے کتے کے پس چپ رہے حضرت دونوں کی طرف سے اور کچھ نہ فرمایا پھر چلے ایک ساعت یہانتک کہ گذرے ایک
مری ہوئی گدھی پر کہ اوٹھائے ہوئے تھا پاؤں اپنا یعنی بسبب بہت پھول جانے کی پس فرمایا حضرت نے کہاں ہے فلانا اور فلانا یعنی وہ دونوں شخص جنہوں نے
کہ حقارت ماعز کی کی تھی بسبب سنگسار ہونے کے پس کہا دو شخصوں نے کہ ہم ہیں وہ دونوں یا رسول اللہ پس فرمایا اوترو اور کھاؤ گوشت مردار
گدھی سے پس عرض کیا اون دونوں نے کہ اے پیغمبر خدا کون کھاتا ہے اس سے یعنی یہ لائق کھانے کے نہیں ہے کیونکہ حرام ہے آپ اسکے کھانیکو فرمایا

جو کچھ اپنے واسطے چاہے اوسی کے واسطے اپنے بھائی کی اچھی تحقیق ہے کہانے اس گہر کی کسی چیز سے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے تحقیق وہ ابت الغیر چیز سے ہوں بہشت سکے بے شرطے مارتا اونہیں نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا أُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذٰلِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پہنچا ایک گناہ کو کہ موجب حد کا ہو اور قائم کی گئی اوسپر حد اوس گناہ کی یعنی مثلا زنا کیا اور درے مارے گئے یا چوری کی اور ہاتھ کٹا پس وہ حد کفارہ اور مٹانیوالی اوس گناہ کی ہے نقل کی شرح السنہ میں **وَعَنْ** عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعُجِّلَ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللّٰهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو شخص کہ پہنچے حد کو یعنی گناہ کو کہ اوسپر حد معین ہے پس جلدی دی گئی سزا اوسکی دنیا میں یعنی حد یا تعزیر ماری گئی اسپر پس سزا نہیں دیا جاویگا آخرت میں اسلیے کہ اللہ تعالی عادل تر ہے اس سے کہ دوبارہ دے سزا اپنے بندے کو آخرت میں اور جو شخص کہ پہنچا حد کو اور ڈھانکا اوسکو اللہ نے اسپر اور معاف کیا اوس سے پس اللہ تعالی کریم تر ہے اس سے کہ دوبارہ کرے مواخذہ بیچ ایک چیز کی کہ معاف کیا ہو اوس سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف اسپر اسطرح کہ توبہ کی اوسنے گناہ سے اور چھوڑ اسپر یہ کہ پردہ پوشی کرنے نبیکی اپنی نفس پر اور توبہ کرنی اوسکی اللہ سے اور اپنے عار کو ظاہر نہ کرنے اسکے ۱۲ ع + **بَابُ التَّعْزِيرِ** یہ باب ہے بیچ بیان تعزیر کے ف تعزیر کہتے ہیں ادب دینے کو کم حد سے اور اصل اسکی عزر ہے یعنی منع اور رد کی چونکہ تعزیر بازرکھتی ہے اس فعل کی پھر کرنے سے کہ جسپر تعزیر دیا گیا اسلیے یہ نام اسکا رکھا گیا ۱۲ ع + **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ مارے جاوین کوڑے زیادہ دس کوڑوں سے مگر بیچ حد کے حدوں اللہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیر میں زیادہ دس کوڑوں سے نہ مارے اور علما نے لکھا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے جاننا چاہیے کہ علما نے اسباب میں اختلاف کیا ہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اکثر تعزیر انتالیس درے ہیں اور نزدیک ابو یوسف کے پچھتر درے اور اقل اوسکے تین درے ہیں بالاتفاق اور اتفاق ہے اسپر کہ تعزیر بعد حد کو نہ پہنچے ولیکن سخت تر حد سے ہو ۱۲ ح + **اَلْفَصْلُ الثَّانِي** فصل دوسری **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ مارے ایک تمہارا پس چاہیے کہ بچا رہے منہ کو نقل کی یہ ابوداود نے ف خواہ حد مارے یا تعزیر یا ادب کے لیے مارے منہ پر نہ مارے ۱۲ ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جسوقت کہ ایک شخص دوسرے شخص کو یعنے مسلمان کو ای یہودی پس مارو اوسکو بیس کوڑے اور جسوقت کہے اے مخنث پس مارو اوسکو بیس کوڑے اور جو شخص زنا کرے محرم سے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف مخنث اوسکو کہتے ہیں کہ جسکے کلام و اعضا میں نرمی ہو اور مشابہ عورتوں کے حرکات و سکنات میں ہو جیسا عورتیں اور زنانا کہتے ہیں اور تعزیر دیا جاوے وہ شخص کہ بہتان زنا کا کرے مملوک کو یا کافر کو بہتان کرے مسلمان کو سوا زنا کے یعنی ان الفاظ ای فاسق ای فاجر ای کافر ای خبیث ای لص ای منافق ای لوطی ای یہودی ای وہ شخص کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکوں کے ای سود خور ای دیوث ای مخنث ای خائن ای قحبہ ای بیٹے قحبہ کے ای زندیق ای قرطبان ای ماوی الزوانی او اللصوص ای حرام زادہ یعنی ٹھکانا زانیوں یا چوروں کا ۱۲

اور

اور نہ تعزیر دیا جاوے ساتھ ان الفاظ کے ای گدہی لے کتے ای بندر ای بکرا ای سور ای بیل ای سانپ ای مخنث ای حجام ای بیٹے حجام کی اور باپ اوسکا حجام ہو نہیں اور ای ولد الحرام ای عیار ای ناکس ای منکوس اے مسخرہ اے تہبی بازاری ای ابلہ ای وسواسی اور ایسی جاتی ہے علماء نے تعزیر انکی جبکہ ہو مخاطب اشراف اور پہونچتا ہے خاوند کو یہ کہ تعزیر دے اپنی بیوی کو بسبب ترک کرنے زینت کے اور بسبب کہنا نہ ماننے کے جبکہ بلاوے وہ اوسکو طرف بچھونے اپنی کے بیچ صحبت کے لیے اور بسبب ترک کرنے نماز کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور بسبب نکل جانے کے اوسکے گھر سے اور جو شخص زنا کرے محرم سے اوسکا عمل کیا ہے ساتھ ظاہر اس حدیث کے امام احمد نے اور جمہور کے نزدیک یہ زجر و تشدید کے لیے ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ محمول ہے اوپر حلال اور سبب جاننے کے واسطے حکم اوسکا اور زنا اونکا سا ہی کہ سنگسار ہے اگر محصن ہو اور درے ہیں اگر غیر محصن ہو + ح + وملتقی و ع وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَجَدْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ وَاضْرِبُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت عمر رضہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ پاؤ تم ایک شخص کو کہ خیانت کی اوسنے بیچ راہ خدا کے یعنی غنیمت کی مال میں سے پہلے تقسیم ہونیکے پھر پالیا پس جلادو اسباب اوسکا اور مارو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف جلادو اسباب علماء نے اختلاف کیا ہے اسمین بعضون نے منع کیا ہے جلانے اسباب کیسے اور کہتے ہین کہ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا یا محمول ہے تغلیظ و تشدید پر اور حمل کیا ہے امام احمد نے اسکی ظاہر پر اور کہا کہ جلایا جاوے اسباب سواے مصحف مجید اور ہتھیار اور حیوان کی اور مارو بطریق تعزیر کے اور پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اس صورت میں ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ہے ح

بَابُ بَيَانِ الْخَمْرِ وَوَعِيْدِ شَارِبِهَا

باب ہے بیچ بیان خمر کی اور وعید پینے والے اوسکے کے ف یعنی اس باب میں بیان ہے حقیقت خمر کا کہ خمر کس چیز کا نام ہے اور بیان ہے اسمین وعید یعنی ڈر کی پینے والے اسکیکا قاموس میں لکھا ہے کہ خمر اوس چیز کو کہتے ہین کہ مستی لاوے اور ہووے شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کے ہو یا غیر اسکے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینہ میں حرام ہوئی اور مدینہ میں خمر انگور کی تھی نہیں بلکہ کھجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت میں بمعنی ڈھانکنے اور خلط کے ہے اور خمر ڈھانپ لیتی ہے عقل کو اور خلط و خبط کر دیتی ہے اسکو یہ مضمون قاموس مین ہے اور جاننا چاہیے کہ چیزین نشہ لانیوالی کئی طرح پر ہین ایک قسم شراب کی یہ کہ شیرہ انگور کا ہے جسوقت جوش لایا اور گاڑہا ہوا اور کف لانا شرط نہین بنابر مختار کے اسکو خمر ہی کہتے ہین عربی میں دوسری قسم کہ شیرہ انگور کا تھوڑا سا پکایا جاوے نام اوسکا باذق ہے اور فارسی میں اسکو بادہ کہتے ہین اور جو قدر تہائی کے پکایا گیا ہو اوسکو طلا کہتے ہین تیسری قسم نقیع التمر اسکو سکر بھی کہتے ہین یعنی شربت خرما کا جب گاڑہا ہو جاوے اور کف لاوے چوتھی قسم شراب کی نقیع الزبیب یعنی شربت منقی یا کشمش وغیرہ کا جسوقت جوش مارے اور جھاگ لاوے پس یہ تینون قسمین اخیر شراب کے جب جوش دیجاوین اور گاڑہی ہو جاوین تو حرام ہین بالاتفاق کیونکہ اس حالت مین ان چیزون مین نشہ ہوتا ہے اور جو یہ صفت مذکورہ نہ پائی جاوے تو حرام نہین جیسے شربت خرما وغیرہ چار پہر یا آٹھ پہر کا ہو اور متغیر نہو تو پینا درست ہے اور چار چیزین پینے کی اور ہین کہ حلال ہے پینا اونکا اس صورت میں کہ قدرے پکائی جاوین اور نشہ نہ لاوین اور جب نشہ لاوین تو یہ بھی قسمین حرام ہین اور بدون پکانے کی ویسا ہی اور کف لاوے تو بھی پینا اوسکا حرام ہے ایک اونمین سے نبیذ تمر یعنی شربت چھوہارا کو قدرے پکایا جاوے اگرچہ کچھ گاڑہا ہو سو تھوڑا سا اسکا پینا جائز ہے دوسری قسم خلیطان یعنی تمر یا منقی کو کہ قدرے جوش دیکر شربت بنا لیں تیسری قسم نبیذ شہد اور گیہون اور جو اور باجرہ وغیرہ کہ بنا دین چوتھی قسم مثلث یعنی پانی انگور کا پکایا جاوے یہانتک کہ دو حصے جل جاوین اور ایک حصہ باقی رہے پھر یہ چارون قسمین بنا پر تقویت پانے کی عبادت پر نہ واسطے لہو و طرب کے نزدیک امام ابوحنیفہ کے حلال ہین اور نزدیک امام محمد کے قدرے قوت عبادت کو بھی پینا انکا حرام ہے اور واسطے لہو و طرب کے بالاتفاق حرام ہے مگر فتوی اہل تحقیق کا اوپر قول امام محمد کے ہے کہ حرام ہے پینا

یعنی شرح کنز کا نشان (حدیث شریف) [illegible] نقل کیا جاتا ہے کہ امام محمد اور امام مالک اور شافعی اور احمد کے نزدیک جو چیز بہت نشہ لاوے اوس کا تھوڑا بھی

بھی وہ حرام ہے [illegible] مسکرہ [illegible] کل مسکر حرام [illegible] کہ جو چیز [illegible] اور ہمارے نزدیک یہی چیزیں نشہ کی حرام ہیں نقل کیا

اسکو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور صحیح کیا اس حدیث کو اور فقہی امام [illegible] وہ شراب ہے اور حرام خواہ انگور سے بنی ہو

کھجور یا منقی یا شہد خواہ گیہوں یا جو یا جوار یا جوار یا عرق [illegible] کا جیسا کہ [illegible] قسم کا [illegible] ہو قطرہ تھوڑی ہو یا بہت حرام ہے

اور حالت نشہ میں جو طلاق کسی کی بی بی [illegible] طلاق واقع ہو جاتی ہے [illegible] ابن منذر [illegible] ایضا اور امام

مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل [illegible] نشہ [illegible] بہت [illegible] امام [illegible] بعض حرام وہ شراب ہو کہ جو چیز

اور گاڑھی ہو کر جھاگ [illegible] باقی اور چیزیں [illegible] حرام نہیں لیکن احتیاط والی [illegible] امام [illegible] کے قول پر فتوی ہی ہے

[illegible] اور زیلعی اور درمختار [illegible] اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی [illegible] مذکور ہے اور شرح وہایہ وغیرہ

امام اعظم سے بھی موافق قول امام محمد کے روایت نقل کی ہے [illegible] لکھنوی فی تاریخ [illegible]

کی حرمت پر جواب استفتا میں اس مسئلے کو خوب صاف بیان کیا ہے [illegible] اور سبزی [illegible]

اور بھنگ جو گھاس کہ نشہ لاتی ہے اور کھانا افیم کا حرام ہے اس واسطے کہ عقل [illegible] کہا [illegible] کوئی بھنگ

کو حلال جانے زندیق بدعتی ہے اور [illegible] نجم الدین زاہدی نے [illegible] کافر کہا اور [illegible] اور استعمال تنباکو حرام [illegible]

میں لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے [illegible] مکروہ تحریمی [illegible] رسالہ میں [illegible]

کہ منہ سے بو [illegible] اور [illegible] اور [illegible] مکروہ جانتے ہیں اور [illegible]

کہ اس کے پینے سے بدن میں کمال سستی آتی ہے اور بعضوں کو بیہوشی آتی ہے [illegible] سستی لانے والی ہیں وہ حرام ہیں جیسے امام احمد

اس حدیث کو نقل کیا ہے اور صاحب [illegible] مفتر کے معنی سستی لانے والا لکھا ہے اور امام ابو القاسم حسین بن محمد بن مفضل راغب نے بیچ کتاب مفردات

الفاظ قرآن کی [illegible] یوں لکھا ہے کہ [illegible] کے پس معنی [illegible]

ہیں صاحب [illegible] اور [illegible] کہا کہ [illegible] مفتر میں [illegible] گرم ہو جاتا [illegible] اور [illegible]

اوس سے اندر کی گرمی مراد ہے بہر حال [illegible] دور ہے اس واسطے کہ [illegible] اوس کو دور کرتی ہے اور [illegible] خلاف اسکی

حدیث مسواک کی صحاح وغیرہ میں مذکور ہے السواک مطہرۃ للفم ومرضات للرب [illegible] اور اسی مضمون میں ابو اسحق گجراتی نے دو رسالہ

صغیر اور کبیر لکھے ہیں

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَمْرُ مِنْ ھَاتَیْنِ

الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَۃِ وَالْعِنَبَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا شراب بنتی ہے ان دو درختوں

کھجور اور انگور سے [illegible] ف یعنی اکثر شراب ان درختوں سے ہوتی ہے [illegible] کہ حصر ہے [illegible] کیسے ہو موجب فرمانے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی کل مسکر خمر اور یہ عام ہے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّہٗ

قَدْ نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ وَھِیَ مِنْ خَمْسَۃِ اَشْیَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَۃِ وَالشَّعِیْرِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے اوپر منبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا تحقیق نازل ہوئی تحریم خمر کی اور خمر بنتی

ہے پانچ چیزوں سے انگور کھجور گیہوں جو شہد سے اور شراب وہ ہے کہ ڈھانک لے عقل کو نقل کی یہ بخاری نے ف کہا علما نے کہ یہ اشارہ ہے ساتھ اسکی کہ

شراب مضمون پانچ چیزوں میں نہیں ہے بلکہ غیر انگور سے بھی ہوتی ہے اگرچہ نشہ لانے والی ہو عقل کی ات ح + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ خَمْرَ الْاَعْنَابِ اِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہا تحقیق حرام کی گئی شراب جس وقت کہ حرام کی گئی اور نہیں پاتی تھی ہم شراب انگوروں کی مگر کم اور اکثر شراب ہماری تھی گدر کھجور اور کھجور خشک کی ان کو نقل کیا بخاری نے ف اول فرضیت خمر میں معلوم ہوتا ہے طالع کہلاتا ہے پھر بیان حلال پھر ازاں بعد ساتھ نبیذ پہلا دل کی بعد ازاں بعد ازاں ح + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ نبیذ شہد کی فرمایا جو چیز پینے کی نشہ کرے سو وہ حرام ہے نقل کیا اس کو بخاری اور مسلم نے ف بتع ساتھ زبر با کی اور جزم تا کے اور ساتھ زبر تا کی بھی آیا ہے اور نبیذ شہد کی کہ شہد کو ایک برتن میں ڈال کر تھوڑی پیدا کرتے مانند نبیذ کھجور کے اور حاصل حضرت کی کلام کا یہ ہے کہ اگر نبیذ شہد بھی نشہ کرے حرام ہے اور یہی حکم نبیذ جَو کا ہے اور کہتے ہیں کہ خمر اہل یمن کی تھی ح + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز نشہ کرے وہ شراب ہے اور جو چیز نشہ کرنیوالی ہے حرام ہے یعنی تھوڑی یا بہت اور جو پئیگا شراب دنیا میں پھر مریگا اس حال میں کہ ہمیشہ پیتا تھا اور توبہ نکی اوس سے نہ پیئیگا شراب آخرت میں نقل کیا اس کو مسلم نے ف نہ پئیگا آخرت میں یعنی اگر حلال جانتا تھا اسکو یا مراد ساتھ اسکے زجر و منع شدید ہے یا مراد یہ ہے کہ نہیں پئیگا اوسکو آخرت میں اول وہلہ کہ نجات پائی اور پہلے داخل ہوئی جنت میں واللہ اعلم ع + وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ ایک شخص آیا یمن سے اور پوچھا حضرت سے احوال شراب کا کہ پیتے یمن کی ملک میں جنی کی کہا جاتا تھا اوسکو مزر پس فرمایا آنحضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اوسنے ہاں فرمایا حضرت نے ہر چیز نشہ لانیوالی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اوس شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاویگا اوسکو طینۃ الخبال سے صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے طینۃ الخبال فرمایا پسینا دوزخیوں کا یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیوں کی زخموں سے نقل کیا مسلم نے ف خبال کی معنی فساد کے ہیں اور طینہ کی تفسیر ابن ملک نے کذا بعضہم من ترجمۃ الشیخ عبد الحق دہلوی وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى حِدَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملانے خشک کھجور اور کچی کھجور کیسی یعنی خشک اور کچی کھجور کو ملا کر نبیذ کرنے سے اور منع فرمایا ملانے انگور خشک اور کھجور خشک کیسی اور ملانی کچی کھجور اور تر کھجور کیسی اور فرمایا نبیذ ڈالو ہر ایک کو جدا جدا نقل کیا مسلم نے ف ان دونوں کو ملا کر بھگونے سے جو منع فرمایا اور جدا جدا کی بھگونے کو جائز رکھا حکمت اس میں یہ ہے کہ اکثر شتابی کرتی ہے تغیر طرف ایک جانب کے دو جنسوں میں سے اور فساد کر دیتی ہے وہ دوسری کو اور ظاہر اور تمیز نہیں ہوتی پس پینا انکا حرام کہا اور حنفیہ کا اور امام احمد کی بنا یہی نکالا اوسنے یہ دو چیزیں ہوں حرام ہے اگرچہ نشہ کرنیوالی نہو عمل کیا ہے اوسنوں نے ظاہر اس حدیث پر اور نزدیک جمہور کی جب حرام ہے کہ نشہ کرنے والی ہو + ح + وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ یعنی ساتھ ڈالنی نمک یا پیاز وغیرہ کی کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہیں فرمایا نہیں

نقل کی ہے مسلم نے **ف** ہمارے نزدیک اگر شراب سرکہ ہو جاوے تو حلال ہے خواہ بسبب ڈالنے کسی چیز کے ہو یا بغیر ڈالنے کے بسبب بہت دن گذر جانے کے یا رکھنے کے آفتاب میں مثلا اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ اگر کوئی چیز ڈال کر اسمین سرکہ بنائی جاوے تو نہین پاک ہوتی ہے کبھی اور اگر آفتاب مین رہنے سے مثلا سرکہ ہو جاوے تو دو قول ہین صحیح تران دونوں مین یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہے اور دلیل ہماری مطلق فرمانا حضرت کا ہے نعم الادام الخل اور بسبب جاتے رہنے وصف مفسد کے اور ثابت ہونے صفت صلاح کی مباح ہوا اور یہ نہی حضرت نے اسلیے کی تھی کہ ابتدا مین لوگ عادت رکھتے تھے شراب پینے کی اور جس چیز کی عادت ہوتی ہے اوسکی طرف میلان طبع ہوتی ہے پس خوف کیا حضرت نے مداخلت شیطان کی سی کہ مبادا اسکو وسیلہ کرین شراب پینے کا اور بعد گذرنے زمانہ دراز کے خوف اسکا نہ رہا پس حرام نہوا اور صاحب ہدایہ نے ایک روایت نقل کی ہے خیر خلکم خل خمرکم واللہ اعلم اور بیہقی نے بیچ کتاب معرفہ اپنی کے جابر سے مرفوع اس حدیث کو نقل کیا ہے + ح + ع + **وَعَنْ** وَائِلِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے وائل حضرمی سے کہ طارق بن سوید نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پینے شراب کے سے پس منع فرمایا حضرت نے اوسکو پس کہا طارق نے کہ سوا اسکے نہین کہ استعمال کرتے ہین ہم شراب کو دوا کے لیے پس فرمایا حضرت نے نہین وہ دوا لیکن وہ ہے بیماری نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکثر علما نے منع کیا ہے دوا کرنے کو ساتھ شراب کے اور بعضون نے کہا کہ اگر متعین ہو علاج کرنا ساتھ اسکے بحکم طبیبون حاذق کے تو مباح ہے اور اگر لقمہ حلق مین اٹک جاوے اور خوف ہو ہلاک کا اور پانی اور مانند اسکے کہ اوس سے لقمہ حلق سے اوترے پاوے نہین تو مباح ہے پی لینا اوسکا بقدر اوترنے لقمہ کے بالاتفاق اور بعضے علما نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے ومنافع للناس لکھا ہے کہ نہین ہے مراد ساتھ نفع کے شفا اور صحت بدن بلکہ مراد نشاط طبع ہی اور بدن کو مضر ہے بہ انجام اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالی نے نہین رکھی ہے شفا حرام مین + ح + **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیتا ہے شراب پینے اور توبہ نہین کرتا نہین قبول کرتا اللہ تعالی اوسکی نماز چالیس دن پس اگر توبہ خالص کی قبول کرتا ہے اللہ توبہ اوسکی پس اگر اوسنے پھر پی شراب پس نہین قبول کرتا اللہ اوسکی نماز چالیس روز پھر اگر توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پی اوسنے شراب نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اوسکی پس اگر پھر پیتا ہے شراب چوتھی بار نہین قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوسکی چالیس روز پھر اگر توبہ کرتا ہے نہین قبول کرتا اللہ تعالی توبہ اوسکی اور پلاویگا اوسکو نہر سے پیپ لہو دوزخیون کی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے عبد اللہ بن عمرو سے **ف** نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنے ثواب نہین پاتا اوس نماز کا اگرچہ ادا ہو جاتا ہے مطالبہ فرض وقت کا اور خاص نماز کو اسلیے ذکر کیا کہ جب نماز باوجود ہونے افضل عبادات بدنیہ کے قبول نہوئی تو اور عبادتین بطریق اولی قبول نہونگی اور قید چالیس دن کی شاید اسلیے لگائی کہ باقی رہتا ہے اثر شراب کا اوسکے باطن مین مقدار اسی مدت کا اور بیان اسکا چاہیے کہ حکم ساتھ نہ قبول ہونے توبہ کے چوتھی بار مین سبیل مبالغہ اور تشدید کی ہے اور وارد ہوا ہے کہ نہ اصرار کیا اوسنے کہ استغفار کیا اگرچہ عود کیا دن مین ستر بار اور یہ ہے کہ بسبب شومی اصرار کے اوس امر کی انتہا کے توفیق توبہ حقیقی کے نہین پاتا ہے اور اصرار کرنے والا اسپر مرتا ہے

ع ج وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما اسکر کثیره فقلیله حرام رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة
اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ نشہ لاوے بہت اوسکا تھوڑا اوسکا بھی حرام ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
ف اسلیے کہ عادت اور طبیعت بشری اسپر واقع ہوئی ہے کہ تھوڑا اوسکا پہونچاتا ہے بہت کو پس واجب ہوا پرہیز کرنا اوس سے ع ج وعن عائشة عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام رواه احمد والترمذی وابوداؤد اور روایت ہے عائشہ
سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو چیز نشہ لاوے بقدر فرق کے یعنی آٹھ سیر کے پس بھر ہوا چلو اوس میں سے حرام ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے ف یعنے جسکا بہت حرام ہے اوسکا تھوڑا بھی حرام ہے جیسے کہ اوپر کی حدیث میں گذرا ع ج وعن النعمان بن بشیر قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من الحنطة خمرا ومن الشعیر خمرا ومن التمر خمرا ومن الزبیب خمرا ومن العسل
خمرا رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق گیہوں سے بھی شراب ہوتی ہے اور جو سے بھی شراب ہوتی ہے اور کھجور سے بھی شراب ہوتی ہے اور انگور سے بھی شراب
ہوتی ہے اور شہد سے بھی شراب ہوتی ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے حدیث غریب ہے ف لکھا ہے علما نے کہ مقصود ذکر سے
حصر نہیں ہے انہی چیزوں سے شراب بنتی ہے بلکہ حاصل ان چیزوں کو اسلیے ذکر کیا کہ اکثر شراب ان چیزوں کی بنتی ہے اور یہ دلیل ہے اوپر نہ خاص ہونے خمر کے
ساتھ پانی انگور کے اور ابن مالک نے کہا کہ انکو خمر کہنا مجازا ہے بسبب زائل کرنے انکے عقل کو ج ع وعن ابی سعید الخدری قال کان
عندنا خمر لیتیم فلما نزلت المائدة سالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنه وقلت انه لیتیم فقال اهریقوه
رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھی ہمارے پاس شراب ایک یتیم کی یعنی ایک یتیم ہمارے گھر میں رہتا تھا کہ ہم پرورش
کرتے تھے اوسکو اور وہ اموال رکھتا تھا ازانجملہ شراب بھی تھی اور اوس زمانے میں شراب مباح تھی پس جب اوتری سورہ مائدہ یعنی آیۃ تحریم خمر کی کہ
اوسمیں ہے یا ایها الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان آخر آیۃ تک پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال شراب یتیم کا
اور کہا میں نے کہ وہ یتیم کی ہے یعنی اور مال یتیم کا ضائع کرنا نہیں چاہیے پس کیا حکم ہے فرمایا پھینک دو اوسکو نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی یہ مال غیر متقوم ہے مالک کو
نفع لینا اوس سے اور حکم ہے ہمکو اوسکی امانت کا ج وعن انس عن ابی طلحة انه قال یا نبی الله انی اشتریت خمرا لایتام فی
حجری قال اهرق الخمر واکسر الدنان رواه الترمذی وضعفه وفی روایة ابی داؤد انه سال النبی صلی الله علیه وسلم
عن ایتام ورثوا خمرا قال اهرقها قال افلا اجعلها خلا قال لا اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی ابو طلحہ سے کہ کہا اے نبی اللہ کے تحقیق خریدی
میں نے شراب واسطے یتیموں کے کہ میری پرورش میں ہیں فرمایا پھینک دے شراب اور توڑ ڈال مٹکے شراب کی نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اس حدیث کو اور
بیچ روایت ابوداؤد کے یہ ہے کہ ابو طلحہ نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال یتیموں کا کہ وارث ہوئے تھے شراب کی فرمایا پھینک دے اوسکو کہا
کیا نہ بناؤں سرکہ اوسکو فرمایا نہیں ف یہ خریدنا شراب کا پہلے حرام ہونے اوسکے کے ہوا اور پوچھنا اسکی حکم کا بعد حرام ہونے کے کہ آیا رہنے دوں یا پھینک دوں
اوس شراب کو پس توڑنے کا اسلیے حکم فرمایا کہ نجاست اوس میں سرایت کر گئی تھی اور پاک کرنا اوسکا ممکن نہ تھا یا واسطے مبالغہ منع کرنے کے اس سے فرمایا اور سرکہ
بنانے کو بھی منع فرمایا از راہ زجر و تنبیہ کی یا نہی تنزیہی ہی ہے ج ع الفصل الثالث فصل تیسری عن ام سلمة قالت نهی رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن کل مسکر ومفتر رواه ابوداؤد روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ
کرنیوالی چیز سے اور مفتر سے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نہایہ میں لکھا ہے کہ مفتر اوس چیز کو کہتے ہیں کہ جب پیوے اوسکو تو گرم ہو جاوے بدن یعنی گرمی

قلب و دماغ میں سرایت کرجاوے اور بانچے اوسمین فتور یعنی ضعف اور انکسار اقر الرجل کہا جاتا ہے اوسوقت کہ ضعیف ہو جاوین پلکین اوسکی
اور سنگ ہو جاوین گوشہ چشم اوسکی سے اور دلیل پکڑی گئی ہے ساتھہ اسکے اوپر حرمت بنج اور اور مخدرات و مفترون کے ر ح وعن دیلم الحمیری
قال قلت یا رسول الله انا بارض باردة ونعالج فیها عملا شدیدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوی به علی اعمالنا وعلی برد
بلادنا قال هل یسکر قلت نعم قال فاجتنبوه قلت ان الناس غیر تارکیه قال ان لم یترکوه فاقتلوهم رواه ابوداود
اور روایت ہے دیلم حمیری سے کہ کہا میں نے یا رسول اللہ ہم ہیں زمین سرد میں اور ساتھہ زور و قوة کے کرتے ہیں ہم اوسمین کام سخت کہ بدون
قوة بدن کے اوسکو نہیں کرسکتے اور ہم بناتے ہیں شراب اس گیہون سے قوة حاصل کرتے ہیں ہم ساتھہ اوسکے اوپر کاموں اپنے کے اور قوة پاتے ہیں
اور غالب آتے ہیں اوپر سردی شہروں اپنی کے فرمایا کیا نشہ لاتی ہے وہ شراب کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پس بچو اوس سے کہا میں نے کہ تحقیق لوگ نہیں
چھوڑنے والے اوسکو فرمایا اگر نہ چھوڑیں اوسکو یعنی اور حلال جانیں اوسکی پینے کو تو لڑو اونسے نقل کیے یہ ابوداود نے وعن عبد الله بن عمرو ان
النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال کل مسکر حرام رواه ابوداود اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے شراب کی سے اور کھیلنے جوے کے سے اور کوبہ سے اور غبیراء سے اور فرمایا ہر چیز کہ نشہ کی ہے حرام ہے نقل
کی یہ ابوداود نے ف قاموس میں لکھا ہے کہ کوبہ کہتے ہیں نرد اور شطرنج اور چھوٹی طبل یعنی نقارہ اور بربط کو اور یہ سب جمع ہیں جو چیز ان میں
سے یہاں مراد لیجئیں صحیح ہے اور غبیراء ایک قسم شراب کی ہے کہ جنے سے بنتی ہے حبشی بنایا کرتے ہیں ر ح وعن عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله
علیه وسلم قال لا یدخل الجنة عاق ولا قمار ولا منان ولا مدمن خمر رواه الدارمی وفی روایة له ولا ولد زنیة بدل
قمار اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت میں یعنی ساتھہ نجات پانیوالوں کی کہ پہلے داخل
ہونگے نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کی یعنی بلا وجہ شرعی اور نہ جواری اور نہ احسان رکھنے والا فقراء پر صدقہ دیکر اور نہ ہمیشہ پینے والا شراب کا نقل کیا یہ
دارمی نے اور ایک روایت دارمی کی میں یون آیا ہے کہ نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا بجاے جواری کے ف جوا [illegible] بجاے رہے وہ کھیل
ہے کہ شرط کیجاوے اوسمین غالب آنیکی کہ جیتنے والا ہارنے والے سے کچھ پاوے اور نرد اور شطرنج اور پانسا انگلیوں کا اور کہا طیبی نے کہ منان وہ ہے کہ نہ دیوے کچھ
مگر کہ احسان کیے اوسپر اور احتمال یہ بھی ہے کہ منان من سے ہے بمعنی قطع کے یعنی کاٹنے والا ناتے کا اور نہ داخل ہوگا بہشت میں ولد الزنا حدیث ولد الزنا
لا یدخل الجنة نہ صحیح ہے اور نہ موضوع بلکہ ضعیف ہے اور احتمال صحت حدیث کی تاویل کی گئی ہے اس طرح کہ اکثر اولاد زنا بیٹا پیرلی کی اور بسبب
ماں کی خراب ہوتی ہے اور تربیت ظاہر و باطن کی پاتی نہیں پس بسبب اعمال برائی کے گرفتار عذاب میں ہوتی ہے اور بسبب واقع ہونے نطفہ کی محل
حرام میں ساتھہ وجہ حرام کی البتہ خبیث ہو اور [illegible] داخل ہوتا ہے جیسے کہ مال حرام [illegible] میں لاحق ہوتا ہے یا مراد تشدید و تعریض زانی ہے کہ سبب
پیدائش اوسکی کا ہے [illegible] اور اولاد مسلمانوں کو بیچ الاسلام و الا
ولد الزنا کو کوئی گناہ نہیں رکھتا کہ عذاب دیا جاوے اوسپر [illegible] وعن ابی امامة قال قال النبی صلی
الله علیه وسلم ان الله تعالی بعثنی رحمة للعالمین وهدی للعالمین وامرنی ربی عز وجل بمحق المعازف و
المزامیر والاوثان والصلب وامر الجاهلیة وحلف ربی عز وجل بعزتی لا یشرب عبد من عبیدی جرعة من خمر
الا سقیته من الصدید مثلها ولا یترکها من مخافتی الا سقیته من حیاض القدس [illegible]
احمد اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے بھیجا مجکو سبب رحمت واسطے تمام عالم کے اور سبب ہدایت

واسطے عالم کے اور حکم کیا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ مٹانے باجون اور مزامیر کے اور بتون اور سولیون کے اور تمام رسومات وعادات جاہلیت کے یعنی حالت کفر کے اور قسم کھائی میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے ساتھ عزت اپنی کے کہ نہ پیویگا کوئی بندہ میرے بندون میں سے ایک گھونٹ شراب کا مگر کہ پلاونگا مین اوسکو پیپ دوزخیون کے سے مقدار اوسکی اور نہ چھوڑیگا اوسکو سبب ڈر میری کے مگر کہ پلاونگا مین اوسکو یعنی شراب طہور جو حوضون پاک سے یعنی بہشت کے حوضون سے نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ مٹانے باجون کے یعنی ڈھول اور ڈھولکی اور نقارہ اور تاشہ اور طبلہ اور طنبور اور سارنگی اور ستار اور مانند انکی کے اور مزامیر کے یعنی شہنائی اور مرچنگ اور بانسری اور مانند انکی کے اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر حرام ہونے باجون کے اور مزامیر کے اسلیے کہ یہ چیزین قدیم سے رسوم وعادات اہل فسق وبطالت کیسی ہین اور فقہا نے لکہا ہے کہ راگ ساتھ باجون اور مزامیر کے حرام ہے اور ساتھ نری آواز کے مکروہ ہے اور اجنبی عورتون سے سنا سخت حرام ہے اور سولیونکی شکل صلیبی یہ ہے کہ ایک خط خط دوسرے کو قطع کرے اس طریق + اور یہ شکل اوسکی ہے کہ سولی پر کہینچا تہا اوسکو نصاری نے اور نصاری اس شکل کو کہ صورت سولی پر کہینچے عیسی علیہ السلام کے ہے بگمان انکی کی سب چیزون میں رکھتے ہین واسطے یاد داشت غم اور حسرت کے اوپر قضیہ حضرت عیسی کی پس اسکی بھی نابود کرنیکا حکم کیا اور تمام رسوم جاہلیت کے مانند نوحہ کرنیکی اور فخر کرنے کی ساتھ حسب کے اور طعن کرنیکی نسب مین وغیر ذلک + ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخُبْثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہین کہ حرام کی اللہ نے اونپر بہشت یعنی نجات پائی ہوئی کی ساتھ داخل ہونا بہشت مین اونپر حرام کیا ایک ہمیشہ پینے والا شراب کا اور دوسرا نافرمانی کرنیوالا ماباپ کی اور تیسرا دیوث وہ کہ تجویز کرے اپنی اہل وعیال مین ناپاکی کو نقل کی یہ احمد اور نسائی نے ف اہل وعیال مین یعنی اپنی بیوی یا لونڈی یا قرابتی کے حق مین تجویز کرے ناپاکی کو یعنی زنا یا مقدمات زنا کو مانند بوس وکنار وغیرہ کے اور انہین کے حکم مین ہین تمام گناہ مانند پینے شراب کے اور ترک کرنے غسل جنابت کے اور مانند انکی کے یعنی اگر مثلا بیوی کو شراب پیتے دیکہے یا دیکہے ترک کرتے غسل جنابت کو اور منع نہ کرے تو وہ بھی دیوث کہلاتی ہے کہ دیوث وہی کہ دیکہے اپنے اہل مین چیز بری اور نہ غیرت کرے اونپر اور نہ منع کرے انکو اوس سے ۱ ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص نہین داخل ہونگے بہشت مین ہمیشہ شراب پینے والا اور توڑنیوالا ناتے کا اور یقین کرنیوالا سحر کا نقل کی یہ احمد نے ف یقین کرنیوالا یعنی جو کہ سحر کو موثر بالذات جانے اسکا یہ حال ہے والا یقین کرنا سحر کا یعنی ثبوت تاثیر اوسکی کی اور واقع ہونے اسکی کے ساتھ پیدایش وحکم خدا تعالی کی صحیح ہے کہ وارد ہوا ہے السحر حق + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰہَ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ وَقَالَ ذَکَرَ الْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پینے والا شراب کا اگر مر جاوے ملاقات کریگا اللہ سے مانند پوجنے والی بت کی نقل کی یہ احمد نے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے اور بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کے محمد بن عبید اللہ سے اوس نے اپنے باپ سے اور کہا بیہقی نے کہ ذکر کی بخاری نے یعنی یہ حدیث اپنی تاریخ مین محمد بن عبد اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے ۱ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ ھٰذِہِ السَّارِیَۃَ دُوْنَ اللّٰہِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ وہ کہتے تہے کہ نہین پروا کرتا مین کہ پیون مین شراب

بارہ ہیں اور ستون کو سوائے اللہ کے نقل کی یہ نسائی نے ف اس ستون کو اتباع یعنی بہتر کو کہ بہتر کے ہوتے ہیں اور مقصود یہ ہے کہ بنا شراب کا اور جہالت کا ہے ترو یا ایک کلام کرتا ہے ۔

کِتَابُ الْاِمَارَةِ وَالْقَضَاءِ

کتاب ہے بیچ بیان سرداری اور قضا کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَمَنْ یُّطِعِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ یَّعْصِ الْاَمِیْرَ فَقَدْ عَصَانِیْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِکَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَیْرِهٖ فَاِنَّ عَلَیْهِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فرمان برداری کرے میری پس تحقیق فرمان برداری کی اوسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی میری پس نافرمانی کی اللہ کی اور جسنے کہ اطاعت کی امیر کی پس اطاعت کی میری اور جسنے نافرمانی کی امیر کی پس تحقیق نافرمانی کی میری اور سوائے اسکے نہیں کہ امام یعنی خلیفہ یا امیر اوسکا سپر کے ہے قتال کیا جاتا ہے پیچھے اسکے سے اور بچاؤ کیا جاتا ہے سبب اوسکی یعنی آفات و بلیات سے پس اگر حکم کرے ساتھ تقوی اللہ کے اور انصاف کرے پس تحقیق واسطے اوس امیر کے سبب اوسکے ہے ثواب بڑا اور اگر حکم کرے ساتھ غیر اسکی پس اوسپر ہے سبب اس کام کی گناہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ یَّقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوْا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر امیر کیا جاوے تمپر غلام نکٹا کنکٹا حکم کرے تمکو موافق حکم اللہ کے پس سنو حکم اوسکا اور فرمان برداری کرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف ذکر غلام کا مبالغہ کے لیے ہے مانند قول آنحضرت کے کہ جو کوئی بناوے مسجد اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کی ہو اوسکے لیے گھر بنایا جاتا ہے اگرچہ مانند گھونسلے چڑیا کے نہیں ہوتی ہے ولیکن مقصود مبالغہ ہے یا مراد نائب سلطان اور خلیفہ اکبر ہے والا غلام امیر و امام نہیں ہوتا اور ذکر احادیث میں او رنکٹا او رکنکٹا بھی تاکید کے لیے کہا یعنی غلام حقیر و خوار ہو ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِیْبَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو یعنی کلام حاکم کا اور اطاعت کرو یعنی امر و نہی اوسکی ہے جبتک کہ نہ مخالفت ہو امر اللہ کی اور رسول اوسکے کی اگرچہ عامل کیا جاوے تمپر غلام حبشی گویا کہ سر اوسکا انگور ہے یعنی مانند انگور کے ہے چھوٹائی میں اور سیاہی میں نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِیْمَا اَحَبَّ وَکَرِهَ مَا لَمْ یُؤْمَرْ بِمَعْصِیَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سننا اور فرمان برداری کرنی واجب ہے اوپر مرد مسلمان کے بیچ اوس چیز کے کہ خوش لگے اور ناخوش لگے جبتک کہ نہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی پس جس وقت کہ حکم کیا جاوے ساتھ گناہ کی تو نہیں ہے سننا اور نہ فرمان برداری کرنی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سننا کلام حاکم کا اور فرمان برداری کرنی اوسکے واجب ہے ہر مسلمان پر برابر ہے کہ حکم کرے ساتھ اوس چیز کی کہ موافق طبع ہو یا نہ موافق ہو بشرطیکہ نہ حکم کرے اوسکو ساتھ گناہ کے پس اگر حکم کرے ساتھ گناہ کے تو نہیں چاہئے فرمانبرداری اوسکی ولیکن نہیں چاہئے مقابلہ کرنا امام سے ع وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِی الْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرمان برداری کرنی یعنی کسی کی نہ امام کی اور نہ باپ وغیرہ کے گناہ میں سوائے اسکے نہیں کہ فرمان برداری کرنی ہے امر نیک کے بیچ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَهِ وَعَلٰی اَثَرَةٍ عَلَیْنَا وَعَلٰی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ

اَهْلَهٗ وَعَلٰۤی اَنْ نَّقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنَّا لَا نَخَافُ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَعَلٰۤی اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّاۤ اَنْ تَرَوْا
کُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ فِیْهِ بُرْهَانٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا بیعت کی ہمنے یعنے عہد کیا ہمنے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمان برداری کرنیکی بیچ تنگی اور آسانی کی اور وقت خوشی اور ناخوشی کی اور اسپر کہ ترجیح دیوین ہمپر اور اسپر کہ نہ نکالین
ہم امر کو اہل اوسکی سے اور اسپر کہ کہیں ہم حق جہاں ہوں ہم نہ ڈریں ہم بیچ مقدمہ اللہ کے یعنی امر دین میں اور کلام حق میں ملامت ملامت کرنیوالی کی سے اور
ایک روایت میں یوں ہے کہ عہد کیا ہمنے اسپر کہ نہ نکالڈالیں ہم امر کو اہل اوسکی سے یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ نہ نکالڈالو امر کو اہل اوسکی سے مگر یہ کہ دیکھو تم
کفر صریح کہ نزدیک تمہارے اللہ کیطرف سے اوس امر میں دلیل ہو یعنی آیۃ قرآن اور سنت رسول سے کہ احتمال تاویل کی نرکھی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم
نے **ف** ترجیح دیوین ہمپر یعنی عہد کیا ہمنے کہ صبر کرینگے ہم اوپر کہ ترجیح دیجاویگی ہمپر یعنی جماعۃ انصار پر جیسے کہ اور روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے انصار سے
فرمایا تہا کہ بعد میرے اثرۃ ہوگا پس صبر کرنا تم اوسپر یعنی ترجیح اور تفضیل دیجاویگی تمپر بعضے بخشش و انعام اور حکومت میں چنانچہ یہہ حال واقع ہوا
بیچ عہد امراء کے بعد از خلفای راشدین پس صبر کیا انصار نے اوسپر اور اسپر کہ نہ نکالیں ہم الخ یعنی نہ طلب کریں ہم امارۃ اور نہ معزول کریں ہم امیر کو اپنی ہوا سے اور
نہ لڑیں ہم اوس سے اور اخیر جملہ کی معنی یہہ ہیں کہ اگر کفر صریح دیکھو امام سے تو جائز ہے معزول کردینا اوسکا بلکہ واجب ہے نہ فرمان برداری کرنے اوسکی اور امام معزول
نہیں ہوجاتا فسق و فجور سے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام شافعی کی نزدیک معزول ہوجاتا ہے اور اسی طرح ہر قاضی اور امیر اور اصل مسئلہ یہہ ہے کہ فاسق
نہیں ہے اہل ولایۃ سے نزدیک شافعی کے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسق اہل ولایۃ سے ہے یہانتک کہ صحیح ہے واسطے باپ فاسق کے نکاح کردینا اپنی
چھوٹی بیٹی کا ب ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا اِذَا بَایَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ یَقُوْلُ لَنَا فِیْمَا
اسْتَطَعْتُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم جسوقت بیعت کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر سننے اور فرمانبرداری کرنیکی
فرماتے واسطے ہمارے بیچ اوس چیز کے کہ طاقت رکھو تم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یا تو یہہ رخصت ہے حضرت کی طرف سے یعنی جسقدر فرمانبرداری
ہوسکی اوسقدر کرو یا تاکید و تشدید ہے یعنی جتنی فرمانبرداری کرسکو قصور نکرو ع ح **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاٰی مِنْ اَمِیْرِهٖ شَیْئًا یَّکْرَهُهٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا
مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیکھے اپنے سردار
سے کوئی چیز کہ ناخوش رکھے اوسکو یعنی شرعا یا طبعا پس چاہیے کہ صبر کرے یعنی اور خروج نکرے اوسپر پس تحقیق نہیں کوئی کہ جدا ہو جماعت سے ایک بالشت
پس مرے یعنی اسی حال پر بغیر توبہ کی مگر کہ مریگا اسطرح کا مرنا کہ مرتے ہیں اوسپر اہل جاہلیت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی نکل گیا اطاعۃ امام سے اور جدا
ہوا جماعت مسلمین سے اور مخالفت کی اجماع کی وہ مرا اسحال پر پس تو مرا اسی ہیئت پر کہ مرتے ہیں اوسپر اہل جاہلیت کہ دین سے خبر نہیں رکہتے تہے اسلیے کہ وہ نہ تابع
امیر کی نہیں کرتے تہے اور نہ پیروی کرتے تہے ہدایت امام کی بلکہ وہ بیزار رہتے تہے اوس سے اور نہیں اجماع کرتے تہے کسی چیز پر اور نہیں اتفاق کرتے تہے
ایک لیے پر ع **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ
فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِعَصَبِیَّةٍ اَوْ یَدْعُوْ لِعَصَبِیَّةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبِیَّةً
فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰۤی اُمَّتِیْ بِسَیْفِهٖ یَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا یَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا
یَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهٗ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ نکلا امام کے اطاعت سے اور جدا ہو جماعت اسلام سے پھر مرا وہ پس مرا ہے مرنا جاہلیت کا اور جو

اور جو شخص لڑے نیچے نشان اندھا دھند کے یعنی نیچے نشان ایک امر کے کہ نہ ظاہر ہو حق و باطل ہونا اوسکا احوال مین کہ غصہ ہوتا ہے واسطے تعصب کے یعنی
واسطے مدد کرنے قوم کے ظلم پر نہ واسطے اعلاء کلمۃ اللہ کے اور اظہار دین اوسکی یا بلاتا ہے یعنی لوگون کو واسطے تعصب کے یعنی نہ واسطے خدا کی یا مدد کرتا ہے کسی کی واسطے
تعصب کے پس مارا گیا یعنے اسحال مین پس مرنا اوسکا بطور مرنے جاہلیت کے ہے اور جو کوئی نکلی امت میری پر یعنی امت اجابت پر ساتھ تلوار اپنی کے کہ مارتا ہے نیک
کو امت میری سے اور بری کو اور نہین پروا کرتا مسلمان امت میری کی یعنی نہین پروا کرتا ساتھ اوس چیز کے کہ کرتا ہے اوس سے اور نہین ڈرتا عذاب اور وبال اوسکی کے
اور نہین پورا کرتا عہد والے سے عہد اوسکا پس نہین وہ میری امت مین سے یا میرے طریقے پر اور نہین مین اوس سے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ
مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ
وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَشِرَارُ أَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُنَابِذُهُمْ
عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ لَا مَا أَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلٰوةَ أَلَا مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَاٰهُ يَأْتِيْ شَيْئًا مِنْ
مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک
اشجعی سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا بہترین حاکمون تمہاری کے وہ ہین کہ دوست رکھو تم اونکو اور وہ دوست رکھین تم کو یعنی عدل کرین
پس اس سبب سے محبت ہو آپس مین اور دعا کرو تم اوپر اونکے اور وہ دعا کرین وہ تمپر اور بدترین حاکمون تمہاری کے وہ ہین کہ بغض رکھو تم اونسے اور بغض رکھین وہ تمسے اور لعنت کرو
تم اونکو اور لعنت کرین وہ تمکو کہا عوف نے کہ کہا ہمنے یعنی صحابہ نے اے رسول خدا کی کیا نہ پھینکدین ہم عہد اونکا یعنی کیا نہ معزول کردین ہم اونکو اور
نہ توڑ ڈالین عہد اونکے اور نہ لڑین ساتھ انکے نزدیک اسحال کے فرمایا نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز نہین جبتک کہ قائم کرین تم مین نماز خبردار ہو جو شخص کہ
حاکم کیا جاوے اوسپر کوئی حاکم پس دیکھے اوسکو کہ کرتا ہے ایک چیز گناہ خدا کی سے پس چاہیے کہ مکروہ رکھے اوس چیز کو کہ کرتا ہے گناہ خدا کی سے اور نہ کھینچے ہاتھ فرمانبرداری
سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** جبتک کہ قائم الخ اس سے سمجھا جاتا ہے کہ ترک کرنا نماز کا حاکمونکو موجب نقض عہد اور ترک کرنے اطاعت انکی کا ہے مانند کفر کے اسلیے کہ نماز
ستون دین کا ہے اور فرق کرنیوالی ہے درمیان ایمان اور کفر کے بخلاف اور گناہون کے کہ وہ ایسے نہین اور اسمین تشدید و تہدید عظیم ہے اوپر ترک کرنے نماز کے
وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ
وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا لَا مَا صَلَّوْا أَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَأَنْكَرَ
بِقَلْبِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ام سلمہ رض سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے تمپر امیر کہ ہونگے بعضے افعال اونکی اچھی اور بعضی بری پس
جسنے انکار کیا یعنے جو کوئی قادر ہوا اسپر کہ بیان کرے اوسکے مونہہ پر کہ یہ فعل تیرا برا ہے اور کہدیا پس تحقیق پاک ہوا یعنی نفاق سے اور مداہنت سے اور جسنے
مکروہ جانا یعنی جو کوئی نہ قادر ہوا زبان سے کہنے پر لیکن مکروہ جانا دل سے پس تحقیق سالم رہا یعنی مشارکت سے گناہ اور وبال مین لیکن جو کوئی راضی ہوا یعنی ساتھ
فعل اونکی کے ولیکن اور پیروی کی یعنی اونکی کرنی برائیو مین پس وہ شریک ہوا ساتھ اونکے گناہ اور وبال مین کہا صحابہ نے کیا پس لڑین ہم اونسے یعنی اوسوقت
فرمایا نہین جبتک کہ نماز پڑھین نہین جبتک کہ نماز پڑھین یعنی جس شخص نے مکروہ جانا ساتھ دل اپنے کے اور انکار کیا ساتھ دل اپنے کے نقل کی یہ مسلم نے **ف**
یعنے جس شخص نے الخ یہ تفسیر کی راوی نے اس قول کی ومن کرہ فقد سلم کذا ذکر الشیخ رح اور ملا علی رح نے کہا کہ تفسیر ہے فمن انکر ومن کرہ کی کہ مذکور ہین
دونون پہلے حدیث مین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ
بَعْدِيْ أَثَرَةً وَأُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوْا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم دیکھوگے پیچھے میرے ترجیح دینی کو اور کتنی چیزین کہ بری

جانوگی تم عرض کیا صحابہ نے کیا حکم فرماتے ہو تم ہمکو یا رسول اللہ یعنی اوسوقت فرمایا ادا کرو تم طرف اونکے حق اونکا اور مانگو اللہ سے حق اپنا نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی تم اپنی طرف سے حق حاکمون کے ادا کرو یعنی اطاعت اونکی کرو اور مددگار رہو اور اگر وہ تمہارے حق مین قصور کرین صبر کرو
اور جناب حق مین التجا کرو کہ جزا اونکو دے ۔ح **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ
مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ کہا پوچھا سلمہ بن یزید جعفی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا
ای نبی اللہ کے خبر دیجیے مجکو کہ کیا فرماتے ہین آپ ہمکو اگر مسلط ہون ہمپر امرا مانگین ہمسے حق اپنا یعنی اطاعت و خدمت اور نہ دین ہمکو حق ہمارا یعنی عدل
کرین اور نہ غنیمت دین فرمایا سنو یعنی کلام اونکا ظاہر مین اور فرمانبرداری کرو یعنی باطن مین یا سنو بات اونکی اور اطاعت کرو فعل مین پس سوا اسکے نہین کہ
اونپر ہے وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی تکلیف دی گئی قبیلہ عدل اور دینے حق رعیت سے اور تمپر وہ چیز کہ اوٹھائی گئی یعنی اطاعت کرنی اور صبر کرنا بلاؤن پر نقل کی
یہ مسلم نے **ف** حاصل یہ کہ واجب ہے ہر ایک پر وہ چیز کہ تکلیف دیا گیا پس بری ہو جدا اپنی سے ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ
بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے جو شخص کہ
نکالے ہاتھ امام کی تابعداری سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اوس حالت مین کہ نہین ہوگی دلیل واسطے اوسکے یعنی دلیل ایمان کی اور جو کوئی
مرے اس حال مین کہ نہوا اوسکی گردن مین بیعت امام کی یعنی اطاعت امام برحق کی دین مین مریگا مرنا جاہلیت کا سا نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي
وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ
عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کہا تھے بنی اسرائیل کہ ادب سکھلاتے تھے
اونکو انبیاء جبکہ مرتے ایک نبی جانشین ہوتی اونکی اور نبی اور تحقیق حال یہ ہے کہ نہین آنیوالا کوئی نبی پیچھے میرے اور ہونگے بعد میرے امیر اور بہت ہونگے
عرض کیا صحابہ نے پس کیا حکم فرماتے ہو ہمکو یعنی جبکہ بہت ہونگے امیر بعد آپکے اور واقع ہوگا اونمین تنازع آپسمین پس کیا فرماتے ہو ہمکو کرنیکو اوسوقت فرمایا
پوری کرو بیعت پہلی کی پھر پہلے کی یعنی اتباع پہلے خلیفہ کا کیجیے اگر مدعی ہو دوسرا اتباع نہ کیجیے اور دو اونکو حق اونکا پس تحقیق اللہ تعالی البتہ پوچھیگا اونسے اوس چیز
سے کہ طلب چرانیکی کی ہے اونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پوری کرو الخ یعنی وفا کرو بیعت خلیفہ اول کی پھر بیعت اوس خلیفہ کی کہ بعد اوسکی ہوا اور وجہ اول
نسبت اوسکی ہے کہ بعد اوسکے ہے یعنی خلیفہ بعد از خلیفہ کے ہونگے تم ہی بیعت ہر ایک سے اسی ترتیب سے کرنا اور وفا کرنا مقصود و یہ ہے کہ بیعت اول کی جلیسکے
حدیث آئندہ مین آتا ہے اور قول اعطوہم حقہم مانند بدل کی ہے جملہ فوا ببیعۃ الاول سے اور قول فان اللہ سائلہم تعلیل ہے واسطے امر کے ساتھ دینے حق اونکی اور
اسمین اختصار ہے یعنی پس دو اونکو حق اونکا اگرچہ نہ دوین وہ تمکو حق تمہارا اور اوس چیز سے الخ یعنی پوچھیگا حق رعایا پس حق تمہارا بھی اونسے لیگا ۔ح ع
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور
روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیعت کیجاوے واسطے دو خلیفون کے پس قتل کرو اونکو کہ اخیر ہے اونمین
نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی لڑو ساتھ اوسکے تا پھر جاوے طرف امر خدا کے یا مارا جاوے اسلیے کہ وہ باغی ہے اور بعضون نے کہا مراد قتل سے باطل کرنا بیعت
اوسکے کا ہے اور سست کرنا اوسکا ۔ع ح **وَعَنْ** عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ سَتَكُونُ

ھَنَاتٌ وَھَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّفَرِّقَ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَھِیَ جَمِیْعٌ فَاضْرِبُوْہُ بِالسَّیْفِ کَائِنًا مَّنْ کَانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قریب ہے کہ ہونگی شر و فساد پس جو شخص کہ ارادہ کرے جدائی ڈالنے کا
اوپر اس امت میں اوس حال میں کہ امت ہو اکٹھے پس مارو اوسکو ساتھ تلوار کے کسی بات پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی انواع انواع کی فتنہ و فساد
ہونگے واسطے طلب امارت کی مرحبہ سے اور امام وہی ہوگا کہ جسکے لیے اول منعقد ہوئی ہوگی بیعت اور کسی بات پر یعنی اگرچہ بڑا اشراف اور بڑا عالم ہو اور سزاوار
تر جانو اوسکو ساتھ امامت کی لیکن چونکہ باعث شر اور فساد اور تفریق امت کا ہے لائق قتل کی ہے بشرطیکہ اول لائق امامت کی ہو + ع ح **وعنہ**
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَتَاکُمْ وَاَمْرُکُمْ جَمِیْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَّاحِدٍ یُّرِیْدُ اَنْ یَّشُقَّ عَصَاکُمْ اَوْ
یُفَرِّقَ جَمَاعَتَکُمْ فَاقْتُلُوْہُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عرفجہ سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص آوے تمہارے
پاس یعنی ساتھ دعوی خروج کی خلیفہ وقت پر اس حال میں کہ امر تمہارا اکٹھا ہوا ایک شخص پر اور ایک خلیفہ پر ارادہ کرے یہ کہ چیرے لاٹھی تمہاری
گویا جدائی ڈالی جماعت تمہاری میں پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** چیری لاٹھی تمہاری کو یہ کنایہ ہے جدائی ڈالنے سے لوگوں میں گویا لوگوں کی
جمع ہونیکو ایک امر پر بمنزلہ لاٹھی کی رکھا اور جدائی ڈالنے کو مانند پھاڑنے اوسکی کے اور یا جدائی ڈالی الخ ظاہرا یہ شک راوی ہی اور احتمال ہے کہ اول کو
حمل کریں اوپر جدائی ڈالنے کی امور دنیا میں اور دوسری کو احکام دین میں ح + **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاہُ صَفْقَۃَ یَدِہٖ وَثَمَرَۃَ قَلْبِہٖ فَلْیُطِعْہُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُہٗ فَاضْرِبُوْا
عُنُقَ الْاٰخَرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے بیعت کی امام سے پس دیا اوسکو
صفقہ ہاتھ اپنے کا اور عقیدہ دل اپنے کا یعنی ظاہر میں اور خلوص دل سے اتباع اوسکا قبول کیا پس چاہیے کہ اطاعت اوسکی کرے اگر سکے یعنی جسقدر کر سکے پس اگر
آوے دوسرا کہ دعوی امامت کا کرے اور خروج کرے امام اول پر پس مارو گردن اوس دوسری کی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ
لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسْئَلِ الْاِمَارَۃَ فَاِنَّکَ اِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ مَسْئَلَۃٍ وُکِلْتَ اِلَیْھَا وَاِنْ اُعْطِیْتَھَا عَنْ
غَیْرِ مَسْئَلَۃٍ اُعِنْتَ عَلَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مانگ
سرداری کو پس تحقیق تو اگر دیا گیا سرداری بسبب مانگنے کے تو سونپا جاوے گا تو طرف اوسکی اور اگر دیا گیا تو سرداری بغیر سوال کے مدد دیا جاویگا
تو اللہ کیطرف سے اوس سرداری پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونپا جاویگا طرف اوسکے تا سرانجام کرے امارت کا اور امارت امر دشوار ہے کہ سرانجام نہیں کر سکتا
اوسکو کوئی بغیر مدد الہی کے اور اگر بغیر مانگے ملے گی تو اللہ تعالی مددگار تیرا رہیگا اور توفیق بخشیگا عدالت و اہتمام اوسکی پر ح **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَی الْاِمَارَۃِ وَسَتَکُوْنُ نَدَامَۃً یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَۃُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَۃُ
رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق تم حرص کروگے اوپر سرداری کی اور ہوگی وہ سرداری یعنی حرص
کے موجب پشیمانی کی دن قیامت کی پس اچھی ہے دودھ پلانیوالی سرداری اور بری ہے دودھ چھڑانے والی سرداری نقل کی یہ بخاری نے **ف** مشابہت
دی اوائل سرداری کو ساتھ دودھ پلانیوالی عورت کی اور انقطاع سرداری کو ساتھ دودھ چھڑانیوالی کی یعنی سرداری جسوقت آتی ہی بہت اچھی لگتی ہی مانند دودھ
پلانے والی کے اور جسوقت جاتی ہے یعنی بسبب مرنے اوس شخص کی یا تغیر ہونا اوس شخص کے بری لگتی ہے مانند دودھ چھڑانیوالی کی پس نہیں لائق ہے واسطے عاقل
کی یہ کہ پیچھے ہو لذتوں کی کہ پیچھے آویں اونکی حسرتیں + ع **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِیْ قَالَ فَضَرَبَ
بِیَدِہٖ عَلٰی مَنْکِبِیْ ثُمَّ قَالَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّکَ ضَعِیْفٌ وَّاِنَّھَا اَمَانَۃٌ وَّاِنَّھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِزْیٌ وَّنَدَامَۃٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَھَا

بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيْهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَهُ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيْفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ذر سے کہا کہا مینے یا رسول اللہ کیا نہین عامل کرتے مجکو کہا ابو ذر نے کہ مارا حضرت نے اپنا ہاتھ میرے مونڈھے پر یعنی از راہ لطف و شفقت کے پھر فرمایا اے ابو ذر تو ضعیف ہے اور یہ سرداری امانت ہے یعنی خدا کیطرف سے کہ حق بندونکا ساتھ اوسکے متعلق ہے پس خیانت نہ کرنی چاہیے اوسمین اور تحقیق وہ سرداری ہوگی دن قیامت کی سبب رسوائی اور پشیمانی کی لیکن جس شخص نے لیا اوسکو ساتھ حق اوسکی کے اور ادا کیا اوس حق کو کہ اوسپر ہے اوس سرداری مین یعنی جسنے عدل اور احسان کیا اوسکی سرداری باعث رسوائی اور وبال کی نہین ہوگی اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے ابو ذر کو اے ابو ذر تحقیق مین دیکھتا ہون تجکو ضعیف کہ بوجھ اوسکا نہین اوٹھا سکیگا تو اور تحقیق دوست رکھتا ہون مین واسطے تیرے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہون مین واسطے نفس اپنے کے نہ امیر ہو تو دو شخصون پر یعنی اور نہ سر انجام کار ہو مال یتیم کا نقل کی یہ مسلم نے **ف** دوست رکھتا ہون مین الخ یعنی اگر ہوتا مین ضعیف مانند تیری نہ اوٹھاتا مین اس بوجھ کو لیکن اللہ تعالی نے قوت دی مجکو پھر تحمل دیا مجکو اور اگر نہ تحمل دیتا وہ مجکو نہ اوٹھاتا مین اس بوجھ کو اور کہا نووی نے کہ یہ حدیث اصل عظیم ہے بیچ پرہیز کرنیکے سرداری سے خصوصا جو کہ ضعیف ہو ادا حقوق اسکی سے ع **وَعَنْ** اَبِي مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمِّرْنَا عَلَى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ وَقَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّي عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا داخل ہوا مین حضرت کے پاس اور دو شخص بیٹے چچا میرے کی پس کہا ایک نے اون دونون سے یا رسول اللہ امیر کر ہمکو اوپر بعضے کامون اور ملکون کے کہ والی کیا ہے تمکو اللہ نے اور کہا دوسرے نے بھی مانند اسی کی پس فرمایا حضرت نے تحقیق ہم قسم ہے خدا کی نہین والی کرتے اوپر اس کام کے یعنی کار دین اور شریعت کی اوس کسیکو کہ مانگے ہمسے ولایت کو اور نہ اوس کسیکو کہ حرص کرے اوسپر اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا حضرت نے نہین عامل کرتے ہم اوپر کام اپنے کے اوسکو کہ ارادہ رکھے اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم **ف** عادت شریف حضرت کی تھی کہ جو کوئی کوئی خدمت طلب کرتا اور درخواست رکھتا اوسکی اوسکو وہ کام نہ دیتے اسلیے کہ یہ بات دلالت کرتی ہے محبت جاہ پر کہ باعث خرابی اوسکی کے ہے آخرت مین ع ح **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤگے بہترین آدمیون مین سخت اونکا ازروئے کراہت کے واسطے اس امر کے یہان تک کہ پڑے اوسمین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کوئی بہت مکروہ رکھتا امانت کو اوسکو بہترین لوگونکا پاؤ تو یہان تک کہ پڑے اوسمین یعنی پس ہوگی بعد اوسکے ندامت جیسیکہ اوپر گذرا روایت مین اور طیبی نے کہا کہ پاؤگے ایسے شخص کو بہترین لوگونکا یہان تک کہ پڑے اوسمین پس اوسوقت نہین ہوگا بہترین لوگونکا بلکہ بدترین اونکا ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو سب تمہارے نگہبان ہو اور سب تم سے سوال کئے جاؤگے اپنی رعیت سے پس امام جو حاکم ہو لوگون پر نگہبان ہے اور وہ پوچھا جاویگا احوال رعیت اپنی سے اور مرد نگہبان ہے اوپر گھر والون اپنی کے اور عورت نگہبان ہے اوپر گھر خاوند اپنی اور فرزندان اوسکی کے اور وہ سوال کیجاویگی حق اونکی سے اور غلام مرد کا

ہے مال مالک اپنے کے اور وہ سوال کیا جاویگا اوس سے خبردار ہو پس تم سب سوال کیے جاؤگے رعیت اپنی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے
کہ ہر شخص نگہبان ہے اوپر اعضاء و حواس اپنے کی بھی اور وہ پوچھا جاویگا احوال اونکی سے کہ کہاں استعمال کیا تمنے اونکو اور کس طرح استعمال کیا اور حدیث لیکن
نہ ذکر کیا اسلیے کہ ظاہر ہے ع وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِي
رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی سرداری لینے والا کہ سرداری کرے رعیت پر پھر مرے اس حال میں کہ خائن ہو یا ظالم ہو اونپر مگر کہ حرام کریگا
اللہ اوپر اوسکے بہشت کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی حرام کریگا داخل ہونا بہشت کا ساتھ نجات پانیوالوں کے یا یہ محمول ہے مستحل پر یعنی جو حلال جانے خیانت
وظلم کو اوسکا یہ حال ہے یا از راہ زجر کے فرمایا ع وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً
فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے معقل بن یسار سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ کہ نگہبانی کروائے اللہ اوس سے رعیت کی یعنی امام و نگہبان کرے اوسکا پس نہ نگہبانی کی اوسنے رعیت کی ساتھ خیرخواہی کی
مگر کہ نہ پاویگا بو بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہیں پاویگا ساتھ پہلے پانیوالوں کے قیامت میں حال آنکہ بو اوسکی پائی جاویگی
مسافت پانسو برس کی راہ سے یا نہیں پاویگا ساتھ نجات پانیوالوں کے یا نہیں پاویگا بو مطلق اگر کفر پر مریگا یا حلال جانتا ہوگا ظلم کو ع وَعَنْ عَائِذِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائذ بن عمرو سے کہ کہا سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بدترین سرداروں کا ظالم ہے نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ أَمْرِ أُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی جو شخص کہ والی و متصرف کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر مشقت ڈالی اونپر پس مشقت ڈال تو اوپر اوسکے اور جو
شخص کہ والی کیا گیا کام امت میری سے کسی چیز کا پھر نرمی کی ساتھ اونکے پس نرمی کر تو ساتھ اوسکے نقل کی یہ مسلم نے ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا
يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق امراء عادل نزدیک خدا کے نور کے منبروں پر ہونگے طرف داہنے ہاتھ رحمن کے اور دونوں ہاتھ
اوسکے داہنے ہیں وہ لوگ کہ انصاف کرتے ہیں بیچ احکام اپنے کے اور اہل اپنے کے اور اوس چیز کے کہ والی ہیں نقل کی یہ مسلم نے ف طرف داہنے ہاتھ کی کنایہ
ہے بڑی قدر و مرتبہ ہونے اونکے سے نزدیک اللہ تعالی کے اسلیے کہ جو کوئی عظیم القدر ہوتا ہے اسی طرف کھڑا ہوتا ہے اور بیٹھتا ہے اور دونوں ہاتھ اوسکے داہنے ہیں
یہ دفع توہم کے لیے فرمایا اگر کوئی یہ سمجھے کہ داہنا مقابل بائیں کے ہے اسلیے کہ بائیں ہاتھ میں ضعف و نقصان ہوتا ہے اور اللہ تعالی پاک ہے اوس سے اور اطلاق
ہاتھ کا اللہ تعالی پر ثابت ہے [illegible] کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ مراد اوس سے کیا ہے اور [illegible] قوت و غلبہ ہے اور بیچ حکم اپنے کی یعنی جو کہ متعلق ہے ساتھ خلافت و امارت
کی اور اہل اپنے کے یعنی انصاف کرتے ہیں بیچ اہل کی حقوق میں کہ واجب ہے اونپر اور اوس چیز کی کہ والی ہیں یعنی انصاف کرتے ہیں اوس چیز میں کہ اونکو والی بنایا
اوس [illegible] پرورش یتیم کی یا مال وقف کی خبرگیری کرنی وغیرہ ذالک اور کہا اہل حق نے کہ آدمی کو چاہیے کہ عدل کرے اپنے نفس پر بھی کہ نہ ضائع کرے وقت کو
[illegible] جو کہ نہ حکم کیا ہے اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے بلکہ فرمانبرداری کرے اوامر الہی کی اور باز رہے نواہی اوسکی سے علی الدوام جیسا کہ طریقہ ہے اولیا کرام
[illegible] کا یا غالباً جیسے کہ عادت ہے مومنین صالحین کی ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مابعث

مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِيٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بھیجا اللہ نے کوئی نبی اور نہیں خلیفہ کیا کوئی خلیفہ مگر کہ ہوتی ہیں اوسکے لیے دو رفیق چھپے ہوئے ایک رفیق چھپا ہوا تو حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ نیکی کے اور رغبت دلاتا ہے اوسکو اوسپر اور ایک رفیق چھپا ہوا حکم کرتا ہے اوسکو ساتھ برائی کی اور رغبت دلاتا ہے اوسکو ساتھ برائی کے اور بچایا گیا گناہ سے وہ ہے کہ بچایا اوسکو اللہ نے نقل کی یہ بخاری نے ف مراد دوست چھپے ہوئے سے فرشتہ اور شیطان ہے کہ دونون آدمی کے باطن میں ہوتے ہیں کہ اول حکم ساتھ خیر کی کرتا ہے اور دوسرا ساتھ برائی کی اور بچایا گیا گناہ سے انتہی یہ اشارہ ہے ساتھ حال انبیاء کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اور بعضے خلفا کی بھی کہ محفوظ رکھتا ہے اونکو اللہ تعالی شر شیطان سے یا مراد دو دوست سے وزیر و مشیر ہیں مشابہ بطانہ یعنی استر کی کہ نہیں جدا ہوتا صحبت اوسکی سے اور یہ کہ نہیں خالی کوئی نبی اور خلیفہ مصاحب یعنی دو شخصوں مختلف سے یا دو جماعتوں سے کہ آپس میں مخالف ہوتی ہیں ایسی ہیں جیسا کہ دیکھا جاتا ہے بیچ مشیروں بادشاہوں اور امراء کی اور ایسا جسکو چاہتا ہے انمیں سے بچاتا ہے کہ کلام بدکا نہیں قبول کرتا ہے ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی قیس بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بمنزلہ کوتوال کی نسبت امیر کی نقل کی یہ بخاری نے ف یعنی حضرت کے سامنے حاضر رہتے تھے واسطے جاری کرنے احکام کے جیسے کوتوال امیر کی ہان امراء کے پیشی پر مقرر ہیں ع وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا جب پہنچی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر کہ فارسیون نے بادشاہ کیا اپنے اوپر کسری کی بیٹی کو فرمایا ہرگز نہ فلاح پاویگی وہ قوم کہ والی و حاکم کیا اپنے کام کا یعنی اپنی ملک کی کام کا عورت کو نقل کی یہ بخاری نے ف اس سے معلوم ہوا کہ عورت قابل ولایت سرداری کی نہیں ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ اِلَّا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَى جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہے حارث اشعری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتا ہوں میں تمکو ساتھ پانچ چیزوں کی ایک تو اتباع کرنی جماعت مسلمین کے یعنی قول اور عمل میں اور اعتقادات میں اور دوسری سننی اور حکم بجا لانے امراء اور علماء کی یعنی جو حکم کہ موافق شرع کی ہو اور تیسری ساتھ ہجرت کرنے کے اور پانچویں جہاد کرنی اللہ کی راہ میں اور تحقیق جو شخص نکلا سے جماعت کے برابر ایک بالشت کی تحقیق نکالی اوسنے رسی اسلام کی گردن اپنی سے مگر یہ کہ پھر آوے اور جس شخص نے کہ پکارا پکارنا جاہلیت کا سا پس وہ شخص جماعت دوزخیوں کی سے ہے اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے ف ہجرت کہتے ہیں ترک کرنے کو اور ہجرت سے ہے جانا دار الکفر سے طرف دار الاسلام کی اور دار البدعۃ سے طرف دار السنۃ کی اور [illegible] طرف [illegible] بلا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ اور جہاد کا یعنی لڑنا کافر و ملحد کے واسطے ترقی اسلام کی اور مارنا [illegible] ساتھ [illegible] اوسکی ہے کہ دشمنی نفس کے ساتھ آدمی کے قوی تر ہے اور بہت ضرر کرنیوالی ہے دشمنی کافرون کی سے ساتھ اسکے اور جو شخص کہ نکلا انتہی یعنی جو شخص جدا ہوا اور [illegible] کرے جماعت سے ساتھ ترک کرنے [illegible] اور اتباع سنت کی اور ترک کرے اطاعت امام کی اگرچہ تھوڑی ہو پس تحقیق نکالی رسی اسلام کی یعنی توڑا عہد اسلام کا اور ذمہ اوسکا مگر یہ کہ رجوع کرے اس فعل سے اور جس شخص نے کہ پکارا انتہی یعنی جسنے بلایا اور [illegible] ہوا لوگونکو اوپر عادات اور طرق جاہلیت کی اور بعضون نے کہا کہ مراد پکارنا ہے کہ [illegible] اہل جاہلیت [illegible]

کہ جنسا کہ کسی شخص پر غالب ہوئی زیادہ کہتا سا تھ آواز بلند کے یا آل فلان یا آل فلان یعنی مدد دو لوگ اوسکی مدد کے لیئے ظالم ہو یا مظلوم ۔ ع وعن زِیَادِ بْنِ کُسَیْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہ کہا تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے نیچے منبر ابن عامر کے اس حال میں کہ وہ خطبہ کہتے تھے اور اونپر کپڑے باریک پس کہا ابو بلال نے کہ دیکھو تم طرف امیر ہمارے کے پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سے کہا ابو بکرہ نے چپ رہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ جو شخص اہانت کرے بادشاہ کی کہ اللہ کیطرف سے ہو زمین میں خوار و سبک کریگا اوسکو اللہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف پہنتا ہی کپڑے الخ احتمال ہے کہ وہ کپڑے حرام ہونگے قسم حریر سے اور ابی بکرہ نے زیاد کو طعن کرنے سے منع کیا کہ وہ نصیحت باعث فضیحت و فتنہ کے تہی اور احتمال یہہ بہی ہے کہ ریشمی نہوں لیکن چونکہ پہننا باریک کپڑوں کا عادت ہیں والوں کا ہی نہ زاہدوں کا نسبت کیا اوسکو طرف فسق کے چنانچہ کہا ہے بعضوں نے من رق ثوبہ رق دینہ ع وعن النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تابعداری کسی مخلوق کی بیچ گناہ خالق کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف یعنی اگر مخلوق حکم کرے گناہ کی اگرچہ امیر ہو اطاعت اوسکی نہ کرنی چاہیئے اور اگر اکراہ یعنی جبر کرے تو اسصورت میں گناہ نہیں ۔ ح وعن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَمِيرِ عَشَرَةٍ إِلَّا يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَغْلُولًا حَتَّى يَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ أَوْ يُوبِقَهُ الْجَوْرُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی امیر دس شخصوں کا بہی مگر کہ لایا جاویگا دن قیامت کی طوق کیا ہوا یہانتک کہ چہڑاویگا اور ہلاک کریگا اوس سے طوق کو عدل کا اوسکے یا یہہ کہ ہلاک کرے اوسکو ظلم نقل کی یہہ دارمی نے ف یعنی حاکم کو اکیبار باندہ کر درگاہ رب العزت میں لاوینگے خواہ عادل ہو یا ظالم اور بعد تحقیق کے اگر عادل ہوگا نجات پاویگا اور اگر ظالم ہوگا تو ہلاک ہوگا ح وعنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَفِي رِوَايَتِهِ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَمْ يَكُونُوا عُمِّلُوا عَلَى شَيْءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واے ہے یعنی مصیبت ہے واسطے سرداروں کی اور مصیبت ہے واسطے چودہریوں کے اور مصیبت ہے واسطے امینوں کے اور البتہ آرزو کرینگی قومیں دن قیامت کے کہ بال اونکی پیشانیوں کے لٹکائی جاتی یعنی دنیا میں بیچ ثریا کے اس حال میں کہ ہلیں درمیان آسمان و زمین کے اور آرزو کرینگے کہ نہ والی ہوتی کسی عمل کی نقل کی یہہ شرح السنہ میں اور روایت کی یہہ احمد نے اور انکی روایت میں یہہ ہے کہ آرزو کرینگی کہ کاشکے چوٹیاں اونکی لٹکائی گئی ہوتیں ثریا بلند پر درمیان آسمان و زمین کے اور نہ کیئے گئے ہوتے عامل کسی چیز پر ف لفظ ویل کے معنی ہیں غم اور ہلاک اور شدت بسبب عذاب کے اور بعضوں نے کہا ویل ایک نالہ ہی دوزخ میں جو اوسمیں ڈالا جاویگا وہ دوزخ میں گرتا چلا جاویگا اور سمیں کا فر چالیس برس اور اوسکی تہ تک نہ پہنچیگا اور ایسی نکی یعنی حاکم کرامین کیا چاہکوں نے ... سوا اسکے حاکم کے کسی ... بال کا ... یعنی کی ستارہ تاکو کہ روشنی اوسمیں ... ہوگا ... عزت و ریاست

اوس دن کی کہ لوگ بہت سے دنیا مین تو آرزو کرینگے کہ کاش کہ نہ حاصل ہوتی اونکو یہ عزت اور ریاست اور رفعت لوگون پر بلکہ ہوتی ذلیل اور ساتھ اونکے
سر کے لٹکائی جاتی اونچی جگہ مین اور یہ ہی حق نا کھینچے اونکو تمام لوگ اور تماشا دیکھتے اونکی ذلت اور خواری ہوتی اوس ریاست کی اور عزت اور فخر کے
غرض یہ ہے کہ جب کچھہ خدمت اور ریاست ہو تو عدل کرے اور انصاف کہ حاکم عادل کے لئے بہشت ثواب آیا ہے اور ظلم اور حق تلفی نہ کرے کہ ظالمون اور حق تلف
کرنیوالون کا یہ حال ہوگا جو حدیث مین مذکور ہوا اور ہے افسوس ہی کی امیرون وغیرہ پر جو یہ ہے کہ یہ اعمال نہایت خطرناک ہیں طرف باطل کی مائل اور عدالت
اور استقامت انمین مشکل و متعذر ہے مگر جسکو کہ حفظ الہی اور توفیق اوسکی مددگار ہو +ع +ح **وَعَنْ** غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعِرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ
رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے غالب قطان سے کہ نقل کی اونسے ایک شخص نے اونسے نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق چودہراہٹ حق ہے اور ضرور ہے واسطے آدمیون کے چودہری لیکن چودہری ہین بیچ دوزخ کے نقل کی یہ ابو داود نے یعنی
حق ہے یعنی ایک امر ہے لائق ہے یہ کہ ہو ثابت بسبب حاجت کی طرف اوسکی ولیکن چودہری یعنی اکثر چودہری دوزخی ہونگے بسبب عدم رعایت کرنی عدل کی
اور صدق و انصاف کی چودہراہٹ مین اور بیچ خطر اور ورطہ ہلاک و عذاب کی ہین بسبب ادا نہ کرنے شرائط اوسکی کے پس لائق ہے عاقل کو کہ ہوشیار رہے اور
اور حذر کرے اوس سے تاکہ نہ پہنسے فتنہ مین کہ باعث ہو عذاب دوزخ کا +ع **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أُعِيْذُكَ بِاللهِ مِنْ إِمَارَةِ السُّفَهَاءِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ أُمَرَاءُ سَيَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ
فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَنْ يَرِدُوْا عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ
يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَأُولٰئِكَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ وَأُولٰئِكَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن عجرہ
سے کہا فرمایا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون تجھکو اللہ کے سردار ی احمقون کی سے یعنی عمل اونکی کیا جاتے سے پاس اونکے کہا
کعب نے کیا ہے یہ یا رسول اللہ یعنی یہ سرداری کب ہوگی اور کیونکر ہوگی اور کون لوگ ہین وہ فرمایا امرا ہونگے پیچھے میرے یعنی امیر احمق اور جھوٹے اور
ظالم ہونگے پیچھے میرے جو شخص کہ جاوے اونپر اور سچا کرے اونکے جھوٹ کو اور مدد کرے اونکی یعنی ساتھہ قول اور فعل کی اونکی ظلم پر پس نہین وہ مجھسے اور نہ مین
اونسے یعنی نہین دوست رکھتا مین بلکہ بیزار ہون اور نہ آوینگے میرے پاس حوض پر اور جو شخص کہ نہ گیا اونکے پاس اور نہ سچا کیا اونکو ساتھہ جھوٹ اونکے اور مدد
کرے اونکے اونکی ظلم پر پس وہ لوگ مجھسے ہین اور مین اونسے ہون اور وہ لوگ آوینگے میرے حوض پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** نہ آوینگے میرے پاس یعنی
پینے حوض کوثر پر یا جنت مین اور اسمین وعید سخت ہے ساتھہ نفی ایمان کے +ح +ع **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ أَتَى السُّلْطَانَ افْتُتِنَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ
أَبِيْ دَاوُدَ مَنْ لَزِمَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَمَا ازْدَادَ عَبْدٌ مِنَ السُّلْطَانِ دُنُوًّا إِلَّا ازْدَادَ مِنَ اللهِ بُعْدًا اور روایت ہے ابن عباس
سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ رہتا ہے جنگل مین جاہل ہوتا ہے اور جو شخص پیچھے پڑا رہتا ہے شکار کے غافل ہوتا ہے
اور جو شخص آتا ہے بادشاہ پاس فتنہ مین ڈالا جاتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے اور بیچ روایت ابو داود کے یون ہے کہ جو شخص
رہتا ہے بادشاہ کا یعنی صحبت اوسکی خدمت مین رہتا ہے فتنہ مین پڑتا ہے اور نہین زیادہ کرتا کوئی بادشاہ سے قرب مگر کہ زیادہ کرتا ہے اللہ تعالی
سے دوری **ف** گانو مین رہنے سے سخت دل اور جاہل ہوتا ہے بسبب نہ ہم پہنچنے صحبت علما اور صلحا کی اور جو کوئی پیچھے شکار کے رہتا ہے
زیادہ لہو و خوشی کے غافل ہوتا ہے طاعت اور عبادت سے اور لزوم جماعت اور جمعہ سے اور بعید ہوتا ہے رحمت و شفقت سے بسبب مشابہت درندون کی

اور غرق ہیں اوس مین بغیر نیت کے حاصل کرنے قوت حلال کے والا بعضے صحابہ نے شکار کیا ہے اور مباح اور حلال ہونے مین اوسکے شبہ نہیں اور کہا ہے علما نے کہ آنحضرت صلعم نے ساتھ نفس نفیس اپنے کے شکار نہین کیا ہے اور کسیکو اوس سے منع بھی نہین کیا اور جو کوئی گیا بادشاہ کے دروازے پر بغیر ضرورت و حاجت کے وہ فتنہ مین پڑا اسلیے کہ اگر موافقت کریگا اوسکی اوس چیز مین کہ وہ کرتا ہے خلاف شرع خطرے اوسکے دین مین اور اگر مخالفت کریگا اوسکے خطر دینا کا ہے اور کہا مظہر نے جو کوئی گیا سلاطین کے پاس اور مداہنت کی اوس سے پڑا فتنہ مین اور جسنے مداہنت نکی اور نصیحت کی اوسکو اور امر بالمعروف کیا اور منع کیا اوسکو بری باتون سے ہوگا جانا اوسکا پاس اوسکے افضل جہاد سے اور ترو ایت کی دیلمی نے مسند فردوس مین حضرت علی سے بطریق مرفوع کی من ازداد علما ولم یزدد فی الدنیا زہدا لم یزدد من اللہ الا بعدا + ع

فــعن الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ عَلٰى مَنْكِبِهٖ ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ اِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيْرًا وَّلَا كَاتِبًا وَّلَا عَرِيْفًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مارے یعنی ہاتھ اپنے اوپر مونڈھے مقدام کی پھر فرمایا فلاح پائی تو اے قدیم اگر مری تو اور نہو تو امیر اور نہ منشی اور نہ چودھری نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اس مین اشارہ ہے طرف اسکے کہ گمنامی راحت ہے اور شہرت آفت ہے + ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ يَعْنِيْ الَّذِيْ يَعْشُرُ النَّاسَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین داخل ہوگا بہشت مین صاحب مکس کا مراد رکھتی تھی حضرت صاحب مکس سے وہ شخص کہ لیتا ہے محصول لوگون سے خلاف شرع نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور دارمی نے **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَقْرَبَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَشَدَّهُمْ عَذَابًا وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق محبوب ترین لوگونکا طرف اللہ کی دن قیامت کی اور بہت قریب اونکا اوس سے از روی مجالس کے یعنی مرتبہ کی امام عادل ہے اور تحقیق بہت دشمن رکھا گیا لوگون میں طرف اللہ کے دن قیامت کی اور سخت ترین اونکا دن قیامت کے از روی عذاب کی اور ایک روایت مین بعید ترین اونکا اللہ سے امام ظالم ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْجِهَادِ مَنْ قَالَ كَلِمَةَ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اور روایت ہی ابی سعید سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر ین جہاد اوسکا ہی کہ کہی بات حق نزدیک بادشاہ ظالم کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ احمد اور نسائی نے طارق بن شہاب سے **ف** یہ بہتر ین جہاد اسلیے ہے کہ جو جہاد کرتا ہے دشمن سے ہوتا ہے وہ متردد درمیان خوف اور رجا کے یہ نہین جانتا کہ مین غالب ہونگا یا وہ اور یہ شخص اختیار مین ہے بادشاہ کی بس جب یہ کہیگا حق اور امر بالمعروف کریگا اوسکو پس قریب ہے کہ ہلاک ہو جائیگا پس ہوگا یہ افضل انواع جہاد کا سبب غلبہ خوف کی یا یہ اسلیے افضل ہے کہ ظلم سلطان کا سرایت کرتا ہے تمام اون لوگون مین کہ تحت سیاست اوسکی کے ہین اور وہ جم غفیر ہین پس جب یہ منع کریگا اوسکو ظلم سے پہونچا اوسکا نفع طرف خلق کثیر کی بخلاف قتل کافر کی اور کہا شیخ ابو حامد نے احیا مین کہ امر بالمعروف سلطانکا یہ ہے کہ دور کرے اوسکو اور سمجھا دے اور منع کرنا ساتھ قہر کی نہین ہے پہونچتا ہے کسیکو رعیت مین سے اسلیے کہ یہ باعث شر و فتنہ کا ہوگا رہا یہ کہ کلام سخت کہنا مانند کہنے ظالم یا اے نہ ڈرنے والے اللہ سے اور مانند اسکی کہے پس اگر باعث اسکا ہو کہ پہونچیگا شر اوسکا طرف غیر اوسکے کی تو نہین جائز اور اگر نہین خوف رکھتا ہو مگر اپنی جان پر تو جائز ہے بلکہ مستحب اسلیے عادت تھی سلف کی انکار صریح کرتی تھی بغیر خوف ہلاک کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ یہ جہاد شہادت کا ہے + ع **وعن** عَائِشَةَ

قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أراد الله بالأمير خيرا جعل له وزير صدق إن نسي ذكره وإن ذكر أعانه
وإذا أراد به غير ذلك جعل له وزير سوء إن نسي لم يذكره وإن ذكر لم يعنه رواه أبو داود والنسائي اور
روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ امیر کی بھلائی کا یعنی یہ کہ وہ اچھا دنیا اور عقبیٰ
میں گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر سچا اگر بھول جاتا ہے امیر یعنی حکم اللہ کا یاد دلا دیتا ہے وزیر اوسکو اور اگر یاد رکھتا ہے مدد کرتا ہے اوسکی اور اگر ارادہ کرتا ہے ساتھ
اوسکے غیر بھلائی کا یعنی برائی کا گردانتا ہے واسطے اوسکے وزیر برا اگر بھول جاتا ہے امیر خدا کو نہیں یاد دلاتا اوسکو اور اگر یاد رکھتا ہے تو نہیں مدد کرتا اوسکی نقل کی ابو داؤد
اور نسائی نے وعن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الأمير إذا ابتغى الريبة في الناس أفسدهم
رواه أبو داود اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ سردار جسوقت ڈھونڈھتا ہے شک کی بات آدمیوں میں
خراب کرتا ہے اونکو نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اگر ساتھ شک شبہ کی تہمت کرے اور بدگمانی لیجاوے اور اونکو اوسپر مواخذہ کرے تو موجب
خرابی احوال اونکیکا اور باعث زیادہ تباہی کا ہوتا ہے مقصود منع کرنا طلب کرنی عیوب اور تجسس احوال لوگوں کا ہے اور امر ہے ساتھ ڈھانکنے عیوب اور عفو
گناہوں اونکے کی ہے وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إنك إذا اتبعت عورات الناس أفسدتهم
رواه البيهقي في شعب الإيمان اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق تو جسوقت پیچھا کرے لوگوں کے
عیب کا یعنی چھپی ہوئی عیبوں کا خراب کریگا تو اونکو نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں وعن أبي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كيف أنتم وأئمة من بعدي يستأثرون بهذا الفيء قلت أما والذي بعثك بالحق أضع سيفي على عاتقي ثم أضرب به
حتى ألقاك قال أولا أدلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني رواه أبو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کسطرح کروگے تم ساتھ سرداروں کے پیچھے میرے یعنی آیا صبر کروگے یا قتال کروگے اوس حالت میں کہ اختیار کرینگے وہ اس فی کو
کہا میں نے خبردار ہو قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا ہے تمکو ساتھ حق کے رکھونگا میں تلوار اوپر کندھے اپنے کے پھر مارونگا میں ساتھ اوسکے یہاں تک کہ ملاقات
کروں میں تمسے یعنی مرجاؤں میں یا پہونچوں میں پاس آپکے سبب شہادت کے فرمایا کیا نہ بتلاؤں میں تمکو بہتر اس سے یعنی تلوار لینے سے صبر کر تو یہاں تک کہ ملاقات
کرے تو مجھسے یعنی صبر کرنا اور خاموش رہنا کہ یہ بہتر ہے شمشیر مارنے سے اور مناسب ہے ساتھ حال ترک و تجرید کے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اختیار
کرینگے الخ یعنی اپنی تصرف میں لاوینگے اور اوسکے مستحقوں کو نہیں پہنچنے دینگے اور فے اوس مال کو کہتے ہیں کہ لیا جاوے کفار سے بغیر قتال کی مانند خراج اور
جزیہ کے اور جو مال لیا جاتا ہے کفار سے ساتھ قتال کی اوسکو غنیمت کہتے ہیں اور حکم فے کا یہ ہے کہ سب مسلمان اوس میں شریک ہوتے ہیں اور خمس اوس میں نہیں
اور غنیمت میں سے خمس لیتے ہیں اور لکھا ہے علماء نے کہ مراد فے سے یہاں سبھی شامل ہو فے کو بھی اور خمس و اموال بیت المال کا سب بیت المال میں ہیں اور دینا حقوق مسلمانوں کو
الفصل الثالث فصل تیسری عن عائشة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أتدرون من السابقون إلى
ظل الله عز وجل يوم القيامة قالوا الله ورسوله أعلم قال الذين إذا أعطوا الحق قبلوه وإذا سئلوه بذلوه وحكموا
للناس كحكمهم لأنفسهم روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا جانتے ہو کہ کون سبقت کرنیوالے ہیں طرف سایہ اللہ عز وجل کے دن قیامت
طرف سایہ عرش اوسکے یا سایہ عنایت و کرم اوسکی کے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا ہے فرمایا سبقت کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ جب دیے جاتے ہیں حق قبول کرتے ہیں یعنی جب
امام عادل کے نصیحت کرتا ہے اونکو کوئی ساتھ کلمہ حق کی یعنی عدل کرنے کے درمیان رعیت کے قبول کرتے ہیں اوسکو اور جب سوال کیے جاتے
میں اوسی حق کو یعنی طلب کیا جاتا ہے اونسے حق خرچ کرتے ہیں اوسکو اور دریغ نہیں کرتے ہیں اور حکم کرتے ہیں واسطے لوگوں کے مانند حکم کرنے اپنے کے

واسطے ذلتون اونکی کے یعنی جو کچھ اپنے لیے چاہتے ہین اور اونکے لیے بھی چاہتے ہین نہ یہ کہ آپ شہوۃ رانی کرین اور لوگون پر سختی کرین **وعن** جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ثلث اخاف على امتي الاستسقاء بالانواء و حيف السلطان وتكذيب بالقدر اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تین چیزین مین ڈرتا ہون اپنی امت پر کہ مبادا اونکو کر گذرین یعنی مینہ مانگنا ساتھہ منازل چاند کے اور ظلم کرنا بادشاہ کا اور جھٹلانا تقدیر کا **ف** انواء جمع نوء بالفتح کی ہے اصل مین معنی اوسکی گرنے ستارے اور چڑھنے کے ہین اور یہ نام منازل چاند کا ہے اور چاند کی اٹھائیس منزلین ہین کہ ہر شب ہر ایک منزل مین رہتا ہو اور یعنی گرنیکے اور چڑھنیکے یعنی طلوع وغروب کے ہے انمین ظاہر ہین اور عرب نسبت کرتے تھے مینہ کو ساتھہ اون منازل کے کہتے تھے کہ مینہ برسائے گئے ہم بسبب فلانی منزل کی اور اوس سے نہی واقع ہوئی ہے اور اطلاق لفظ کفر کا اوسپر کیا ہے بسبب ارشاد حقیقت توحید کی اور دفع وہم دلانے شرک کی اور جھٹلانا تقدیر الٰہی کا یہ کہ تقدیر نہین ہے جو کچھ کہ بندہ کرتا ہے اپنی طرف سے پیدا کرتا ہے جیسے کہ مذہب قدریہ کا ہے **ح وعن** ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ستة ايام اعقل يا ابا ذر ما يقال لك بعد فلما كان اليوم السابع قال اوصيك بتقوى الله في سر امرك وعلانيته واذا اسأت فاحسن ولا تسألن احدا شيئا وان سقط سوطك ولا تقبض امانة ولا تقض بين اثنين اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا کہا واسطے میرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھہ دن تک بات سمجھہ تو ای ابوذر اوس چیز کو کہ کہی جاوے واسطے تیرے پیچھے اسکے یعنی چھہ روز تک حضرت نے تنبیہ کی کہ مین ایک بات کہونگا اوسکو خوب سمجھنا اور یاد رکھنا اور عمل کرنا اوسپر پس جب ساتواں دن ہوا فرمایا وصیت کرتا ہون تجھکو ساتھہ پرہیزگاری اللہ کے بیچ باطن اور ظاہر کے اور جب برائی کرے تو پس نیکی کر یعنی اسلیے کہ نیکی مٹا دیتی ہے برائی کو یا جب برائی کرے تو کسی سے نیکی کر ساتھہ اوسکے اور نہ مانگ کسی سے یعنی مخلوق مین سے کچھ اگرچہ گر پڑے کوڑا تیرا اور نہ لے امانت کسیکی اور نہ حکم کر درمیان دو شخصون کے **ف** اور نہ لے امانت یعنی امانت کسیکی تو نہ لے بلا ضرورۃ واسطے خوف خیانت کے یا واسطے ہونے اسکے کہ مظنہ تہمت کا ہے **ع وعن** ابي امامة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ما من رجل يلي امر عشرة فما فوق ذلك الا اتاه الله عز وجل مغلولا يوم القيامة يده الى عنقه فكه بره او اوبقه اثمه اولها ملامة واوسطها ندامة واخرها خزي يوم القيامة اور روایت ہی ابی امامہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی شخص کہ سردار ہو کام دس شخصونکا پس زیادہ اوس سے مگر حاضر کریگا اوسکو اللہ عز وجل طوق پڑا ہوا دن قیامت کے ہاتھہ اوسکا چمٹا ہوا ہوگا طرف گردن اوسکی کی چھڑاویگی اوسکو نیکی اوسکی یعنی عدل واحسان اوسکا یا ہلاک کریگا اوسکو گناہ اوسکا یعنی ظلم وغیرہ اول سرداری کی ملامت ہے اور بیچ مین اوسکی پشیمانی ہے اور آخر اوسکی رسوائی ہے دن قیامت کی **ف** ملامت یہ ہے کہ ہر طرف سے نشانہ تیر ملامت کا ہوتا ہے لوگ کہتے ہین کہ ایسا کیا اور ویسا کیا اور درمیان مین اوسکے پشیمانی ہے کہ کہتا ہے کیون اختیار کیا مینے اور بلا اور محنت مین پڑا مین اور سوائی یعنی دنیا مین ساتھہ خواری اور پھر سرداری معزولی کی اور آخرت مین ساتھہ گرفتاری عذاب کی اور خاص قیامت کو اسلیے ذکر کیا کہ وہ اشد ہے **ح وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاوية ان وليت امرا فاتق الله واعدل قال فما زلت اظن اني مبتلى بعمل لقول النبي صلى الله عليه وسلم حتى ابتليت اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای معاویہ اگر سردار کیا جاوے تو کسی کام کا پس ڈرتا رہ اللہ سے اور انصاف کرتا کہا معاویہ نے پس ہمیشہ رہا مین گمان کرتا کہ مین گرفتار کیا جاونگا ساتھہ کسی کام کے بسبب فرمانے حضرت کے یہان تک کہ گرفتار کیا گیا مین یعنی سرداری میری قسمت مین ہوئی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من راس السبعين وامارة الصبيان روى الاحاديث الستة احمد وروى البيهقي حديث معاوية في دلائل النبوة اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ پکڑو ساتھہ اللہ کے برائی سر ستر برس کے سے اور سرداری

لڑکون کیسی نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نے اور روایت کی بیہقی نے حدیث معاویہ کی دلائل النبوۃ مین ف ظاہر یہ ہے کہ مراد ستر برس اول سال
ہجرت سے ہے تا شامل ہوا یزید بن معاویہ کو کہ ساٹھویں سال کی ہوا یعنی بعد وفات حضرت کے اور مراد لڑکون سے اولاد مروان کی ہے اسی طرح وَعَنْ
يَحْيَى بْنِ هَاشِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَكُونُونَ كَذٰلِكَ يُؤَمَّرُ عَلَيْكُمْ
اور روایت ہے یحییٰ بن ہاشم سے کہ نقل کی یونس بن ابی اسحٰق سے کہ نقل کی اونہون نے اپنے باپ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے ہوگی
تم ویسے ہی سردار کیے جاوینگے تم پر ف یعنی جیسے تم اے مسلمانو ہوگے ویسے ہی تم پر حاکم ہوینگے اگر عمل اچھے کروگے اچھے حاکم ہوینگے اور برے عمل
کروگے برے حاکم ہوینگے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ السُّلْطَانَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ يَأْوِي إِلَيْهِ كُلُّ مَظْلُومٍ
مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا عَدَلَ كَانَ لَهُ الْأَجْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الشُّكْرُ وَإِذَا جَارَ كَانَ عَلَيْهِ الْإِصْرُ وَعَلَى الرَّعِيَّةِ الصَّبْرُ اور روایت ہے ابن عمر
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بادشاہ سایہ خدا کا ہے زمین مین پکڑتا ہے طرف اوسکے ہر مظلوم بندون اوسکے سے پس جس وقت کہ عدل
کرتا ہے ہوتا ہے واسطے اوسکے ثواب اور واجب ہوتا ہے رعیت پر شکر اور جب ظلم کرتا ہے ہوتا ہے اوس پر گناہ اور لازم ہے رعیت پر صبر کرنا ف سایہ اللہ کا
اسلیے کہ دفع کرتا ہے وہ ایذا کو لوگون سے جیسا کہ دفع کرتا ہے سایہ ایذا آفتاب کی گرمی کی اور کبھی کنایہ کیا جاتا ہے ساتھ سایہ کے محافظت و حمایت سے کذا
فی النہایۃ اور کہا طیبی نے کہ ظل اللہ تشبیہ ہے اور جملہ یأوی الیہ الخ بیان اوسکا ہے یعنی جیسے کہ لوگ آرام پاتے ہین بیچ ٹھنڈک سایہ کی گرمی آفتاب کی سے اسی طرح
آرام پاتے ہین ٹھنڈک عدل اوسکی مین گرمی ظلم سے اور اضافت ظل کی طرف اللہ کے بزرگی کے لیے ہے مانند بیت اللہ کے اور اشارہ ہے طرف اسکے کہ وہ سایہ مانند اور
سایون کے نہین ہے بلکہ وہ دنیا مین خصوصیت رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اسلیے کہ گردانا گیا ہے وہ خلیفۃ اللہ کا زمین مین کہ پھیلاتا ہے اوسکے عدل و احسان کو اوسکے
بندون پر وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَفْضَلَ عِبَادِ اللّٰهِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
إِمَامٌ عَادِلٌ رَفِيقٌ وَإِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِمَامٌ جَائِرٌ خَرِقٌ اور روایت ہے حضرت عمر بن خطاب سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر بندگان خدا کے نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کے امام عادل نرمی کرنے والا ہے اور
تحقیق بدتر لوگون کا نزدیک اللہ کے باعتبار مرتبہ کے دن قیامت کی امام ظالم سختی کرنیوالا ہے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَظَرَ إِلَى أَخِيهِ نَظْرَةً يُخِيفُهُ أَخَافَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَى الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
وَقَالَ فِي حَدِيثِ يَحْيَى هٰذَا مُنْقَطِعٌ وَرِوَايَتُهُ ضَعِيفٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ دیکھے طرف مسلمان بھائی اپنے کے دیکھنا کہ ڈراوے اوسکو ڈراویگا اوسکو اللہ دن قیامت کے روایت کین چارون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان
مین اور کہا بیہقی نے حدیث یحییٰ کی بابت کہ یہ منقطع ہے اور روایت یحییٰ کی ضعیف ہے ف لانا اس حدیث کا اس باب مین اشارہ ہے طرف اسکی کہ ڈری
ڈرانی سے مستحق عذاب کا ہوتا ہے دن قیامت کی پھر کیا ظلم کرنا وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ أَنَا اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا مَالِكُ الْمُلُوكِ وَمَلِكُ الْمُلُوكِ قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي
حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّحْمَةِ وَالرَّأْفَةِ وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَهُمْ بِالسَّخْطَةِ وَالنِّقْمَةِ فَسَامُوهُمْ
سُوءَ الْعَذَابِ فَلَا تَشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالدُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلٰكِنِ اشْغَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِالذِّكْرِ وَالتَّضَرُّعِ كَيْ أَكْفِيَكُمْ مُلُوكَكُمْ رَوَاهُ
أَبُو نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے یعنی حدیث قدسی ہے کہ مین اللہ
ہون نہین کوئی معبود مگر مین مالک ہون بادشاہون کا اور بادشاہ ہون بادشاہون کا دل بادشاہون کے میرے ہاتھ مین ہین اور تحقیق بندے یعنی اگر بندے جس وقت

اور بیزاری کی لین میری ایسے وقت میں ہو رہیں بادشاہوں انکے کو بجھی حالکو لوگون کو اونپر بہت رحمت و شفقت کی اور تحقیق بندی جسوقت کہ نافرمانی کرین میری پیغمبر کا
ہین بادشاہ شرکی دلونکو یعنی عادل بادشاہ ہونگے لوگونکو ساتھہ سختی کی اور عذاب کے بس ہو نچاوینگی یعنی بادشاہ اونکی بری عذاب اپنی مشغول کرو تم اپنی نفسونکو ساتھ بددعا
کیجیئے بادشاہ ہونپر لیکن مشغول کرو اپنی نفسونکو ساتھہ ذکر کیے یعنی ذکر میری کی اور زاری اور خواری کی درگاہ میری مین تاکہ کفایت کرون مین شر بادشاہون تمہاری کو اور
باز رکھون اونکو تمسے نقل کی یہ ابو نعیم نے کتاب حلیۃ الاولیا مین **بَابُ مَا عَلَی الْوُلَاۃِ مِنَ التَّیْسِیْرِ** یہ باب ہی بیچ بیان اوس چیز
کے کہ حاکمون پر ہے آسانی کرنی بیسے **ف** اوپر کے باب مین ذکر تھا اسکا کہ رعیت کو فرمانبرداری کرنی چاہیے حاکمونکی اور اس باب مین بیان ہی اسکا کہ حاکمونکو بھی شفقت
و مہربانی کرنی چاہیے رعیت پر **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ**
اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِّنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَعْضِ اَمْرِہٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَیَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی موسی سے
کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ کرتے بھیجنیکا کسیکو اپنے اصحاب مین سے بیچ بعضے کام اپنی کے یعنی حاکم کر کے کسیکام پر فرماتے بشارت
دو یعنی لوگونکو ساتھہ امید ثواب کی طاعات پر اور کرنے بھلائیون کے پر اور نہ ڈراو یعنی لوگونکو بہت نہ ڈراو عذاب سے اسی بہانتک کہ کردو اونکو نا امید رحمت خدا سے
بیگانہ ہون اونکی کی اور آسانی کرو یعنی لوگون سے زکوۃ وغیرہ پر زمی لو اور دشواری نہ ڈالو یعنی لوگونکو بسبب لینے زکوۃ وغیرہ کی زیادہ قدر واجب سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَسَکِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آسانی کرو اور مشکل کرو اور تسکین دو یعنی ساتھہ بشارت دینی کے اور نہ نفرت دلاو یعنی ساتھہ بہت ڈرانی کے یا ساتھہ تکلیف دینی کے
امور دشوار پر کہ موجب ہون انکار کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَدَّہٗ اَبَا مُوْسٰی**
وَمُعَاذًا اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بردہ سے
کہ کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا اوسکے کو کہ ابو موسی اشعری ہے اور معاذ کو طرف یمن کے اور فرمایا آسانی کرو اور مشکل کرو اور بشارت دو اور
نہ نفرت دلاؤ اور آپس مین باتفاق کام کرو اور نہ اختلاف کرو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** صواب یہ ہے کہ مولف کہتا عن ابن ابی بردۃ ساتھہ
زیادتی لفظ ابن کے اسلیے کہ ابو بردہ بیٹا ابو موسی اشعری کا ہے نہ پوتا اور روایت کرتے ہین اوس سے بیٹے اوسکے عبد اللہ اور یوسف اور سعید اور بلال اور
یہ حدیث سعید بن ابی بردہ سے ہی جیسیکہ صحیح بخاری مین ہے کہ کہا سعید بن ابی بردہ نے کہ سنا مین نے اپنے باپ کو یعنی ابو بردہ کو کہ کہا بھیجا آنحضرت نے باپ میرے کو
یعنی ابو موسی اشعری کو اور معاذ کو طرف یمن کی الخ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْغَادِرَ یُنْصَبُ لَہٗ لِوَاءٌ**
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُقَالُ ھٰذِہٖ غَدْرَۃُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق عہد توڑنے والا
کھڑا کیا جاویگا واسطے اوسکے یعنی واسطے فضیحت کرنی اوسکی کے نشان دن قیامت کی اور کہا جاویگا کہ یہ نشان علامت عہد شکنی فلانی بیٹے فلانیکی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم
نے **وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُعْرَفُ بِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی انس سے
کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کی کہ پہچانا جاویگا سبب اوسکی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِکُلِّ**
غَادِرٍ لِوَاءٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرْفَعُ لَہٗ بِقَدْرِ غَدْرِہٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِّنْ اَمِیْرِ عَامَّۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
ابو سعید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا نزدیک مقعد اوسکی کے دن قیامت کے یعنی اوسکے
فضیحت و تشہیر کے لیے اور بیچ ایک روایت کی یون ہے کہ واسطے ہر عہد توڑنے والے کے نشان ہوگا دن قیامت کی بلند کیا جاویگا واسطے اوسکے بقدر غدر اوسکی کے

یعنی جس قدر عہد شکنی اوسکی زیادہ ہوگی علامت ہنر اوسکی کے بھی بلند ہو و مشہور تر ہوگی خبردار ہو مومنین کوئی عہد توڑنیوالا بہت بڑا عہد توڑنیوالا نہیں امیر عام سے

نقل کی یہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِّنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا اوسنے واسطے معاویہ کی سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ سردار کیا اوسکو اللہ نے کسی چیز کا کام مسلمانوں کی سے پس پردہ میں رہا نزدیک حاجت اور مطلب انکی کے یعنی نہ برلایا حاجت انکی پردہ میں رکھیگا اللہ نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے یعنی دور رکھیگا اوسکو مطلب اوسکی سے اور نہ قبول کریگا دعا اوسکی پس مقرر کیا معاویہ نے ایک شخص کو اوپر واسطے حاجتوں لوگوں کے نقل کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور بیچ ایک روایت ترمذی اور احمد کی بند کریگا اللہ دروازے آسمان کے نزدیک حاجت اور مطلب اور محتاجگی اوسکی کے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اَبِي الشَّمَّاخِ الْاَزْدِيِّ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَّهُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى مُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْئًا ثُمَّ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَوِ الْمَظْلُوْمِ اَوْ ذِي الْحَاجَةِ اَغْلَقَ اللّٰهُ دُوْنَهُ اَبْوَابَ رَحْمَتِهِ عِنْدَ حَاجَتِهِ وَفَقْرِهِ اَفْقَرَ مَا يَكُوْنُ اِلَيْهِ روایت ہے ابی شماخ ازدی سے کہ روایت کی اپنے چچا کے بیٹے سے کہ تھا صحابی حضرت کا یہ کہ وہ آیا معاویہ کے پاس پس داخل ہوا اوپر اوسکے اور کہا سنا میںنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ والی کیا گیا کام لوگوں کی سے کسی چیز پر پھر بند کیا دروازہ اپنا اوپر مسلمانوں کے یا مظلوم کے یا صاحب حاجت کے یعنی اپنی پاس آنے دیا اوسکو وقت احتیاج کے یا حاجت روائی نکی اوسکی بند کریگا اللہ اوپر اوسکے دروازے رحمت اپنے کی نزدیک حاجت اور محتاجگی اوسکی یعنی طرف اللہ کے امر دنیا میں یا آخرت میں یا طرف مخلوق کے دنیا میں بیچ اوس وقت کی کہ بہت محتاج ہوگا طرف اوسکے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَّلَا تَاْكُلُوْا نَقِيًّا وَّلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَّلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عمر بن خطاب سے یہ کہ تحقیق وہ تھے جس وقت کہ بھیجتے اپنے عاملوں کو شرط کرتے اوپر یہ کہ نہ سوار ہو نا ترکی گھوڑے پر اور نہ کھانا میدہ اور پہنیو کپڑا باریک اور نہ بند کر رکھیو اپنے دروازے لوگوں کی حاجتوں کے وقت پس اگر کروگے تم کچھ اسمیں سے پس تحقیق اوترآویگی تم پر سزا یعنی دنیا اور عقبیٰ میں پھر ساتھ جاتے حضرت عمر اونکے نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** جو علت نہی کی سوار ہونے گھوڑے ترکی کی تکبر اور اترانا ہے تو نہی سوار ہونے گھوڑے عربی کی بطریق اولیٰ ہوگی کہا طیبی نے کہ نہی سوار ہونے گھوڑے ترکی سے منع تکبر سے ہے اور نہی کھانے میدہ سے اور پہننے باریک کپڑے سے منع تنعم کرنے اور اسراف سے ہے اور منع کرنا بند کرنے دروازے سے منع کرنا حاجت روائی نہ کرنے مسلمانوں کی سے ہے ع **بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ** باب بیچ عمل کرنیکا قضا میں کہ کیونکر کرنا چاہیے یعنی موافق کتاب و سنت اور اجتہاد کی عمل کرے اور بیچ بیان ڈرنے کے قضا سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی بکرہ سے کہ کہا سنا میںنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہ حکم کرے کوئی حاکم درمیان دو شخص کے اس حال میں کہ غصہ میں ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا مظہر نے اسلیے کہ غصہ مانع ہوگا اجتہاد و فکر سے اسی طرح بہت گرمی اور بہت سردی اور بھوک اور پیاس میں اور بیماری میں نہ حکم کرے پس اگر حکم کریگا ان احوال میں تو جاری ہوگا حکم اوسکا ساتھ کراہت کی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ

قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتھد واصاب فلہ اجران واذا حکم فاجتھد واخطأ فلہ اجر واحد متفق علیہ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے اور ابوہریرہ سے کہا دونوں نے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کرے یعنی واقع ہو حکم اوسکا موافق حکم خدا کے پس واسطے اوسکے ہے دو ہرا ثواب یعنی ثواب اجتہاد کا اور ثواب پہونچنے کا حق پر اور جس وقت حکم کیا اور اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اوسکے ہے ایک ثواب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اوپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی صواب پر ہوتا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہے اور جس حکم کہ نہ پایا جاوے بیان اوسکا نصوص میں یعنی کتاب و سنت اور اجماع میں ممکن ہو اوسکو مگر قیاس تو ہوگا مانند فکر اور تحری کرنے والے قبلہ کی پس وہ مصیب ہوگا اگرچہ خطا کرے

الفصل الثانی

فصل دوسری وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جعل قاضیا بین الناس فقد ذبح بغیر سکین رواہ احمد والترمذی وابوداود وابن ماجۃ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کیا گیا قاضی درمیان لوگوں کے پس تحقیق ذبح کیا گیا بغیر چھری کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے ف مراد ذبح سے غیر متعارف ہے کہ مراد ہے اوس سے ہلاک ہونا اسلیے کہ مبتلا ہوا ساتھ رنج دائم اور درد بے دوا اور بیماری سخت کی اور ذبح ہونا چھری سے رنج ایک ساعت کا ہے اور یہ رنج عمر کا ہے بلکہ حسرت اوسکی قیامت تک باقی ہے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابتغی القضاء وسأل وکل الی نفسہ ومن اکرہ علیہ انزل اللہ علیہ ملکا یسددہ رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے یعنی اپنے دل میں منصب قضا کا اور سوال کرے یعنی بادشاہ سے کہ قاضی کرے اوسکو سونپا جاتا ہے وہ طرف نفس اوسکی کے یعنی توفیق اور مدد اللہ کی اوسکے ساتھ نہیں ہوتی اور جو شخص کہ زبردستی کیا گیا قضا دینے پر اوتارتا ہے اللہ اوپر اوسکے فرشتہ کہ راست و درست کرتا ہے گفتار و کردار اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القضاۃ ثلثۃ واحد فی الجنۃ واثنان فی النار فاما الذی فی الجنۃ فرجل عرف الحق فقضی بہ ورجل عرف الحق فجار فی الحکم فھو فی النار ورجل قضی للناس علی جھل فھو فی النار رواہ ابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک بہشت میں اور دو دوزخ میں ہیں وہ کہ بہشت میں ہے پس وہ شخص ہے کہ پہچانا اوسنے حق کو یعنی جانا کہ حق اس جانب میں ہے پس حکم کیا ساتھ حق کے اور جس شخص نے کہ پہچانا حق کو اور ظلم کیا حکم میں یعنی دیدہ و دانستہ حق کو پامال کیا پس وہ دوزخ میں ہے اور جس شخص نے کہ حکم کیا لوگوں میں نادانی اور بے پہچانے حق کے پس وہ بھی دوزخ میں ہے [illegible] نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب قضاء المسلمین حتی ینالہ ثم غلب عدلہ جورہ فلہ الجنۃ ومن غلب جورہ عدلہ فلہ النار رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے طلب کی قضا مسلمانوں کی یہانتک کہ پہونچا اوسکو پھر غالب آیا عدل اوسکا ظلم پر پس واسطے اوسکے بہشت ہے اور وہ شخص کہ غالب ہوا ظلم اوسکا عدل پر پس واسطے اوسکے دوزخ ہے نقل کی یہ ابوداود نے ف ظاہر یہی ہے کہ مراد غلبہ عدل اور ظلم کے یہ ہے کہ زیادہ ہوا ایک دوسرے پر اور وہ دوسرا بھی موجود رہتا ہوا اسلیے کہ حکم غالب کا ہے لیکن کہا ہے علما نے کہ مراد دونوں جگہ یہ ہے کہ نہ پایا جاوے کہ مانع ہو دوسرے کو یعنی عدل غالب ہو اسطرح کہ ظلم و جور میں نہ آوے اور ظلم قوی ہو اسطرح کہ عدل کو ہونے نہ دے کذا قال التوربشتی رح وعن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما بعثہ الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی

ابکار

بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ اَجْتَهِدُ بِرَأْيِيْ وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی اور حاکم کر کر فرمایا یعنی امتحان کے لیے کسطرح حکم کریگا تو جسوقت کہ پیش آویگا واسطے تیرے کوئی قصہ کہا حکم کرونگا میں بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو یعنی صراحۃً کتاب اللہ میں کہا پس حکم کرونگا میں بموجب سنت رسول خدا کی فرمایا پس اگر نہ پاوے تو بیچ سنت رسول خدا کے کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی عقل سے اور نہ قصور کرونگا میں یعنی اجتہاد میں اور طلب صواب میں کہا معاذ کی یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر سینے معاذ کے یعنی ثابت رہنے کے لیے اور واسطے حاصل ہونے زیادتی علم کے اور فرمایا تعریف ہے واسطے اوس خدا کے کہ توفیق دی رسول کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس چیز کی کہ راضی اور خوش ہے ساتھ اوسکے رسول اللہ کا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** اجتہاد کرونگا میں یعنی طلب کرونگا حکم امر واقعہ کا ساتھ قیاس کرنیکے اون مسائل پر کہ آئی ہے اونمیں نص اور حکم کرونگا اوسمیں مانند اوس مسئلہ کے کہ آئی ہو اوسمیں نص بسبب مشابہت دونوں کی کہ ظاہر ہے یعنی جب پاونگا میں مشابہت درمیان اوس مسئلہ کہ پیش آویگا اور درمیان اوس مسئلہ کہ آئی ہے اوسمیں نص کتاب سے یا سنت سے حکم کرونگا میں اوسمیں جیسے حکم اوسکے جیسے آئی ہے نص حرام ہونی ربوا کی گیہوں میں اور نہیں آئی ہے نص تربوز میں قیاس کیا شافعی نے تربوز کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی درمیان دونوں کے علت مطعوم ہونیکی اور قیاس کیا امام ابو حنیفہ نے چونے کو گیہوں پر اسلیے کہ پائی دونوں میں علت کیلی ہونیکی اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر مشروع ہونے قیاس و اجتہاد کی برخلاف اہل ظواہر کے کہ منکر قیاس کے ہیں

نوع دوم وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُرْسِلُنِيْ وَاَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ فَمَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا بھیجا مجکو یعنی ارادہ بھیجنے کا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کے قاضی کر کر کہا میں نے بھیجتے ہو تم مجکو اور ہوں میں نوجوان یعنی اور نوجوان کم تجربہ کار ہوتا ہے اور نہیں علم مجکو یعنی کامل ساتھ کیفیت قضا کے پس فرمایا تحقیق اللہ تعالی ہدایت کریگا دل تیرے کو یعنی ساتھ سمجھنے کے اور ثابت کریگا زبان تیری کو یعنی ساتھ حکم حق کرنیکی پھر تعلیم کی آنحضرت نے کیفیت قضا کی جسوقت کہ لاویں تیرے پاس قضیہ دو شخص پس نہ حکم کر تو واسطے پہلی کی کہ وہ مدعی ہے یہانتک کہ سنے تو کلام دوسرے کا پس تحقیق یہ لائق تر ہے ساتھ اسکے کہ ظاہر ہوگا واسطے تیرے حکم کہا حضرت علی نے پس نہ شک کیا میں نے بیچ کسی حکم کرنیکے بعد اسکے یعنی بعد دعا اور تعلیم حضرت کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے + وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ اِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمْ بِرَأْيِيْ فِيْ بَابِ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور قریب ہے کہ ذکر کرینگے ہم حدیث ام سلمہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہے انما اقضی بینکم برأیی بیچ باب اقضیہ اور شہادات کے اگر چاہے گا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَلَكٌ اٰخِذٌ بِقَفَاهُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِهْ اَلْقَاهُ فِيْ مَهْوَاةٍ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی حاکم کہ حکم کرتا ہے درمیان لوگوں کے مگر کہ آویگا دن قیامت کے یعنی درگاہ عزت میں اسحال میں کہ فرشتہ پکڑے ہوگا گدی اوسکی پھر اوٹھاویگا فرشتہ سر اوسکا طرف آسمان کے پس اگر کہیگا خدا تعالی ڈالدے اوسکو یعنی دوزخ میں ڈالدیگا اوسکو بیچ گڑھے چالیس برس کی نقل کی یہ احمد

اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** وضاحت کے مسئلہ اسکا یعنی منتظر ہوگا حکم اللہ تعالیٰ کا کہ کیا حکم کرے جیسے کہ عادت ہے بعد اردن بادشاہ کی کہ گرفتار کرتے ہیں گنہگار کو لوگ
بادشاہ کی اور نگاہ کرتے ہیں جانب بادشاہ کے اور بادشاہ مکان عالی میں ہوتا ہے سواد انتظار کرتے ہیں کہ کیا حکم ہوتا ہے اور مراد چالیس برس سے مبالغہ ہے گھر اور گروہی کا
ہے نہ تعین اور تحدید ساتھ اس مدت کی اور یہ حال حاکم ظالم کا ہوگا اور حاکم عادل کے لیے حکم ہوگا کہ اٹھاویں اوسکو طرف بہشت کی جیسے کہ بیچ حدیث ابی امامہ
کے کتاب امارۃ و قضا میں گذرا ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى الْقَاضِي الْعَدْلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَتَمَنّٰى
أَنَّهٗ لَمْ يَقْضِ بَيْنَ اثْنَيْنِ فِي تَمْرَةٍ قَطُّ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آویگا اوپر قاضی منصف
کے زمانہ دن قیامت کی آرزو کریگا وہ آمین کہ کاشکے نہ حکم کیا ہوتا درمیان دو شخصوں کے بیچ ایک کھجور کے ہرگز کہ یہ شے قلیل اور حقیر ہے جب جاے قاضی ظالم
اور جو جا حکم بیچ شے بہت کی نقل کی احمد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِي
مَا لَمْ يَجُرْ فَإِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِي رِوَايَةٍ فَإِذَا جَارَ وَكَلَهٗ إِلٰى نَفْسِهٖ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ قاضی کے ہے یعنی توفیق اور تائید اوسکی
ساتھ قاضی کی ہوتی ہے جبتک کہ نہیں ظلم کرتا پس جسوقت کہ ظلم کرتا ہے الگ ہو جاتا ہے اوس سے اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رہتا ہے ساتھ اوسکی شیطان
نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابن ماجہ کی یوں ہی کہ پس جب ظلم کرتا ہے قاضی سونپتا ہے اوسکو طرف نفس اوسکی کو **وَعَنْ**
سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مُسْلِمًا وَيَهُوْدِيًّا اخْتَصَمَا إِلٰى عُمَرَ فَرَأَى الْحَقَّ لِلْيَهُوْدِيِّ فَقَضٰى لَهٗ عُمَرُ بِهٖ فَقَالَ لَهُ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ
لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضَرَبَهٗ عُمَرُ بِالدِّرَّةِ وَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكَ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَاللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ أَنَّهٗ لَيْسَ قَاضٍ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهٖ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهٖ وَيُوَفِّقَانِهٖ لِلْحَقِّ مَادَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا
تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ایک مسلمان اور ایک یہود جھگڑتے آئے طرف حضرت عمر رض کی پس دیکھا
حق واسطے یہودی کی پس حکم کیا واسطے اوسکے حضرت عمر نے ساتھ اس حق کے پس کہا واسطے عمر کے یہودی نے قسم ہے اللہ کی تحقیق حکم کیا تمنے ساتھ حق کے
یا ساتھ تائید و توفیق خدا کے پس مارا اوسکو حضرت عمر نے ایک درہ اور فرمایا کس چیز نے معلوم کروایا تجکو کہ حکم ساتھ حق کے کیا کہا یہودی نے قسم ہے
خدا کی تحقیق ہم پاتے ہیں توریت میں یہ کہ نہیں کوئی قاضی کہ حکم کرے ساتھ حق کی مگر ہوتا ہے داہنی اوسکے فرشتہ اور بائیں اوسکے فرشتہ کہ مضبوط کرتے ہیں دونوں
فرشتے اوسکو اور توفیق دیتے ہیں اوسکو واسطے حق کے جبتک کہ ہوتا ہے قاضی حق پر پس جسوقت چھوڑتا ہے قاضی حق کو چڑھ جاتے ہیں وہ اور چھوڑ دیتے ہیں اوسکو
نقل کی یہ مالک نے **ف** اگر کوئی کہے کہ کیوں مارا حضرت عمر نے اوسکو حالانکہ وہ مستحق اسکا نہیں تھا اسلیے کہ تصدیق کی تھی اوسنے اونکے اور کیونکر مطابق ہوا جواب یہودی کا
واللہ انا نجد الخ ساتھ قول حضرت عمر کو ما یدریک کا جواب یہ کہ مارنا حضرت عمر کا بطریق مزاح اور خوش طبعی کی تھا نہ بطریق قہر و غصہ کے اور تطبیق جواب کے یہی کہ حضرت
عمر اگر میل کرتے حق سے حکم کرتے واسطے مسلمان کے جیسے دیر نہیں آتی راست وہ دیا حق پر پس جبکہ حکم کیا واسطے اوسکے مسلمان پر معلوم ہوئی مضبوطی اونکی حق پر اور نہ
میل کرنا اونکا حق سے ع **وَعَنِ** ابْنِ مَوْهَبٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ أَوَتُعَافِيْنِيْ
يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ أَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ لِأَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ أَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا أَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لِعُثْمَانَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا أَقْضِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ قَالَ فَإِنَّ أَبَاكَ كَانَ يَقْضِيْ فَقَالَ
إِنَّ أَبِيْ لَوْ أُشْكِلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ أُشْكِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سَأَلَ

جبرئیل علیہ السلام وانی لا احد من اسالہ وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من عاذ باللہ فقد عاذ بعظیم
وسمعتہ یقول من عاذ باللہ فاعیذوہ وانی اعوذ باللہ ان تجعلنی قاضیا فاعفاہ وقال عثمان لا تخبر احدا اور روایت
ابن موہب سے کہ عثمان بن عفان نے کہا واسطے ابن عمر کے کہ قاضی ہو درمیان لوگون کے کہا ابن عمر نے معاف کرو مجکو اے امیرالمومنین اس کام سے کہا حضرت
عثمان نے کیون مکروہ رکہتے ہو اسکو اور تحقیق تہے باپ تمہارے حکم کرتے یعنی غیر زمانہ خلافت مین بہی کہا ابن عمر نے تحقیق مینے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو قاضی پس حکم کرے ساتہ انصاف کے پس لائق ہے یہہ کہ پہرے اور نکلے اوس سے برابر کہ نہ فائدہ دے اور نقصان
ثواب پاوے اور نہ عذاب پس نہ گفتگو کی حضرت عثمان نے اوس سے پیچہے اسکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور بیچ روایت رزین کے نافع سے یہہ ہے کہ ابن عمر نے کہا واسطے
عثمان رض کے ای امیرالمومنین نہین حکم کرونگا مین درمیان دو شخصون کے لیئے یہہ جا کہ زیادہ مین کہا حضرت عثمان نے تحقیق باپ تمہارے تہے حکم
کرتے کہا ابن عمر نے کہ تحقیق باپ میرے اگر مشکل ہوتی اونپر کوئی چیز پوچہہ لیتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اگر مشکل ہوتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر کوئی چیز پوچہتے جبرئیل ع سے اور تحقیق مین نہین پاتا اوس شخص کو کہ پوچہون اوس سے اور سنا ہے مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
جو پناہ مانگے ساتہ اللہ کے پس تحقیق پناہ مانگی ساتہ بڑی ذات کے اور سنا مینے حضرت سے فرماتے جو شخص کہ پناہ مانگے ساتہ اللہ کے پس پناہ دو اسکو
اور تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کے اس سے کہ مقرر کرو مجکو قاضی پس معاف کیا حضرت عثمان نے ابن عمر کو اور کہا کہ نہ خبر دینا کسیکو یعنی
قضا کی نہ قبول کرنیکی تا اور بہی قبول نکرین اور یہہ کارخانہ معطل رہے

باب رزق الولاة وهداياهم

باب بیچ
بیان رزق والیون کے اور ہدیون اونکی کے + ف یعنی اسمین بیان ہے اسکا کہ حاکمون کے لیئے کیا مقرر کیا جاوے بیت المال مین سے
اور بیان اسکا ہے کہ اگر کوئی بطریق تحفہ کے حاکم کے لیئے کچہ لاوے تو کیا حکم ہے اوسکا +

الفصل الاول

فصل پہلی عن
ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اعطیکم ولا امنعکم انا قاسم اضع حیث امرت رواہ البخاری
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیتا مین تمکو اور نہین منع کرتا تمسے مین ہون بانٹنے والا رکہتا ہون جس
جگہہ حکم کیا گیا ہون مین نقل کی یہہ بخاری نے ف جبکہ تقسیم کیا حضرت نے مال تو کلام مذکور فرمایا تاکہ نہ واقع ہو صحابہ کے دلونمین کچہ بسبب
کمی زیادتی کے تقسیم مین مہر ما اعطیکم الخ کا حاصل یہہ ہے کہ نہین دیتا مین کسیکو تم مین سے کچہ بسبب خواہش نفس اپنی کے طرف اوسکے اور نہین منع
کرتا مین اوسکو بسبب متوجہ ہونے دل اپنی کے اوسپر بلکہ یہہ سب بسبب امر اللہ تعالی کے ہے اور یہی معنی اس قول کے ہین انا قاسم الخ یعنی مین بانٹنے والا
رکہتا ہون ہر چیز کو یعنی نہین دیتا اور دیتا ہون اوس جگہہ کہ حکم کیا گیا ہون + ع وعن خولة الانصاریة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان رجالا یتخوضون فی مال اللہ بغیر حق فلھم النار یوم القیامة رواہ البخاری اور روایت ہے خولہ انصاریہ سے کہا فرمایا
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے آدمی کہ تصرف کرتے ہین مال خدا مین ناحق یعنی تصرف کرتے ہین بیت المال مین اور زکوة اور غنیمت مین بغیر اذن امام کو اور
اپنے مین زیادہ اجرت اور حق لینے سے پس واسطے اونکے ہے آگ بیچ دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے وعن عائشة قالت لما استخلف ابوبکر
قال لقد علم قومی ان حرفتی لم تکن تعجز عن مؤنة اھلی وشغلت بامر المسلمین فسیاکل آل ابی بکر من ھذا المال
ویحترف للمسلمین فیہ رواہ البخاری اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ جب خلیفہ کیے گئے ابوبکر صدیق تو کہا تحقیق جانتی ہے میری قوم
یعنی مسلمان کہ پیشہ میرا نہین قصور کرتا خرچ اہل میری سے یعنی مین ایسا کسب کرتا تہا کہ کفایت کرتا تہا قوت عیال میری کو اور مین مشغول کیا گیا ساتہ کام مسلمانونکے پس
کہاوینگے اہل و عیال ابوبکر کی اس مال مین سے یعنی بیت المال مین سے اور کام پیشہ کریگا ابوبکر واسطے مسلمانون کی اس مال مین یعنی ساتہ حاصل کرنے اونکی کو اور محافظت

اور یہ فرمایا کہ اوسنے اونکی ہیں بیچ مسلمانوں کی نقل کی بخاری نے ف یعنی حضرت ابوبکر صدیق تجارت کرتے تھے کپڑا بازار میں جب خلیفہ ہوئے تو صحابہ کو خبر کر دی کہ میں مشغول ہوں کام
کام میں حرج نہیں کیا ساتھ بقدر خرچ اپنے کے بیت المال میں سے لیا کرونگا اور حضرت عمرؓ تجارت کرتے تھے غلہ کی اور حضرت عثمانؓ تجارت کرتے تھے کھجوروں اور کپڑے کی اور حضرت
عباسؓ عطاری کرتے تھے اور لکھا ہے علماء نے کہ بہتر ین انواع تجارت کی تجارت کپڑے کی ہے بعد ازاں عطر کی اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر تجارت کرتے بہشتی تو تجارت کرتے کپڑے کی اور اگر
تجارت کرتے دوزخی تو تجارت کرتے صرف میں یعنی سونے اور چاندی میں **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ**
فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَھُوَ غُلُوْلٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہے بریدہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس شخص کو کہ عامل کیا ہمنے کسی کام پر
اور دیا ہمنے اوسکو رزق یعنی اجرت اوس عمل کی کہ سفر کی پس جو چیز کہ لیگا بعد اسکے یعنی زیادہ لینے اجرت سے پس وہ خیانت ہے غنیمت میں نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ**
عُمَرَ قَالَ عَمِلْتُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ کہا ہوا میں عامل بیچ زمانہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس دیا مجھکو محنتانہ میرے عمل کا نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا**
سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اِثْرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّہٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ لِھٰذَا دَعَوْتُکَ فَامْضِ لِعَمَلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے معاذ سے کہ کہا بھیجا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف یمن کی جب چلا میں یعنی تھوڑا سا
بھیجا پیچھے میرے یعنی کسیکو بلانے کے لیے پس پھرایا میں طرف حضرت کی پس فرمایا کیا جانتا ہے تو کہ کسواسطے بھیجا تھا میں نے طرف تیری بھیجا تھا اسلیے کہ کچھ نہ لینا تجھکو کچھ بدون اذن
میرے پس تحقیق وہ خیانت ہے اور جو شخص کہ خیانت کریگا لاویگا خیانت کی چیز دن قیامت کی اسی کہنے کے لیے بلایا تھا میں نے تجھکو پس جا کام اپنے پر نقل کی یہ ترمذی
نے **وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْیَکْتَسِبْ زَوْجَةً فَاِنْ لَّمْ**
یَکُنْ لَّہٗ خَادِمٌ فَلْیَکْتَسِبْ خَادِمًا فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ مَسْکَنٌ فَلْیَکْتَسِبْ مَسْکَنًا وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنِ اتَّخَذَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَھُوَ غَالٌّ
رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہے مستورد بن شداد سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو شخص کہ ہو ہمارا عامل پس چاہیے کہ حاصل کرلے ایک بی بی
یعنی نکاح کر لے یعنی اگر بیوی نہو پس اگر نہو اوسکے لیے کوئی خادم یعنی غلام لونڈی پس چاہیے کہ خرید لے خادم پس اگر نہو اوسکے لیے گھر پس چاہیے کہ حاصل
کرے ایک مکان اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ لیوے سوا اسکے پس وہ خیانت کرنیوالا ہے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنی حلال ہے عامل کو کہ لیوے
بیت المال میں سے کہ اوسکے تصرف میں ہے بقدر مہر بیوی کی اور نفقہ اور لباس اوسکی کے بقدر حاجت بغیر اسراف کے اور بقدر قیمت خادم اور مکان کی بقدر ضرورت
کے پس اگر لیوے زیادہ قدر حاجت ضروری سے تو وہ حرام ہے اسپر اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم او سصورت میں ہے کہ معین نہیں کی گئی ہے اوسکے لیے اجرت اور نہ گنجائش
رکھتا ہو اوسکے بیت المال + واللہ علم + ح **وَعَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ مَنْ**
عُمِّلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْہُ مِخْیَطًا فَمَا فَوْقَہٗ فَھُوَ غَالٌّ یَاْتِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اقْبَلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ قَالَ وَمَا ذَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ کَذَا وَکَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ
بِقَلِیْلِہٖ وَکَثِیْرِہٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْہُ اَخَذَہٗ وَمَا نُھِیَ عَنْہُ انْتَھٰی رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاؤدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہے عدی بن عمیرہ
سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جو شخص کہ عامل کیا جاوے تم میں سے واسطے ہمارے اوپر کسی عمل کی پھر چھپاوے ہمسے
حاصل اوس عمل سے ایک سوئی یا زیادہ اوس سے یعنی قلت میں یا کثرت میں یا چھٹائی میں یا بڑائی میں پس وہ خیانت کرنیوالا ہے لاویگا اوسکو
یعنی خیانت کی ہوئی چیز کو دن قیامت کے پس کھڑا ہوا ایک شخص انصار میں سے اور کہا یا رسول اللہ لیلو مجھسے عمل اپنا کہا کیا ہے یعنی کیوں کہتا ہے تو

یہ کہا

یہہ کہا سنا ہیے کہ جو کہ فرمایا ہے جو ایسا اور ایسا یعنی بیچ وعید کی محل ہیں اور وہ خالی نہیں ہے لغزش سے فرمایا میں کہتا ہوں یہہ یعنی عجب ہوں اصل مطابق
ہونا نہیں ایسی جو کوئی کرے عمل تو ملے ہے اور جو کوئی ترک کرے تبدیل کرے جبکہ عامل کیا ہے کسی کام پر بس چاہیے کہ اوسکو تھوڑا حاصل اوسکا اور
اوسکا یہ ہے کہ جو کچھ دیا جاوے اوس میں سے کہ اجرت اوسکی ہی لی اوسکو اور جو کچھ کہ بازار کہا جاوے اوس سے یاد رکھ نقل کی یہ مسلم اور ابو داود اور لفظ ابو داود
کا ہیں۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِي الَّذِيْ
يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا لعنت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے کو اور رشوت لینے والے کو نقل
کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہہ ترمذی نے عبد اللہ بن عمرو سے اور ابی ہریرہ سے اور نقل کی یہہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں ثوبان سے
اور زیادہ کیا بیہقی نے یہہ کہ لعنت کی آنحضرت نے رائش کو یعنی جو کہ واسطہ ہو درمیان رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے کی ف رشوت ساتھ پیش
اور زبر کی اوس مال کو کہتے ہیں کہ دیا جاوے واسطے باطل کرنے حق کے اور ثابت کرنے باطل کے اگر واسطے ثابت کرنے حق کے اور دفع کرنے ظلم کی نفس
سے دیوے تو کچھ مضائقہ نہیں اوسکا۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اجْمَعْ
عَلَيْكَ سِلَاحَكَ وَثِيَابَكَ ثُمَّ ائْتِنِيْ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ يَا عَمْرُو اِنِّيْ اَرْسَلْتُ اِلَيْكَ لِاَبْعَثَكَ فِيْ وَجْهٍ
يُسَلِّمُكَ اللّٰهُ وَيُغْنِمُكَ وَاَرْغَبُ لَكَ رَغْبَةً مِّنَ الْمَالِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَتْ هِجْرَتِيْ لِلْمَالِ وَمَا كَانَتْ اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ
قَالَ نِعِمَّا بِالْمَالِ الصَّالِحِ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ
لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہا بھیجا کسی کو طرف میری پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہو کہ جمع کر لو اپنے
ہتھیار اپنے اور کپڑے اپنے یعنی تیاری سفر کی کر پھر آؤ میرے پاس کہا عمرو نے پس آیا میں آنحضرت کی پاس یعنی تیار ہو کر اس حالت میں کہ حضرت وضو
کرتے تھے فرمایا اے عمرو تحقیق بھیجا ہے طرف تیری اوسیلا تجھکو تاکہ بھیجوں میں تجھکو ایک طرف یعنی لڑائی میں سلامت رکھے تجھکو اللہ اور غنیمت دیوے تجھکو اور رغبت دیتا ہوں تجھکو
تھوڑا مال یعنی کچھ مال پس کہا میں نے یا رسول اللہ نہ تھی ہجرت میری یعنی ایمان اور چھوڑنا وطن کا واسطے مال کے نہ تھی ہجرت میری مگر واسطے اللہ کی
اور رسول اوسکے کے فرمایا اچھی چیز ہے مال اچھا واسطے مرد نیک بخت کی روایت کی یہہ شرح السنہ میں اور روایت کی احمد نے مانند اسکی اور بیچ روایت
احمد کی یوں ہے کہ فرمایا اچھا ہے مال نیک واسطے مرد نیک کے ف نہ تھی ہجرت میری الخ یعنی ایمان میرا خالصاً للہ تھا اور ہجرت عمرو بن عاص
کے حبشہ سے تھی مدینہ کو ہمراہ خالد بن ولید کے پانچویں سال ہجری میں اور مال اچھا وہ ہے کہ حلال سے کمایا گیا ہو اور خرچ کیا جاوے اچھی جگہوں
میں اور مرد نیک وہ ہے کہ رعایت کرے حق خدا تعالیٰ کی اور حقوق بندوں کی۔ اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدٰى لَهٗ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتٰى بَابًا عَظِيْمًا مِّنْ
اَبْوَابِ الرِّبَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی امامہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ سفارش کرے کسی کی سفارش کرنا پاس بادشاہ یا امیر
وغیرہ کے پھر بھیجے وہ اوسکے لیے تحفہ عوض اس سفارش کی پس قبول کرے وہ اوس تحفہ کو پس تحقیق آیا وہ ایک بڑے دروازے میں دروازوں سود کے نقل کی یہہ
ابو داود نے ف یہہ رشوت ہے اسکو سود فرمایا اسلیے کہ یہ مال خالی عوض سے ہے۔ بَابُ الْاَقْضِيَةِ وَالشَّهَادَاتِ باب
بیچ بیان قضیوں کے اور گواہیوں کے ف قضیہ اس واردات کو کہتے ہیں کہ جھگڑا لیجاوے پاس حاکم کے تا حکم کرے اوس میں اور گواہی خبر دینی حق غیر کی
ہے دوسرے پر۔ اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ

بدعواهم لادعى ناس دماء رجال وأموالهم ولكن اليمين على المدعى عليه رواه مسلم وفي شرحه للنووي أنه قال
وجاء في رواية البيهقي بإسناد حسن أو صحيح زيادة عن ابن عباس مرفوعا لكن البينة على المدعي واليمين على من أنكر
روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر دیے جاویں آدمی یعنی مدعا اپنا قسم مال و خون سے بسبب دعوی کرنے اپنی کے یعنی بمجرد دعوی کے
بغیر گواہ مدعی کی یا تصدیق مدعا علیہ کی البتہ دعوی کریں لوگ خونوں آدمیوں کا اور مالوں کا لیکن قسم ہے اوپر مدعا علیہ کے نقل کی یہ مسلم نے اور بیچ شرح مسلم
اور نووی کی یہ ہے کہ کہا اور آئی ہے بیچ روایت بیہقی کی ساتھ اسناد حسن کے یا صحیح کی زیادتی یعنی پہلی روایت پر ابن عباس سے بطریق مرفوع کی یہ کہ
لیکن شاہد اوپر مدعی کے اور قسم اوپر اوس شخص کے کہ انکار کرے ف اوپر مدعا علیہ کے یعنی جو کہ منکر ہو اگر طلب کرے مدعی قسم دینے اوسکی اور اس روایت میں طلب
کرنا بینہ کا مدعی سے مذکور نہیں گویا وہ امر ثابت و مقرر ہے شرع میں اور گویا کہا گیا کہ مدعی پر بینہ ہے اور اگر بینہ نہو تو مدعا علیہ پر ہے جیسے کہ دوسری روایت میں کہ
ابن عباس سے ہے آیا ہے ع ح وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين صبر وهو فيها
فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله يوم القيامة وهو عليه غضبان فأنزل الله تعالى تصديق ذلك إن الذين
يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا إلى آخر الآية متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو شخص کہ قسم کھاوے کسی چیز پر [illegible] یعنی [illegible] حاکم کی میں محبوس ہو کر اور وہ قسم کھانے میں جھوٹا ہو تاکہ لیوے سبب قسم کی مال ایک شخص مسلمان کا
ملاقات کریگا اللہ تعالی سے دن قیامت کی اور وہ اوس پر ہوگا غصے پس نازل کی اللہ تعالی نے واسطے سچ کرنے اس حکم کے یہ آیت تحقیق جو لوگ
کہ خریدتے ہیں ساتھ عہد اللہ کے اور قسموں اپنی کے مول تھوڑا آخر آیت تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف صبر کے معنی ہیں حبس اور لزوم اور
مراد یمین صبر سے یہ ہے کہ حبس کرے سلطان ایک شخص کو یہاں تک کہ قسم کھاوے ساتھ اوسکے اور وہ لازم ہے واسطے اوسکے اپنی کی جہت حکم حاکم کی اور [illegible]
[illegible] یا اسلیے یمین صبر کہا کہ حکم [illegible] اور [illegible] کہا یمین صبر وہ ہے کہ قسم کھاوے [illegible]
کہتا ہے اور قصد تلف کرنے مال مسلمان کا کرتا ہے [illegible] فرمایا موصوفہ فاجر الخ ع ح وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من اقتطع حق امرئ مسلم بيمينه فقد أوجب الله له النار وحرم عليه الجنة فقال له رجل وإن كان
شيئا يسيرا يا رسول الله قال وإن كان قضيبا من أراك رواه مسلم اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ لیوے حق کسی شخص مسلمان کا ساتھ قسم اپنی کی تحقیق واجب کی اللہ نے واسطے اوسکے آگ اور حرام کی اوس پر بہشت پس کہا واسطے اونکے ایک شخص نے اور اگر ہو وہ حق
چیز تھوڑی سی یا رسول اللہ فرمایا اگرچہ ہو ٹکڑا درخت پیلو کا یعنی مسواک نقل کی یہ مسلم نے ف واجب کی اللہ نے آگ کی تاویل دو طرح کی گئی ہے ایک یہ کہ یہ محمول ہے اوس شخص پر
حلال جاننے والے پر جبکہ مر جاوے [illegible] کہ وہ مستحق آگ کا ہے اور جائز ہے عفو کرنا اوس سے اور حرام ہے اوس پر داخل ہونا جنت کا اول میں ساتھ
نجات پانے والوں کی اور دوسرے یہ کہ مسلمان کی حکم میں داخل ہے ع وعن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما أنا بشر
وإنكم تختصمون إلي ولعل بعضكم أن يكون ألحن بحجته من بعض فأقضي له على نحو ما أسمع منه فمن قضيت له بشيء من
حق أخيه فلا يأخذنه فإنما أقطع له قطعة من النار متفق عليه اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
سوا اسکے نہیں کہ میں آدمی ہوں اور تحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہووے خوب تقریر کرنیوالا ساتھ دلیل اپنی کے بعض سے
[illegible] پس حکم کروں میں واسطے اوسکے ساتھ کسی چیز کے حق بھائی اوسکے سے پس نہ لیوے اوسکو
پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف میں آدمی ہوں اشارہ ہے اسپر کہ سہو اور نسیان بعید نہیں

آدمی ہے اور وضع بشری مقتضی ہے اس کی کہ ادراک کرے امور کو سوائے ظاہر اون کی یعنی میں آدمی ہوں عارض ہوتے ہیں مجھ پر احکام و عوارض بشری اور
چھوڑے گئے ہیں ہم اجرائے احکام جبلت کی پس آدمی کی چیز کہ تائید کیا جاتا ہوں ساتھ وحی کے اور تعلیم کیا جاتا ہوں جانب حق سبحانہ کی حال یہ ہے کہ بیان کیا …
کرتا ہوں بموجب تقریر مدعی کے پس اگر اوسکا حق نہ تھا اور اوسکے حریف کا حق باقی ہے میں نہ سمجھا کہ حق اوسی کا ہے اور اوسکو دلوا دیا تو وہ اوسکو ایسی چیز ہے جلانے والی …
کہ ڈرا آگ کا چاہیے ہے پرہیز کرے اوس سے ع وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبغض الرجال إلى
الله الألد الخصم متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مبغوض تر بندوں کا طرف اللہ کے بہت جھگڑالو
ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وعن ابن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد رواه مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتھ قسم کے اور ایک شاہد کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اگر مدعی کے پاس ایک شاہد ہو تو مدعی سے
بدلے ایک شاہد کی قسم لی ہے اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں حکم کرنا ساتھ شاہد اور قسم کی بلکہ ضرور ہے ہونا دو گواہوں کا
جیسے کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے اور جائز نہیں نسخ کرنا کتاب کا ساتھ خبر واحد کے کہ احتمال ہے کہ مراد ساتھ خبر کے یہ ہو کہ آنحضرت نے حکم کیا ساتھ قسم کے اوپر مدعا علیہ کے قائم
کرنے مدعی کی ایک شاہد کو اور جائز ہے کہ … تمام … یعنی اعتبار کیا وجود ایک شاہد کا اور بعضی نے کہا کہ خاص اموال کے ہے اور اگر دعوی غیر اموال میں ہو تو
قبول نہ کیا جاوے شاہد اور قسم بالاتفاق ع وعن علقمة بن وائل عن أبيه قال جاء رجل من حضرموت ورجل من كندة
إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال الحضرمي يا رسول الله إن هذا غلبني على أرض لي فقال الكندي هي أرضي في
يدي ليس له فيها حق فقال النبي صلى الله عليه وسلم للحضرمي ألك بينة قال لا قال فلك يمينه قال يا رسول الله
إن الرجل فاجر لا يبالي على ما حلف عليه وليس يتورع من شيء قال ليس لك منه إلا ذلك فانطلق ليحلف فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لما أدبر لئن حلف على ماله ليأكله ظلما ليلقين الله وهو عنه معرض رواه مسلم
اور روایت ہے علقمہ بن وائل سے نقل ہے باپ سے کہ کہا آیا ایک شخص حضرموت سے کہ ایک شہر ہے یمن میں اور ایک شخص کندہ سے کہ قبیلہ ہے یمن میں
طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے … اور کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق اسنے غلبہ کیا مجھ پر اوپر زمین میری کے یعنی غصب کر لیا ہے اوسنے
مجھ سے پس کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور بیچ ہاتھ میرے یعنی قبضہ میں میرے … نہیں واسطے اوسکے زمین میں حق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے
حضرمی کے کیا تیرے پاس ہیں شاہد کہا کہ نہیں فرمایا پس واسطے تیرے ہے قسم اوسکی یعنی مدعی علیہ کی کہا حضرمی نے یا رسول اللہ یہ شخص فاجر ہے نہیں پروا
کرتا اوپر اوس چیز کے کہ قسم کھائے … فرمایا نہیں ہے واسطے تیرے اوس سے مگر یہی قسم پس چلا … قسم کھاوے
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ پھیری اوسنے اگر قسم کھاوے گا اوپر مال کے تا کہ کھاوے مال اوسکا از راہ ظلم کے البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سے حالانکہ
وہ اوس سے بیزار ہوگا نقل کی یہ مسلم نے ف … شاید … قسم کھانا … وقت … قسم
علیہ … اور کہا نووی نے کہ اس حدیث میں کئی مسئلے ہیں ایک تو یہ کہ قبضہ والا … دعوی کرے … مدعی
مدعی علیہ پر قسم لازم ہے جب کہ … اقرار کرے … مدعی علیہ … قسم …
ع وعن أبي ذر أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى ما ليس له فليس منا وليتبوأ مقعده
من النار رواه مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہ اوس نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ دعوی کرے اوس چیز کا کہ نہیں واسطے اوسکے پس نہیں
وہ ہم میں سے یعنی … ہمیں سے اور چاہیے کہ طلب کرے ٹھکانا اپنا آگ میں نقل کی یہ مسلم نے ف … ع وعن

زید بن خالد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ قبل ان یسألہا رواہ
مسلم اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ بہترین گواہون کے بہترین گواہون مین وہ ہے
کہ دیوے گواہی اپنے پہلے سوال کیے جانے کی گواہی سے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی گواہی دی اور اظہار حق کرے پہلے اسکے کہ اوس سے پوچھین کہ تو گواہ ہے اور ایک
اور حدیث مین آیا ہوا ہے بیچ مذمت اوس قوم کے کہ گواہی دین بغیر طلب کے اسلیے ہمارے نزدیک یہ ہی کہ گواہی نہ دیوے مگر بعد از طلب کرنے گواہی کی اوس سے اور طلب
کرنے گواہی کے دینا گواہی کا واجب ہے اور چھپانا گواہی کا حدود مین افضل ہے اور ذکر کی ہین اس حدیث خیر الشہداء کی دو تاویلین ایک تو یہہ کہ یہہ محمول ہے اوپر
اس گواہ پر کہ کسیکی حق کا اور مدعی نہین جانتا کہ یہ گواہ ہے پس خبر کر دی اوسکو کہ مین گواہ ہون تیرا اس قضیہ مین اور دوسری تاویل یہہ ہے کہ یہہ بیچ حقوق خدا تعالی کے
ہی مانند زکوۃ اور کفارون اور دیکھنے چاند کے اور وقف اور وصیتونکے اور مانند انکی پس واجب ہے آگاہ کر دینا حاکم کو ساتھ ان چیزونکے اور کبھی یہ تاویل کرتے ہین کہ یہ محمول
ہے اوپر مبالغہ اور جلدی کرنیکے ادا شہادات مین بعد از طلب کرنیکے اور مذمت گواہی دینے کے پہلے طلب کرنے گواہی کے محمول ہے غیر اسکے پہ ہے ح وعن
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یجیئ قوم تسبق شہادۃ احدہم
یمینہ ویمینہ شہادتہ متفق علیہ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لوگون کی قرن میرا
ہے یعنی صحابہ پھر وہ لوگ کہ متصل ہین اونکے یعنی تابعین پھر وہ لوگ کہ متصل اونکے ہین یعنی تبع تابعین پھر آویگی ایک قوم کہ سبقت کرے گی گواہی ایک اونکی
قسم اوسکی سے اور قسم اوسکی گواہی اوسکی سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ کنایہ ہے حرص کرنیسے اوپر گواہی اور قسم کی پس کبھی مقدم کرتا ہے اسکو اوپر اوسکے
اور کبھی اوسکو اوپر اسکے یا تمثیل ہے واسطے سرعت شہادت اور قسم کی تا سمجھا جائے کہ نہین جانتا ہے کہ ساتھ کسکے اون دونون مین سے ابتدا کرے بسبب بے پروائی کرنے اوسکی کے دین کی ساتھ
اور نہ احتیاط کرنیکے اونمین اور بعضون نے کہا ہے عبارت ہی کثرت شہادت جھوٹی اور قسم فاجرہ سے یا معنی یہ ہین کہ کبھی ترویج دیتا ہے اپنی گواہی کو ساتھ قسم کی کہ
کہتا ہے واللہ مین گواہ سچا ہون اور کبھی قسم کو رواج دیتا ہے ساتھ گواہی کی کہ کہتا ہے لوگ گواہ ہین اوپر راستی قسم میری کی + ح ع وعن ابی ہریرۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرض علی قوم الیمین فاسرعوا فامر ان یسہم بینہم فی الیمین ایہم یحلف رواہ البخاری
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ایک قوم پر قسم کو یعنی فرمایا کہ قسم کہاؤ کہ یہ دعوی حق نہین پس جلدی کی اوس قوم نے یعنی قسم کہانی
مین پس حکم فرمایا یہہ کہ قرعہ ڈالا جاوے درمیان اونکے بیچ کہانے قسم کے کہ کونسا انمین سے قسم کہاوے نقل کی یہ بخاری نے ف ظاہر عبارۃ
سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص نے دعوی کیا ایک جماعت پر پس منکر ہوئے وہ جماعت پس حضرت نے اس جماعت کو حکم قسم کہانیکا فرمایا پس جلدی کی اس جماعت
نے قسم کہانے مین پر قسم نہ دی حضرت نے جماعت کو بلکہ فرمایا کہ قرعہ ڈالین اور قسم کہاوے وہ کہ جسکے نام پر قرعہ نکلے ولیکن شارحین نے اس مسئلہ کی یہ صورت لکھی ہے کہ
دو آدمیون نے دعوی کیا ایک چیز کا کہ تیسرے شخص پاس ہے اور نہین ہین اون دونون شخصون پاس گواہ یا دونون گواہ رکہتے ہین اور وہ تیسرا شخص کہتا ہے کہ مین
نہین جانتا کہ کسکی ہے یہ چیز پس اس صورت مین حکم اون دونون [illegible] کا یہ ہے کہ قرعہ ڈالا جاوے انمین پس جسکے نام پر قرعہ نکلے اون دونون مین سے وہ قسم کہاوے دیا جاوے
اور حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھ اوس چیز کے اور یہہ قسم دینی شاید کہ اس جہت سے ہے کہ ہر ایک انمین سے منکر ہے حق دوسرے کا اور حضرت علی کی نزدیک یہی ہے
ہے اور شافعی کہتے ہین کہ چھوڑی جاوے وہ چیز اوسی تیسرے شخص پاس اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک تقسیم کیجاوے اون دونون مدعیون مین آدہون آدہ اور بعضون نے
کہا کہ کہا احمد نے اور شافعی نے بیچ ایک قول کے دونون [illegible] مانند قول حضرت علی کے اور دوسرا قول اونکا مانند قول ابو حنیفہ کی ہے اور حاشیہ امام ملک کی کہ آتی ہے
وہ موید ہے مذہب ابو حنیفہ اور تابعین اونکے کے واللہ اعلم + ح ع الفصل الثانی فصل دوسری عن عمرو بن شعیب عن ابیہ
عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البینۃ علی المدعی والیمین علی المدعی علیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے

کہ نقل کی

اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہے نقل کی اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاہد مدعی پر ہے اور قسم مدعی علیہ پر یعنی وہ اگر منکر ہو اور طلب کرے مدعی قسم نقل کی ہیہ ترمذی نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَيْهِ فِي مَوَارِيثَ لَمْ تَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا فَقَالَ مَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَقِّي هٰذَا لِصَاحِبِي فَقَالَ لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحَلِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ مقدمہ دو شخصوں کی کہ جھگڑتے آئے پاس حضرت کے بیچ مقدمہ میراث کی یعنی ایک نے دعوی کیا ایک چیز کا کہا کہ یہہ میری ہی ارث میں پہونچی ہے مجکو اور دوسری نے بھی ایسا ہی کہا ایسی تہے وہ دونوں کہ نہ تہی اونکی لیے گواہ مگر دعوی اونکا یعنی نرا دعوی ہی تہا بغیر گواہوں کی پس فرمایا جس شخص کے واسطے حکم کروں میں ساتھ کسی چیز کی حق بہائی اوسکی سے یعنی حق اوسکا نہو اور گواہ جہوٹے گذرانے یا قسم جہوٹی کہاوے میں حکم ساتھ اوسکے کروں پس سوا اسکے نہیں کہ حکم کرتا ہوں میں واسطے اوسکے ایک ٹکڑا آگ سے پس کہا دونوں شخصوں نے ہر ایک نے اونمیں سے یا رسول اللہ یہہ حق میرا واسطے یار میرے کی ہے یعنی چہوڑا اپنی دعوی کرنا اوسکا فرمایا کہ نہیں یعنی نہیں منظور ہے یہ اسلیے کہ نہیں ممکن ہے یہ کہ ہو ایک چیز دو شخصوں کی بالاستقلال ولیکن جاؤ تم بانٹ لو یعنی آدہوں آدہ اور طلب کرو حق کو یعنی حلال کرو بانٹنے میں اور کرو مشتبہ فیہ کو آدہوں آدہ پہر قرعہ ڈالو یعنی واسطے تعین دونوں حصہ کی اگر واقع ہو تمہارے تم دونوں میں تاکہ ظاہر ہو کہ کونسا دونوں حصوں کا واقع ہو بیچ حصہ ہر ایک کی تم دونوں میں سے اور ایسا ہر ایک تم میں سے اوس چیز کو کہ معین کردی قرعہ اوسکو پہر چاہیے کہ حلال کرے ہر ایک تم میں سے یار اپنی کو یعنی بخش کر حلال کردے حق اپنی کو کہ دوسری کی طرف گیا ہے اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے حکم نہیں کرتا ہوں میں درمیان تم دونوں کی مگر ساتھ عقل و اجتہاد اپنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں نازل کی گئی ہے وحی مجہپر اوسمیں نقل کی ہیہ ابو داؤد وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَدَاعَيَا دَابَّةً فَأَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْبَيِّنَةَ أَنَّهَا دَابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضَى بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک جانور کا پس قائم کیے ہر ایک نے اونمیں سے شاہد اوسپر کہ یہہ جانور جانور اوسکا یعنی میرا ہی کہ جنا یا ہے اوسکو یعنی جوڑا ہے اوسپر نر اور جنا یا ہے اوسکو اور تربیت کی ہے اوسکی پس حکم فرمایا ساتھ جانور کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے اوس شخص کی کہ بیچ ہاتھ اوسکی تہا نقل کی یہہ شرح السنہ میں ف کہا بعضوں نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اسپر کہ گواہ قبضہ والی کی مقدم ہیں اوپر گواہوں غیر اوسکی کی مطلقاً اور ظاہر یہہ ہے کہ یہہ بیچ صورت جنفی کی ہے شرح السنہ میں لکہا ہے کہ کہا علماء نے جب دعوی کیا دو شخصوں نے ایک جانور کا یا کسی چیز کا اور وہ بیچ قبضہ ایک کی ہے اور دونوں نے واسطے اوسکی گواہ قائم کیے دوسرے گواہ تو حکم کیا جاوے واسطے اوسکے ساتھ اوس چیز کی جس قائم کیے ہر ایک نے اون دونوں میں سے گواہ تو چاہیے جاوینگے گواہ قابض کے اور کہا بعضوں نے حنفیہ سے کہ گواہ قابض کے نہ سنے جاوینگے اور وہ چیز واسطے خارج کی یعنی غیر قابض کی ہو گی جبکہ دعوی کیا ہر ایک نے کہ یہہ جانور ملک ہے میری جنا یا ہی اوسکو اور قائم کی گواہ اوپر دعوی اپنی کی تو حکم کیا جاوے ساتھ اوسکے واسطے قابض کی اور اگر یہہ چیز دونوں کی قبضہ میں اور دعوی کریں دونوں تو تقسیم کیے جاوینگے دونوں اور رہانہ کی جاوے گی دونوں کی بحکم قبضہ کی اور اسیطرح اگر قائم کریں ہر ایک گواہ ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا شَاهِدَيْنِ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا بَعِيرًا لَيْسَتْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَجَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا اور روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ دو شخصوں نے دعوی کیا ایک اونٹ کا بیچ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر قائم کیے ہر ایک

شخص نے اون دونون مین سے دو گواہ یعنی موافق دعوی اپنی کی پیش کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان اون دونونکے آدہوں آدہ نقل کی یہہ ابوداود نے
اور بیچ ایک روایت ابوداود و نسائی اور ابن ماجہ کی یہہ ہے کہ دو شخصون نے دعوی کیا اونٹ کا کہ نہی اونمین سے کسیکی پاس شاہد پس کردیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے درمیان اون دونونکے ف آدہوں آدہ کہا خطابی نے کہ شاید اونٹ دونونکی قبضے مین ہوگا کہتا ہون یعنی ملا علی کہتے ہین کہ یا تیسرے کی قبضے مین ہوگا وہ نہ
جھگڑتا ہو اون دونون سے اور تیسرے کسیکے پاس اسیح جائز ہے یہ کہ ہو قضیہ متعدد اور جائز ہے یہہ کہ ہو متحد مگر یہ کہ دو گواہیان جب متعارض ہوئین ساقط ہوئین پس ہوئے
وہ دونون مانند اونکے کہ نہین گواہ واسطے اونکے پس معنی یہ ہین کہ نہین واسطے ایک کی اون دونونمین سے گواہ کہ مرجح یعنی غالب ہوان دوسرے پر اور درمیان اون دونونکے
کہا ابن ملک نے کہ یہ دلالت کرتی ہے اسپر کہ اگر دعوی کرین دو شخص ایک چیز کا اور نہ گواہ ہون اونمین سے کسیکی پاس یا واسطے ہر ایک کی اونمین سے گواہ ہون اور ہو وہ
چیز دونونکی قبضہ مین یا نہو بیچ قبضہ ایک کی اون دونونمین سے آدہوں آدہ کیجاوے وہ چیز درمیان اون دونونکے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلَيْنِ
اخْتَصَمَا فِي دَابَّةٍ وَلَيْسَ لَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ دو شخص جھگڑے بیچ ایک جانور کی اور نہ تہے اون دونون پاس شاہد فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرعہ ڈالو اوپر قسم کہانے کی نقل کی یہہ
ابوداود اور ابن ماجہ نے ف یہہ مثل اوسکی ہے کہ گذرا حدیث ابی ہریرہ مین بیچ آخر فصل اول کی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ حَلَّفَهُ احْلِفْ بِاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ مَا لَهُ عِنْدَكَ شَيْءٌ يَعْنِي لِلْمُدَّعِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ قسم دی اوسکو یعنی ارادہ کیا قسم دینی کا قسم کہا تو ساتہہ اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ کہ نہین
واسطے اوسکے یعنی واسطے مدعی کے نزدیک تیرے کچہہ نقل کی یہہ ابوداود نے ع وَعَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ
فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِذًا يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اشعث بن قیس سے کہ کہا تہی درمیان میری اور درمیان ایک شخص کے یہودیونمین سے ایک زمین مشترک پس انکار کیا
اوس یہودی نے مجہسے پس لے گیا مین اوسکو پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت نے کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا مین نے نہین فرمایا واسطے یہودی کے قسم کہا تو کہا
یا رسول اللہ اسوقت قسم کہا دیگا اور لیجاویگا مال میرا پس اوتارے اللہ تعالی نے یہ آیۃ یعنی بیچ مثل اس قصہ کی جیسا کہ گذرا احادیث ابن مسعود بیچ تحقیق وہ لوگ کہ خریدتے
ہین یعنی بدلے لیتے ہین ساتہہ عہد اللہ کے اور قسمون اپنی کی مول تہوڑا آخر آیۃ تک نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ نے ف باقی آیۃ یون ہے اولئک لا خلاق لہم
فی الآخرۃ ولا یکلمہم اللہ ولا ینظر الیہم یوم القیامۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم اور مراد حضرت کی یہ ہے کہ شریعت مین بیچ اس صورت کی قسم ہی ہے ولیکن جو کوئی
جہوٹی قسم کہاوے گا بال اوسکا اوسکی گردن پر ہوگا اور حصہ نہین ہوگا اوسکے لیے آخرت مین جیسا کہ منطوق کلام مجید کا ہے ع وَعَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
مِنْ كِنْدَةَ وَرَجُلًا مِنْ حَضْرَمَوْتَ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَرْضٍ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ
يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُو هٰذَا وَهِيَ فِي يَدِهِ قَالَ هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا وَلٰكِنْ أُحَلِّفُهُ وَاللهِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهَا
أَرْضِي اغْتَصَبَنِيهَا أَبُوهُ فَتَهَيَّأَ الْكِنْدِيُّ لِلْيَمِينِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْتَطِعُ أَحَدٌ مَالًا بِيَمِينٍ
إِلَّا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ أَجْذَمُ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اشعث سے یہ کہ ایک شخص قوم
کندہ سے اور ایک شخص حضرموت سے جھگڑتے ہوئے آئے حضرت کی پاس بیچ مقدمہ ایک زمین کی یمن سے پس کہا حضرمی نے یا رسول اللہ تحقیق زمین
میری چہین لی مجہسے اسکے باپ نے اور وہ زمین اسکی بیچ ہاتہہ اسکی یعنی اب فرمایا یعنی حضرت نے حضرمی کو کیا ہے واسطے تیرے شاہد کہا کہ نہین لیکن قسم

کہا اوسکا یمین اسکو اسطرح قسم ہے اللہ کی نہیں جانتا وہ کہ یہ زمین میری ہے جو میں لیتا ہے اسکو مجہسے باپ اسکے ذمیہ اتارہوا کندی واسطے قسم کہانیکے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہیں لیتا کوئی مال مسلمان قسم کہا کر مگر ملاقات کریگا اللہ سے اسحالت میں کہ ہاتہہ کٹا ہوا ہوگا یا بی برکت یا بی دلیل ہوگا پس کہا کندی نے کہ وہ زمین اسکی ہے نقل کی یہ
ابوداود نے ★ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقَ الْوَالِدَيْنِ
وَالْيَمِيْنَ الْغَمُوْسَ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰهِ يَمِيْنَ صَبْرٍ فَاَدْخَلَ فِيْهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا جُعِلَتْ نُكْتَةً فِيْ قَلْبِهٖ
اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق بہت بڑا گناہ بڑی گناہوں میں شرک کرنا ہے ساتہہ خدا کی اور نافرمانی ماں باپ کی اور قسم جہوٹی کہانی اور نہیں قسم کہائی کسی قسم کہانیوالے نے ساتہہ اللہ کے
قسم صبر پس داخل کیا اوس قسم میں مانند بازو مچہر کی یعنی تہوڑا سا جہوٹ اور خیانت مگر کہ کردیا جاتا ہے ایک نکتہ بیچ دل اوسکی کے قیامت تک یعنی اور وبال اوسکا
اوس عالم میں ظاہر ہوگا نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یمین غموس کہتے ہیں دیدہ و دانستہ جہوٹی قسم کہانی کو ایک کار گذشتہ پر اور واسطے ہمارے
مذہب میں کفارہ نہیں ہے بجز توبہ و استغفار کے اور اوسمیں وعید وارد ہوئی ہے ساتہہ آگ کی چنانچہ اسی سبب سے اسکو غموس کہتے ہیں کہ غوطہ دیتی ہے قسم
کہانیوالے کو آگ دوزخ میں غمس کہتے ہیں غوطہ دینے کو اور قصہ یوں ہیں کہ واقع ہوتی ہے اور ساتہہ اوسکے مال لوگوں کا لیتے ہیں آتی ہے قیل ہی ہی اور قسم صبر کی تفسیر پہلی فصل میں گذر چکی ہے
اور حاصل اوسکا ساتہہ معنی عموم کے راجح ہے یا اور قیامت تک یعنی اثر اس نکتہ کا قیامت تک رہیگا باقی رہتا ہے قیامت تک پہر مترتب ہوگا اوسپر وبال اوسکا اور عذاب
اوسپر پہر کیا حال ہے بلکہ جو جہوٹہ تعمد اور ذکر کیں حضرت نے تین چیزیں اور خاص کیا اخیر کو اونمیں سے ساتہہ وعید کے تاکہ جانا جاوے کہ یہہ بہی اونہیں میں
ہی اور داخل ہے اکبر الکبائر میں یہہ فرمایا جہوٹ اسلئے کہ لوگ حقیر سمجہتے ہیں اوسکو بگمان اسکے کہ یہہ کبائر سے نہیں ہے مانند اونکے اور مانند اسکے لاحق کرتی ہیں قول حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حدیث خریم بن فاتک کی عدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ★ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَحْلِفُ اَحَدٌ عِنْدَ مِنْبَرِيْ هٰذَا عَلٰى يَمِيْنٍ اٰثِمَةٍ وَلَوْ عَلٰى سِوَاكٍ اَخْضَرَ اِلَّا تَبَوَّاَ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اَوْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ رَوَاهُ
مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قسم کہاتا کوئی نزدیک منبر میرے کہ یہہ ہے اور قسم جہوٹی کے
اگرچہ قسم کہاوے اوپر مسواک سبز کے مگر کہ تیار کرتا ہے جگہہ بیٹہنے اپنے کی آگ میں یا فرمایا کہ واجب ہوتی ہے اوسکے لئے آگ نقل کی یہ مالک اور ابوداود اور ابن ماجہ نے
ف منبر کے پاس قسم کہانیکے قید لگائی اسلئے کہ وہ جگہہ بزرگ ہے وہاں جہوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہے والا مطلق جہوٹی قسم کہانا موجب غضب الٰہی کی ہے
جہاں کہاوے اور مسواک اسلئے کہی کہ وہ بہت حقیر چیز ہے لیکن خشک ہونیکی قدر و قیمت پیدا کرتی ہے ★ ع وَعَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللّٰهِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَاَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ اور روایت ہے
خریم بن فاتک سے کہ کہا نماز پڑہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی پس جبکہ فارغ ہوئے کہڑی ہوئی کہڑا ہوتا تین بار فرمایا کہ برابر کی گئی
جہوٹی گواہی ساتہہ شرک کرنیکے ساتہہ اللہ کے پہر پڑہی یہہ آیۃ یعنی واسطے اسکے پس بچو پلیدی سے کہ پرستش بتوں کی ہے اور بچو کلام جہوٹ سے کہ شامل
ہے جہوٹی گواہی کو در حالیکہ رجوع کرنیوالے ہو باطل سے طرف حق کے نہ شریک کرنیوالے ساتہہ خدا کی نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور نقل کی یہ
احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم سے مگر ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا پڑہنا آیۃ مذکورہ کا ف برابر کیے گئے دو چیز یعنی شرک کرنا اور جہوٹی گواہی دینی گناہ
میں برابر ہیں اسلئے کہ شرک جہوٹ بولنا اللہ پر ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ نہیں جائز اور گواہی جہوٹی جہوٹ بولنا بندہ پر ہے ساتہہ اوس چیز کے کہ نہیں

جائز اور دونوں چیزیں نہیں پائی جاتیں حقیقت میں +ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَيَزِيْدُ بْنُ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيُّ الرَّاوِيْ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز گواہی مرد خیانت کرنیوالی اور عورت خیانت کرنیوالی کی اور نہ اوس شخص کے کہ حد ماری گئی ہو اوسکو تہمت کی اور نہ دشمن کے اوپر بھائی اوسکے کی یعنی مسلمان پر اور نہ اوس شخص کی کہ متہم ہو بیچ ولاء کی اور نہ اوسکی کہ متہم ہو قرابت میں اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن زیاد دمشقی روایت کرنیوالا حدیث کا منکر الحدیث ہے ف مرد خیانت الخ مراد خیانت سے خیانت بیچ امانت لوگوں کے ہے یعنی جو کہ مشہور ہے ساتھ خیانت کی اور ظاہر ہوئی اوس سے خیانت مکرر والا خیانت امر مخفی ہی کہ مطلع نہیں ہوتا اوس پر کوئی سوای اللہ تعالی کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ساتھ خیانت کے یہاں فسق ہے مطلقاً کہ خیانت ہے احکام شرع میں کہ امانت ہے خدا اور رسول کی اور ذکر زنا کا بعد اسکے حدیث آیندہ میں قبیل تخصیص بعد تعمیم سے ہے اور یہ توجیہ اولی ہے والا باقی رہتا ہے ذکر بہت سے فسقوں کا کہ مانع ہیں قبول شہادت سے تخصیص خیانت کی کیا ہے اور فسق ارتکاب کبیرہ کا اور اصرار صغیرہ کا ہے اور حد ماری گئی ہو تہمت کی یعنی جو کوئی بہتان زنا کا لگا دے کسی کو اور سبب اوسکے حد لگی اوسکو تو اوسکے گواہی کبھی نہیں لیجاوے گی اگرچہ وہ توبہ کرے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اوروں کی نزدیک بعد توبہ کی جائز ہے اور نہ دشمن کے الخ یعنی نہ قبول کیجاوے گواہی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ بھائی اوسکا نسبی ہو یا اجنبی اور نہ اوسکے کہ متہم ہو ولاء میں یعنی ایک شخص آزاد کیا ہوا کسیکا ہے اور نسبت کرتا ہے اپنی کو طرف غیر آزاد کرنیوالے اپنی کی کہتا ہے کہ میں آزاد کیا ہوا فلانے کا ہوں حالانکہ وہ اوس میں جھوٹا ہے اور مشہور ہے ساتھ اوسکے کہ لوگ متہم کہتے ہیں اس قول میں اوسکو ساتھ جھوٹ کے اور تکذیب کرتے ہیں اوسکو پس شہادت اوسکی مقبول نہیں اسلیے کہ فاسق ہی وہ ساتھ اس کہنے کے کیونکہ جھوٹ بولنا ولاء میں سبب قطع کرنی ولاء کی آزاد کرنیوالی سے اور دعوی کرنا اوسکا غیر آزاد کرنیوالی کی لیے کبیرہ ہے اور وعید اور تشدید اوسمیں وارد ہے اور ایسا ہی ہے حکم قرابت میں اسطرح کہ دعوی کرے ساتھ جھوٹ کی کہ میں بیٹا فلانے کا یا بھائی فلانے کا ہوں اور تکذیب کریں اوسکو لوگ اوس دعوی میں اور متہم ہو ساتھ اوسکے اسلیے کہ یہ بیچ فسق ہے اور بیچ دعوی کرنی نسب کے ساتھ غیر باپ کی لعنت وارد ہوئی ہے اور نہ اوسکی کہ قناعت کرنیوالا ہو الخ وہ شامل ہے کہ قناعت کرنیوالا ہو ساتھ ادنی قوت کی اور مراد یہاں وہ شخص ہے کہ ہو کسیکی نفقہ میں مانند خادم اور تابع کی نہیں قبول کیجاویگی گواہی اوسکی واسطے مخدوم اور متبوع کی اسلیے کہ وہ کھینچتا ہے نفع طرف نفس اپنی کی بسبب گواہی دینی اپنی کی اوسکی لیے اسلیے کہ جو کچھ حاصل ہوگا مال مشہود لہ سے عود کریگا نفع اوسکا طرف شاہد کی اسلیے کہ وہ کھاتا ہے نفقہ اوسکے سے پس یہی حکم گواہی باپ اور بیٹے اور میاں اور بیوی کا ہے یعنی باپ بیٹے کے فائدہ کے لیے گواہی دے یا بیٹا باپ کے فائدہ کے لیے یا بیوی خاوند کے یا خاوند بیوی کی فائدہ کے لیے گواہی دے تو نہیں درست اسلیے کہ بسبب گواہی اپنی کے فائدہ اپنے نفس کی طرف کھینچتے ہیں اور گواہی بھائی کی بھائی کے لیے قبول کیجاویگی اور منکر الحدیث ہے یعنی منکر ہے حدیث اوسکی شرح نخبہ میں لکھا ہے کہ جسکو غلطی فاحش ہو یا بہت ہو غفلت اوسکی یا ظاہر ہو فسق اوسکا پس حدیث اوسکی منکر ہے +ع ح

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ عَلٰى اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی انہی باپ سے اور اوسکے باپ نے اپنے دادا سے اور اونہوں نے نقل کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں جائز گواہی خیانت کرنیوالی مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی اور نہیں جائز گواہی مرد زناکار اور عورت زناکار کی اور نہ دشمن کی دشمن پر اور رد کی حضرت نے گواہی خیانت کرنیوالوں کی ساتھ ایک گھر والوں کے نقل کی ابو داود نے ف شرح اس حدیث کی بیچ فائدہ اوپر کے حدیث کی ذکر ہو چکی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلٰى صَاحِبِ قَرْيَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کرتی ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں جائز گواہی جنگلی کی اوپر رہنے والی بستی کی نقل کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نی ف جنگلی کی گواہی اسلیے نہیں جائز ہی کہ وہ نہیں
جانتا ہی احکام شریعت کی اور کیفیت ادای شہادت کی اور غالب ہوتا ہی نسیان اوسپر پس اگر جانتا ہو کیفیت تحمل شہادت کی اور کیفیت ادای شہادت کی بغیر
زیادہ و نقصان کی اور ہو وہ عادل اہل شہادت سی تو جائز ہی شہادت اوسکی اور امام مالک نی عمل کیا ہی ساتھ ظاہر اس حدیث کی یعنی بموجب اسکی جائز نہیں کہتے
ہیں گواہی جنگلی کی شہری پر اور اکثر ائمہ کی نزدیک جائز ہی شہادت جنگلی عادل کی اوپر شہری کی اور لا تجوز کو بمعنی لا یحسن کی رکھتی ہیں ورنہ جائز ہونی کو
مقید ساتھ پای جانی صفات مذکورہ کی رکھتے ہیں ۱۲ ع ح وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَقَالَ الْمَقْضِيُّ عَلَيْهِ لَمَّا أَدْبَرَ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَلُوْمُ عَلَى الْعَجْزِ
وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْكَيْسِ فَإِذَا غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا درمیان دو شخصوں کی یعنی حکم کیا ایک کی اوپر دوسری کی پس کہا اوسنی جسپر حکم کیا تھا جبکہ پیٹھ پھیری یعنی مجلس شریف سے
چلا کفایت کرتا ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اللہ تعالی ملامت کرتا ہی نادانی پر ولیکن لازم ہی تجہپر ہوشیاری
پس جس وقت کہ غلبہ کری تجہپر کوئی چیز پس کہہ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی یہ ابوداؤد نی ف کفایت کرتا ہی مجکو الخ اشارہ کی اوس نی
ساتھ اسکی کہ مدعی نی ناحق مال لیا جیسے ہیں ازراہ غم و حسرت کی یہ کلمہ کہا اور ملامت کرتا ہی نادانی پر یعنی تقصیر و غفلت کرنی کا روبار میں اور لازم ہی
تجہپر الخ یعنی لازم ہی احتیاط و ہشیاری اسباب میں حاصل یہ کہ اللہ تعالی نہیں راضی ہوتا ساتھ تقصیر کی ولیکن باعث ہی حمد لینی و ہوشیاری کی
پس نہو تو عاجز اور کہنی والا حسبی اللہ بلکہ ہو دانا خبردار و ہوشیار اور شاید کہ جسپر حکم کیا حضرت نی تھا اوسپر دین پس ادا کر دیا اوسنی پس غصہ کیا اوسپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور تقصیر کی گواہ کرنی میں اور کہا طیبی نی کہ یعنی لائق تھا تجکو یہ کہ ہوشیاری کرتا اپنی معاملہ میں اور مقصود کرتا اوسمیں حیلہ قائم کرنی گواہوں کی اور بیانہ اسکی
تا میں سبب حق ظاہر ہوتا تو حاکم کی آگی قادر ہوتا دفع پر اور جبکہ عاجز ہوا تو اوسی کہتا ہی حسبی اللہ اور کہا اہا حسبی اللہ جبکہ [illegible] احتیاط
اوسکو راہ نظر حصول ... وقت حسبی اللہ و نعم الوکیل ۱۲ ع ح وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ثُمَّ خَلّٰى عَنْهُ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل
کی اپنی باپ سی اونی نقل کی اوسکی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قید کیا ایک شخص کو تہمت میں نقل کی یہ ابوداؤد نی اور زیادہ کیا ترمذی و نسائی نی پھر
چھوڑ دیا حضرت نی اوسکو ف تہمت میں یعنی دعوی کیا تھا کسی نی اوسپر قرض کا یا کسی گناہ کا پس قید کیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکہ معلوم ہو
صدق دعوی مدعی کا ساتھ گواہوں کی پھر جبکہ قائم نہوئی اوسپر گواہ چھوڑ دیا حضرت نی اوسکو اور یہ دلیل ہی اوسپر کہ قید کرنا احکام شریعت سی ہی ۱۲ ع ح

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ
بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبداللہ بن زبیر سی کہا حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دونوں مدعی اور مدعا علیہ بیٹھیں روبرو حاکم کی
نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی ف کہا طیبی نی نہیں ہی قاضی پر کوئی امر دشوار تر اور رنجناک زیادہ برابری کرنی سی درمیان مدعی اور مدعا علیہ کی ۱۲ ع ح

كتاب الجهاد

کتاب ہی بیچ بیان جہاد کی ف جہاد لغۃ میں کہتے ہیں مشقت کو اور شرع میں جہاد کہتے ہیں خرچ کرنی طاقت کو بیچ لڑائی کافروں کی ساتھ
جان کی یا مدد کرنی کی ساتھ مال کی یا عقل کی یا بڑہانی بہیڑ کی یا سوی اسکی کی اور جہاد کرنا کافروں سی فرض کفایہ ہی اگر نہو نفیر عام اور اگر نفیر عام ہو اسطرح کہ ہجوم کریں کافر ایک
شہر پر مسلمانوں کی شہروں میں سی تو ہو جاتا ہی جہاد کرنا فرض عین برابر ہی کہ ہو نفیر کرنیوالا عادل یا فاسق اور واجب ہوتا ہی اوپر تمام اوس شہر والوں کی نفیر اور

ایسی ہی اوپر کہ جو قریب ہین اوسکی اگرچہ کفایت کرین ہین والی اوس شہر کی یا کسل کرین وہ گنہگار ہونگی اوراسیطرح واجب ہوتا ہی اوپر تمام اہل اسلام مشرق و مغرب تک مانند تجہیز و تکفین میت کے اور نماز جنازہ کی واجب ہی اول میت کی اہل محلہ پر پس اگر عاجز ہون وہ اوسکی کرنی سی تو واجب ہی اوسکی شہر والون پر اور جہاد دریا کا افضل ہی جہاد جنگل کے سے ❊ ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ جَلَسَ فِیْ اَرْضِهِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْهَا قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَی الْجَنَّةِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ایمان لایا ساتہ اللہ کی اور رسول اوسکی کی یعنی اور ساتہ اوس چیز کی کہ آئی اللہ اور رسول کی پاس سے یعنی شریعت اور برپا کی نماز اور روزہ رکہی رمضان کے ہی لازم اوپر اللہ یعنی از راہ فضل کے بحسب وعدہ کے کہ داخل کری اوسی بہشت مین یعنی پہلی ہی ساتہ نجات پا ہونیوالونکی اور ایمان کافی ہی مطلق دخول کی لیئی جہاد کری بیچ راہ اللہ کی یا بیٹہا رہی بیچ وطن اپنی کی کہ پیدا کیا گیا اوسمین یعنی نہ جہاد کری اور نہ ہجرت کری کہا صحابہ نی کیا نہ خوشخبری دین ہم لوگونکو فرمایا تحقیق بہشت مین سو درجی ہین تیار کیا اونکو اللہ نی واسطی جہاد کرنیوالون کے بیچ راہ اللہ کی درمیان دو درجونکے ایسا فرق ہی جیسا درمیان آسمان و زمین کے پس جسوقت کہ مانگو تم اللہ سی یعنی جہاد پر درجہ عالی پس مانگو اللہ سی فردوس پس تحقیق فردوس اوسط بہشت ہی یعنی افضل اور فراخ تر بہشتون کی ہی اور بلند تر بہشتونکی ہی اور اوپر اوسکی عرش رحمان ہی یعنی پس وہ چہت بہشت کی ہی اور فردوس مین سی بہتی ہین نہرین یعنی اصول چار نہرونکی کہ پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی ہین نقل کی یہ بخاری نی **ف** اسمین ذکر نماز و روزہ کا کیا اور حج و زکوۃ کا نہ کیا اسمین تنبیہ ہی اوپر عظم شان اونکی کی اور بسبب واجب ہونے اونکی کی سب مسلمانون پر بخلاف حج و زکوۃ کی کہ سب پر واجب نہین مگر اوس پر کہ صاحب مال ہو اور استطاعت رکہتا ہو اور بیٹہا رہی الخ یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث فرمائی حضرت نی دن فتح مکہ کی اسلیئے کہ ہجرت پہلی اسکی فرض تہی ہر مومن کے لیئی ❊ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَفْتُرُ مِنْ صِیَامٍ وَّلَا صَلٰوةٍ حَتّٰی یَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند مثل روزہ دار قیام کرنیوالی کی یعنی ساتہ نماز و طاعت و عبادہ کی پڑہنی والی کی خدا کی آیاتون کو نہین تہکتا روزہ سی اور نہ نماز سی یعنی نہین تہکتا عبادہ سی یہانتک کہ پہرے جہاد کرنیوالا بیچ راہ اللہ کی طرف گہر کی نقل کی یہ بخاری و مسلم نی **ف** اگرچہ مجاہد کو سستی ہوتی ہی بعض اوقات مین بسبب سونی و رکہانی اور رہنا انکی لیکن اوسکی حکم مین ہی کہ سستی نہین کرتا عبادہ سی اصلا اور لکہا جاتا ہی ثواب اوسکو ہمیشہ ہر جنبش و آرام پر ❊ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا اِیْمَانٌ بِیْ وَتَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ اَنْ اُرْجِعَهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ضامن ہوا اللہ واسطی اوس شخص کے کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیئی نہین نکالا اوسکو مگر ایمان لانی نی ساتہ میری اور تصدیق کرنی نی میری رسولونکو یعنی واسطی خدا اور طلب رضا حق کی نکلا نہ واسطی طلب دنیا اور کہانی اور ستانی کی یہ کہ پہیر دونگا اوسکو ساتہ اوس چیز کی کہ پایا ہی ثواب سی فقط یعنی بغیر غنیمت کی یا غنیمت سی یعنی ساتہ ثواب کی یا داخل کرونگا اوسکو بہشت مین یعنی ساتہ ثواب کی بغیر حساب و عذاب کے یا داخل کرونگا بعد موت کے پہلی روز قیامت کے یعنی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے بل احیاء عند ربہم نقل کی یہ بخاری و مسلم نی ❊ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَا اَنَّ رِجَالًا

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اور بلا خطر اسکا کہ کتنی ایک آدمی مسلمانوں سی
یعنی فقرا خوش نہیں ہونگی نفس انکی کہ پیچھی رہیں اور جدا ہوں مجھسی اور نہیں پاتا ہوں میں سواری کہ سوار کروں میں انکو اوسپر پیچھی رہتا میں کسی لشکر کی
کہ جہاد کرتا بیچ راہ اللہ کی قسم ہی اللہ کی البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ مارا جاؤں میں بیچ راہ اللہ کی پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا
جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں پھر زندہ کیا جاؤں میں پھر مارا جاؤں میں یعنی دوست رکھتا ہوں کہ ہر بار زندہ کیا جاؤں اور مارا جاؤں تا ہر بار ثواب جدید پاؤں نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی میں کہ ہمراہ ہر لشکر و ہر فوج کی جنگ کا نہ جاؤں میں نہیں جاتا موجب اسکا یہ ہی کہ اگر ہمراہ ہر فوج کی جنگ کو جاتا تو لا بد بعضی مسلمان
پیچھی رہ جاتے اور جدا ہوتی مجھسی بسبب بے سواری اور بی سامانی کی اور میں اسقدر سواریاں رکھتا نہیں کہ انکو اوپر سوار کر کر ہمراہ لیجاؤں اور مسلمان بسبب پیچھی رہنی کے
جنگ سے اور جدا ہونی کی مجھسی خوش نہیں ہوتی ہیں اور حسرت کھاتی ہیں اور نہایت شکستہ دل رہتی ہیں ورنہ مجھکو محبت جہاد کی اسقدر ہی کہ دوست رکھتا ہوں میں کہ مکرر مارا جاؤں
اور جیوں ٭ ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا
وَمَا عَلَيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بن سعدؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چوکیداری کرنی ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی
دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا پر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ایک نسخہ میں بدلی ما علیہا کی ما فیہا ہی یعنی چوکیداری مذکور بہتر ہی اوس مال سی کہ
خرچ کیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یا جزا اوسکی بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی ٭ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انسؓ کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک صبح کو جانا بیچ راہ خدا کی یا ایک شام کو جانا بہتر ہی دنیا سی اور اوس چیز سی کہ دنیا میں ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اسکی فضیلت
و ثواب بہتر ہی تمام متعلقات دنیا کی اسلیے کہ نعمتیں دنیا کی فانی ہیں اور نعمتیں آخرۃ کی باقی ٭ ع وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ
يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمان فارسیؓ سی کہ کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی
چوکیداری کرنی ایک دن اور رات کی جہاد میں بہتر ہی روزی ایک مہینی کی سی اور شب بیداری اوسکی سی اور اگر مر جاوی وہ چوکیدار جاری ہوتا ہی
اوسپر ثواب عمل اوسکی کا کہ تہا عمل کرتا یعنی ہمیشہ پہونچتا رہتا ہی ثواب اوسکی عمل کا کہ کرتا تہا زندگی میں اور جاری کیا جاتا ہی اوسپر رزق اوسکا یعنی طعام و شراب بہشت
کی سی اور امن میں رہتا ہی فتنہ میں ڈالنی والی سی کہ فرشتہ عذاب قبر کا ہی یا دجال یا شیطان نقل کی یہ مسلم نی ٭ وَعَنْ اَبِيْ عَبْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی عبسؓ کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں گرد آلودہ ہوتی دونوں قدم کسی بندی کی بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد میں پھر پہنچی اوسکو آگ نقل کی یہ بخاری نی ف یہ کنایہ ہی
سعی راہ جہاد میں اور اسمیں مبالغہ ہی کہ جب گرد آلودہ ہونا قدموں کا راہ جہاد میں دور کرنیوالا آگ دوزخ کا ہوا تو نفس جہاد کا کیا کچھ ثواب ہوگا ٭ ع وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَّقَاتِلُهٗ فِي النَّارِ اَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں جمع ہوتا کافر اور مارنیوالا اوسکا آگ دوزخ میں کبھی نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث میں بشارت خاص اوسکی لیے ہی کہ جہاد میں
کسی کافر کو مارے وہ ہرگز دوزخ میں جاوے گا اور حقیقت میں یہ بیان فضیلت جہاد کا ہی اسلیے کہ جو کوئی جہاد کریگا غالب ہے کہ کسی کافر کو ماریگا اور جو کوئی کہ

جہاد کرے اور سعی اور سعین کرے اور قتل کرے اوسکی جزا ہے بہشت ہے ۔ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خیر معاش
الناس لہم رجل ممسک عنان فرسہ فی سبیل اللہ یطیر علی متنہ کلما سمع ہیعۃ او فزعۃ طار علیہ یبتغی
القتل والموت مظانہ او رجل فی غنیمۃ فی رأس شعفۃ من ہذہ الشعف او بطن واد من ہذہ الاودیۃ یقیم
الصلوۃ ویؤتی الزکوۃ ویعبد ربہ حتی یأتیہ الیقین لیس من الناس الا فی خیر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین زندگانی لوگونکی واسطے انکی زندگانی اوس شخص کی ہے کہ پکڑنے والا باگ گہوڑے اپنی کی بیچ راہ خدا کی جلدی
چلتا ہے اوپر پیٹھ گہوڑے کی جبکہ سنتا ہے آواز ڈر کی یا فریاد رسی چاہنی دوڑتا ہے سوار ہوکر گہوڑے پر یعنی طرف اوس آواز و فریاد رسی کی ڈہونڈتا پہرتا ہے مارا
جانا اور مرنا جگہہ گمان موت کی یعنی ڈرتا نہیں ہے مرنے سے اور بہاگتا نہیں اوس سے بلکہ ڈہونڈتا پہرتا ہے اوسکو یا زندگانی اوس شخص کی کہ کتنی ایک بکریوں میں
رہتا ہے بیچ چوٹی پہاڑ کی ان پہاڑونمیں سے یا رہتا ہے بیچ ایک نالے کی ان نالونمیں سے قائم رکہتا ہے نماز کو اور دیتا ہے زکوۃ یعنی اگر وہ بکریاں حد نصاب کو
پہونچتی ہیں اور بندگی کرتا ہے پروردگار اپنے کی یہانتک کہ آوے اوسکو موت نہیں ہے لوگوں سے مگر بیچ بہلائی کی نقل کی یہ مسلم نے ف مگر بیچ بہلائی کے یعنی نگاہ رکہتا ہے
اونکو اپنی شر سے اور نگاہ رکہتا ہے اپنی تئین اونسے اور ساتہ انکے خیر میں یک ہے برائی میں حاصل معنی اس حدیث کی عزت ہے لانا ہے اور جہاد کرنے دشمنان دین کے اور مجاہدہ نفس شیطان و
اور اعراض اسبیہ الذات وشہوات اور تقلید ہے اور سیکہ اگر مخالطت رکہی لوگوں سے بیچ تائید دین اور تقویت شریعت کی تو کہی والا گوشہ گزینی کرے اور کہا نووی نے کہ اس حدیث
میں دلیل ہے اونکی لیے کہ فضیلت دیتے ہیں گوشہ گزینی کو مخالطت پر اور اسمیں خلاف مشہور ہے کہ شافعی اور اکثر علما تو کہتے ہیں کہ اختلاط افضل ہے بشرط امید
سلامتی کی فتنوں سے اور مذہب ایک جماعت زہاد کا یہ ہے کہ گوشہ گزینی افضل ہے اور دلیل پکڑتے ہیں اونہوں نے ساتہ اس حدیث کی اور جواب دیا ہے
جمہور نے کہ یہ محمول ہے اوپر زمانہ فتنوں کی یا اوس شخص کے حق میں ہے کہ نہ سلامت رہیں لوگ اوس سے اور نہ صبر کرے وہ لوگوں کی ایذا پر اور تہے انبیا صلوات اللہ علیہم اور اکثر صحابہ
اور تابعین اور علما اور زہاد اختلاط رکہنے والے اور حاصل کرتے تہے منافع اختلاط کی مثل نماز جمعہ اور جماعت اور نماز جنازہ اور عیادت مریض اور مانند اونکی کے ع ح
وعن زید بن خالد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جہز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اہلہ فقد
غزا متفق علیہ اور روایت ہے زید بن خالد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہ سامان درست کردیا جہاد کرنیوالیکا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق
جہاد کیا اوسنے یعنی حکم جہاد کرنیوالیکا رکہتا ہے اور شریک ہے بیچ ثواب جہاد کی اور جو کوئی کہ خلیفہ ہو غازیکا بیچ اہل اوسکی کی یعنی خدمت گذار ہے اونکا پس تحقیق
جہاد کیا اوسنے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرمۃ نساء المجاہدین علی
القاعدین کحرمۃ امہاتہم وما من رجل من القاعدین یخلف رجلا من المجاہدین فی اہلہ فیخونہ فیہم الا وقف لہ یوم
القیمۃ فیأخذ من عملہ ما شاء فما ظنکم رواہ مسلم اور روایت ہے بریدہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرمت عورتوں
مجاہدین کی اوپر بیٹھنے والوں کے یعنی جو کہ گہروں میں بیٹھے ہیں اور جہاد کو نہیں نکلے مانند حرمت ماؤں اونکی کی ہے یعنی چاہیے کہ اونکی عورتوں میں خیانت
نہ کریں اور نظر بد سے نہ دیکہیں اور ایسا حرام جانیں اونکو کہ گویا مائیں اونکی ہیں نہیں کوئی شخص بیٹھنے والوں میں سے کہ نیابت کرے ایک شخص کی مجاہدین میں سے
بیچ اہل اوسکی کی یعنی اوسکی بیوی یا لونڈی یا بیٹیوں کی پہر خیانت کرے اوسکی اوسکی اہل میں مگر کہ کہڑا کیا جاویگا وہ شخص واسطے مجاہد کی دن قیامت کی پس لیویگا
مجاہد عمل اوسکی سے جو چاہیگا پس کیا ہے گمان تمہارا نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی کیا گمان کرتے ہو بیچ رغبت کرنے مجاہد کی اوسکی نیکیوں کی یعنی اوس مقام میں
یعنی نہیں باقی رہیگی کوئی نیکی مگر لیلیگا اوسکو یا کیا گمان کرتے ہو ساتہ خدا کے باوجود اس خیانت کی آیا شک رکہتے ہو اس مجازات میں یا
کیا گمان رکہتے ہو ساتہ اوسکے کہ دیا اوسکو اللہ نے یہ مرتبہ اور مخصوص کیا اوسکو ساتہ اس فضیلت کی یعنی ضرور ہے کہ اوسکو اور پیغمبروں کو بہی ملیں گی سوا

اسکی

پہنچنے اوسکے اور مر جاوے یا تاخیر کرے حج کو اسیطرح لیس کہا بعضون نے گنہگار ہوتا ہے دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ نہین گنہگار ہوتا
دونون صورتون مین اور بعضون نے کہا کہ گنہگار ہوتا ہے حج مین نہ نماز مین انتہی اور اخیر قول موافق مذہب ہمارے کی ہے ع وعن ابی موسیٰ
قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال الرجل یقاتل للمغنم والرجل یقاتل للذکر والرجل یقاتل لیری مکانہ فمن فی سبیل اللہ
قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا فہو فی سبیل اللہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا آیا ایک شخص پاس
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ ایک شخص لڑتا ہے واسطے غنیمت ہاتھ لگنے کے اور ایک شخص لڑتا ہے واسطے ذکر کے یعنی آوازہ اور شہرت کے لیے جسکو
سمعہ کہتے ہیں اور ایک شخص لڑتا ہے تاکہ دیکھا جاوے مرتبہ اوسکا یعنی اپنی شجاعت دکھانیکے لیے لوگونکو کہ جسکو ریا کہتے ہیں پس کون ہے بیچ راہ خدا کے
یعنی مجاہد اللہ کی راہ کا کون ہے فرمایا جو شخص کہ لڑتا ہے تاکہ ہو دین اللہ کا بلند پس وہ بیچ راہ اللہ کی ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ع وعن انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع من غزوۃ تبوک فدنا من المدینۃ فقال ان بالمدینۃ اقواما ما سرتم مسیرا
ولا قطعتم وادیا الا کانوا معکم وفی روایۃ الا شرکوکم فی الاجر قالوا یا رسول اللہ وہم بالمدینۃ قال وہم بالمدینۃ
حبسہم العذر رواہ البخاری ورواہ مسلم عن جابر اور روایت ہے انس سے کہ پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے پس نزدیک
ہوے مدینہ سے پس فرمایا تحقیق مدینہ مین کتنی ایک اشخاص ہین کہ نہین چلے تم کسی جگہ اور نہین قطع کیا تمنے کوئی جنگل مگر کہ تھے وہ ساتھ تمہارے یعنی ساتھ دل
اور ہمت و دعا کی اگرچہ بظاہر تمہارے ساتھ نہ تھے اور ایک روایت مین آیا ہے یعنی بجاے لفظ مگر کہ تھے ساتھ تمہارے یہ کہ مگر شریک ہین تمہارے ثواب مین
عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور وہ مدینہ مین ہین یعنی باوجودیکہ مدینہ مین ہین جہاد کے لیے نہین نکلے پس کیونکر ہمارے ساتھ ہین اور ثواب مین شریک ہین
فرمایا ہان مدینہ مین ہین یعنی باوجود اسکی شریک ہین ثواب مین اسلیے کہ روکا اونکو عذر نے یعنی بسبب عذر کے تمہارے ساتھ جہاد مین نہین آے نقل کی یہ بخاری نے
اور نقل کی مسلم نے جابر سے ف مدینہ مین بیٹھنے والے بسبب عذر کے شریک تھے جہاد کرنیوالونکے ثواب مین نہ یہ کہ برابر تھے بلکہ جہاد کرنیوالے افضل ہین بحسب قول اللہ تعالیٰ
کے فضل اللہ المجاہدین باموالہم وانفسہم علی القاعدین درجۃ ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فاستأذنہ فی الجہاد فقال احی والداک قال نعم قال ففیہما فجاہد متفق علیہ وفی روایۃ فارجع
الی والدیک فاحسن صحبتہما اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا آیا ایک شخص پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پروانگی مانگی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آیا زندہ ہین ماباپ تیرے کہا کہ ہان فرمایا پس بیچ اونہین کے جہاد کر یعنی
اونہین کی خدمت مین کوشش کر کہ حکم جہاد کا رکھتا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور روایت مسلم کی مین یون ہے کہ پس پھر جا طرف ماباپ اپنی کی
اور اچھی کر صحبت اونکی یعنی خدمت گذاری اور اداے حقوق اونکی اچھی طرح کر ف شرح سنہ مین لکھا ہے کہ یہ جہاد نفل ہے کہ نہ نکلے اوسکے لیے مگر
باذن والدین کے جبکہ ہون وہ مسلمان اور اگر ہو جہاد فرض تو نہین حاجت اونکی اذن کی اور اگر منع کرین وہ اوسکو تو کہنا نہ مانے اونکا اور نکلے اور اگر
ماباپ کافر ہون تو نکلے بغیر اونکی اذن کے خواہ جہاد فرض ہو یا نفل اور اسیطرح نہ نکلے کسی عبادت نفل کے لیے مانند حج اور عمرہ وغیرہ کی اور نفل روزہ
رکھے جبکہ ناگوار ہو ماباپ مسلمان کو یا ایک کو مگر باذن انکی ع وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم الفتح
لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا دن فتح مکہ کے کہ نہین ہجرت بعد فتح مکہ کے ولیکن جہاد اور نیت ہے اور جس وقت کہ بلاے جاو تم یعنی جہاد کے لیے پس نکلو یعنی
تم سب نکلو بنابر فرض ہونے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہین ہجرۃ الخ یعنی پہلے فتح مکہ کے فرض عین تھی ہجرۃ کرنی مکہ سے طرف مدینہ کی

بلکہ مراد دار الکفر سے وہ ہے کہ مسلمان ہوا اسطرح کہ اہل دین ہمیشہ میں کم اور ضعیف تھے پس فرض کی گئی ہجرت تا کہ سہولت کریں دار الحرب سے اور مشرکوں کا اور
جبکہ مکہ فتح ہوا تو اٹھ گئی وہ علت اور فرضیت ہجرت کی وہاں سے اور ہو تو فرض ہوگی لیکن باقی ہے حکم استحباب ہجرت کا واسطے جہاد کی یا طلب علم کی یا بھاگنے کی
دار الکفر سے یا فتنہ سے یا ایسی جگہ سے کہ جہاں نافرمانی و معصیت ہو یعنی معروف اور ممنوع ہو منکر و لیکن جہاد اور نیت یعنی قصد جہاد کا یا اخلاص عمل حاصل کرکہ
ہجرت یعنی چھوڑنا وطن کا اور جانا مدینہ کو کہ لازم تھا تو مخلص پر منقطع ہوا اگر چھوڑنا وطن کا بسبب جہاد کی یا بسبب نیت صالحہ کی مانند بھاگنی کی دیار کفار سے
یا بدعت یا جہل سے یا فتنوں سے یا طلب علم کی لیے باقی ہے غیر منسوخ ہے ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** عمران بن حصین
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ
آخِرُهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے
ہمیشہ لڑتی رہیگی اظہار حق پر غالب اوس شخص پر کہ دشمنی کریں اونسے یہانتک کہ قتال کریگی آخر امت کی مسیح دجال سے نقل کی یہ ابو داود نے ف
ایک جماعت الخ جیسے اہل روم سے انہیں لڑینگی اہل اللہ اونکی قیامت تک آخر امت یعنی حضرت امام مہدی اور حضرت عیسے اور تابعین اونکی دجال سے لڑینگی اور قتل
کرینگی اوسکو حضرت عیسی ع اور بعد قتل اوسکی کی جہاد نہیں ہوویگا اسلیے کہ یاجوج ماجوج سے تو جہاد بسبب عدم قدرة کی دنیا میں نہیں ہوویگا اور جب اللہ تعالی
اونکو ہلاک کریگا تو نہیں باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کافر جب تک کہ حضرت عیسے زندہ رہینگے زمین میں اور بعد وفات اونکی اور بعد کافر ہونے
بعض اشخاص کے بعد حضرت عیسے کی مرجاوینگی سب مسلمان ساتھ ایک ہوا خوش کے اور باقی رہینگے کافر اسطرح کہ جب قیامت قائم ہوگی تو کوئی اللہ اللہ
کہنے والا روی زمین پر نہیں ہوویگا پس جو بعض احادیث میں آیا ہے لا تزال طائفة من امتی ظاہرین علی الحق حتی تقوم الساعة یہ محمول قرب ساعت پر ہے اسلیے کہ خروج
دجال کا علامات ساعت سے ہے ع **وعن** أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ
غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللّٰهُ بِقَارِعَةٍ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرمایا جس شخص نے کہ نہ جہاد کیا اور نہ سامان درست کردیا کسی مجاہد کا یا نیابت نکی کسی غازی کی بیچ پسماندون اوسکی کی ساتھ خیر کی تو پہونچاویگا اللہ
اوسکو کوئی مصیبت سخت پہلی روز قیامت کی نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ
بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا جہاد کرو تم مشرکین سے ساتھ مالوں اپنی کی اور جانوں اپنی کے اور زبانوں اپنی کی نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی نے ف جہاد کرنا ساتھ مال و جان کی یہ ہے
کہ خرچ کریں مال جہاد میں اور فدا کریں جان اپنی اوسمیں اور زخمی ہوا اور زبان کا جہاد یہ ہے کہ مذمت کریں اونکی بتون کی اور دین باطل کی اور بد دعا کریں
اونپر کہ وہ ذلیل ہوں اور شکست پاویں اور ڈراویں اونکو ساتھ قتل و قید کرنیکی اور مانند اونکی کی اور دعا کریں مسلمانوں کی فتح کی اور غنیمت
ہاتھ لگنی کی اور رغبت دلاویں لوگوں کو جہاد کی طرح **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ
وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افشا کرو سلام یعنی سلام کرو آشنا و ناآشنا پر اور کھلاؤ کھانا اور مارو کھوپڑی کفار کی یعنی جہاد کرو وارث کیے جاؤ گے
بہشتوں کے یعنی بہشتیں ملیں گی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الَّذِي مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْمَى لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيَأْمَنُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اور روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہر میت

ختم کیا جاتا ہے اوسکا عمل یعنی عمل اوسکا زندگی تک ہے بعد مرنے کے عمل نہیں رہتا یعنی اوسکے لیے ثواب جدید نہیں لکھا جاتا مگر وہ شخص کہ مرا درحالت چوکیداری کی بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق شان یہ ہے کہ بڑھایا جاتا ہے واسطے اوسکے عمل اوسکا قیامت تک اور امن میں رہتا ہے فتنہ قبر سے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور نقل کیا اسکو دارمی نے عقبہ بن عامر سے ف بڑھایا جاتا ہے عمل اوسکا یعنی ہمیشہ پہونچتا ہے طرف اوسکی ہر لحظہ ثواب جدید اسلیے کہ اوسنے فدا کی جان اپنی بیچ اوس چیز کے کہ عود کرتا ہے نفع اوسکا طرف مسلمین کے کہ وہ احیاء دین کا ہے ساتھ دفع کرنے دشمنوں کی کے کہ وہ کفار ہیں ۱۲ ع وعن معاذ بن جبل انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قاتل في سبيل الله فواق ناقة فقد وجبت له الجنة ومن جرح جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فانها تجيء يوم القيمة كاغزر ما كانت لونها الزعفران وريحها المسك ومن خرج به خراج في سبيل الله فان عليه طابع الشهداء رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ کہ اونھوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ لڑا بیچ راہ اللہ کی بقدر فواق اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی واسطے اوسکے بہشت یعنی ابتداءً اور جو شخص کہ زخمی کیا گیا زخمی کرنا یعنی ساتھ ہتھیار دشمن کے بیچ راہ خدا کی یا مصیبت زخم کی پہونچایا گیا بغیر دشمن کے مصیبت پہونچانا پس تحقیق وہ زخم آویگا دن قیامت کے مانند اکثر اوس چیز کی پایا جاتا تھا دنیا میں یعنی جیسیکہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں رنگ اوسکا زعفران کا ہوگا اور بو اوسکی مشک کے اور وہ شخص کہ نکلا اوسکی پھوڑا بیچ راہ اللہ کی پس تحقیق اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ جانا جاوے کہ اسنے سعی کی تھی بیچ ترقی دین کے پس دیا جاویگا اجر شہیدوں کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف معنی فواق کے یہ ہے کہ درمیان دودھ دوہنے اونٹنی کے فرق ہوتا ہے یعنی یکبار دودھ اونٹنی کا دودھ لیا بعد ازاں تھوڑی دیر میں پھر دوہا اس کا نام کہ درمیان دو دوہنی کی ہوتی ہے فواق ہے اور یہاں مراد زمان قلیل ہے ۱۲ ع وعن خريم بن فاتك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق نفقة في سبيل الله كتب له بسبع مائة ضعف رواه الترمذي والنسائي اور روایت ہے خریم بن فاتک سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خرچ کرے کچھ خرچ بیچ راہ خدا کی یعنی جہاد میں لکھا جاتا ہے واسطے اوسکے ثواب سات سو چند نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف یہ ادنی درجہ ہے اور اللہ جسکو چاہتا ہے زیادہ بھی اس سے ثواب دیتا ہے ۱۲ ع وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصدقات ظل فسطاط في سبيل الله او منحة خادم في سبيل الله او طروقة فحل في سبيل الله رواه الترمذي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے کہ دیا جاوے بیچ راہ اللہ کی یعنی مجاہد کو دی یا حاجی کو یا مانند اوسکی کو اور دینا خادم کا بیچ راہ خدا کی یعنی ملک کردے یا عاریۃً دے یا بیچ راہ اللہ کی دینا اونٹنی کا کہ جست کرے اوس پر یعنی ایسی اونٹنی کہ اس سن کو پہونچی ہو کہ جست کرتا ہو اوس پر یعنی افضل ہے کہ ایسی اونٹنی راہ خدا میں دے سواری کے لیے نقل کی یہ ترمذی نے ۱۲ ع وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يلج النار من بكى من خشية الله حتى يعود اللبن في الضرع ولا يجتمع على عبد غبار في سبيل الله ودخان جهنم رواه الترمذي وزاد النسائي في اخرى في منخري مسلم ابدا وفي اخرى له في جوف عبد ابدا ولا يجتمع الشح والايمان في قلب عبد ابدا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف خدا سے یہانتک کہ عود کرے دودھ تھنوں میں اور نہیں جمع ہوگا اوپر بندے کے غبار بیچ راہ اللہ کی اور دھواں دوزخ کا یعنی جو کوئی غبار آلودہ ہوا راہ خدا میں دھواں دوزخ کا اوسکو نہیں پہونچتا یعنی مجاہد دوزخ میں نہیں جاتا نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا نسائی نے اور روایت میں بیچ دونوں نتھنوں مسلمان کے کبھی یعنی غبار اور دھواں دوزخ کا مسلمان کی ناک میں جمع نہوگا اور ایک اور

روایت نسائی کی مین جمع ہوبی بندی کی بہی یعنی غبار اور دہوان نہ جمع ہوگا اور نہیں جمع ہوتا بخل اور ایمان یعنی ایمان کامل بیچ دل بندی کی بہی
ف یہانتک کہ عود کری الخ اسکو تعلیق بالمحال کہتی ہین یعنی جیسے دودہ دوہا ہوا پہر چہاتیون مین جانا محال ہی ایسی ہی اوسکا دوزخ مین جانا
محال ہی ٠ع وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عینان لا تمسہما النار عین بکت من خشیۃ
اللہ وعین باتت تحرس فی سبیل اللہ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو آنکھین ہین
کہ نہین لگی گی انکو آگ ایک وہ آنکہہ کہ روئی خوف خداسی اور دوسری وہ آنکہہ کہ رات گذاری نگہبانی کرتی ہوی بیچ راہ خدا کی یعنی رات کو
مجاہدون کی نگہبانی کرتی رہین کفار سی نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابی ہریرۃ قال مر رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بشعب فیہ عیینۃ من ماء عذبۃ فاعجبتہ فقال لو اعتزلت الناس فاقمت فی ہذا الشعب فذکر ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلوتہ فی بیتہ سبعین عاما الا تحبون
ان یغفر اللہ لکم ویدخلکم الجنۃ اغزوا فی سبیل اللہ من قاتل فی سبیل اللہ فواق ناقۃ وجبت لہ الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا گذرا ایک شخص صحابیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین سے بیچ دری پہاڑ کی اوسمین تہا ایک چشمہ پانی شیرین کا پس
خوش لگا وہ اوسکو اور کہا کاشکی الگ ہوون مین لوگون سے اور رہون اس دری پہاڑ کی مین پہر ذکر کی گئی یہ بات روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس فرمایا نہ کر تو ایسا کیونکہ تحقیق ٹہہرنا ایک تمہارا بیچ راہ اللہ کی بہتر ہی نماز اوسکی سی گہر مین ستر برس کیا نہین دوست رکہتی ہو تم کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے
یعنی پورا بخشنا اور داخل کری تمکو بہشت مین یعنی اول ہی جہاد کرو تم بیچ راہ اللہ کی جو کوئی لڑے بیچ راہ اللہ کی بقدر ٹہہر جانیکی درمیان دو دفعہ دوہنی
اونٹنی کی واجب ہوئی واسطے اوسکی بہشت نقل کی یہ ترمذی نی ف ستر برس مراد اس سے کثرت ہی نہ تحدید پس نہین منافی ہی اس روایت کی کہ فرمایا حضرت
نی مقام الرجل فی الصف فی سبیل اللہ افضل عند اللہ من عبادۃ الرجل ستین سنۃ اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سبب گوشہ گزینی کی لوگون سے اور
بسبب عبادت کی کوہستان مین مغفرۃ حاصل نہین ہوتی اور جواب اوسکا یہ دیتی ہین علما کہ جہاد اوس زمانی مین فرض تہا اور ترک کرنا واجب کا ساتھ نفل کے
گناہ ہی کذا افاد الطیبی اور ممکن ہی کہ حمل کیا جاوی اوپر مغفرۃ کامل اور داخل ہونی بہشت کی ہمراہ اون لوگون کے کہ پہلی داخل ہونگی اور یہ حدیث دلیل ہے
اوپر افضلیت صحبت کی گوشہ گزینی پر خصوصا بیچ زمانہ سعادت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبہی گوشہ گزینی افضل ہوتی ہی یعنی بعد زمانی
حضرت کی وقت خوف فتنہ کی ٠ع وعن عثمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر
من الف یوم فیما سواہ من المنازل رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی حضرت عثمان سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا چوکیداری کرنی سرحد کفر پر ایک دن کی بیچ راہ اللہ کی بہتری عبادۃ ہزار روز سی غیر اس چوکیداری کی مراتب سی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نی
ف مراتب سی خاص کیا گیا ہی اوس سے مجاہد بیچ معرکہ کی اور ظاہر یہ ہی ہیشہ اوسکی حق مین ہی کہ واجب ہے اوسپر چوکیداری اسلئے مشغول ہوا اوسکا غیر اوسکی
عین مصیبۃ ہی اگرچہ مسجد مین ہی ہو کہ اوسکو بہی رباط کہا ہی ٠ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال عرض
علی اول ثلثۃ یدخلون الجنۃ شہید وعفیف متعفف وعبد احسن عبادۃ اللہ ونصح لموالیہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میرے اول تین شخص کہ داخل ہونگی بہشت مین ایک تو شہید دوسری بچنی والا
حرام سی اور اونکی پرہیز والا یعنی بچنی والا فسق و فجور سی اور سوال کرنی سی اور تیسری غلام کہ اچہی کی بندگی اللہ کی اور خیر خواہی کی اپنی مالکون کی نقل کی یہ ترمذی نے
ف اول تین شخص الخ یعنی تین تین شخص بہشت مین داخل ہونگی اونمین سے یہ تین پہلی داخل ہونگی لیکن بعد انبیا کی مراد ہین کہ وہ سب پر مقدم ہونگی اور

اسکی ۱۲ع وعن ابی مسعود الانصاری قال جاء رجل بناقة مخطومة فقال هذه فی سبیل الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لك بها یوم القیامة سبع مائة ناقة کلها مخطومة رواه مسلم اور روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا لایا ایک شخص اونٹنی مہار کی ہوئی اور کہا یہ بیچ راہ خدا کی ہے یعنی اللہ دی میں نے جہاد کے لیے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے تیرے بدلے اس اونٹنی کے قیامت کے سات سو اونٹنیاں ہونگی سب مہار کی ہوئیں نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی سعید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث بعثا الی بنی لحیان من هذیل فقال لینبعث من کل رجلین احدهما والاجر بینهما رواه مسلم اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ بھیجنے کا کیا ایک لشکر کو طرف بنی لحیان کی کہ ایک بطن ہے قبیلہ ہذیل سے پس فرمایا چاہیے کہ اوٹھے دو شخصوں میں سے ایک اونکا یعنی ہر قبیلہ میں سے آدھے جاویں اور ثواب جہاد کا مشترک ہوگا درمیان دونوں کے نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی جو کہ خبر گیران ہیں گے مجاہدوں کے گھر والوں کی انکو بھی ثواب مجاہدوں کا سا ہوگا ۱۲ع وعن جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یبرح هذا الدین قائما یقاتل علیه عصابة من المسلمین حتی تقوم الساعة رواه مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا یہ دین قائم لڑتی رہے گی اس دین پر ایک جماعت مسلمانوں میں سے یعنی خالی نہیں رہیگی روے زمین جہاد سے کہیں نہ کہیں ہوتا رہیگا یہاں تک کہ قائم ہو قیامت نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی قریب ہو قائم ہونیکی کہا طیبی نے کہ جملہ یقاتل کلام مستانفہ ہے بیان ہے واسطے جملہ پہلی کے یعنی یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا بسبب مقاتلہ اوس جماعت کے اور غالب یہ ہے کہ اس زمانے میں وہ لوگ روم کے ہیں نصرهم الله وخذل اعدائهم ۱۲ع وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یکلم احد فی سبیل الله والله اعلم بمن یکلم فی سبیله الا جاء یوم القیامة وجرحه یثعب دما اللون لون الدم والریح ریح المسك متفق علیه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی کیا جاتا کوئی شخص بیچ راہ خدا کی اور اللہ خوب جانتا ہے اوسکو کہ زخمی کیا جاتا ہے اوسکی راہ میں مگر کہ آویگا وہ دن قیامت کے اس حال میں کہ اوسکے زخم سے بہتا ہوگا خون رنگ خون کا ہوگا اور بو مشک کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من احد یدخل الجنة یحب ان یرجع الی الدنیا وله ما فی الارض من شیء الا الشهید یتمنی ان یرجع الی الدنیا فیقتل عشر مرات لما یری من الکرامة متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی کہ داخل ہو بہشت میں دوست رکھے پھر آنا طرف دنیا کی اور ہووے واسطے اوسکے وہ چیز کہ زمین میں ہے کچھ مگر شہید آرزو کرتا ہے کہ پھر آوے دنیا میں اور مارا جاوے دس بار یعنی بہت بسبب اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے بزرگی اور ثواب شہادت کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن مسروق قال سألنا عبد الله بن مسعود عن هذه الآیة ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون الآیة قال انا قد سألنا عن ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ارواحهم فی اجواف طیر خضر لها قنادیل معلقة بالعرش تسرح من الجنة حیث شاءت ثم تأوی الی تلك القنادیل فاطلع الیهم ربهم اطلاعة فقال هل تشتهون شیئا قالوا ای شیء نشتهی ونحن نسرح من الجنة حیث شئنا ففعل ذلك بهم ثلث مرات فلما رأوا انهم لن یترکوا من ان یسألوا قالوا یا رب نرید ان ترد ارواحنا فی اجسادنا حتی نقتل فی سبیلك مرة اخری فلما رأی ان لیس لهم حاجة ترکوا رواه مسلم اور روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا ہم نے عبد اللہ بن مسعود سے معنی اس آیت کے نہ گمان کر تو ان لوگوں کو کہ مارے گئے بیچ راہ اللہ کے مردہ بلکہ زندہ ہیں نزدیک پروردگار اپنے کے روزی دیے جاتے ہیں آخر آیت تک کہا تحقیق پوچھا ہم نے معنی اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

ارواح اونکی بیچ شکم جانوروں پرندہ سبز رنگ کی ہین واسطی اونکی قندیلیں ہین لٹکائی گئی بیچ عرش کے کہ مانند گویا ستارون کے ہین سو وہ کہاتی ہین بہشت مین سی جہان
چاہتی ہین پھر ٹھکانا پکڑتی ہین طرف اون قندیلوں کے پس جہانکتا ہی طرف اونکی پروردگار اونکا جہانکنا فرماتا ہی کیا چاہتی ہو تم کسی چیز کو عرض کرتی ہین
کس چیز کو چاہین ہم اسحال مین کہ ہم میوی کہاتی ہین بہشت میں سے جہانسی چاہتی ہین پس کرتا ہی اللہ تعالی یہ ساتھ اونکی یعنی پوچھتا ہی تین بار پس جبکہ دیکھتی
ہین کہ نہین چھوڑی جاتی پوچھی سی یعنی جب جانتی ہین کہ مراد پروردگار تعالی کی یہ ہی کہ کچھ چاہین عرض کرتی ہین ای پروردگار ہماری چاہتی ہین ہم یہ کہ
پھیر دے تو جانین ہماری بیچ بدنون ہماری کی یعنی اور دنیا مین بھیجی تو تاکہ ماری جاوین ہم بیچ راہ تیری کی ایکبار اور بہی جبکہ دیکھتا ہی اللہ تعالی کہ نہین اونکو
کچھ حاجت یعنی حاجت معین اسلیے کہ مانگی اونہوں نی وہ چیز کہ خلاف ارادے اللہ کی ہی چھوڑی جاتی ہین نقل کی یہ مسلم نی ف نہین اونکو کچھ حاجت
بسبب حاصل ہونی ثواب عظیم کی پہلی بار مین اور دوبارہ ہوگا تو مثل اوسی کے ہوگا اور اسکی حاجت ہی نہین اسلیے کہ تو تشبیہ کا ایک ہی ہی سو وہ حاصل ہی چھوڑی
جاتی ہین یعنی اللہ تعالی پوچھنا چھوڑ دیتا ہی اگر کہا جاوی کہ اگر دوسری بار بہی مثل پہلی ہی ثواب ہو تو کیا فائدہ ہی سوال کرنا اونکا اعادہ ارواح کو بدنون
تا ماری جاوین راہ خدا کی بیچ بارہ جواب اسکا علمائی یہ دیا ہی کہ مراد و مقصود اونکا اس کلام سی قائم ہونا ہی ساتھ موجب شکر کی بیچ مقابلہ نعمت کی کہ انعام
کی ہی اللہ تعالی نی اونکو نہ حقیقت سوال اعادہ ارواح کی یا شاید اونکی خیال مین آیا ہو کہ دوسری بار بہتر و کامل تر جزا ملیگی پہلی بار سی بسبب قوت
استعداد و مناسبت کی ولیکن حق تعالی نی جانا بجریان عادۃ کہ مثل اوسکی ہوگی پس جانا کہ حاجت نہین ہی اسکی پس چھوڑ دیا پوچھنا اونسی تشبیہ لکہا ہی علمانی
کہ رکہنا ارواح شہدا کا بیچ بدنون جانورون کے مانند رکہنی جواہر کی ہی صندوقون میں بسبب تکریم و تشریف کی اور یہ قصد داخل کرنی اونکی کی بہشت میں ساتھ اسی کے
نہ متعلق تناسخ اہل ابدان کے اور ساتھ رکہنی ارواح کی بیچ بدنون جانورون کے جگہ پکڑتی ہین بہشت میں اور پاتی ہین خوشبوئیان اور ہوائیں وہان کی اور دیکھتی ہین انوار
وہان کے اور لذت پاتی ہین اور خوشحال ہوتی ہین ساتھ اونکی اور ساتھ قرب حضرت رحمان کے اور جوار ملائکہ مقربین کے اور یہی مراد ہی اللہ تعالی کی اس آیہ مین یرزقون
فرحین بما اتاہم اللہ من فضلہ اور اس سے اثبات تناسخ کا نہین ہوتا اسلیے کہ جو تناسخ کے قائل ہین اونکی نزدیک تناسخ اسکو کہتی ہین کہ رجوع کری ارواح بدنون
بیچ اس عالم کی نہ بیچ آخرۃ کی اسلیے کہ وہ منکر ہین آخرۃ کی اور جنت و نار کی اور اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ جنت مخلوق و موجود ہی جیسا کہ مذہب اہل سنت کا ہی
ح ع وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فِیْہِمْ فَذَکَرَ لَہُمْ اَنَّ الْجِہَادَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْاِیْمَانَ بِاللّٰہِ اَفْضَلُ
الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ تُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَیْفَ قُلْتَ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَتُکَفَّرُ عَنِّیْ خَطَایَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَ
اَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَیْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَالَ لِیْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا بیچ صحابہ کے پس ذکر کیا واسطی اونکی یہ کہ جہاد فی سبیل اللہ اور ایمان ساتھ اللہ کی بہترین اعمال کی ہین پس کہڑا ہوا ایک شخص اور
کہا یا رسول اللہ خبر دو تم مجہکو کہ اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی جہاڑی جاوینگے مجہسے گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ ہان اگر مارا جاوی تو بیچ راہ اللہ کی اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا اور طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ دینی والا پہر فرمایا کسطرح کہا تو نی کہا اوسنی
کہ خبر دو تم مجہکو اگر مارا جاؤن مین بیچ راہ اللہ کی کیا جہاڑی جاوینگی مجہسے گناہ میری پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہان اگر مارا جاوی تو بیچ
اسحال مین کہ ہو تو صبر کرنیوالا طالب ثواب کا متوجہ نہ پیٹھ پہیرنیوالا مگر دین یعنی وہ دین کہ نیت ادا کی اوسکی ادا کرنیکی نہ ہو وہ نہین بخشا جاتا پس تحقیق جبرئیل نی
کہا واسطی میری یعنی تمام کلام مذکور یا مگر دین نقل کی یہ مسلم نی ف بہترین اعمال ہونا ایمان کا تو ظاہر ہی اور جہاد افضل ہی باعتبار اعلاء کلمۃ اللہ کے

اور فتح کی اعلای دین کی اور دینی جان کی اور اٹھانی مشقت کی ورنہ نماز افضل ہی باعتبار مداومت کی اور مشتمل ہونی کی عبادات کثیرہ کو اور
مگر دین کو ما آلودہ نسبتی نی کہ مراد وہ جنسی یہان حقوق مسلمانون کی ہین پس حاصل یہ کہ جہاد سی سب گناہ جہڑتی ہین سوا حقوق آدمیون کی ۞ وعن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم قال القتل في سبيل الله يكفر كل شيء الا الدين رواه
مسلم ۞ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مارا جانا بیچ راہ خدا کی جہاڑتا ہی ہر گناہ کو سوای قرض کی
نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی سوای حقوق آدمیون کی اور سیوطی نی لکہا ہی کہ مگر شہدا دریا کی کہ اونکی دین بہی جہاڑی جاتی ہین ۞ وعن ابی
هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يضحك الله تعالى الى رجلين يقتل احدهما الآخر يدخلان الجنة يقاتل
هذا في سبيل الله فيقتل ثم يتوب الله على القاتل فيستشهد متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا ہنستا ہی اللہ تعالی یعنی راضی ہوتا ہی اور متوجہ ہوتا ہی ساتہ رحمت کی طرف دو شخصون کی کہ قتل کرتا ہی ایک اونکا دوسری کو داخل ہوتی دونون
بہشت مین لڑتا ہی یہ ایک بیچ راہ خدا کی پس مارا جاتا ہی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین پہر توبہ کرتا ہی اللہ قاتل پر یعنی کفر سی توبہ کی اور ایمان لایا
پہر شہید کیا جاتا ہی یعنی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ۞ وعن سهل بن حنيف قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من سأل الله الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه رواه
مسلم ۞ اور روایت ہی سہل بن حنیف سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ مانگتا ہی اللہ تعالی سی شہادت صدق دل سی
پہونچاتا ہی اللہ اوسکو منازل مرتبہ شہدا کی اگرچہ مری اپنی بچہونی پر یعنی بسبب صدق نیت کی ثواب شہید کا پاتا ہی نقل کی یہ مسلم نی
وعن انس ان الربيع بنت البراء وهي ام حارثة بن سراقة اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا نبي الله الا
تحدثني عن حارثة وكان قتل يوم بدر اصابه سهم غرب فان كان في الجنة صبرت وان كان غير ذلك اجتهدت
عليه في البكاء فقال يا ام حارثة انها جنان في الجنة وان ابنك اصاب الفردوس الاعلى رواه البخاري
اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ربیع بیٹی براء کی اور وہ ہی ماں حارثہ بیٹی سراقہ کی آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا ای نبی اللہ کی کیا نہین خبر
دیتی آپ احوال حارثہ کی سی اور تہا حارثہ شہید ہوا بیچ دن بدر کی لگا تہا اوسکو تیر غرب یعنی پہینکنی والا اوسکا معلوم نہوا اگر ہی بہشت مین صبر کرون مین
اور اگر ہی اور جگہ کوشش کرون مین اوسپر رونی مین یعنی خوب روؤن جیسکہ عادت عورتون کی ہی فرمایا ای ام حارثہ تحقیق قصہ یہ ہی کہ کتنی ہین باغ
یعنی درجی ہین بہشت مین اور تحقیق بیٹا تیرا پہونچا فردوس اعلی مین کہ اعلی درجہ ہی نقل کی یہ بخاری نی ۞ وعنه قال انطلق رسول الله
صلى الله عليه وسلم واصحابه حتى سبقوا المشركين الى بدر وجاء المشركون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا
الى جنة عرضها السموات والارض قال عمير بن الحمام بخ بخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يحملك على
قولك بخ بخ قال لا والله يا رسول الله الا رجاء ان اكون من اهلها قال فانك من اهلها قال فاخرج تمرات من قرنه فجعل يأكل
منهن ثم قال لئن انا حييت حتى آكل تمراتي انها لحياة طويلة قال فرمى بما كان معه من التمر ثم قاتلهم
حتى قتل رواه مسلم ۞ اور روایت ہی انس سی کہ کہا چلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابی حضرت کی یعنی مدینہ سی غزوہ بدر کی لئی
یہانتک کہ سبقت کی مشرکون پر طرف بدر کی یعنی پہونچی بدر مین پہلی کافرون کی اور آئی مشرک یعنی بعد مسلمانون کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑی
ہو تم طرف بہشت کی کہ چوڑا اوسکا مانند چوڑائی آسمان و زمین کی ہی کہا عمیر بن حمام انصاری نی خوب خوب پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

کیا باعث ہوا تجکو اوپر کہنی تیرے کی خوب خوب کہا عمیر نی قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ نہین کہا مین نے یہ مگر بامید کی ہوؤن مین اہل بہشت سے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تحقیق تو ہی اہل بہشت سے پس نکالین اوسنے کئی کہجورین ترکش اپنے سے اور شروع کیا کہانا اونکا پہر کہا کہ زندہ رہا مین یہانتک کہ کہاؤن مین اپنی کہجورین یعنی سب تو تحقیق یہ زندگی دراز ہی پس پہینکین کہجورین کہ تہین ساتہ اوسکے پہر قتال کیا کافرون سے یہانتک شہید ہوئے نقل کی یہ مسلم نے

ف کہڑے ہوئے طرف بہشت کی یعنی طرف عمل کی کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہی وہ جہاد ہی اور چوڑائی الخ مراد بیان کرنا فراخی جنت کا ہی مشابہت دی ایسی چیز کے ساتہ کہ بیچ فہم خلق کی کوئی چیز وسیع زیادہ اوس سے نہیں اور تخصیص چوڑائی کی نہ طول کی تاکہ معلوم ہو کہ جب چوڑائی ایسا ہوا تو طول کا کیا حال ہوگا اور کہا باعث ہوا تجکو الخ گویا خیال کیا حضرت نے کہ یہ کلام صادر ہوا ہے عمیر سے بغیر نیت اور فکر و تامل کے مشابہ ساتہ قول کسیکے کہ راہ ہزل و مزاح کی چلتا ہی یا بخوف قتل کے کہا پس نفی کیا عمیر نے اوسکو اپنے سے کہ کہا قسم ہی اللہ کی الخ اور زندگی دراز ہی یعنی اگر سب کہجورون کی کہانیکا انتظار کرون اور جب تک جیتا رہون تو بڑی زندگی ہوئی حاصل یہ کہ بسبب شوق حصول شہادت کی زندگانی کو اور تاخیر قتال کو دراز جانا ۔ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تعدون الشہید فیکم قالوا یا رسول اللہ من قتل فی سبیل اللہ فہو شہید قال ان شہداء امتی اذا لقلیل من قتل فی سبیل اللہ فہو شہید ومن مات فی سبیل اللہ فہو شہید ومن مات فی الطاعون فہو شہید ومن مات فی البطن فہو شہید رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسکو گنتے ہو تم شہید اپنے بیچ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ جو شخص کہ مارا جاوی راہ اللہ کی اوس مین پس وہ شہید ہی فرمایا تحقیق شہدا میری امت کی اسوقت البتہ کم ہونگی جو شخص مارا جاوی بیچ راہ اللہ کی پس وہ شہید ہی یعنی حقیقی اور جو شخص مری راہ خدا مین یعنی بغیر مارے جانی کی اپنی موت مرے پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مری وبا مین پس وہ بہی شہید ہی اور جو شخص کہ مری مرض پیٹ سے اپنی استسقا یا اسہال وغیرہ سے پس وہ بہی شہید ہی یعنی یہ بہی ثواب مین اور درجات مین شریک ہین شہدای حقیقی کی نہ جمیع احکام مین نقل کی یہ مسلم نے

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من غازیۃ او سریۃ تغزو فتغنم وتسلم الا کانوا قد تعجلوا ثلثی اجورہم وما من غازیۃ او سریۃ تخفق وتصاب الا تم اجورہم رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ جہاد کرے پس غنیمت لوٹ لاوی اور صحیح سالم آوی مگر تحقیق جلدی لی دو تہائی مزدوری اپنی کی اور نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالی یا لشکر جہاد کرنیوالا کہ غنیمت لاوی اور زخمی کیا جاوی یا مارا جاوی مگر پورا ہوتا ہی ثواب اونکا نقل کی یہ مسلم نے

ف الی دو تہائی مزدوری اپنی کی کہ غنیمت اور سلامت ہی اور باقی رہا ایک تہائی کہ ثواب جہاد کا ہی اور وہ قیامت کی دن پاویگا اور اسی حساب سے جو کوئی سلامت آیا اور غنیمت نہ لایا ایک تہائی پایا اور دو تہائی باقی رہا اور اخیر حدیث کی یہ معنی ہین کہ جسنے جہاد کیا پس قتل کیا گیا یا زخمی کیا گیا اور غنیمت ہاتہ نہ لگی تو ثواب اوسکا پورا باقی رہی آخرۃ مین پاویگا ۔ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات ولم یغز ولم یحدث بہ نفسہ مات علی شعبۃ من نفاق رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرا اور جہاد نہ کیا اور نہ گذرا بیچ دل اوسکی کی خیال جہاد کا مرا اوپر ایک قسم کی نفاق سے نقل کی یہ مسلم نے

ف اور نہ گذرا الخ یعنی قصد جہاد کا نہ کیا اور نہ کہا کاشکی ہوتا مین جہاد کرنیوالا اور شخص مشابہ ہوا منافقین کے کہ جہاد سے رہ جاتے ہین من تشبہ بقوم فہو منہم پس واجب ہی ہر مومن پر کہ نیت جہاد کی رکہی اور کہا نووی نے شرح مسلم مین کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی نیت کرے کسی نیکی کی عبادت کی پہر مر جاوی پہلی کرنی اوسکی کی تو نہین متوجہ ہوتی اوسپر برائی اسقدر کہ متوجہ ہوتی ہی اوسپر کہ مر جاوی بغیر نیت کرنی اوسکی کی اور اختلاف کیا ہی علما ہمارے نے اس شخص کے حق مین کہ قادر ہو نماز پر اول وقت مین پہر تاخیر کرے اوسکو پس نہ

مروی ہیں تین سو ساٹھ تین ابن ماجہ نے تین ہیں ۔ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ حُبْشِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقِيَامِ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيْلَ فَاَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قِيْلَ فَاَيُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ قِيْلَ فَاَيُّ الْقَتْلِ اَشْرَفُ قَالَ مَنْ اُهْرِيْقَ دَمُهٗ وَعُقِرَ جَوَادُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُوْرَةٌ قِيْلَ فَاَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ ثُمَّ اتَّفَقَا فِي الْبَاقِيْ اور روایت ہے عبداللہ بن حبشی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کونسا عمل عملوں میں سے یعنی نماز کے عملوں سے افضل ہے فرمایا دراز قیام کرنا کہا گیا کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا کوشش کرنا فقیر کا یعنی صدقہ کہ فقیر ساتھ کوشش و مشقت کے دیوے باوجود فقر و احتیاج کے کہا گیا کونسی ہجرۃ بہتر ہے فرمایا ہجرۃ اوس شخص کی کہ ہجرت کرے یعنی چھوڑ دے اوس چیز کو کہ حرام کی اللہ نے اوسپر یعنی ہجرت اگرچہ یعنی نکلنے کی دار الکفر سے طرف دار الایمان کے ہے لیکن چھوڑنا حرام چیزوں کا افضل ہے اوس سے کہا گیا پھر کونسا جہاد بہتر ہے فرمایا جہاد اوس شخص کا کہ جہاد کرے مشرکوں سے ساتھ مال اپنے کے اور جان اپنی کے کہا گیا کونسا مارا جانا یعنی جہاد میں بزرگتر ہے فرمایا مارا جانا اوس شخص کا کہ گرایا جاوے خون اوسکا اور کونچیں کاٹی جاویں گھوڑے اوسکے کی یعنی آپ بھی مارا جاوے اور گھوڑا بھی نقل کیا ابوداود نے اور نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کونسا عمل عملوں میں سے افضل ہے کہا وہ ایمان ہے کہ نہو شک اوسمیں اور جہاد کہ نہ خیانت ہو اوسمیں یعنی غنیمت میں کچھ حاصل ہو اوسمیں اور حج مقبول کہا گیا پس کونسی چیز نماز میں افضل ہے فرمایا درازی قیام کی پھر متفق ہوئے نسائی اور ابوداود باقی حدیث میں ف ساتھ مال اپنے کی اور جان اپنی کے مال اپنا اور غازیوں کے سامان جہاد میں صرف کرے اور زخمی ہو اور مارا جاوے اور جاننا چاہیئے کہ حدیثوں میں بیان اور تعیین افضل اعمال کا ساتھ اعمال مختلفہ کے آیا ہے اور حاصل جمع کا درمیان حدیثوں کے ساتھ اسکے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام میں ساتھ اوس چیز کے مناسب حال سائل کے دیکھا جواب دیا پس جسمیں کہ نشان تکبر کا اور درشتی کا دیکھا جواب دیا کہ افضل اعمال تواضع اور نرم خوئی ہے مانند افشای سلام اور نرم کرنے کلام کے اور اگر نشان بخل و خست کا پایا فرمایا کہ افضل اعمال سخاوت ہے مانند کھانا کھلانے کے اور کاہل عبادت میں دیکھا تو جواب دیا کہ افضل نماز تہجد کی ہے پس مراد افضل اعمال سے حق سائل کے ہے یا مقصود یہ ہے کہ من جملہ افضل اعمال کے ہے اور مثل اس کلام کے اوپر جگہ بھی گذر چکا ہے ۔ع وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِّنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقْرِبَائِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھ خصلتیں ہیں بخشش کیجاتی ہے واسطے اوسکے بیچ اول دفع کے یعنی بیچ اول قطرہ خون کے کہ گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا بہشت میں سے یعنی جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن میں ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنی عذاب آگ کے سے اور رکھا جاویگا اوسکے سر پر تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمیں کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے کہ دنیا میں ہے اور نکاح میں دیجاویگی بہتر بیبیاں حور عین میں سے اور شفاعت قبول کیجاویگی بیچ ستر آدمیوں کے قرابتیوں اوسکے سے نقل کی یہ ترمذی نے ۔ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ ملاقات کرے اللہ تعالی سے بن اثر کے جہاد سے ملاقات کریگا اللہ تعالی سے اس حال میں کہ اوسکے دین میں نقصان ہوگا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے

ف بن اثر کی مراد اثر سی علامت ہی یعنی جو کوئی مریگا بغیر علامت کی علامات جہاد سی کہ زخم ہی یا غبار راہ یا رنج بدن یا خرچ کرنا مال کا یا تیار
کرنا اسباب مجاہدوں کا وہ مریگا اسحال مین کہ اوسکی دین مین نقصان ہوگا اور ہو سکتا ہی کہ یہ حدیث محمول ہو اوپر اوس شخص کے کہ فرض ہوا جہاد اوسپر اور نہ کیا
ارادہ تیاری اسباب وسکی کا اور کہا طیبی نی کہ جہاد شامل ہی جہاد کفار کو اور جہاد نفس وشیطان کو اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی امامہ کی ہو ع وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہید لا یجد الم القتل الا کما یجد احدکم الم القرصۃ رواہ الترمذی والنسائی
والدارمی وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شہید نہین
پاتا دکھ قتل کا مگر جیسیکہ پاتا ہی ایک تمہارا دکھ کاٹنی چیونٹی کا نقل کی یہ ترمذی اور نسائی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ حدیث حسن غریب ہے ف
کہا طیبی نی کہ یہ وہ شہید کہ لذت پاتا ہی ساتھ دینی جان کی راہ خدا مین اور خوش ہوتا ہی نفس اوسکا ساتھ اوسکی انتہی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ رنج قتل کا شہید کو
بنسبت لذت کی کہ پاتا ہی بعد موت کی نہین ہے مگر بمنزلہ رنج کاٹنی چیونٹی کی پس چاہیے کہ ساتھ اوسکی اوپر خوش ہووے ہو ع وعن ابی امامۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء احب الی اللہ من قطرتین واثرین قطرۃ دموع من خشیۃ اللہ وقطرۃ دم یہراق
فی سبیل اللہ واما الاثران فاثر فی سبیل اللہ واثر فی فریضۃ من فرائض اللہ تعالی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث
حسن غریب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا نہین کوئی چیز بہت پیاری طرف اللہ کی دو قطروں سے اور دو نشانوں سے ایک
قطرہ آنسو کا سبب خوف خدا کی اور دوسرا خون کا کہ گرایا جاوی اللہ کی راہ مین اور لیکن دو نشان پس ایک نشان بیچ راہ اللہ کی اور دوسرا نشان بیچ فرض کے
فرائض خدا سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف ایک نشان الخ مانند قدم رکھنی کی یا غبار یا زخم کی جہاد مین یا سیاہی دوات کی طالب علم کی
اور نشان بیچ فرض کے الخ مانند پھٹ جانی ہاتھ اور پانوں کی سبب وضو کی جاڑی مین اور گھس جانی پیشانی کی سبب سجدوں نمازوں کی اور جلنی پیشانی کی گرمی مین اور
روزہ دار کی منہ کی بو کی اور غبار آلودہ ہونی قدموں کی حج مین ہو ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکب
البحر الا حاجا او معتمرا او غازیا فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا وتحت النار بحرا رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو
سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ سوار ہو تو دریا مین مگر بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کی بیچ راہ خدا کی اسواسطی کہ بیچ دریا کی آگ ہی اور نیچی آگ کی دریا ہے
نقل کی یہ ابوداود نی ف نہ سوار ہو دریا مین الخ یعنی عاقل کو چاہیے کہ نہ ڈالی اپنی تئین ہلاکت وخوف کی جگہون مین مگر واسطی امر دینی کی کہ تقرب حاصل کری
ساتھ اوسکی جناب حق مین اور حج بیچ انہین مین پس دیکھی اوسکا کہ کہتا ہی دریا عذر ہی واسطی ترک حج کی اور صواب قول فقیہ ابو اللیث سمرقندی کا ہی کہ جب غالب
سلامت ہو تو فرض ہوتا ہی حج والا پس وہ مخیر ہی اور آیۃ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ محمول ہی اسپر کہ جب نہو اسجگہ غرض شرعی وامر دینی اور اسلیی کہا
بیضاوی نی اپنی تفسیر مین یعنی ساتھ اسراف کی وضائع کرنی وجہ معاش کے یا ساتھ باز رہنی کی جہاد سی ومال خرچ کرنی سی پس بازرہنا قوت دیتا ہی دشمن کو اور
مسلط کرتا ہی اونکو اوپر ہلاک کرنی اونکی کی اور نیچی دریا کی آگ ہی لیکن مقصود ڈرانا دریا سی اور بیان کرنا اسکا ہی کہ دریا کی سفر مین خطر عظیم ہی اسلیی کہ سوار ہونیوالا
دریا کا پڑتا ہی بہت سی آفات وہلاک کی جگہون مین کہ ایک پیچھی دوسری کی پیدا ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اسلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر ہو ع
وعن ام حرام عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المائد فی البحر الذی یصیبہ القیء لہ اجر شہید والغریق لہ
اجر شہیدین رواہ ابو داود اور روایت ہی ام حرام سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا سر پھرنی والا دریا مین کہ
پہنچی اوسکو قی واسطی اوسیکے ثواب شہید کا ہی اور ڈوبنی والا دریا مین واسطی اوسکی ثواب دو شہیدوں کا ہی نقل کی یہ ابوداود نی ف ان دونوں کو
ثواب شہید کا اوس صورت مین ہی کہ کشتی مین بیٹھا ہو واسطی جہاد کی یا طلب علم یا حج یا مانند اونکی کی اور تجارت اگر واسطی حاصل کرنی قوت نفس اور نفقہ عیال کے

ہوا اور بغیر ملنی کشتی کی حاصل ہو یہی حکم رکھتی ہی * ع وعن أبي مالك الأشعري قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من فصل في سبيل الله فمات أو قتل أو وقصه فرسه أو بعيره أو لدغته هامة أو مات على فراشه بأي حتف
شاء الله فإنه شهيد وإن له الجنة رواه أبو داود اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص
کہ نکلا بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیی اور مانند اوسکی کی پس مر گیا یعنی بسبب زخمی ہونی کی یا مارا گیا یا کچلا اوسکو گھوڑی اوسکی نی یا اونٹ اوسکی نی یا کاٹا اوسکو زہریلی
جانور نی یعنی سانپ بچھو نی یا مر گیا اپنی بچھونی پر ساتھ کسی موت کی کہ چاہا اللہ نی پس تحقیق وہ شہید ہی یعنی حقیقی یا حکمی اور اوسکی لیی بہشت ہی یعنی اول ہی داخل ہوگا
اوسمین ساتھ شہدا اور صالحین کی نقل کی یہ ابو داود نی وعن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قفلة
كغزوة رواه أبو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پھرنا جہاد سی مانند جہاد کرنی کی ہی نقل کی یہ ابو داود نی
ف یعنی جہاد کر کر جب پھر آتا ہی اپنی گھر کو اوسکو بھی ثواب ایسا ہی ہوتا ہی جیسا کہ جہاد کرنیوالی کو * ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للغازي أجره وللجاعل أجره وأجر الغازي رواه أبو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی واسطی جہاد کرنیوالی کی اجر اوسکا ہی یعنی ثواب اوسکا کامل کہ خاص کیا گیا ہی ساتھ اوسکی اور واسطی دینی والی مال کی اجر اوسکا ہی اور جہاد کرنیوالی کا
نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جو کوئی مال دیتا ہی اور مدد کرتا ہی غازی کی تا وہ جہاد کری تو اوسکو دوہرا ثواب ہوتا ہی ایک ثواب خرچ کرنی مال کا راہ خدا میں
اور دوسرا ثواب ہونی اوسکی کا سبب جہاد اوس غازی کا پس مراد ساتھ جعل کی اسباب تیار کر دینا غازی کا ہی اور جائز ہونا اوسکا اور فضیلت اوسکی
متفق علیہ علما کی ہی اور کہا ابن ملک نی کہ مراد جاعل سی وہ شخص ہی کہ دیوی جعل یعنی اجرۃ کسیکو تاکہ جہاد کری وہ اور یہ ہماری نزدیک صحیح ہی اور ہوگا
ثواب غازیکو سعی کرنی اوسکیکا اور جاعل کو یعنی اجرۃ دینیوالی کو دوہرا ثواب ایک ثواب مال دینی کا اور دوسرا ثواب ہونی اوسکیکا سبب جہاد اوس
غازی کا اور منع کیا ہی اوسکو امام شافعی نی اور کہا کہ واجب ہی پھیر دینا اوس اجرۃ کا اگر لی ہی * ح وعن أبي أيوب سمع النبي صلى الله
عليه وسلم يقول ستفتح عليكم الأمصار وستكون جنود مجندة يقطع عليكم فيها بعوث فيكره الرجل
البعث فيتخلص من قومه ثم يتصفح القبائل يعرض نفسه عليهم من أكفيه بعث كذا ألا وذلك الأجير إلى
آخر قطرة من دمه رواه أبو داود اور روایت ہی ابی ایوب سی کہ سنا اونہی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی فتح کیی جاوینگی تم پر شہر یعنی
بڑی بڑی شہر اور ہونگی یعنی پائی جاوینگے اور واقع ہونگی لشکر جمع کیی گئی معین کیی جاوینگی تم پر اون لشکروں میں فوج جن پس ناخوش جانیگا ایک شخص بھیجنی
امام کی کو اوسکی تئیں یعنی ہمراہ فوج کی جہاد کی لیی بغیر اجرۃ کی پس نکلیگا اور بھاگیگا اپنی قوم میں سی یعنی اپنی جہاد سی پھر تلاش کریگا قبیلیونکو حالانکہ پیش کریگا اپنی تئیں
اونپر کہتا ہو کون ہی کہ کفایت کری میری اوس لشکر الیسی سی یعنی کون ہی کہ مجھکو نوکر رکھی تا محنت لشکر کی اوس سی اپنی ذمہ لیوں مقصود یہ ہی کہ یہ شخص راضی نہیں ہی کہ بغیر اجرۃ کی بلا جہاد کری پس حضرت
برائی اوسکی بیان کرتی ہیں خبردار ہو یہ شخص مزدور ہی آخر قطرہ خون تک یعنی غازی نہیں ہی بلکہ مزدور رہ ہی یہانتک کہ قتل کیا جاوی نقل کی یہ ابو داود نی ف
معین کیی جاوینگے الخ یعنی لازم کرینگے امام یہ کہ بھیجیں فوجیں ہر قوم سی طرف جہاد کی کہا مظہر نی یعنی جب پہونچیگا اسلام ہر جانب تو تعین کیا جاویگا امام
طرف اوسکی کہ بھیجی ہر جانب فوج تاکہ لڑی اون کفار سی کہ قریب اوس جانب کی ہیں تاکہ نہ غالب ہوں کفار اون مسلمانوں پر کہ اوس جانب میں ہیں * ع وعن
يعلى بن أمية قال أذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بالغزو وأنا شيخ كبير ليس لي خادم فالتمست أجيرا يكفيني
فوجدت رجلا سميت له ثلاثة دنانير فلما حضرت غنيمة أردت أن أجري له سهمه فجئت النبي صلى الله
عليه وسلم فذكرت له فقال ما أجد له في غزوته هذه في الدنيا والآخرة إلا دنانيره التي تسمى رواه أبو داود اور روایت ہی یعلی

بن امیہ سے کہا خبردار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ساتھ نکلنے کی جہاد کے لیے اور میں بہت بوڑھا تھا واسطے میرے کوئی خادم کہ خدمت کرے میری پس تلاش کیا میں نے کوئی مزدور کہ کفایت کرے مجھکو پس پایا میں نے ایک شخص کو معین کیے میں نے واسطے اوسکے تین دینار پس جب حاضر ہوئی غنیمت ارادہ کیا میں نے یہ کہ جاری کروں میں اوسکے لیے حصہ اوسکا یعنی غنیمت میں سے پس آیا میں حضرت کی پاس اور ذکر کیا میں نے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی یہ قصہ پس فرمایا حضرت نے نہیں پاتا میں یعنی حکم شریعت میں واسطے اوسکی بیچ اس جہاد اوسکی کے دنیا اور آخرۃ میں مگر دینار اوسکے وہ کہ معین کیے گئے نقل کی یہ ابوداود نے

ف مقصود منع کرنا غنیمت سے اور محروم ہونا ثواب سے ہے اور لکہا ہے علمانے کہ یہ اوس اجیر کا حق میں ہے کہ خدمت کے لیے ہو اور جو اجیر جہاد کے لیے ہے اوسکے لیے حصہ معین ہے اگرچہ ثواب سے ہو نزدیک بعضے علماکے اور شرح السنۃ میں لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے علمانے بیچ اوس اجیر کے کہ کام کے لیے مقرر کیا ہو یا محافظت کے لیے جانوروں کے لیے اور حاضر ہو وہ جنگ میں آیا اوسکے لیے حصہ ہے یا نہیں پس کہا بعضوں نے کہ نہیں حصہ اوسکے لیے قتال کرے یا نہ قتال کرے فقط اوسکی اجرت عمل کی کی ہے اور یہ قول اوزاعی اور اسحق کا اور ایک قول شافعی کا ہے دو قولوں میں سے اور کہا مالک نے اور احمد نے اوسکے لیے حصہ دیا جاوے اگرچہ قتال نکرے جبکہ ہو ساتھ لوگوں کے وقت قتال کی انتہی اور سوجہا جاوے ایک اور قول کہ جب وہ قتال کرے اور نہ شرط کیا جاوے بیچ اجارہ اوسکی کے قتال تو جمع کیا جاوے درمیان اجرہ اور حصہ کے ہوجانا ظاہر عندمذہب مقتدین ہمارے کیا ہے کہ اجارہ اور اجرت دونوں جمع ہوتی ہیں + ح ع

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَجْرَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص ارادہ رکہتا ہے جہاد کا حالانکہ وہ چاہتا ہے مال و اسباب مال و اسباب دنیا سے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ثواب واسطے اوسکے نقل کی یہ ابوداود نے

ف اسلیے کہ اوسنے جہاد اللہ کے لیے نہ کیا بلکہ مقصود مال و متاع دنیا کا تہا اور اگر جہاد اللہ کے لیے کرے اور مقصود حاصل ہونا غنیمت کا بھی ہو تو وہ ثواب پاتا ہے لیکن کم اوس سے کہ محض اللہ ہی کی لیے جہاد کرے اور مقصود اوسکو غنیمت نہو ع

وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجِعْ بِالْكَفَافِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاذ سے کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو قسم کا ہے پس جسنے طلب کی رضا مولی کی اور اطاعت کی امام کی اور خرچ کیا جان و مال اچھی اور معاملہ نیک کیا شریک سے اور بچا فساد کرنے سے یعنی تجاوز کیا حد شرع سے بیچ مارنے اور لوٹنے اور ویران کرنے اور خیانت کرنے کے پس تحقیق سونا اوسکا اور جاگنا اوسکا موجب اجر و ثواب کا ہے تمام اور جسنے جہاد کیا بطریق فخر اور دکہانے اور سنانے کے یعنی نام کے لیے اور نافرمانی کی امام کی اور فساد کیا زمین میں پس تحقیق نہ پھرا ساتھ بدلی کے یعنی اوسکی گناہ اسطرحکی زیادہ ہیں نہیں بخشی جاوینگے اور نہ ثواب ملیگا نقل کی یہ مالک نے اور ابوداود اور نسائی نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو إِنْ قَاتَلْتَ صَابِرًا مُحْتَسِبًا بَعَثَكَ اللهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا وَإِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا بَعَثَكَ اللهُ مُرَائِيًا مُكَاثِرًا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى أَيِّ حَالٍ قَاتَلْتَ أَوْ قُتِلْتَ بَعَثَكَ اللهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجہکو جہاد سے یعنی کسطرحکا جہاد موجب ثواب کا ہے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد اللہ بن عمرو اگر لڑے تو درحالیکہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا ہو اور شہادت کا ہے تجہکو اللہ صبر کرنیوالا اور ثواب چاہنے والا یعنی ملا ہوا ساتھ ان وصفوں کے واسطے اوس خبر کے کہ روایت کیا گیا ہے کما تعیشون تموتون وکما تموتون تحشرون اور ہوگا شہید اور پاویگا ثواب اونکی کا اور اگر لڑیگا تو واسطے دکہلانے اور بہتایت کرنیکی یعنی فخر کرنیکی لوگوں میں کہ میں زیادہ ہوں بہتسے مال اور لشکر اور تابع میں اور اٹہاویگا تجہکو اللہ دکہلانیوالا اور بہتایت کرنیوالا یعنی کہا جاویگا تیرے لیے دن قیامت کی کہ یہ لڑا تہا واسطے دکہلانے اور

فخر کریں اور حاصل کرنے نام ونشان بہشت کی یہ عبداللہ بن عمرو اور جس حال کی کر ڈالیگا تو یا مارا جاویگا اوسی حال پر اٹھاویگا تجھکو اللہ واسطے اوسی حال کے نقل کی یہ ابوداود نے **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعَجَزْتُمْ إِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ يَمْضِ لِأَمْرِي أَنْ تَجْعَلُوا مَكَانَهُ مَنْ يَمْضِي لِأَمْرِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عقبہ بن مالک سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہوتے ہو تم جس وقت بھیجوں میں ایک شخص کو یعنی کروں میں اوسکو امیر لشکر پس نہ بجا لاوے امر میرا یعنی جو ارشاد کیا ہے میں نے یہ کہ مقرر کرو جگہ اوسکی ایسے شخص کو کہ بجا لاوے کام میرا نقل کیا ہے یہ ابوداود نے ف یعنی جبکہ حاکم کر بھیجیں کسیکو یہ کہ جاوے واسطے ایک کام کی اور وہ نہ بجا لاوے [illegible] امیر کی اور اسی قیاس ہے جبکہ ظلم کرے رعیت پر اور نہ ادا کرے حقوق اونکی جائز ہے انکو یہ کہ معزول کر دیں اوسکو اور قائم کریں غیر اوسکی کو جگہ اوسکی ۰۰ ع **وَذُكِرَ** حَدِيثُ فُضَالَةَ وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ اور ذکر کی گئی حدیث فضالہ کی کہ اوسکا یہ ہے المجاہد من جاہد نفسہ بیچ کتاب الایمان کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَمَرَّ رَجُلٌ بِغَارٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ وَبَقْلٍ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ بِأَنْ يُقِيمَ فِيهِ وَيَتَخَلَّى مِنَ الدُّنْيَا فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَكِنِّي بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَمَقَامُ أَحَدِكُمْ فِي الصَّفِّ خَيْرٌ مِنْ صَلَاتِهِ سِتِّينَ سَنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابی امامہ سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ ایک لشکر کی پس گذرا ایک شخص ایک غار پر کہ اوسمیں تھا کچھ پانی اور ترکاری و سبزہ پس کہا اوسنے دل میں کہ ٹھہرے اوسمیں اور الگ رہے دنیا سے پس اذن مانگا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمیں پس فرمایا تحقیق میں نہیں بھیجا گیا ساتھ دین یہودیت کی اور نہ ساتھ دین نصرانیت کی یعنی ترک دنیا و مشقت کریں اور ترک کریں اضداد و لذات کو ساتھ اونکی ولیکن بھیجا گیا ہوں میں ساتھ دین حنیفیہ کی کہ آسان ہے یعنی نہیں اوسمیں حرج اور مشقت زائدہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی بیچ قدرت اوسکی کے ہے البتہ جانا اول دن میں یا آخر دن میں بیچ راہ خدا کی بہتر ہے دنیا سے اور اوس چیز سے کہ بیچ دنیا کے ہے اور البتہ کھڑا ہونا ایک تمہارا بیچ صف کی لڑائی کے وقت قتال میں یا صف جماعت میں بہتر ہے ساٹھ برس کی نماز اوسکی سے یعنی تنہا سے نقل کی یہ احمد نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ لَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ جہاد کیا بیچ راہ خدا کی اور نیت نہ کی مگر ایک رسی کی پس واسطے اوسکے ہے وہ چیز کہ نیت کی نقل کی یہ نسائی نے ف یعنی اگر حاصل ہونا ایک چیز حقیر کا ہو مدنظر مجاہدین کو تو منافی اخلاص کے ہے اور اسمیں مبالغہ ہے بیچ قطع کرنے نظر کی غنیمت سے اور رغبت دلانی ہے اخلاص نیت پر بغیر اشتراک غرض دنیوی کی حاصل یہ کہ یہ حد کمال کی ہے ورنہ اولی یہ ہے کہ جو چیز کہ جائز ہے ساتھ قصد کرنے جہاد کی قصد کرنا حصول غنیمت کا ۰۰ ع **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ اللهُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص راضی ہوا ساتھ اللہ کی از روی رب ہونے کی اور ساتھ اسلام از روی دین ہونے کی اور ساتھ محمد کی رسول ہونے پر واجب ہے واسطے اوسکی بہشت لیکن تعجب کیا بسبب ان کلمات کے ابو سعید نے اور کہا پھر کہیے ان کلمات کو مجھ پر یا رسول اللہ پس کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

ان کلمات کو اونسے پہیر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز اور ہے کہ بلند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب اوسکی بندے کی لیے سو درجے بہشت میں میانہ
ہر دو درجوں کی اتنی مسافت ہے جیسے درمیان آسمان و زمین کے کہا ابو سعید نے کیا ہے وہ چیز یا رسول اللہ فرمایا وہ جہاد ہے بیچ راہ خدا کی جہاد ہے بیچ راہ
خدا کی جہاد ہے بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت
ظلال السیوف فقام رجل رث الھیئۃ فقال یا ابا موسیٰ انت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھذا قال
نعم فرجع الی اصحابہ فقال اقرأ علیکم السلام ثم کسر جفن سیفہ فالقاہ ثم مشی بسیفہ الی العدو فضرب
بہ حتی قتل رواہ مسلم اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دروازے بہشت کی نیچے سایہ تلواروں کے ہیں
پس کھڑا ہوا ایک شخص خستہ حال اور کہا اے ابو موسیٰ تمنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے یہ یعنی سنا تمہارا اس حدیث کو بطریق جزم و یقین کے ہے
کہا کہ ہاں پس پہرا وہ شخص طرف یاروں اپنے کی اور کہا پڑہتا ہوں تمپر سلام یعنی سلام رخصت کا پہر توڑا میان تلوار اپنی کا پس پہینک دیا اوسکو یعنی
بارادہ اسکی کہ اب پہر نہیں آنے کا پہر گیا ساتھ تلوار اپنی کی طرف دشمن کے پس مارا ساتھ اوسکی یہانتک کہ شہید کیا گیا نقل کی یہ مسلم نے ف دروازے
بہشت کی الخ یعنی ہونا مجاہد کا لڑائی میں اسطرح کہ اوپر اوسکی تلواریں کفار کی اوٹھی ہوئیں ہوں سبب ہے داخل ہونے بہشت کا یہانتک کہ گویا دروازے
بہشت کی موجود ہیں سایہ اوسکی میں ع وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاصحابہ انہ لما اصیب اخوانکم
یوم احد جعل اللہ ارواحہم فی جوف طیر خضر ترد انہار الجنۃ تاکل من ثمارھا وتاوی الی قنادیل من ذھب معلقۃ
فی ظل العرش فلما وجدوا طیب ماکلھم ومشربھم ومقیلھم قالوا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ لئلا
یزھدوا فی الجنۃ ولا ینکلوا عند الحرب فقال اللہ تعالیٰ انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالیٰ ولا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء الی اخر الایۃ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا واسطے یاروں اپنے کی جبکہ شہید کیے گئے بہائی تمہارے دن احد کی کر دیں اللہ نے روحیں اونکی بیچ پیٹوں جانوروں پرندوں سبز رنگ کے
آتی ہیں بہشت کی نہروں پر کہاتی ہیں میوے اوسکی میں سے اور ٹہکانا پکڑتی ہیں طرف قندیلوں سونے کی کہ لٹکی ہوئی ہیں بیچ سایہ عرش کے پس جب پائی
ان شہیدوں نے خوشی کہانے اپنے کی اور پینے اپنے کی اور خوابگاہ اپنی کی کہا کون خبر پونہچاوے بہائیوں ہمارے کو ہماری طرف سے یہ کہ ہم زندہ ہیں بہشت
میں تاکہ نہ بے رغبتی کریں بیچ حاصل کرنے بہشت کی یعنی بلکہ رغبت کریں بیچ حاصل کرنے درجات اوسکی کی اور سستی نہ کریں وقت لڑائی کی فرمایا اللہ
تعالیٰ نے میں پونہچاؤنگا خبر اونکو تمہاری طرف سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ اور نہ گمان کرو اون لوگوں کو کہ مارے گئے ہیں بیچ راہ اللہ کے

مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں آخر آیۃ تک ف آگی جیا کی باقی آیت یوں ہے عند ربھم یرزقون فرحین بما اتٰھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم
یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمنون
فی الدنیا علی ثلثۃ اجزاء الذین امنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ والذی
یامنہ الناس علی اموالھم وانفسھم ثم الذی اذا اشرف علی طمع ترکہ للہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن بیچ دنیا میں اوپر تین طرح کی ہیں ایک وہ کہ ایمان لائے ساتھ اللہ کی اور رسول اوسکی کی پہر شک میں نہ پڑے
اور جہاد کیا ساتھ مالوں اپنی کی اور جانوں اپنی کی راہ خدا میں یعنی اس جماعت نے باوجود ایمان کامل اور تہذیب نفس کے نفع پونہچایا خلق کو اور پاک کیا اونکو اور
یہ اشرف و اعلیٰ ہیں تینوں میں دوسرا وہ شخص کہ امن میں ہیں اوس سے لوگ اوپر مالوں اپنی کے اور نفسوں اپنی کے یعنی اگرچہ اوسنے نفع نہ پونہچایا لوگونکو لیکن ضرر بہی

نزدیک سمجھا یا اور برائی سہی نیکی اور اصلا طلاق کیا اور طمع مین پڑا پہر وہ شخص کہ جس وقت جہانکتا ہی او پر طمع کی چہوڑ دیتا ہی اوسکو واسطی اللہ عز وجل کے فضل کے پیا ہوئی ہی **ف** یعنی جب اوسکی دل مین آتا ہی کہ طمع کری چہوڑ دیتا ہی طمع کو واسطی خدا کی اور طلب رضا اوسکی کی اور اس جماعت نی اگرچہ خلط کیا ساتھ لوگون کے اور نزدیک تہا کہ طمع کری لیکن بچایا اوسکو اللہ تعالی نی اوسسے اور یہ قسم ادنی ہی دو قسمون پہلی سی اور بعد اسکی واقسام مین کہ مرتبہ اعتبار سی ساقط ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمِيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُوْنَ لِيْ أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ قبض روح کری اوسکی پروردگار اوسکا دوست رکہی یہ کہ پہر آوی طرف تمہاری اور ہووی واسطی اوسکی دنیا اور جو کچہ کہ دنیا مین ہی سوای شہید کے یعنی وہ دوست رکہتا ہی کہ پہر آوی دنیا مین اور مارا جاوی راہ خدا مین بسبب دیکہنی اوسکی کے درجات عظیم اور ثواب کے کہا ابن ابی عمیرہ نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم خدا کی مارا جانا میرا راہ خدا مین زیادہ دوست رکہا گیا ہی طرف میری اس سے کہ ہوون مملوک و محکوم میری خیمہ والی اور حویلیون کے رہنی والی نقل کی یہ نسائی نی **ف** مراد خیمہ والون سے گنوار جنگلی ہین کہ خیمون مین رہتی ہین اور مراد حویلیون کے رہنی والون سی رہنی والی شہر اور گاؤن کے ہین اور مراد تمام دنیا اور رہنی والی دنیا کی ہین ۱۲ ح **وَعَنْ** حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی حسنا بیٹی معاویہ کی سی کہ کہا حدیث کی مجکو چچا میری نی کہا چچا نی کہ کہا مین نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہوگا بہشت مین فرمایا حضرت نی نبی ہونگی بہشت مین اور شہید ہونگی بہشت مین اور لڑکی ہونگی بہشت مین اور جیتی گاڑی گئی بہشت مین ہوگی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** مراد شہید سی مومن ہے بموجب قول اللہ تعالی کی وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ حاصل یہ ہی کہ شہید عام ہی اس سے کہ ہو حقیقۃً یا حکماً اور لڑکا مومن کا ہو یا کافر کا داخل ہوگا بہشت مین اور لڑکی مین داخل ہی کہ جو بچا بہی اور جیتی گاڑی گئی لیے جیسیکہ عادت کافرون کی تہی کہ جیتی لڑکیون کو گاڑ دیتی تہی اور بعضی بیٹون کو بہی گاڑ دیتی تہی وقت تکلیف و تنگی کی اور شاید کہ تخصیص ذکر کی ساتھ ان چار کی باعتبار فضل و شرف کے ہی اور پیدا اول کی اور بسبب دخول جنت کی بغیر کسب و عمل کے ہے دو اخیر کی ۱۲ ح **وَعَنْ** عَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ أُمَامَةَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَرْسَلَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَقَامَ فِيْ بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَأَنْفَقَ فِيْ وَجْهِهِ ذٰلِكَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَاللهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی علی اور ابی درداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ اور عمران بن حصین سے راضی ہو اللہ ان سب سے سب حدیث کرتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ بہیجی خرچ بیچ راہ اللہ کی اور آپ رہی اپنی گہر مین پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات سو درہم ہین اور جسنی جہاد کیا بذاتہ اللہ کی راہ مین اور خرچ کیا بیچ جہاد کی پس واسطی اوسکی بدلی ہر درہم کی سات لاکہ درہم ہین یعنی بسبب مشقت نفس اور خرچ کرنی مال کے پہر پڑہی حضرت نی یہ آیت اور اللہ زیادہ کرتا ہی ثواب کو جس کسی کی لیے چاہتا ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **وَعَنْ** فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ أَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذٰلِكَ

الذي يرفع الناس إليه أعينهم يوم القيامة هكذا ورفع رأسه حتى سقطت قلنسوته فما أدري قلنسوة عمر أراد أم قلنسوة النبي صلى الله عليه وسلم قال ورجل مؤمن جيد الإيمان لقي العدو فكأنما ضرب جلده بشوك طلح من الجبن أتاه سهم غرب فقتله فهو في الدرجة الثانية ورجل مؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذاك في الدرجة الثالثة ورجل مؤمن أسرف على نفسه لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذاك في الدرجة الرابعة رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہے فضالہ ابن عبید سے کہا سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے شہید چار طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ شخص کہ مسلمان ہے کامل الایمان ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس وہ شخص ہے کہ اوٹھاوینگے لوگ طرف اوسکی آنکھیں اپنی دن قیامت کے اسطرح یعنی مانند اوٹھانے میرے سر کے اسطرح اور اوٹھایا سر اپنا یہاں تک کہ گر پڑی ٹوپی اونکی کہا فضالہ کے نیچے کے راوی نے پس نہیں جانتا میں کہ آیا ٹوپی حضرت عمر کی ارادہ کی فضالہ نے یا ٹوپی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بسبب عالی رتبہ ہونے اوسکی کی لوگ اسطرح دیکھینگے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دوسرا شخص مومن جید الایمان کہ ملاقات کی دشمن سے پس گویا چبھوئی گئی ہیں اوسکی جلد میں کانٹے درخت خاردار کے بسبب نامردی کی یعنی یہ کنایہ ہے کھڑے ہو جانے بالوں کے سے بسبب ڈر کی اور کانپنے بدن کے ڈر سے آیا اوسکو تیر کہ مارنیوالا اوسکا معلوم نہیں پس مار ڈالا اوسکو پس وہ شخص ہے دوسرے درجے کی ہے یعنی بہ نسبت پہلے کی اور تیسرا شخص وہ مومن ہے کہ عمل کیے کچھ اچھے اور کچھ برے ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ تعالی کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ درجے تیسرے کی ہے اور چوتھا شخص وہ مسلمان ہے کہ اسراف کیا اپنی جان پر یعنی بہت کیا گناہ ملاقات کی دشمن سے پس سچ کر دکھایا اللہ کو یہاں تک کہ مارا گیا پس یہ شخص ہے درجے چوتھے کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سچا کر دکھایا اللہ کو لفظ صدق ساتھ تخفیف صاد کے ہے یعنی سچ کیا بسبب شجاعت اپنی کے وعدے کو کہ عہد کیا تھا اللہ سے اوسنے اور ایک نسخہ میں ساتھ تشدید صاد کی ہے یعنی راست گو کیا اللہ کو اوس شخص نے بسبب اوس شجاعت اپنی کے جو ظاہر کی اوسنے اور صبر کیا اوسنے اوس چیز کو کہ اسلیے کہ اللہ تعالی نے تعریف کی مجاہدوں کی ساتھ صبر اور طلب ثواب کے جب یہ شخص لڑا اور صبر کیا طالب ثواب کا ہوا پس گویا تصدیق کی اللہ کی ساتھ فعل اپنے اور حاصل اس تقسیم کا یہ ہے کہ شہید یا متقی شجاع ہے اور یہ قسم اول ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور یہ قسم دوسری ہے یا شجاع غیر متقی ہے اور یہ دو قسم کا ہے ایک وہ کہ کردار اوسکے مخلوط ہیں ساتھ نیک و بد کے اور فاسق مسرف زیادہ از حد نہیں اور یہ قسم تیسری ہے یا فاسق مسرف ہے اور یہ چوتھی ہے ان اقسام میں حاصل ہوتی ہے تصدیق اللہ کی سوا دوسری قسم کے اور اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مراد ساتھ تصدیق حق سبحانہ کی ثابت رہنا اور صبر اور طلب ثواب کی ہے کہ وصف کیا ہے اللہ تعالی نے مجاہدوں کو ساتھ اوسکی اور ضروری ہے اوس سے نہ تصدیق ساتھ وعدہ اجر و ثواب کے کہ وہ قسم ثانی سے بھی حاصل ہے اور باوجود اسکے قرینہ نہیں کی اوپر فافہم

وعن عتبة بن عبد السلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القتلى ثلاثة مؤمن جاهد بنفسه وماله في سبيل الله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه فذلك الشهيد الممتحن في خيمة الله تحت عرشه لا يفضله النبيون إلا بدرجة النبوة ومؤمن خلط عملا صالحا وآخر سيئا جاهد بنفسه وماله في سبيل الله إذا لقي العدو قاتل حتى يقتل قال النبي صلى الله عليه وسلم فيه مصمصة محت ذنوبه وخطاياه إن السيف محاء للخطايا وأدخل من أي أبواب الجنة شاء ومنافق جاهد بنفسه وماله فإذا لقي العدو قاتل حتى يقتل فذاك في النار إن السيف لا يمحو النفاق رواه الدارمي اور روایت ہے عتبہ بن عبد سلمی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کہ مارے جاتے ہیں جہاد میں تین طرح کے ہیں ایک مومن کامل کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کے اور مال اپنے کے بیچ راہ اللہ کی پس جس وقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہاں تک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے بیچ حق اوس شخص کے کہ شہید آزمایش کیا گیا یعنی ساتھ صبر کی جہاد کی مشقتوں پر بیچ خیمہ اللہ کی ہوگا نہیں عرش اوسکی کی یعنی بیچ حضور اور محل قرب اوسکی کی نہیں زیادہ ہونگی اوس سے نبی مگر ساتھ درجہ نبوت کی اور دوسرا شخص مومن ہی کہ عمل کئی بھلی بھی بھلے اور کچھ بری جہاد کیا ساتھ جان اپنی کی اور مال اپنی کی بیچ راہ اللہ کی جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق اس شخص کے کہ یہ شہادت یا خصلت پاک کرنے والی ہی کہ مٹاتی ہی گناہوں اور خطاؤں اوسکی کو تحقیق تلوار بہت مٹانے والی ہی خطاؤں کو اور داخل کیا جاویگا یہ شخص جس دروازے بہشت کی سے چاہے اور تیسرا شخص منافق کہ جہاد کیا ساتھ جان اپنی کی اور مال اپنی کی پس جسوقت کہ ملا دشمن سے لڑا یہانتک کہ مارا گیا پس یہ شخص بیچ دوزخ کی ہوگا اسواسطے کہ تلوار نہیں مٹاتی نفاق کو نقل کی یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَائِذٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ فَلَمَّا وُضِعَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَا تُصَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّاسِ فَقَالَ ھَلْ رَاٰہُ اَحَدٌ مِّنْکُمْ عَلٰی عَمَلِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَرَسَ لَیْلَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَثٰی عَلَیْہِ التُّرَابَ وَقَالَ اَصْحَابُکَ یَظُنُّوْنَ اَنَّکَ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَاَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَقَالَ یَا عُمَرُ اِنَّکَ لَا تُسْئَلُ عَنْ اَعْمَالِ النَّاسِ وَلٰکِنْ تُسْئَلُ عَنِ الْفِطْرَۃِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عائذ سے کہا تشریف لے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ جنازہ ایک شخص کے یعنی تاکہ نماز پڑھیں اوسکی پس جبکہ رکھا گیا جنازہ کہا عمر بن الخطاب نے کہ نہ نماز پڑھو تم اوسپر یا رسول اللہ پس تحقیق یہ شخص تھا فاسق پس التفات کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف لوگوں کی اور فرمایا کیا دیکھا تھا اوسکو کسی نے تم میں سے اوپر کام اسلام کی یعنی اوپر ایک کام کی کہ دلالت کرے اسلام حقیقی پر پس کہا ایک شخص نے کہ ہاں یا رسول اللہ نگہبانی کی تھی اسنے ایک رات بیچ راہ خدا کی پس نماز پڑھی اوسپر حضرت نے اور ڈالی اوسپر مٹی یعنی وقت دفن کی اور فرمایا یار تیرے گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخیوں میں سے ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق تو بہشتیوں میں سے ہے اور فرمایا اے عمر تحقیق تو نہ سوال کیا جاویگا لوگوں کے عملوں سے ولیکن پوچھا جاویگا تو دین اسلام سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں ف دین اسلام سے یعنی اوس چیز سے کہ دلالت کرے اسلام پر شعار دین سے اور علامات یقین سے مقصود منع کرنا تھا حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرات کی اوسپر اسلیے کہ عتبار ساتھ فطرۃ کی اور اعتماد اعتقاد پر ہی اور اللہ بندوں سے جو والی ہی بندوں کی تقریر کا یہہ ہی کہ چاہیے اے عمر کہ خبر نہ کرے تو ایسی جگہ بری اعمال ہوتی کی سے بلکہ چاہیے کہ خبر دیوے تو اعمال نیک سے جیسے فرمایا اذکروا موتاکم بالخیر اور مقصود منع کرنا ہے حضرت عمر کو اوس چیز سے کہ جرات کی اوسپر یعنی خبر دینے فسق کی سے اسلیے کہ اعتبار فطرۃ یعنی اسلام اور اعتقاد پر ہے اور باوجود اسکی ایک عمل اعمال اسلام سے بھی کیا کہ کفایت کرتا ہے اوسکو

باب اعداد آلۃ الجہاد

یہ باب ہے بیچ تیار کرنے سامان جہاد کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ وَاَعِدُّوْا لَھُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّۃٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسحال میں کہ وہ منبر پر تھے فرماتے تھے اور تیار کرو واسطے جنگ کافروں کی وہ چیز کہ سکو تم قوۃ سے خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہی خبردار ہو تحقیق قوۃ تیر اندازی ہی نقل کیا یہ مسلم نے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہی واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ مراد قوۃ سے تیر اندازی ہی اور بیضاوی وغیرہ نے کہا کہ قوۃ وہ چیز ہی کہ سبب اوسکی قوت حاصل کرے آدمی لڑائی میں اور حضرت نے مراد قوۃ سے تیر اندازی شاید اسلیے لی کہ یہ اقوی اور سہل ہی بہ نسبت اور چیزوں کے وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَیْکُمُ الرُّوْمُ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ فَلَا یَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّلْھُوَ بِاَسْھُمِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

عقبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فتح کیے جاوینگے تم پر روم اور کفایت کریگا تمکو اللہ یعنی شر روم کی سے پس نہ عاجز ہو
کوئی ایک تمہارا کھیلنے سے ساتھ تیروں اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی اکثر لڑائی اہل روم کی ساتھ تیر اندازی کی ہے پس چاہیے کہ عادت کرو تم ساتھ تیر اندازی
کی اور سیکھو اوسکو تا قادر ہو اوپر جنگ اونکی کی اور نگاہ رکھے تمکو خدای تعالی لڑائی اونکی سے یا مراد یہ ہے ترک نہ کرو تیر اندازی کو مداومت کرو
اوسپر بعد فتح کے بھی اور مغرور نہو ساتھ اوسکی کہ روم فتح ہوا اب احتیاج اسکی نہ رہی اسلیے کہ احتیاج تیر اندازی کی ہمیشہ ہے اگرچہ بیچ قتال روم کی
حاجت اسکی نہ رہی بسبب حاصل ہونے فتح کی اور تیر اندازی کو لہو کہا باعتبار صورت کی اور واسطے رغبت دلانے کی اوسپر اسلیے کہ نفوس کی جبلت ہے بیچ
میل کرنا لہو کے پر ع ح وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من علم الرمي ثم تركه فليس منا
أو قد عصى رواه مسلم اور روایت ہے عقبہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جسنے سیکھی تیر اندازی پھر چھوڑ دیا اوسکو پس
نہیں ہے ہم میں سے یعنی ہماری طریقہ پر یا فرمایا کہ تحقیق نافرمانی کی اوسنے نقل کی یہ مسلم نے ف نہیں ہم میں سے یعنی نہیں قریب ہمسے و شمار کیا گیا زمرہ ہماری میں اور سیکھ
کر چھوڑ دینا اشد ہے بہ نسبت نہ سیکھنے کی اسلیے کہ وہ نہ داخل ہوا زمرہ اونکی میں اور یہ داخل ہوا پھر نکلا گویا اپنی نقصان کیا اور استہزا کیا ساتھ اسکی اور یہ سبب ناشکری نعمت
کی ہے کفران ہے ذکرہ الطیبی ع وعن سلمة بن الأكوع قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم على قوم من أسلم يتناضلون
بالسوق فقال ارموا بني إسماعيل فإن أباكم كان راميا وأنا مع بني فلان لأحد الفريقين فأمسكوا بأيديهم فقال
ما لكم قالوا وكيف نرمي وأنت مع بني فلان قال ارموا وأنا معكم كلكم رواه البخاري اور روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہ کہا
تشریف لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر بنی اسلم سے اس حال میں کہ تیر اندازی کرتے تھے آپس میں بیچ بازار کے پس فرمایا تیر اندازی کرو اے اولاد اسمعیل کے یعنی
پس تحقیق باپ تمہارا یعنی اسمعیل علیہ السلام تھے تیر انداز اور میں ساتھ بنی فلانی کے ہوں کہا واسطے ایک کے دو فرقوں میں سے یعنی دو فریق بنی اسلم کے آپس میں تیر اندازی
کرتے تھے اونمیں سے ایک فریق کا نام لیکر فرمایا کہ میں انکے ساتھ ہوں پس نگاہ رکھا اپنے فریق ثانی نے یعنی جنکے ساتھ حضرت نہ تھے اونکے مقابلہ میں جو تھے اونہوں نے
ہاتھ کھینچا تیر اندازی سے پس فرمایا حضرت نے کیا ہوا تمکو یعنی کیوں موقوف کی تیر اندازی عرض کیا اونہوں نے کس طرح سے تیر اندازی کریں ہم اس حال میں کہ
آپ ساتھ فلانی قوم کے ہیں فرمایا تیر اندازی کرو اور میں تم سب کے ساتھ ہوں نقل کی یہ بخاری نے وعن أنس قال كان أبو طلحة يتترس مع النبي
صلى الله عليه وسلم بترس واحد وكان أبو طلحة حسن الرمي فكان إذا رمى تشرف النبي صلى الله عليه وسلم
فينظر إلى موضع نبله رواه البخاري اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ابو طلحہ بچاو کرتے تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سپر کے اور
تھے ابو طلحہ خوب تیر انداز پس تھے ابو طلحہ جب تیر پھینکتے جھانکتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھتے طرف جگہ پڑنے تیر اوسکی کے کہ کس کو لگا نقل کی یہ بخاری نے
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البركة في نواصي الخيل متفق عليه اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت بیچ پیشانیوں گھوڑوں کے ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد پیشانی سے ذات ہے یعنی گھوڑوں میں برکت ہے اسلیے کہ بسبب اونکے
حاصل ہوتا جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے ع وعن جرير بن عبد الله قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوي
ناصية فرس بإصبعه وهو يقول الخيل معقود بنواصيها الخير إلى يوم القيامة الأجر والغنيمة رواه مسلم اور روایت
ہے جریر بن عبد اللہ بجلی سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ دیتے بال پیشانی ایک گھوڑے کی کو ساتھ انگلی اپنی کی اور حال یہ کہ فرماتے تھے
بندھی ہے بیچ پیشانیوں اونکی کی بھلائی روز قیامت تک یعنی اسلیے کہ حاصل ہوتا ہے سبب اونکی جہاد کہ اوسمیں خیر دنیا اور آخرت کی ہے جیسا کہ فرمایا
ثواب آخرت کا اور غنیمت دنیا کی نقل کی یہ مسلم نے وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتبس فرسا

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی باندھے گھوڑا بیچ راہ خدا کی بسبب ایمان لانے کی ساتھ خدا کی یعنی خالصاً للہ اور سچا جانکر اسکے کہا اور بسبب سچ جاننے وعدے اوسکی کی یعنی ساتھ ثواب عظیم کی پس تحقیق سیری اور سیرابی اوسکی اور لید اوسکی اور پیشاب اوسکا تولے جاوینگے میزان اعمال اوسکی میں دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری نے ف مراد سیری اور سیرابی سے یہاں وہ چیزیں ہیں کہ جن سے پیٹ بھرتا ہے جانور کا اور سیراب ہوتا ہے یعنی گھاس دانہ پانی وغیرہ پس یہ چیزیں بھی داخل اوسکی اعمال میں ہونگی تو ثواب ملیگا اور ثواب انکا بھی اوسکی میزان اعمال میں تولا جاویگا

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ وَالشِّكَالُ أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنَى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرَى أَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنَى وَرِجْلِهِ الْيُسْرَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے شکال کو بیچ گھوڑے کی اور شکال یہ ہے کہ ہووے گھوڑا اسطرح کا کہ بیچ داہنے پانوں اوسکی کی اور بیچ بائیں ہاتھ اوسکی کی سفیدی ہو یا بیچ دائیں ہاتھ اور بائیں پانوں اوسکی کی نقل کی یہ مسلم نے ف راوی نے تو تفسیر شکال کی اسطرح کی اور شکال نزدیک صاحب قاموس اور تمام اہل لغت کی گھوڑے میں یہ ہے کہ تین پانوں گھوڑے کی سفید ہوں اور ایک ہم رنگ تمام بدن کے یا بالعکس یعنے ایک پانوں سفید ہو اور باقی ہمرنگ تن اور شکال اصل میں اوس رسی کو کہتے ہیں کہ جس سے پانوں چارپائی کی باندھتے ہیں پس اسطرح کی گھوڑے کو تشبیہ دی ساتھ اسکی اور اسطرح کی گھوڑے کو مکروہ کہا از راہ تفاول کے کہ وہ بصورت مشکول کی ہے اور ممکن ہے کہ تجربہ سے معلوم ہوا ہو کہ اس جنس کا گھوڑا اصیل نہوتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر باوجود اسکی سفیدی پیشانی بھی ہو تو دور ہو جاتی ہے کراہیت

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَأَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسابقت کی درمیان اون گھوڑوں کے کہ ضمار کیے گئے تھے حفیا سے اور انتہا اوس مسابقت کی ثنیۃ الوداع تھا اور درمیان حفیا اور ثنیۃ الوداع کی فاصلہ چھ کوس کا اور مسابقت کی درمیان اون گھوڑوں کے کہ نہیں ضمار کیے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک اور درمیان ان دونوں کی فاصلہ ہے ایک کوس کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسابقت کہتے ہیں اسکو کہ دو شخص گھوڑے دوڑاتے ہیں کہ دیکھیں کون آگے نکلجاوے اور اضمار اسکو کہتے ہیں کہ گھوڑے کو خوب گھاس کھلاتے ہیں تا قوی و فربہ ہو بعد ازاں کم کرتے جاتے ہیں گھاس کھلانا اور اوسکو خوراک بقدر لاتے ہیں اور ایک مکان میں بند کر کر زینیاں ڈالتے ہیں کہ وہ گرم ہوتا ہے اور عرق لاتا ہے اور جب وہ عرق خشک ہوتا ہے تو سبک ہو جاتا ہے گوشت اوسکا اور قوی ہوتا ہے راہ چلنے میں اور حفیا نام ایک موضع کا ہے چند کوس پر مدینہ سے اور ثنیۃ الوداع نام ایک پہاڑ کا ہے کہ اہل مدینہ مسافروں کو وہاں تک پہنچانے کو جاتے تھے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی اونٹنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام رکھی جاتی تھی عضبا اور نہیں پیچھے چھوٹی جاتی تھی یعنی جس اونٹنی سے مقابلہ کرتی دوڑنے میں اوس سے آگے بڑھ جاتی پس آیا ایک اعرابی اونٹ پر بیٹھا ہوا پس آگے بڑھ گیا اوسکا اونٹ اوس اونٹنی سے پس سخت غم ہوا اوسکا مسلمانوں پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امر ثابت ہے اوپر اللہ کے یہ کہ نہیں بلند ہوتی کوئی چیز دنیا سے مگر پست کر دیتا ہے اللہ تعالی اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف عضبا کہتے ہیں اوس اونٹنی کو کہ کان اوسکے کٹی یا چری ہوں اور یہ [illegible] کہتے تھی [illegible] اور نہیں [illegible] قول ہیں [illegible] حضرت کی کاٹے گئے یا کان چرے تھے لیکن خلقی ہی کان اسکی چھوٹے تھے [illegible]

جوان کو کہتے ہیں کہ نیا سواری میں لگا ہو اور لائق سواری کی ہوا ہو اور اوسکی دو برس ہیں جب برس تک بعد ازان اوسکو جمل کہتے ہیں ١٢ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ان اللّٰہ تعالی یدخل بالسہم الواحد ثلثۃ نفر الجنۃ صانعہ یحتسب فی صنعتہ الخیر والرامی بہ ومنبلہ فارموا وارکبوا وان ترموا احب الی من ان ترکبوا کل شیء یلہو بہ الرجل باطل الا رمیہ بقوسہ وتادیبہ فرسہ وملاعبتہ امرأتہ فانہن من الحق رواہ الترمذی وابن ماجۃ وزاد ابو داود والدارمی ومن ترک الرمی بعد ما علمہ رغبۃ عنہ فانہا نعمۃ ترکہا او قال کفرہا روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تحقیق اللہ داخل کرتا ہی سبب ایک تیر کی یعنی تیر پہینکنے کی کفار پر تین شخصون کو بہشت مین ایک بنانی والی اوسکی کو کہ امید رکہی بیچ بنانی اپنی کی ثواب کے یعنی بناوی بہ نیت اسکی کہ جہاد مین کام آوی اور دوسری تیر پہینکنے والی کو یعنی جہاد مین اور تیسری دینی والی تیر کی کو یعنی بیچ ہاتہ تیر انداز کی خواہ اپنا تیر دی خواہ اوسکا خواہ پہلی دی یا نشانی پر کی اوٹہا کر پس تیر اندازی کرو اور سواری کرو گہوڑون پر یعنی سیکہو سواری اور تیر اندازی تمہاری بہت پیاری ہی طرف میری سوار ہونی سی جو چیز کہ کہیلی ساتہ اوسکی آدمی باطل اور ناروا ہی مگر تیر اندازی کرنی کمان سی اور ادب سکہانا اپنی گہوڑی کو اور کہیلنا اپنی بیوی سی پس تحقیق یہ چیزین حق ہین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا ابو داود اور دارمی نی یہ کہ او جو شخص چہوڑ دی تیر اندازی بعد سیکہنی اوسکی کی بسبب بیزار ہونی کی اوس سی پس تحقیق وہ تیر اندازی ایک نعمت ہی کہ چہوڑ دیا اوسکو یا فرمایا کہ کفران کیا اوس نعمت کا ف یہ چیزین حق ہین اور انہین کی حکم مین ہی ہر چیز کہ ممد ہو حق پر خواہ قبیلہ علم سی ہو خواہ عمل سی جبکہ ہو امور مباحہ سی ہاتہ سی مسابقت کی پیادہ پا اور گہوڑی اور اونٹ پر و نحو ذلک ١٢ ع

وعن ابی نجیح السلمی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول من بلغ بسہم فی سبیل اللّٰہ فہو لہ درجۃ فی الجنۃ ومن رمی بسہم فی سبیل اللّٰہ فہو لہ عدل محرر ومن شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیمۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی ابو داود الفصل الاول والنسائی الاول والثانی والترمذی الثانی والثالث وفی روایتہما من شاب شیبۃ فی سبیل اللّٰہ بدل فی الاسلام اور روایت ہی ابی نجیح سلمی سی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی جو شخص کہ پہینکے تیر بیچ راہ خدا کی یعنی مارے کافر کو پس وہ واسطی اوسکی ایک درجہ بڑا ہی بہشت مین اور جو شخص کہ پہینکے تیر بیچ راہ اللہ کی یعنی لگی کافر کو یا نہ لگی پس وہ واسطی اوسکی برابر بردہ آزاد کرنی کی ہی اور جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا اسلام مین ہوگا بڑہا پا واسطی اوسکی نور دن قیامت کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور روایت کیا ابو داود نی پہلا جملہ یعنی من بلغ بسہم فی سبیل اللہ اور نسائی نی جملہ پہلا اور دوسرا کہ دونون بیچ بیان فضیلت تیر کی ہین اور ترمذی نی دوسرا اور تیسرا اور بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی ہی جو شخص کہ بوڑہا ہو بیچ راہ اللہ کی بدلی فی الاسلام کی ف بوڑہا ہو الخ اس سی معلوم ہوا کہ منہ ہی چہپنا سفید بالون کا دیکہنا ابو یزید نی آئینہ مین منہ اپنا اور کہا ظہر الشیب ولم یذہب العیب اور ہی فی العیب ضمیر فی روایتہما کی پہری طرف نسائی اور ترمذی کے صحیح نہین باوجودیکہ دونون قریب بہین کو سلیکہ نسائی نی تیسرا جملہ نہین روایت کیا ہی پس صحیح یہ ہین کہ بیچ روایت بیہقی اور ترمذی کی لیکن اسمین ایک اشکال لازم آتا ہی کہ روایت بیہقی کی ہین جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فی الاسلام ہی جواب اسکا یہ کہ معنی اسکی یہ ہین فی روایۃ البیہقی والترمذی یعنی ایک روایت بیہقی اور ترمذی کی ہین ١٢ ع

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا سبق الا فی نصل او خف او حافر رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ١٢ ع اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی لینا مال کا ساتہ مسابقت کی مگر بیچ تیر چلانی کی یا اونٹ دوڑانی مین یا گہوڑی دوڑانی مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف سبق اوس مال کو کہتی ہین کہ گہوڑ دوڑ وغیرہ مین شرط کیا جاوی اور ظاہر حدیث

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روا نہیں لینا مال کا ساتھ مسابقت کے مگر ان تین چیزوں میں اور بعضے فقہانے لاحق کیا ہے ساتھ اونکی اون چیزوں کو کہ اسباب جہاد سے ہیں جیسے گدھا اور خچر بیچ حکم گھوڑی کے ہیں اور فیل بیچ حکم اونٹ کے ہے اور جو چیز کہ اسباب جہاد سے ہے اوسکی مسابقت میں شرط کرنا مال کا واسطے رغبت دلانے کے ہے جہاد میں بخلاف اون چیزوں کے کہ اسباب جہاد سے نہیں مانند کبوتر بازی وغیرہ کے اوسمیں مسابقت اور لینا مال کا اوسپر جائز نہیں اور بعضوں نے پیادہ پا کی مسابقت کو اور بعضوں نے مسابقت کو ساتھ پھینکنے کے بھی لاحق کیا ہے بسبب حاجت اونکی کے بیچ سعی تیر کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ شرط کرنے مال کے مسابقت میں معنی قمار کے ہیں اسلیے کہ اوسمیں خطرہ ہے بیچ ملک کے اور تردد ہے بیچ فائدہ اور نقصان کے اور یہی معنی ہیں قمار کے مگر یہ کہ مال شرط کیا جاوے امام کی طرف سے یا اور کسی شخص کے طرف سے کہ وہ کہیں جو کوئی بڑھ جاوے مجھ سے اوس کے لیے اسقدر مال ہے یا مال ایک جانب سے ہو دونوں میں سے جیسے کہے اگر بڑھ جاوے تو مجھ سے تو تیرے لیے اسقدر ہے اور اگر بڑھ جاؤں میں تیرے لیے کچھ نہیں ہے مجھ پر اور اگر دونوں طرف سے ہو جیسے کہے اگر بڑھ جاؤں میں میرے لیے تجھ پر اسقدر ہے اور اگر تو بڑھ جاوے تو مجھ پر تیرے لیے اسقدر ہے یہ جائز نہیں اسلیے کہ حقیقت قمار کی ہے مگر بسبب داخل ہونے محلل کے جیسے کہ حدیث آئندہ میں آتا ہے ۱۲ ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَاْسَ بِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ قَالَ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ يَعْنِيْ وَهُوَ لَا يَاْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اَمِنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ داخل کرے ایک گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے پس اگر ہو بے خوف اسطرح کا کہ امن میں کیا جاتا ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے یعنی بالیقین معلوم ہے کہ آگے ہی بڑھ جاویگا بسبب تیزی اوسکی پس نہیں بھلائی اوسمیں اور اگر نہ امن کیا جاتا ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں مضائقہ ساتھ اوسکے نقل کی یہ شرح السنہ میں اور بیچ روایت ابی داؤد کے کہا جو شخص کہ داخل کرے گھوڑا درمیان دو گھوڑوں کے یعنی ایسا گھوڑا ہو کہ نہ امن میں ہو اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس نہیں ہے قمار اور جو شخص کہ داخل کرے گھوڑی کو درمیان دو گھوڑوں کے اور تحقیق امن میں ہے اس سے کہ سبقت کیا جاوے پس وہ قمار ہے ف جو شخص کہ داخل کرے الخ یہ صورت تحلیل کی ہے اور محلل وہ ہے کہ لاوے گھوڑی کو درمیان اون دو گھوڑوں کے کہ نکلے ہیں دوڑنے کے لیے اور شرط جانبین سے کی ہے اور عقد قمار ہوتی ہے پس لاوے گھوڑا اپنا شرط اسکی کہ اگر گھوڑا اوسکا بڑھ گیا لیویگا دونوں سے اور اگر پیچھے رہ گیا نہیں دیویگا کچھ اور یہ محلل سبب اسکی ہوا کہ بسبب اسکی عقد قمار سے نکلتا ہے کہ پہلی شرط جانبین سے تھی اور اب ایک جانب سے ہے اگر محلل بڑھ جاوے اون دونوں سے لیوے مال مشروط اونسے اور اگر وہ دونوں بڑھ جاویں اوس سے نہ دیوے اونکو اور دونوں میں جو ایک دوسرے سے بڑھ جاویگا اوسکو لینا جائز ہوگا دوسرے سے اور کہا مظہر نے کہ محلل کو چاہیے کہ ایسی گھوڑی پر سوار ہو کہ مانند گھوڑی اون دونوں کے ہووے یا قریب اونکے دوڑنے میں اگر ہوگا گھوڑا محلل کا تیز رو اسطرح کا کہ وہ جانتا ہے کہ اون دونوں کے گھوڑے اوسکے گھوڑے تک نہیں پہنچ سکتے تو نہیں جائز ہے بلکہ ہونا نہ ہونا اوسکا برابر ہے اور اگر نہیں جانتا ہے یقینا کہ میرا گھوڑا آگے بڑھ جاویگا اون دونوں کے گھوڑوں سے یا نہیں جانتا ہے کہ میرا گھوڑا پیچھے رہ جاویگا تو جائز ہے حاصل یہ کہ اگر محلل کا گھوڑا ایسا ہے کہ احتمال بڑھ جانے اور نہ بڑھ جانے کا رکھتا ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں جائز ہے ۱۲ ع ح ۱۲ والد **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ زَادَ يَحْيٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ فِي الرِّهَانِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ فِيْ بَابِ الْغَصَبِ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے جلب اور نہ جنب زیادہ کیا یحیی نے بیچ حدیث اپنی کے لفظ فی الرہان کو یعنی کہا لا جلب ولا جنب فی الرہان اور روایت کیا

بہی مسابقت اور شرط کرنی ہی گہوڑ دوڑ مین نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی اور نقل کی یہ ترمذی نی ساتہ زیادتی بعض الفاظ و معانی کی بیچ باب
غصب کے ف جلب زکوۃ مین یہ ہی کہ زکوۃ لینی والا دور اوترے اور زکوۃ دینے والون سے اور حکم کرے انکو مواشی یہان سے ہمراہ لیے آو اور جنب یہ کہ
مال والی اپنی موضع سے دور جا بیٹہین اور زکوۃ لینے والی کو مشقت مین ڈالین تا وہ وہین جاوے پس یہ دونون مکروہ و ممنوع ہین اور جلب گہوڑدوڑ
مین یہ کہ ایک شخص کو پیچہی اپنی گہوڑی کی لگا لیوی کہ گہوڑیکو ڈانٹتا رہی تا وہ آگی بڑہ جاوی اور جنب یہ کہ ایک اور گہوڑا بیچ پہلو گہوڑی اپنی کی
رکہی اور جب گہوڑا اسواری کا تہک جاوی تو اوس گہوڑی پر سوار ہووی یہ بہی منع ہی ٭ ع وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہترین گہوڑونکا گہوڑا سیاہ ہی کہ بیچ پیشانی
اوسکی کی تہوڑی سی سفیدی ہو اور ناک کی طرف سفیدی ہو پہر وہ گہوڑا بہتر ہی کہ جسکی پیشانی پر تہوڑی سی سفیدی ہو اور ہاتہ پانون سفید ہون
لیکن دایان ہاتہ سفید نہو اور اگر نہو سیاہ پس کمیت اوپر اسی علامت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف کمیت اوس گہوڑی کو کہتی ہین کہ دم اور
عیال اوسکی سیاہ ہو اور باقی سرخ اور اوپر اسی علامت کی یعنی جو کہ سیاہ گہوڑی مین ذکر کی گئی سفیدی پیشانی وغیرہ کی ٭ ع وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ
الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی تمکو گہوڑا کمیت سفید پیشانی
اور سفید ہاتہ پانونکا یا اشقر سفید پیشانی و سفید ہاتہ پانونکا یا سیاہ و سفید پیشانی و سفید ہاتہ پانونکا نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف
اشقر کہتی ہین گہوڑی سرخ رنگ کو اور فرق کمیت اور اشقر مین یہ ہی کہ کمیت کی دم اور عیال سیاہ ہوتی ہی اور اشقر کی سرخ ٭ ع ح
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برکت گہوڑون کی بیچ گہوڑون سرخ رنگ کے ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وَعَنْ
عُتْبَةَ بْنِ عَبْدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُصُّوا نَوَاصِيَ الْخَيْلِ وَلَا مَعَارِفَهَا وَلَا أَذْنَابَهَا
فَإِنَّ أَذْنَابَهَا مَذَابُّهَا وَمَعَارِفَهَا دِفَاؤُهَا وَنَوَاصِيَهَا مَعْقُودٌ فِيهَا الْخَيْرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عتبہ بن عبد سلمی سے
یہ کہ اوسنی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہ کترو بال گہوڑون کی پیشانیون کے اور نہ عیالین اونکی اور نہ دمین اونکی اسلیے کہ دمین اونکی
چوریان اونکی ہین کہ اوس سے مکہیان اوڑاتی ہین اور عیالین اونکی سبب گرم ہونی اونکی کی ہین اور اونکی پیشانیون کے بالون مین خیر بندہی ہی
بہلائی نقل کی یہ ابوداود نی وَعَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا
بِنَوَاصِيهَا وَأَعْجَازِهَا أَوْ قَالَ أَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی باندہ رکہو گہوڑی اور ہاتہ پہیر کرو اونکی پیشانیون پر اور اونکی پیٹہون پر یا فرمایا بدلے اعجازہا کی اکفالہا
معنی ایک ہی ہین اور گنڈی باندہو اونکی گردنونمین اور نہ باندہو اونکی گردنون مین چلی کمان کے نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف باندہ رکہو
الخ یہ کنایہ ہی فربہ کرنی اونکی سی جہاد کی لیے اور ہاتہ پہیرنی سی مقصود صاف کرنا اونکا ہی گرد و غبار سی اور پہچاننا حال فربہی اونکی کا ہی اور
اس سے انس و راحت بہی حاصل ہوتی ہی اونکو اور عادت جاہلیت کی تہی کہ چلی کمان کے گہوڑون کی گردنونمین باندہتی تہی تا نظر نہ لگی اسسے
منع فرمایا اور اوسکی تنبیہ کی کہ یہ رد تقدیر نہین کرتا اسلیے گلا نہ گہٹی اوسکا ٭ ح س ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عبداً مأموراً ما اختصنا دون الناس بشیء الا بثلاث امرنا ان نسبغ الوضوء وان لا ناکل
الصدقة وان لا ننزی حماراً علی فرس رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بندے امر کیے گئے نہیں خاص کیا ہمکو سوائے لوگوں کی ساتھ کسی چیز کی مگر ساتھ تین چیزوں کے حکم کیا ہمکو یہ کہ پورا کریں ہم وضو کو اور یہ کہ
نہ کھاویں ہم صدقہ اور یہ کہ نہ جست کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف امر کیے گئے کہ کرتے تھے جو کچھ حکم کیے
جاتے تھے خدائے تعالے کی طرف سے اور حکم نہیں کرتے تھے ساتھ کسی چیز کی اپنی طرف سے اور اپنی خواہش نفس سے اور مخصوص نہیں
کرتے تھے کسیکو ساتھ کسی چیز کی احکام سے کہ چاہتے تھے مگر اہل بیت کو کہ اخص اور اقرب تھے جیسیکہ کہا کہ نہیں خاص کیا ہمکو الخ اور نہ جست کرواویں ہم الخ
تا پیدا ہو اوس سے خچر اس سے منع اسلیے کیا کہ لازم آتا ہے قطع نسل کا اور طلب کرنا ادنی چیز کا بدلے اچھی چیز کی اسلیے خچر نہیں کام آتا جہاد وغیرہ میں پس
مکروہ ہے اور اگر کہا جاوے کہ خاص کرنا بیچ نہی کی کھانے صدقہ سے تو ظاہر ہے لیکن حکم کرنا ساتھ پورا کرنے وضو کی اور نہی جست کروانی گدھے سے
گھوڑی پر شامل ہے سب امت کو خاص ہونا ان کو کیا معنی جواب یہ کہ مراد لازم اور واجب کرنا ہے اوپر اہل بیت ہیں واسطے تاکید اور مبالغہ منظور ہے
انکے حق میں اور اس حدیث میں دلیل ہے شیعہ پر کہ وہ کہتے ہیں خاص کیا حضرت نے اپنے اہل بیت کو ساتھ علوم مخصوصہ کے اور مثل اسکی وہ حدیث ہے کہ اوپر
گذری حضرت علی سے جبکہ پوچھے گئے ہل عندکم شیء لیس فی القرآن فقال والذی فلق الحبة وبرأ النسمة ما عندنا الا ما فی القرآن الا فهما یعطی الرجل
فی کتابه وما فی الصحیفة الحدیث اھ ع وعن علی قال اهدیت لرسول الله صلی الله علیه وسلم بغلة فرکبها فقال علی
لو حملنا الحمیر علی الخیل فکانت لنا مثل هذه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما یفعل ذلك الذین
لا یعلمون رواه ابو داود والنسائی اور روایت ہے حضرت علی سے کہا ہدیہ بھیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خچر پس سوار
ہوئے اوسپر پس کہا حضرت علی نے اگر جست کرواویں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر پس ہو واسطے ہمارے مانند ان خچروں کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کرتے ہیں یہ وہ شخص کہ نہیں جانتے ہیں نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف نہیں جانتے یعنی یہ کہ چھوٹنا گھوڑے کا گھوڑی پر بہتر ہے اس سے واسطے اوس چیز کی
کہ ذکر کیے گئے منافع اوسکی یا نہیں جانتے احکام شریعت کو اور نہیں راہ پاتے طرف اوس چیز کی کہ وہ اولی ہے اونکے لیے اور اسمیں نہیں ہے جست کروانی
گدھے کی سے گھوڑی پر اور یہ نہی کراہت کی لیے ہے اھ ع وعن انس قال کانت قبیعة سیف رسول الله صلی الله علیه
وسلم من فضة رواه الترمذی وابو داود والنسائی والدارمی اور روایت ہے انس سے کہا تھی ٹوپی قبضہ تلوار رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی چاندی کی نقل کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے ف شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اسمیں دلیل ہے اسپر کہ چاندی سے تلوار کو
ساتھ تھوڑی سی باندھے اور اسیطرح کمربند اور سونے کا نہیں جائز کسی کو ہے اھ وعن هود بن عبد الله بن سعد عن جده مزیدة
قال دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم الفتح وعلی سیفه ذهب وفضة رواه الترمذی وقال هذا حدیث غریب
اور روایت ہے ہود بن عبد اللہ بن سعد سے کہ نقل کی دادا اپنے سے کہ مزیدہ ہے کہا آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن فتح مکہ کی اور اوپر تلوار کی اونکے
تھا سونا اور چاندی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہ حدیث اگرچہ دلیل کرتی ہے کہ نہیں بیچ جائز ہونے استعمال سونے کی [illegible]
اسلیے سند اسکی قوی نہیں اھ ع وعن سائب بن یزید ان النبی صلی الله علیه وسلم کان علیه یوم احد درعان قد ظاهر
بینهما رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے سائب بن یزید سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنے تھے دن احد کے دو زرہیں [illegible]
پہن لیا تھا نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ جائز ہے مبالغہ کرنا اسباب جہاد وغیرہ میں اور یہ منافی توکل کا نہیں [illegible]

عبّاس قال كانت راية نبي الله صلى الله عليه وسلم سوداء ولواؤه ابيض رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا بڑا نشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور چہوٹا نشان اونکا سفید نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی وعن موسى بن عبيدة مولى محمد بن القاسم قال بعثني محمد بن القاسم الى البراء بن عازب يسأله عن راية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من نمرة رواه احمد والترمذي وابو داود اور روایت ہی موسی بیٹی عبیدہ مولی محمد بن قاسم کی کہ کہا بہیجا مجکو محمد بن قاسم نی طرف براء ابن عازب کے درحالیکہ پوچہتا تہا محمد براء سی نشان رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس کہا براء نی کہ تہا نشان سیاہ رنگ کا کہ کپڑا اوسکا چوکور تہا قسم نمرہ کی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی ف مراد سیاہ رنگ سے یہ ہی کہ غالب رنگ اوسکا سیاہ تہا کہ دور سے سیاہ معلوم ہوتا تہا نہ سیاہ رنگ خالص اسلیے کہا نمرہ سی اور نمرہ اوس کملی کو کہتی ہین کہ اوسمین خط سیاہ اور سفید ہوتی ہین مشابہ ہے اوسکو ساتہ نمرہ یعنی چیتہ کی ٤ع ح وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل مكة ولواؤه ابيض رواه الترمذي وابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی مکہ مین یعنی دن فتح مکہ کی اسحال مین کہ نشان آپکا سفید تہا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن انس قال لم يكن شيء احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد النساء من الخيل رواه النسائي روایت ہی انس سے کہا نہیں تہی کوئی چیز محبوب تر طرف رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد عورتون کے گہوڑون سی یعنی جہاد کی لیے نقل کی یہ نسائی نی وعن علي قال كانت بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قوس عربية فرأى رجلا بيده قوس فارسية قال ما هذه القها وعليكم بهذه واشباهها ورماح القنا فانها يؤيد الله لكم بها في الدين ويمكن لكم في البلاد رواه ابن ماجة اور روایت ہی علی سی کہ کہا تہی بیچ ہاتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کمان عربی پس دیکہا ایک شخص کو کہ اوسکی ہاتہ مین تہی کمان فارسی فرمایا کیا ہی یہ ڈالدی اسکو اور لازم ہی تمکو اسطرح کی کمان رکہنی یعنی عربی اور مانند اسکی کی یعنی ہیئۃ مین اور لازم ہی تمکو نیزی کامل پس تحقیق قصہ یہ ہی کہ مدد کریگا اللہ تمہاری بسبب انکی دین مین اور رہنا دیگا تمکو شہرون مین نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف گویا اون صحابی نی دیکہا کمان فارسی کو قوی تر اور سخت تر پس اختیار کیا اوسکو کمان عربی پر پہر گمان کیا کہ وہ بہت مدد گار ہی لڑائی مین اور فتح ہونی شہرون کے مین پس ارشاد کیا حضرتؐ نی اوسکو کہ یون نہین ہے کہ جسطرح تو خیال کرتا ہی بلکہ نصرۃ دیتا ہی اللہ تعالی دین مین جسکو چاہتا ہی اور نصرۃ اوسکی طرف سی اور ساتہ قوۃ وقدرت اوسکی کی ہی نہ ساتہ قوۃ تمہاری کی اور قوت ساز وسامان تمہاری کی ٤ع ح **باب آداب السفر** باب ہی بیچ بیان آداب سفر کی ف خواہ سفر جہاد کا ہو یا حج کا یا سوا انکی کا اور آداب سفر کے بہت ہین بعضی اسطرح کی ہین کہ رعایت اونکی پہلی سفر سی کرنی چاہیی اور بعضی درمیان سفر کی اور بعضی بعد از رجوع کی چنانچہ کتاب احیاء العلوم مین خوب تفصیل سی بیان کیی ہین ٤ح **الفصل الاول** فصل پہلی عن كعب بن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم الخميس في غزوة تبوك وكان يحب ان يخرج يوم الخميس رواه البخاري روایت ہی کعب بن مالک سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جمعرات کی دن بیچ غزوہ تبوک کی اور تہی حضرتؐ دوست رکہتی یہ کہ نکلین دن جمعرات کی یعنی سفر جہاد کی لیی نقل کی یہ بخاری نی ف تبوک نام ایک موضع کا ہی شام مین ایک منزل کی راہ ہی مدینہ سی اور غزوہ تبوک سنہ ٩ مین ہوا اور یہ آخری غزوہ حضرتؐ کا ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابو داود کی کعب بن مالک سی نقل کی ہی کہ کہا کم تہا کہ باہر نکلین حضرتؐ سفر کی لیی مگر روز پنجشنبہ کی اسوقت کہ جہاد کی لیی جاتی اور پنجشنبہ کی نکلنی مین کئی احتمال ہین ایک تو یہ کہ یہ دن مبارک ہی چڑہتی ہین اسمین اعمال اللہ کی طرف

اللہ تعالیٰ کی طرف جانا حضرت نے کہا جانا جاوے آج عمل جانا کہ افضل اعمال ہے اور دوسری یہ کہ جس میں لشکر کی ہے اس میں تفاؤل ہے ساتھ اسکی کہ فتح
پاویں لشکر پس کہا اوسکی طرف جانا چاہیے اور شاید اسی ہم کہ علم جو کچھ کہ موافق سنت نبوی کی ہے یہ ہی مدار اور استخارہ اور تفویض و توکل کیا ہی اور سلف سے اسلام
نہیں کیا اتباع احکام نجوم اور اختیار ساعات بحکم نجوم کرتی ہوں امیر المومنین حضرت علی سے منقول ہے کہ کسی نے انکی پاس کسی سے کہا کہ فلانی روز جاؤ اور
فلانی روز نہ جاؤ فرمایا اگر شمشیر میری ہاتھ میں ہوتی تو مارتا میں گردن تیری ہم تھے ہم بیچ خدمت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور نہ سنا ہم نے دیکھا انکی کہ ذکر کیا جاتا کہ فلانی روز مسافرت کرنی چاہیے اور فلانی روز نہ کرنی چاہیے اور جو کچھ کہ قمر در عقرب اور محاق حضرت علی
سی روایت کرتے ہیں صحت کو نہیں پہنچا ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اگر جانیں آدمی وہ چیز کو تنہا سفر کرنے میں ہے او سفر رکہ جانتا ہوں میں نہ چلے سوار رات کو تنہا نقل کی یہ بخاری نے ف اوس چیز کو یعنی
ضرر دینی اور دنیوی کو ضرر دینی یہ ہی کہ بسبب تنہائی کی جماعت نہیں میسر ہوتی اور ضرر دنیوی یہ ہی کہ کوئی غمخوار و مددگار نہیں ہوتا اور قید سوار کی اور
رات کی اسلیے لگائی کہ سوار کو بنسبت پیادہ کی خطر زیادہ ہوتا ہے خصوصا رات کو ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ الْمَلٰئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہیں ساتھ ہوتے فرشتے اوس قافلہ کی کہ اوس میں کتا ہو یا گھنٹا نقل کی یہ مسلم نے ف مراد فرشتوں سے فرشتے رحمت کی ہیں کتے اور حفظہ
اور مراد کتے سے وہ کتا ہی کہ نگہبانی کی لیے نہ ہو اور کتا رکھنا پاسبانی کی لیے اور محافظت مواشی کی لیے مباح ہی اور جرس اوسکو کہتے ہیں جو جانور
وغیرہ کی گلے میں باندھا جاتا ہی اور آواز کرتا ہی یعنی گھنٹا اور گھنگرو اور سبب اسکی منع ہونے کا یہ ہی کہ مشابہ ساتھ ناقوس کے ہی یا اسلیے کہ اون
لٹکانی کی چیزوں میں سے ہی کہ منع ہی لٹکانا اونکا بسبب کراہت آواز اونکی کی اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا کہ آگے آتا ہی مزامیر الشیطان اور
شرح سنۃ میں روایت کیا گیا ہی کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ پاس آئی اوس حال میں کہ اوسکی پاؤں میں گھنگرو باجتے تھے کہا حضرت عائشہ نے انکو میرے
پاس سے تفریق کرنی والی ملائکہ کی کو اور فرمایا حضرت نے کہ ساتھ ہر گھنٹے کی شیطان ہی ۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيْرُ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھنٹا مزامیر الشیطان سے ہے
نقل کی یہ مسلم نے ف مزامیر جمع مزمار کی ہی مزمار کہتے ہیں نے کو کہ بجائی جاتی ہی اور زمر اور تزمیر کہتے ہیں گانے کو ساتھ نے کی اور مزامیر الشیطان اسلیے
فرمایا کہ آواز اوسکی منقطع نہیں ہوتی گویا ہر جزو اوسکا مزمار ہی یا مزامیر شیطان اوسکو اسلیے فرمایا کہ وہ باز رکھتا ہی ذکر و فکر سے ۔ وَعَنْ
أَبِي بَشِيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَسُوْلًا لَا يَبْقَيَنَّ فِيْ رَقَبَةِ بَعِيْرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی بشیر انصاری سے یہ کہ وہ تھے
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بعضے سفروں انکی کے پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو کہ ندا کرے اہل سفر میں اس حکم کو کہ نہ باقی
چھوڑا جاوے بیچ گردن کسی اونٹ کی قلادہ چلہ کمان کا یا فرمایا نہ باقی رہے قلادہ مگر کاٹا جاوے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہ شک راوی
ہی کہ حضرت نے قلادہ وتر سے فرمایا یا مطلق قلادہ فرمایا اور انکی کاٹنی کو اسلیے فرمایا کہ اونمیں گھنٹے بندھے ہوتے تھے اور وہ مزامیر شیطان میں جیسا کہ
گذرا یا اسلیے فرمایا کہ اونمیں منکے وغیرہ ڈالکر جانوروں کی گلے میں باندھتے تھے گمان انکی کہ بسبب انکی محفوظ رہینگے آفات سے اس سے منع فرمایا حضرت نے
اوس سے کہ یہ اللہ کی تقدیر کو نہیں پھیرتا ۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ

فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَأَسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَإِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سفر کرو تم ارزانی میں پس دو اونٹوں کو حق اونکا زمین سے یعنی گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو انکو ساعت بساعت تا چریں اور تیز چلیں اور جب سفر کرو تم قحط سالی میں پس جلدی چلو اونپر یعنی تا ضرر کرو راہ میں تا پہنچاؤ انکو منزل مقصود کو پہلے اسکے کہ ضعیف ہوں اور جسوقت کہ اوترو تم رات کو پس بچو راہ سے یعنی رستے سے ہٹ کر اترو واسطے اسکے کہ رستے راہیں ہیں چارپایوں کے اور ٹھکانے ہیں موذی جانوروں کے یعنی سانپ بچھو وغیرہ کے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جسوقت سفر کرو تم قحط سالی میں پس شتابی کرو چلنے میں درحالیکہ باقی ہو اونٹوں میں گودا اونکا یعنی قوت اونکی بدن کے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى رَاحِلَةٍ فَجَعَلَ يَضْرِبُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهْرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ قَالَ فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اوسوقت کہ تھے ایک سفر میں ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناگہاں آیا حضرت کے پاس ایک شخص اونٹ پر پس شروع کیا کہ پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائیں پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو ساتھ اوسکے زیادہ سواری پس چاہیے کہ دیوے وہ سواری اوس شخص کو کہ نہیں سواری واسطے اوسکے اور جو شخص کہ ہو واسطے اوسکے زیادہ توشہ پس دے اوس شخص کو کہ نہیں توشہ واسطے اوسکے کہا راوی نے پس ذکر کیا حضرت نے اقسام مال کا یعنی فرمایا کہ جسکے پاس ہو فلانا مال اور فلانا مال مانند کپڑے وغیرہ کے زیادہ حاجت سے پس خرچ کرے اوسپر کہ جسکے پاس وہ نہو یہانتک کہ جانا ہم نے یہ کہ نہیں حق واسطے کسیکے ہم میں سے بیچ زیادتی مال کے نقل کی یہ مسلم نے ف پھیرتا تھا اونٹ کو داہنے اور بائیں بسبب نہ طاقت چلنے اوسکی کے یا معنی یہ ہیں کہ پھیرتا تھا آنکھیں اپنی اور دیکھتا تھا داہنے اور بائیں واسطے طلب اوس چیز کے کہ رد کرے حاجت اپنی ساتھ اوسکی حاصل یہ کہ وہ محتاج تھا اور اسلیے حضرت نے رغبت دلائی لوگوں کو کہ درماندہ کی خبرگیری کریں مع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر ایک ٹکڑا ہے عذاب کا منع کرتا ہے ایک تمہارے کو نیند اوسکی سے اور کھانے اوسکی سے اور پینے اوسکی سے پس جسوقت کہ پورا کر چکے ایک تمہارا حاجت اپنی سفر اپنے سے پس چاہیے کہ جلدی کرے طرف اہل اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ایک ٹکڑا ہے یعنی سفر ایک قسم ہے انواع عذاب سے جنسے ہے موجب قول اللہ تعالی کی سارہقہ صعودا اور سفر کھانے پینے وغیرہ سے باز رکھتا ہے سبب عادت وچین کے یہ چیزیں نہیں میسر ہوتیں اور تخصیص ان چیزوں کی بطور مثال کے فرمائی والا سفر میں نفعت ہوتی ہیں سبب امور دینی اور دنیوی مانند جمعہ و جماعت اور حقوق اہل و اقربا ہونیکے اور مشقت گرمی اور سردی وغیر ذلک کے پیش آتی ہیں مع وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ أَهْلِ بَيْتِهِ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِأَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَأَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَأُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلَى دَابَّةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتے سفر سے استقبال کیے جاتے ساتھ لڑکوں اہل بیت اپنے کے یعنی اہل بیت کی لڑکوں کو حضرت کے پاس لیجاتے اور تحقیق حضرت آئے ایک سفر سے پس پیش کیا گیا میں طرف حضرت کے پس اوٹھا لیا اور سوار کیا مجکو آگے

اپنی سواری پر لائی گئی ایک دو نوں بیٹوں فاطمہ کی یعنی حضرت امام حسن یا امام حسین جس بیٹھا لیا اونکو پیچھے اپنی سواری پر داخل کیے گئے ہم مدینہ میں تینوں ایک جانور پر نقل کی مسلم نے وعن انس انہ اقبل ہو وابو طلحۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفیۃ مردفہا علی راحلتہ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق انس آئے وہ اور ابو طلحہ یعنی سفر سے بیچ راہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ ساتھ حضرت کی تھیں صفیہ کہ پیچھے بیٹھایا تھا اونکو اپنی سواری پر نقل کی یہ بخاری نے ف یہ قصہ خیبر سے آنے کی وقت کا ہے کہ صفیہ مال غنیمت خیبر کی سے تھیں کہ پہلے وحیہ کلبی کی ہاتھ لگی تھیں اور اونسے حضرت نے لیا اور آزاد کر کے نکاح کیا اونسے اور اپنی ساتھ بیٹھا کر سواری پر لائے ۔ وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یطرق اہلہ لیلا وکان لا یدخل الا غدوۃ او عشیۃ متفق علیہ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں آتے تھے اہل اپنی کی پاس رات کو یعنی سفر سے اور نہیں داخل ہوتے تھے گھر میں مگر اول دن یا آخر روز نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اہلہ لیلا متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ دراز ہو ایک تمہارا غائب ہونا یعنی سفر میں بہت دن لگیں پس نہ آوے اپنی گھر میں رات کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف شرح السنہ میں روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے کہ رات کو آئے گھر میں دو شخص بعد منع کرنے حضرت کی پس پایا ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ مرد کو ۔ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخلت لیلا فلا تدخل اہلک حتی تستحد المغیبۃ وتمتشط الشعثۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ داخل ہو تو رات کو یعنی شہر میں پس نہ داخل ہو اپنی اہل کی پاس یہاں تک کہ بال زیر ناف کے لیوے بیوی اور کنگھی کرے وہ بیوی کہ پراگندہ ہوں بال اوسکے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف حاصل یہ کہ صبر کرے تا عورت اپنی کو آراستہ اور مستعد صحبت کا کرے اور کراہیت کہ سبب مکروہ ہے واسطے اوسکی کہ دور دراز ہو سفر اوسکا اور جسکا سفر قریب ہو کہ متوقع ہو اوسکے آنے کی رات کو تو مضائقہ نہیں بموجب قول حضرت کے اذا اطال الرجل الغیبۃ اور ایسے ہی جبکہ ہو بڑے لشکر میں اور مشہور ہو آنا لشکر کا اور جانے بیوی اور گھر والے اوسکے کہ وہ آتا ہے تو نہیں مضائقہ ہے رات آنے کا اسلیے کہ مراد مستعد ہونا اوسکا ہے سو حاصل ہے کیونکہ آنا ہو معین لیکن ضروری ہے کہ کھٹکھٹانا دروازے کا اور انتظار کرنا جواب کا ۔ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قدم المدینۃ نحر جزورا او بقرۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے مدینہ میں تو ذبح کیا اونٹ یا گائے کو ف دلالت کیا اس حدیث نے اسپر کہ ضیافت کرنی بعد آنے کی سفر سے سنت ہے ۔ وعن کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقدم من سفر الا نہارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ للناس متفق علیہ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتے سفر سے مگر دن کو وقت چاشت کی پس جس وقت کہ آتے پہلے جاتے مسجد میں اور پڑھتے اوسمیں یعنی پہلے بیٹھنے سے دو رکعتیں یعنی تحیۃ المسجد یا سوا نماز چاشت کی پھر بیٹھتے اوسمیں واسطے ملاقات لوگوں کے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف وقت چاشت کی یہ باعتبار اکثر کے ہے والا ایسا کہ رہے تھے کاہے کو نہیں آتے تھے مگر اول روز میں یا آخر روز میں ۔ وعن جابر قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما قدمنا المدینۃ قال لی ادخل المسجد فصل فیہ رکعتین رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس جب آئے ہم مدینہ میں فرمایا مجھکو داخل ہو مسجد میں اور پڑھ اوسمیں دو رکعتیں نقل کی یہ بخاری نے ف ثابت ہوا داخل ہونا مسجد میں مسافر کو ساتھ حدیث حضرت کی فعلا اور قولا اور یہ اشارہ ہے طرف تعظیم شعائر اللہ کی اور اشارہ ہے طرف اسکی کہ مسجد بمنزلہ گھر کی ہے گھروں اللہ کی سے اور چاہیے اولا اوسمیں گویا ملاقات کرنی ہو اللہ سے

الفصل الثانی دوسری فصل **عن** صخر بن وداعة الغامدی قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم اللهم بارك لأمتي في بكورها وكان إذا بعث سرية أو جيشا بعثهم من أول النهار وكان صخر تاجرا فكان يبعث
تجارته أول النهار فأثرى وكثر ماله رواه الترمذي وأبو داود والدارمي روایت ہی صخر بن وداعہ غامدی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی الٰہی برکت دی واسطی امت میری کی بیچ اول وقتوں کی یعنی اول وقت میں طلب علم کریں یا کسب یا سفر وغیرہ کہ اوسمیں
برکت حاصل ہوا کرتی ہی اور تہی حضرت جسوقت بہیجتی لشکر چہوٹا یا بڑا بہیجتی اوسکو اول وقت اور تہا صخر سوداگر پس بہیجتا تہا مال تجارت اپنی کا اول روز
پس مالدار ہوا اور بہت ہوا مال اوسکا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور دارمی نی **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
علیکم بالدلجة فإن الأرض تطوى بالليل رواه أبو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم پکڑو تم
اوپر اپنی رات کو چلنا اسلیے کہ تحقیق زمین لپیٹی جاتی ہی رات کو نقل کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی قناعت نکرو دن کے چلنے پر بلکہ کچہ رات کو بہی چلا کرو اسلیے
کہ آسان ہوتا ہی چلنا اور خیال کرتا ہی راہ چلنے والا کہ تہوڑا چلا ہوں حالانکہ چلا ہوتا ہی بہت اور یہ ہوتا ہی بسبب ہونے شغل کے چلنے سی اور نہ دیکہنی علامات
ونشان کے کہ یہ چیزیں بہاری کر دیتی ہین چلنی کو بیچ نظر چلنے والے کی اور یہ مراد نہین ہی کہ دن کو چلا ہی نہین چنانچہ اور حدیثون مین آیا ہی کہ چلا کرو
اول روز اور آخر روز مین اور کچہ رات کو ح **وعن** عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال الراكب شيطان والراكبان شيطانان والثلاثة ركب رواه مالك والترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہی
عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایک سوار ایک شیطان ہی اور دو سوار دو
شیطان ہین اور تین سوار سوار ہین نقل کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی **ف** یعنی تین سوار مستحق اسکی ہین کہ اونکو سوار کہیں سبب ہونے
اونکی کی محفوظ شیطان سے اور منع کیا ایک سوار اور دو سوار کو سفر کرنی سی اسلیے کہ ایک کے ہونے مین تو جماعت فوت ہوتی ہی اور عند الحاجت کوئی
مددگار نہین ہوتا اور سفر میں درماندہ ہوتا ہی اور اگر دو ہون تو اونمین سے ایک اگر بیمار ہو یا مر جاوے تو مضطر ہوتا ہی دوسرا اور خوش ہوتا ہی
شیطان یا مراد یہ ہی کہ ساتہ اونکی شیطان ہی کہ حکم کرتا ہی ساتہ شر کی اور بمبالغۃ اونکو نفس شیطان فرمایا پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سفر مین چاہیے کہ
تین آدمی ہون تا جماعت سی نماز پڑہین اور اگر ایک کچہ کام کو جاوی تو دو باقی رہین اور آپسمیں انس کریں اور اگر اوسکی آنی میں تاخیر ہو تو ایک
اون دونوں مین کا واسطی خبر اور تحقیق حال کی جاوی اور ایک اسباب کی پاس بیٹہا رہی ح **وعن** أبي سعيد الخدري أن رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال إذا كان ثلاثة في سفر فليؤمروا أحدهم رواه أبو داود اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ ہووین تین شخص یعنی مثلا سفر میں پس چاہیے کہ امیر کریں ایک کو اونمین سے یعنی سردار ٹہیراوین ایک کو
اونمین سے نقل کی یہ ابوداود نی **ف** تین شخص یعنی جماعت ہو کہ اقل اوسکی تین ہین اور ایسی ہی جبکہ دو ہوں اور اکتفا تین پر اسلیے کیا کہ پہلی
گذر چکا ہی کہ دو سوار شیطان ہوتی ہین اور امیر کرنی کو حکم اسلیے کیا کہ اگر نزاع کسی امر مین واقع ہو تو اوسکی طرف رجوع کریں اور امیر کو چاہیے کہ خیرخواہ
اور مہربان اونکا معلوم ہو اونکا جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ سید القوم خادمهم ح **وعن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خير الصحابة
أربعة وخير السرايا أربعمائة وخير الجيوش أربعة آلاف ولن يغلب اثنا عشر ألفا من قلة رواه الترمذي وأبو داود والدارمي
وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر صاحبین اور رفیقون کے
چار ہین اور بہتر چہوٹی لشکرون کے چار سو ہین اور بہتر بڑی لشکرون کے چار ہزار ہین اور ہرگز نہین مغلوب ہوتی بارہ ہزار بسبب قلت کی

ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف چار ہیں چار ایلچی بہتر ہیں اگر ایک بیمار ہو اور چاہے کہ وصیت
کرے کسی ایک کو تو دو گواہ ہو جاویں اور لکہا ہے علمائے کہ پانچ سو آدمی بہتر ہیں اور جس قدر زیادہ ہونگی بہتر ہونگی اور حدیث میں اقل مرتبہ بیان کیا ہے
اور ہرگز نہیں مغلوب ہوتی بارہ ہزار یعنی بارہ ہزار مغلوب نہیں ہوتی اور اگر مغلوب بھی ہونگی تو بسبب کمی کی نہ ہونگی کہ یہ عدد کمی سے نکل گیا ہے
بلکہ بسبب اور امر کی مغلوب ہونگی یعنی عجب اور غرور وغیرہ ذلک سے ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پیچھے رہتے چلنے میں یعنی واسطے تواضع اور مدد کرنے کی پس ہانکتے ضعیف کو یعنی اوسکی سواری کو تاکہ مل جاوے ساتھ ہمراہیوں کے اور پیچھے بٹھا لیتے
یعنی اوس ضعیف کو کہ پیادہ پا ہوتا اونہیں اور دعا کرتے اونکے لیے نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا
نَزَلُوا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوا فِي الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هٰذِهِ الشِّعَابِ
وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَمْ يَنْزِلُوا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا إِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ حَتّٰى يُقَالَ لَوْ بُسِطَ
عَلَيْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا تھے لوگ یعنی صحابہ جب اوترتے منزل میں متفرق ہو
جاتے بیچ پہاڑوں اور نالوں کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تفرقہ تمہارا بیچ ان دروں کی اور نالوں کی سوائی اسکے نہیں کہ شیطان کی طرف سے
ہے کہ تمکو ایک دوسرے سے جدا کرے پس ڈر ہے کہ دشمن قدرت پاویں اور آزار پہونچاویں تمکو پس اوترتے لوگ بعد اس فرمانے کی کسی منزل میں مگر ملے رہتے
بعض انکے طرف بعض کی یہانتک کہ کہا جاتا تھا اگر بچھایا جاوے اونپر ایک کپڑا البتہ ڈھانک لیوے سبکو نقل کی یہ ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ وَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ زَمِيلَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَتْ عُقْبَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوٰى مِنِّي
وَمَا أَنَا بِأَغْنٰى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے ہم دن جنگ بدر کے ہر تین
آدمی ایک اونٹ پر یعنی تین تین آدمیوں میں ایک ایک اونٹ تہا کہ باری باری سے سوار ہوتی تھی اور تھی ابولبابہ اور حضرت علی ہمشریک
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبد اللہ نے پس تھا قصہ اس طرح سے جس وقت کہ آتی نوبت اوترنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ابولبابہ اور حضرت
علی ہم پیادہ پا چلینگے بدلے آپکی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تم دونوں قوی تر مجہسے یعنی پیادہ چلنے پر اور نہیں میں بے پروا زیادہ
ثواب سے تم سے یعنی میں نقل کی یہ شرح السنہ میں ف اس سے معلوم ہوئی نہایت تواضع حضرت کی اور مہربانی رفیقوں پر اور احتیاج
طرف اللہ تعالی کی ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا ظُهُورَ دَوَابِّكُمْ
مَنَابِرَ فَإِنَّ اللهَ إِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ إِلَى بَلَدٍ لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ
فَعَلَيْهَا فَاقْضُوا حَاجَاتِكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہ پکڑو پیٹھوں چارپایوں
اپنی کو منبر اسلئے کہ تحقیق اللہ تعالی نے مسخر کیا ہے انکو تمہارے واسطے تاکہ پہونچاویں تمکو طرف شہر کے کہ نہیں تم
پہونچنے والے اوسکے مگر ساتھ مشقت جانوں کی [illegible]
بنایا واسطے تمہارے زمین کو پس اوسپر ادا کرو حاجتیں اپنی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف [illegible] یعنی جانوروں کی پیٹھ پر
بیٹھے کھڑے رہو [illegible] حاجت روائی [illegible] حاجت

کوئی غرض صحیح ساتھ اوسکی متعلق ہو اسلئے کہ ثابت ہوا ہی کہ حضرت خطبہ پڑھتی تھی عرفہ میں اپنی اونٹنی پر اور مشقت جانور کی یعنی مقصود جانور سے
یہی کہ سوار ہو کر آسانی مقصد کو پہنچی اور زیادہ تکلیف اونکو نہ پہونچاوی اور حاجتیں یعنی بیٹھنا اور کھڑا ہونا اور سودی لینی اور حاجتیں بعض
پر روا کرو نہ جانور پر اور جانور پر سے سواری کی کہ کسی جگہ پہونچاوی نکرو ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰى
نُحِلَّ الرِّحَالَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہا تہی ہم جسوقت کہ اوترتی منزل میں نہ پڑھتی نماز نفل یہانتک کہ کہولی جاتی
اسباب جانوروں کی نقل کی یہ ابوداود نی ف تسبیح اور تسبیح کا اطلاق اکثر نماز نفل پر آتا ہی اور بعضوں نے کہا مراد نماز چاشت ہی کہ اوترنی
کی وقت وقت اوسکا ہوتا ہی حاصل یہ کہ باوجودیکہ صحابہ کو اہتمام نماز کا بہت تہا لیکن رعایت حال جانوروں کی مقدم جانتی تہی ۱۲ ع
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ
وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ قَالَ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چلتی تہی ناگہان آیا اونکی پاس ایک شخص
ساتھ اوسکی تہا گدہا یعنی سوار تہا وہ گدہی پر پس کہا اوس شخص نے یا رسول اللہ سوار ہو اور پیچہی سرکا وہ شخص یعنی تاکہ حضرت آگی بیٹہیں پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں سوار ہوتا میں آگی تو لائق تر ہی اپنی جانور کی اگلی جانب کا مگر یہ کہ گردانی تو اوسکو واسطی میری
یعنی صریح کہی تو والا یہی سرکنا اوسکا تو اسلئی تہا کہا اوسنی کہ گردانا میں نی اوسکو واسطی آپکے پس سوار ہوی حضرت یعنی آگی اوسکی نقل کی یہ
ترمذی اور ابوداود نی ف اسمیں نہایت انصاف اور تواضع ہی حضرت کی کہ راضی ہوئی پیچہی بیٹھنی پر اوس شخص کے ۱۲ ع وَعَنْ
سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ اِبِلٌ لِلشَّيَاطِيْنِ وَبُيُوْتٌ لِلشَّيَاطِيْنِ
فَاَمَّا اِبِلُ الشَّيَاطِيْنِ فَقَدْ رَاَيْتُهَا يَخْرُجُ اَحَدُكُمْ بِنَجِيْبَاتٍ مَعَهُ قَدْ اَسْمَنَهَا فَلَا يَعْلُوْ بَعِيْرًا مِنْهَا وَيَمُرُّ بِاَخِيْهِ
قَدِ انْقَطَعَ بِهِ فَلَا يَحْمِلُهُ وَاَمَّا بُيُوْتُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَمْ اَرَهَا كَانَ سَعِيْدٌ يَقُوْلُ لَا اُرَاهَا اِلَّا هٰذِهِ الْاَقْفَاصَ
الَّتِيْ يَسْتُرُ النَّاسُ بِالدِّيْبَاجِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی سعید بن ابی ہند سی کہ نقل کی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ہوتی ہیں اونٹ واسطی شیطانوں کے اور ہوتی ہیں گہر شیطانوں کی لیکن پس اونٹ شیطانوں کے پس تحقیق دیکہا میں نے اونکو نکلتا
ایک تمہارا ساتھ اچھی اونٹنیوں کی کہ تحقیق فربہ کیا ہی اونکو پس نہیں چڑہتا کسی اونٹ پر یعنی احتیاج نہیں رکہتا اونکی کوتل سی چلتی اور گذرتا ہی یعنی
سفر میں ساتھ مسلمان بہائی اپنی کی اس حالت میں کہ تحقیق تہک گیا ہی وہ چلنی سی یعنی بسبب عجز کی پس نہیں سوار کرتا اوسکو اور اپر گہر شیطانوں
کی پس نہیں دیکہا میں نے اونکو تہی سعید کہ راوی حدیث کی ہیں کہتی نہیں گمان کرتا میں اون گہروں کو مگر یہ ہودجی کہ ڈہانکتی ہیں لوگ ساتھ ریشمی
کپڑی کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ہوتی ہیں اونٹ واسطی شیطانوں کے الخ حاصل یہ کہ اونٹ واسطی تفاخر اور نام آوری کی کوتل
چلتی ہیں نہ واسطی رفع احتیاج اپنی کی اور مسلمانوں کے پس حق یہ کہ جانور پیدا کئی گئی ہیں واسطی نفع اوٹہانی کی ساتھ سوار ہونی کی اور
سوار کرنی کی پس جب کہ یہ اپنی کام میں نہ آیا اور نہ سوار کیا کسی تہکی ہوی کو اور سبب اطاعت کی شیطان کی اور شیطان خوش ہوا
اوس سے پس گویا کہ وہ شیطانوں کے لئی ہیں اور اس سی معلوم ہوا کہ کوتل گہوڑی کہ یہاں امرا آگی کہتی ہیں منع ہی اور شیطانوں کے لئی ہوتی ہیں
اور بعضوں نی کہا ہی کہ قول فاما ابل الشیاطین الخ قول راوی حدیث کا ہی یعنی ابوہریرہ کا اور حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
وہی مجمل سا تہی کہ ہوتی ہیں اونٹ [illegible] ابل الشیاطین و بیوت الشیاطین [illegible] حدیث تا قول فلم ارہا ہی اور مراد گہروں سے [illegible]

اور ہو وے ہین کہ انکو ریشمی کپڑون سی تکلف کر کرنا تی ہین یا وہ گہر کہ جنکو دیوار گیریان ریشمی کپڑی کی بنا کر لگاتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ بدلتہا اوسمی نہی نہین ہی بلکہ بسبب پوشش کرنی فرش کی ساتھ حریر کی اور منع کرنی ال کی ورتفاخر اور ریا اور اسراف کی ہی **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَيَّقَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ وَقَطَعُوا الطَّرِيقَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنَّ مَنْ ضَيَّقَ مَنْزِلًا أَوْ قَطَعَ طَرِيقًا فَلَا جِهَادَ لَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کرتی ہی باپ سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپس تنگ کیا لوگون نی منزلون کو یعنی بعضون نی بلا حاجت یا زیادہ حاجت سی مکان روک لیی بسبب اسکی تنگی کی جگہ اور دیگرون قطع کیا انہون نی راہ کو یعنی بسبب تنگ کرنی اوسکی کی گذرنی والون پر پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پکارنی والی کو کہ آواز کری لوگون میں یہہ کہ جو شخص تنگ کری منزل کو یا قطع کری راہ کو پس نہین ثواب جہاد اوسکی لیی یعنی بسبب ضرر پہونچانی کی لوگون کو نقل کی یہہ ابو داود نی **وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا دَخَلَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَوَّلَ اللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہتر اوقات داخل ہونی مرد کی اپنی گہر والون پاس جبکہ آوی سفر سی اول شب ہی نقل کی یہہ ابو داود نی **ف** یہہ اس صورت مین ہی کہ سفر قریب ہو اور پہلی جو گذرا کہ رات کو نہ آوی وہ سفر دور و دراز مین ہی اور نووی نی کہا اگر سفر دور کا بہی ہوا اور خبر گہر مین آنی کی دن سی پہونچ جاوی تو مخالف نہین بات کی آنی کا اور بعضون نی کہا مراد داخل ہونی سی گہر والون پاس جماع ہی اسلیی کہ مسافر کو شہوت بہت ہوتی ہی جب اول شب مین صحبت کریگا تو آرام سی سو ویگا اور حق ہو یگا بہی جلدی ادا ہو گا **الْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَعَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى يَمِينِهِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ہوتی سفر مین پس اوترتی آخر رات کو یعنی پہلی سحر کی لیٹتی داہنی کروٹ پر اور جس وقت کہ اوترتی کچہ پہلی صبح سی تو کہڑا کرتی تہا بانہہ اپنی اور رکہتی سر اپنا اپنی ہتیلی پر یعنی تاکہ غالب نہو نیند نقل کی یہہ مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ وَقَالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن رواحہ کو بیچ ایک چہوٹی لشکر کی پس موافق ہوا یہہ دن جمعہ کی یعنی اتفاقا روز جمعہ کی حکم کیا تہا جہاد کی جانی کا پس صبح کو گئی یار اوسکی یعنی شتاب کی لوگ کہ ہمراہ اونکی گئی تہی کہا عبد اللہ نی یعنی اپنی دل مین یا کسی یار سی کہ پیچہی رہونگا مین اور نماز پڑہونگا جمعہ کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جا ملونگا مین ساتھ اونکی پس جب نماز پڑہ چکی عبد اللہ ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا حضرت نی اونکو پس فرمایا کس چیز نی منع کیا تجکو صبح کی جانی سی ساتھ یارون اپنی کی پس کہا ارادہ کیا تہا مین نی یہہ کہ نماز پڑہون مین ساتھ تمہاری پہر جا ملون مین ان سی فرمایا اگر خرچ کری تو جو چیز کہ زمین مین ہی سب نہ پاویگا تو ثواب صبح کو جانی اونکی کا نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** اس مین نہایت تاکید ہی جلدی پہونچ جانی کی جہاد کی اور نماز جمعہ پہلی آنی وقت کی فرض نہین ہوتی ہی اور نکلنا روز جمعہ کی بعد داخل ہونی وقت کی حرام ہی اور سیر کہ جمعہ

اور سلام ہی نزدیک جمہور علماء کی اور نزدیک امام ابو حنیفہ کی روا ہی سبب ضرورت کی سفر کرنی میں ساتھ فوت ہونی فرصت کی اور رفقت
کی اور مانند اونکی کی لیکن مکروہ ہی کہ باعث اعراض اور تغافل کا ہی طاعت سی اور نزدیک شافعی کی سفر روز جمعہ کی اگرچہ پہلی زوال کی
اور وقت صبح کی ہو حرام ہی کذا فی سفر السعادۃ ٭ ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبُ
الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جِلْدُ نَمِرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ساتھ
ہوتی فرشتی اوس قافلہ کی کہ اوس میں ہو چمڑا چیتی کا نقل کی یہ ابو داود نی ف چیتی کی چمڑی پر سوار ہونی اور اوسکی استعمال میں لانی سی
منع فرمایا ہی اسلیئی کہ شان تکبر کی ہی اور لباس عجم کا ہی ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيِّدُ الْقَوْمِ فِي السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوهُ بِعَمَلٍ إِلَّا الشَّهَادَةَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سردار قوم کا سفر میں خادم اونکا ہی پس جو شخص سبقت لی گیا
ساتھ اونکی ساتھ خدمت کرنی کی نہیں پیش دستی لیجاوینگی اوس سی ساتھ عمل کی مگر شہادۃ کی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف
یعنی سردار کو چاہیئی کہ خدمت کری قوم کی اور کام ہو ساتھ مصلحت اونکی کی اور رعایت احوال اونکی کی نگاہ رکھی اور بعضونی کہا مراد یہ ہی کہ جو کوئی خدمت
کری اگرچہ ظاہر میں ادنیٰ اونکا ہو سید اونکا ہی حقیقت میں بسبب کثرت ثواب کی اور بعضی نسخہ میں ساتھ قول حضرت کی فمن سبقهم الخ
یعنی کوئی عمل افضل خدمت سی نہیں سبقت کر جاوی اوس خدمت بجا لانیوالی سی مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں حق کہ مارا جاوی اور فضیلت شہادۃ
کی بادی ہی ح بَابُ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ وَدُعَائِهِمْ إِلَى الْإِسْلَامِ باب ہی بیچ لکھنی نامہ کی طرف کفار کی اور
بلانی اونکی کی طرف اسلام کی ف بلانا کفار کا طرف اسلام کی پہلی لڑائی کی واجب ہی اور لڑنا پہلی بلانی کی طرف اسلام کی حرام اگرچہ پہنچ گئی ہو
اونکو دعوۃ اور مستحب ہی بلانا اگر پہنچی ہو اونکو دعوۃ اور اکثر بلانا ساتھ لکھنی خط کی ہوتا ہی خصوصا بادشاہوں اور امیروں کو چنانچہ حضرت
نی نامی لکھی ہیں کافر بادشاہوں کو مانند قیصر اور نجاشی اور کسری کی اور حضرت جب پھری حدیبیہ سی تو ارادہ کیا یہ کہ لکھیں نامہ طرف قیصر روم
کی پس عرض کیا لوگوں نی کہ وہ نہیں پڑھتی ہیں نامہ کو مگر یہ کہ مہر کیا گیا ہو پس بنوائی حضرت نی مہر چاندی کی اور کندہ کیا اوس پر تین سطریں
ایک سطر میں محمد اور دوسری میں رسول اور تیسری میں اللہ اور کی مہر نامہ پر اور روا ہوئی کہ اثبات الکتابۃ ختمہ رواہ الطبرانی ٭ ح ع

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى قَيْصَرَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ
وَبَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى لِيَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ فَإِذَا فِيهِ بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوكَ
بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيسِيِّينَ وَ
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا
أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ
وَقَالَ إِثْمُ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکھا طرف قیصر کی یعنی
بادشاہ روم کی در حالیکہ بلاتی تھی اوسکو طرف اسلام کی اور بہیجا نامہ اپنا طرف اوس کی ساتھ دحیہ کلبی کی اور حکم کیا اوسکو یہ کہ دیوی نامہ
اوس سردار بصری کو [illegible] پس ناگہاں اوس نامہ میں لکھا تھا شروع کرتا ہوں ساتھ

نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہی یہ نامہ صادر ہی طرف محمد کی جو بندہ خاص خدا کا اور رسول اوسکا ہی طرف ہرقل کی کہ بڑا صاحب ہی روم کا
سلام ہی اوسپر کہ پیروی کری ہدایت کی یعنی ساتھ اسلام لانی کی اور امور خیر کرنی کی ابتری اسکی پس تحقیق میں بلاتا ہوں تجکو ساتھ بلانی اسلام کی
کہ وہ کلمہ شہادۃ کا ہی مسلمان ہو سالم رہیگا تو یعنی ضرر دنیا اور عذاب آخرۃ کی سی اور مسلمان ہوگا تجکو اللہ ثواب تیرا دوہرا یعنی ایک ثواب
بسبب ایمان لانی کی نبی اپنی پر اور ایک ثواب بسبب ایمان لانی کی مجپر اور اگر منہ پہیریگا تو یعنی قبول اسلام سی پس تجپر ہوگا گناہ تابعداروں
اور رعیت تیری کا یعنی تجپر ساتھ گناہ تیری کی گناہ تابعداروں تیری کا بہی ہوگا بسبب اسکی کہ تابع ہونگی وہ تیری اختیار کفر میں اور ای اہل کتاب
آو طرف کلمہ اور دین کی کہ برابر اور مشترک ہی درمیان ہمارے اور درمیان تمہاری یعنی نہیں مختلف اوسمیں رسول اور کتابیں وہ کلمہ یہ ہی کہ
نہ بندگی کریں ہم مگر اللہ کی اور نہ شریک کریں ساتھ اوسکی کسی چیز کو اور نہ پکڑی بعض ہمارا بعض کو رب سوای اللہ کی یعنی جیسیکہ نصاری نی
حضرت عیسی کو رب ٹھہرایا پس اگر منہ پہیریں یعنی اہل کتاب قبول اس بات سی پس کہو تم ای مومنو کہ گواہ رہو ای کافرو کہ ہم ہیں مسلمان نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یوں ہی کہ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی کہ رسول ہی خدا کا اور کہا اثم الیریسین بدلے
اریسین کے اور کہا بدعایۃ الاسلام بدلی بداعیۃ الاسلام کی ف قیصر بادشاہ روم کو کہتی ہیں جیسا کہ بادشاہ فارس کو کسری اور بادشاہ
حبشہ کو نجاشی اور بادشاہ ترک کو خاقان اور بادشاہ قبط کو فرعون اور بادشاہ مصر کو عزیز اور بادشاہ حمیر کو تبع ساتھ پیش ت اور تشدید
ب کے اور بادشاہ ہند کو رای کہتی ہیں اور نام اس قیصر کا کہ جسکو حضرت نی نامہ لکہا ہرقل تہا اور دحیہ ساتھ زیر دال کی صحابی تہی حضرت
جبرئیل اکثر انہیں کی صورت میں اوترتی تہی حضرت نی جب انکو ہرقل کی پاس بہیجا تو وہ ایمان لایا اور بہیجا انکا سنہ چہ میں ہوا اور بصری
نام ایک شہر کا ہی شام میں اور بسم اللہ الخ کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ آداب خط لکہنی سی یہ ہی کہ اول بسم اللہ لکہی
اور نام مکتوب عنہ کا بہی پہلی لکہی کہتا ہوں نہیں کہ یہ بات کلام اللہ سی ہی سمجہی جاتی ہی انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنابر اسکی کہ واو واسطے
مطلق جمع کی ہی اور سلام ہی اوسپر الخ حضرت نی اوسکو خطاب کر کر سلام علیک کہا نہیں کہ وہ کافر تہا بلکہ کہا سلام ہی اوسپر کہ پیروی کی
ہدایت کی اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ جائز نہیں ابتدا کرنی ساتھ سلام کی واسطی غیر اہل اسلام کی کنایۃ م ح ع وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِکِتَابِہٖ اِلٰی کِسْرٰی مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّھْمِیِّ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّدْفَعَہٗ اِلٰی عَظِیْمِ الْبَحْرَیْنِ
فَدَفَعَہٗ عَظِیْمُ الْبَحْرَیْنِ اِلٰی کِسْرٰی فَلَمَّا قَرَاَہٗ مَزَّقَہٗ قَالَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ فَدَعَا عَلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابن عباس سی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا نامہ اپنا طرف کسری کے
ساتھ عبد اللہ بن حذافہ سہمی کی پس حکم کیا اوسکو یہ کہ پہونچاوی نامہ طرف سردار بحرین کی کہ نام ایک جگہ کا ہی پس پہونچایا حذافہ نی نامہ
سردار بحرین کو پس پہونچایا سردار بحرین نی نامہ کسری کو پس جب پڑہا کسری نی پہاڑ ڈالا اوسکو کہا ابن مسیب نی بد دعا کی اوپر یعنی کسری کے
اور اوسکی تابعداروں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پارہ پارہ کئی جاویں وہ تمام پارہ پارہ ہونا نقل کی یہ بخاری نی ف
پس مارا پرویز کو اوسکی بیٹی نی کہ شیرویہ نام تہا اوسکا اور بعد چہ مہینے کی اوسکا بیٹا بہی مر گیا اور آئی اونکی ملک میں نحوست اور ابد الآباد تک
کو م ح وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی کِسْرٰی وَاِلٰی قَیْصَرَ وَاِلَی النَّجَاشِیِّ وَاِلٰی کُلِّ جَبَّارٍ
یَدْعُوْھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَلَیْسَ بِالنَّجَاشِیِّ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی
یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لکہا نامہ طرف کسری کی اور طرف قیصر کی اور طرف نجاشی کی اور طرف ہر سرکش کے درحالیکہ بلاتی تہی اونکو

طرف اسکی وصیت تہا یہ نجاشی کہ جسکو حضرتؐ نے نامہ لکہا وہ نجاشی کہ نماز پڑہی اوپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے فـ یعنی وہم ہوا ہے اوسکو کہ کہا یہ وہ نجاشی ہی کہ جسپر حضرتؐ نے نماز پڑہی مدینہ میں غائبانہ کہ وہ مخلص اور خادم تہا حضرتؐ کا اور اونکی اصحابؓ کا اور نام اوسکا اصحمہ تہا جب اوسکی خبر موت کی آئی تو حضرتؐ نے فرمایا مرگیا مرد صالح بہائی تمہارا اصحمہ اوٹہو اور نماز پڑہو اوسپر اور تہی یہ دونوں مسلمان اور منقول ہی کہ سنہ ۶ میں لکہی حضرتؐ نے نامی اطراف کی بادشاہوں کو اور بہیجا عمرو بن ضمیری کو پاس نجاشی کی اور جب دیکہا نجاشی نے نامہ آنحضرتؐ کا تو تخت سے اوترکر زمین پر بیٹہا اور حضرت نامی کو اور دونوں آنکہوں پر رکہا اور حکم کیا ساتہ پڑہنی نامہ کی اور جب مطلع ہوا اوسکی مضمون پر اسلام لایا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور کہا اگر میں جاسکتا حضرتؐ پاس تو حاضر ہوتا حضرتؐ کی خدمت بابرکت میں اور بہیجا اپنی بیٹی کو تحفہ لیکر حضرتؐ کی پاس اور بیٹا اوسکا راہ میں مرا پہر حضرتؐ نے دوسرا نامہ لکہا اوسکو اور وہ دونوں نامی موجود ہیں اوسکی اولاد میں اب تک تعظیم کرتی ہیں اوسکی اور برکت طلب کرتی ہیں ساتہ اوسکی فتدبر ۲ ع ح

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِىْ خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَّعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَّتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِىْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِىْ يَجْرِىْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِى الْغَنِيْمَةِ وَالْفَىْءِ شَىْءٌ اِلَّا اَنْ يُّجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِنْ حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِىْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلیمان بن بریدہ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سردار کرتی کسی امیر کو بڑی لشکر پر یا چہوٹی لشکر پر نصیحت کرتی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتہ تقوی اللہ کی اور نصیحت کرتی بیچ حق اون لوگوں کے کہ ساتہ اوسکی ہوتی مسلمانوں سے ساتہ نیکی کی یعنی سلوک اور احسان کی رعایت کرنا اونسی پہر فرماتی حضرتؐ جہاد کرو اور جاؤ جہاد کی لیے ساتہ نام اللہ کی بیچ راہ خدا کی یعنی واسطی رضامندی اوسکی کی اور بول بالا کرنی دین اوسکی کی لڑو اوس شخص سے کہ کفر کیا اوسنی ساتہ اللہ کی جہاد کرو اور نہ خیانت کرو قسمت میں اور نہ عہد توڑو اور نہ مثلہ کرو یعنی اعضاء یا شناختی کان وغیرہا کی نہ کاٹو اور نہ مارو لڑکوں کو اور جسوقت کہ ملاقات کری تو اپنی دشمنوں سی مشرکین میں سے پس بلاؤ اونکو طرف تین چیزوں کی یا کہا طرف تین خلال کی پس جو چیز ان تین چیزوں میں سی قبول کرین تجہسی اور اختیار کرین شرک میں قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی یعنی اوس سے زیادہ تکلیف نہ دی پہر بلا اونکو طرف اسلام کی پس اگر قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پہر بلا اونکو طرف نقل کرنی یعنی چلی آنیکی اپنی ملک سے یعنی دار الحرب سی طرف ملک مہاجرین کی یعنی دار الاسلام کی اور خبر دی اونکو یہ کہ اگر کرینگی وہ یہ یعنی اپنی ملک سی چلی آوینگی دار الاسلام میں

پس واسطے اونکے ہی وہ چیز کہ واسطے مہاجرین کے ہی اور اونپر ہی وہ چیز کہ مہاجرین پر ہی پس اگر نہ قبول کرین اور نہ اُٹھاوین ملک سے اپنی پس خبر دی انکو
یہ کہ وہ ہونگے مانند گنواروں مسلمانوں کی جاری کیا جاویگا اونپر حکم خدا کا وہ کہ جاری کیا جاتا ہی سب مسلمانوں پر یعنی واجب ہونا نماز اور
زکوۃ وغیرہ کا اور قصاص اور دیت اور مانند انکی کا اور نہ ہوگا واسطے اونکی غنیمت اور فی مین کچھ حصہ مگر یہ کہ جہاد کرین ساتھ مسلمانوں کے
یعنی اور مہاجروں کے لیے بغیر جہاد کی بھی حصہ مقرر تھا پس یہ مثل اونکی ہونگی پس اگر وہ قبول نکرین یہ پس سوال کر اونسی جزیہ کا پس اگر اونہوں نے
قبول کیا تجہسی پس قبول کر اونسی اور باز رہ اونسی پس اگر وہ نمانین پس مدد چاہ اللہ سی اور لڑ اونسی اور جس وقت گھیری تو ایک قلعہ والوں کو
اور بستی والوں کو یعنی کفار کو پس چاہین تجھسے یہ کہ دی تو واسطے اونکی ذمہ اللہ کا اور ذمہ نبی اوسکی کا پس نہ دی تو اونکو ذمہ اللہ کا اور ذمہ
نبی اوسکی کا ولیکن دی تو اونکو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یاروں کا اسلیے کہ تحقیق تم اگر توڑو اپنا ذمہ اور ذمہ اپنی یاروں کا سہل تر ہی اس سے
کہ توڑو ذمہ اللہ کا اور ذمہ رسول اوسکی کا اور اگر گھیری تو ایک قلعہ والوں کو اور چاہین وہ تجھسے یہ کہ نکالی تو اونکو اوپر حکم اللہ کی پس نکال انکو
اوپر حکم اللہ کی ولیکن نکال تو اونکو اپنی حکم پر اسلیے کہ تحقیق تو نہین جانتا ہی کہ پہونچیگا تو حکم اللہ کو اونمین یا نہین یعنی کیا جانتا ہی تو کہ وہ حکم
کہ اونکی نکالنی کا کیا ہی تو نے صواب ہی نزدیک خدا کی اور موافق حکم اوسکی کی ہی یا نہین شاید کہ چوک گیا ہو تو جیسیکہ حکم مجتہد کا ہی تخطئ و تصیب
نقل کیا یہ مسلم نی ف پہلی جو لفظ ثم ادعہم کا فرمایا بیان اوسکا یہ ہی کہ جب بیہانا تونی چیزوں مذکورہ کو بطریق اجمال کی پس چاہا حکم اونکا
بطریق تفصیل کے پس بلا اونکو پہلی طرف اسلام کی کہا نووی نی کہ سب صحیح مسلم کی نسخوں مین ثم ادعہم ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ صواب
روایت ادعہم کی ہی بدون لفظ ثم کی چنانچہ کتاب ابی عبید اور سنن ابی داود وغیرہما مین بھی بغیر لفظ ثم کی ہی اسلیے کہ یہ تفسیر ہی خصال کی کہ
تغیر اونکا اور کہا مازری نی کہ ثم یہان نہ اسی ہی ارادہ ہوا ہی واسطی افتتاح کلام کی اور یہ بیان پہلی چیز کا ہی تین چیزوں مین سی اور لفظ
مع المسلمین تک اسی کا تتمہ ہی اور دوسری چیز مقرر کرنا جزیہ کا اور تیسری لڑنا ہی اور حضرت نی جو ہجرت کا حکم کیا کہا بعضوں نی کہ ہجرت
ارکان اسلام سی تہی پہلی فتح مکہ کی اور وہ چیز کہ واسطے مہاجروں کی یعنی ثواب اور مستحق ہونا مال فی کا اور یہ استحقاق تہا حضرت کی
زمانے مین اسلیے کہ مال فی خرچ کیا جاتا تہا مہاجرین پر وقت نکلنے سی طرف جہاد کے جس وقت کہ حکم کیا اونکو امام نی برابر ہی کہ ہووین کافی وہ
لوگ کہ مقابل دشمن کے ہین یا نہین بخلاف غیر مہاجرین کی کہ نہین تہا واجب اونپر نکلنا طرف جہاد کے اگر ہوون مقابل دشمن کی وہ لوگ کہ
کفایت کرین اور یہی معنی ہین اس قول حضرت کی وعلیہم ما علی المہاجرین یعنی جہاد اور مانند اعراب مسلمانوں کے کہ رہتی ہین جنگل مین [illegible]
اور غنیمت اور فی کی ایک ہی معنی ہین کہ اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی ہاتھ لگی اور بعضوں نی فرق کیا ہی کہ غنیمت وہ مال کہ جنگ کے وقت
سی ہاتھ لگی اور فی وہ کہ بغیر جنگ و مشقت کی ہاتھ آوی اور ذمہ یعنی عہد و امان اور اگر توڑو اپنا ذمہ الخ معنی اسکی یہ ہین کہ اگر توڑا اونہوں نی
عہد اللہ کا اور رسول اوسکی کا نہین جانی گا تو کہ کیا کری ساتھ اونکی یہانتک کہ اذن دیا جاوی تجکو ساتھ وحی کی اور مانند اوسکی کی [illegible]
اور یہ متعذر ہی تجہپر بسبب دور ہونے تیری کی جگہ اوترنی وحی کی سی بخلاف اسکی کہ جب توڑین وہ عہد تیرا تو جب اونکا بدلا لیگا اونکو کریگا تا
اونکی قتل کرنی اونکی سی یا مقرر کرنی جزیہ سی یا سبی کرنی اونکی سی وغیرہ ذلک سب یہ کہ دیکھیگا تو اونکی حق مین [illegible]

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَیَّامِهِ الَّتِیْ لَقِیَ فِیْهَا الْعَدُوَّ انْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِی النَّاسِ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِیَةَ فَاِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ بعضی دنون اپنی کی وہ دن کہ ملاقات کی اوسمین دشمن سی یعنی جہاد مین انتظار کیا یعنی نہ لڑی دشمن سی یہانتک کہ ڈہلا آفتاب پہر کہڑی ہوی لوگو بیچ یعنی خطبہ فرمایا لوگو مت آرزو کرو دشمنون کے ملنی کی یعنی نہ چاہو کہ کافرون سی قتال واقع ہو اسلئے کہ اوسمین طلب کرنا بلا کا ہی اور یہ منع ہی اور مانگو اللہ سی عافیت پس جسوقت کہ ملو تم یعنی دشمنون سی پس صبر کرو اور جانو یہ کہ بہشت نیچی سایہ تلوارون کے ہی یعنی قریب ہی پہر دعا کی یا الہی اوتارنی والی کتاب کی اور چلانی والی ابر کی اور شکست دینی والی جماعت کافرون کے شکست دی اونکو اور مدد دی ہمکو کافرون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف ڈہلا آفتاب حکمت اوسوقت کی انتظار مین یہ تہی کہ وہ وقت چلنی ہواون اور نشاط النفوس کا ہی اور یہی وقت نماز و دعا کا اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ اوسوقت مین کہولی جاتی ہین دروازی آسمان کے اور اعمال اوٹہائی جاتی ہین محل قبولیت مین پس امید ہوتی ہی اوسمین نزول انوار فتح و نصرت کی پس چونکہ جہاد افضل اعمال ہی چاہا کہ اسوقت مین واقع ہو ۴ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ اِلَيْهِمْ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَاِنْ لَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ عَلَيْهِمْ قَالَ فَخَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ لَيْلًا فَلَمَّا اَصْبَحَ وَلَمْ يَسْمَعْ اَذَانًا رَكِبَ وَرَكِبْتُ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ وَاِنَّ قَدَمِيْ لَتَمَسُّ قَدَمَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا بِمَكَاتِلِهِمْ وَمَسَاحِيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ مَعَهُ فَلَجَئُوْا اِلَى الْحِصْنِ فَلَمَّا رَاٰهُمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ جہاد کرتی ساتہ ہماری کسی قوم سی یعنی حضرت جہاد کرتی کسی قوم سی اور ہم حاضر ہوتی حضرت کی خدمت مین نہ تہی کہ جہاد کرین ساتہ ہماری یہانتک کہ صبح کرتی اور دیکہتی طرف اونکی پس اگر سنتی اذان باز رہتی اونسی اور اگر نہ سنتی اذان تو غارت کرتی اونکو کہا انس رض نی پس نکلی ہم طرف خیبر کی پس پہونچی ہم طرف اونکی رات کو پس جب صبح کی اور نہ سنی اذان سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پیچہی ابو طلحہ کی اور تحقیق قدم میرا البتہ لگتی تہی قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی بسبب اسکی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پاس تہی ہماری سواری کی کہا انس نی پس نکلی خیبر والی طرف ہماری ساتہ تہیلون اور بیلچون اپنی کی یعنی ساتہ اسباب زراعت کی زراعت کی لیے کہ خبر ہماری آئی تہی پس جب دیکہا اونہون نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا آئی محمد قسم ہی اللہ کی آئی محمد اور لشکر پس پناہ پکڑی طرف قلعہ کی پس جب دیکہا اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بہاگتی فرمایا یعنی ازراہ تفاؤل کی ساتہ شکست پانی اونکی کی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی خراب ہوا خیبر تحقیق ہم یعنی مسلمین یا جماعت انبیا جسوقت کہ اوترتی ہین بیچ میدان ایک قوم کی پس بری ہوتی صبح اوس قوم کی کہ ڈرائی گئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف اور دیکہتی طرف اونکی یعنی تامل کرتی اونکی حال مین اور استدلال کرتی اونکی عقائد پر ساتہ افعال اونکی کی اگرچہ معلوم ہوتا کہ یہ شہر کفار کا ہی لیکن پہر بہی تامل کرتی واسطی احتمال اسکی کہ شاید مسلمان ہون اونمین اگر اذان سنتی تو نہ لوٹتی اور اگر نہ سنتی تو لوٹتی بسبب علامت کفر کی اسلئے کہ ترک کرنا اذان کا اوسوقت مین مسلمانون سی متصور نہ تہا کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ اذان شعار اسلام سی ہی اور نہین جائز ترک کرنا اوسکا اگر ایک شہر کی لوگ متفق ہون ترک کرنی اذان پر تو واجب ہی امام پر قتال کرنا اونسی اسی طرح فقہای حنفیہ نی لکہا ہی اور تحقیق ہم الخ یہ جملہ مستانفہ ہی بیان مین اسکی سبب خرابی خیبر کی اور ڈرائی گئی ہین یعنی کفار یعنی بری ہی صبح اونکی بسبب نازل ہونی عذاب اللہ کی ساتہ قتل کی اور غارت کرنی کی اور یہ نکالا حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس آیۃ سے فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِہِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ کہا نووی نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
مستحب ہے تکبیر کہنا وقت ملنے کے دشمن سے اور جائز ہے استشہاد ساتھ قرآن کے بیچ مثل ایسے حال کے بیچ امور محققہ کے اور اسی کی مثل ہے
جو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت فتح مکہ کے کہا جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ کہا علمانے مکروہ ہے اس سے جو کہ ہو بطریق ضرب الامثل کے محاورات
میں اور کلام لغو میں واسطے تعظیم کتاب اللہ تعالی کے کہتا ہوں میں بلکہ تصریح کی ہے بعضی علما ہمارے نے ساتھ اسکے کہ کفر ہے رکھنا کلام اللہ تعالی کا
جگہ کلام اپنے کے اسطرح کہ خطاب کرے ایک شخص کو کہ نام اوسکا یحیی ہو وقت دینے کتاب کے ساتھ اس آیۃ کے یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّۃٍ اور
اسی طرح کہنا بسم اللہ کا جگہ کھانے اور داخل ہونے اور مانند اونکے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ نہیں ہے
قبیل استشہاد سے بلکہ قبیل اقتباس سے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَہَقَ الْبَاطِلُ اور اسی طرح
کہنا رب زدنی علما کا بموجب وقل رب زدنی علما کے اور مانند اونکے کی بجالانا حکم الہی کا ہے پس مستحب ہے ۱۰ ح ع وَعَنِ
النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَہِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّہَارِ
اِنْتَظَرَ حَتّٰی تَہُبَّ الْاَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلٰوۃُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں
قتال میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے جسوقت کہ نہ قتال کرتے اول دن انتظار کرتے یہانتک کہ چلتیں باویں اور
آتا وقت نماز کا یعنی ظہر کا نقل کی یہ بخاری نے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتال وقت نماز ظہر کے اوس صورت میں تھا
کہ اول روز میں قتال واقع نہوتا غالبا احوال مختلف تہا کبھی روز میں اور کبھی دوپہر ڈہلے ۱۰ ح

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ شَہِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
کَانَ اِذَا لَمْ یُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّہَارِ اِنْتَظَرَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ وَتَہُبَّ الرِّیَاحُ وَیَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت
کہ نہ لڑتے اول روز میں انتظار کرتے یہانتک کہ ڈہلتا آفتاب اور چلتی باویں اور نازل ہوتی نصرت یعنی ہوا فتح کی یا حاصل
ہوتا فتح کا ببرکت دعای مسلمین کے بعد نماز کے مجاہدین کی یہی نقل کی یہ ابوداود نے وَعَنْ قَتَادَۃَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ
مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ اَمْسَکَ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ
فَاِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَاِذَا انْتَصَفَ النَّہَارُ اَمْسَکَ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّی الْعَصْرِ ثُمَّ اَمْسَکَ
حَتّٰی یُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ یُقَاتِلُ قَالَ قَتَادَۃُ کَانَ یُقَالُ عِنْدَ ذٰلِکَ تَہِیْجُ رِیَاحُ النَّصْرِ وَیَدْعُو الْمُؤْمِنُوْنَ
لِجُیُوْشِہِمْ فِیْ صَلٰوتِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی نعمان بن مقرن سے کہ کہا جہاد کیا میں نے
ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ظاہر ہوتی فجر ٹہہرتے یعنی باز رہتے شروع کرنے جہاد کے سے
یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور فارغ ہوتے نماز صبح سے پہر جسوقت کہ نکلتا آفتاب لڑتے پہر جسوقت دوپہر ہوتی یعنی دوپہر کے
وہ وقت چاشت ہے قریب دوپہر کے ٹہہرتے یہانتک کہ ڈہلتی دوپہر یعنی دوپہر عرفی پس جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر یعنی اور نماز پڑہ چکتے
لڑتے عصر تک پہر ٹہہرتے یہانتک کہ نماز پڑہتے عصر کی پہر لڑتے کہا قتادہ نے تہا کہا جاتا یعنی صحابہ کہتے تہے بیچ حکمت اس فعل کے
کہ اس جہت سے تہا کہ نزدیک ان اوقات کے چلتی ہیں باویں نصرت کی اور دعا کرتے ہیں مسلمان واسطے لشکروں اپنے کی بیچ نماز اپنی کے

یعنی بعد نماز کی یا درمیان نماز میں جیسا کہ بیچ پڑھنے قنوت کی حدیثیں آئیں ہیں نقل کی یہ ترمذی نے وعن عصام المزنی
قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في سرية فقال اذا رأيتم مسجدا او سمعتم مؤذنا
فلا تقتلوا احدا رواه الترمذي وابو داود ۔ اور روایت ہے عصام مزنی سے کہا بھیجا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیچ ایک چھوٹے لشکر کے اور فرمایا جس وقت دیکھو تم مسجد یا سنو تم کسی موذن کو اذان کہتے پس قتل نہ کرو کسیکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود
نے ف یعنی جگہ پاؤ تم کوئی علامت فعلی یا قولی شعار اسلام سے پس قتل کرو کسیکو یعنی یہانتک کہ تمیز کرو مومن کو کافر سے ۱۲ ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابی وائل قال كتب خالد بن الوليد الى اهل فارس بسم الله
الرحمن الرحيم من خالد بن الوليد الى رستم ومهران في ملأ فارس سلام على من اتبع الهدى اما بعد
فانا ندعوكم الى الاسلام فان ابيتم فاعطوا الجزية عن يد وانتم صاغرون فان ابيتم فان معي
قوما يحبون القتل في سبيل الله كما تحب فارس الخمر والسلام على من اتبع الهدى رواه في
شرح السنة ۔ روایت ہے ابی وائل سے کہا لکھا خالد بن ولید نے طرف اہل فارس کی یعنی سرداروں انکی کی یہ بسم الله
الرحمن الرحيم یہ نامہ خالد بن ولید کی طرف سے ہے طرف رستم اور مہران کی کہ داخل ہیں بیچ جماعت فارس کی سلام اوسپر کہ پیروی
کرے ہدایت کی پھر بعد از سلام کی جب تو تم کہ ہم بلاتے ہیں تمکو طرف اسلام کی یعنی مسلمان ہو پس اگر نہ قبول کرو تم اسلام پس دو اگر
جزیہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر پس اگر انکار کرو تم یعنی جزیہ سے پس ہلاک و پشیمان ہوگے اسلیے کہ تحقیق ساتھ میرے ایک قوم ہے کہ دوست رکھتے
ہیں قتل کیے گویا مارے جانیکو راہ خدا میں جیسا کہ دوست رکھتے ہیں اہل فارس شراب کو یعنی مست بیہوش ہوتے ہیں قتال میں یا خوش
ہوتے ہیں اور لذت پاتے اوسمیں اور سلام ہے اوسپر کہ پیروی کرے ہدایت کی نقل کی یہ شرح السنة میں

باب القتال في الجهاد

باب ہے لڑائی کا جہاد میں ف یعنی اسمیں وہ حدیثیں ہیں کہ رغبت دلاتی ہے حضرت نے انمیں جہاد کی اور
بیان کیا ہے ثواب جہاد کا ۱۲ ع

الفصل الاول فصل پہلی عن جابر قال قال رجل للنبي صلى
الله عليه وسلم يوم احد ارأيت ان قتلت فاين انا قال في الجنة فالقى تمرات في يده ثم قاتل حتى
قتل متفق عليه روایت ہے جابر سے کہا کہا ایک شخص نے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن جنگ احد کی خبر دو تم اگر میں
مارا جاؤں یعنی شہید ہوں پس کہاں ہونگا میں یعنی بہشت میں یا دوزخ میں فرمایا بہشت میں پس پھینک دیں اوسنے کھجوریں کہ تھیں
اوسکے ہاتھ میں یعنی واسطے جلدی حاصل ہونے شہادت کی اور داخل ہونے کی بہشت میں پھر لڑا یہانتک کہ مارا گیا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے وعن كعب بن مالك قال لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يريد غزوة الا ورى بغيرها حتى
كانت تلك الغزوة يعني غزوة تبوك غزاها رسول الله صلى الله عليه وسلم في حر شديد واستقبل
سفرا بعيدا ومفازا وعدوا كثيرا فجلى للمسلمين امرهم ليتأهبوا اهبة غزوهم فاخبرهم بوجهه
الذي يريد رواه البخاري ۔ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہا نہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ کرتے کسی غزوے
یعنی جہاد کا مگر توریہ کرتے ساتھ غیر اوسکے یہانتک کہ ہوا یہ غزوہ یعنی غزوہ تبوک کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ گرمی سخت
اور متوجہ ہوئے سفر دور دراز کو اور جنگلوں کو اور بہت سے دشمنوں کو پس کھول کر کہدیا حضرت نے مسلمانوں کو احوال

اس غزوہ کا تا درستی کریں سامان جہاد اپنی کی پس خبر دی حضرتؐ نے صحابہ کو ساتھ راہ و روش اپنی کی کہ ارادہ رکہتی تہی نقل کی یہ بخاری نے ف توریہ کی معنی چہپانا ایک خبر کا اور اظہار کرنا خبر دوسری کا یعنی اگر حضرتؐ چاہتی کہ ایک جگہ جہاد کو جائیں تو لوگوں میں ایسا مشہور کر دیتی کہ اور جگہ جاوینگی اور یہ اسلیے تہا کہ دشمن غافل رہیں یہ قسم خدعہ سی تہا جیسا کہ آیا ہی الحرب خدعۃ اور یہ توریہ بطریق تعریض و کنایہ کی تہا نہ ساتہ قول صریح کی جیسیکہ ایک جگہ کی جہاد کا ارادہ کرتی تو احوال اور جگہ کا او کیفیت اوسکی راہ کی پوچہتی او ضیاء و شرط نکالتی صریحا کہتی تہی کہ میں فلانی جگہ جاتا ہوں تا جہوٹ نہ لازم آوی یہاں تک کہ ہوا یہ جہاد کہ جہاد تبوک ہی اشارہ طرف اوس جہاد کی کیا کہ معلوم و معروف تہا بہ نسبت کعب بن مالک کی اور کعب وہ ہیں حضرتؐ کی ساتہ نہ گئی تہی مدینہ ہی میں رہ گئی تہی چنانچہ قصہ اوسکا مشہور اور مذکور قرآن مجید میں یعنی وہ جہاد کہ بیچ بلا و محنت کی پڑا تہا اوسمیں او دور دراز اسلیے کہا کہ تبوک درمیان مدینہ اور شام کی ہی چودہ منزل مدینہ سی ہی اخیر غزوہ حضرتؐ کی غزوہ وہی ہی تہا کہ سنہ ۹ میں ہوا اور بڑی تکلیفیں صحابہ نی وہاں اوٹہائیں متفق علیہ **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑائی فریب ہی نقل کی یہ بخاری او مسلم نی ف یعنی مکر و فریب کرنا لڑائی میں زیادہ مفید ہوتا ہی بہت لڑنی سی اور فریب اسطرح دی کہ میدان جنگ سی ہٹ جاوی تا غنیم غافل ہو اور خیال کری کہ جنگ سی پہر گیا پہر یکایک حملہ کری پس اسطرح اور مانند اسکی کے فریب کری اور صریح جہوٹ نہ بولی اور لفظ خدعہ ساتہ زبر او پیش خ او جزم دال کی ہی اور زبر افصح ہی یعنی فریب تمام ہو لیتی ہی ساتہ ایک فریب کی اور ساتہ زیر خ کی بہی آیا ہی یعنی نوعی از فریب اور ساتہ پیش خ اور زبر دال کی یعنی جنگ بہت فریب دینی والی ہی یعنی آدمی کی خیال میں کچہ ڈالتی ہی پہر جب جنگ کرتا ہی تو امر خلاف اوسکی ظاہر ہوتا ہی جیسیکہ ضحکہ اور لعبہ کہتی ہیں اوسکو کہ بہت ہنستا ہی اور بہت کہیلتا ہی اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جائز ہی فریب کرنا ساتہ کفار کی لڑائی میں مگر جس صورت میں کہ اوسمیں نقض عہد و امان ہو تو نہ کری متفق علیہ **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں لیجاتی ام سلیم کو اور کتنی عورتوں کو انصار میں سی ساتہ اپنی جسوقت کہ جہاد کرتے حضرتؐ یعنی مع صحابہ کی پانی پلاتیں یہ عورتیں یعنی غازیوں کو اور دوا کرتیں زخمیوں کی نقل کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جہاد میں لیجانا بڑہیوں کا واسطی مصلحت پانی پلانی کی اور دوا کرنی کی جائز ہی اور اگر واسطی مصلحت مباشرۃ و صحبت کی لیجائیں تو لونڈیاں بہتر ہیں آزاد سی ح **وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا جہاد کئی میں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سات غزوی پیچہی رہتی تہی ان لوگوں کی ڈیروں میں پس تیار کرتی تہی واسطی انکی کہانا اور دوا کرتی تہی زخمیوں کی اور خبر گیری کرتی تہی بیماروں کی نقل کی یہ مسلم نی **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی عورتوں کی سی اور لڑکوں کی سی نقل کی یہ بخاری او مسلم نی ف ہدایہ میں لکہا ہی کہ نہ قتل کیجاوی عورت اور نہ لڑکا اور نہ دیوانہ اور نہ اندہا اور نہ شیخ فانی لیکن بادشاہ اور دیوانہ قتل کیا جاوی

حالت قتال اپنی ہیں ورعورت ملکہ قتل کیجاوی اگرچہ نہ قتال کری اور اسی طرح لڑکا بادشاہ اسلیے کہ بادشاہ کی قتل میں شوکت اونکی ٹوٹتی ہی ۞ ع ح وَعَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَهْلِ الدِّيَارِ يُبَيَّتُونَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی صعب بن جثامہ سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اہل دار سی یعنی کافروں سی کہ رہتی ہیں شہروں میں شب خون کیے جاویں پس ماری جاویں عورتیں اونکی اور اولاد اونکی فرمایا کہ وہ بھی اونہیں میں سی ہیں اور ایک روایت میں ہی کہ وہ تابع ہیں اپنی باپوں کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی عورت کو اور لڑکوں کو جہاد میں قصدا قتل نہ کیجیے اگر شب خون کی حالت میں ماری جاویں تو کچھ مضائقہ نہیں کہ یہ بھی کافر ہیں مانند بڑی مردوں کی حکم قتل میں بسبب نہ امتیاز ہونی اونکی کی بڑی مردوں لڑنی والی سی ۞ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ ، وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم فرمایا کاٹنی کا درخت کھجور کے بنی نضیر کی کا اور جلانی اونکی کا حکم فرمایا اور اوسکی حق میں کہا ہی حسان نی شعر اور آسان ہوا اوپر سرداروں بنی لوی کی جلانا بویرہ پھیلا ہوا اور اوسمیں یہ آیۃ اوتری جو کچھ کہ کاٹا تمنی درخت کھجور سی یا چھوڑا تمنی اوسکو کھڑا ہوا اوسکی جڑوں پر یعنی نہ کاٹا پس ساتھ حکم اللہ کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بنی نضیر نام ایک قبیلہ کا ہی قبائل یہود کی سی جب اونہوں نی توڑا عہد اور قصد کیا حضرت کی قتل کرنیکا تو نازل ہوئی وحی ساتھ اوس چیز کی کہ قصد کیا اونہوں نی پس جلا وطن کی گئی طرف خیبر کی اور جلائی گئیں کھجوریں اونکی اور خراب کی گئی گھر اونکی اور حسان بن ثابت صحابی انصاری ہیں شاعر حضرت کی اور لوی ساتھ پیش لام اور زبر ہمزہ اور تشدید ی کی اولاد نضر بن کنانہ سی ہی کہ حضرت کی جد سی ہیں اور مراد بنی لوی سی اشراف قریش ہیں یعنی اصحاب حضرت کی اور بویرہ نام ایک جگہ کا ہی کہ جہاں کھجوریں بنی نضیر کی تہیں اور روایت کیا گیا ہی کہ جب حضرت نی حکم کیا بنی نضیر کی کھجوروں کی کاٹنی کا تو اونہوں نی کہا یا محمد آپ منع فرماتی تہی فساد کرنی سی زمین میں پس یہ کھجوریں کیوں کاٹیں اور جلائیں پس آیۃ مذکورہ اوتری تو اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کاٹنا اور جلانا درختوں کفار کا ۞ ع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ اَنَّ نَافِعًا كَتَبَ اِلَيْهِ يُخْبِرُهُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ غَارِّينَ فِي نَعَمِهِمْ بِالْمُرَيْسِيعِ فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عون سی یہ کہ نافع نی لکہا طرف ابن عون کی درحالیکہ خبر دیتا تہا نافع اوسکو یہ کہ ابن عمر نی خبر دی اوسکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی لوٹا بنی مصطلق کو اسحال میں کہ غافل تہی وہ اپنی مواشی میں بیچ مکان مریسیع کی پس قتل کیا اونکی لڑنی والوں کو اور بندی پکڑ لائی عورتوں اور لڑکوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بنی مصطلق بطن ہی خزاعہ میں سی اور مریسیع نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی وہاں پانی تہا بنی مصطلق کا اور لڑنی والوں سی مراد ہیں وہ شخص کہ لیاقت رکہتی تہی لڑائی کی یعنی مرد عاقل بالغ اور ذریۃ سی مراد ہیں عورتیں اور لڑکی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی قتل کرنا کفار کا اور لوٹنا اونکی اموال کا حالت غفلت میں ۞ ع وَعَنْ اَبِي اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا

اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا اَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابی اسید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہمکو دن جنگ بدر کی جسوقت کہ صف باندہی ہمنی واسطی لڑائی قریش کی اور
صف باندہی قریش نی واسطی لڑائی ہماری کی جسوقت کہ نزدیک پونہچین وہ تمہاری یعنی ایسی کہ تیر پہونچ سکی اون تک پس مارو انکو
تیر اور بیچ ایک روایت بخاری کی ہی جسوقت کہ نزدیک پونہچین وہ تمہاری پس تیر مارو اونکو اور باقی رکہو تیر یعنی سب تیر نہ خرچ
کرڈالو کچہ باقی بہی رکہو تا وہ غالب ہنون تیر بسبب نہتی ہونی تمہاری کی نقل کی یہ بخاری نی وَحَدِيْثُ سَعْدٍ هَلْ تُنْصَرُوْنَ
سَنَذْكُرُهُ فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ وَحَدِيْثُ الْبَرَاءِ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا فِيْ بَابِ الْمُعْجِزَاتِ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور حدیث سعد کی کہ سر اوسکا ہل تنصرون ہی ذکر کرینگی ہم بیچ باب فضل الفقراء کی اور حدیث براء کی سر اوسکا ہی
بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رہطا بیچ باب المعجزات کی اگر چاہی گا اللہ تعالی اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی
کہ کہا تعبیہ کیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بدر مین ایک رات نقل کی یہ ترمذی نی ف تعبیہ کیا یعنی مہیا کیا لڑائی کی لیی ساتہ پہنانی
ہتیارون کی اور برابر کین صفین اور قائم کیا ہر ایک کو ہم مین سی اوس جگہ کہ مناسب تہی اوسکی یہ رات کو تا دن کو اسی طرح
کہڑی رہین ۱۲ع وَعَنِ الْمُهَلَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَلْيَكُنْ شِعَارُكُمْ
حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی مہلب سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یعنی غزوہ
خندق مین اگر شبخون کرین تم پر دشمن پس چاہیی کہ ہووی علامت تمہاری لفظ حم لا ینصرون نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف
علامت الخ تا پہچانا جاوی کہ مسلمان کون ہی اور کافر کون اور یہ قرارداد سپاہیون کا ہی کہ ایک بول اپنی مین مقرر کر لیتی ہین تا علامت
اور اشتباہ نہو کس جانب کا ہی خصوصا وقت شبخون کی کہ اشتباہ اوسمین اکثر ہوتا ہی حاصل یہ کہ اپنی لوگون کو کہدیتی ہین کہ جب ہم
پوچہین کون تم یہ بولی بولنا اسطرح کی بولی کو زبان انگریزی مین بلول کہتی ہین اور معنی اسکی یہ ہین اہی اوتارنی والی حم کی مدد نہ دیی
جاوین کافر ۱۲ع وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ شِعَارُ الْمُهَاجِرِيْنَ عَبْدَ اللّٰهِ وَشِعَارُ الْاَنْصَارِ
عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی علامت مہاجرین کی عبد اللہ اور علامت انصار کی
عبد الرحمن یعنی کسی لڑائی یا غزوہ مین نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ زَمَنَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيَّتْنَاهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَكَانَ شِعَارُنَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ اَمِتْ اَمِتْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی ساتہ ابو بکر صدیق رض کی زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شبخون کیا
ہمنی کفار پر درحالیکہ قتل کرتی تہی ہم اونکو اور تہی علامت ہماری اوس رات یعنی پہچان اپنی لوگون کی کلمہ امت امت یعنی مار
اے خدا ای تعالی دشمنون کو نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُوْنَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی قیس بن عباد سی کہ کہا تہی صحابہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکروہ رکہتی آواز کو وقت لڑائی کی یعنی سوای ذکر اللہ کی نقل کی یہ ابو داود نی ف عادۃ ہی لڑنی
والون کی کہ وقت لڑائی کی آواز بلند کرتی ہین یعنی شجاعت وغیرہ اپنی بیان کرتی ہین تا رعب ہو کفار پر پس صحابہ اس بات کی کچہ

خ رسول اللہ

حقیقت نہ جانتی تھی یعنی کہ اسمین قرب الہی نہین بلکہ بلند کرتی تہی اپنی آوازین ساتھ ذکر اللہ کی کہ اسمین مطلب یا بی دنیا او آخرت کی ہی ٭ع
وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا شُيُوخَ الْمُشْرِكِينَ وَاسْتَحْيُوا شَرْخَهُمْ أَيْ
صِبْيَانَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا قتل کرو مشرکوں کی
بڑی عمر والی اور زندہ رکھو چھوٹی عمر والی یعنی لڑکی اونکی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف مراد بڑی عمر والوں سی یا تو جوان ہین مقابل
لڑکوں کی یا وہ بڈہی کہ قوی اور قادر ہوں لڑنی پر اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جبکہ صاحب رای اور تدبیر ہو لڑائی مین ٭ع وَعَنْ
عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهِدَ إِلَيْهِ قَالَ أَغِرْ عَلَى أُبْنَى صَبَاحًا وَحَرِّقْ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عروہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو اسامہ نی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تاکید کی طرف اوسکی یعنی جبکہ امیر کر کر
بہیجا اوسکو فرمایا غارت کر تو ابنا پر وقت صبح کی اور جلادی یعنی کہیتیاں او درخت اور گہر اونکی نقل کی یہ ابو داود نی ف ابنا نام ایک
جگہ کا ہی شام مین اور اس سی معلوم ہوا کہ غارت کرنا اور جلانا شہروں کفار کا جائز ہی ٭ح وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتَّى يَغْشَوْكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
ابی اسید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن بدر کی جس وقت کہ قریب آوین تمہاری کفار پس تیر مارو اونکو اور مت سونتو تلوارین
یہانتک کہ قریب ہو پہنچین وہ تمہاری نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ رَبَاحِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَى مَا اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ
قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هَذِهِ لِتُقَاتِلَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا تَقْتُلِ امْرَأَةً
وَلَا عَسِيفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی رباح بن ربیع سی کہ کہا تہی ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غزوہ مین پس
دیکہا لوگونکو کہ جمع ہو رہی ہین ایک چیز پر پس بہیجا حضرت نی ایک شخص کو اور فرمایا دیکہہ کس چیز پر جمع ہو رہی ہین پس آیا وہ شخص اور کہا
جمع ہو رہی ہین ایک عورت پر کہ ماری گئی ہی وہ پس فرمایا نہ تہی یہ لڑتی یعنی کیوں مارا اسکو اور تہی اگلی فوج پر خالد بن ولید پس بہیجا حضرت نی
ایک شخص کو اور کہا کہہ دی واسطی خالد کی کہ نہ مار کسی عورت کو اور نہ مزدور کو نقل کی یہ ابو داود نی ف مراد مزدور سی وہ مزدور ہی
کہ لڑتا نہو بلکہ خدمت کی لیی ہو ٭ع ح وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْطَلِقُوا بِاسْمِ اللهِ وَبِاللهِ
وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ لَا تَقْتُلُوا شَيْخًا فَانِيًا وَلَا طِفْلًا صَغِيرًا وَلَا امْرَأَةً وَلَا تَغُلُّوا وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ
وَأَصْلِحُوا وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی انس رضی سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا یعنی مجاہدونکو وقت بہیجنے کی جہاد کی لیی روانہ ہو ساتہ نام خدا کی اور ساتہ توفیق و تائید خدا کی اور اوپر دین رسول خدا کی
نہ مارنا تم نہایت بوڑہی کو اور نہ چہوٹی لڑکی کو اور نہ عورت کو اور خیانت نکرنا تم غنیمت مین اور جمع کرنا تم مال غنیمت کا اور
صلح کرو تم آپسمین ساتہ ترک تنازع کی یا کفار سی اگر مصلحت دیکہو یا سنوارو امور اپنی اور نیکی کرو یعنی آپسمین اسلیی کہ خدای تعالے
دوست رکہتا ہی نیکی کرنی والوں کو نقل کی یہ ابو داود نی ف نہایت بوڑہی کو یعنی مگر جبکہ ہو لڑائی والا یا صاحب رای و تدبیر تو
اس صورت مین اوسکو بھی مارو اور ظاہر یہ ہی کہ لفظ صغیر بدل ہی یا بیان ہی لفظ طفلا کا یعنی لڑکا کہ حد بلوغ کو نہ پہنچا ہو اور
استثنا کیا گیا ہی اس سی وہ لڑکا کہ ہو بادشاہ یا لڑائی والا اور نہ عورت کو یعنی جبکہ نہو وہ لڑنی والی اور نہو ملکہ اور نہ صاحب رای

لڑائی میں ★ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمَ بَدْرٍ تَقَدَّمَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِیْعَةَ وَتَبِعَهُ ابْنُهُ وَاَخُوْهُ فَنَادٰی مَنْ یُبَارِزُ فَانْتَدَبَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَنْ اَنْتُمْ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ لَا حَاجَةَ لَنَا فِیْکُمْ اِنَّمَا اَرَدْنَا بَنِیْ عَمِّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُمْ یَا حَمْزَةُ قُمْ یَا عَلِیُّ قُمْ یَا عُبَیْدَةَ بْنَ الْحَارِثِ فَاَقْبَلَ حَمْزَةُ اِلٰی عُتْبَةَ وَاَقْبَلْتُ اِلٰی شَیْبَةَ وَاخْتَلَفَ بَیْنَ عُبَیْدَةَ وَالْوَلِیْدِ ضَرْبَتَانِ فَاَثْخَنَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ مِلْنَا عَلَی الْوَلِیْدِ فَقَتَلْنَاهُ وَاحْتَمَلْنَا عُبَیْدَةَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ کہا جبکہ ہوا دن جنگ بدر کا آگی بڑہا یعنی لڑائی کی لیی کفار میں سی عتبہ بن ربیعہ اور پیچہی آیا اوسکی بیٹا اوسکا یعنی ولید اور بہائی اوسکا یعنی شیبہ بن ربیعہ پس آواز دی اوس نی کون ہی کہ نکلی میدان میں لڑائی کی لیی پس جواب دیا عتبہ کو کئی ایک جوانون نی انصار میں سی یعنی نکلی میدان میں صف میں سی لڑائی کی لیی ساتہ عتبہ اور ہمراہیون اوسکی کی پس کہا عتبہ نی کون ہو تم پس خبر دی ون جوانون نی اوسکو کہ ہم انصار ہین پس کہا عتبہ نی نہین حاجت ہمکو بیچ تمہاری یعنی تمسی لڑائی کا ارادہ نہین کرتی ہین سوای اسکی نہین کہ ارادہ کرتی ہین ہم اولاد چچا اپنی کا کہ قریش اور مہاجرین ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا ہو تو ای حمزہ کہڑا ہو تو ای علی کہڑا ہو تو ای عبیدہ بیٹی حارث کی پس متوجہ ہوی حمزہ طرف عتبہ کی یعنی لڑائی کی لیی اور مارا اوسکو اور متوجہ ہوا مین یعنی حضرت علی طرف شیبہ کی یعنی اور قتل کیا میں نی اوسکو اور جاری ہوئین درمیان عبیدہ اور ولید کی دو ضربین پس زخمی اور سست کیا ایک نی ان دونون مین سی مقابل والی اپنی کو پہر حملہ کیا ہمنی ولید پر پس قتل کیا ہمنی اوسکو اور اوٹہا لائی ہم عبیدہ کو یعنی معرکہ میں سی نقل کی یہ احمد اور ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَیْصَةً فَاَتَیْنَا الْمَدِیْنَةَ فَاخْتَفَیْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَکْنَا ثُمَّ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُوْنَ قَالَ بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ وَاَنَا فِئَتُکُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاؤدَ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا بَلْ اَنْتُمُ الْعَکَّارُوْنَ قَالَ فَدَنَوْنَا فَقَبَّلْنَا یَدَهُ فَقَالَ اَنَا فِئَةُ الْمُسْلِمِیْنَ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا بہیجا ہمکو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ ایک لشکر کی پس بہاگی لوگ بہاگنا پس آئی ہم مدینہ میں پس چہپ رہی اوسمین یعنی بسبب حیا کی اور کہا ہمنی یعنی اپنی دل میں یا آپسمین ہلاک ہوی ہم یعنی گنہگار ہوی بسبب بہاگنی کی دشمنون سی پہر آئی ہم رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا ہمنی یا رسول اللہ ہم ہین بہاگنی والی فرمایا حضرت نی یعنی واسطی دفع خجالت اونکی کی بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو اور مین جماعت تمہاری ہون نقل کی یہ ترمذی نی اور بیچ روایت ابی داود کی مانند اسکی ہی اور فرمایا نہین بلکہ تم حملہ پر حملہ کرنی والی ہو کہا ابن عمر نی پس نزدیک ہوی ہم اور بوسہ لیا ہمنی ہاتہ اونکی کا اور فرمایا حضرت نی مین جماعت مسلمانونکی ہون فائدہ حملہ پر حملہ کرنیوالی ہو عکر کی معنی ہین میل کرنا اور پہر آنا لڑائی مین یعنی اگر بہاگی لڑائی مین سی بہ نیت اسکی کہ مدد لیکر پہر لڑائی مین آوین گی گناہ نہین اور جماعت مسلمانونکی ہون یعنی مددگار ہون تمہارا ہون ذات شریف اپنی کو تنہا بمنزلہ جماعت کے کہا بسبب عظمت و برکت کی جیسیکہ قرآن مجید میں آیا ہی اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّةً وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ اُمَیَّةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ کَانَ یَسْتَفْتِحُ وَحَدِیْثَ اَبِی الدَّرْدَاءِ اِبْغُوْنِیْ فِیْ ضُعَفَائِکُمْ فِیْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اور ذکر کرینگی ہم حدیث امیہ بن عبداللہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی کہ کان یستفتح اور حدیث ابی درداء کی کہ سر اوسکا ابغونی فی ضعفائکم ہی بیچ باب فضل فقرا کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَنِیْقَ عَلٰی اَهْلِ الطَّائِفِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا روایت ہی ثوبان بن یزید سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہڑا کیا

کو دیا اور بیان حالت کی نقل کی یہ ترمذی نی بطریق ارسال کی ف مخفی نہو کہ آیا ہی کہ پہنکی جاتی ہین ساتھ اوسکی شروع **باب**

حکم الاسراء باب ہی بیچ بیان حکم قیدیون کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ہریرۃ عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال عجب اللہ من قوم یدخلون الجنۃ فی السلاسل وفی روایۃ یقادون الی الجنۃ

بالسلاسل رواہ البخاری روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تعجب کیا اللہ نی یعنی راضی ہوا

اوس قوم سی کہ داخل ہوتی ہین بہشت مین بیچ زنجیرون کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ کہینچی جاتی ہین طرف جنت کی ساتھ

زنجیرون کی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی کفار زبردستی پکڑی جاتی ہین اور زنجیر و بیڑیون مین قید کر کر دار الاسلام مین

داخل کی جاتی ہین اللہ تعالی اونکو ایمان نصیب فرماتا ہی پس داخل ہوتی ہین جنت مین یعنی ایمان اونکا سبب ہوا دخول جنت کا

ع وعن سلمۃ بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین من المشرکین وہو فی سفر

فجلس عند اصحابہ یتحدث ثم انفتل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوہ واقتلوہ فقتلتہ فنفلنی

سلبہ متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک جاسوس مشرکین سی اس حال مین

کہ حضرت تہی بیچ سفر کی پس بیٹہا وہ حضرت کی یارون کی پاس باتین کرتا تہا پہر پہرا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ

ڈہونڈہو اوسکو اور قتل کرو اوسکو پس قتل کیا مین نی اوسکو پس دیا حضرت نی مجکو اسباب اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعنہ

قال غزونا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوازن فبینا نحن نتضحی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذ جاء رجل علی جمل احمر فاناخہ وجعل ینظر وفینا ضعفۃ ورقۃ من الظہر وبعضنا مشاۃ اذ خرج یشتد فاتی

جملہ فاثارہ فاشتد بہ الجمل وخرجت اشتد حتی اخذت بخطام الجمل فانختہ ثم اخترطت سیفی فضربت

راس الرجل ثم جئت بالجمل اقودہ علیہ رحلہ وسلاحہ فاستقبلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس فقال

من قتل الرجل قالوا ابن الاکوع قال لہ سلبہ اجمع متفق علیہ اور روایت ہی سلمہ سی کہ جہاد کیا ہمنی ساتھ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوازن پر کہ نام ایک قبیلہ کا ہی قیس سی پس جس وقت ہم طعام چاشت کا کہاتی تہی ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی ناگاہ آیا ایک شخص سوار اوپر اونٹ سرخ کی پس بٹہایا اوسکو اور شروع کیا دیکہنا اور حال آنکہ ہم مین تہی سستی یعنی بسبب لاغری اور پیادہ

پائی کی اور کمی سواری کی یعنی دیکہا کہ ہم مین سواریان کم ہین اور بعضی ہمارے پیادہ پا تہی ناگہان نکلا وہ یعنی ہمارے درمیان مین سی دوڑتا پس آیا وہ اپنی اونٹ

کی پاس پس کہڑا کیا اوسکو یعنی بعد سوار ہونی کی وسیر ہن دوڑایا اوسکو اونٹ نی اور نکلا مین دوڑتا ہوا یعنی پیچھی اوسکی یہانتک کہ پکڑی مین نی مہار اونٹ کی اور

بٹہایا مین نی اوسکو پہر کہینچی مین نی تلوار اپنی اور ماری مین نی اوسکی سر پر پہر لایا مین اونٹ کو کہینچتا ہوا اس حال مین کہ اوسپر تہا اسباب اوسکا اور ہتیار اوسکی پس سامنی آئی

میری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ پس فرمایا کس شخص نی قتل کیا اس شخص کو کہا صحابہ نی کہ سلمہ بن اکوع نی مارا فرمایا واسطی اوسکی ہی اسباب اوسکا نقل

کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ابی سعید الخدری قال لما نزلت بنو قریظۃ علی حکم سعد بن معاذ بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہ فجاء علی

حمار فلما دنا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی سیدکم فجاء فجلس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہؤلاء نزلوا

علی حکمک قال فانی احکم ان تقتل المقاتلۃ وان تسبی الذریۃ قال لقد حکمت فیہم بحکم الملک وفی روایۃ بحکم اللہ

متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا جبکہ نکلی بنو قریظہ اوپر حکم سعد بن معاذ کی بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی

کسی

کسی شخص کو واسطے بلانے سعد کے پس آئی سعد بن معاذ سوار ایک گدہی پر پس جب نزدیک پہونچے سعد فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو واسطے سردار اپنے کے پہر آئی سعد اور بیٹہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ لوگ یعنی بنو قریظہ نکلی ہین اوپر حکم تمہارے کے کہا سعد نے پس تحقیق مین حکم کرتا ہون یہہ کہ ماری جاوین لڑنیوالی یعنی جو کہ قابل لڑنیکے ہین اور یہہ کہ بندی کیے جاوین لڑکی اور عورتین فرمایا تحقیق حکم کیا تو نے بیچ اونکے ساتہہ حکم بادشاہ کی یعنی ایسا حکم کیا تو نے کہ اللہ تعالی راضی ہوا سبب اوسکی اور ایک روایت مین ہی ساتہہ حکم اللہ تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے

ف سعد بن معاذ کبار صحابہ اور مشاہیر انصار سی ہین او سردار اوسکی اور بنی قریظہ کہ ایک جماعت ہین یہود کی حلف اونکی اور عہد امان انکی مین تہی پس جب آنحضرت نے بنو قریظہ کو بعد غزوہ احزاب کے سنہ پانچ مین پچیس روز تک محاصرہ کیا تو وہ ساتہہ عہد سعد بن معاذ کی اوتری یعنی کہا کہ جو کچہہ سعد حکم کرین ہم اختیار کرینگے اونہوں نے خیال کیا تہا کہ ہم اونکی عہد امان مین ہین رعایت ہماری حال کی کرینگے اور ہماری خلاصی مین کوشش کرینگے پس جب اوتری تو حضرت نے سعد کو بلوایا جیسا کہ مذکور ہوا او کہڑے ہو تم الخ کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا اہل فضل کی تعظیم و توقیر کرنے اور کہڑا ہو جانیکو وقت آنے اونکی اور تحبت پکڑی ہی ساتہہ اسکے جمہور نے اور بعضون نے کہا کہ نہین تہا یہہ امر کہڑے ہونیکا تعظیم کے لیے بلکہ اسلیے کی تہا کہ سعد بن معاذ بیمار تہے سبب اسکی کہ زخم تیر کا اونکی ران مین تہا کہ غزوہ خندق مین تیر لگا تہا اور طاقت اوترنے کی سواری پر سے نرکہتے تہے پس فرمایا لوگون کو کہ جاؤ اور مدد اونکی کرو اوترنے مین ثبع ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ الْغَدُ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ لَهُ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر طرف نجد کے پس پکڑ لائے لشکر کے لوگ ایک شخص کو بنی حنیفہ مین سے کہ نام ایک قبیلہ کا ہی کہا جاتا تہا اوسکو ثمامہ بیٹا اثال کا سردار اہل یمامہ کا کہ نام ہی شہر کا پس باندہ دیا اوسکو ایک ستون سی ستونون مسجد نبوی کیسی پس نکلے طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ یعنی کیا ہی حال تیرا خبر دے یا کیا ہی گمان تیرا مجہپر کہ کیا معاملہ کرونگا ساتہہ تیرے پس کہا نزدیک میرے ای محمد خیر و خوبی ہی یا نزدیک میرے بہتر حال ہی اگر قتل کروگے تم مجکو قتل کروگی خون والے کو یعنے اوسکو کہ مستحق قتل کا ہی پس اسمین اقرار ہے اپنی تقصیر کا یا مراد یہہ ہی کہ اوسکو مار وگے کہ خون اوسکا ساقط نہین بلکہ قوم میری بدلہ لیگی پس اسمین دعوی ہی اپنی ریاست و شرافت کا اور اگر انعام کروگے انعام کروگے اوپر قدردان کے یعنی سلوک اور اوسکا بدلہ میری طرف سے ہوگا اور اگر ہو تم چاہتے مال پس مانگو دیا جاوےگے مال سے جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اوسی حال پر یہانتک کہ ہوا اگلا دن پس فرمایا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے ہی جو کہ کہی مینے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگی قدردان پر اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوےگے مال سے جسقدر چاہو پس چہوڑ دیا اوسکو اسی حالت پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ ہوا اگلی سے اگلا دن یعنی تیسرا دن پس فرمایا اوسکو کیا ہی نزدیک تیرے ای ثمامہ پس کہا نزدیک میرے وہی چیز ہی کہ کہی مینے واسطے آپکے اگر بخشش کروگے بخشش کروگے قدردان پہہ اور اگر قتل کروگے قتل کروگے خون والے کو اور اگر چاہتے ہو مال پس مانگو دیے جاوےگے مال سے جسقدر چاہو **فَقَالَ** رَسُولُ اللّٰهِ

صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله و
اشهد ان محمدا عبده ورسوله يا محمد والله ما كان على وجه الارض وجه ابغض الي من وجهك فقد اصبح وجهك احب الوجوه
كلها الي والله ما كان من دين ابغض الي من دينك فاصبح دينك احب الدين الي والله ما كان من بلد ابغض الي
من بلدك فاصبح بلدك احب البلاد كلها الي وان خيلك اخذتني وانا اريد العمرة فماذا ترى فبشره رسول الله صلى الله عليه
وسلم وامره ان يعتمر فلما قدم مكة قال له قائل اصبوت قال لا ولكني اسلمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا والله
لا ياتيكم من اليمامة حبة حنطة حتى ياذن فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واختصره البخاري پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو ثمامہ کو پس گیا ثمامہ طرف درختوں کھجور کے کہ نزدیک تھے مسجد کے پس نہایا پھر آیا مسجد میں اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں
کوئی معبود سوای اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اوسکے ہیں اور رسول اوسکے ای محمد قسم ہے خدا کی نہ تہا روی زمین پر کوئی منہ بغیضہ
ذات کہ نہایت مبغوض ہو طرف میری منہ آپکے سے پس تحقیق ہو گیا یعنی اب منہ تمہارا محبوب سارے مونہوں سے طرف میری قسم ہے خدا کی نہ تہا کوئی
دین مبغوض تر طرف میری دین آپکے سے پس ہو گیا دین آپکا محبوب تر سارے دینوں کا طرف میری قسم ہے اسکی نہ تہا کوئی شہر مبغوض تر میری طرف شہر آپکے سے پس ہو گیا شہر آپکا
محبوب ترین سارے شہروں کا طرف میری اور تحقیق آپکے لشکر نے پکڑ لیا مجھکو اس حال میں کہ میں ارادہ رکھتا تھا عمرہ کا پس کیا حکم فرماتے ہو پس بشارت دی اوسکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ساتھ اسکے کہ تجھکو شرافت بسبب اسلام کے حاصل ہوئی اور سارے گناہ پہلے تیرے بخشے گئے اور فرمایا اوسکو عمرہ کرنیکو پس
جب آیا ثمامہ مکہ میں کہا اوسکو کسی کہنے والے نے بیدین ہو گیا تو پس کہا ثمامہ نے نہیں ولیکن میں اسلام لایا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیدین نہیں ہوا میں
قسم ہے اللہ کی نہیں پہونچیگا تمکو شہر یمامہ سے ایک دانہ گیہوں کا یہانتک کہ اذن دیں اوسمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نے اور مختصر بیان کیا
اسکو بخاری نے وعن جبير بن مطعم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في اسارى بدر لو كان المطعم بن عدي حيا ثم كلمني في
هؤلاء النتنى لتركتهم له رواه البخاري اور روایت ہے جبیر بن مطعم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچ حق قیدیوں بدر کے
کہ اگر ہوتا مطعم بن عدی زندہ پھر سفارش کرتا مجھسے بیچ حق ان قیدیوں ناپاک کی تو البتہ چھوڑ دیتا میں انکو واسطے اوسکے نقل کی یہ بخاری نے
ف جبیر نے یہ حدیث حالت کفر میں حضرت سے سنی اور بعد اسلام لانے کے بیان کی اور اوسکا باپ مطعم بیٹا عدی بن نوفل بن عبد مناف کا ہی پس
حضرت کا قرابتی ہم جد ہی اور اوسکا ایک احسان تہا حضرت پر کہ جب حضرت طائف سے پھری تو اوسنے دفع کیا مشرکوں کو حضرت سے اسلیے حضرت نے
کلام مذکور واسطے تالیف و ترغیب جبیر کے اسلام پر فرمایا فتح وعن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على رسول الله صلى
الله عليه وسلم من جبل التنعيم متسلحين يريدون غرة النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه فاخذهم سلما فاستحياهم وفي رواية
فاعتقهم فانزل الله تعالى وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة رواه مسلم اور روایت ہے انس سے یہ کہ اسی
آدمی مکہ کے اوترآئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی سال حدیبیہ میں جبل تنعیم سے ہتیار باندھے ہوئے ارادہ کرتے تھے وہ کہ غافل پاویں اور
آزار پہنچاویں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا انکو حضرت نے بطریق صلح و خواری پس زندہ چھوڑ دیا اونکو اور ایک روایت
میں ہے کہ آزاد کر دیا اونکو پس نازل کی اللہ تعالی نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہے کہ بند رکھا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا ہاتھ اونسے بیچ میدان
نواح اوسکے میں نقل کی یہ مسلم نے وعن قتادة قال ذكر لنا انس بن مالك عن ابي طلحة ان نبي الله صلى الله عليه وسلم
امر يوم بدر باربعة وعشرين رجلا من صناديد قريش فقذفوا في طوي من اطواء بدر خبيث مخبث وكان اذا ظهر

عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَۃِ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَلَمَّا کَانَ بِبَدْرٍ الْیَوْمَ الثَّالِثَ اَمَرَ بِرَاحِلَتِہٖ فَشُدَّ عَلَیْہَا رَحْلُہَا ثُمَّ مَشٰی وَاتَّبَعَہٗ اَصْحَابُہٗ حَتّٰی قَامَ
عَلٰی شَفَۃِ الرَّکِیِّ فَجَعَلَ یُنَادِیْہِمْ بِاَسْمَائِہِمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِہِمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَیَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اَیَسُرُّکُمْ اَنَّکُمْ اَطَعْتُمُ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ
فَاِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَہَلْ وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ لَہَا فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُوْلُ مِنْہُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْہُمْ وَلٰکِنْ لَا یُجِیْبُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
وَزَادَ الْبُخَارِیُّ قَالَ قَتَادَۃُ اَحْیَاہُمُ اللّٰہُ حَتّٰی اَسْمَعَہُمْ قَوْلَہٗ تَوْبِیْخًا وَتَصْغِیْرًا وَنِقْمَۃً وَحَسْرَۃً وَنَدَمًا اور روایت ہی قتادہ سی کہا ذکر کیا
واسطے ہمارے انس بن مالک نے ابی طلحہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا دن جنگ بدر کی ساتھہ چوبیس شخصوں کے سرداروں کفار
قریش سے پس ڈالی گئی وہ بیچ ایک کنوین کے کنوئن بدر کی سے کہ وہ ناپاک تھا اور ناپاک کرنیوالا تہا اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ غالب آتے
کسی قوم پر تو ٹھہراتے اوس میدان یعنی میدان جنگ مین تین رات پس جب کہ ہوا بدر مین تیسرا دن تو حکم کیا حضرت نے ساتھہ باندہنے
کجاوے کے اوپر اونٹ سواری اپنی کے پس باندہا گیا اوسپر کجاوہ اوسکا پہر چلے حضرت اور ساتھہ اونکے اصحاب اونکے یہانتک کہ کہڑے
ہوئے اوپر کنارے کنوین کے پہر شروع کیا پکارنا اونکا ساتھہ ناموں اونکے کے اور ناموں باپوں اونکے کے اے فلانے بیٹے فلانے کے
اور اے فلانے بیٹے فلانے کے آیا خوش کرتا ہی تمکو یہہ کہ اطاعت کرتے تم اللہ کی اور رسول اوسکے کی پس تحقیق ہمنے پائی وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا
ہمسے پروردگار ہمارے نے حق یعنی ثابت کہ وہ غالب ہونا ہمارا ہی پہر پس آیا پائی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کیا تہا رب تمہارے نے حق
یعنی تمہارے عذاب کا اور یہہ استفہام توبیخ ہی پس کہا حضرت عمر نے یا رسول اللہ کیا کلام کرتے ہو اون بدنوں سے کہ نہین ارواح واسطے اونکے
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتہہ مین ہی نہین تم زیادہ سننے والے واسطے اوس چیز کے کہ کہتا
ہون مین واسطے اونکے اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ نہین تم زیادہ سننے والے اونسے ولیکن وہ جواب نہین دیتے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا بخاری نے کہا
قتادہ نے کہ زندہ کیا اونکو اللہ تعالی نے یہانتک کہ سنایا اونکو قول حضرت کا واسطے سرزنش کے اور واسطے ذلت کی اور واسطے عذاب کے اور واسطے افسوس کے اور
واسطے پشیمانی کے ف اس حدیث سی حضرت شیخ عبد الحق وغیرہ نے سماع اموات کے لیے ثابت کیا ہی اور اکثر علما حنفیہ نے انکار اسکا کیا ہی اور جواب اسکی کئی طرح
دیئے ہین جو چاہی فقہ کی کتابون مین مثل فتح القدیر وغیرہ کی دیکہ لے ۱۲ مؤلف وَعَنْ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَامَ حِیْنَ جَاءَہٗ وَفْدُ ہَوَازِنَ مُسْلِمِیْنَ فَسَاَلُوْہُ اَنْ یَّرُدَّ اِلَیْہِمْ اَمْوَالَہُمْ وَسَبْیَہُمْ فَقَالَ فَاخْتَارُوْا اِحْدَی الطَّائِفَتَیْنِ اِمَّا
السَّبْیَ وَاِمَّا الْمَالَ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْیَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَثْنٰی عَلَی اللّٰہِ بِمَا ہُوَ اَہْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اِخْوَانَکُمْ قَدْ جَاءُوْا تَائِبِیْنَ وَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْہِمْ سَبْیَہُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّطَیِّبَ ذٰلِکَ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّکُوْنَ
عَلٰی حَظِّہٖ حَتّٰی نُعْطِیَہٗ اِیَّاہُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُفِیْءُ اللّٰہُ عَلَیْنَا فَلْیَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَیَّبْنَا ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِیْ مَنْ اَذِنَ مِنْکُمْ مِمَّنْ لَّمْ یَاْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰی یَرْفَعَ اِلَیْنَا عُرَفَاؤُکُمْ اَمْرَکُمْ
فَرَجَعَ النَّاسُ فَکَلَّمَہُمْ عُرَفَاؤُہُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْہُ اَنَّہُمْ قَدْ طَیَّبُوْا وَ
اَذِنُوْا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مروان اور مسور بن مخرمہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے یعنی
خطبہ بیان فرمایا جسوقت کہ آئی حضرت کے پاس قوم ہوازن کی مسلمان ہوکر پس سوال کیا اونہون نے حضرت سے یہہ کہ پہیر دین طرف
اونکے مال اونکے اور بندی اونکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار کرو ایک چیز دو چیزون مین سے یا بندی یا مال

کہا ہوازن نے پس تحقیق اختیار کی ہم نے بندی اپنی پس خطبہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف کی اللہ کی جیسا کہ لائق ہے واسطے اوسکے
اوسکے ہی پہر فرمایا پہر بعد اسکے یعنی حمد و ثنا کی پس تحقیق بہائی تمہارے یعنی دینی بہائی یا نسبی کہ ہوازن ہیں آئی توبہ کر کر یعنی شرک و گناہوں سے
اور تحقیق میں نے مناسب دیکہا کہ پہیر دوں طرف اونکی بندی اونکی پس جو شخص چاہے تم میں سے یہ کہ خوشی سے پہیر دے بندی پس چاہیے کہ کرے اور جو چاہے تم میں سے
یہہ کہ ہو یعنی بحصہ اپنے اوپر نصیبے اپنے کے یہانتک کہ دیں ہم اوسکو عوض اوسکا اول اوس چیز سے کہ انعام کرے اللہ اوپر ہمارے یعنی غنیمت میں سے پس چاہیے کہ کرے
یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کی بندی بغیر عوض کے بیان کرے پس کہا لوگوں نے یعنی بعضوں نے یا سبھوں نے تبرع کے تحقیق خوش ہوئے ہم ساتھ
اوسکے یعنی پہیر دینے بندی کے یا رسول اللہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ہم نہیں جانتے ہیں کہ کون راضی ہوا تم میں سے اور نہیں جدا کر سکتے اوسکو
اوس سے کہ نہیں راضی ہوا پس پہر جاؤ یہانتک کہ لاویں طرف ہماری سردار تمہارے امر تمہارا یعنی بتفصیل پس پہر گئے لوگ پس کلام کیا اونسے سرداروں
اونکے نے پہر پہر آئے لوگ حضرت کے پاس اور خبر دی حضرت کو کہ تحقیق وہ راضی ہوئے اور اذن دیا یعنی پہیرنے بندی کا نقل کی یہہ بخاری نے ف
ہوازن نام ایک قبیلہ کا ہے آئی وہ حضرت کے پاس مسلمان ہو کر بعد اوسکے کہ لوٹا گیا مال اونکا اور بندی کی گئی اولاد اونکی اور تقسیم کی گئی صحابہ میں اور غزوہ ہوازن
کا اوسکو غزوہ حنین بہی کہتے ہیں واقع ہوا بعد فتح مکہ کے اور غنیمت اوس میں بہت ہاتہہ لگی اور حضرت نے اذن چاہا صحابہ سے بیچ پہیر دینے بندیوں کی اسلیے کہ اموال اونکے اور
بندی اونکی ہو گئی تہی ملک مجاہدین کی پس نہیں جائز تہا پہیرنا اونکی ملک کا بغیر اذن اونکے لوٹ ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ
ثَقِيفُ حَلِيفًا لِبَنِي عُقَيْلٍ فَأَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ فَأَوْثَقُوهُ فَطَرَحُوهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيمَ أُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيفَ فَتَرَكَهُ وَمَضَى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ فَفَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ أَسَرَتْهُمَا ثَقِيفُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا تہے ثقیف ہم قسم بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف
نے دو شخص اصحاب حضرت کے سے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص کو بنی عقیل میں سے پس مضبوط باندہا صحابہ نے اوسکو اور ڈالا اوسکو سنگستان میں پس گذرے
اوس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کس سبب پکڑا گیا ہوں میں فرمایا بسبب تقصیر ہم قسموں اپنے کے کہ ثقیف ہیں یعنی اونہوں
نے دو مسلمانوں کو قید کیا تہا تجکو اونکے بدلے میں قید کیا پس چہوڑا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلے گئے اور تشریف لے گئے پہر پکارا اوسنے حضرت کو
ای محمد ای محمد پس رحم کہایا اوس پر حضرت نے اور پہرے پس فرمایا کیا حال ہے تیرا کہا اوسنے تحقیق میں مسلمان ہوں میں پس فرمایا اگر کہتا تو اس کلمہ کو اوس حالت میں کہ تو مالک تہا
اپنے امر کا یعنی حالت اختیار میں بطریق رغبت کے پہلے قید ہونے کے کہتا تو چہٹکارا پاتا پورا چہٹکارا یعنی دنیا میں چہٹکارا پاتا قید سے اور عقبیٰ میں دوزخ
سے پس فدا دیا اوسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلے اون دو شخصوں کے کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے نقل کی یہہ مسلم نے ف ثقیف نام قبیلہ کا
ہے ہوازن میں سے وہ حلیف یعنی ہم قسم تہے بنی عقیل کے کہ یہہ بہی ایک قبیلہ ہے اور عرب میں قبائل آپس میں ہم قسم و ہم عہد ہوتے تہے کہ ایک دوسرے کا
شریک ہو کر رہے جب تک نہ اسلام کا آیا تو جو اقسام جاہلیت کے موافق حق کی تہی ثابت رہی اور جو خلاف حق کی تہی موقوف کی گئی اور حکم ہوا کہ حلف اسلام کی
کافی ہے اور قید کیا اوسکو یعنی [illegible] کہ قید کیا تہا اونکو ثقیف نے عادت یوں تہی کہ حلیف کو بسبب ہم حلیف کے گرفتار کرتے تہے
حضرت نے بہی موافق عادت اونکی کے یہہ فعل کیا اور ظاہر [illegible] مصلحت میں تہی اور یہہ ساتہہ [illegible] کے نام ایک [illegible] کا ہے ظاہر مدینہ میں کہ اوسمیں تہے [illegible]
اور [illegible] اس بات [illegible] گویا [illegible] اسلام [illegible] پس معلوم ہوا کہ کافر جو قید ہوا اور دعوی کرے کہ میں مسلمان ہوں تو قبول نہ کیا جاوے [illegible] قول اوسکا

گویا تہہ گواہ رہے اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد یہہ ہو کہ مین اب مسلمان ہو گیا اور حضرت نے اسلیے اسلام اوسکا قبول کیا کہ جانا کہ یہہ از روی نفاق کے یا بطریق اضطرار کے کہتا ہی اسلیے حضرت نے اوسکو دار الحرب مین جانے دیا جانا کہ یہہ جہوٹا ہی یہہ خصائص حضرت کے سے ہی ن ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری عن عائشة قالت لما بعث اهل مكة في فداء اسرائهم بعثت زينب في فداء ابي العاص بمال وبعثت فيه بقلادة لها كانت عند خديجة ادخلتها بها على ابي العاص فلما راها رسول الله صلى الله عليه وسلم رق لها رقة شديدة وقال ان رايتم ان تطلقوا لها اسيرها وتردوا عليها الذي لها فقالوا نعم وكان النبي صلى الله عليه وسلم اخذ عليه ان يخلي سبيل زينب اليه وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم زيد بن حارثة ورجلا من الانصار فقال كونا ببطن ياجج حتى تمر بكما زينب فتصحباها حتى تاتيا بها رواه احمد وابو داود

روایت ہی عائشہ رضی سے کہ کہا جب بہیجا اہل مکہ نے بیچ بدلے قیدیوں اپنی کے یعنی جنکہ غالب ہوی اونپر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دن بدر کے پس قتل کیا بعضوں کو اور قید کیا بعضوں کو اور طلب کیا اون سے بدلا تو اہل مکہ نے لوگوں کو بہیجا مال لیکر واسطے چہڑا لینے قیدیوں اپنی کے پس اوسوقت بہیجا زینب نے بیچ بدلے ابی العاص کے کچہہ مال اور بہیجا اوس مال مین ایک ہار اپنا کہ تہا یعنی اول نزدیک خدیجہ کی کہ داخل کیا تہا زینب کو ساتہہ اوس ہار کے ابی العاص پر یعنی اوسکے جہیز مین دیا تہا پس جب دیکہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو رقت کی واسطے زینب کے رقت سخت یعنی دل بہر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب غربت و تنہائی زینب کے اور یاد آئی مصاحبت خدیجہ کی اسلیے کہ وہ ہار اونکی گلے مین رہتا تہا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ کو اگر مناسب جانو تم یہہ کہ چہوڑ دو تم واسطے زینب کے قیدی اوسکا کہ ابو العاص ہی اور پہیر دو تم کو وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی یعنی مال کہ بدلے مین ابو العاص کے بہیجا ہی تو کرو تم پس عرض کیا صحابہ نے کہ ہان یعنی مال پہیر دیتے ہین ہم اور ابو العاص کو چہوڑ دیتے ہین اور تہی حضرت نے عہد لیا ابو العاص سے یعنی وقت چہوڑنے اونکے یہہ کہ چہوڑ دے راہ زینب کی طرف اوسکی یعنی حضرت کے پاس مدینہ مین زینب کو آنے دے مانع نہو اور بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ایک اور شخص کو انصار مین سے اور فرمایا ٹہہرے رہنا تم بیچ بطن یاجج کے یہانتک کہ آوے تمہارے پاس زینب پس ساتہہ رہنا تم اوسکے یہانتک کہ لاؤ اوسکو نقل کی یہہ احمد اور ابو داود نے ف حضرت زینب بیٹی حضرت کی ہین سب سے بڑی اور ابو العاص بن ربیع بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف بہانجے تہے حضرت خدیجہ کے اور خاوند حضرت زینب کے وہ بہی بدر مین قید ہوے تہے اور حضرت خدیجہ بیوی حضرت کی تہین سب اولاد حضرت کی اونہین سے ہوئی سوای حضرت ابراہیم کے کہ ماریہ سے تہے اور حضرت زینب کا ابو العاص کافر سے نکاح تہین تو سبب یہہ تہا کہ اوسوقت تک نکاح ہونا عورت مسلمان اور مرد کافر کا جائز تہا اور حضرت نے جو دو شخصوں کو بہیجا زینب کو لانے کے لیے باوجود کہ محرم شرعی نہ تہے تو یہہ مخصوص اسی مقام مین تہا بسبب امن کے بلحاظ صاحبزادی ہونے حضرت کے اور عورت کو نامحرم کے ساتہہ سفر کرنا جائز نہین اور بطن یاجج نام ایک جگہہ کا ہی قریب مکہ کے آٹہہ کوس پر اور لفظ یاجج کو صاحب قاموس نے ساتہہ یای تحتانیہ اور زیر پہلی جیم کی لکہا ہی اور ساتہہ نون اور جیم اور حاء کے بہی علما نے ضبط کیا ہی چنانچہ بیچ اکثر نسخوں مشکوۃ اور مصابیح کی اسیطرح ہی اور حضرت زینب جب ہجرت کر کر مدینہ مین آگئین تو ابو العاص مکہ ہی مین رہے وہین کفر پر اور بعد ازان اتفاق پڑا اونکو سفر شام کا تجارت کے لیے جب نزدیک مدینہ کے پہنچے تو مسلمانون نے چاہا کہ لوٹ لین مال اونکا پس یہہ خبر حضرت زینب کو پہنچی وہ حضرت پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نہین ہی عہد و پیمان مسلمانون کا ایک یعنی جب ایک مسلمان کسی کافر کو امان دے تو سبکو چاہیے کہ امان دین فرمایا حضرت نے کہ ہان ایک ہی کہا حضرت زینب نے کہ گواہ رہیو ای رسول خدا کہ مینے امان دی ابو العاص کو صحابہ نے جب یہ حال دیکہا تو ہتیار ابو العاص کے پاس گئے اور کہا ای ابو العاص تو شرفاء قریش سے ہی اور پیغمبر کے چچا کا بیٹا ہی مسلمان ہو جا تا یہہ سب مال تیرا ہی پاس رہی ابو العاص نے کہا یہہ جو تم کہتے ہو بری بات ہے کہ شامین اپنا اسلام کو ساتہہ

اس مال کو بہیجا کر دون نے بیچ ابو العاص کی اور ارسال کیا اور کہا ای ... کہ رسول نے اونکو بہیجا ... کہ ابہی گواہ ہو مسلمان
ہون اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ بعد ازان ہجرت کر کر مدینہ کو آئی حضرت نے زینب کو پہیر دیا اونکی ساتہ نکاح جدید کے یا
قدیم کے اسمین اختلاف ہی اور آنحضرت ابو العاص سی محبت رکہتی تہی اور بہت راضی تہی اون سے اور شہید ہوی وہ دن یمامہ کے حضرت ابوبکر رض کی
خلافت مین ع ج ع وَعَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَسَرَ اَهْلَ بَدْرٍ قَتَلَ عُقْبَةَ ابْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَالنَّضْرَ بْنَ الْحَارِثِ
وَمَنَّ عَلٰى اَبِيْ عَزَّةَ الْجُمَحِيِّ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رض سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قید کیا اہل بدر کو قتل کیا عقبہ
بن ابی معیط کو اور نضر بن حارث کو اور احسان رکہا ابی عزہ جمحی پر نقل کی یہہ شرح سنہ مین ف امام کو اختیار ہی کہ کافر قیدی اگر مسلمان نہون تو
چاہی قتل کری اونکو اور چاہی غلام کر رکہی اور چاہی چہوڑ دیوی اونکو آزاد کر کر واسطی ذمہ مسلمانوں کی اور منت رکہی یعنی چہوڑ دینا بغیر عوض کے
یہہ منسوخ ہی ع ج ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَرَادَ قَتْلَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَ مَنْ
لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابن مسعود سی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ارادہ کیا مارڈالنی عقبہ بن ابی معیط کا
کہا کون پالیگا لڑکونکو فرمایا آگ نقل کی یہہ ابو داود نی ف یہہ عبارت ہی ضائع ہونی سی یعنی اگر صلاحیت کہتی لڑکی اسکی ... تو وہ ہوتی ع ج
وَعَنْ عَلِيٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرَئِيْلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ الْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ
عَلٰى اَنْ يُّقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی علی رض سی کہ نقل کی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ کہ جبرئیل اوتری حضرت پر پس کہا اختیار دو اونکو یعنی اپنی یارونکو بیچ قیدیون غزوہ بدر کی کہ قتل کریں قیدیون کو یا بدلہ لین
یعنی مال لیکر چہوڑین اونکو اس شرط پر کہ ماری جاوین صحابہ مین سی سال آیندہ مانند اونکی یعنی گنتی مین کہ ستر تہی عرض کیا صحابہ نی اختیار کیا ہمنی بدلہ
لینا اور یہہ کہ ماری جاوین ہم مین سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث غریب ہی ف دن جنگ بدر کی ستر کفار قریش ماری گئی اور ستر
بندی کر کر لای گئی حضرت کی پاس حضرت نی مشورہ کیا اونکی مقدمہ مین ابوبکر رض سی کہ کیا کیا چاہی انکو مارین یا فدیہ لیکر چہوڑ دیجیے ابوبکر رض نی کہا کہ جیتا
رکہیی انکو مارئی نہین شاید کہ خدا تعالی توبہ نصیب کری انکو اور توفیق اسلام کی دی اور لیجیی اونسی فدیہ تا قوت پکڑین اسباب اوسکی اصحاب آپکی اور حضرت
عمر رض نی کہا گردن مارئی انکی یہہ سب پیشوا کفر کی ہین اور خدا تعالی نی تمکو بی نیاز کیا ہی مال انکی سی پس مختار کیا حضرت نی صحابہ کو کہ ایک چیز
ان دو چیزون مین سی اختیار کرو قتل یا فدیہ لیکن فدیہ اس شرط پر کہ ماری جاوین ستر آدمی سال آیندہ تم مین سی اور قتل ہم کافرون کی ہوگی اونہون نی یہی اختیار کیا
پس اسیطرح واقع ہوا کہ سال آیندہ غزوہ احد مین ستر تن مسلمانوں سی شہید ہوی کہ حمزہ بن عبد المطلب اور مصعب بن عمیر بہی اونہین مین سی تہی پہر جا
ہوی حضرت عمر رض حضرت کی پاس پس دیکہا کہ آنحضرت اور حضرت ابوبکر رض روتی ہین کہا اونہون نی کیون روتی ہین آپ فرمائیے تا مین بہی روؤن
پس فرمایا حضرت نی کہ روتا ہون تیری یارون پر کہ فدیہ اختیار کیا اور ظاہر کیا گیا مجہپر عذاب اونکا نزدیک اس درخت سی اشارہ کیا ایک درخت
کی طرف کہ نزدیک تہا اور روایت کیا گیا ہی کہ فرمایا حضرت نی اگر بہیجا جاتا عذاب نجات نہ پاتا اوس سی مگر عمر اور سعد بن معاذ کہ وہ بہی اس مشورہ
مین شریک حضرت کی تہی اور صحابہ نی یہہ بات اختیار کی بسبب نہایت رغبت اور حرص کی بیچ اسلام قیدیون بدر کی کہ شاید وہ مسلمان ہوون اور بسبب
رغبت شہادت اپنی کی سال آیندہ مین اور بسبب رحم کی اقربا پر اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وہ اختیار دی گئی اور اختیار کی ایک
چیز دو چیزون مین سی تو عتاب پہر کیون ہوا اختیار ہونا منافی ... کی ہی جواب یہہ کہ یہہ اختیار دینا بطریق امتحان کی تہا کہ دیکہین پسندیدہ حق
اختیار کرتی ہین یا چیز کو دل اونکا چاہتا ہی پس جسکا اپنی خواہش کی چیز اختیار کی تو عتاب کیی گئی واسطی اور لوٹتی ہی بعید جانا ہی حدیث

بخیر کو سبب ہونے اوسکے مخالف وغیرہ کے کہ ظاہر قرآن ہی اور ذمی تو ہی اور سبب حکم غرابت کا کیا ہی وطیبی نے کہا کہ حکم کرنا ساتھ غرابت کے
موجب طعن ہے اسلیے کہ غریب کبھی صحیح بھی ہوتی ہی ع ح **وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي سَبْيِ قُرَيْظَةَ عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانُوا يَنْظُرُونَ فَمَنْ أَنْبَتَ الشَّعْرَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ لَمْ يُقْتَلْ فَكَشَفُوا عَانَتِي فَوَجَدُوهَا لَمْ تُنْبِتْ فَجَعَلُونِي
فِي السَّبْيِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عطیہ قرظی سے کہ کہا تہا میں بیچ بندی قریظہ کی روبرو لایا گیا میں حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پس تہے دیکہتے صحابہ یعنی زیرناف کہول کر لڑکوں کو بندی میں آئی تہی پس جسکے جمے ہوتے بال یعنی زیرناف کہ وہ شخص بالغ ہا
اسلیے کہ علامت بلوغ کی ہی پس گنا جاتا قتال کرنیوالوں سے اور جسکے نہ جمے ہوتے نہ مارا جاتا یعنی اسلیے کہ وہ ذریت سے ہی پس کہولی زیرناف میرے
پس پایا اوسکو کہ نہ جمے تہے بال پس ٹہرایا مجکو بندی میں نقل کی یہہ ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف کہا توربشتی نے کہ گردانا گیا جمنا بالونکا
علامت بلوغ کی بنا بر ضرورت کے اسلیے کہ اگر پوچہے جاتے احتلام سے یا سن بلوغ سے تو سچ نہ کہتے بخوف ہلاک کے ع ع **وَعَنْ عَلِيٍّ**
قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهِمْ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللّٰهِ
مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى
هٰذَا وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہا نکلے کتنے ایک غلام طرف
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی دن حدیبیہ کے پہلے صلح سے پس لکہا طرف حضرت کی غلاموں کے مالکوں نے کہا ای محمد قسم اللہ کی نہیں
نکلے یہہ طرف تمہارے رغبت کرنیکے بیچ دین تمہارے کے اور سوائے اسکے نہیں کہ نکلے ہیں بہاگ کر غلامی سے یعنی واسطے خلاص ہونیکی غلامی سے پس کہا
کتنے لوگوں نے یعنے صحابہ میں سے کہ سچ کہا انکے مالکوں نے یا رسول اللہ پہیر دیجیے اونکو طرف اونکی پس غصہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ
نہیں دیکہتا میں تمکو کہ باز آو ای گروہ قریش یعنی نافرمانی اور حکم نفس سے یہانتک کہ بہیجیگا اللہ تمپر اوس شخص کو کہ مارے گردن تمہاری اس حکم پر یعنی
اوپر پہیرنے اون غلاموں کے اور لاحق کرنے اونکی کے دار الحرب میں بعد لانے اسلام کے اور قبول نہ کیا پہیرنا اونکا اور فرمایا یہہ ہیں آزاد کیے ہوے
خدا تعالی کے نقل کی یہہ ابوداود نے ف حضرت غصہ اسلیے ہوے کہ اون لوگوں نے معارضہ کیا حکم شرع کا اونکی حق میں ساتھ گمان اپنے کے اور گواہی دی
اونکی مالکوں کی دعوی کی اور حکم شرع اونکی حق میں یہہ تہا کہ وہ ہوے تہے سبب نکلنے کے دار الحرب سے معصوم اور آزاد پہر دار الاسلام میں نہیں جائز تہا پہیرنا اونکا
پس تہی مدد کرنی اونکی مالکوں کی زیادتی پر ع ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا
فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ
مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف بنی جذیمہ کے کہ نام ایک قبیلہ
کا تہا پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچہی طرح نکہ سکے یہ لفظ اسلمنا کہ اسلام لائے ہم یعنی نکہہ سکے کلمہ اسلام
کا کہنا پس شروع کیا کہنے صبانا صبانا یعنی نکلے دین اپنے سے طرف دین اسلام کے پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اونکا

اور بندی کرنا یعنی اونکا اور حوالہ کیا طرف ہر شخص کے ہم میں سے قیدی اوسکا یعنی باقی رہا قیدی ہر ایک کا ہم میں سے اوسکے پاس یہانتک کہ جب ہوا ایک دن حکم کیا خالد نے کہ قتل کرے ہر شخص ہم میں سے قیدی اپنی کو پس کہا میں یعنی ابن عمر نے قسم اللہ کی نہیں قتل کرونگا میں قیدی اپنی کو اور نہ قتل کریگا کوئی شخص میرے رفیقوں میں سے اپنے قیدی کو یہانتک کہ آئی ہم پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ذکر کیا ہمنے یہہ قصہ حضرت سے پس اوٹھائے حضرت نے دونون ہاتھ اپنے اور کہا یا الٰہی تحقیق میں ظاہر کرتا ہون بیزاری اور بیرضائی اپنی طرف تیری اوس چیز سے کہ کی خالد نے دو بار فرمایا حضرت نے یہہ کلام نقل کی یہہ بخاری نے ف یہانتک کہ جب ہوا الخ یہان یہہ مضمون محذوف ہی کردی ہمکو قیدی ہمارے اور حکم کیا ہمکو ساتھہ محافظت اونکی کے اوس دن تک کہ حکم کرین ہمکو ساتھہ قتل کرنے اونکی کے پس جبکہ ہوا وہ دن حکم کیا ہمکو ساتھہ قتل کرنے اونکیکے اور یہانتک کہ آئی ہم الخ یہان بہی محذوف ہے کہ نہ قتل کریگا کوئی شخص قیدی اپنی کو بلکہ محفوظ رکھیگا اوسکو یہانتک کہ آوین ہم پاس حضرت کے پس محفوظ رکھی ہمنے یہانتک کہ آئی ہم اور کہا خطابی نے کہ حضرت نے کلام مذکور سعد کے حق میں اسلیئے فرمایا کہ خالد نے تامل و احتیاط نکی ناظاہر ہونے مراد اونکی کہ صبانا سے کیا مراد رکھتے ہیں اور یہہ کلمہ احتمال اختیار کرنے دین اسلام کا بہی رکھتا ہی لیکن چونکہ صریح اسلمنا سے عدول کیا قبول نکیا خالد نے قول اونکا اور حمل کیا بددین ہونے پر ع ح

بَابُ الْاَمَانِ

باب ہی بیچ بیان امن دینے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی عَنْ اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا اَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ

روایت ہی ام ہانی بیٹی ابی طالب کی سے کہ کہا گئی میں طرف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سال فتح مکہ کے پس پایا میں نے اونکو نہاتے اسحال میں کہ حضرت فاطمہ بیٹی حضرت کی پردہ کیے ہوی تہین حضرت کا ساتھہ کپڑے کے پس سلام کیا مینے پس فرمایا کون ہی یہہ کہا مینے ام ہانی بیٹی ابی طالب کی پس فرمایا خوش وقتی ہی ام ہانی کو پس جبکہ فارغ ہوے اپنے غسل سے کہڑے ہوے پس نماز پڑہی آٹہہ رکعت یعنی چاشت کی لپیٹے ہوے ایک کپڑے میں پہر فارغ ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پس کہا مینے یا رسول اللہ کہا بیٹے ماں میری کے نے کہ علی ہیں یہہ کہ وہ قتل کرنیوالے ہین اوس شخص کو کہ پناہ دی مینے اوسکو کہ فلانا بیٹا ہبیرہ کا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق پناہ دی ہمنے اوسکو کہ پناہ دی تونے ای ام ہانی کہا ام ہانی نے اور یہہ وقت تہا وقت چاشت کا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ روایت ترمذی کی یون ہی کہ کہا ام ہانی نے پناہ دی مینے دو شخصونکو کہ ناتی دار تہے میرے خاوند کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق امان دی ہمنے اوسکو کہ امان دی تونے ف ہبیرہ ام ہانی کے خاوند کا نام ہی کہ بعد از اسلام ام ہانی کے اوس سے تفریق واقع ہوئی اور یہہ شخص ہبیرہ کی اولاد میں سے تہا ام ہانی نے اوسکو امان دی اور حضرت علی اوسکی امان کو قبول نکرتے تہے اور چاہتے تہے کہ اوسکو مار ڈالین پس ام ہانی نے حضرت کے پاس حاضر ہو کر حقیقت حال عرض کی اور ترمذی کی حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت ام ہانی کے گہر میں نہاتے تہے اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حضرت اپنے مکان میں نہا رہے تہے یا حضرت فاطمہ کے گہر میں پس تطبیق انمین یون ہوسکتی ہے کہ تقدیر یہہ ہی کہ پایا میں نے اونکو نہاتے اپنے گہر میں یا محل کی جہت اوس میں تعدد واقعہ پر واللہ اعلم ش ح ع

الفصل

الفصل الثانی فصل دوسری عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ للقوم یعنی تجیر علی المسلمین رواہ الترمذی روایت ہی ابی ہریرہ سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق عورت البتہ لیتی ہی واسطے قوم کے یعنی پناہ دیتی ہی مسلمانوں پر نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی اگر مسلمان عورت امان دیوی ایک قوم کو کافروں میں سے تو لازم ہی سب مسلمانوں کو کہ امان دین اوسکو اور توڑین نہیں اوسکو ۔ وعن عمرو بن الحمق قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من امن رجلا علی نفسہ فقتلہ اعطی لواء الغدر یوم القیمۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عمرو بن حمق سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو کوئی امن دیوے کسی شخص کو اوسکی جان پر پہر مار ڈالے اوسکو دیا جاویگا نشان بد عہدی کا دن قیامت کے نقل کی شرح السنۃ میں ف یہہ کنایہ ہی فضیحت کرنے اوسکی سے روبرو خلائق کی اور حدیثوں میں آیا ہی کہ روز قیامت کے عہد شکن کو ایک نشان دیا جاویگا کہ پہچانا جاویگا ساتہہ اوسکے ۔ وعن سلیم بن عامر قال کان بین معاویۃ وبین الروم عھد وکان یسیر نحو بلادھم حتی اذا انقضی العھد اغار علیھم فجاء رجل علی فرس او برذون وھو یقول اللہ اکبر اللہ اکبر وفاء لا غدر فنظروا فاذا ھو عمرو بن عبسۃ فسألہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عھد فلا یحلن عھدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیھم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی سلیم بن عامر سے کہ کہا تہا درمیان معاویہ کے اور درمیان رومیوں کے عہد صلح کہ ایک وقت معلوم تک لڑیں نہیں اور تہے معاویہ سیر کرتے تہے طرف شہروں اونکے کی تاکہ جسوقت پورا ہو عہد اور گذر جاوے وہ وقت کہ عہد اوسوقت تک کا کیا تہا غارت کریں اونپر یعنی یکایک اونپر جا پڑیں اور لوٹیں اور اگر اپنے مکان میں بیٹہے رہتے اور اوسوقت جاتے تو وہ خبردار ہو جاتے پس آیا ایک شخص سوار گہوڑے عربی پر یا ترکی پر اسحال میں کہ وہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو نہ غدر یعنی واجب ہی کہ تم وفای عہد کرو نہ عہد شکنی یعنی تم کہ پہرتے ہو ایام صلح میں دشمنوں کی شہروں کی طرف داخل غدر کے ہی نہ وفا پس دیکہا لوگوں نے پس ناگہان وہ تہا عمرو بن عبسہ صحابی پس پوچہا اوس سے معاویہ نے اسبات کو یعنی کہ پہرنا ہمارا یہاں کیوں غدر ہی پس کہا عمرو نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جو شخص کہ ہو درمیان اوسکے اور درمیان کسی قوم کی عہد پس نہ توڑے عہد کو اور نہ باندہے اوسکو یہانتک کہ گذر جاوے مدت عہد کی یا توڑے عہد طرف اونکے اوپر برابری کی یعنی آگاہ کردے اونکو اور کہدے کہ صلح کہ ہم میں اور تم میں تہی اب نہ رہی اب ہم اور تم برابر ہیں کہا سلیم بن عامر راوی نے پس پہری معاویہ ساتہہ لوگوں کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف نہ باندہے عہد یعنی متغیر نکرے عہد کو کسیطرح تمام اس کلام سے مراد ہی تغیر کرنا عہد کا والا شد عہد کہ معنی باندہنے اور محکم کرنے کے ہی محمود ہی ج ۔ وعن ابی رافع قال بعثنی قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول اللہ انی واللہ لا ارجع الیھم ابدا قال انی لا اخیس بالعھد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذھبت ثم اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمت رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی رافع سے کہ کہا بہیجا مجکو قریش نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی صلح حدیبیہ میں جسوقت کہ دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈالا گیا میرے دل میں اسلام پس کہا میں نے یا رسول اللہ تحقیق قسم خدا کی میں نہ پہر کر جاونگا طرف اونکی کبہی فرمایا تحقیق میں نہیں توڑتا عہد اور نہیں قید کرتا قاصدوں کو ولیکن پہر جا تو پس اگر رہی تیری دل میں وہ چیز کہ تیرے

دل میں ہی بات پس پھر آیا کہا ابو رافع نے پس گیا میں پھر آیا میں حضرت کے پاس اور مسلمان ہوا میں یعنی اظہار اسلام کیا نقل کی یہ ابو داود نے

ف حضرت نے اوسکو روکا اسلیے نہیں کہ جواب موافق عہد اوسکے کے دینے ہوئے اور پھر آنا یعنی طرف کفار کے اوسکو نہ فرمایا اسلام لایعنی ایمان ظاہر

نکر کہ وہان جا پھر وہان سے اگر اظہار اسلام کرنا ہو **وعن** نعیم بن مسعود ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہما حین جاءا بکتاب

مسیلمۃ اما واللہ لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما رواہ احمد وابو داود اور روایت ہے نعیم بن مسعود سے یہ کہ رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کو کہ آئے تھے مسیلمہ کے پاس سے خبردار ہو قسم ہے خدا کی اگر نہوتی شریعت یہہ کہ ایلچی یعنی قاصد مارے نہیں جاتے تو البتہ مارتا میں گردنیں تمہاری نقل

کی یہہ احمد اور ابو داود نے **ف** مسیلمہ کذاب نے دعوی نبوۃ کا کیا تھا اور نام اون دونوں شخصوں ایلچیوں کا عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تھا اور اونہوں

نے حضرت کے سامنے اقرار کیا تھا انکے رسول اللہ ہونیکا اسلیے حضرت نے ایسا فرمایا چنانچہ یہ کلام مذکور ہوگا فصل ثالث میں **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ

عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی خطبتہ اوفوا بحلف الجاہلیۃ فانہ لا یزیدہ یعنی الاسلام الا شدۃ

ولا تحدثوا حلفا فی الاسلام رواہ الترمذی من طریق حسین بن ذکوان عن عمرو وقال حسن اور روایت ہے عمرو

بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے نقل کی اپنے دادا سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں پورا کرو جاہلیت کا

قسم کو پس تحقیق وہ نہیں زیادہ کرتا اوسکو یعنی اسلام زیادہ نہیں کرتا اوس قسم میں مگر قوت کو یعنی اسلام میں حق وفائے عہد و سوگند زیادہ تر ہی جاتا ہے

ساتھ اسکے نہیں کہتا اور نہ پیدا کرو قسم کو بیچ اسلام کے نقل کی ترمذی نے طریق سے حسین بن ذکوان کے عمرو سے اور کہا یہہ حسن ہے **ف** یعنی اگر

جاہلیت کے قسم کو یعنی عہد و قسمیں کہ زمانہ جاہلیت میں اوپر نیک بات کے آپس کی ہوئی پورا کرو بموجب قول اللہ تعالی کے اوفوا بالعقود اور مراد وہ عہد و قسمیں ہیں

کہ باہم نیک اون میں جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان حاصل یہہ کہ جو قسمیں اور عہد ایام جاہلیت میں

فتنوں اور قتال پر واقع ہوئیں منع کیا گیا ہے پورا کرنا اونکا اسلام میں بموجب قول آنحضرت کے لا حلف فی الاسلام اور جو کہ ہوں جاہلیت میں اوپر نصرت مظلوم

اور صلہ ارحام کی اور مانند اونکی پس اسلام مقوی اور ممد اونکا ہی بموجب ایسی حدیث کے ایما حلف کان فی الجاہلیۃ لم یزدہ الاسلام الا شدۃ اور نہ پیدا کرو

الخ اسلیے کہ اسلام کافی ہے تمکو واجب ہونے پر مدد کرنے آپس میں کی اور کہا [illegible] اگرچہ لفظ حلف میں معنی زور و مدد کے ہیں لیکن لیکن شرعا بعض کی طرف کوئی قسم پیدا

کرو اور دوسری یہہ کہ نفع کے لیے ہوتا ہے ہو سکیں ظاہر وجہ دوسری ہی ہے اور اسلیے کہ قول [illegible] اگر قسم کرے جاہلیت میں کہ وارث ہوں

تمہارا بعض کی جیسا کہ [illegible] لیکن یہہ اگر قسم اسلام میں یہہ کہ وارث ہو بعض تمہارا بعض کا منسوخ ہو گیا

حدیث ہی السیمی [illegible] فی کتاب القصاص اور کہا کہ حدیث حضرت علی کی کہا اسکی یہی المسلمون تکافا دماؤہم

بیچ کتاب قصاص کے **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** ابن مسعود قال جاء ابن النواحۃ وابن اثال رسولا

مسیلمۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہما اتشہدان انی رسول اللہ فقالا نشہد ان مسیلمۃ رسول اللہ فقال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم آمنت باللہ ورسولہ لو کنت قاتلا رسولا لقتلتکما قال عبد اللہ فمضت السنۃ

ان الرسول لا یقتل رواہ احمد روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا آیا ابن نواحہ کا اور بیٹا اثال کا کہ ایلچی تھے مسیلمہ کذاب کے

پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا واسطے اون دونوں کے آیا گواہی دیتے ہو تم کہ تحقیق میں رسول خدا کا ہوں کہا اون دونوں نے

ہم گواہی دیتے ہیں ہم کہ مسیلمہ رسول خدا کا ہے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان لایا میں ساتھ اللہ کے اور رسول

اوسکے کے اگر ہوتا میں قتل کرنے والا ایلچیوں کو البتہ قتل کرتا میں تم دونوں کو کہا عبد اللہ بن مسعود نے کہ جاری ہوئی سنت یہہ کہ

ابھی تمہارا جاؤ ویسے اگرچہ بانداز اور سخت ہوا اور مستحق قتل ہو نقل کی یہہ احمد نے ف الحیوبن جو جواب دیا گویا انکار کیا حضرت کی سالت کا اور اوسکا پیا ایسا کے تابعدار ہو نیکا اور یہہ حضرت نے جو فرمایا آمنت باللہ الخ تو اسمین نہایت تواضع اور طلب حق اور حلم اور یہہ جلدی کرنا ساتھ عذاب اونکے کی ہی اور اسمین مرہی ساتھہ انکار نبوۃ اور دین کے اور تکذیب دعوی اوسکے ع **باب قسمة الغنائم والغلول فيها** باب ہی بیچ بیان تقسیم کرنے غنیمتون کے اور خیانت کرنیکے مال غنیمت میں ف غنیمت اوس مال کو کہتی ہین کہ کفار سی حاصل ہو ساتھہ قتال کی اور بغیر قتال کے جو حاصل ہوا اوسکو فئی کہتی ہین ع **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلك بان الله راى ضعفنا وعجزنا فطيبها لنا متفق عليه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا پس نہین حلال تہی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے یہہ سبب کہ اللہ تعالی نے دیکہا ضعیف ہونا ہمارا اور عاجز ہونا ہمارا پس حلال کیا اوس غنیمت کو واسطے ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا طیبی نے حرف ف کا فلم تحل مین عاطفہ ہی کہ عطف کیا ہی اوسکا کلام پر کہ پہلے اس سے ہی یس یہہ تتمہ ہی کلام سابق کا جیسیکہ تفسیر فصل اول ابی ہریرہ سی ذکر ہی اور اگلی امتون مین یہہ معمول تہا کہ جب جہاد کرتے توجمع کرتے غنیمت کو پس آگ اوترتی آسمان سے اور جلا دیتی اوسکو تو جانتے کہ جہاد اونکا مقبول ہوا اور نہین تو نہین ع وعن ابي قتادة قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم عام حنين فلما التقينا كانت للمسلمين جولة فرايت رجلا من المشركين قد علا رجلا من المسلمين فضربته من ورائه على حبل عاتقه بالسيف فقطعت الدرع واقبل علي فضمني ضمة وجدت منها ريح الموت ثم ادركه الموت فارسلني فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم رجعوا وجلس النبي صلى الله عليه وسلم فقال من قتل قتيلا له عليه بينة فله سلبه فقلت من يشهد لي ثم جلست فقال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقلت من يشهد لي ثم جلست ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم مثله فقمت فقال ما لك يا ابا قتادة فاخبرته فقال رجل صدق وسلبه عندي فارضه مني فقال ابو بكر لا ها الله اذا لا يعمد الى اسد من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله فيعطيك سلبه فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق فاعطه فاعطانيه فابتعت به مخرفا في بني سلمة فانه لاول مال تاثلته في الاسلام متفق عليه اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا نکلے ہم ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سال غزوۂ حنین کے کہ ایک جگہ ہی بیچ مکہ کے واقع ہوا ہین جبکہ ملے ہم یعنی جماعت مسلمانون کے ساتھہ کافرون کے واسطے لڑنے کے تہی مسلمانون کو شکست کی پس دیکہا مینے ایک شخص کو مشرکین مین سے کہ تحقیق غالب ہوا ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس مارا مینے اوسکو پیچھی اوسکی سے اوپر رگ گردن اوسکے ساتھہ تلوار کے پس کاٹی مینے زرہ اور متوجہ ہوا وہ مشرک مجہپر پس بہینچا مجکو بہینچنا کہ پائی مینے اوس سے بو موت کی یعنی قریب مرگ کے ہوا پہر پایا اوسکو موت نے پس چہوڑ دیا مجکو پہر ملا مین عمر بن خطاب سے پس کہا مینے کیا حال ہی لوگونکا کہ بہاگتی ہین پس کہا حکم ہی اللہ کا یعنی یہہ قضا و قدر الہی سی ہوا ہی پہر پہری مسلمان یعنی بعد شکست کے لڑنے کے لیے اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جو شخص کہ قتل کرے کسیکو یعنی کافرون مین سے واسطے اوسکے ہو قتل کرنے پر شاہد یعنی اگرچہ ایک ہی ہو پس واسطے اوسکے ہی اسباب اوسکا پس کہا مینے یعنی اپنے دل مین کون شخص گواہی دیگا واسطے میرے مینے اوس مشرک کو مارا ہی پہر بیٹہا مین پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اس قول پہلی کے یعنی جو شخص قتل کرے الخ پس کہا مینے کون گواہی دیگا واسطے میرے پہر بیٹہ گیا مین پہر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مانند اوسکے پس کہڑا ہوا مین پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے کہا ہی واسطے تیرے ای ابو قتادہ یعنی کہڑا ہوتا ہی اور بیٹہتا ہی ابو قتادہ صاحب غرض اور طالب حاجت کی پس خبر دی مینے حضرت
کو کہ مینے قتل کیا مشرک کو مارا ہی پس کہا ایک شخص نے سچ کہتا ہی ابو قتادہ اور اسباب اوس مشرک کا میرے پاس ہے پس راضی کر دو اوسکو مجہسے یعنی
اوسکو عوض اس اسباب کے تاکہ ہو یہہ میرے لیے یا راضی کر دیجیے اوسکو ساتہہ مصالحت کے اسمین پس کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یون نہین چاہیے قسم خدا کی اسوقت
نہ قصد کرینگے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم طرف شیر کی شیرون خدا کی سے کہ ابو قتادہ ہی کہ لڑتا ہی اللہ اور رسول کی خوشی کے لیے پہر دیوین تجکو اسباب
اوسکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص کو کہ سچ کہا ابو بکر رضی نے پس دی ابو قتادہ کو اسباب اوس مشرک کا پس دیا اوس شخص نے مجکو اسباب
اوسکا پس خریدا مینے ساتہہ اوسکے ایک باغ کہ تہا بیچ قبیلہ بنی سلمہ کے پس تحقیق وہ البتہ پہلا مال تہا کہ جمع کیا مینے اوسکو اسلام مین نقل کی یہہ
بخاری اور مسلم نے ف اس غزوہ مین مسلمانونکو تہوڑی سی شکست ہوئی تہی اور حضرت بجای خود قائم تہے خچر سفید پر سوار اور عباس بن عبد المطلب
اور ابو سفیان بن الحارث باگ پکڑے ہوے روکتے تہے حضرت کو اور حضرت ارادہ کرتے تہے حملہ کرنیکے لیے اور فرماتے تہے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب تخ
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهٖ ثَلٰثَةَ اَسْهُمٍ سَهْمًا لَهٗ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهٖ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصے دیے واسطے آدمی کے اور واسطے گہوڑی اوسکی کے تین حصے ایک حصہ اوسکا اور دو حصے گہوڑی اوسکی کے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسپر عمل اکثر ائمہ کا ہی اور بعضون کے نزدیک سوار کے دو حصے ہین اور مذہب امام اعظم کا بہی یہی ہی کہ حضرت نے سوار کو دو
حصے دیے چنانچہ فصل دوسری مین یہہ حدیث آویگی اور اسیطرح روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابی موسی اشعری سے اور ہدایہ مین ابن عباس سے اور
ابن عمر رضی سے بہی روایت کیا ہی اور کہا کہ جب روایت ابن عمر سے مختلف آئی تو ترجیح دی گئی روایت غیر اونکے کی تخ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ
قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا فَقَالَ لِيَزِيْدَ اُكْتُبْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَيْسَ
لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ يُّحْذَيَا وَفِيْ رِوَايَةٍ كَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ يُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ
الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يُضْرَبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی یزید بن ہرمز سے کہ کہا لکہا نجدہ حروری
نے طرف ابن عباس کے درحالیکہ پوچہتے تہے ابن عباس سے حال غلام اور عورۃ کی سے کہ حاضر ہون غنیمت مین آیا تقسیم کیا جاوے واسطے
اون دونون کے پس کہا ابن عباس نے یزید کو یہہ کہ لکہہ تو طرف نجدہ کے یہہ کہ نہین واسطے اون دونون کے حصہ معین مگر یہہ کہ دیے
جاوین وہ کچہہ اور بیچ ایک روایت کے ہی کہ لکہا طرف اوسکے ابن عباس نے کہ تحقیق تو نے لکہا تہا درحالیکہ پوچہتا تہا مجہسے کیا تہے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتہہ عورتون کے اور کیا تہے مقرر کرتے واسطے اون کے حصہ پس تحقیق تہے حضرت جہاد
کرتے ساتہہ اونکے کہ دوا کرتین بیمارون کی اور دی جاتین کچہہ غنیمت مین سے ولیکن حصہ نہین مقرر کیا گیا واسطے اونکے نقل کی یہہ مسلم نے
ف نجدہ نام سردار خوارج کا ہی اور حروری منسوب ہی ساتہہ حرورا بالمد کے اور قصر کے نام ایک گانو کا ہے نواح کوفہ کے کہ اول
اجتماع خوارج کا وہین ہوا تہا اور اسیپر عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ غلام اور لڑکے اور عورتین دیے جاوین کچہہ غنیمت مین سے یعنی حصہ سے کم اور حصہ پورا
نہ مقرر کیا جاوے اونکے لیے اور یہی مذہب ہمارا ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ غلام کو دینا اوس صورت مین ہی کہ قتال کرے اور عورت کو اوس صورت مین
کہ دوا کرے بیمارون کی تخ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهٖ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فقمت على اكمة فاستقبلت المدينة فناديت ثلاثا يا صباحاه ثم خرجت في آثار القوم ارميهم بالنبل وارتجز اقول انا ابن
الاكوع واليوم يوم الرضع فما زلت ارميهم واعقر بهم حتى ما خلق الله من بعير من ظهر رسول الله صلى الله
عليه وسلم الا خلفته وراء ظهري ثم اتبعتهم ارميهم حتى القوا اكثر من ثلثين بردة وثلثين رمحا يستخفون
ولا يطرحون شيئا الا جعلت عليه آراما من الحجارة يعرفها رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه حتى
رايت فوارس رسول الله صلى الله عليه وسلم ولحق ابو قتادة فارس رسول الله صلى الله عليه وسلم بعبد الرحمن
فقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة قال ثم اعطاني
رسول الله صلى الله عليه وسلم سهمين سهم الفارس وسهم الراجل فجمعهما لي جميعا ثم
اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم وراءه على العضباء راجعين الى المدينة رواه مسلم

اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سے کہ کہا بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سواری اپنی کی ساتھ رباح کے کہ
غلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور مین تھا ساتھ رباح کے پس جبکہ صبح کی ہمنے ناگہان عبد الرحمن فزاری نے کہ کافر نام
تھا لوٹا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹونکو پس کھڑا ہوا مین اوپر ایک ٹیلے کے اور سامنے کیا مینے منہ طرف مدینہ کے اور پکارا
مین تین بار یا صباحاہ اور یہ [illegible] خبر دار ہونیکی دشمن نزدیک ہی پہر نکلا مین پیچھے اوس قوم کے اور مارتا تھا اونکو ساتھ تیر کے اور رجز پڑھتا
تھا اور کہتا تھا مین ہون بیٹا اکوع کا اور آجکا دن [illegible] ہلاک ہونے کمینونکا یعنی [illegible]
[illegible] یہانتک کہ نہین چہوڑا [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] پیچھے لگا مین اونکے در حالیکہ تیر مارتا تھا اونکو یہانتک کہ ڈالدین اونہون نے زیادہ تیس سے چادرین اور
تیس نیزے [illegible] ہلکی ہون اور جلد بہاگین اور نہین ڈالتے تہے وہ کسی چیز کو مگر کہ رکھتا تھا مین اوپر نشانی پتھر کی تاکہ پہچان لین اوسکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یار اونکے یعنی اگر [illegible] آوین یہانتک کہ دیکھا مینے سوارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ملے ابو قتادہ کہ اونکو سوار پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتے تہے ساتھ عبد الرحمن کے [illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے [illegible] پس قتل کیا ابو قتادہ نے عبد الرحمن کو فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین سوارون ہمارے کا آجکے دن ابو قتادہ ہی اور بہترین پیادون ہمارے کا سلمہ بن اکوع ہی کہا سلمہ نے پہر دیا مجکو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے دو حصے ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادہ کا پس جمع کیا دونون حصونکو واسطے میرے اکٹھا پہر بٹھالیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے اپنے
اونٹنی پر کہ نام اوسکا عضبا تھا در حالیکہ پہرنے والے تہے طرف مدینہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف رضع جمع راضع کی ہی [illegible] اور راضع لئیم کو کہتے ہین
اور آرام [illegible] جمع ارم [illegible] علامت و نشانہ [illegible] راہ کی [illegible]
راہ مین کوئی چیز پاتی اور اپنے ساتھ نہ لیجا سکتے تو پتھر اوسپر رکھدیتے تا وقت پہرنے کے پہچان لین [illegible] حصہ سوار کا [illegible]
پیادہ کا [illegible] حصہ سوار کا ساتھ حصہ پیادہ کے [illegible] زیادہ حصہ [illegible]
جہاد مین کی ہو تا لوگونکو زیادہ رغبت ہو [illegible] ع وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
كان ينفل بعض من يبعث من السرايا لانفسهم خاصة سوى قسمة عامة الجيش متفق عليه اور روایت ہی ابن
عمر رضی اللہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ زیادہ دیتے بعض اون شخصون کو کہ بھیجتے تہے لشکرون مین سے واسطے نفسون

اونکو خاص سوا اپنی تقسیم کرنے عام لشکر کے یعنی حضرت بعضی غازیوں کو کچھ حصہ زائد دیتے تھے غنیمت میں سے واسطے رغبت دلانے کے قتال میں نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا زیادہ دیا ہمکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ سوا حصہ ہمارے کے خمس میں سے پس پہنچی مجکو ایک اونٹنی اور شارف کہتے ہیں اونٹنی بوڑہی بڑی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَهٗ فَاَخَذَهَا الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَبَقَ عَبْدٌ لَهٗ فَلَحِقَ بِالرُّوْمِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُوْنَ فَرَدَّ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا بھاگ گیا گھوڑا اون کا پس پکڑا اوسکو دشمنوں نے یعنی کافروں نے پھر غالب ہوئے کافروں پر مسلمان پس پھیر دیا گیا وہ گھوڑا ابن عمرؓ کو یعنے اور غنیمت میں داخل نہیں کیا گیا بیچ زمانے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ایک روایت میں ہی کہ بھاگ گیا غلام عبداللہؓ کا اور جا ملا روم میں پس غالب آئے اوپر مسلمان پس پھیر دیا عبداللہؓ پر یعنی غلام کو خالد بن ولیدؓ نے اور یہہ بعد زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تہا رحمت ہو اللہ کی اوپر اور سلام نقل کی یہہ بخاریؒ نے ف کہا ابن ملکؒ نے اسی معلوم ہوا کہ کافر اگر مسلمانوں کی غلام بھاگے ہوئے کو پکڑ لیں تو مالک نہیں ہوتی واجب ہے پھیر دینا اوسکا اوسکے مالک کو پہلے قسمت کے اور بعد اوسکے اور یہی قول ہمارا ہے اور کہا ابن ہمامؒ نے کہ اگر بھاگ جاوے غلام مسلمان یا ذمی کا اور وہ ہو مسلمان اور داخل ہو دارالحرب میں اور کفار پکڑ لیں اوسکو تو نہیں مالک ہوتے اوسکے نزدیک ابوحنیفہؒ کے اور صاحبین نے کہا کہ مالک ہو جاتے ہیں وہ اوسکے اور یہی کہا مالکؒ اور احمدؒ نے لیکن اگر مرتد ہو کر بھاگا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہوتے ہیں وہ بالاتفاق اور اسیطرح اگر اونٹ بھاگ کر چلا گیا اور اونہوں نے پکڑ لیا تو مالک ہو جاتے ہیں اوسکے ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ اَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْكَ فَقَالَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِيْ عَبْدِ شَمْسٍ وَبَنِيْ نَوْفَلٍ شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جبیر بن مطعمؓ سے کہ کہا چلا میں اور عثمانؓ بن عفان طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ہم نے کہ دیا آپ نے بنی مطلب کو خمس خیبر میں سے اور چھوڑ دیا ہمکو اور ہم ایک مرتبہ میں ہیں بہ نسبت آپ کے پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں کہا جبیرؓ نے اور نہیں تقسیم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنی عبد شمس کے [illegible] اور واسطے بنی نوفل کے [illegible] کچھ نقل کی یہہ بخاری نے ف اور ہم یعنی میں اور عثمانؓ اور بنی مطلب بیچ ایک مرتبہ کے ہیں نسبت آپکے اسلیے کہ ہم سب اولاد عبد مناف کے ہیں اور یہہ یوں ہی کہ ہاشم اور مطلب اور نوفل اور عبد شمس سب بیٹے عبد مناف کے ہیں اور عبد مناف چوتھے جد ہمارے اور آپ کے ہیں اسطرح کہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف اور عثمانؓ بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف اور محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف تہے اور ایک ہیں یعنی مانند شی واحد کے ہیں اسبب سے کہ تہے وہ موافق اور محب آپس میں اور مددگار آپس میں تہے درمیان انکے مخالفت جاہلیت میں اور نہ اسلام میں تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ بنی عبد شمس اور بنی نوفل نے سبب مخالفت اور عداوت آپکے عہد باندہا تہا کہ ساتہہ بنی ہاشم کے مناکحت اور بیع شرا نکرین یہانتک کہ سپرد کریں وہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تئیں پس اوسوقت میں بنی مطلب بنی ہاشم کے ساتھہ متحد و موافق تہے اور نہیں تقسیم کیا الخ یعنی اسلیے کہ نہ تہی درمیان انکے اور درمیان بنی ہاشم کے موافقت بلکہ مخالفت ظاہر اتہی پس اسلیے محروم کیا اونکو خمس سے باوجودیکہ وہ ذوی القربی سے تہے ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ

عصت

عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ خُمُسَہَا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ ھِیَ لَکُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو بستی کہ جاؤ تم اوسمین اور ٹھہرو بیچ اوسکے پس حصہ تمہارا بیچ اوسکے ہی اور جس بستی نے کہ نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اوسکی
پس تحقیق پانچوان حصہ اوسکا واسطے اللہ اور رسول اوسکیکی ہی پہر وہ واسطے تمہارے نقل کی یہہ مسلم نے ف ٹھہرو بیچ اوسکی یعنی بغیر قتال کے
کہ خالی کر دیا اوس بستی کو رہنے والون اوسکی نے اور صلح کی ساتھہ تمہارے کہ اوسکو فیئ کہتی ہین اور حصہ تمہارا الخ یعنی وہ خاص تمہارے ہی لیے نہین ہی بلکہ مشترک ہی
درمیان تمہارے اور درمیان اونکی کہ نہین نکلے ہین تم مین سے لشکر مسلمانون سے اسلیے کہ مثل اس مال کی ہوتا ہی فیئ اور فیئ نہین خاص ہی واسطے نکلنے والون کے
لڑنے کیلیے اور جس بستی نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی اور لیا تم نے اوسکو ساتھہ جنگ اور قہر اور غلبہ کے اور پہر وہ یعنی بقیہ اموال اوسکا واسطے تمہارے ہی کہا
ابن ملک نے یعنی یہہ مال ہوگا غنیمت لیا جاویگا اوس سے پانچوان حصہ واسطے اللہ اور رسول اوسکیکے اور تقسیم کیا جاویگا باقی اوس سے اور اس سے یہہ معلوم ہوا کہ مال
فیئ مین سے خمس نہ نکالا جاوے اور کہا شافعی نے کہ خمس نکالا جاوے اوسمین سے مانند مال غنیمت کے پس یہہ حدیث حجت ہی اوپر اور کہا بعضی علما ہمارے نے
شارحین مین سے کہ مراد ساتھہ قسم پہلی کی وہ ہی کہ فتح کیا اوسکو لشکر نے اسحال میں کہ آنحضرت ﷺ اونمین تہے پس لشکر کیلیے ہی اور مراد دوسری قسم سے یہہ
کہ آنحضرت ﷺ اونمین تہے پس لیتے تہے خمس اور باقی اونکی لیے تہا ع ح وَعَنْ خَوْلَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا یَتَخَوَّضُوْنَ فِیْ مَالِ اللّٰہِ بِغَیْرِ حَقٍّ فَلَہُمُ النَّارُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی خولہ
انصاریہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق بعضی اشخاص تصرف کرتے ہین بیچ مال خدا کے یعنی غنیمت میں اور فیئ میں
اور زکوۃ مین ناحق یعنی بغیر استحقاق کے پس واسطے اونکی آگ ہی دن قیامت کے نقل کی یہہ بخاری نے ف آگ ہی یعنی ہمیشہ کو اگر حلال جانین اوسکو والا
جس مدت تک چاہیگا اللہ تعالی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ فَذَکَرَ الْغُلُوْلَ
فَعَظَّمَہٗ وَعَظَّمَ اَمْرَہٗ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ بَعِیْرٌ لَہٗ رُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ
فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ فَرَسٌ لَہٗ حَمْحَمَۃٌ فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ شَاۃٌ لَہَا ثُغَاءٌ یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ نَفْسٌ لَہَا صِیَاحٌ فَیَقُوْلُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَجِیْءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رَقَبَتِہٖ صَامِتٌ
فَیَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِکُ لَکَ شَیْئًا قَدْ اَبْلَغْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَھُوَ اَتَمُّ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا درمیان ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پس ذکر کیا خیانت کرنیکا غنیمت مین پس بڑا گناہ بتلایا
اوسکا اور بڑا بیان کیا امر اوسکا پہر فرمایا کہ نہ پاؤنمین ایک تمہارے کو اسحال مین کہ آوے دن قیامت کے اس حال سے کہ ہو اوسکی گردن
پر اونٹ کہ واسطے اوسکے آواز ہو یعنی جو کوئی غنیمت مین سے اونٹ خیانت کریگا قیامت کو وہ اوسپر آواز کرتا ہوا آویگا کہیگا وہ شخص ای
رسول خدا کی فریادرسی کرو میری یعنی شفاعت کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک ہوں مین واسطے تیرے کسی چیز کا یعنی نہین دفع
کر سکتا مین تجہسے عذاب اللہ کا تحقیق پہونچا دی مین نے تجہکو شریعت نہ پاؤنمین تم مین سے کسیکو کہ آوے دن قیامت کے اسحال سے کہ اوسکی گردن پر گہوڑا
ہو واسطے اوسکے ہو آواز پس کہیگا ای رسول خدا کی فریادرسی کرو میری پس کہونگا مین نہین مالک مین واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی

سکے تجکو شریعت نہ پاوینگے کسیکو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو بکری واسطے اوسکے ہو آواز کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کیجیے پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاوین ایک تمہارے کو کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اوسکی گردن پر ہو کوئی شخص چیختا ہوا یعنی بردہ کہ غنیمت کے بندیون مین سے خیانت کیا ہو کر واسطے اوسکے ہو آواز پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کیجیے میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا دی مین نے تجکو شریعت نہ پاوین کسیکو تم مین سے کہ آوے دن قیامت کے اس حالت مین کہ اوسکی گردن پر کپڑے ہلتے ہون یعنی کپڑے کہ غنیمت مین سے خیانت کر لیے ہون یا کپڑے کہ لیے ہون بغیر حق کے یا پہنے ہون کپڑے بغیر استحقاق کے مانند کپڑے ہلتے ہون کے پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کیجیے میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا چکا مین تجکو نہ پاوین کسیکو تمہارے کو کہ آوے دن قیامت کے اوسکی گردن پر ہو سونا چاندی پس کہے یا رسول اللہ فریاد رسی کیجیے میری پس کہونگا مین نہین مالک ہون واسطے تیرے کسی چیز کا تحقیق پہونچا چکا مین تجکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے یعنی معنی اور یہہ لفظ مسلم کے ہین اور یہہ لفظ پوری یعنی مسلم کے نسبت الفاظ بخاری کے

وَعَنْهُ قَالَ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَبَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَصَابَهُ سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ شِرَاكَيْنِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِّنْ نَارٍ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحفہ بھیجا ایک شخص نے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کہ کہا جاتا تھا اوسکو مدعم [illegible] تھا کجاوہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اوتارتا [illegible] ناگہان پہونچا اوسکو ایک تیر بے نشانہ پس قتل کیا اوسکو پس کہا لوگون نے مبارک ہو واسطے اوسکے بہشت [illegible] پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یون نہین قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے تحقیق وہ چادر کہ لی تھی اوسنے دن خیبر کے غنیمت مین سے کہ نہ پہونچی تھی اوسکو تقسیم [illegible] لیا تھا اوسکو قبل تقسیم کے البتہ شعلہ مارتی ہے وہ چادر اوس پر آگ ہوکر [illegible] یعنی وعید شدید لوگون نے یعنی جنہون نے کہ سوال چاہا تھا اور لیا تھا کو غنیمت مین اور گمان کیا تھا کہ حقیر چیز ہے [illegible] ایک شخص ایک تسمہ یا دو تسمے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا یہہ ایک تسمہ ہے آگ سے یا دو تسمے ہین آگ سے یعنی خیانت کرنی انہین سبب عذاب آگ دوزخ ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اس مین وعید شدید ہے حق اوس شخص کے کہ کھاوے مال غنیمت کا یا متعلق ہووے ساتھ اوسکے حقوق مسلمانون کے مانند مال اوقاف کے اور بیت المال کے اسلیے کہ یہہ حقوق بہتون کا مشکل ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَوَجَدُوْا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا تھا اوپر اسباب کے یعنی غزوہ مین اوپر اسباب حضرت کے ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اوسکو کرکرہ پس مر گیا وہ پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بیچ دوزخ کے ہے پس شروع کیا لوگون نے دیکھنا پس پائی ایک کملی کہ تحقیق خیانت کیا تھا اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ بخاری نے [illegible] ظاہر ہے کہ [illegible] یعنی جنہون نے ہمراہ شریعت کی اور جانا کہ یہہ وعید خیانت کی ہے غنیمت مین [illegible]

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُصِيْبُ فِيْ مَغَازِيْنَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَاْكُلُهٗ وَلَا نَرْفَعُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم پہونچتے بیچ غزوات اپنی کے شہد اور انگور پس کہاتے تھے ہم اوسکو اور

اوٹھاتے

اوٹھاتی اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے ف نہ اوٹھاتی ورنہ لیجاتی حضرت کو پاس تقسیم کیلیے یعنی آنحضرت وار کھتی اوسکو اور اتفاق کیتی ہین علما او پر اسکے کہ جائز ہی غازیونکو کھانا طعام غنیمت مین سے پہلے تقسیم کے بقدر حاجت کے جبتک کہ دار الحرب مین ہین ۳ ع **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ یَوْمَ خَیْبَرَ فَالْتَزَمْتُہٗ فَقُلْتُ لَا اُعْطِی الْیَوْمَ اَحَدًا مِنْ ھٰذَا شَیْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَبَسَّمُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا اونہون نے پایا مین ایک تہیلی کو کہ بہری ہوئی تہی چربی سی دن خیبر کے پس اوٹہایا مینے اوسکو اور چہپایا اپنی سی اور کہا مینے یعنی اپنے دل مین یا زبان سی نہ دون گا آج کے دن کسیکو اسمین سی کچہہ پس پہر کر دیکہا مینے ناگہان پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبسم فرماتی تہی طرف میری یعنی اس فعل میری سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَذُکِرَ حَدِیْثُ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا اُعْطِیْکُمْ فِیْ بَابِ رِزْقِ الْوُلَاۃِ** اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہہ ہی ما اعطیکم بیچ باب رزق ولاۃ کی یعنی اور مصابیح والینی بیان ذکر کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری **عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اَوْ قَالَ فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** روایت ہی ابی امامہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی بزرگی دی مجکو انبیاء پر یا فرمایا بزرگی دی امت میری کو اور امتوں پر اور حلال کین ہمارے لیے غنیمتین نقل کی یہہ ترمذی نی ف جملہ اخیر بیان ہی بزرگی کا یا مراد یہہ ہی کہ اور بزرگیان بہی دین اور یہہ بزرگی بہی دی کہ حلال کین غنیمتین ۳ ج **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ یَعْنِیْ یَوْمَ حُنَیْنٍ مَنْ قَتَلَ کَافِرًا فَلَہٗ سَلَبُہٗ فَقَتَلَ اَبُوْ طَلْحَۃَ یَوْمَئِذٍ عِشْرِیْنَ رَجُلًا وَاَخَذَ اَسْلَابَھُمْ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ** اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسدن یعنی دن حنین کی جو شخص کہ مارے کسی کافر کو پس اوسکو لیے ہی اسباب اوسکا پس قتل کیا ابو طلحہ نے اوسدن بیس شخصونکو اور لیے اسباب اونکی نقل کی یہہ دارمی نے **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِیِّ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی السَّلَبِ لِلْقَاتِلِ وَلَمْ یُخَمِّسِ السَّلَبَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عوف اور خالد بن الولید سی یہہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا بیچ اسباب مقتول کی کہ وہ قتل کرنیوالے کے لیے ہی اور نہ خمس نکالا اوس اسباب مین سی یعنی جیسا کہ غنیمت مین سی نکالتے تہے نقل کی یہہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَفَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ بَدْرٍ سَیْفَ اَبِیْ جَھْلٍ وَکَانَ قَتَلَہٗ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ** اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا حصہ سے زیادہ دیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کی تلوار ابو جہل کی اور تہے ابن مسعود کہ قتل کیا تہا ابو جہل کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف ابو جہل کو دو انصاریون نے مارا تہا اور ابن مسعود بہی شریک تہے اوسکی قتل کرنے مین کہ سر اوسکا کاٹا تہا اسی سبب سے شمشیر اوسکی اسباب مین تہی ابن مسعود کو عطا فرمائی اور تفصیل اسی بہہ قصہ کی تیسری فصل مین مذکور ہو چکا ۳ ع **وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ قَالَ شَھِدْتُ خَیْبَرَ مَعَ سَادَتِیْ فَکَلَّمُوْا فِیَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَلَّمُوْہُ اَنِّیْ مَمْلُوْکٌ فَاَمَرَ لِیْ فَقُلِّدْتُ سَیْفًا فَاِذَا اَنَا اَجُرُّہٗ فَاَمَرَ لِیْ بِشَیْءٍ مِنْ خُرْثِیِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَیْہِ رُقْیَۃً کُنْتُ اَرْقِیْ بِھَا الْمَجَانِیْنَ فَاَمَرَنِیْ بِطَرْحِ بَعْضِھَا وَحَبْسِ بَعْضِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اِلَّا اَنَّ رِوَایَتَہٗ اِنْتَھَتْ عِنْدَ قَوْلِہِ الْمَتَاعِ** اور روایت ہی عمیر غلام ابی اللحم کے سے کہ کہا حاضر ہوا مین غزوہ خیبر مین ساتہہ مالکون اپنے کے پس کلام کیا مالکون نے میرے مقدمہ مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا اونہون نے حضرت سی یعنی معلوم کروایا حضرت کو یہہ کہ مین مملوک ہون پس حکم کیا مجکو کہ اوٹہاؤن ہتہیار اور رہون ساتہہ مجاہدون کے پس پہنایا گیا مین گلے مین یعنی ایک تلوار میری گردن مین ڈالدی پس ناگہان مین کہینچتا تہا اوسکو یعنی زمین پر بسبب صغر سن کے یا کوتہ قدی کے پس حکم کیا

آنحضرت صلعم نے دیئے لیے یعنی وقت تقسیم کرنے غنیمت کی ساتھ تھوڑی سی چیز کی غنیمت میں سے اور بیان کیا یعنی حضرت کے روبرو ایک منتر کرتا تھا میں پڑھتا اوسکو دیوانوں پر پس حکم کیا مجکو ساتھ موقوف کرنے بعضی منتر کے اور رہنے دیئے بعضی منتر کے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے مگر تحقیق روایت ابوداود کی تمام ہوئی نزدیک المتاع کے ف کلام کیا میری مقدمہ میں یعنی میری تعریف کی یا عرض کیا کہ اوسکو جہاد کے لیے یعلین یا خدمت کے لیے اور ظاہر بعضی کلمات منتر کے اچھے ہونگے اور بعضی قبیح پس حکم کیا ساتھ ترک کرنے قبیح کے اور پڑھنے اچھوں کے ح وعن مجمع بن جارية قال قسمت خيبر على اهل الحديبية فقسمها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سهما وكان الجيش الفا وخمس مائة فيهم ثلثمائة فارس فاعطى الفارس سهمين والراجل سهما رواه ابو داود وقال حديث ابن عمر اصح والعمل عليه واتى الوهم في حديث مجمع انه قال ثلثمائة فارس وانما كانوا مائتي فارس اور روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا بانٹی گئی خیبر یعنی غنیمت اور زمین اوسکی اوپر اہل حدیبیہ کے پس تقسیم فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے اور تھا لشکر ایک ہزار اور پانسو آدمیوں کا اونمیں تین سو سوار تھے پس دیئے سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ نقل کی یہ ابوداود نے اور کہا حدیث ابن عمر کی صحیح تر ہے اور عمل اکثر ائمہ کا اوسی پر ہے اور آیا اور واقع ہوا وہم بیچ حدیث مجمع کے کہ اوسنے کہا تین سو سوار اور نہ تھے وہ مگر دو سو سوار ف ساتھ اس حدیث مجمع کی دلیل پکڑی ہے اونہوں نے کہ سوار کو دو حصے دیتے ہیں جیسیکہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اسلیے کہ جب تین سو سواروں میں ہر سو کو دو دو حصے دیے تو چھ حصے لگ گئے اور بارہ حصے باقی رہے پس ہر سو پیادوں کو ایک ایک حصہ دیا اور جو کہتے ہیں کہ سواروں کے لیے تین تین حصے ہیں حساب درست نہیں بیٹھتا اسلیے کہ حصے سواروں کی اس تقدیر پر نو ہوتی ہیں اور حصے پیادوں کی بارہ پس حصے اکیس ہوتے ہیں اور ابن عباس اور ابن عمر رضی سے بھی مثل حدیث مجمع کے روایت کی ہے لیکن وہ کہتے ہیں کہ حدیث ابن عمر کی ناطق ہے ساتھ اسکے کہ سوار کے تین حصے ہیں قوی تر اور ثابت تر ہے واللہ اعلم اور حنفیہ جو اس حدیث پر عمل نہیں کرتے ہیں وجہ اوسکی اوپر مذکور ہو چکی ہے اور بیچ عدد اہل حدیبیہ کی روایات مختلف آئی ہیں ایک روایت میں چودہ سو اور سوار دو سو ح وعن حبيب بن مسلمة الفهري قال شهدت النبي صلى الله عليه وسلم نفل الربع في البداءة والثلث في الرجعة رواه ابو داود اور روایت ہے حبیب بن مسلمہ فہری سے کہا حاضر ہوا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حصہ زیادہ دیا چوتھائی بیچ ابتدا جہاد کے اور تہائی بیچ وقت پھرنے کے جہاد سے نقل کی یہ ابوداود نے ف یعنے اگر اوٹھتی ایک جماعت لشکر میں سے بیچ ابتدا غزوہ کی اور مشغول ہوتی بیچ جنگ دشمنوں کی پہلے پہنچنے لشکر کے دیتے حضرت اونکو چوتھائی مال غنیمت میں سے اور شریک کرتے اونکو ساتھ تمام لشکر کے بیچ تین ربع باقی کی اور جب پھرتا لشکر جہاد سے اور ایک جماعت اونمیں سے بیچ جنگ دشمنوں کی مشغول ہوتی تو دیتے اونکو تہائی مال غنیمت میں سے اور باقی میں اونکو ساتھ تمام لشکر کے شریک کرتے اسلیے کہ تردد اونکا جنگ میں اور مشقت اور خطر وقت پھرنے کے زیادہ ہے کیونکہ ابتدا میں لشکر آتا ہے اور مدد کرتا ہے بخلاف پھرنے کے کہ سب تھکے ہوئے ہیں اوس وقت میں جنگ کرنی مشکل اور سخت تر ہے اور حصہ بھی زیادہ بنسبت پہلی کے ہے ح وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل رواه ابو داود اور روایت ہے حبیب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے حصہ زیادہ دیتے چوتھائی پیچھے خمس نکالنے کے یعنی ابتدا جہاد میں اور زیادہ دیتے تہائی پیچھے خمس نکالنے کے جس وقت کہ پھرتے جہاد سے نقل کی یہ ابوداود نے ف اوپر کی حدیث میں جو ذکر کیا زیادہ دینا چوتھائی کا ابتدا میں اور تہائی کا وقت پھرنے کے تو یہاں بیان کیا کہ پہلے خمس نکالتے تھے بعد اوسکے اور بیان کر دیا کہ اول خمس نکالتے اور بعد اوسکے چوتھائی یا تہائی دیتے اور پھر تقسیم کرتے ح وعن ابي الجويرية الجرمي قال اصبت بارض الروم جرة حمراء فيها دنانير في امرة معاوية وعلينا

رجل

رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ يُقَالُ لَهٗ مَعْنُ بْنُ يَزِيْدَ فَأَتَيْتُهٗ بِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَأَعْطَانِيْ مِنْهَا مِثْلَ مَا أَعْطٰى رَجُلًا مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَفْلَ إِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ لَأَعْطَيْتُكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی الجویریہ جرمی سی کہ کہا پائی مینی زمین روم مین ایک ٹھلیا سرخ کہ اوسمین دینار تہین بیچ زمانی خلافت معاویہ کے اور تہا ہمپر حاکم ایک شخص صحابیون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے بنی سلیم سے کہا جاتا تہا اوسکو معن بن یزید پس لایا مین اوسکی پاس ٹھلیا پس بانٹا اوسنی اون دیناروںکو درمیان مسلمانون کی یعنی مجاہدون کے اور دیا مجکو اوسمین سے مانند اوسکی کہ دیا ایک شخص کو اونمین سی یعنی برابر سبکے دیا کچہ زیادہ ندیا پہر کہا اگر نہ سنا ہوتا مینی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نہین حصہ زیادہ دینا مگر پیچہے خمس کے البتہ دیتا مین تجکو یعنی زیادہ اور روایت نقل کی یہہ ابو داودنی ف یعنی حضرت نی فرمایا کہ نفل یعنی زیادہ حصہ دینا بعد خمس کے ہوتا ہے پس اوس مال مین ہو کہ اوس مال مین خمس ہی اور خمس اوس مال مین ہوتا ہی کہ بقہر و غلبہ کافرونسی لین کہ اوسکو غنیمت کہتی ہین وہ ہاں قتال ہوا ہو اور یہہ مال فئی ہی اور اوسمین خمس ہی نہین پس نفل بہی نہین ہوگا ۔ ح وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ فَأَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهٗ إِلَّا أَصْحَابَ سَفِيْنَتِنَا جَعْفَرًا وَأَصْحَابَهٗ أَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری ہی کہ کہا آئی ہم یعنی حبشہ سی اور پایا ہمنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت کہ فتح کیا خیبر کو پس حصہ دیا واسطی ہمارے یا کہا پس دیا ہمکو غنیمت خیبر مین سی اور نہین تقسیم کیا واسطی کسیکے کہ غائب تہا فتح خیبر سے اوسمین سی کچہہ مگر واسطے اوس شخص کے کہ حاضر تہا ساتہہ اونکی مگر ہماری کشتی والونکو جعفر کو اور یارون اونکی کو حصے دیے کشتی والونکو ساتہہ اونکے کہ حاضر تہے نقل کی یہہ ابو داودنی ف ابو موسی رضہ یمن سی مکہ مین تشریف لائی اور اسلام لائی پہر ہجرت کرکر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابی طالب اور صحابہ بہی وہان ہجرت کرگئی تہی جب انہوننی خبر حضرت کی ہجرت کی سنی کشتی مین بیٹہہ کر روانہ مدینہ کو ہوئی اور حضرت کی خدمت مین پہونچی جبکہ فتح کیا خیبر کو اور بعضی کہتی ہین کہ حصہ دیا اونکو اس سبب سے تہا کہ آنا اونکا پہلی جمع کرنے غنیمت کی تہا اگرچہ بعد از قتال کے تہا اور یہہ تاویل اونکی ہی کہ قائل ہین ساتہہ اوسکی کہ جو کوئی حاضر ہوا اوسوقت مین شریک ہوتا ہی جیسیکہ ایک قول شافعی کا ہی اور جو قائل نہین ہین کہتی ہین کہ یہہ دینا ساتہہ رضا غازیون کے تہا اور یہہ قول ظاہرتر ہی ۔ ح وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ النَّاسِ لِذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهٗ فَوَجَدْنَا خَرَزًا مِنْ خَرَزِ يَهُوْدَ لَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی زید بن خالد سی یہہ کہ ایک شخص اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے وفات کیا گیا دن فتح خیبر کے پس ذکر کی صحابہ نی واسطی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خبر مرنی وسکیکی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہو اوپر یار اپنی یعنی میں نہین نماز پڑہتی کا اسکے جنازہ کی پس متغیر ہوئی چہری لوگون کے اسبب کی یعنی سبب نماز نہ پڑہنی حضرت کی کہ کیا سبب ہی اسکا پس فرمایا کہ تحقیق یار تمہارے نی خیانت کی بیچ راہ اللہ کے یعنی مال غنیمت مین سے پس تلاش کیا ہمنے اسباب اوسکا پس پائین ہمنی پوتہین پوتہیون یہود کے سے کہ نہ برابر تہین دو درہمون کی یعنی قیمت اونکی دو درہمون سے کم تہی نقل کی یہہ مالک اور ابو داود اور نسائی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَ غَنِيْمَةً أَمَرَ بِلَالًا فَنَادٰى فِي النَّاسِ فَيَجِيْئُوْنَ بِغَنَائِمِهِمْ فَيُخَمِّسُهٗ وَيُقَسِّمُهٗ فَجَاءَ رَجُلٌ يَوْمًا بَعْدَ ذٰلِكَ بِزِمَامٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا فِيْمَا

كنا أصبنا من الغنيمة قال أسمعت بلالا نادى ثلاثا قال نعم قال فما منعك أن تجيء به فاعتذر قال كن أنت تجيء
به يوم القيامة فلن أقبله عنك رواه أبو داود اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جس وقت پہونچتے غنیمت کو یعنی اور ارادہ کرتے اوسکے جمع کرنے اور تقسیم کرنے کا حکم فرماتے بلال کو یعنی ندا کرنیکا پس ندا کرتے بلال لوگوں میں پس
لاتے لوگ غنیمتیں اپنی یعنی جس پاس لوٹ کا مال ہوتا وہ لاتا پس پانچواں حصہ اوسمیں سے نکالتے اور تقسیم کرتے اوسکو یعنی مال غنیمت کو درمیان مجاہدوں کے
پس لایا ایک شخص ایکدن بعد اوسکے یعنی بعد نکالنے پانچویں حصے کے ایک مہار بالوں کی پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہہ چیز اوسچیز کے تھی کہ پہونچی تھی ہمکو
غنیمت میں سے فرمایا کیا سنا تھا تونے بلال کو پکارتے ہوئے تین بار کہا کہ ہاں یعنی سنا تھا پس فرمایا پس کس چیز نے منع کیا تجکو اس سے کہ لاتا تو اوسکو پس عذر
کیا اوسنے یعنی کچھہ ہیچ و پرکرا ایسے فرمایا رہ تو یعنی اسیطرح لاویگا تو اوسکو دن قیامت کے پس ہرگز نہ قبول کرونگا میں اوسکو تجسے نقل کی یہہ ابوداود نے
ف حضرت نے وہ مہار اوس سے اسلیے نہ قبول کی کہ اوسمیں سب مجاہدوں کا حق تھا اور وہ متفرق ہوگئے تھے مشکل تھا ہر ایک کا حصہ پونہچانا اوسمیں سے وعن
عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه رواه أبو داود اور روایت
ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی شعیب سے اور شعیب نے نقل کی اپنے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو سے یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم اور ابوبکر رض نے اور عمر رض نے جلا دیا اسباب خیانت کرنیوالے کا غنیمت میں سے اور مارا اوسکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف مارا اوسکو از راہ تعزیر
کے اور بعضے اہل علم نے مانند امام احمد بن حنبل وغیرہ کے عمل کیا ہے ظاہر اس حدیث پر کہ وہ کہتے ہیں اسباب اوسکا جلادیجے سواے حیوان اور مصحف مجید کے
اور اوسچیز کی کہ خیانت کی ہے اسلیے کہ حق مجاہدوں کا ہے اور تینوں امام کہتے ہیں کہ اسباب نہ جلاوے لیکن تعزیر ہونا چاہیے اور حمل کیا ہے اس حدیث کو زجر و وعید پر
وعن سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من يكتم غالا فإنه مثله رواه أبو داود اور روایت
ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جو شخص کہ چھپاوے خیانت خیانت کرنیوالے کی مال غنیمت میں یعنی امیر سے ظاہر
اوسکا نکرے کہ فلانے نے خیانت کی ہے پس تحقیق وہ مانند خیانت کرنیوالے کے ہے یعنی گناہ میں نقل کی یہہ ابوداود نے وعن أبي سعيد قال نهى رسول
الله صلى الله عليه وسلم عن شرى المغانم حتى تقسم رواه الترمذي اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کرنے
غنیمتوں کے سے پہلے اس سے کہ تقسیم کیجاویں یعنی بسبب عدم ملک کے نقل کی یہہ ترمذی نے وعن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن
تباع السهام حتى تقسم رواه الدارمي اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا یہہ کہ نہ بیچے جاویں حصے یہانتک
کہ تقسیم کیے جاویں نقل کی یہہ دارمی نے ف یعنی اگر کوئی بیچے حصہ اپنا پہلے تقسیم کے تو جائز نہیں بسبب عدم ملک کے نزدیک اوسکے کہ موقوف کرتا ہے ملک کو
قسمت پر اور بسبب جہل تعین مبیع کے اور صفت اوسکے کی مالک کے پہلے تقسیم کے ۱۲ ح وعن خولة بنت قيس قالت سمعت رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول إن هذا المال خضرة حلوة فمن أصابه بحقه بورك له فيه ورب متخوض فيما شاءت به نفسه من
مال الله ورسوله ليس له يوم القيامة إلا النار رواه الترمذي اور روایت ہے خولہ بنت قیس سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے تحقیق یہہ مال سبز ہے [illegible] اچھا معلوم ہوتا ہے اور دل میں پیارا ہے پس جو شخص پہونچے اوسکو ساتھہ حق اوسکے کی یعنی بوجہ حلال
برکت دیجاوے واسطے اوسکے بیچ اوسکے اور بہت سے تصرف کرنیوالے ہیں اوسچیز کے کہ چاہے اوسکو نفس اوسکا مال اللہ کے سے اور رسول اوسکے سے یعنی غنیمت کے
قسمت [illegible] خدا اور رسول [illegible] واسطے اوسکے دن قیامت کے مگر آگ نقل کی یہہ ترمذی نے وعن ابن عباس أن النبي صلى الله
عليه وسلم تنفل سيفه ذا الفقار يوم بدر رواه أحمد وابن ماجه وزاد الترمذي وهو الذي رأى فيه الرؤيا يوم أحد

اور

اور روایت ہی ابن عباس سی یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حصہ سے زیادہ لی تلوار اپنی کہ نام اوسکا ذوالفقار تہا دن بدر کے نقل کی یہہ ابن ماجہ اور زیادہ
کیا ترمذی نی اور وہ تلوار وہ ہی کہ دیکہا تہا حضرت نی خواب مین بیچ اوسکی دن احد کے ف حصہ سی زیادہ لی یعنی پسند کر زیادہ حصہ سے غنیمت مین سے
کہ یہہ بات اور کو سوای حضرت کے جائز نہتی اور ذوالفقار ملک تہی منبہ بن حجاج کی کہ قتل کیا گیا وہ غزوہ بدر مین پس زیادہ حصہ سے لیا حضرت نے اوسکو اور
کہتی ہین لڑائیوں مین وہ پاس ہی حضرت کے نہ اور تلوارین حضرت کی ورقاموس مین لکہا ہی کہ وہ ملک تہی عاص بن منبہ کی دن بدر کی وہ کافر مارا گیا
پہر حضرت نی بخشی وہ تلوار حضرت علی رض کو اور ذوالفقار اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ فقار کہتی ہین استخوان پشت کو اور اوس تلوار کی پشت مین مہری تہی مثل
اوسکی اور خواب یہہ تہا کہ آنحضرت نی ہلایا ذوالفقار کو پس ٹوٹ گئی وہ درمیان مین سے پہر ہلائی دوسری بار پس ہو گئی بہتر اوس چیز سے کہ تہی پس تعبیر ہوئی
اسکی یہہ شکست کی کہ روز احد کی واقع ہوئی اور آخر فتح ہوئی ۱۲ ح وعن رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَرْكَبْ دَابَّةً مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَعْجَفَهَا رَدَّهَا فِيهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مِنْ فَيْءِ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى إِذَا أَخْلَقَهُ رَدَّهُ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی رویفع بن ثابت سی یہہ کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس نہ سوار ہو کسی جانور پر غنیمت مسلمین مین سے یعنی غنیمت
مشترکہ مین سی بغیر ضرورت کی یہانتک کہ جسوقت دبلا کر دی اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین اور جو شخص کہ ایمان رکہتا ہو ساتہہ اللہ کے اور دن
پچہلے کے پس نہ پہنے کپڑا غنیمت مسلمین مین سے یعنی بلا ضرورت یہانتک کہ جسوقت پرانا کرے اوسکو پہیر دے اوسکو غنیمت مین نقل کی یہہ ابوداود نے
ف اور اس سی یہہ سمجہا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا باعث دبلاپی کا نہو تو نہین مضائقہ سوار ہونے کا لیکن یہہ مراد نہین بلکہ بطریق عادت کے فرمایا
کہ سوار ہونا باعث دبلاپی کا ہوتا ہی ۱۲ ح ع وعن مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قُلْتُ هَلْ كُنْتُمْ تُخَمِّسُونَ الطَّعَامَ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصَبْنَا طَعَامًا يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَجِيءُ فَيَأْخُذُ مِنْهُ مِقْدَارَ مَا يَكْفِيهِ
ثُمَّ يَنْصَرِفُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی محمد بن ابی المجالد سی کہ نقل کی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا کہا مینی کیا تہے تم پانچوان حصہ
نکالتی طعام کا بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا پونچے ہم طعام کو دن خیبر کے اور تہا ایک شخص آتا پس لیتا طعام سے مقدار اوس
چیز کے کہ کفایت کرتا اوسکو پہر جاتا نقل کی یہہ ابوداود نے ف پانچوان حصہ نکالتی تہے الخ یعنی نکالتی تہے خمس اوسمین سے یا جو کچہ
کہ جنس طعام سی ہی خارج تہا تقسیم سے کہ جو کوئی چاہتا تہا اوسمین تصرف کرتا تہا اور جواب کا مطلب یہہ ہی کہ طعام سے خمس نہ لیتا چاہیے
ولیکن چاہیے کہ زیادہ بہی قدر کفایت سے نہ لے ۱۲ ح وعن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ جَيْشًا غَنِمُوا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
طَعَامًا وَعَسَلًا فَلَمْ يُؤْخَذْ مِنْهُمُ الْخُمُسُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ ایک لشکر غنیمت لایا بیچ زمانی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی طعام اور شہد پس نہ لیا گیا اونسی پانچوان حصہ یعنی بیچ اوس چیز کے کہ کہایا اوس سے نقل کی یہہ ابوداود نے
وعن الْقَاسِمِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ الْجَزُورَ فِي
الْغَزْوِ وَلَا نَقْسِمُهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا لَنَرْجِعُ إِلَى رِحَالِنَا وَأَخْرِجَتُنَا مِنْهُ مَمْلُوَّةٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی
قاسم مولی عبد الرحمن کے سے کہ نقل کی بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ تہی ہم کہاتی اونٹ جہاد مین یعنی عند الاحتیاج اونٹ ذبح کر کے
اور کہاتی اور نہ تقسیم کرتے ہم اوسکو یہانتک کہ جسوقت ہوتی ہم البتہ پہرنے والے طرف ڈیرون اپنے کے یعنی سفر مین اس حال مین کہ خورجیان ہماری گوشت
اونٹ کی سی بہری ہوتی تہین نقل کی یہہ ابوداود نے ف کہا ابن ہمام نی کہ جب مسلمان نکلین دار الحرب سی نہین جائز یہہ کہ کہائیں دانہ کہلاوین غنیمت

میں ہو اور یہ کہا میں نے اسلیے کہ ضرورۃ دفع ہوئی اور اباحت کہ تھی دار الحرب میں باعتبار ضرورۃ کی تھی اور جسکے ساتھ زائد ہو طعام یا گہانس وہ اوسکو پہیر دیوے طرف غنیمت کے جبکہ تقسیم ہوئی ہو دار الحرب میں اگرچہ نفع اوٹھایا ہو ع **وعن عبادة بن الصامت** أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول أدّوا الخياط والمخيط وإيّاكم والغلول فإنه عار على أهله يوم القيمة رواه الدارمي ورواه النسائي عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ادا کر دیا کرو دہاگا اور سوئی یعنی مال غنیمت میں سے اسقدر بہی نہ چہپا رکہو اور بچو تم خیانت کرنے سے یعنی غنیمت میں یا مطلق اسلیے کہ تحقیق خیانت کرنا عار ہوگا خیانت کرنیوالوں پر دن قیامت کے نقل کی یہہ دارمی نے اور نقل کی نسائی نے عمرو بن شعیب سے اونسے اپنے باپ سے اونسے اپنے دادے سے

وعن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال دنا النبي صلى الله عليه وسلم من بعير فأخذ وبرة من سنامه ثم قال يا أيها الناس إنه ليس لي من هذا الفيء شيء ولا هذا ورفع إصبعه إلا الخمس والخمس مردود عليكم فأدّوا الخياط والمخيط فقام رجل في يده كبة من شعر فقال أخذت هذه لأصلح بها بردعة فقال النبي صلى الله عليه وسلم أما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك فقال أما إذا بلغت ما أرى فلا أرب لي فيها ونبذها رواه أبو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا نزدیک ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پس لی پشم اوسکی کوہان میں سے پہر فرمایا اے لوگو تحقیق شان یہہ ہی کہ نہیں واسطے میرے اس مال فیء میں سے کچہہ اور نہ یہہ یعنی پشم مذکور اور اوٹہائی اونگلی اپنی یعنی جس اونگلی سے پشم لی تہی اوسکو اوٹہایا لوگوں کے دکہانیکو مگر خمس اور خمس بہی تمہیں پر خرچ کیجاتی ہی یعنی تمہارے مصالح میں مثل ہتیار اور گہوڑے وغیرہ کے پس ادا کر دیا کرو دہاگا اور سوئی کو پس کہڑا ہوا ایک شخص کہ اوسکے ہاتہہ میں ایک ٹکڑا تہا بالوں کا پس کہا کہ لیا تہا میں نے اوسکو تاکہ درست کروں میں ساتہہ اوسکے پالان کی نیچے کی کملی کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر جو چیز کہ ہو واسطے میرے اور واسطے اولاد عبد المطلب کے پس وہ واسطے تیرے ہی یعنی جو چیز کہ میرا اور اونکا حصہ ہی سو معاف کیا ہم نے اوسکو تیرے لیے اور جو کچہہ کہ اور مجاہدوں کے حصہ کا ہی سو اوسکو بخشوا لے اونسے چاہیے پس کہا اوس شخص نے جس وقت کہ پہونچی یہہ بات اس حد کو یعنی گناہ کو کہ دیکہتا ہوں میں پس نہیں حاجت مجکو اوسمیں اور پہینک دیا اوس نے اوسکو نقل کی یہہ ابو داود نے

وعن عمرو بن عبسة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى بعير من المغنم فلما سلم أخذ وبرة من جنب البعير ثم قال ولا يحل لي من غنائمكم مثل هذا إلا الخمس والخمس مردود فيكم رواه أبو داود اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک اونٹ کے کہ تہا غنیمت میں کا یعنی اوسکو سترہ کیا تہا پس جبکہ سلام پہیرا لی پشم اونٹ کی پہلو سے پہر فرمایا نہیں حلال ہی واسطے میرے تمہاری غنیمتوں میں سے مانند اسکے مگر پانچواں حصہ اور پانچواں حصہ بہی خرچ کیا جاتا ہی بیچ حاجتوں تمہاری کے نقل کی یہہ ابو داود نے ف پہلو سے یعنی کوہان کی ایک جانب سے پس یہہ قصہ متعدد ہوگا یا اوسکی پہلو سے مراد کوہان ہوگا قصہ متعدد نہ ہوگا ع

وعن جبير بن مطعم قال لما قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم سهم ذوي القربى بين بني هاشم وبني المطلب أتيته أنا وعثمان بن عفان فقلنا يا رسول الله هؤلاء إخواننا من بني هاشم لا ننكر فضلهم لمكانك الذي وضعك الله منهم أرأيت إخواننا من بني المطلب أعطيتهم وتركتنا وإنما قرابتنا وقرابتهم واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد هكذا وشبك بين أصابعه رواه الشافعي وفي رواية أبي داود والنسائي نحوه وفيه أنا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا إسلام

وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ کہا جب تقسیم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ ذوی القربی کا کہ قرآن مجید مین حصہ اونکا خمس آیا ہی درمیان بنی ہاشم اور بنی المطلب کے حاضر ہوا مین حضرت کے پاس اور عثمان بن عفان پس کہا ہمنے یا رسول اللہ یہہ بہائی ہمارے بنی ہاشم مین سے نہین انکار کرتے ہم بزرگی اونکی کا سبب ہونے آپکے کہ پیدا کیا آپکو اللہ تعالی نے بنی ہاشم مین یعنی پس وہ افضل ہمسے ہین بسبب ہونے اونکے قریب تر آپ سے یہہ نسبت ہمارے اسلیے کہ جد آپکی اور جد اونکی ایک ہین کہ وہ ہاشم ہین اگرچہ جد ہماری اور جد اونکی بہی ایک ہین یعنی عبد مناف خبر دیجیے ہمکو سبب اسکے کہ دیا بہائیون ہمارے کو کہ بنی المطلب ہین اور چہوڑا آپنے ہمکو یعنی خمس مین جو ذوی القربی کا حصہ ہی اوسمین سے آپنے ہمکو نہ دیا اور سوا اسکے نہین کہ قرابت ہماری یعنی بنی نوفل کہ جبیر اونہین سے ہی اور بنی عبد شمس کے کہ عثمان اونہین سے تہے اور قرابت اونکی یعنی بنی عبد المطلب کی ایک ہے یعنی اسلیے کہ باپ اونکے بہائی ہاشم کے ہین اور باپ ہمارے بہی اسیطرح پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوا اسکے نہین کہ بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہین اسطرح سے اور داخل کین انگلیان ایک ہاتہہ کی دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین نقل کی یہہ شافعی نے اور یہہ روایت ابی داود اور نسائی کی مانند اسکی ہی اور اوسمین یون ہی کہ ہم اور بنی مطلب کے نہین جدا ہوتی جاہلیت مین اور اسلام مین اور سوا اسکے نہین کہ ہم اور وہ ایک چیز ہین اور داخل کین ایک ہاتہہ کی انگلیان دوسرے ہاتہہ کی انگلیون مین

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَيْ عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ فَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ قَالَ وَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْأَلَانِي عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا فَقَالَا لَا فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ وَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَلَبِهِ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہ کہا تحقیق مین البتہ کہڑا تہا صف جنگ مین دن جنگ بدر کے پس دیکہا مینے داہنی اپنی اور بائین اپنی پس ناگہان مین تہا درمیان دو لڑکون انصار کے کہ نو عمر تہے پس آرزو کی مینے یہہ کہ ہوتا مین درمیان دو شخصون قوی تر اور دیرینہ تر کے ان دونون جوانون سے یعنی حقیر جانا اونکو شجاعت مین کہ یہہ نوجوان اور ناآزمودہ کار ہین مبادا بہاگ جاوین اور مجہکو بہی معیوب کرین پس چوکا مجہکو ایک نے اون دونو مین سے اور کہا اے چچا میرے آیا پہچانتا ہی تو ابو جہل کو کہ کونسا ہی اور کہان ہی کہا مینے کہ ہان جانتا ہون لیکن کیا ہی غرض تجہکو طرف اوسکے اے بہتیجے میرے کہا خبر دیا گیا ہون مین کہ تحقیق وہ برا کہتا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتہہ مین ہی البتہ اگر دیکہون مین اوسکو نہ جدا ہوگا تن میرا تن اوسکے سے یہانتک کہ مرے بہت جلد یا ہم مین سے یعنی جسکی موت پہلی آئی ہوگی وہ پہلے مریگا مین یا وہ کہا عبد الرحمن نے تعجب کیا مینے سبب اس کہنے اوسکے کی کہ بڑی ہمت و شجاعت اور محبت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رکہتے ہین کہا عبد الرحمن نے اور چوکا مجہکو دوسرے نے اور کہا واسطے میرے مانند اوسکی یعنی مانند باتون پہلے کی پس نہ درنگ کی مینے کہ دیکہا مینے طرف ابو جہل کے کہ پہرتا ہی لوگون میں یعنی کفار مین پس کہا

مینے اون دونون لڑکونکو کہا نہیں دیکھتے تم اوس شخص کو کہ پھرتا ہی یہہ وہی یار تمہارا کہ پوچھتے تھے مجھسے حال اوسکا یعنی دیکھو ابوجہل یہی ہی کہا عبدالرحمن نے پس جلدی کی دونون لڑکون نے ابوجہل کی طرف ساتھہ تلوارون اپنی کی پس مارا اوسکو یہانتک کہ قتل کیا اوسکو پھر پھرے دونون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خبر دی آپکو یعنی اس معاملہ سے پس فرمایا کون سے نے تم دونون میں سے قتل کیا اوسکو پس کہا ہر ایک نے اون دونون میں سے کہ مینے قتل کیا اوسکو پس فرمایا کیا پونچھہ ڈالین ہین تمنے اپنی تلوارین پس کہا کہ نہیں پس دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف دونون تلوارون کے پس فرمایا تم دونون نے قتل کیا اوسکو اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ اسباب ابوجہل کے واسطے معاذ بن عمرو بن جموح کے اور وہ دونون شخص کہ قتل کئے ابوجہل کو معاذ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء تھے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور صحیح بخاری میں کہا معوذ بن عفراء ساتھہ واو مکسورہ مشددہ کے اور حدیث آئندہ میں آویگا کہ مارا ابوجہل کو دو بیٹون عفراء کے نے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تھا بیٹا عفراء کا توجیہ اوسکی یہہ ہے کہ دونون ایک ماں سے تھے کہ نام اوسکا عفراء تھا اور باپ دونون کے مختلف پس ایک یعنی عمرو کے باپ کا نام جموح ہے اور باپ دوسرے کا اور تھا پس ایک نسبت کیا گیا باپ کی طرف اور دوسرا ماں کی طرف اور قسطلانی نے لکھا ہے کہ دوسرا یعنی معاذ بیٹا حارث کا ہے اور اس مقام میں دو شبہہ وارد ہوتے ہین ایک تو یہہ کہ حضرت نے فرمایا کہ تم دونون نے مارا ہے پس وجہ تخصیص ایک کی ساتھہ دینے اسباب کی کیا ہے جواب یہہ ہے کہ شاید دونون شریک ہوئے مارنے میں ولیکن جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے سے بازرکہا وہ ایک ہوا اور دوسرے نے بھی اوسکے زخم پہونچایا ہو اور مستحق اسباب کا وہی ہوا کہ جسنے سست کیا اور چلنے پہرنے سے بازرکھا اور فرمانا حضرت کا کہ تم دونون نے قتل کیا ہے واسطے خوش کرنے دوسرے کے تھا اور شبہہ دوسرا یہہ ہے فصل دوسری کے حدیث ابن مسعود کی میں گذرا کہ حضرت نے تنفیل کی مجکو شمشیر ابوجہل کی اور یہہ بھی آیا ہے کہ ابن مسعود نے مارا ابوجہل کو پس وجہ اوسکی کیا ہے جواب یہہ ہے کہ ابن مسعود نے پائی ابوجہل میں رمق پس کاٹا سر اوسکا پس دی حضرت نے ایک چیز اسباب میں سے کہ وہ شمشیر تھی اور بعضی یاران مالک کے سے نقل کیا گیا ہے کہ امام مخیر ہے اسباب میں جو چاہے سو کرے اور جسکو چاہے دیوے اور اس قول میں چھٹکارا ہے دونون اشکال سے ح

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ فَأَخَذَ بِلِحْيَتِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ فَلَوْ غَيْرُ أَكَّارٍ قَتَلَنِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن بدر کے کون شخص ہے کہ دیکھے واسطے ہمارے کہ کیا کیا ابوجہل نے یعنی کیا ہے حال اوسکا مارا گیا یا جیتا ہے پس گئے ابن مسعود پس پایا ابوجہل کو کہ مارا تھا اوسکو دو بیٹون عفراء کے نے یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا یعنی قریب المرگ ہوا کہا انس نے پس پکڑی ابن مسعود نے داڑھی ابوجہل کی اور کہا تو ابوجہل ہے پس کہا ابوجہل نے کیا تو زیادہ ہے اوس شخص سے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی زیادہ اوس شخص سے کوئی نہیں ہے کہ قتل کیا تمنے اوسکو یعنی مجھسے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کہا اگر غیر زمیندار مارتے مجکو تو بہت بہتر ہوتا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی عار نہیں ہے مجھپر بیچ قتل کرنے تمہارے کے مجکو سوائے اسکے کہ مارنے والے میرے زراعت کرنیوالے ہین پس اگر غیر اونکے قتل کرتے مجکو تو خوب تھا میرے نزدیک اشارہ کیا ابوجہل نے ساتھہ اسکے طرف بیٹون عفراء کے کہ جنہون نے قتل کیا تھا اوسکو اور وہ دونون انصار میں سے تھے اور انصار صاحب کہیتیون اور کہجورون کے تھے ح

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ رَجُلًا هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمًا ذَكَرَ ذٰلِكَ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَأَجَابَهُ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

لہما قال الزہری فنری ان الاسلام الکلمۃ والایمان العمل الصالح ۔ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی کچھ مال ایک جماعت کو اسحال میں کہ میں بیٹھا ہوا تہا پس چھوڑا یعنی نہ دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ تہا بہت اچھا میری طرف میرے یعنی دین میں پس کھڑا ہوا میں اور کہا میں نے یعنی حضرت سے کیا ہی واسطے فلانے کو یعنی کیا سبب ہے کہ آپ نے اوسکو کچھ نہ دیا قسم ہی خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں اوسکو مومن صادق پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلکہ کہہ جانتا ہوں میں اوسکو مسلمان کہا سعد نے یہ کلام کو تین بار ذکر جواب دیا حضرت نے اوسکو ساتھ اسی کلام اول کے پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیتا ہوں ایک شخص کو اور حال آنکہ غیر اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی نزدیک میرے اوس شخص سے بخوف اسکے کہ ڈالا جاوے وہ شخص دوزخ میں اپنے منہ کے بل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت بخاری و مسلم کی میں یوں آیا ہی کہ کہا زہری نے پس جانتا ہوں میں اور اعتقاد کرتا ہوں کہ اسلام کلمہ یعنی کلمہ شہادت کا ہی اور ایمان عمل صالح یعنی جو کہ شامل ہی عمل قلبی کو کہ وہ تصدیق ہی ف بلکہ کہہ جانتا ہوں میں اوسکو مسلمان یعنی ایمان حقیقی کہ تہ دل اور صدق باطن سے ہو مرتبہ اعلی ہی اور اطلاع اوسپر ممکن نہیں لیکن اسلام کہ عبارت انقیاد و اطاعت ظاہری سے ہی متحقق ہی پس کہہ کہ میں جانتا ہوں اوسکو مسلمان مقصود آنحضرت کا مواخذہ اور اعتراض تہا سعد پر کہ سامنے حضرت کے جرأت لائی اسپر کہ وہ شخص مستحق مال کا ہی اور مستبعد جانا اوسکو نہ دینے کو اور دعوی کیا ایمان حقیقی اوس شخص کا اور بخوف اسکے الخ یعنی مال کے نہ دینے سے لازم نہیں آتی محبت و تفضیل اور لازم نہیں ہی کہ عطا بحسب فضائل دینیہ کی ہو بلکہ دیا جاتا ہی کبھی بسبب ضعف ایمان اور تالیف قلب کے تاکہ خفا نہووے اور کفر میں نہ پڑے پس مبالغہ کر بیچ سوال کرنے کے ساتھ دینے اوسکے کسیکو کر ساتھ نفی اوسکے مومن کامل الایمان یا آنکہ یقین کرنا ساتھ ہونے اوسکے ممکن نہیں اور اسلام کلمہ ہی الخ پوشیدہ نہیں کہ ظاہر یہ ہی کہ کہتے اسلام عمل صالح اور انقیاد احکام ہی اور ایمان تصدیق ہی لیکن ہر گاہ کہ تہا تلفظ ساتھ کلمہ اسلام کے اور اقرار کافی تہا بیچ تکلم کرنے کے ساتھ اسلام ظاہر کے اور اعمال صالحہ شرط نہیں بیچ ایمان پر اور مراد رکھتے ہیں ساتھ تصدیق قلبی کو اور کمال ایمان کے اکتفا کیا بیچ معنی اسلام کے ساتھ کلمہ کے اور تفسیر کیا ایمان کو ساتھ عمل صالح کے فافہم ش وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ رسولہ وانی ابایع لہ فضرب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسہم ولم یضرب لاحد غاب غیرہ رواہ ابوداؤد ۔ اور روایت ہی ابن عمر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبے کے لیے یعنی دن بدر کے اور فرمایا کہ تحقیق عثمان گیا ہی بیچ کام اللہ کے اور کام رسول خدا کے اور تحقیق میں بیعت کرتا ہوں واسطے اوسکے پس بیعت کیا واسطے اوسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ یعنی غنیمت میں سے اور نہیں حصہ دیا واسطے کسیکے کہ غائب تہا بدر سے سوا حضرت عثمان کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف جب حضرت بدر میں تہے تو بیمار تہیں حضرت رقیہ بیٹی حضرت کی کہ بیوی تہیں حضرت عثمان کی پس حضرت نے حضرت عثمان کو واسطے بیمارداری حضرت رقیہ کے مدینہ کو روانہ کیا اور جبکہ غنیمت کا مال بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کو گیا ہی اور میں آپ اوسکی طرف سے بیعت کرتا ہوں پس حضرت نے اپنا بایاں ہاتھ اپنا اوپر داہنے ہاتھ اپنے کے مارا اور کہا یہ ہاتھ عثمان کا ہی اور حصہ اوسکا بھی نکالا غنیمت میں سے

وعن رافع بن خدیج قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجعل فی قسم المغانم عشرا من الشاء ببعیر رواہ النسائی ۔ اور روایت ہی رافع بن خدیج سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹہراتے بیچ تقسیم کرنے غنیمت کے دس بکریوں کو برابر ایک اونٹ کے نقل کی یہ نسائی نے ۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل ملک بضع امراۃ وہو یرید ان یبنی بہا ولما یبن بہا ولا احد بنی بیوتا ولم یرفع سقوفہا ولا رجل اشتری غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا من القریۃ صلوۃ العصر او قریبا من ذلک فقال للشمس انک مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علینا

فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ یَعْنِی النَّارَ لِتَأْکُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ اِنَّ فِیْکُمْ غُلُوْلًا فَلْیُبَایِعْنِیْ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِهٖ فَقَالَ فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاءُوْا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعَهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَاَکَلَتْهَا زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاٰی ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قصد کیا جہاد کا ایک نبی نی انبیا میں سے یعنی یوشع بن نون نی پس کہا اپنی قوم کو کہ نہ ساتھ ہو میری وہ شخص کہ نکاح کیا ہی ایک عورت سی اور وہ چاہتا ہی کہ لاوی عورت کو اپنی گہر میں اور صحبت کرے اوس سے اور ابتک نہیں لایا اوسکو اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ بنایا ہی گہر اور نہیں ہاٹی چہت اوسکی اور نہ ساتھ ہو میرے وہ شخص کہ خریدی ہیں بکریاں گابہن یا اونٹنیاں حمل والیاں اور وہ منتظر ہو جننے اونکیکا پہر سکو وہ نبی جہاد کے لیے پس نزدیک ہو پہونچے اوس بستی کے کہ ارادہ جہاد کا رکہتے تہے اوس میں وقت نماز عصر کے یعنی آخر وقت میں یا قریب نماز عصر کے یعنی قریب آخر وقت عصر کے پس کہا نبی نی واسطے آفتاب کے کہ تحقیق تو حکم کیا گیا ہی یعنی ساتھ چلنے کے اور میں بہی حکم کیا گیا ہوں ساتھ فتح کرنے اس بستی کی الٰہی الہی ٹہہرا اوسکو ہم پر پس ٹہہرایا گیا آفتاب یہانتک کہ فتح دی اللہ نے اوس نبی کو پس جمع کیا مال غنیمت کا پس آئی یعنی آگ تاکہ کہاوی مال غنیمت کا پس نہ کہایا اوسکو پس فرمایا نبی نے کہ تحقیق تمہارے اندر واقع ہوئی ہی خیانت مال غنیمت میں پس چاہیے کہ بیعت کری ہر قبیلہ میں سے ایک شخص پس چپک گیا ہاتہ ایک شخص کا ساتہہ ہاتہہ نبی کے پس کہا کہ درمیان تمہارے ہی خیانت پس لائے وہ ایک سر سونیکا مانند سر بیل کے پس رکہدیا اوسکو پس آئی آگ اور کہالیا اوسکو اور زیادہ کیا راوی نی ایک روایت میں اس عبارت کو کہ پس حلال نہی غنیمت واسطے کسیکے پہلے ہمسے پہر حلال کی اللہ نی واسطے ہمارے غنیمت دیکہا ضعف ہمارا اور عجز ہمارا پس حلال کی غنیمت واسطے ہمارے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اون نبی علیہ السلام نی اون لوگونکو اپنی ساتھہ چلنے جہاد کے لیے منع اسلیے کیا کہ دل کو جو تعلق کہیں ہوتا ہی تو سست ہوتا ہی پس فوت ہوتی ہی مصلحت اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ امور مہمہ میں فارغ ہونا چاہیے تعلقات سے تاکہ بخوبی سرانجام پاوے اور ٹہہرایا گیا آفتاب مواہب لدنیہ میں آیا ہی کہ حدیث صحیح میں آیا ہی کہ نہیں ٹہہرایا گیا آفتاب کسیکے لیے سوا یوشع بن نون کے پس یہ دلالت کرتی ہی کہ یہہ خصائص حضرت یوشع علیہ السلام سے ہی حال آنکہ ٹہہرایا گیا ہی حضرت کے لیے پس ممکن ہی تطبیق انمیں اسطرح کہ مراد حضرت کی یہہ ہی کہ نہیں ٹہہر گیا کسی پیغمبر کے لیے پیغمبروں میں سے مگر یوشع بن نون کے لیے انتہی اور احتمال ہی کہ یہہ قول پہلے ٹہہرنے آفتاب کے ہو حضرت کے لیے اور حضرت کے لیے رد کیا گیا ہی آفتاب دو بار ایک تو دن خندق کے جبکہ مشغول کیا کفار نے نماز عصر سے یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب پس پہیرا اوسکو اللہ تعالے نے حضرت کے لیے یہانتک کہ نماز عصر پڑہی اور دوسری بار شب معراج کے دوسرے دن چنانچہ مواہب میں مفصل مذکور ہی اور ایک دفعہ بحکم حضرت کے حضرت علی کے لیے پہیرا ہی کہ حضرت انکی زانو پر لیٹے تہے پس وحی حال میں وحی آئی اور حضرت علی سر مبارک حضرت کا نہ اوٹہا سکے اور عصر کی نماز انکی فوت ہو گئی پہر حضرت نے دعا کی انکی لیے اور آفتاب پہر آیا یہہ بہی مواہب میں مفصل مذکور ہی لیکن بعضی علما نے اسمیں کلام بہی کیا ہی اور آگ کا آنا اگلی امتوں میں حکم الٰہی یوں تہا کہ غنیمت جنگل میں رکہدیتے تہے اور آگ آسمان سے آتی اور اوسکو جلا دیتی اور یہہ علامت قبولیت کی تہی ع ح

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِیْدٌ وَفُلَانٌ شَهِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَهِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَاءَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا حدیث کی مجہکو عمرؓ نی جبکہ ہوا دن خیبر کا آئی کئی شخص صحابیوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے

اور

اور کہا بعضوں نے وہ نہیں ہوگا کہ فلانا شہید ہے یعنی تمام لوگوں کو حکم نہیں ہے کہ شہید کہیں اوسکو یہانتک کہ گذرے ایک شخص کہ مارا ہوا پڑا تھا پس کہا کہ فلانا شہید ہے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں نہیں یعنی شہید نہیں تحقیق میں نے دیکھا ہے اوسکو دوزخ میں بسبب ایک چادر کے کہ چرائی تھی مال غنیمت میں سے یا بسبب کملی خط دار کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابن خطاب کے جا اور پکار دے بیچ لوگوں کے کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں یعنی ابتدا مگر مومن یعنی کامل مومن کہا حضرت عمرؓ نے پس نکلا میں اور پکارا میں نے یہ کہ خبردار ہو تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں داخل ہونگے بہشت میں مگر مسلمان نقل کی یہ مسلم نے ف مومن کہا اس بات کے ہو کہ عرف میں وہی کہ ایمان لاوے حضرت پر اور اونکی شریعت پر اور جبکہ خیانت کی پس گویا نہ اوسنے تصدیق کی حضرت کی بسبب جاری نہونے اوسکے اوپر حکم شرع کے اور یہ کہ پھر ایا حضرت نے اوسکو مومنوں میں سے ازراہ زجر و تشدید کے یا کہا جاوے کہ مراد مومنوں سے متقی ہیں یعنی بچنے والے گناہوں سے اور مراد دخول سے دخول اول [illegible] عذاب ہے اوسکو دوزخ میں دیکھا اور نصوص دلالت کرتے ہیں اس پر کہ دخول دوزخ میں حقیقتہً ہوگا بعد حشر کے پس یہ روایت حمل کیجاوے گی اوپر وجہ تمثیل کے کہ وہ اشارہ ہے طرف اسکی کہ وہ ہو ایسا جیسیکہ تمثیل دی حضرت نے داخل ہونے بلال کی جنت میں پہلے مرنے اوسکے کے ہاں مثل اسکے درحق ہے لیکن یہ اور طرح ہوتا ہے اسطرح کہتا ہوں تعین احتمال ہے کہ ہو کلام میں مجاز یعنی جانتا ہوں میں اوسکو بیچ ایسے گناہ کے کہ واجب کرنیوالا ہے دوزخ کو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے ان الابرار لفی نعیم الایة ع باب الجزیة یہ باب بیان جزیہ کی ف جزیہ اوس مال کو کہتے ہیں کہ لیا جاوے ذمی سے مشتق ہے جزا سے یعنی بدلہ کے اسلئے کہ وہ جزا یعنی بدلہ ہے ترک اسلام کا اور باقی رہنے کا کفر پر اور تفصیل اوسکی فقہ میں دیکھنی چاہیے ع **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ بَجَالَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْاَحْنَفِ فَاَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے بجالہ تابعی سے کہ کہا تھا میں منشی جزء بن معاویہ تابعی کا کہ چچا تھا احنف کا پس آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر بن الخطابؓ کا ایک برس پہلے وفات اونکی کے مضمون اوسکا یہہ تھا کہ جدا کر دو ہر محرم کو مجوس میں سے اور نہ لیتے تھے حضرت عمر جزیہ مجوس سے یہانتک کہ گواہی دی یعنی روایت کی عبد الرحمن بن عوف نے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا جزیہ مجوس ہجر سے نقل کی یہہ بخاری نے ف محرم اوسکو کہتے ہیں کہ نکاح کرنا اوس سے حرام ہو مانند ماں اور بیٹی وغیرہ کی آتش پرست اونسے نکاح کیا کرتے تھے پس حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ اونمیں تفریق کر دو یعنی نکاح اونکا توڑ دو اونکا اگرچہ اہل ذمہ کو اونکے دین پر چھوڑ رکھتے ہیں اور یہہ بات اونکے دین میں درست تھی لیکن چونکہ یہہ شنیع مخالف شعار اسلام کے تھا اوسکے موقوف کرنیکا حکم فرمایا اور ہجر نام ایک شہر کا ہے بحرین میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ایک شہر کا ہے یمن میں قریب بحرین کے اور اتفاق رکھتے ہیں جمہور اوپر لینے جزیہ کے مجوس سے اور ہمارے نزدیک لیا جاتا ہے بت پرستوں عجم کے سے بھی اور امام شافعی کو اختلاف کیا ہے اسمیں ع وَذُكِرَ حَدِيثُ بُرَيْدَةَ اِذَا اَمَّرَ اَمِيرًا عَلٰى جَيْشٍ فِي بَابِ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ اور ذکر کی گئی حدیث بریدہ کی کہ سر اوسکا یہہ ہے کہ جسوقت کہ سردار کرتے کسیکو کسی لشکر پر بیچ باب الکتاب الی الکفار کے **الفصل الثانی** فصل دوسری عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِي مُحْتَلِمٍ دِينَارًا اَوْ عِدْلَهُ مِنَ الْمَعَافِرِ ثِيَابٌ تَكُونُ بِالْيَمَنِ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ روایت ہے معاذ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ متوجہ کیا معاذ کو طرف یمن کے یعنی قاضی و حاکم کر کر حکم کیا اونکو یہہ کہ لیوین ہر حالم سے یعنی بالغ سے ایک دینار یا برابر اوسکے معافری سے کہ قسم ہے ایک کپڑے کی کہ ہوتا ہے یمن میں نقل کی یہہ ابو داود نے ف بالغ سے کہا ابن ہمام نے نہیں ہے جزیہ عورت پر اور نہ لڑکے پر اور نہ مجنون پر اور نہ اندھے پر اور نہ زمن پر اور نہ فالج زدہ پر اور نہ ایسے بڈھے پر کہ نہیں قادر ہے چلنے پر اور نہ کسب پر اور نہ ایسے محتاج پر کہ قادر ہو کام کرنے پر اور یہہ حدیث ظاہر ہے دلیل ہے امام شافعی کی کہ اونکے نزدیک غنی اور فقیر برابر ہیں جزیہ میں [illegible]

حدیث کی اور حنفیہ کے نزدیک غنی پر ہر سال مین اڑتالیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین چار درہم دے اور اوسط کے درجے والے پر چوبیس درہم ہین کہ ہر مہینے مین دو درہم دے اور اون فقیر پر کہ کسب کرتا ہی بارہ درہم ہین کہ ہر مہینے مین ایک درہم دے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ مذہب ہمارا منقول ہی عمر اور عثمان اور علی رض سے اور انکار نہین کیا اوسکا کسینے مہاجرین و انصار مین سے اور اس حدیث مین ایک ایک دینار جو لینی ہر ایک سے روایت کی گئی محمول ہی اوپر کہ یہہ بطریق صلح کے تہا اسلیے کہ یمن نہین فتح کیا گیا تہا عنوۃ یعنی زور کر بلکہ از راہ صلح کے پس واقع ہوئی صلح اوسپر یا یہہ کہ اہل یمن فقیر تہے پس مقرر کیا اونپر جو کچہہ کہ مقرر تہا فقرا پر انتہی ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصلح قبلتان فی ارض واحدۃ ولیس علی المسلم جزیۃ رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق دو قبلے ایک زمین مین اور نہین مسلمان پر جزیہ نقل کی یہہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نے ف نہین لائق الخ یعنی دو دین ایک زمین مین بطریق مساوات کے نہ چاہیین یعنی مسلمان کو نہ چاہیے کہ اختیار کرے رہنا دار الحرب مین کہ درمیان کافرون کے اور ذلیل ہونا اونمین اور کافرونکو دار الاسلام مین بغیر جزیہ کے نہ رہنے دے اور باوجود قبول جزیہ کے بہی اونکو سر نہ اوٹھانے دے کہ اظہار رسوم کفر کرین کہ ان دونون صورتون مین کفر اور دین اسلام مساوی ہوتے ہین اور یہہ چاہیے نہین بلکہ چاہیے کہ مسلمان قوت اور عزت سے ہون اور کافر ضعیف و ذلیل اور بعضون نے کہا کہ اس حدیث مین اشارہ ہی طرف جلاوطن کرنے یہود و نصاری کی جزیرہ عرب سے تا اوسمین دو قبلے نہون باعتبار اسکے کہ اہل کتاب واہل قبلہ ہین اور ہر ایک کا ایک قبلہ ہی غیر قبلہ اہل اسلام کے اور نہین مسلمان پر جزیہ مراد یہہ ہی کہ ایک ذمی جزیہ دیا کرتا تہا اور اب مسلمان ہو گیا پہلے ادا کے جزیہ کے تو مطالبہ نہ کیا جاوے اوس سے اسلیے کہ وہ مسلمان ہی اور مسلمان پر جزیہ ہی نہین ع ح وعن انس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذوہ فاتوا بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سے کہ کہا بہیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو طرف اکیدر دومہ کے پس پکڑا اوسکو خالد نے اور اونکی ہمراہیون نے اور لے آئے اوسکو حضرت کے پاس پس معاف کیا واسطے اوسکے خون اوسکا اور صلح کی اوس سے جزیہ پر نقل کی یہہ ابوداود نے ف اکیدر ساتہہ پیش ہمزہ اور زبر کاف اور جزم ہی اور زیر دال کے بادشاہ تہا دومہ کا اور دومہ ساتہہ پیش اور زیر دال کے اور جزم واو کے نام ہی ایک شہر کا شہرون شام کے سے نزدیک تبوک کے اور اکیدر نصرانی تہا اوسکے لیے حضرت نے حکم دیا تہا کہ مارنا نہین اوسکو میرے پاس لے آنا پس جب وہ آیا تو جزیہ پر مقرر ہوا اوسپر بعد از ان وہ مسلمان کامل ہوا ع ح وعن حرب بن عبید اللہ عن جدہ ابی امہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العشور علی الیہود والنصاری ولیس علی المسلمین عشور رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی حرب بن عبید اللہ سے کہ نقل کی اپنے جد سے یعنی اپنے نانا سے اونہون نے نقل کی باپ اپنے سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوای اسکے نہین کہ عشر یعنی دسوان حصہ اوپر یہود و نصاری کے ہی اور نہین مسلمانون پر دسوان حصہ یعنی بلکہ چالیسوان حصہ ہی نقل کی یہہ احمد اور ابوداود نے ف مراد دسوان حصہ مال تجارت کا ہی نہ دسوان صدقات کا اسلیے کہ مسلمانون پر دسوان حصہ صدقات کا ہی پیداوار زمین کی [illegible] اور خطابی نے کہا کہ یہود و نصاری پر جو کچہہ کہ لازم ہی عشر سے وہ ہی کہ صلح کی گئی ہی اونسے اوسپر وقت عقد ذمہ کے اور شرط کی گئی ہی [illegible] اور اگر صلح نہین کی گئی ہی کسی چیز پر لازم نہین مگر جزیہ اور یہہ قول شافعی کا ہی انتہی اور ہمارے نزدیک یہہ ہی کہ اگر وہ لیتے ہون ہم سے دسوان حصہ وقت داخل ہونے ہمارے کے شہرون اونکے مین تجارت کو لیوینگے ہم بہی [illegible] اوسوقت کہ آوین [illegible] شہرون ہمارے مین اور اگر وہ نہ لیتے ہون [illegible]

تو ہم ہی سہی لیں گے اونسے ثم ح وعن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا من الحق ولا نحن نأخذ منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبوا إلا أن تأخذوا كرها فخذوا رواه الترمذي اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ہم یعنی مسلمان گذرتے ہین ایک قوم پر یعنی بوقت نکلنے کے جہاد کیلیے پس نہ وہ مہمانی کرتے ہین ہماری اور نہ وہ دیتے ہین وہ چیز کہ واسطے ہمارے ہی اونپر حق سے یعنی حق اسلام کہ وہ خبرگیری کرنے اور مدد کرنی ہی ساتھہ دینے قرض ور مانند اوسکے اور نہ ہم لیتے ہین اونسے یعنی زبردستی پس جو اصل ہوتا ہی ہماری سبب اضطرار وضرر عظیم لینی پس فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر انکار کرین وہ یعنی ضیافت کرنے سے اور بیچنے سے نقد یا قرض مگر یہہ کہ لو تم زبردستی پس لو یعنی زبردستی ف یہہ لوگ ذمی تہے اور شرط کی گئی تہی اونسے کہ جو مسلمان جہاد کے لیے جاتا ہو گذر کے اونکے یہان سے اوسکی ضیافت کرین پس مسلمان جو جہاد کے لیے نکلتے اور وہان پہونچتے تو وہ نہ ضیافت کرتے اور نہ بیچتے غلہ وغیرہ کو ہاتہہ اونہون سے تنگ ہوکر یہہ حال حضرت سے عرض کیا اوسپر حضرت نے یہہ حکم دیا اور جس صورت مین کہ شرط نہوا ونپر اور وے لوگ نہ مضطر ہون تو نہین جائز لینا اونکے مال کا بغیر اونکی خوشی کے ثم ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن أسلم أن عمر بن الخطاب ضرب الجزية على أهل الذهب أربعة دنانير وعلى أهل الورق أربعين درهما مع ذلك أرزاق المسلمين وضيافة ثلاثة أيام رواه مالك روایت ہی اسلم سے یہہ کہ عمر بن الخطاب نے معین کیا جزیہ سونے والون پر یعنی جنکے یہان سونا بہت ہو چار دینار اور چاندی والون پر چالیس درہم باوجود اسکے کہ مقرر کیا رزق مسلمانون کا اور مہمانی تین دن کی نقل کی یہہ مالک نے ف اور مہمانی الخ یہہ عطف تفسیری ہی اور شرح السنہ مین لکھا ہے کہ جائز ہی یہہ کہ صلح کرے اہل ذمہ سے اوپر زیادہ کے ایک دینار سے اور شرط کیجاوے اونپر ضیافت اونکی کہ گذرین اونپر مسلمان زیادہ اصل جزیہ سے ثم ع

باب الصلح

باب ہی بیچ بیان صلح کے ف صلح اسم ہی صلاح او صلوح سے ضد فساد کی بمعنی تباہی کے اور آنحضرت نے صلح کی کفار مکہ سے چہٹے سال ہجری مین اوپر ترک کرنے لڑائی کے دس برس تک اور جب تین برس گذری تو کافرون نے عہد توڑا بسبب مدد کرنے بنی بکر کے اوپر لڑائی خزاعہ کے کہ حلیف تہے حضرت کے اور قصہ اوسکا مذکور ہی سیر کی کتابون مین ثم ا

الفصل الاول

فصل پہلی عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم قالا خرج النبي صلى الله عليه وسلم عام الحديبية في بضع عشرة مائة من أصحابه فلما أتى ذا الحليفة قلد الهدي وأشعر وأحرم منها بعمرة وسار حتى إذا كان بالثنية التي يهبط عليهم منها بركت به راحلته فقال الناس حل حل خلأت القصواء خلأت القصواء فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت القصواء وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ثم قال والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة يعظمون فيها حرمات الله إلا أعطيتهم إياها ثم زجرها فوثبت فعدل عنهم حتى نزل بأقصى الحديبية على ثمد قليل الماء يتبرضه الناس تبرضا فلم يلبثه الناس حتى نزحوه وشكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العطش فانتزع سهما من كنانته ثم أمرهم أن يجعلوه فيه فوالله ما زال يجيش لهم بالري حتى صدروا عنه روایت ہی مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا دونون نے کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سال حدیبیہ کے بیچ دس اوپر کئی سو کے اصحاب اپنے سے جب آئے ذو الحلیفہ پر کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے قلادہ ڈالا ہدی کے اور اشعار کیا اور احرام باندہا ذو الحلیفہ سے عمرہ کے لیے اور چلے یہانتک کہ جب پہونچے ثنیہ پر کہ اوتار جاتی ہی مکہ والون اوسطرف بیٹہ گئی ساتہہ حضرت کے اونٹنی حضرت کی پس کہا لوگون نے حل حل

اونٹ کی اوسکا ہے کے لیے ہمیشہ کلمہ و لتی ہیں اوسکی قصوا اوسکی قصوا نے کہ نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا تھا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں اڑی قصوا اور نہیں عادت اوسکی اڑنے کی ولیکن روکا اوسکو روکنے والے ہاتھی کے نے یعنی اللہ تعالیٰ نے کہ ہاتھی ابرہہ کو کہ واسطے ڈھانے کعبہ معظمہ کے
لایا تھا روکا تھا اسیطرح قصوا کو روکا تاکہ واقع نہو لڑائی اور خون ریزی حرم میں پہلے وقت اوسکی سے پھر فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
دست قدرت میں ہے نہ طلب کرینگے قریش مجھسے کوئی بات کہ اوسمیں ہو تعظیم اللہ تعالیٰ کی حرم کی مگر دونگا اونکو وہ یعنی اس صلح میں جو کچھ قریش مجھسے
وہاں کی تعظیم کی بات طلب کرینگے قبول کرونگا پھر اوٹھایا اونٹنی کو پس اوٹھی وہ پھر یکسو ہوئی اون سے یعنی راہ اہل مکہ کیطرف متوجہ ہوئی اور طرف یہانتک کہ
اوتری بیچ نہایت جانب حدیبیہ کی ایک جگہ پر کہ تھوڑا سا تھا پانی اوسمیں یعنی ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا اور سیر اور تہی لیتے تھے پانی کو آدمی تھوڑا
تھوڑا پس نہ درنگ کی لوگوں نے یہانتک کہ کھینچ ڈالا اوس پانی کو یعنی تھوڑا پانی کو دیر نہ کری اور چھوڑے بلکہ سب کھینچ ڈالا اور شکایت کی طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیاس کی پس نکالا حضرت نے ایک تیر اپنے ترکش میں سے پھر حکم فرمایا صحابہ کو یہ کہ رکھدیں تیر کو پانی میں پس قسم ہے خدا کی ہمیشہ جوش
مارتا رہا پانی واسطے اونکی ساتھ سیرابی کی یعنی ساتھ پانی کے سیراب کرے اونکو یہانتک کہ پھری پانی سے یعنی پھری اور ہنوز پانی باقی تھا ف حدیبیہ نام ایک موضع
کا ہے قریب مکہ کے کہ کچھ اوسکا حرم میں ہے اور وہ کنوئیں ہے کہ سے اور بیچ دس اور کتنی سو کی اصح بضع کہتے ہیں ما بین تین سے نو تک کو اور یہاں مبہم لائے تعبیر
نکیا اسلیے کہ روایتیں انکی گنتی میں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں چودہ سو اور بعضی میں پندرہ سو اور بعضی میں ایک ہزار اور چار سو یا زیادہ
اور یہہ عبارت غریب ہے اسلیے کہ ظاہر یہہ تھا کہ کہتے ایکہزار چارسو یا ایک ہزار پانسو وغیر ذالک اور تطبیق ان روایات میں یوں کی گئی ہی کہ پہلی حضرت کی
ساتھ چارسو صحابیوں کے نکلی بعد ازاں نوبت بنوبت زائد ہوتی گئی پس جسنے کہ اول دیکھا کہ ایک ہزار چارسو دیکھے بعد ازاں اور فوج آئی اونکو بھی اور جسنے
دیکھا پندرہ سو روایت کیا اور جسنے تحقیق و یقین نکی کہا ہزار و چار سو یا زیادہ ثم فبینما ہم کذلک اذ جاء بدیل بن ورقاء الخزاعی فی نفر من خزاعۃ
ثم اتاہ عروۃ بن مسعود وساق الحدیث الی ان قال اذ جاء سہیل بن عمرو فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکتب ہذا ما قاضی
علیہ محمد رسول اللہ فقال سہیل واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن
عبد اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی اکتب محمد بن عبد اللہ فقال سہیل وعلی ان
لا یاتیک منا رجل وان کان علی دینک الا رددتہ علینا فلما فرغ من قضیۃ الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لاصحابہ قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوۃ مؤمنات فانزل اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المؤمنات مہجرات
الآیۃ فنہاہم اللہ تعالیٰ ان یردوہن وامرہم ان یردوا الصداق پس اسوقت میں کہ صحابہ اسیطرح تھے ناگہاں آیا یعنی
واسطے صلح کے بدیل بن ورقاء خزاعی بیچ ایک جماعت کی خزاعہ سے پھر آیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود اور بیان کی بخاری
نے حدیث یہانتک کہ کہا اوسوقت کہ آیا سہیل بن عمرو کہ وکیل تھا کافروں کا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرت علی کو لکھو تو یہہ
وہ چیز ہی کہ صلح کی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کہا سہیل نے قسم ہی خدا کی اگر ہم جانتے کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتے
ہم تمکو خانہ کعبہ سے اور نہ لڑتے ہم تمسے ولیکن لکھو محمد بن عبد اللہ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی خدا کی تحقیق میں البتہ رسول اللہ ہوں اگرچہ تم
مجھکو جھوٹا جانتے ہو تم لکھو علی محمد بن عبد اللہ پس کہا سہیل نے اور اسپر کہ نہ آوے تمہارے پاس ہم میں سے کوئی شخص اگرچہ ہو تمہارے دین پر مگر پھیر
دیجیو تم اوسکو ہمیں پس قبول کیا یہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہاں یہی حدیث میں اختصار ہوا ہے یا یہہ اور روایت ہے بخاری کی کہ ابو جندل
میں جبکہ فارغ ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی لکھنے صلحنامہ کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں کو کھڑے ہو اور

ذبح کرے یعنی جانور ہدی کی پھر سر منڈاؤ پھر آئیں کتنی ایک عورتیں مسلمان ہو کر پس نازل کی اللہ تعالی نے یہہ آیت اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ آویں
تمہارے پاس عورتیں مسلمان ہجرت کر کر آخر آیت تک پس منع کیا مسلمانوں کو اللہ تعالی نے یہہ کہ پھیر دیں انکو اور حکم کیا مسلمانوں کو یہہ کہ پھیر دیں مہر
منڈانا اوسی جگہ احصار کا ہے پس نزدیک شافعی کے ذبح کیجاوے ہدی اگرچہ حرم میں نہ ہو اسلیے کہ حدیبیہ زمین حل سے ہے نہ حرم سے اور ہمارے نزدیک حرم میں ذبح کرنا شرط
ہے اور اوسکا وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ بعض حدیبیہ حرم میں ہے اور بعض حل میں اور مؤلف نے یہاں بہی اختصار کیا ہے چنانچہ یہہ بات صحیح بخاری میں سمجھنے سے معلوم
ہوتی ہے اور پھیر دیں مہر یعنی اگر خاوند کافر عورتوں مسلمان کی بیچ طلب انکی کے آویں اور مہر دے چکے ہوں تو مہر انکا پھیر دیا جاوے اور تفسیر مدارک وغیرہ
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ حکم پھیر دینے مہر کا اور طلب کرنیکا اوسوقت میں ہوا تھا پھر منسوخ ہوا اور صلح مردوں کے پھیر دینے پر ہوئی تھی جیسا کہ عورتیں آئیں تو اللہ
تعالی نے حکم بھیجا کہ صلح میں مردوں کا پھیرنا قرار پایا تھا نہ عورتوں کا پس عورتوں کو بعد امتحان کے نہ پھیرنا چاہیے ق ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَهُ
اَبُوْ بَصِيْرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَاَرْسَلُوْا فِيْ طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَدَفَعَهُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ نَزَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ
تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ اَبُوْ بَصِيْرٍ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ فَاَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ
وَفَرَّ الْاٰخَرُ حَتّٰى اَتَى الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُوْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى هٰذَا ذُعْرًا فَقَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِيْ وَاِنِّيْ
لَمَقْتُوْلٌ فَجَاءَ اَبُوْ بَصِيْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ اَنَّهُ سَيَرُدُّهُ
اِلَيْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَانْفَلَتَ اَبُوْ جَنْدَلِ ابْنُ اَبِيْ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ
فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِيْ بَصِيْرٍ حَتَّى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ
مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ
فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ لَمَّا اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ پھر پھرے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف مدینہ کے پس آئے حضرت کے پاس ابو بصیر کہ ایک شخص قریش میں سے تہے
اور وہ تہے مسلمان پس بہیجے کفار قریش نے اوسکی تلاش میں دو شخص پس حوالہ کیا حضرت نے ابو بصیر کو اون شخصوں کے یعنی بموجب عہد کے پس نکلے
وہ ابو بصیر کو لیکر یہانتک کہ جب پہونچے وہ ذو الحلیفہ میں اوترے اسحال میں کہ کہاتے تہے کہجوریں اپنی پس کہا ابو بصیر نے واسطے ایک شخص کے اون
دونوں میں سے قسم خدا کی تحقیق میں گمان کرتا ہوں یہہ تلوار تیری اے فلانے اچہی ہے دکہلا مجکو تا دیکہوں میں طرف اوسکی پس قدرت دی اوس شخص نے
ابو بصیر کو اوپر دیکہنے تلوار کے پس مارا ابو بصیر نے اوسکو یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا وہ یعنی مر گیا اور بہاگ گیا دوسرا شخص یہانتک کہ آیا مدینہ میں اور داخل ہوا
مسجد میں دوڑتا ہوا یعنی بخوف قتل کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دیکہا اسنے خوف پس کہا اوس شخص نے کہ مارا گیا قسم خدا کی ساتہی میرا اور تحقیق میں بہی
مارا جاتا ہوں یعنی ڈرتا ہوں قتل سے یا قریب ہوا میں اسکے کہ قتل کیا جاؤں پس آیا ابو بصیر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہے ماں اسکی یہہ ابو بصیر گرم کرنے والا
لڑائی کا ہے اگر ہوتا واسطے اسکے کوئی مددگار تو مدد کرتا اوسکی پس جب سنی ابو بصیر نے یہہ بات معلوم کیا کہ آنحضرت پھیر دینگے اوسکو طرف کافروں کے پس نکلا ابو بصیر مدینہ سے
یہانتک کہ آیا کنارے دریا کی کہاری کے اور بہاگ آیا ابو جندل بن سہیل کافروں کے پاس سے اور ملا ابو بصیر کے ساتہہ پس ہوا یہہ حال کہ نہ نکلتا تہا قریش میں سے کوئی شخص کہ
اسلام لایا ہو مگر کہ ملتا تہا ساتہہ ابو بصیر کے یہانتک کہ جمع ہوئی قریش سے ایک جماعت کثیر پس قسم ہے خدا کی نہ سنتے تہے وہ کسی قافلہ کو قریش کے کہ نکلا طرف شام کی مگر
یہہ کہ پیچہا کرتے اوسکا اور قتل کرتے اوسکو اور لیتے مال اوسکا پس بہیجا قریش نے کسیکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسحال میں کہ قسم دیتے تہے حضرت کو اللہ کی
اور حق قرابت کی کہ اونہیں اے حضرت میں نہیں کہ ذکر کریں کچہہ مگر یہہ کہ بہیجیں کسیکو طرف ابو بصیر کے اور یاروں اوسکے کی کہ آویں مدینہ میں اور تعرض نکریں قافلہ

ہمارے لوگ پس جب لکھا ابوبصیر نے حضرت کو اونکو بہیجا اور وہ چلے آوین ایکے پاس پس جو کوئی آدمی حضرت کی پاس کہ سے ہم مین سے مسلمان ہوکر بس وہ امن مین ہے اور نہ پہیرین اوسکو ہماری طرف یعنی پشیمان ہوی قریش اس شرط سے اور کہا کہ ابوبصیر کو منع کرین ہم اس شرط سے باز آئے پس بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو طرف ابوبصیر کے اور یاروں اوسکے کے یعنی اور منع کیا تعرض سے اور اپنے پاس بلا بہیجا نقل کی یہہ بخاری نے ف اگر ہوتا واسطے اوسکے الخ اسکی ایک معنی تو وہ ہین جو مذکور ہوئی اور دوسری معنی اوسکی یہہ ہین کہ کاش کہ کوئی ہوتا اور معلوم کروا تا اوسکو کہ تو ادہر سے آ تا پہیر دون اور سوپ دون اوسکو اونکی اور یہہ معنی انسب ہین ساتھہ سیاق حدیث کی اور جب سنی ابوبصیر نے الخ ابوبصیر نے معلوم کیا یہہ حضرت کی اس قول سے مسعر حرب لوکان لہ احد الخ کہ یہہ شعر ہی اسپر کہ حضرت ٹہکانا دین گے اوسکو اور نہ مدد کرین گے اور ابوجندل بیٹا سہیل کا ہی وہ سہیل کہ صلح کی تہی اور ابوجندل اسلام لایا تہا مکہ مین اور رکہا تہا اوسکو اوسکی باپ نے قید مین پس اول تو وہ بہاگ کر حدیبیہ مین آیا اوسکو حضرت نے پہیر دیا تہا بعد بہت سی ایذا کی اور تسلی دی تہی اوسکو پہر دوبارہ وہ بہاگ کر ابوبصیر کے ساتہہ آ ملا ؎ ح ع

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلٰثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَالسَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا صلح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین سے دن حدیبیہ کے تین چیز پر جو آدمی حضرت کی پاس مشرکوں مین سے یعنی مسلمان ہوکر پہیر دین اونکو طرف مشرکوں کے اور جو آدمی مشرکوں کی پاس مسلمانوں مین سے نہ پہیر دین اوسکو اور اسپر کہ داخل ہون حضرت کہ مین سال آئندہ اور ٹہہرین اوسمین تین دن یعنی اور اس سال مین نہ آوین اور یہہ کہ نہ داخل ہون مکہ مین مگر اس حال مین کہ تہیلی مین ڈالی ہوئی ہون ہتہیار اور تلوار اور کمان اور مانند اوسکے پس آیا ابوجندل اس حال مین کہ چلتا تہا بیڑیوں مین پس پہیر دیا حضرت نے اوسکو طرف مشرکوں کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف جلبان کہتے ہین چمڑے کی تہیلے کو کہ اوسمین ہتہیار وغیرہ رکہکر زین سے باندہ لیتی ہین اور یہان مراد یہہ ہے کہ ہتہیار میانوں وغیرہ مین ہون ننگی اور کہلے نہ ہون یعنی بصورت غلبہ اور قہر اور مستعد لڑائی کی نہ آوین اور ابوجندل بن سہیل اسلام لائے تہی مکہ مین اونکو مشرکون نے قید کر رکہا تہا جس ایام مین کہ صلح حدیبیہ ہوئی وہ حضرت کے پاس بہاگ کر آئے حضرت نے بسبب عہد کے اونکو حوالے مشرکین کے کر دیا یہہ فرما کر کہ صبر کر ای ابوجندل اور امیدوار ثواب کا ہو اللہ تعالی تیرے لیے اور ضعیفوں کے لیے خوشی اور خلاصی دیگا اور لکہا ہی علماء نے کہ قبول کرنا حضرت کا ان شرطوں کا تہا بسبب ضعف حال مسلمانوں کے اور عاجز ہونی اونکے مقابلہ کفار سے یا بسبب احرام اور حرم اور بعدم اذن کے اور بہت سی مصلحت کے لیے تہا اور انجام کار فائدہ اوسکی بہت سے ظاہر ہوئی کہ مکہ فتح ہوا اور وہاں کے لوگ مسلمان ہوئے اور ظاہر ہوا دین حق اور حقیقت مین فتح اور امر سب کی اور اظہار کمال عبودیت کا ہی ؎ ح ع

وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ جَاءَنَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی انس سے یہہ کہ قریش نے صلح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس شرطین کین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ جو شخص آوے ہمارے پاس تم مین سے نہ پہیر دین اوسکو تمہارے اور جو آوے تمہارے پاس ہم مین سے پہیر دو اوسکو ہمیں پس عرض کیا صحابہ نے یعنی متعجب ہوکر یا رسول اللہ کیا لکہدین ہم یہہ فرمایا کہ ہان تحقیق شان یہہ ہی کہ جو شخص جاویگا ہم مین سے طرف اونکی پس دور کیا ہوگا اوسکو اللہ نے یعنی اپنی رحمت سے اسلیے کہ مرتد ہوگا اور جو آویگا ہمارے پاس اون مین سے قریب ہی کر دیگا اللہ واسطے اوسکی کشادگی اور خلاصی نقل کی

یہہ

یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ فَمَنْ اَقَرَّتْ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا بیچ بیعت کرنے عورتوں کے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے امتحان کرتے عورتوں کا یعنی جو عورتیں مکہ سے آتیں اور اظہار ایمان کرتیں ساتھ اس آیت کی اے نبی جسوقت آویں تیرے پاس عورتیں ایمان والیاں بیعت کریں تجھسے پس جو اقرار کرتی ساتھ اس شرط کے ان میں سے فرماتے واسطے اوسکے تحقیق بیعت کی میں نے تجھسے دراں حالیکہ کلام کرنیوالے تھے کلام کرتے عورت سے ساتھ اس کلام کے قسم ہے خدا کی نہیں ہاتھ لگا حضرت کا کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی بیچ بیعت کرنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ساتھ اس آیت کی مضمون اس آیت کا یہ ہے کہ بیعت کریں مومن عورتیں ان سب شرطوں پر کہ شریک نکریں ساتھ خدا کے کسی چیز کو اور چوری نکریں اور زنا نکریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں جیسے کہ عادت تھی کہ بیٹیوں کو مار ڈالتے تھے اور بہتان نکریں اور عصیان نکریں اور یہ آیۃ تفسیر ہے اس آیت کی کہ اوپر گذری یا ایہا الذین امنوا اذا جاءکم المومنات الخ اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہے کہ بیعت اگرچہ ہاتھ سے ہوتی ہے لیکن عورتوں سے زبانی ہی ہوتی تھی کہ بیعت قبول کی میں نے تیری اور بعضے مشائخ کہ عورتوں کو اسطرح مرید کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا پانی میں ڈالتے ہیں اور عورت بھی ہاتھ پانی میں ڈالتی ہے اور بعضے ایک آنچل کپڑے کا پکڑتے ہیں اور ایک آنچل عورت پکڑتی ہے حاجت اس تکلف کی نہیں اکتفا کرنا سنت پر افضل و احسن ہے اور یہ حدیث بیعت کرنیکی باب الصلح میں اسلیے لائے کہ قضیہ صلح حدیبیہ میں بیعت بھی واقع ہوئی تھی کہ اوسکو بیعت الرضوان کہتے ہیں جیسے کہ آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ میں ذکر اوسکا ہے یا یہ تقریب حدیث بیعت عورتوں کی اگرچہ حدیبیہ میں نہ تھی بیان کر دی ہے الْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوْا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِيْنَ يَاْمَنُ فِيْهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوْفَةً وَاَنَّهٗ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت ہے مسور اور مروان سے یہ کہ صلح کی قریش نے اوپر موقوف کرنے لڑائی کے دس برس تک امن میں رہیں ان میں لوگ اور یہ کہ درمیان ہمارے جامہ دانی بند ہوا اور یہ کہ نہ ہو چوری چھپی ہوئی اور نہ خیانت نقل کی یہ ابو داؤد نے ف جامہ دانی بند ہو مراد یہ ہے کہ درمیان ہمارے سینے پاک ہیں مکر اور کینہ اور فساد اور فریب سے اور کینے والی وفا اور صلح کی ہوں اور مراد اخیر جملہ سے یہ ہے کہ نلیوے بعضا ہمارا مال بعضے کا نہ پوشیدہ اور نہ آشکارا ہو وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اٰبَائِهِمْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ اَوْ كَلَّفَهٗ فَوْقَ طَاقَتِهٖ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے کہ نقل کی کتنے ایک بیٹوں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ انہوں نے نقل کی اپنے باپوں سے انہوں نے نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا خبردار ہو جس شخص نے ظلم کیا عہد کرنیوالے پر یعنی ذمی پر یا مستامن پر یا ناقص کیا حق اوسکا یا تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سے یعنی جزیہ لے زیادہ طاقت اوسکی سے اگر ذمی ہو اور زیادہ لے عشر مال تجارت سے اگر حربی مستامن ہو کہ واسطے تجارت کے آیا ہو یا لیوے اوس سے کچھ بغیر خوشی اوسکی کے پس میں جھگڑونگا اوس سے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا مِنَّا بِاَنْفُسِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَايِعْنَا تَعْنِيْ صَافِحْنَا قَالَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ ** اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہ کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان

کہتی عورتوں کی کہا جو کچھ تم سے ہو سکے پھر فرمایا ہمکو وسطی ہماری کہ بیعت کی ہمنی تمکو ای عورتو بیچ اون چیزوں کی کہ استطاعت رکھو تم اور طاقت رکھو تم یعنی حضرت نی از راہ شفقت کی مقید کیا بیعت کو ساتھ استطاعت کی کہا میں نی اللہ اور رسول ہم سی زیادہ مہربان ہیں ہم پر اور ہماری جانوں سے یعنی کہا حضرت رسول اللہ بیعت کرو ہمسی اور کہتی تھی بیعت سی یہ کہ مصافحہ کیجیے یعنی وقت بیعت کی ہاتھ ہمارا اپنی ہاتھ میں پکڑو فرمایا سوا اسکی نہیں کہ کہنا میرا واسطی سو عورتوں کی مانند کہنے کی ہی واسطی ایک عورت کی یعنی فقط کہدینا بیعت میں کفایت کرتا ہی حاجت ہاتھ پکڑنی کی نہیں اور حاجت تخصیص ہر عورت کی بھی نہیں جدا جدا ایک ہی قول کافی ہی سب کی

نقل کی یہ ف اصل کتاب میں لفظ رواہ کی بعد سفیدی چھوڑی ہوئی ہی لیکن حاشیہ میں بعض شارحوں نے لکھدیا ہی رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ ومالک فی الموطا

الفصل الثالث

فصل تیسری

کلام من حدیث محمد بن المنکدر انہ سمع من امیمۃ الحدیث وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح لا نعرفہ الا من حدیث ابن المنکدر

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ يَعْنِيْ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ يُقِيْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا مَنَعْنَاكَ وَلٰكِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اُمْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا اَمْحُوْكَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ وَلَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ بِالسِّلَاحِ اِلَّا السَّيْفَ فِي الْقِرَابِ وَاَنْ لَّا يَخْرُجَ مِنْ اَهْلِهَا بِاَحَدٍ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّتْبَعَهٗ وَاَنْ لَّا يَمْنَعَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اَحَدًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْاَجَلُ اَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْاَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا عمرہ کی لیے چلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ ذیقعدہ کی یعنی سنہ چھ ہجری میں پس انکار کیا اہل مکہ نی یہ کہ چھوڑیں حضرت کو کہ داخل ہوں مکہ میں یعنی حضرت کو مکہ میں نہ آنی دیا یہانتک کہ صلح کی حضرت نی اہل مکہ سی اوپر کہ داخل ہوں یعنی سال آئندہ میں ٹھہریں اوسمیں تین دن پس جب لکھا صلح نامہ لکھا صحابہ نے نام شریف حضرت کا اسطرح یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اوپر محمد رسول اللہ نی کہا مشرکوں نے نہیں اقرار کرتی ہم ساتھ رسالت تمہاری پس اگر جانتی ہم کہ تم رسول اللہ ہو نہ منع کرتی ہم یعنی مکہ کی آنی سی ولیکن تم محمد بن عبد اللہ ہو یعنی اسطرح لکھو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں ہوں رسول اللہ اور میں ہوں محمد بن عبد اللہ یعنی دونوں صفتیں لازم ہیں آپس میں نہیں جدا ہوتیں برابر ہی کہ دونو ذکر کیجاویں یا ایک پھر فرمایا علی بن ابیطالب کو کہ مٹا دو لفظ رسول اللہ کو کہا حضرت علی نی قسم ہی اللہ کی نہیں مٹاؤنگا میں نام تمہارا کبھی پس لیا حضرت نی یعنی صلح نامہ یعنی حضرت علی کی ہاتھ سی حالانکہ نہیں لکھنا جانتی تھی پس لکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ وہ چیز ہی کہ صلح کی اوپر محمد بن عبد اللہ نی نہ داخل ہو مکہ میں ساتھ ہتیار کی مگر اسطرح کہ تلوار میں ہوں غلافوں میں اور یہ کہ نہ نکالی مکہ کی لوگوں میں سی کوئی اگر ارادہ کری کوئی حضرت کی ساتھ جانیکا یعنی بعد داخل ہونیکی جو مکہ سی نکلیں تو کسیکو نہیں سی لیکر نہ نکلیں اور یہ کہ نہ منع کریں اپنی یاروں میں سی کسیکو اگر ارادہ کری ٹھہرنیکا مکہ میں پس جبکہ داخل ہوئی حضرت مکہ میں یعنی سال آئندہ اور گذر گئی مدت یعنی ٹھہرنیکی کہ تین دن قرار پائی تھی آئی کفار قریش علی کی پاس اور کہا کہو واسطی صاحب اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلو ہماری شہر سی پس تحقیق گذر گئی مدت پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت علی نی جو عذر کیا گویا وہ سمجھی کہ امر ایجابی نہیں ہی الا مخالفت نکرتی اور حقیقت میں مخالفت نہیں تھی بلکہ عین موافقت ہی کہ بسبب غلبات محبت کی کہا اور انفعال واقع ہوا ہی علما میں بیچ لکھنی آنحضرت کی کہ بعضی تو کہتی ہیں کہ ہرگز نہ لکھا اور نہ لکھ سکتی تھی بسبب اسکی کہ اللہ تعالی نی امی فرمایا ہی اور امی ہی ہوتا کہ نہ پڑھ سکی اور نہ لکھ سکی اور بعضوں نے کہا لکھا حضرت نی بعد ازان کہ ثابت ہوئی حجت نبوت پر اور منقطع ہوا شبہ اور ظاہر اس حدیث کا حجت اونکی ہی منکر اسکی تاویل کرتی ہیں کہ مراد کتابت سی امر ساتھ کتابت کی ہی اور یہ مجاز مشہور ہی اہل زبان میں جیسی کہ کہتی ہیں بنا کیا امیر نی شہر یعنی حکم کیا

ساتھ بنا کرنیکی یعنی کہ امیری ہاتھ سی بنا کرتا ہی یہ **بَابُ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ** باب ہی بیچ
بیان نکالدینی یہود کی جزیرہ عرب سے ف جزیرہ اوس زمین کو کہتی ہین کہ احاطہ کیا ہوا وسکو دریائی اور جزیرہ عرب وہ ہی کہ احاطہ کیا
ہی وسکو دریا سے سندہ اور دریا سے شام اور دجلہ اور فرات نے یا عدن سی طرف شام تک طول مین اور جدہ سی ریف عراق تک عرض مین کذا فی القاموس
یہ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا
تَسْلَمُوْا اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اوسوقت کہ تھی ہم مسجد مین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گھر سی پس فرمایا چلو طرف یہود کے
پس نکلی ہم ساتھ حضرت کے یہانتک کہ آئی ہم مدرسہ یہود کی مین پس کھڑی ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای گروہ یہود مسلمان ہو
تا سلامت رہو یعنی آفات دنیا اور آخرت سی جانو کہ تحقیق زمین خدا کی لیی ہی یعنی وہ خالق اور مالک وسکا ہی اور واسطی رسول اوسکی ہی یعنی بہ نیابت اور خلافت
اور تحقیق مین ارادہ کرتا ہون یہ کہ جلا وطن کرون تمکو اس زمین سے یعنی جزیرہ عرب سے پس جو شخص کہ پاوی تم مین سے مال اپنی سی کوئی چیز یعنی مشکل ہوئی جانا اوسکا
مانند زمین وغیرہ کی پس چاہیی کہ بیچ ڈالی وسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ عُمَرُ خَطِيْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَامَلَ يَهُوْدَ خَيْبَرَ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَقَالَ نُقِرُّكُمْ مَا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ وَقَدْ رَاَيْتُ اِجْلَاءَهُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰى ذٰلِكَ
اَتَاهُ اَحَدُ بَنِيْ اَبِي الْحُقَيْقِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ وَعَامَلَنَا عَلَى الْاَمْوَالِ فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّيْ نَسِيْتُ
قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُوْ بِكَ قَلُوْصُكَ لَيْلَةً بَعْدَ لَيْلَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ
كَانَتْ هُزَيْلَةً مِنْ اَبِي الْقَاسِمِ فَقَالَ كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ اللّٰهِ فَاَجْلَاهُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاهُمْ قِيْمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَاِبِلًا وَ
عُرُوْضًا مِنْ اَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کھڑی ہوئی حضرت عمر خطبہ فرمانیکو پس کہا تحقیق پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تھی کہ معاملہ کیا تھا یہود خیبر سی اونکی مالونپر یعنی اونکو خیبر مین سے دیا کہجورین اور زراعت وغیرہ اونکی ذمہ اس طور پر کہ نصف اونکی حاصل مین
سی آدہا ہو ہمارا ٹہیرالیا اور جزیہ مقرر کیا اونپر اور فرمایا تھا کہ ٹہیراوینگی ہم تمکو جب تک کہ ٹہیراوی تمکو اللہ یعنی جب تک حکم کری ہمکو ساتھ نکالنی تمہاری کی اور تحقیق دیکھا مین
مناسب جلا وطن کرنا اونکا پس جب قصد کیا حضرت عمر نی اوسکا یعنی جلا وطن کرنیکا آیا اونکی پاس ایک شخص قبیلہ بنی ابی الحقیق سے پس کہا ای امیر المومنین کیا نکالتی ہو تم
ہمکو حالانکہ تحقیق ٹہیرایا تھا ہمکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور معاملہ کیا تھا ہمسی مالونپر پس کہا حضرت عمر نی کیا گمان کرتا ہی تو کہ تحقیق بہول گیا فرمانا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تجہسی فرمایا تھا کہ کیا حال ہوگا تیرا اور کیا کریگا تو جسوقت کہ نکالا جاویگا تو خیبر سی اسحال مین کہ دوڑیگی ساتھ تیری اونٹنی تیری تیز رفتار تجہکو لیکر
کی یعنی ایک وقت تجہپر آویگا کہ راتون رات یہانسی نکل جاویگا پس کہا ابن ابی الحقیق نی کہ یہ کلمہ تھا از راہ ہنسی کے ابو القاسم سی کہ کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہی پس فرمایا حضرت عمر نی کہ جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کی یہ حضرت نے ہنسی سی نہین فرمایا تھا بلکہ خبر غیب کی دی تھی از راہ معجزہ کی پہر جلا وطن کیا یہود کو
حضرت عمر نی اور دی اونکو قیمت اوس چیز کی کہ تھی واسطی اونکی میوہ سے یعنی کہجورین وغیرہ قیمت اونکی مال دیا اور اونٹ اور اسباب یعنی پالان اور
رسیان وغیر ذلک نقل کی یہ بخاری نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصٰى بِثَلٰثَةٍ قَالَ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ
مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِيْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِيْزُهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَ فَاُنْسِيْتُهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصیت فرمائی یعنی وقت وفات کے ساتھ تین چیزونکی فرمایا نکالدینا

انکو جیزہ دو اور یہی یعنی مکہ مدینہ سے اور سلوک کیا کرنا تم ایلچیوں یعنی قاصدوں سے مانند اوس چیز کی کہ تہا میں سلوک کرتا اون سے یعنی جب تک وہ رہیں دینا اونکو وہ چیز کہ محتاج ہوں
وہ اوسکی کہا راوی نے اور سکوت کیا ابن عباس نے تیسری چیز سے یا کہا ابن عباس نے پس بہلا دیا گیا میں اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا قاضی عیاض نے
احتمال ہے کہ تیسری چیز یہ قول ہو حضرت کا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد اور ذکر کیا اسکو مالک نے موطا میں **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ**
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ فِيْهَا
اِلَّا مُسْلِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہ کہا خبر دی مجھکو عمر بن الخطاب نے یہ کہ اونہوں نے سنا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے یہانتک کہ نچھوڑونگا
میں مگر مسلمان کو نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اگر جیتا رہا میں انشاء اللہ البتہ نکالونگا میں یہود و نصاری کو جزیرہ عرب سے **اَلْفَصْلُ**
الثَّانِیْ فصل دوسری **لَيْسَ فِيْهِ اِلَّا حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ لَا يَكُوْنُ قِبْلَتَانِ وَقَدْ مَرَّ فِیْ بَابِ الْجِزْيَةِ** نہیں فصل دوسری مصابیح
میں مگر حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا یہ ہے لا یکون قبلتان اور تحقیق گذر چکی یہ حدیث باب الجزیہ میں بسبب تکرار کے نہیں ذکر کی پس یہ اعتراض
واعتذار ہے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ**
وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى اَهْلِ خَيْبَرَ اَرَادَ اَنْ يُّخْرِجَ الْيَهُوْدَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ لَمَّا ظُهِرَ عَلَيْهَا
لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتْرُكَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَاُقِرُّوْا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِیْ اِمَارَتِهٖ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ عمر بن الخطاب نے جلا وطن کیا یہود و نصاری کو زمین حجاز یعنی جزیرہ عرب سے اور تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب غالب ہوئے اہل خیبر پر ارادہ کیا یہ کہ نکالیں یہود کو خیبر سے اور تھی زمین یعنی جو زمین ہو جب غلبہ کیا گیا اوس پر واسطے اللہ کے اور رسول اوسکے اور
واسطے مسلمانوں کے پس سوال کیا یہود نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ چھوڑ دیں اونکو یعنی اونکی زمینوں میں اس شرط پر کہ کیا کریں کام یعنی درختوں کو
پانی دیا کریں اور واسطے اونکے ہوا دہوں آدہ میوہ پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ٹہیراوینگے ہم اسپر جب تک کہ چاہیں پس ٹہیرائے گئے
یہانتک کہ جلا وطن کیا اونکو حضرت عمر نے اپنی خلافت میں طرف تیما اور اریحا کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **بَابُ الْفَیْءِ** باب ہے بیچ
بیان فیء کی **ف** فیء اوس مال کو کہتے ہیں کہ کفار سے ہاتھ لگے بغیر لڑائی کے اور حکم اوسکا یہ ہے کہ وہ سب مسلمانوں کے لیے ہے اوسمیں خمس اور قسمت
نہیں اور اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہیں دیں جسکو چاہیں نہ دیں جسکو چاہیں کم اور جسکو چاہیں زیادہ اور جو مال غلبہ سے ہاتھ لگے اوسکو غنیمت
کہتے ہیں اور اوسکا حکم یہ ہے کہ پانچواں حصہ نکالکر باقی مجاہدین میں تقسیم کردیں پیادہ کو اکہرا اور سوار کو دوہرا ح مولانا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**
فصل پہلی **عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ فِیْ هٰذَا الْفَیْءِ بِشَیْءٍ**
لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِیَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے
مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا فرمایا حضرت عمر نے یہ کہ اللہ تعالی نے خاص کیا اپنے رسول کو بیچ اس مال کے ساتھ ایک چیز کے کہ نہیں دی
وہ چیز کسیکو سوا حضرت کے پھر پڑھی آیت یہ جو چیز دی اللہ نے اپنے رسول کو اونسے لفظ قدیر تک پس تہا یہ مال خالص واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
خرچ کرتے تھے اپنے گھر کے لوگوں پر خرچ برس دنکا اوس مال میں سے پھر لیتے باقی کو پس گردانتے اوسکو بیچ جگہ گردانتے مال اللہ کے یعنی صرف کرتے اوسکو

مصالح مسلمین میں اور دیتی تھی جسکو چاہتے تھے محتاج و مساکین میں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف آیۃ ما افاء اللہ منہم کا حضرت شیخ نے ترجمہ ساری آیۃ کا یوں ہی کہا جو پہیرا اللہ تعالی نے اپنے رسول کو دیا اور خاص واسطے انکے مقرر کیا نہیں دوڑائے تہے تم نے اوسپر گہوڑے اور اونٹ یعنی مشقت نہیں کہینچی تہی قتال کی نہیں اوسپر بلکہ پیادہ پا گئے تم ولیکن اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اپنے رسولوں کو جسپر کہ چاہتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالی نے جو کچھ اموال بنی نضیر کا مال لیا وہ مال اس طرح کا ہے کہ حاصل نہیں کیا ہے تمنے اوسکو بقتال و غلبہ اسلحے کے کیونکہ ان کی دو ایک میل مدینہ سے پیادہ پا گئے سوائے آنحضرت کے پہر مسلط کیا اللہ تعالی نے حضرت کو اونپر اور انکے اموال پر جیسے کہ عادت اللہ تعالی کی ہے کہ مسلط فرماتا ہے اپنے رسولوں کو اعدا دین پر پس مراد اوسکا پہیر دینا حضرت کی ہے جسکو چاہیں دیں اور جہاں چاہیں خرچ کریں نازل ہوئی یہ آیۃ اوس وقت کہ طلب کیا صحابہ نے قسمت کو کذا فی التفسیر پس اس طرح کا مال کفار کا کہ اوسکو فی کہتے ہیں تقسیم نہیں کیا جاتا مانند تقسیم غنائم کی اور سپرد تہا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے احادیث میں ہے کہ آپ حضرت نے عمل فرمایا تہا اوسمیں جیسے ارادہ تہا اور یہ بات ہے اور نقل کیا اوسمیں طیبی نے مذہب شافعی اس طرح سے کہ حضرت کے لیے تہے چار خمس اور پانچواں خمس کا تہا پس تہے حضرت کے لیے اکیس حصے پچیس حصوں میں سے اور چار باقی ذوی القربی اور یتیموں اور مسکینوں اور ابن سبیل کے لیے اور تفسیر معالم میں لکہا ہے کہ اختلاف کیا ہے اہل علم نے بیچ مصرف فی کے بعد آنحضرت کے پس کہا ایک قوم نے کہ وہ ائمہ کے لیے ہے بعد حضرت کے اور امام شافعی کے اسمیں دو قول ہیں ایک یہ کہ وہ مقاتلین کے لیے ہے اور دوسرا یہ کہ واسطے مصالح مسلمین کے ہے اور خرچ برس روز کا اگر کہا جاوے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ذخیرہ نہیں کرتے تہے آنحضرت کوئی چیز کل کے لیے پس نفقہ ایکسال کا کیونکر رکہتے تہے جواب یہ کہ نفی ذخیرہ کرنیکی اپنی نفس کے لیے ہے اور یہ عیال کے لیے تہا اور آنحضرت اپنی بیبیوں کے لیے نفقہ ایکسال کا دیتے تہے کبہی کبہی اور کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ذخیرہ کرنا ایکبرس کا اور یہ منافی توکل کی نہیں ہے

وَعَنْهُ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مالک سے کہ نقل کی حضرت عمر سے کہ کہا تہا اموال بنی نضیر کا اوس قسم سے کہ عطا فرمایا تہا اللہ تعالی نے اپنے رسول پر کہ نہیں دوڑائے تہے مسلمانوں نے اوسپر گہوڑے اور نہ اونٹ پس تہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ مال خاص خرچ کرتے تہے اپنے اہل پر خرچ برس روز کا پہر خرچ کرتے باقی کو بیچ ہتیار اور گہوڑوں کے واسطے سامان کرنیکے راہ خدا میں یعنی جہاد کے لیے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَاهُ الْفَيْءُ قَسَمَهُ فِي يَوْمِهِ فَأَعْطَى الْآهِلَ حَظَّيْنِ وَأَعْطَى الْأَعْزَبَ حَظًّا فَدُعِيتُ فَأَعْطَانِي حَظَّيْنِ وَكَانَ لِي أَهْلٌ ثُمَّ دُعِيَ بَعْدِي عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَأُعْطِيَ حَظًّا وَاحِدًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہے عوف بن مالک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے جس وقت کہ آتا انکے پاس مال فی بانٹتے اوسکو اوسیدن پس دیتے بیوی والے کو دو حصے اور دیتے بن بیاہے کو ایک حصہ پس بلایا گیا میں پس دیے مجہکو دو حصے اور تہی میری بیوی پہر بلایا گیا پیچہے میرے عمار بن یاسر کہ بیوی نہ رکہتا تہا پس دیا گیا ایک حصہ نقل کی یہ ابو داؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکہا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شروع کرتے تہے اول جو آتی انکے پاس کوئی چیز آزاد کیے ہوؤں سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یعنی اول فی میں سے آزاد کیے ہوؤں کو دیتے تہے اسلیے کہ وہ بے ٹہکانے اور بے معاش ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد آزاد کیے ہوئے یعنی مکاتب ہیں اور بعضوں نے کہا مراد منفردین بطاعۃ اللہ ہیں ۱۲ ع

وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِظَبْيَةٍ فِيهَا

حُرٌّ قَسَمَهَا لِلْحُرِّ وَالْأَمَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ أَبِي يَقْسِمُ لِلْحُرِّ وَالْعَبْدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے تھیلا اوسمین نگینے پس بانٹا اوسکو واسطے بیبیوں کے اور لونڈیوں کے کہا حضرت عائشہ نے تھے باپ میرے یعنی حضرت ابوبکر تقسیم کرتے واسطے آزاد و غلام کے نقل کی یہ ابوداود نے ف پس معلوم ہوا کہ نگینے مخصوص ساتھ عورتوں کے نہ تھے ولیکن حضرت نے تخصیص کی تھی ۱۲ ح وَعَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمًا الْفَيْءَ فَقَالَ مَا أَنَا أَحَقُّ بِهَذَا الْفَيْءِ مِنْكُمْ وَمَا أَحَدٌ مِنَّا بِأَحَقَّ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا أَنَّا عَلَى مَنَازِلِنَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَسْمِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالرَّجُلُ وَقِدَمُهُ وَالرَّجُلُ وَبَلَاؤُهُ وَالرَّجُلُ وَعِيَالُهُ وَالرَّجُلُ وَحَاجَتُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہ کہا ذکر کیا عمر بن خطاب نے ایک دن فئ کا اور کہا نہیں ہوں لائق تر ساتھ اس فئ کے تمسے اور نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اس فئ کے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کے ہیں کتاب اللہ عزوجل سے اور تقسیم کرنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شخص اور قدیم ہونا اوسکا اور شخص اور شجاعت و مشقت اوسکی اور شخص اور عیال اوسکی اور شخص اور حاجت اوسکی نقل کی یہ ابوداود نے ف نہیں ہوں لائق تر الخ یہ بات حضرت عمر نے دفع توہم کے لیے فرمائی کہ توہم جاتا تھا کہ وہ خلیفہ آنحضرت کے تھے لائق تر ہوں ساتھ اوسکے جیسے کہ آنحضرت تھے اوسکی نفی کی کہ میں بھی حق اسکا نہیں ہوں بعد ازان نفی کی احقیت کی علی العموم کہ نہیں کوئی ہم میں سے لائق تر ساتھ اسکے کسی سے لیکن ہم اوپر مراتب اپنی کے ہیں کہ بیان کیا گیا ہے کتاب اللہ سے مانند قول اللہ تعالی کے للفقراء المہاجرین تین آیتوں تک اور قول اللہ تعالی کے والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار آخر آیۃ تک وغیرہما اور آیتیں کہ دلالت کرتی ہیں اوپر تفاوت مراتب مسلمین کے اور تقسیم کرنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ عطف کیا گیا ہے کتاب اللہ پر یعنی تفاوت مراتب ہے موافق تقسیم حضرت کے کہ رعایت کرتے تھے اصحاب بدر کی اور اصحاب بیعت الرضوان کی اور اہل و عیال والے کی اور مانند اونکے جیسے تفصیل کیا اوسکو ساتھ قول اپنے کے شخص اور قدیم ہونا الخ یعنی تقسیم کرنی فئ کی ہیں لحاظ قدامت کا اور شجاعت کا اور مشقت کا اور اہل و عیال ہونیکا اور حاجت کا چاہیے جیسے احتیاج ہو جس شخص کو اوسکے موافق اوسکو دیجیے ۱۲ ح ع وَعَنْهُ قَالَ قَرَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ حَتَّى بَلَغَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ فَقَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ حَتَّى بَلَغَ وَابْنِ السَّبِيلِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ ثُمَّ قَرَأَ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى حَتَّى بَلَغَ لِلْفُقَرَاءِ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ اسْتَوْعَبَتِ الْمُسْلِمِينَ عَامَّةً فَلَئِنْ عِشْتُ فَلَيَأْتِيَنَّ الرَّاعِيَ وَهُوَ بِسَرْوِ حِمْيَرَ نَصِيبُهُ مِنْهَا لَمْ يَعْرَقْ فِيهَا جَبِينُهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا پڑھی حضرت عمر بن خطاب نے یہ آیۃ کہ بیچ بیان مصارف زکوۃ کے ہے سوا اسکے نہیں کہ صدقہ یعنی زکوۃ واسطے فقیروں اور مسکینوں کے ہے یہاں تک پہونچے علیم حکیم تک اور کہا یہ یعنی زکوۃ واسطے ان لوگوں کے ہے یعنی اون اشخاص کے کہ ذکر کیے گئے اس آیۃ میں پھر پڑھی یہ آیۃ کہ بیچ بیان تقسیم غنائم کے ہے جانو کہ تحقیق جو چیز کہ غنیمت میں لی ہے تمنے کچھ پس تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچواں حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے یہاں تک کہ پہونچے لفظ وابن السبیل تک پھر کہا کہ یہ یعنی مال خمس کا واسطے ذوی القربی وغیرہ کے ہے پھر پڑھی یہ آیۃ کہ بیچ بیان حکم فئ کے ہے جو چیز کہ دی اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں میں سے یہاں تک کہ پہونچے اس آیۃ تک واسطے فقیروں کے اور اون لوگوں کے کہ آئے اونکے پیچھے پھر کہا کہ اس آیۃ نے گھیر لیا مسلمانوں کو سبکو پس اگر زندہ رہا میں پس البتہ پہونچیگا چرواہے کو اسحال میں کہ وہ ہوگا سرو حمیر میں کہ نام ہے ایک موضع کا حصہ اوسکا اموال فئ سے نہ پسینہ لاویگی اوسمیں پیشانی اوسکی نقل کی یہ شرح السنۃ میں ف ایک نسخہ میں یوں ہے ثم قرأ والذین جاؤا پس تقدیر یہ ہوگی یہاں تک کہ پہونچے للفقراء دو آیتوں تک کہ پھر پڑھی آیۃ والذین جاؤا من بعدہم اور اس آیۃ نے پورا کیا الخ یعنی اس آیۃ میں سب مسلمانوں کو دینا مذکور ہے بخلاف پہلی دونوں آیتوں کے کہ ایک

خاص ہی اہل زکوۃ کی لیی اور دوسرا اہل خمس کے لیی اور رای حضرت عمرؓ کی یہ تہی کہ فی مین سی خمس نہ نکالی جیسکہ غنیمت مین سے نکالتی ہین لیکن تمام مصالح مسلمانونکی لیی ہی اور مقرر کیا گیا ہی اونکی لیی اوپر تفاوت درجات کے جیسکہ مذکور ہوا اکثر ائمہ اہل فتوی اسطرف گئے ہین سوا امام شافعی کے جیسکہ گذرا اور رعایت تفاوت درجات مسلمین کا بہی مذہب حضرت عمر کا ہی اور حضرت ابوبکرؓ برابر ہی دیتی تہی رعایت نکرتی تہی سبقت وغیرہ کی اور فرماتی تہی کہ انہون نے عمل کیا ہی خدا کی لیی جزا انکا اللہ پر ہی اور ساتہہ تفضیل کی اموال مین فرض نہین اور حضرت عمرؓ زیادہ دیتی تہی حضرت عائشہؓ کو بہ نسبت حفصہ کے اور اسامہ بن زید کو بہ نسبت ابن عمر کی اور حمیر نام ایک شہر کا ہی یمن سے اور سرو نام ایک موضع کا ہی متعلقات حمیر سی اور حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ حضرت عمر فرماتی ہین کہ اگر زندہ رہا مین اور شہر کثرت سی فتح ہوئی اور مال فی کی بہت ہاتہہ لگی تو مسلمانونکو وسعت سے پہونچیگا اگرچہ دور کی شہرون اور مواضع مین ہتی ہونگے اور محنت اور مشقت اوسکی حاصل کرنیمین کی ہو گی + عرح وَعَنْهُ قَالَ كَانَ فِيمَا احْتَجَّ بِهِ عُمَرُ اَنْ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثُ صَفَايَا بَنُو النَّضِيرِ وَخَيْبَرُ وَفَدَكُ فَاَمَّا بَنُو النَّضِيرِ فَكَانَتْ حُبُسًا لِنَوَائِبِهِ وَاَمَّا فَدَكُ فَكَانَتْ حُبُسًا لِاَبْنَاءِ السَّبِيلِ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَجَزَّاَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْئَيْنِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَجُزْءًا نَفَقَةً لِاَهْلِهِ فَمَا فَضَلَ عَنْ نَفَقَةِ اَهْلِهِ جَعَلَهُ بَيْنَ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاهُ اَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہے مالک سے کہ کہا انہون نے اوس چیز کی کہ حجت پکڑی سات اوسکی حضرت عمرؓ نے یہ کہ کہا حضرت عمرؓ نے تہی واسطی حضرت کے تین صفایا بنو النضیر اور خیبر اور فدک پس بنو نضیر یعنی مال کہ حاصل ہوتا تہا اونکی زمین سے تہا محبوس یعنی مقرر واسطی حاجات حضرت کے یعنی واسطی ضیافت مہمانونکی اور ہتیار و سواری مجاہدونکے وغیر ذالک اور حاصل فدک تہا محبوس واسطی مسافرونکی کہ مال اپنی پاس نرکہتی تہی اگرچہ وطن مین مال ہوتا اور خیبر تقسیم کیا تہا اوسکو حضرت نے تین حصی دو حصی درمیان مسلمانونکی اور ایک حصہ واسطی خرچ اہل وعیال اپنی کی پس جو کچہ بچتا خرچ اہل وعیال اونکی سی کر دیتے اوسکو درمیان فقرای مہاجرین کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف حجت پکڑی یعنی جب حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ جہگڑتی ہوی آئی حضرت عمر کی پاس مقدمہ فدک کا تو حضرت عمر نے دلیل پکڑی سات اوسکی کہ کہا حضرت عمر نے الخ اور تہا یہ روبرو صحابہ کے پس انکار کیا کسی نے اوپر بعد ازان حضرت عمر نے اون صحابیونکو یا اونکی یعنی عامل کیا کہ بطور حضرت کے صرف کرتی رہین اوسکو اصفایا جمع صفیہ کی ہی صفیہ اوسکو کہتی ہین کہ چہانٹ لی امام اپنی لیی غنیمت مین سی کوئی چیز پہلی تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہ بات خاص حضرتؐ ہی کی لیی ہی کہ خمس کے سات اور بہی کچہ لی لین جو چاہین لونڈی یا غلام یا تلوار یا گہوڑا وغیر ذالک اور یہ بعد حضرت کے اور کسی امام کی لیی درست نہین اور بنو نضیر یعنی زمین اونکی کہ بعد جلاوطن کرنی اونکی کی ہاتہہ لگی اور فدک نام ایک قریہ کا ہی قریب خیبر اور تہی حضرت کے لیی آدہی زمین اوسکی کہ صلح کی اہل اوسکی سی آدہی زمین اوسکی پر پس وہ بہی خاص حضرت کے لیی تہا اور خیبر کو اوپر طرح مذکور کے اسلیی تقسیم کیا کہ خیبر کی گانون بہت تہے بعضی بقہر فتح کیی گئی تہی اور انمین حضرت خمس لیتی تہی اور بعضی بصلح فتح کیی گئی تہی بغیر قتال کی وہ فی تہی خاص حضرت کے لیی تقسیم کرتی تہی اوسکو جہان مناسب جانتی تہی اپنی حوائج مین اور اپنی اہل پر اور مصالح مسلمین پر پس مقتضی ہوئی قسمت برابری اوسکو کہ ہو تمام اوسکا درمیان حضرت کے اور لشکر مسلمین کے تین حصی ہو ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ جَمَعَ بَنِي مَرْوَانَ حِينَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيرِ بَنِي هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا اَيِّمَهُمْ وَاِنَّ فَاطِمَةَ سَاَلَتْهُ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَاَبٰى فَكَانَتْ كَذٰلِكَ فِي حَيٰوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ اَبُو بَكْرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَيٰوتِهِ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ فَلَمَّا اَنْ وُلِّيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَ

حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز فرأيت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة
ليس لي بحق واني اشهدكم اني رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وابي بكر وعمر رواه ابو داؤد

روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نی جمع کیا مروان کی بیٹونکو اوسوقت کہ خلیفہ کیا گیا پس کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہا واسطی اونکی فدک پس تہی خرچ کرتی اموال اوسکی سی یعنی اہل وعیال اور فقرا و مساکین پر اور احسان کرتی تہی اوسمین اوپر چہوٹی لڑکون بنی ہاشم کی اور نکاح کرتی تہی اوسسی عورتون بی شوہر کا اور مرد بی زن کا اور تحقیق حضرت فاطمہؓ نی سوال کیا تہا حضرت سی یہ کہ دیوین فدک کو واسطی اونکی پس نہ دیا پس تہا اسیطرح سی بیچ زندگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت کی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی ابوبکر صدیق کیا بیچ اوسکی موافق اوس چیز کی کہ کیا تہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی زندگی مین یعنی خرچ کرتی تہی حضرت کی اہل وعیال پر اور بنی ہاشم پر اور نکاح مذکورین جیسکہ حضرت کرتی تہی پس جبکہ خلیفہ کیی گئی حضرت عمر بن الخطاب کیا موافق اوس چیز کی کہ کیا تہا دونون صاحبون نی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ نی یہانتک کہ وفات ہوئی حضرت عمر کی بہی پہر جاگیر کیا اوسکو مروان نی یعنی لی لیا واسطی اپنی توابع کی لیی بیچ خلافت حضرت عثمان کی پایا اپنی بادشاہت مین پہر ہوا عمر بن عبد العزیز بن مروان کی لیی پس دیکہی مینی ایک چیز کہ نہین دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فاطمہؓ کو نہین واسطی میری سزاوار اور تحقیق مین گواہ کرتا ہون تمکو اوپر اسکی کہ تحقیق مینی پہیر دیا اوسکو اوسطرح پر کہ تہا یعنی آنحضرت کی زمانی مین اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کی زمانی مین نقل کی یہ ابوداؤد نی ف جاننا چاہیی کہ بیچ قصہ اموال بنی نضیر اور فدک اور خیبر کی کہ املاک خالصہ آنحضرت کی سی تہی اور باقی رہی بعد حضرت کی اور واقع ہوا جو کچہہ کہ واقع ہوا کلام طویل اور قصہ اسکا نہایت مناسب ہی کہ کچہہ اوس سی نقل کرین ہم کتب صحاح مین بسبب شہرت اس کلام کی اور جاری ہونی اوسکی زبان خاص وعام پر اور واقع ہونی کجی کی بیچ افہام کجروونکی پس صحیح بخاری مین منقول ہی مالک بن اوس بن حدثان سی کہا کہ حضرت عمر بن خطاب نی مجہکو اپنی پاس بلایا مین بیٹہا تہا اونکی پاس کہ اونکا خادم یرفا نام آیا اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاصؓ دروازی پر بیٹہی ہوی اذن چاہتی ہین انکی لیی کہا آنی دی پس وہ آئی پہر تہوڑی دیر کی بعد یرفا آیا اور کہا کہ عباسؓ وعلیؓ اذن چاہتی ہین حکم ہو تو آنی دین کہا آنی دی جب آئی تو عباس نی کہا یا امیر المؤمنین حکم کر درمیان ہمارے اور انکی اور جہگڑتی ہین بیچ اوس اموال کی کہ فی کیا تہا اللہ تعالی نی اپنی رسول پر اموال بنی نضیر سی پس سخت کہا اور کہا آپس مین علی اور عباس نی پس کہا اون لوگون نی کہ جو تہی یا امیر المؤمنین حکم کر درمیان ان دونونکی اور خلاصی دی ایک کو دوسری سی پس کہا حضرت عمر نی صبر اور سہولت کرو قسم دیتا ہون تمکو اوس خدا کی کہ اوسکی حکم سی قائم ہین آسمان و زمین آیا جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین چہوڑتی ہین ہم یعنی گروہ انبیا میراث جو کچہہ کہ ہم چہوڑین صدقہ ہی کہا اون صحابہ نی کہ بیٹہی تہی ہان فرمایا ہی بلاشبہ پہر متوجہ ہوی حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس پر اور کہا کہ قسم دیتا ہون تمکو خدا کی آیا جانتی ہو تم کہ آنحضرت نی یہ فرمایا تہا کہا علی اور عباس نی ہان فرمایا کہا عمر نی پس خبر دیتا ہون تمکو اس امر کی کہ پروردگار تعالی نی خاص کیا اپنی رسول کو اس فی مین ساتہہ ایک چیز کی کہ نہین دی کسیکو سوا اونکی پہر پڑہی یہ آیت ما افاء اللہ علی رسولہ ساری کی یہ پس تہا یہ اموال خاص آنحضرت کی لیی پہر قسم خدا کی جمع کیا اس اموال کو تمہاری پاس اور اختیار کیا ساتہہ اوسکی غیر اور تمہاری دیا تمکو وہ مال اور قسمت کیا درمیان تمہاری یہانتک کہ باقی رہا اوس اموال سی یہ پس تہی آنحضرت کہ خرچ کرتی اوپر اہل وعیال اپنی کی اوس مال سی ایک برس کا پہر لیتی اور صرف کرتی اوسکو مصارف خیر اور مصالح مسلمین مین پس عمل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی حیات تک پہر بعد حضرت کی وفات کی ابوبکرؓ نی کہا کہ مین خلیفہ رسول خدا کا ہون پس لیا اوسکو ابوبکرؓ نی اور عمل کیا اوسطرح کہ عمل کرتی تہی آنحضرت پہر متوجہ ہوی حضرت عمر علی اور عباس پر اور کہا کہ اوس وقت تم دونون ذکر کرتی تہی تم ابوبکر کو اور کہتی

تھی کہ ابوبکرؓ اس عمل میں خطا پر ہی اور دغا باز تھا کہ ہم تم کہتی تھی اور خدا جانتا ہی کہ ابوبکرؓ اس کام میں صادق تھی اور نیکوکار اور راہ راست پر اور تابع حق کی
تھی پھر وفات دی اونکو خدا نی پس کہا میں نی کہ میں خلیفہ اور ولی رسول خدا اور ابوبکرؓ کا ہوں پس لیا میں نی اوس مال کو دو سال اپنی امارت میں اور عمل کیا میں نی اوس میں
اوسطرح کہ عمل کیا تھا آنحضرت نے اور ابوبکرؓ نی اور خدا جانتا ہے کہ میں اس قول میں صادق ہوں اور اس امر میں نیک کار اور راہ راست پر اور پیرو حق ہوں پھر لینے
دو سال کی آئی تم دونوں میرے پاس اور سخن تم دونوں کا ایک ہی تھا پس کہا میں نی تمکو کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے ہم ارث نہیں چھوڑتی ہیں جو کچھ
چھوڑتے ہیں صدقہ ہی پس جب میری عقل میں آیا کہ سپرد کروں میں اوس مال کو تمہاری تئیں پس کہا میں نی اگر چاہتے ہو تم سپرد کروں میں تمکو بایں شرط کہ لازم کرو
اپنی پر یہ کہ عمل کرو اوس میں اسطرح کہ عمل کیا اوس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور ابوبکرؓ نی اور میں نی جبسے کہ خلیفہ ہوا ہوں ورنہ کلام نکرو مجھسے اس باب
میں پس کہا تمنی کہ سونپو ہمکو اسی شرط پر پس سپرد کیا میں نی تمکو آیا التماس کرتی ہو تم اور چاہتی ہو مجھسے کہ حکم کروں برخلاف اوسکی پس قسم اوس خدا کی کہ اوسکی اذن
سے برپا ہے آسمان و زمین حکم نہیں کرونگا میں غیر اوسکی جب تک کہ برپا ہو قیامت پس اگر عاجز ہو تم اوس کاری و تمسی نہیں ہو سکتا پھیر دو مجکو کفایت کرونگا میں
اوس سے اور مشقت کھینچوں گا کہا زہری نی کہ راوی حدیث کا ہی پس خبر دی میں نی اس حدیث کی عروہ بن زبیر کو پس کہا عروہ نے کہ سچ کہا مالک بن اوس نے میں نی سنا ہے
حضرت عائشہؓ سی کہ کہتی تھیں بھیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں نے عثمان کو ابوبکرؓ کی پاس واسطی طلب کرنی میراث کے اونکی جو کچھ سی کہ فی کیا تھا اللہ
تعالی نی اپنی رسول پر صلی اللہ علیہ وسلم پس دکیا میں نی اون بیبیوں پر اور کہا میں نی کہ نہیں ڈرتی ہو تم خدا سے کیا نہیں جانتی ہو تم کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے میراث نہیں چھوڑتے ہیں ہم جو کچھ کہ چھوڑتے ہیں صدقہ ہی نہیں کہاتی آل محمد مگر اس مال سے پس باز آئیں عورتیں آنحضرت کی طلب کرنی میراث سی اور رجوع کی
ساتھ اوس خبر کی کہ خبر دی میں نی اونکو کہا عروہ نے تھا یہ صدقہ حضرت علی کی ہاتھ میں منع کیا حضرت علی نی عباس کو اوس سے اور غلبہ کیا اوس پر بعد ازاں حضرت
حسن بن علی کی ہاتھ میں تھا بعد ازاں حضرت حسین کے پاس بعد ازاں علی بن حسین اور حسن بن حسن کے پاس کہ یہ دونوں نوبت کہتی تھی اوسکو بعد ازاں زید بن حسن
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے پاس رہا اور یہ صدقہ رسول خدا صلی علیہ وسلم کا ہی ساتھ راستی کی یہ حدیث بخاری کا مختصر ہی اور یہ حدیث کتاب المغازی
میں بیچ قصہ بنی نضیر کی ہی اور کتاب الخمس میں بھی مانند اسکی آیا ہی ساتھ تفاوت بعضی الفاظ کی اور یہ بھی بخاری میں ہے حضرت عائشہ سی کہ فاطمہ اور
عباس آئی حضرت ابوبکرؓ کی پاس اس حال میں کہ طلب کرتی تھی میراث زمین فدک سی اور حصہ خیبر سی پس کہا ابوبکرؓ نی کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھی میراث نہیں چھوڑتی ہیں ہم جو کچھ چھوڑینگے ہم صدقہ ہی کہاتی ہی آل محمد اس مال میں سے قسم خدا کی قرابت رسول خدا کی محبوب تر ہی نزدیک میرے
کہ صلہ کروں میں ساتھ اوسکی اور نگاہ رکھوں میں حق اوسکا اس سے کہ صلہ کروں میں قرابت اپنی کو اور جامع الاصول میں حدیث مذکور کو روایت بخاری اور مسلم اور
ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی سے لایا ہی اور کہا کہ کہا ابوداود نی کہ طلب رسول عباس اور علیؓ کی حضرت عمرؓ سی یہ تھی کہ اس مال کو درمیان اونکی آدھا آدھا ہوں
بانٹ دیں اور سونپ دیں یہ کہ نہ جانتی تھی قول آنحضرت کا کہ ہم میراث نہیں چھوڑتے ہیں وہ نہ طلب کرتی تھی مگر صواب کو پس حضرت عمر نی کہا کہ میں نام تقسیم کا اوپر
نہیں کہتا ہوں چھوڑتا ہوں اوسکو بحال خود جیسے کہ ہی اور لایا ہی بخاری کتاب الخمس میں عروہ بن زبیر سی کہ عائشہؓ نی خبر دی اونکو کہ فاطمہ بنت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی طلب کیا ابوبکر صدیق سی بعد وفات آنحضرت کے کہ دیویں اونکو میراث اونکی اوس چیز سی کہ چھوڑا ہی اوسکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی اوس چیز سی کہ فی کیا خدا تعالی نی اوپر پس کہا ابوبکرؓ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہے لانورث ما ترکناہ صدقۃ پس خفا ہوئیں فاطمہؓ
اور ہجران کیا ابوبکر سی پس ہمیشہ تھیں ہجران کرنیوالیں اونسی یہانتک کہ وفات پائی اور زندگی حضرت فاطمہؓ کی بعد حضرت کی چھ مہینی تھی اور
کہا حضرت عائشہ نی تھیں فاطمہ کہ سوال کرتی تھیں ابوبکرؓ سی حصہ اپنا اوس چیز سی کہ چھوڑا آنحضرت نے خیبر اور فدک سی اور صدقہ اونکا کہ مدینہ میں تھا پس انکار
کیا ابوبکرؓ نی اور کہا کہ نہیں ہوں میں چھوڑنیوالا کسی چیز کو اوس چیز سی کہ عمل کرتی تھی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عمل کرتا ہوں میں جو کچھ کہ عمل کرتے تھے

اور میں آنحضرتؐ کا اور ہی رہتا ہوں کہ اگر ترک کروں کسی چیز کو امر آنحضرت سے پس ڈرونگا میں کہ پس صدقہ اونکا کہ مدینہ میں تھا سپرد کیا اوسکو عمرؓ نے علیؓ اور عباسؓ کو اور خیبر اور فدک کو حضرت عمرؓ نے اپنے پاس رکھا اور کہا کہ یہ صدقہ رسول خداؐ کا ہے تھے یہ واسطے حقوق حضرتؐ کے کہ پیش آتی تھی اور سپرد کیا اونکو اوسکو کہ والی امر ہے اونکا پس ابتک اسی حال پر ہیں اور اور روایت میں حضرت ابو بکرؓ کے جواب میں آیا ہے کہ بعد نقل کرنے حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کے فرمایا یہ مال کہ میرے ہاتھ میں ہے پس صرف کرونگا تو اوسکے ہاتھ میں ہوگا کہ ولی امر ہو بعد میرے اور مانند اونکے اور بہت سی روایتیں آئی ہیں صحاح ستہ میں طرق متعددہ سے اور میاں ظاہر ہوتا ہے کہ حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ اور ہونا اموال آنحضرتؐ کا مشترک درمیان مسلمانوں کے اور مصالح اونکے اور تفویض امر اوسکا ساتھ والی کے متفق علیہ ہے درمیان صحابہ کے حتی کہ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے اور مخصوص ساتھ ابو بکرؓ کے نہیں رضی اللہ عنہم اجمعین ولیکن اشکال یہاں یہ وارد ہوتا ہے کہ اگر دینا اس اموال کا علیؓ اور عباسؓ کو صواب تھا تو کیوں ندیا حضرت عمرؓ نے اونکو پہلی بار اور اگر صواب نہ تھا تو کیوں دیا آخر کو جواب یہ کہ ندیا پہلی اس طرح کہ طلب کی تھی وہ یعنی مالک کر دینا اور دیا آخر کو بروجہ تصرف و تولیت کے جیسے کہ آنحضرت تصرف کرتے تھے کہا خطابی نے کہ یہ قضیہ مشکل ہے اسلیے کہ علیؓ اور عباسؓ نے جب لیا یہ صدقہ حضرت عمرؓ سے شرط مذکور پر اور اونہوں نے اعتراف بھی کیا کہ آنحضرتؐ کی میراث نہیں اور بزرگوں مہاجرین کی نے اوسکی گواہی دی پھر کیوں خصومت کی وجہ اوسکی یہ ہے کہ شرکت تولیت میں اونپر شاق آئی اور طلب کے قسمت تا ہر کوئی اپنے حصہ میں مستقل ہو ساتھ تدبیر و تصرف کے پس تقسیم کی حضرت عمرؓ نے نہ جاری ہوا اوسپر نام ملک کا اسلیے کہ قسمت املاک میں ہوتی ہے اور ساتھ دراز ہونے زمانے کی گمان ہوتا ہے ملک کا کذا قالوا اور مشکل تر اوس سے قضیہ فاطمہ زہراؓ کا ہے اسلیے کہ اگر کہیں ہم کہ حضرت فاطمہؓ جاہل تھیں ساتھ اس سنت کی تو بعید ہے اور اگر کہیں کہ شاید اتفاق نہ پڑا ہو اونکو اس حدیث کے سننے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ اشکال آتا ہے کہ بعد سننے حدیث کے ابو بکرؓ سے اور گواہی دینے صحابہ کے ساتھ اوسکے کیوں نہ قبول کی اور غصہ ہوئیں اور اگر غصہ پہلے سننے حدیث کے تھا تو کیوں باز نہ آئیں غصہ سے حتی کہ اتنا طول کھینچا اور تا زندگی مہاجرت کی ابو بکرؓ سے جواب اسکا کرمانی نے بیچ شرح بخاری کے یہ لکھا ہے کہ یہ غضب فاطمہؓ کا ایک امر تھا کہ حاصل ہوا مقتضائے بشریت کے اور جاتا رہا بعد اوسکے اور مراد ہجران سے انقباض اور کوفت طبیعت ہے ملاقات سے ہجران محرم یعنی ترک سلام اور مانند اوسکے نہ تھی اور بعضی روایات میں آیا ہے کہ جب واقع ہوا درمیان ابو بکرؓ اور فاطمہؓ کے جو کچھ کہ واقع ہوا تو گئے ابو بکرؓ فاطمہؓ کے پاس اور کھڑے ہوئے اونکے دروازے پر گرمی آفتاب میں اور عذر خواہی کی اونسے اور کہا کہ قسم خدا کی قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب تر ہے نزدیک میرے قرابت اپنی سے ولیکن میں کیا کروں کہ سنا ہے میں نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ گواہ ہیں اسپر پس راضی ہوئیں فاطمہؓ اور نقل کیے جاتے ہیں اس قصہ میں اقوال و اباطیل کہ نہیں اعتماد اونپر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال یہ تقریر ترجمہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ کی سے لکھی گئی ہے بطور اختصار کے جسکو مفصل دیکھنا منظور ہو اس مقام کا ترجمہ مذکور میں دیکھے واللہ الہادی والموفق ٭

کتاب الصید والذبائح

باب ہے بیچ بیان شکار اور جانوروں ذبح کیے گئے کے ف شکار کرنا حلال ہے غیر حرم میں واسطے غیر محرم کے اور شکار کے مباح ہونے پر وارد ہوئی ہے کتاب و سنت اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع امت اور بیچ رسالہ ابن ابی زید کے کہ امام مالک کے مذہب میں ہے لکھا ہے کہ مکروہ شکار کرنا لہو و لعب کے لیے اور بے قصد لہو کے مباح ہے اور ثابت نہیں ہوا کہ حضرتؐ نے بذات شریف خود کیا ہو ولیکن تقریر اوسکی کی ہے ٭

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَأَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ وَقَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ فَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهُمَا قَتَلَ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ إِلَّا أَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ إِنْ شِئْتَ

وَاِنْ وَجَدْتَّہٗ غَرِيْقًا فِي الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عدی بن حاتم سی کہ کہا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی جسوقت کہ چھوڑی تو اپنی کتی کو یعنی ارادہ کری تو چھوڑنی کتی معلم کا شکار کی لیی پس ذکر کر نام اللہ کا پس اگر پکڑ رکھا کتی نی شکار کو واسطی تیری اور پایا
تونی اوسکو زندہ پس ذبح کرلی اوسکو یعنی پس اگر نہ ذبح کریگا اوسکو قصدًا حرام ہوگا اسلیی کہ وہ مردار ہی اور اگر پایا تونی شکار کو کہ مار ڈالا اوسکو کتی نی
اور نہ کہایا اوس میں سی پس کہا اوسکو اور اگر کہایا پس نہ کہا پس سوای اسکی نہیں کہ بند رکہا کتی نی شکار کو اپنی لیی اور اگر پاوی تو ساتہہ کتی اپنی کی کتا غیر کا
اور حال آنکہ تحقیق مار ڈالا یعنی ایک نی اون میں سی پس نہ کہا اسلیی کہ تحقیق تو نہیں جانتا کہ کس نی اون دونوں میں سی مارا اوسکو یعنی اگر دوسری کتی نی مارا ہو
شاید کہ وہ معلم نہو یا اوسکی چھوڑنی میں بسم اللہ نکہی ہو اور جسوقت پہینکی تو تیر اپنا پس ذکر کر تو نام اللہ کا پس اگر غائب رہا شکار تجہسی ایکدن پس نہ پایا تونی اوس میں
کچہ نشان سوای نشان تیر اپنی کی پس کہا تو اگر چاہی اور اگر پایا تو تو اوسکو غرق پانی میں یعنی اگرچہ نشان تیر کار کہتا ہو پس نہ کہا یعنی بسبب احتمال اسکی کہ پانی سی
مرا ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ذکر کر نام خدا کا جیسیکہ وقت ذبح کی ذکر کرتی ہیں اسلیی کہ چھوڑنا کتی کا بمنزلہ چلانی چہری کی ہی پس ضروری کہنا
بسم اللہ کا اوسوقت اور اگر ترک کری بسم اللہ بہول کر حلال ہی اور اگر ترک کیا اوسکو قصدًا وقت چھوڑنی کتی کی پہر ڈانٹا کتی کو اور وہ ٹہہر رہا اور
بسم اللہ کہی بعد ٹہہرنی کی اور پکڑا اوسنی شکار کو اور مار ڈالا نہیں حلال کذا فی فتاوی قاضی خان اور چھوڑنا کتی کا طرف شکار کی مسلمان یا کتابی
سی شرط ہی اور اگر کتا بطور خود جاوی اور زخمی کری تو حلال نہیں اور اسیطرح اگر وقت چھوڑنی کی بسم اللہ نکہی مگر یہ کہ زندہ پاوی اور ذبح کری تو
وہ داخل شکار کی نہیں اور بند رکہا الخ اسلیی کہ یہ علامت عدم تعلیم کی ہی اور شکار کہ حلال ہی معلم کتی کا حلال ہی اور علامت تعلیم کی ذی ناب یعنی
کتی وغیرہ میں یہ ہی کہ تین بار شکار کو پکڑ پکڑ کر چھوڑ دی کہاوی نہیں اور ذی مخلب یعنی پنجہ گیر میں یہ ہی کہ پہر آوی جبکہ بلایا جاوی بعد چھوڑنیکی پس اگر باز
وغیرہ شکار میں سی کہالیوی تو اوس شکار کا کہانا درست ہی اور اگر کتا وغیرہ کہالیوی تو نکہایا جاوی اور اگر بعد تین بار چھوڑ دینی کی ایکبار بہی کہاوی تو
وہ غیر معلم ہی یہانتک کہ دوبارہ معلم ہو جیسا کہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور اگر کتا غیر کا یعنی کتا کہ چھوڑا ہو اوسکو کسی نی یا چھوڑا ہو بغیر بسم اللہ کی قصدًا یا
چھوڑا ہو اوسکو اوسنی کہ نہیں حلال ذبح کیا ہوا اوسکا مانند مجوسی کی اور اگر غائب رہا الخ کہا علمای ہمارے نی کہ شرط ہی حلال ہونیکی ساتہہ پہینکنی
تیر کی کہنا بسم اللہ کا اور پہونچنا زخم کا اور یہ کہ نہ بیٹہہ رہی شکار کی ڈہونڈہنی سی اگر غائب ہو شکار اسحال میں کہ تیر اوسکی لگا ہوا اسلیی کہ روایت
کیا ہی ابن ابی شیبہ نی اپنی کتاب مصنف میں اور طبرانی نی اپنی معجم میں ابی رزین سی اونہوں نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کیا ہی مقدمہ شکار
کہ چہپ گیا شکار سی فرمایا لعل ہوام الارض قتلتہ اور روایت کی عبد الرزاق نی مانند اسکی عائشہؓ سی بطریق مرفوع کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی
چھوڑی کتا شکار پر پہر مار ڈالی وہ اوسکو تو وہ حلال ہی اور اسیطرح تمام جوارح معلم یعنی چیتا اور باز اور مانند اونکی اور شرط یہ ہی کہ ہو جارحہ
معلم اور نہیں حلال ہی مارا ہوا غیر معلم کا ع وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ
مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ
فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عدی سی کہ کہا کہا میں نی یا رسول اللہ تحقیق ہم چھوڑتی ہیں کتی سدہی ہوی تو فرمایا کہا
اوس چیز کو کہ پکڑ رکہیں کتی تیری لیی کہا میں نی اور اگرچہ مار ڈالیں فرمایا اور اگرچہ مار ڈالیں کہا میں نی تحقیق ہم پہینکتی ہیں تیر بی پر کا فرمایا کہا او
چیز کو کہ زخمی کردی یعنی جس شکار میں تیر سیدہا جا لگی پہال کیطرف سی اور مار ڈالی اوسکو کہالی اور جو چیز کہ پہونچی ساتہہ چوڑان کی یعنی لگی اسطرح
کہ زخمی نکری شکار کو پس قتل کری اوسکو پس تحقیق وہ وقیذ ہی پس مت کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف معراض کہتی ہیں اوس تیر کو کہ پر نہ
ہوتا اوس میں اور چوڑا جانا ہی اور لگتا ہی چوڑا اور وقیذ اور موقوذ وہ جانور ہی کہ مارا جاوی ساتہہ غیر تیز چیز کی لکڑی ہو یا پتہر یا اور کچہ اور اتفاق کیا ہی

علما ہیں کہ جب شکار کری ساتھہ معراض کی پس قتل کری شکار کو ساتھہ تیزی اپنی کی تو حلال ہی اور اگر قتل کری اوسکو ساتھہ چوڑاوی اپنی کی تو نہیں حلال اور کہا علمانی کہ نہیں حلال ہی وہ شکار کہ ماری اوسکو ساتھہ بندقہ کی یعنی گولی اور غلہ کی بسبب حدیث معراض کی اور معراض کی چوڑا لگنی سی اسلیئی نہیں حلال ہوتا کہ مرد رہا اوسمین زخمی کرنا تاکہ متحقق ہون معنی ذبح کی اور چوڑا و معراض کا نہین زخمی کرتا اور اسلیئی اگر قتل کری اوسکو بندقہ ثقیلہ تیز تو حرام ہوتا ہی شکار اسلیئی کہ بندقہ توڑتا ہی ہڈی کو اور زخمی نہین کرتا پس ہوتا ہی مانند معراض کی لیکن اگر ہو بندقہ ہلکا تیز تو نہین حرام کرتا بسبب تحقق موت کے ساتھہ زخم کی اور اگر پہینکے شکار پر چھری یا تلوار اگر لگی اوسکی تیزی کی رخ سی کہایا جاوی والا نہین اور اگر ماری شکار کی پتھر تو اگر ہو پتھر بہاری نہ کہایا جاوی اگرچہ زخمی کری بسبب احتمال اسکی کہ اوسنی قتل کیا ہو ساتھہ ثقل اپنی کی اور اگر پتھر ہلکا ہو اور ہو اوسمین تیزی اور زخمی کردی وہ تو کہایا جاوی بسبب تیقن موت کے ساتھہ زخم کی اور اصل اسمین یہ ہی کہ اگر موت حاصل ہو بسبب زخم کی ساتھہ یقین کے تو کہایا جاوی اور اگر حاصل ہو ساتھہ ثقل کے یا شک ہو اوسمین تو نہ کہایا جاوی وجوبا یا احتیاطا ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِکَلْبِیَ الْمُعَلَّمِ فَمَا یَصْلُحُ لِیْ قَالَ اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ اٰنِیَۃِ اَھْلِ الْکِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُّمْ غَیْرَھَا فَلَا تَاْکُلُوْا فِیْھَا وَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْھَا وَکُلُوْا فِیْھَا وَمَا صِدْتَّ بِقَوْسِکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ الْمُعَلَّمِ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَکُلْ وَمَا صِدْتَّ بِکَلْبِکَ غَیْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَکْتَ ذَکٰوتَہٗ فَکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ثعلبہ خشنی سی کہ کہا کہا مینی یا نبی اللہ تحقیق ہم ہین بیچ زمین قوم اہل کتاب کی آیا پس کہاوین ہم بیچ باسنون اونکی اور ہم بیچ زمین شکار کی ہین یعنی وہان شکار بہت ہی شکار کرتا ہون مین ساتھہ کمان اپنی کی یعنی تیر سی اور ساتھہ کتی اپنی کی کہ نہین ہی سدہا ہوا اور ساتھہ کتی اپنی کی کہ سدہا ہوا ہی پس کیا درست ہی واسطی میری فرمایا ایپر وہ چیز کہ ذکر کیا تونی باسنون اہل کتاب کی سی پس اگر پاؤ تم سوا اون باسنونکی پس نہ کہاؤ اونکی باسنونمین اور اگر نپاؤ سوا اونکی باسنونکی پس دہوؤ اونکو اور کہاؤ اونمین اور وہ چیز کہ شکار کی تونی ساتھہ کمان اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی اول تیر مارتی وقت پس کہا اور وہ جانور کہ شکار کیا تونی ساتھہ کتی سدہی ہوئی اپنی کی پس ذکر کیا تونی نام اللہ کا یعنی وقت چہوڑنی اوسکیکے پس کہا اور جو شکار کیا تونی ساتھہ کتی غیر سدہی اپنی کی پس پایا تونی ذبح کرنا اوسکا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ کہاؤ اونکی باسنونمین یعنی واسطی احتیاط کی بموجب قول آنحضرت صلعم کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک اور احتراز فرمایا استعمال ظروف اونکی سی کہ مستعمل ہین اونکی ہاتھونمین اگرچہ بعد دہونی کی ہو اور نفرت کرنی کو مخالطت اونکی سی بطریق مبالغہ کی اور یہ تقوی ہی اور ما بعد اسکی حکم فتوی کا ہی اور دہوؤ اونکو یہ امر وجوب کے لیی ہی جبکہ ہو ظن غالب اونکی نجاست پر اور امر استحباب کے لیی ہی جبکہ ہو خلاف اوسکے اور کہا ابن مالک نی کہ حکم کیا آنحضرت صلعم نی ساتھہ دہونی ظروف کفار کی بیچ اون باسنونکی کہ یقین ہو اونکی نجاست کا اور متیقن نہو تو کراہت تنزیہی ہی اور نقل کیا ابن ملک نی کہ ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر اور ظروف سوا اونکی ظروف کی پائی جاوین تو اونکی ظروف مین نہ ہو کر ہی کہنا ہی ولیکن فقہا نی لکہا ہی کہ جائز ہی استعمال اونکی ظروف کا بعد دہونیکی بلا کراہت خواہ پائی جاوین اور ظروف یا نہ پائی جاوین پس حمل کی جاوی کراہت حدیث مین اسپر کہ مراد وہ ظروف ہین کہ پکاتی ہین اون مین گوشت سور کا اور پیتی ہین اونمین شراب اور مقرر ہی نجاست کی لیی پس مکروہ ہین واسطی گندا ہونی اونکی سکے ہر چند کہ دہوئے جاوین اور مراد فقہا کی وہ ظروف ہین کہ مستعمل نہین ہین نجاسات مین ذکر کیا ہی اسکو ابو داؤد نے اپنی سنن مین ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِکَ فَغَابَ عَنْکَ فَاَدْرَکْتَہٗ فَکُلْ مَا لَمْ یُنْتِنْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہینکے تو تیر اپنا پس غائب ہو جاوے یعنی شکار تجھ سے تین دن پھر پاوے تو شکار اور نہ بدبو کرتا ہو تو کھا لے اوسکو جب تک کہ متغیر ہو یعنی بدبو نہ کرے نقل کی یہ مسلم نے ف لکھا ہے علماء نے کہ یہ طریق استحباب کے ہے وا اگر بدبو کرتا گوشت کا موجب حرمت اوسکا نہیں ہے ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے گوشت بو کیا ہوا کھایا ہے اور کھانا وہی کہ نہی کھانے گوشت بدبودار محمول ہے تنزیہ پر نہ تحریم پر اور اسیطرح اوسکا کھانا بدبودار اگر ہو کہ خوف ہو اوسمیں ضرر کا ہے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بیچ حق اوس شخص کے کہ پاوے شکار اپنے کو بعد تین دن کے کہا اوسکو کھا جب تک کہ بدبو کرے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَنَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي أَيَذْكُرُونَ اسْمَ اللهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللهِ وَكُلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق یہاں کتنی قومیں ہیں کہ قریب ہے زمانہ اونکا ساتھ شرک کی یعنی نو مسلم ہیں اور بہتر احکام اسلام کی تمام و کمال نہیں سیکھی ہیں لاتی ہیں ہمارے پاس گوشت نہیں جانتے ہیں ہم آیا ذکر کرتے ہیں اوپر اوسکے نام خدا کا یا نہیں فرمایا ذکر کرو تم نام اللہ کا اور کھاؤ نقل کی یہ بخاری نے ف معنی حدیث کے یہ نہیں ہیں کہ بسم اللہ کہنا تمہارا اب قائم مقام ہوتا ہے بسم اللہ کہنے ذبح کرنیوالے کی بلکہ بیان فرمایا کہ بسم اللہ کہنا مستحب ہے وقت کھانے کی اور تم جو نہیں جانتے ہو ذکر کرنا بسم اللہ کا وقت ذبح کی صحیح ہے کھانا اوسکا جبکہ ہو ذبح کرنیوالا اون لوگوں میں سے کہ صحیح ہے کھانا ذبح کیے ہوئے اونکا بسبب حمل کرنے حال مسلمان کے صلاح پر اور گمان نیک کرنے کی اوسپر ہے وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ هَلْ خَصَّكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ إِلَّا مَا فِي قِرَابِ سَيْفِي هَذَا فَأَخْرَجَ صَحِيفَةً فِيهَا لَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی الطفیل سے کہ کہا پوچھے گئے حضرت علی کہ آیا مخصوص و ممتاز کیا ہے تم کو یعنی اہل بیت کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کسی چیز کے یعنی احکام کی کہ اوروں کو وہ نفرمائی ہوں پس فرمایا حضرت علی نے کہ نہیں خاص کیا ہمکو ساتھ کسی چیز کے ایسی چیز کہ نہ عام کیا ہو ساتھ اوسکے لوگوں کو لیکن وہ چیز کہ بیچ اس غلاف تلوار میری کے ہے یعنی نہیں جانتا ہوں کہ آیا وہ خاص ہے ساتھ ہمارے یا عام ہے پس نکالی بیچ اوسکے سے حضرت علی نے ایک کاغذ کہ اوسمیں تھے یہ احکام کہ لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ذبح کرے جانور سوا نام اللہ کی اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ چرا لیوے نشان زمین کا اور ایک روایت میں ہے جو شخص کہ تغیر و تبدیل کرے علامات زمین کے اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ لعنت کرے اپنے باپ کو اور لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ ٹھکانا دے بدعتی کو نقل کی یہ مسلم نے ف نشان زمین کا یعنی پتھر وغیرہ حد کا کہ جدا ہوتے ہیں اوس سے حدود یعنی تغلب کرے زمین ہمسایہ کی کہ دبا لینا چاہتا ہے اور لعنت کرے اپنے باپ کو صریحا یا کسی کے باپ کو لعنت کرے وہ اسکے باپ کو لعنت کرے چونکہ یہ سبب ہوا لعنت کا گویا کہ اسنے اسکی لعنت کی اور ٹھکانا دے بدعتی کو اور حمایت کرے بدعتی کی کہ دین میں کچھ بات نکالی کہ اصل جسکی نہیں ہو خلاف سنت اور تغیر کرنیوالی سنت کی ہوے ہے وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا کہا مینے یا رسول اللہ تحقیق ہم ملنے والے ہون دشمنون سے یعنی کفار سے کل کو اور نہین ساتھہ ہمارے چہریان پس
شاید کہ چہریان ساتھہ ہوون کیا پس ذبح کرین ساتھہ کہپانچ کی فرمایا جو چیز کہ بہاوے خونکو اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر کہا یعنی جائز ہے کہانا
اوس جانور کا کہ ذبح کیا جاوے ایسی چیز سے کہ بہاوے خونکو خواہ لوہا ہو یا اور کچہہ اور ساتھ اتفاق کے علما کا سواے دانت اور ناخن کے اور بیان کرونگا مین تجہے
حال ہر ایک کا پہر دانت پس ہڈی ہے اور لیکن ناخن پس چہریان ہین حبشیونکی اور پہونچے ہم لوٹ اونٹون اور بکریونکی کو پس بہاگا اونمین سے ایک اونٹ
پس مارا اوسکو ایک شخص نے تیر پس بند کیا اوسکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق واسطے اون اونٹونکے یعنی درمیان اونکے بہاگنے والے
اور نفرت رکہنے والے ہین لوگونسے مانند بہاگنے والے اور نفرت رکہنے والونکی جنگلی جانورونمین سے پس جسوقت کہ غالب ہون تمپر اون اونٹونمین سے
کوئی اونٹ پس کرو ساتھہ اوسکے اسیطرح نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس ہڈی ہے اور ہڈی سے ذبح روا نہین اور شیخ ابن صلاح نے کہا کہ نہین
جانتا ہون بعد بحث اور تفتیش کے واسطے منع ہونے ذبح کے ساتھہ ہڈی کے معنی کہ عقل مین آوین اور اسیطرح کہا شیخ عبد السلام اور حدیث مین سبقت کر
فرمایا ہے کہ دانت سے جائز نہین اسلیے کہ ہڈی ہے اور نووی نے کہا کہ علت اوسکی یہ ہے کہ ہڈی نجس ہوجاتی ہے خون سے جسوقت کہ ذبح کیا جاوے ساتھہ اوسکے
جانور اور ہڈی کے نجس کرنے سے نہی واقع ہوئی ہے اسلیے کہ خوراک جنات کی ہے اور لیکن ناخن الخ یعنی ناخن سے ذبح کرنین تشبیہ ہے ساتھہ حبشیونکی اس
فعل شنیع مین کہ مخصوص ہین ساتھہ اونکے اور حبشی کافر ہین نصاری اور ہمکو حکم ہے ساتھہ مخالفت کرنے اونکی کی اور جاننا چاہیے کہ منع کرنا ذبح کرنے سے
ساتھہ دانت اور ناخن کے مطلق ہے تینون اماموں کی نزدیک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز نہین اون دانتون اور ناخونسے کہ بجاے خود ہون
منہ اور ہاتہہ مین اور جائز ہے اون دانتون اور ناخونسے کہ اوکہڑے ہون اور مضائقہ نہین ہے اوس ذبح کے کہانیکا ولیکن یہ ذبح مکروہ ہے اور شافع
بہی یہی حکم رکہتا ہے دلیل اور اماموں کی مطلق ہونا حدیث مذکور کا ہے اور دلیل ہماری قول آنحضرت کا ہے کہ فرمایا کہ انہر الدم بما شئت وافر الاوداج
اور یہ حدیث رافع کی محمول ہے بغیر اوکہاڑے پر اسلیے کہ حبشی اسیطرح کرتے تہے اور کرو ساتھہ اوسکے اسیطرح معنی یہ ہین کہ اگر بہاگے جانور گہر کا پلا ہوا
قسم اونٹ اور گائین اور بکری وغیرہ سے تو وہ مانند شکار وحشی کے ہے بیچ حکم ذبح کی پس تمام اجزا اوسکے جاے ذبح کی ہین اور شاید کہ تخصیص اونٹ
کی اسلیے ہے کہ توحش اسمین بہت ہوتا ہے اور ایسا ہی حکم اوس صورت مین ہے کہ اونٹ وغیرہ کنوے اور مانند اوسکی مین گرپڑے پس ذبح دو قسم پر ہے اختیاری
اور اضطراری اختیاری ساتھہ جراحت کے ہے درمیان لبہ اور لحیین کے اور کاٹنے رگونکی یا ساتھہ نحر کے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے کے سینہ مین اور اضطراری
ساتھہ زخمی کرنیکے ہے جس جگہہ ہو ح ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ
مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہے کعب بن مالک سے یہ کہ تہا واسطے اونکے ریوڑ چرتا تہا سلع پر کہ نام ہے پہاڑ کا مدینہ مین پس دیکہی ایک لونڈی ہماری نے بکری ریوڑ مین کہ مرتی
پس توڑا ایک ٹکڑا پتہر کا پس ذبح کی بکری ساتھہ ٹکڑے پتہر کے پہر پوچہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی کعب نے یہ کہ حلال ہے کہانا اوسکا یا
نہین پس حکم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب کو ساتھہ کہانے اوسکی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَسُولِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا
الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی نے لازم کیا احسان کرنا ہر چیز پر یعنی کہ قتل کرنے مین اور ذبح کرنے مین پس جسوقت کہ قتل کرو تم یعنی کسیکو قصاص مین یا حد مین
پس اچہی طرح قتل کرو یعنی ایذا نہہ دو قتل کرنے مین تلوار تیز ہو اور جلدی قتل کرو اور جسوقت ذبح کرو کسی جانور کو پس اچہی طرح ذبح کرو اور چاہیے

کہ تم

کہ تیز کرے اپنا چھری کو اور آرام دے جانور مذبوح کو نقل کیا یہ مسلم نے **ف** آرام دے الخ یعنی چھوڑ دے اوسکو تا مر جاوے اور سرد ہو جاوے اوپر کا جملہ اور یہ بیان ہے احسان کرنیکا ذبح مین کہ تیز چھری سے جلدی ذبح کرے اور بعد ذبح کے ٹھنڈا ہو جانے دے کہا ہے علماء ہمارے نے مکروہ ہے پوست کھینچنا جانور کا پہلے ٹھنڈے ہونیکے اور مستحب ہے یہ کہ نہ تیز کرے چھری سامنے ذبیحہ کے اور نہ ذبح کرے ایک کو سامنے دوسرے کے اور پانون کھینچ کر نہ لیجاوے ذبح کی جگہ اوسکو کہ ارادہ اوسکے ذبح کا رکھتا ہے ؎ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منع فرماتے تھے اس سے کہ نشانہ ٹھہرایا جاوے چارپایہ یا غیر اوسکا واسطے قتل کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جیسے کہ یہان چورنگا ٹتے ہین بکری وغیرہ کو یا کسی جانور جیتے پر تیر وغیرہ سے نشانہ لگاتے ہین اس سے منع فرمایا یا یہ معنی ہین کہ منع فرمایا اس سے کہ بند کیا جاوے جانور بغیر دانہ پانی کے یہانتک کہ مر جاوے ؎ع **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اوس شخص کو کہ ٹھہراوے نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ پکڑو نشانہ اوس چیز کو کہ اوسمین روح ہو نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہی تحریم کے لیے ہے بموجب قول حضرتؐ کے لعن اللہ من فعل ہذا اور اسمین عذاب دینا حیوان کا اور ضائع کرنا مال کا ہے ؎ع **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منہ پر یعنے آدمی کے یا جانور کے منہ پر طپانچہ یا کوڑا وغیرہ نہ مارے اور منع فرمایا داغ دینے سے منہ پر نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ وَقَدْ وُسِمَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الَّذِيْ وَسَمَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گذرا ایک گدہا اسحال مین کہ تحقیق داغ دیا گیا تھا اوسکے منہ پر فرمایا لعنت کرے اللہ اوس شخص کو کہ داغا ہے اسکو نقل کی یہ مسلم نے **ف** اگر کہا جاوے کہ لعنت کی حضرتؐ نے داغنے والے کو حال آنکہ منع کیا گیا ہے لعنت کرنے مسلمان کو سے جواب یہ ہے کہ احتمال ہے کہ داغنے والا مسلمان نہو یا ہو اہل نفاق سے اور احتمال ہے یہ کہ بد دعا نہو بلکہ اخبار بالغیب ہو کہ وہ مستحق اسکا ہو اور جاننا چاہیے کہ داغنا منہ پر منع ہے بالاجماع خواہ آدمی ہو خواہ اور حیوانات لیکن جانور زکوۃ و جزیہ کو داغنا سوا منہ کے بعضون نے مستحب کہا ہے اور جائز ہے غیر اونکے کے لیے اور مقصود تمیز و تعیین ہے اور آدمی کے داغنے مین اخبار و آثار قولاً اور فعلاً مختلف آئے ہین بعضے اقوال دلالت کرتے ہین اسپر کہ اچھا نہین اور بعضے اوپر مدح ترک کے اور بعضے اوپر نفی کے اوسکے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے بھیجا ایک طبیب کو ابی بن کعب پاس پس فصد کی اوسنے اور داغا اور جب زخمی ہوئے سعد بن معاذ اذن دیا آنحضرتؐ نے اونکو داغ دینے کا اور جب ورم ہوا اور داغ دیا اور داغا جابر کو اور سعد بن ابی زرارہ کو اور لکھا ہے علماء نے کہ نہی محمول ہے اسپر کہ باختیار ہو بے ضرورت اور احتیاج کے ساتھ اوسکے اور اگر ضرورت ہو جائز ہے کذا ذکر فی سفر السعادۃ اور لکھا ہے علماء نے کہ داغنا اسباب وہمیہ سے ہے کہ کرنا اوسکا قادح ہے توکل مین بخلاف اور علاجون کے کہ اسباب ظنیہ سے ہین اور اگر ظن غالب یہان بھی حاصل ہو جائز ہو اور مختار یہ ہے کہ مکروہ تحریمی ہے مگر وقت حصول ظن غالب کے ساتھ قول طبیب حاذق کے کہ کہے منحصر ہے علاج داغنے مین اور بعضون نے کہا کہ نہی اس سبب سے ہے کہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ یہ مانع ہے قطعاً پس نہی کی تا بچے ورطۂ شرک خفی کے نہ پڑین اور باقی کلام شرح سفر السعادۃ مین ہے ؎ع **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ غَدَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهٗ فَوَافَيْتُهٗ**

في يده الميسم يسم إبل الصدقة متفق عليه اور روايت ہے انس سے کہ کہا لیگیا میں عبد اللہ کو پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبد اللہ بن ابی طلحہ کو تاکہ چبا کر کھجور اوسکی تالو کو لگاویں پس پایا میں حضرت کو اس حالت میں کہ اونکے ہاتھ میں تھا آلہ داغ دینے کا داغ دیتے تھے زکوٰۃ کے اونٹوں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عبد اللہ بن ابی طلحہ بھائی تھے انس کے ماں کی طرف سے اور ابو طلحہ خاوند تھے انکی ماں کے اور کھجور چبا کے بچہ کے تالو کو لگانی سنت ہے اور یہ داغنا سواے منہ کے تھا اور نہی خاص منہ پر داغنے کی ہے یا بلا ضرورۃ ہے وعن هشام بن زيد عن انس قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو في مربد فرأيته يسم شاء حسبته قال في آذانها متفق عليه اور روایت ہے ہشام بن زید سے کہ نقل کی انس سے کہا گیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ وہ بیچ جگہ بند ہونے جانوروں کی تھے پس دیکھا میں حضرت کو کہ داغتے ہیں کسی عضو بکریوں وغیرہ کو کہا ہشام نے کہ گمان کرتا ہوں میں انس کو کہ کہا بیچ کانوں اونکے یعنی بکریوں وغیرہ کے کان داغتے تھے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کان داخل منہ کی نہیں اسلیے کہ منہ پر داغنے سے تو منع ہی فرمایا ہے پھر کان کا بیکو داغتے اگر داخل ہوتا منہ کی نوع

الفصل الثاني فصل دوسری

عن عدي بن حاتم قال قلت يا رسول الله أرأيت أحدنا أصاب صيدا وليس معه سكين أيذبح بالمروة وشقة العصا فقال أمرر الدم بما شئت واذكر اسم الله رواه ابو داود والنسائي روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجکو کہ ایک ہمارا پہونچا شکار کو اس حال میں کہ نہیں ساتھ اوسکے چھری کیا ذبح کرے ساتھ کنکر پتھر کے یا لکڑی لکڑی کے پس فرمایا بہا تو خون کو ساتھ جس چیز کے کہ چاہے تو اور یاد کر تو نام اللہ کا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی نے وعن ابي العشراء عن ابيه انه قال يا رسول الله اما تكون الذكاة الا في الحلق واللبة فقال لو طعنت في فخذها لأجزأ عنك رواه الترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي وقال ابو داود هذا ذكاة المتردي وقال الترمذي هذا في الضرورة اور روایت ہے ابی العشراء سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یہ کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا نہیں ہوتا ذبح یعنی ذبح شرعی مگر بیچ حلق اور سینہ کے پس فرمایا اگر زخم لگاوے تو شکار کی ران میں البتہ کفایت کریگا تجھی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ابو داود نے کہ یہ ذبح کرنا اوس جانور کا ہے کہ گرا ہو کوئیں میں یعنی یہ حکم بیچ ذبح اضطراری کے ہے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حالت ضرورۃ میں ہے ف یہ تفسیر اعم ہے تفسیر ابو داود کی سے واسطے شامل ہونے اوسکے اونٹ بھاگی ہوئی کو وغیرہ وعن عدي بن حاتم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ما علمت من كلب او باز ثم ارسلته وذكرت اسم الله فكل مما امسك عليك قلت وان قتل قال اذا قتله ولم يأكل منه شيئا فانما امسكه عليك رواه ابو داود اور روایت ہے عدی بن حاتم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو سکھلایا تو نے کتا ہو یا باز پھر چھوڑا تو نے اوسکو یعنی اوپر شکار کے اور ذکر کیا نام اللہ کا پس کھا اوس جانور کو کہ پکڑ رکھا ہے کہا میں نے اگرچہ مار ڈالا اوسنے فرمایا جسوقت کہ مار ڈالا کتے یا باز نے شکار کو اور نہ کھایا اوسمیں سے کچھ پس سوا اسکے نہیں کہ پکڑ رکھا ہے واسطے تیرے نقل کی یہ ابو داود نے وعنه قال قلت يا رسول الله ارمي الصيد فاجد فيه من الغد سهمي قال اذا علمت ان سهمك قتله ولم تر فيه اثر سبع فكل رواه ابو داود اور روایت ہے عدی سے کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ پھینکتا ہوں میں تیر شکار پر پھر پاتا ہوں میں اوسمیں اگلے دن تیر اپنا فرمایا جسوقت کہ جانے تو یہ کہ تیر تیرے نے قتل کیا اوسکو اور نہ دیکھے تو اوسمیں نشان کسی درندہ کا یعنی اگر نشان درندہ کا پاوے تو نہ کھا اور اسیطرح اگر اثر کسی اور کے تیر کا پاوے تو بھی مت کھا نقل کی یہ ابو داود نے وعن جابر قال نهينا عن صيد كلب المجوس رواه الترمذي اور روایت ہے جابر سے کہ کہا منع کیے گئے ہم

کہانی شکار کُتّی مجوس کی سی نقل کی یہ ترمذی نی ف یعنی جو شکار کری مجوسی کی کتی سی یا مسلمان کی کتی سی حلال نہیں کہانا اوسکا مگر زندہ پاوی
اور ذبح کر لی اوسکو اور اگر مسلمان مجوسی کی کتی سی شکار کری تو حلال ہی اور اگر مسلمان و مجوسی دونون کتی کی چھوڑتی ہین یا تیر کی لگاتی ہین یک
ہونی اور ماریں شکار کو تو حلال نہیں اور یہین دلیل ہی اسپر کہ جس کا فر کا ذبح کیا ہوا نہیں حلال وہ اگر کتی وغیرہ سی شکار کری تو وہ بہی نہیں درست
ہی ع وَعَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْیَهُوْدِ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ
غَیْرَ اٰنِیَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ کُلُوْا فِیْهَا وَاشْرَبُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ثعلبہ
خشنی سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق ہم ہین اہل سفر گذرتی ہین یہود اور نصاری اور مجوس پر پس نہین پاتی ہم سوای باسن اونکی کی فرمایا پس اگر
نہ پاؤ تم سوای باسن اونکی کی پس دہو ؤ اونکی باسنون کو ساتہہ پانی کی پہر کہاؤ اون مین اور پیو نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ
قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصٰرٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا اَتَحَرَّجُ
مِنْهُ فَقَالَ لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِیْ صَدْرِكَ شَیْءٌ ضَارَعْتَ فِیْهِ النَّصْرَانِیَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی
کہ نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا پوچہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی طعام نصاری کی سی کہ کہائین یا نہین اور ایک روایت مین یون ہی کہ پوچہا حضرت
سی ایک شخص نی پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق کہانون مین سی ایک کہانا ہی یعنی کہانا یہود و نصاری کا کہ پرہیز کرتا ہون مین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کہ نہ آوی
بیچ سینہ تیری کی کچہہ یعنی شک و شبہہ مشابہ ہوا تو بیچ اسکی نصرانیہ کی تئین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی مشابہ ہوا تو بسبب اسکی اہل ملت نصرانیہ
کی تئین کہ وہ پرہیز کرتی ہین جبکہ واقع ہوتا ہی اونکی دل مین کہ یہ حرام ہی یا مکروہ اور بیچ معنی تعلیل کی ہی اور معنی یہ ہین کہ نہ پرہیز کر اور بی دلیل
شک و شبہہ مین مت پڑ اور پر ملت حنفیہ سہل کی عمل ظاہر پر کر اگر پرہیز کریگا تو مشابہ ہوگا نصرانیہ کی اسلیی کہ یہ داب نصاری کی ہی اور تخصیص
نصرانیہ کی اس سبب سی کی کہ سائل عدی بن حاتم تہی اور وہ نصرانی تہی پہلی اسلام کی ط ع وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نی کہانی مجثمہ کی سی اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ کہڑا کیا جاوی اور مانند نشانہ کی ٹہہرا کر تیر سی ماریں نقل کی یہ ترمذی نی ف یہ تفسیر مجثمہ
کی کسی راوی کی ہی اور نہی اس سبب سی اسلیی کی کہ یہ قتل ذبح نہین ہی پس فعل منع ہی اور اس جانور کا کہانا حرام ہی ط ع مولانا وَعَنِ الْعِرْبَاضِ
بْنِ سَارِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ
وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِیْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی حَتّٰی یَضَعْنَ مَا فِیْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
یَحْیٰی سُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ یُّنْصَبَ الطَّیْرُ اَوِ الشَّیْءُ فَیُرْمٰی وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِیْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ
یُدْرِکُهُ الرَّجُلُ فَیَاْخُذُ مِنْهُ فَیَمُوْتُ فِیْ یَدِهٖ قَبْلَ اَنْ یُّذَکِّیَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی یہ
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن خیبر کی کہانی ہر کچلی والی کیسی درندونمین سی یعنی جو حیوان کہ پہاڑتا ہو کچلی سی مانند شیر اور بہیڑیی
اور چیتی اور ریچہہ اور بندر اور سور اور مانند اونکی کی اور منع فرمایا کہانی ہر پنجہ والی کیسی پرندونمین سی یعنی جو کہ شکار کرتا ہی پنجہ سی مانند باز اور چرغ
اور مانند انکیکی اور منع فرمایا کہانی گوشت گدہون گہر کی پلی ہوون کیسی یعنی بعد اوسکی کہ حلال تہا کہانا اوسکا اور منع فرمایا مجثمہ سی اور
منع فرمایا کہانی اوس جانور کیسی کہ چہین لیا جاوی درندیسی اور مر جاوی پہلی ذبح کرنی کی اور منع فرمایا صحبت کرنی لونڈیون کی جو ہون حاملہ
کی سی اوس حالت مین کہ ہون حاملہ یہانتک کہ جنین وہ چیز کہ بیچ پیٹ اونکی ہی کہا محمد بن یحیی نی کہ پوچہی گی ابو عاصم یعنی شیخ اوسکی

ہنسا کر سی لینی یہ کہ ضرر پایا جاوی پرندہ یا اور یعنی پرندہ پھر تیر سی مارا جاوی اور پوچھی گئی ابو عاصم سعنون غلیلکی سی ایک کا بیٹر لیا اور کیا درندی کی کی اسمہ ایا ہو کسی جانور کو اور پاوی اوسکو کوئی پس جہین ہوی اوس اوس جانور کو پھر مرجاوی اوسکی ہاتہ مین پہلی ذبح کرنی اوسکی سی نقل کیا

بیہقی نی **وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ شَرِيْطَةِ الشَّيْطَانِ زَادَ ابْنُ عِيْسٰى هِيَ الذَّبِيْحَةُ يُقْطَعُ مِنْهَا الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَى الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَكُ حَتّٰى تَمُوْتَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ سی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا شریطہ شیطان سی زیادہ کیا ابن عیسی نی بیان اوسکا کہ وہ یہ کہ جانور ذبح کیا جاوی اور اوسکی چمڑا اور نہ کاٹی جاویں رگین گردنکی پھر چھوڑ دیا جاوی یہانتک کہ مرجاوی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** اہل جاہلیت کاٹتی تھی تھوڑا سا پوست جانور کی حلق کا اور چھوڑ دیتی تھی اوسکو یہانتک کہ وہ مرجاتا تھا اور اوسکو شریطہ اس سبب سے کہا کہ شرط یعنی نشتر مارنی کی ہی ماخوذ ہی شرط حجام سی یا شرط بمعنی علامت کے ہی اور اسکو اضافت طرف شیطان کی سلیے کی کہ وہ باعث اس عمل پر اور راضی ساتھہ اوسکی ہی ۱۲ ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت ہی جابر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذبح کرنا بچہ کا کہ ماں کی پیٹ مین ہی ذبح کرنا ماں اوسکی کا ہی نقل کی یہ ابو داود اور دارمی نی اور نقل کی ترمذی نی ابی سعید سے **ف** یعنی ذبح ہونا ماں کا کافی ہی واسطی حلال ہونی بچے کے بچہ کی پس اگر بکری ذبح کی گئی اور اوسکی پیٹ مین بچہ مرگیا حلال ہی کہانا اوسکا تینوں اماموں کا یہی مذہب ہے لیکن امام شافعی کی نزدیک حلال ہی خواہ بال نکلی ہوں یا نہیں اور امام مالک کے نزدیک اگر تمام ہو خلقت اوسکی اور نکلی ہوں بال اوسکی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک حلال نہیں ہے کہانا اوسکا مگر یہ کہ نکلی زندہ اور ذبح کیا جاوی اور قول زفر اور حسن بن زیاد کا بہی یہی ہے اور دلیل اونکی یہ ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب گر پڑی شکار پانی مین تو کہانا چاہیی اوسکو باحتمال اسکی کہ شاید پانی سی مرا ہو پس حرام کیا کہانا اوسکا وقت وقوع شک کے بیچ سبب نکلنی جانکی اور یہ موجود ہی اس بچہ مین معلوم نہیں کہ وہ بسبب ذبح کرنی ماں کی مرا ہی یا دم گہٹ کر اور اگر بچہ زندہ نکلی واجب ہے ذبح کرنا اوسکا بالاتفاق اور بیچ صحت اس حدیث کی کلام ہی نزدیک امام صاحب کے واللہ اعلم ۱۲ ح

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ وَالشَّاةَ فَنَجِدُ فِيْ بَطْنِهَا الْجَنِيْنَ اَنُلْقِيْهِ اَمْ نَاْكُلُهٗ قَالَ كُلُوْهُ اِنْ شِئْتُمْ فَاِنَّ ذَكٰوتَهٗ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سی کہ کہا کہا ہم نی یا رسول اللہ نحر کرتی ہین ہم اونٹنی کو اور ذبح کرتی ہین ہم گائیں اور بکریکو پس پاتی ہین ہم اوسکی پیٹ مین بچہ یعنی مردہ کیا پہینک دین اوسکو یا کہا وین اوسکو فرمایا کہاؤ اوسکو اگر چاہو پس تحقیق ذبح کرنا اوسکا ذبح کرنا ماں اوسکی کا ہی نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی **ف** نحر نیزہ مارنا اونٹ کے سینہ مین اور یہ سنت ہے اونٹ مین اگرچہ ذبح بہی جائز ہی اور ذبح کاٹنا حلق کی رگوں کا یہ بکری وغیرہ مین سنت ہے ۱۲ ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ اَنْ يَذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يَقْطَعَ رَاْسَهَا فَيَرْمِيْ بِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ قتل کری چڑیا کو پس اوس چیز کو کہ زیادہ ہو اوس سے بڑی ہونی مین یا چھوٹی ہونی مین بغیر حق اوسکے کہ وہ نفع ہونا ساتھہ کہانی اوسکی کی سوال کریگا اوس سے اللہ قتل کرنی اوسکی سی یعنی عتاب عذاب کریگا اوسپر دن قیامت کے کہا گیا یا رسول اللہ اور کیا ہی حق اوسکا فرمایا یہ کہ ذبح کری اوسکو یعنی نہ ماری اوسکو اور طرح اور کہا دی اوسکو اور نہ کاٹی سر اوسکا اور پہینک دے اوسکو نقل کی

یہ مطلب ہی کہ آنکھ والی کی داڑھ سے ف کہا اوس کو یعنی منتفع ہونا ساتھ اوسکی اور یہ پھینکدینا اوسکو یعنی ضائع کرنا اوسکو کہا ابن ملک نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مکروہ ہے ذبح کرنا حیوان کا واسطے غیر کھانے کی انتہی اور شبہ ہے کہ یہ کراہت تحریمی ہی اور اسی لیے منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے اون حیوانات کے جو کہ نہیں کھائی جاتی ہیں جیسے کہ آگے آتا ہے کہا طیبی نے کہ حق اوسکا عبارت ہے منتفع ہونے سے ساتھ اوسکی جیسے کہ کاٹنا سر کا اور پھینکدینا اوسکا عبارت ہے ضائع کرنے حق اوسکی سے پس ہوگا قول حضرت کا ولا یقطع راسہا ضمیمہ بمنزلہ تاکید کی واسطے بیان کی ہے ع وَعَنْ اَبِيْ وَاقِدِ اللَّيْثِيِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَيَقْطَعُوْنَ اَلْيَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ وَلَا تُؤْكَلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی واقد لیثی سے کہ کہا آئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اس حال میں کہ مدینہ والی کاٹ لیا کرتی تہی کوہان اونٹوں کی اور کاٹ لیتی تہی چکتیاں دنبوں کی یعنی کہا نیکی لیے پس فرمایا حضرت نے کہ جو چیز کاٹی جاوے جانور سے اس حال میں کہ وہ ہو زندہ پس وہ چیز مردار ہے نہ کہائی جاوے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے ف یعنی جو عضو جانور زندہ سے کاٹ لیا ہو پس وہ مردار ہی اوسکا کہانا درست نہیں ہے ع مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ اَنَّهُ كَانَ يَرْعٰى لِقْحَةً بِشِعْبٍ مِنْ شِعَابِ اُحُدٍ فَرَاٰى بِهَا الْمَوْتَ فَلَمْ يَجِدْ مَا يَنْحَرُهَا بِهِ فَاَخَذَ وَتِدًا فَوَجَاَ بِهِ فِيْ لَبَّتِهَا حَتّٰى اَهْرَاقَ دَمَهَا ثُمَّ اَخْبَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِاَكْلِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَمَالِكٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فَذَكَّاهَا بِشِظَاظٍ روایت ہی عطا بن یسار سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا قبیلہ بنی حارثہ سے یہ کہ وہ تہا چراتا اونٹنی کو کہ قریب تہی بیانی کی بیچ دَرّے کے دروں پہاڑ احد کے پس دیکہا اوس میں اثر موت کا یعنی اونٹنی مرنے لگی پس نہ پائی اوس نے کوئی چیز کہ نحر کرے اوسکو ساتہ اوسکی پس لی ایک میخ اور چبہو دی میخ یعنی تیز طرف سے اوسکی سینہ کی اوپر یہانتک کہ بہا دیا خون پہر خبر دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی اس ماجرے کی پس حکم کیا اوسکو ساتہ کہانے اوسکی نقل کی یہ ابو داؤد اور مالک نے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ کہا پس ذبح کیا اوسکو ساتہ لکڑی تیز کی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِيْ اٰدَمَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی جانور دریا میں مگر کہ ذبح کیا ہی اوسکو خدا نے واسطے بنی آدم کی نقل کی یہ دارقطنی نے ف یعنی حلال ہی بغیر ذبح کی اور شکار کرنا اور نکالنا اوسکا دریا سے حکم ذبح کا رکہتا ہی ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سب جانور دریا کے حلال ہیں خواہ آپ سے مر جاویں خواہ شکار کرے اور اونمیں سے اوپر حلال ہونے مچھلی کی اتفاق ہی سب علما کا اور اور جانوروں میں اختلاف ہی کہا امام ابو حنیفہ نے کہ نہیں حلال ہی سوائے مچھلی کی اور جو مچھلی پانی میں بغیر آفت سردی گرمی کی مر کر پانی کی اوپر آجاوے وہ حرام ہے اور سردی یا گرمی سے مر تو حلال ہی ع

بَابُ ذِكْرِ الْكَلْبِ

باب ہی بیچ بیان کتی کی ف یعنی اس باب میں حکم کتوں کا مذکور ہی کونسا پالنا جائز ہی اور کونسا نہیں جائز اور کسکا مارنا جائز ہی اور کسکا نہیں جائز ع

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالے کتا سوائے کتی مواشی کی یا شکاری کی کم کیا جاتا ہی ثواب عمل اوسکی سے ہر روز دو قیراط نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف قیراط آدہی دانگ کو کہتی ہیں اور مراد یہاں مقدار معلوم ہی نزدیک اللہ تعالی کی اور اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سبب نقصان ثواب عمل کی بسبب پالنے کتی کی بعضوں نے تو کہا ہی کہ بسبب داخل ہونے ملائکہ رحمت کی گہر میں اور بعضوں نے کہا کہ بسبب ایذا پہونچانے کی لوگوں کو اور بعضوں نے کہا بسبب اسکی کہ باز نہیں رہتے منہ ڈالتی ہیں وقت غفلت کے اور نہیں ہوتی ڈرتے لوگ ع وَعَنْ

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْصَیْدٍ اَوْزَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پالی کتا سوا کتی مواشی کی یا شکار کی یا کہیتی کی کم ہوتا ہی ثواب اسکی سی ہر روز موافق قیراط کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ بہی مثل حدیث سابق کی ہی لیکن یہان کتا کہیتی کا زیادہ کیا یعنی جو کہ واسطے محافظت زراعت کے پالی اور نقصان ثواب کا بمقدار قیراط کی کہا اور وہان بمقدار دو قیراط کی اور یہ تفاوت یا تو بسبب اختلاف انواع کتونکی ہی کہ بعضی ونمین بہت ایذا پہونچاتی ہین اونسی نقصان بقدر دو قیراط کی ہوتا ہی اور بعضی کمتر ایذا پہونچاتی ہین اونسی بقدر ایک قیراط کی ہوتا ہے اور یا باعتبار مکانونکی کہ بعضی مکانونمین کتی کی پالنی سی نقصان بقدر دو قیراط کی عمل سی ہوتا ہے مانند مکہ مدینہ کی بسبب بزرگی اونکی اور غیر اونکی مین بقدر ایک قیراط کی یا دو قیراط شہرونمین اور قریونمین اور ایک قیراط جنگلونمین یا بسبب اختلاف زمانونکی پہلی ساتہہ نقصان ایک قیراط کی حکم کیا اور جب مخالطت ساتہہ کتونکی اور الفت ساتہہ اونکی زیادہ ہوئی زجر و تشدید زیادہ ہوئی اور حکم ساتہہ نقصان دو قیراط کی کیا ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَةِ بِکَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا وَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سی کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی کتی مدینہ کے یہانتک کہ عورۃ آتی تہی جنگل سی ساتہہ کتی اپنی کی اسکی کتی کو بہی قتل کرتی تہی ہم پہر منع فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرنی اونکی سی اور فرمایا لازم ہے تمپر قتل کرنا کتی سیاہ خالص دو نقطون والیکا کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** لکہا ہی علمانے کہ حکم کرنا ساتہہ قتل کرنی کتونکی مخصوص تہا ساتہہ مدینہ مطہرہ کی کہ جگہہ اوترنی وحی اور ملائکہ کی تہی پس ضرور تہی پاک کرنا اوسکا کتونسی کہ مانع ہین دخول ملائکہ سی اور تخصیص عورتونکی بسبب اسکی ہی کہ جو عورتین جنگل مین رہتی تہین اونکو احتیاج کتونکی بہت ہوتی تہی یا قید عورتونکی اتفاقی ہی واللہ اعلم اور دو نقطون والیکا یعنی جسکی آنکہون پر دو نقطی سفید ہوتی ہین اور شیطان اوسکو کہا بسبب شدت خبث اوسکی اور بہت ایذا پہونچانیکی بسبب اسکی کہ بدتر ہوتا ہے نگہبانی کرنیمین اور دور تر ہوتا ہے شکار کرنیسی حتی کہ امام احمد اور اسحق رحمہما اللہ نی کہا کہ نہین حلال ہی شکار کتی سیاہ کا اسلیے کہ وہ شیطان ہے اور کہا نووی نے کہ اتفاق رکہتی ہین علما اوپر قتل کرنی کتی عقور یعنی کٹ کہنی کی اگرچہ سیاہ نہو اور اختلاف کہتی ہین اوس کتی مین کہ نہین ضرر اوسمین کہا امام حرمین نے کہ حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ قتل کرنی سبکی پہر منسوخ کیا گیا یہ سوا کتی سیاہ یکرنگ کی پہر ٹہہری شرع اوپر منع کی قتل کرنی تمام اون کتونکی سی کہ نہین ضرر اونمین یہانتک کہ کتا سیاہ یکرنگ بہی انتہی ۱۲ح ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْکَلْبَ غَنَمٍ اَوْمَاشِیَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہہ قتل کرنی کتونکی یعنی تمام کتون کے یا کتون مدینہ کی اور یہ ظاہر تر ہی سوا کتی شکار کی یا کتی بکریونکی یا مواشی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یا کتی مواشی کی یہ تعمیم بعد تخصیص کے پس اس صورت مین او تنویع کی لیے ہوگا جیسی اوسکی پہلی ہی یا لفظا و شک راوی کی لیے ہی کہ لفظ غنم کہا یا ماشیہ واللہ اعلم ۱۲ح اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا کُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا کُلَّ اَسْوَدَ بَهِیْمٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ یَرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نُقِصَ مِنْ عَمَلِهِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْکَلْبَ حَرْثٍ اَوْکَلْبَ غَنَمٍ روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا اگر نہوتی یہ بات کہ کتے ایک جماعت ہین جماعتون مین سی توالبتہ حکم کرتا مین ساتہہ قتل کرنی ان سبکی پس قتل کرو انمین سی ہر کتی

سیاہ خالص کے نقل کی یہ ابوداؤد اور دارمی نے اور زیادہ کی ترمذی اور نسائی نے یہ عبارۃ اور نہیں کوئی گھر والے کہ باندھیں کتے کو مگر کہ کم کیا جاتا ہے
ثواب عمل اونکے سے ہر روز ایک قیراط مگر کتا شکاری یا کتا کھیتی کا یا کتا ریوڑ کا ف ایک جماعت ہے نزدیک موجب قول اللہ تعالی کی وما من دابۃ فی الارض
ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم اور فاقتلوا جواب ہے شرط محذوف کا گویا کہ فرمایا پس جب نہوئی راہ طرف قتل سب کی بسبب اوسکی تو پس قتل کرو الحاصل یہ کہ
حضرت نے مکروہ کہا فنا کرنا ایک جماعت کا جماعتوں مخلوق خدا تعالی کی سے ایسی کہ نہیں کوئی خلق خدا کی مگر کہ اوسمیں ایک طرح کی حکمت ہے اور مصلحت پس جب نہی کی
اونکے مارنے کی طرف راہ تو پس قتل کرو بدون اونکے کو وہ سیاہ یکرنگ ہیں اور باقی رکھو ماسوائے اونکے کو تا کہ منتفع ہو تم بسبب اونکی نگہبانی ہینے اور ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی سے درمیان چارپایوں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نے ف یعنی
بھینسوں اور مینڈھوں اور ہاتھیوں اور بیلوں اور سوا اونکی اور چارپایوں کو لڑانا نہیں اور جانور پرند اونکا بھی یہی حکم ہے یعنی مرغ اور لعل اور بٹیر وغیر ذالک بھی لڑانی منع
ہیں اور جب جانوروں کا لڑانا منع ہوا تو آدمیوں کا لڑانا بطریق اولی منع ہوگا اور یہ بہت ہے بعض بلاد میں ہ ح

بَابُ مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ وَمَا يَحْرُمُ

باب ہے بیچ بیان اوس چیز کی کہ حلال ہے کھانا اوسکا اور باب اوس چیز کا کہ حرام ہے کھانا اوسکا ف جاننا چاہیے وہ چیز کہ ثابت ہوئی ہے
حرمت اوسکی کتاب اللہ سے وہ میتہ ہے اور دم مسفوح اور گوشت سور کا اور جو جانور کہ ذبح کیا گیا بغیر نام خدا تعالی کی چنانچہ آیہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما
اثبات اسکا کرتی ہے بعد ازان زیادہ کیا سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چیزوں کو مانند ذی ناب اور ذی مخلب اور گدہوں گھر کی پلی ہوئی کو اور
سوائے انکے پس بعضی تو متفق علیہ ہیں بسبب قطعیت احادیث کی اور بعضی مختلف فیہ ہیں بیچ میان ائمہ کی بسبب اختلاف احادیث کی اور پیدا ہوا ہے اختلاف اس
آیہ سے ویحل لہم الطیبات ویحرم علیہم الخبائث سے اور ساتھ اسکی دلیل پکڑی ہے ہماری علماء نے اوپر حرام ہونے جانوروں پانی کی سوائے مچھلی کی اور ہدایہ میں لکھا ہے
کہ امام مالک اور ایک جماعت اہل علم سے گئی ہیں طرف مطلق حلال ہونے تمام جانوروں دریائی کی اور استثنا کیا ہے بعضوں نے سور اور کتے اور انسان پانی
کیکو اور امام شافعی کی نزدیک مطلق دریائی جانور حلال ہیں بدلیل قول اللہ تعالی کی احل لکم صید البحر اور قول حضرت کے بیچ شان پانی کی ہو الطهور
ماؤہ والحل میتتہ اور ہمارے لیے دلیل ہے قول اللہ تعالی کا ویحرم علیہم الخبائث اسلیے کہ سوائے مچھلی کی جو جانور ہے دریا کا خبیث ہے اور مراد خبیث سے وہ چیز ہے
کہ پلید جانے اوسکو طبیعت سلیم ضد طیب کے اور سوائے مچھلی کی جو چیز کہ ہے طبیعت سلیم اوسکو خبیث جانتی ہے ہ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جانور صاحب کچلی کا ہے درندوں سے یعنی جو دانت سے شکار کرے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے
پس کھانا اوسکا حرام ہے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ
السِّبَاعِ وَكُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے
ہر کچلی والے کو درندوں سے اور کھانے ہر چنگل گیر کو پرندوں سے یعنی جو کہ پنجوں سے شکار کرے مانند باز وغیرہ کی نقل کی یہ مسلم نے ہ و
عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ سے
کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گدہے گھر کی پلے ہوؤں کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گدہے جنگلی کہ اونکو گورخر
کہتے ہیں حلال ہیں بالاتفاق ہ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ
الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کی کھانے گوشت گدہوں

گھر کی پلی ہوئی گدہی سی اور اذن فرمایا بیچ کھانی گوشت گھوڑونکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ائمہ اتفاق کرتی ہیں اوپر اباحت گوشت گھوڑے کی
سوا امام ابو حنیفہ اور امام مالک کی کہ وہ قائل ہیں کراہت تحریمی یا تنزیہی کی یہ حضرت شیخ نی لکھا ہے اور بعد اسکی بہت سی روایتیں کراہت کی امام
صاحب سے نقل کی ہیں لیکن کفایت المنتہی سی نقل کیا ہے کہ بعضوں نے کہا ہے کہ امام ابو حنیفہ نی رجوع کی ہے قول حرمت گوشت گھوڑے کی سے تین دن پہلے
وفات اپنی سے اور اسی پر فتویٰ ہے انتہی اور درمختار میں لکھا ہے کہ گوشت گھوڑے کا حلال نہیں ہے امام صاحب کے نزدیک اور صاحبین اور شافعی کی نزدیک
حلال ہے اور کہا بعضوں نے کہ امام ابو حنیفہ نی رجوع کی ہے حرمت اوسکی سے تین دن پہلے مرنی کی اور اسی پر الفتوی ہے عمادیہ انتہی اور میرے استاد بزرگوار حضرت
مولانا محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفاً بھی اسی روایت پر فتویٰ دیتے ہیں وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهٗ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی قتادہ سے یہ کہ
انہوں نے دیکھا گورخر پس قتل کیا اوسکو یعنی اور پوچھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جواز کھانی اوسکی سے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہے ساتھ تمہارے
گوشت اوسکی سے کچھ کہا ابو قتادہ نی کہ ساتھ ہمارے ہے پاؤں اوسکا پس لیا حضرت نے اوسکو اور کھایا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ
اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا
وَفَخِذَيْهَا فَقَبِلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہ کہا بھگایا ہمنے یعنی شکار کرنیکی لیے خرگوش کو مر الظہران میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان
حرمین کے قریب مکے کی پس پکڑ لیا اوسکو میں نی پھر لایا میں اوسکو ابو طلحہ کی پاس پھر ذبح کیا اوسکو اور بھیجا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کولا اوسکا اور
دونوں رانیں اوسکی پس قبول کیا حضرت نے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اگر کھانا اوسکا درست نہوتا تو نہ قبول فرماتے اوسکو اور نہ
فرماتے اوسکے لیں قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ حلال ہے اور بیچ کتاب رحمة فی اختلاف الائمہ کی لکھا ہے کہ خرگوش حلال ہے بالاتفاق وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ اٰكُلُهٗ وَلَا اُحَرِّمُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی سوسمار یعنی گوہ نہ کھاتا ہوں میں اوسکو اور نہ حرام کرتا ہوں میں اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سوسمار گوہ کی سات سو برس کی عمر
ہوتی ہے اور پانی نہیں پیتی بلکہ کفایت کرتی ہے ساتھ ہوا کے اور چالیس روز میں ایک قطرہ پیشاب کرتی ہے اور دانت نہیں ٹوٹتے اوسکے اور کہا ہے بعضوں نے
کہ نہ کھانا اوسکا سبب کراہت طبع کی تھا اور نہ حرام کرنا اسلیے تھا کہ نہ وحی کی گئی تھی حضرت کو اوسکی حق میں کچھ اتنک اور آتی ہے وہ حدیث کہ دلالت کرتی ہے اوپر حرمت
اوسکی پس بموجب اوس حدیث کے امام ابو حنیفہ کی نزدیک حرام ہے کھانا اوسکا اور امام احمد اور شافعی کی نزدیک مضائقہ نہیں اوسکی کھانیکا بموجب احادیث صحیح کے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهٗ
وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ
اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَیَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابن عباس سے یہ کہ خالد بن ولید نی خبر دی انکو یہ کہ وہ داخل ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میمونہ پر اور میمونہ خالہ تہیں خالد کی
اور خالہ تہیں ابن عباس کی پس پائی خالد نی یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نزدیک میمونہ کی گوہ بھنی ہوئی پس آگے کیا میمونہ نی گوہ کو روبرو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوٹھا لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اپنا گوہ سے پس کہا خالد نی کیا حرام ہے گوہ یا رسول اللہ فرمایا کہ نہیں لیکن نہیں ہوتی بیچ زمین قوم میری کی
پس پاتا ہوں میں اپنی تئیں کہ کراہت کرتا ہوں میں اوس سے یعنی طبعی کراہت ہے مجھکو اوس سے کہا خالد نی پس کھینچ لیا میں نی اوسکو اور کھایا اوسکو اور آنحضرت

کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی طرف آنحضرت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف سوسمار یعنی گوہ کی کہانی سی جو آگی آتی ہی یہ فضلہ اوسکی بہلی کا ہی پر یہ حدیث منسوخ ہوگئی ہوگی واللہ اعلم ۝ ع وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابی موسی سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاتی گوشت مرغ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ کُنَّا نَاْکُلُ مَعَہُ الْجَرَادَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا جہاد کیے ہمنی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سات جہاد تہی ہم کہاتی ساتھ حضرت کی ٹڈی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف لفظ مع ہمراہ مسلم میں اور بعضوں نے روایت میں حالی لیکن الفاظ ساتہ ان لفظوں یا دتی سی وجہ سی کہ زیادہ کیا ہی یہ معنی مراد رکہی ہیں کہ ہم کہاتی تہی اور ہمراہ حضرت کی تہی اور آنحضرت انکار نہیں کرتی تہی ہمپر نہ یہ کہ آنحضرت اور وہ ساتہ کہاتی تہی اور یہ تاویل اگرچہ خلاف ظاہر کی ہی ولیکن ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت نہیں کہائی ٹڈی اور فرمایا کہ نہیں کہاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں ۝ ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَہُ یُقَالُ لَہُ الْعَنْبَرُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ نِصْفَ شَہْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِہٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَہُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَہُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْہُ فَاَکَلَہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے جابر سے کہا جہاد کیا ہمنی ساتھ لشکر خبط کی اور امیر کیے گئی تہی ابو عبیدہ پس بھوکی ہوئی ہم سخت بھوکے ہونا پس پہینکی دریا نے ایک مچھلی مری ہوئی یعنی کنارے پر نہ دیکہی ہمنی مانند اوسکی برائی میں کہا جاتا تہا اوس قسم کی مچھلی کو عنبر پس کہایا ہمنی اوسمیں سے آدہی مہینے تک پہر لی ابو عبیدہ نے ایک ہڈی اوسکی ہڈیوں میں سے یعنی پہلو کی ہڈی کہڑی کی پس گذر گیا اونٹ کا سوار اوسکی نیچے سے پس جب آئے ہم اور جہاد سے یعنی مدینہ میں ذکر کیا ہمنی واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قصہ اوسکا پس فرمایا کہاؤ رزق کو کہ نکالا اوسکو اللہ نے طرف تمہاری یعنی خوب کیا تمنی کہ کہایا اگر باقی رہا ہو اوس میں سے کچھ کہلاؤ ہمکو اگر اس میں سے ہو ساتھ تمہاری یعنی اگر کچھ باقی رہا ہو اوسمیں سے تمہاری پاس تو ہمکو بہی کہلاؤ یہ فرمایا اونکی دل خوش کرنیکو لیے اور تاکید حلال ہونے اوسکی لیے فرمایا کہ یہ نجانیں کہ بسبب اضطرار کی حلال تہی کہا جابر نے پس بہیجا ہمنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس میں سے پس کہایا حضرت نے اوسمیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف خبط ساتہ زبر خ و ب کے اور ساتھ جزم ب کے بہی آیا ہی معنی پتے درختوں کے جہاڑ کے جاتی ہیں لاٹھی سے اور یہ نام اس غزوہ کا اسلیے کہا گیا کہ بسبب اضطرار کی پتے درختوں کے کہاتی تہی یہانتک کہ زخمی ہوگئی تہی منہ اور ہونٹ اور مانند اونٹوں کی ہوگئی تہی اور یہ جہاد سنہ آٹھ میں پہلی صلح حدیبیہ سی ہوا تہا اور قاموس میں لکہا ہی کہ عنبر جو خوشبو ہی یہ گوبر ہی ایک جانور دریائی کا یا ایک چشمہ سی نکلتا ہی کہ وہ دریا میں ہے اور عنبر نام مچھلی دریائی کا بہی ہی کہ اوسکی پوست کی سپر بنتی ہی اور آدہی مہینے اور بعضی روایت میں ایک مہینا آیا ہی اور بعضی میں آیا ہی کہ کہایا اوسکو لشکر نی اٹہارہ دن تطبیق ان روایات میں یوں سمجہا ہی کہ آدہی مہینے تک تو سارا لشکر کہاتا تہا اور بعد اوسکی اٹہارہ دن تک بعضی آدمی لشکر میں سے اور بعضی سارے مہینے تک کہاتی رہی واللہ اعلم بالصواب ۝ ع وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْمِسْہُ کُلَّہُ ثُمَّ لِیَطْرَحْہُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْہِ شِفَاءً وَفِی الْاٰخَرِ دَاءً رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ گر پڑے مکہی بیچ باسن ایک تمہارے یعنی باسن پانی کا ہو یا کہانیکا پس چاہیے غوطہ دے اوسکو سارے کو پہر نکال ڈالی اوسکو اسوسطی کہ بیچ ایک پر اوسکی کے شفا ہی اور دوسری میں بیماری نقل کی یہ بخاری نے ف دوسری فصل میں یہ بہی زیادہ آیا ہی کہ مکہی بیماری کے پر کو پہلی ڈالتی ہی پس غوطہ دے تا بازو دوا کا

سے دُور ہی رہو اور پھر دبیا ہو جائے کر تھا اور مُردہ ہو گئی ع وَعَنْ مَيْمُونَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے میمونہ سے یہ کہ ایک چوہا گرپڑا گھی میں اور مرگیا پس پوچھی
گئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال سے پس فرمایا پھینک دو اوس چوہے کو اور گھی گرد پیش اوسکی کو اور کھاؤ اوس گھی کو نقل کی یہ بخاری نے ف
یعنی باقی گھی کو کھاؤ یہ جمے ہوئے گھی کا حکم ہے اور پتلا گھی سارا نجس ہو جاتا ہے اور نہیں جائز کھانا اوسکا اتفاقاً اور بیچنا اوسکا اور انہیں اکثر اماموں کی نزدیک اور
جائز رکھا ہے اوسکو امام ابوحنیفہ نے اور اختلاف کیا ہے بیچ نفع اوٹھانیکی اوس سے بعضوں نے کہا جائز نہیں نفع اوٹھانا اوس سے اور بعضوں کی نزدیک جائز ہے ساتھ جلانی اوسکی
چراغ میں اور ملنی کی کشتیوں اور مانند اسکیکے پر اور یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اور اظہر قول شافعی کا دو قولوں میں سے ولیکن مکروہ ہے اور امام مالک اور امام
احمد سے دو روایتیں ہیں اور ایک روایت امام مالک سے یہ ہے کہ جائز نہیں جلانا اوسکا چراغ مسجد میں ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِيْ اَبُوْ لُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ
اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے یہ کہ انہوں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ جسکی پشت پر دو خط ہوں سیاہ اور قتل کرو اوس سانپ کو کہ نام اوسکا ابتر ہے
پس تحقیق یہ دونوں قسم کی سانپ اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو یعنی بمجرد دیکھنے انکے آدمی اندھا ہو جاتا ہے بسبب خاصیت سحر کی کہ اونمیں رکھی ہے اور گرادیتے
ہیں حمل یعنی عورت حاملہ جو اوسکو دیکھے تو حمل اوسکا گر پڑے بسبب خوف کے یا بسبب خاصیت زہر کی کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ اوس وقت کہ میں پیچھا
کرتا تھا ایک سانپ پر کہ مار ڈالوں اوسکو پکارا مجھکو ابولبابہ انصاری صحابی نے کہ مت مار اسکو پس کہا میں نے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا
ہے ساتھ قتل کرنے تمام سانپوں کی پس کہا ابولبابہ نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے بعد حکم کرنیکے مارنے گھر کی رہنے والی سانپوں سے
اور وہ ہیں آباد کرنیوالی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف آباد کرنیوالی گھروں کو کہ ہمیشہ گھر میں رہتی ہیں یہ نام اونکا رکھا گیا بسبب ہے عمر ہونے
اونکی جنکو یہ مہو میا کہتے ہیں کذا فی النہایہ اور توربشتی نے کہا کہ آباد کرنیوالی گھر کی جن ہیں گھر میں رہنے والے اور روایت کیا طبرانی نے ابن عباس سے
مرفوعاً اقتلوا الحیۃ والعقرب وان کنتم فی الصلوۃ اور روایت کیا ابوداؤد اور نسائی نے ابن مسعود سے اور طبرانی نے جریر سے اور عثمان بن ابی العاص
سے مرفوعاً اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارہن فلیس منی اور ظاہر ہے کہ یہ احادیث مطلقہ محمول ہیں سوا گھر کی رہنے والی سانپوں سے بسبب حدیث
گذشتہ اور آئندہ کی ع وَعَنْ اَبِي السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ
سَرِيْرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِيْهِ حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَاَبُوْ سَعِيْدٍ يُصَلِّيْ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ
اَشَارَ اِلٰى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَانَ فِيْهِ فَتًى مِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتٰى يَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ يَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَيْكَ سِلَاحَكَ
فَاِنِّيْ اَخْشٰى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً
فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ لِيَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ وَادْخُلِ
الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِيْ اَخْرَجَنِيْ فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيْمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ

فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهٗ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهَا شَيْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِيْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سائب سی کہ کہا داخل ہوئی ہم ابو سعید خدریؓ کی پاس پس اوس وقت کہ ہم تھی بیٹھی ہوئی کہ ناگہان سنی ہمنی نیچی تخت اونکی کی ایک حرکت پس دیکھا ہمنی پس ناگہان وہیں تہا ایک سانپ پس کھڑا ہوا مین تا قتل کرون اوسکو اور ابو سعید نماز پڑہتی تہی پس اشارہ کیا طرف میری یہ کہ بیٹھ جا پس بیٹھ گیا مین پس جب کہ فارغ ہوئی ابو سعید نماز سی اشارہ کیا طرف ایک حجرہ کی کہ گھر مین تہا پس کہا کیا دیکھا تونی اس حجرہ کو پس کہا مینی کہ ہان پس کہا ابو سعیدؓ نے کہ تہا اس حجرہ مین ایک نوجوان ہم مین سی نیا بیاہا ہوا کہا ابو سعید نے پس نکلی ہم یعنی مع اوس نوجوان کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غزوہ خندق کی اور تہا وہ نوجوان پروانگی مانگتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی وقت دوپہر کے یعنی گھر مین جانیکی بسبب محبت دولہن کے پھر آتا تہا طرف اہل اپنی یعنی اور رات کو گھر مین رہتا صبح کو پھر آن شریک ہوتا پس پروانگی مانگی اوسنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ایکدن پس فرمایا اوسکو حضرتؐ نے لی اپنی اوپر ہتیار اپنی پس تحقیق مین ڈرتا ہون اوپر تیری شر بنی قریظہ سی کہ وہ ایک قبیلہ ہی یہود کی سی اس غزوہ مین قریش کی ساتھ ہوکر لڑنیکو آئی تھی پس لیی اوس شخص نی ہتیار اپنی پھر رجوع کی یعنی طرف اہل اپنی کی پس ناگہان بیوی اوسکی درمیان دونون دروازونکی کہڑی تھی یعنی اندر اور باہر کی دروازی کی درمیان مین پس قصد کیا جوان نے طرف اوس عورت کی ساتھ نیزہ کی تا کہ ماری اوسکو ساتھ اوس نیزہ کی اور حال یہ کہ پہونچی تھی اوسکو غیرت یعنی بسبب باہر آکھڑی ہونی کی پس کہا عورت نے واسطی اوسکی بند کر اوپر اپنی نیزی اپنی کو اور داخل ہو گھر مین یہانتک کہ دیکھی تو کہ کس چیز نی نکالا ہی مجھکو پس گیا اندر وہ جوان پس ناگہان دیکھا ایک سانپ بڑا کنڈلی منڈلی ماری پڑا ہی بچھونی پر پس قصد کیا جوان نی طرف اوسکی ساتھ نیزہ کی پس پرو لیا اوسکو ساتھ نیزہ کی پھر نکلا اندر سی اور گاڑ دیا نیزہ کو بیچ صحن گھر کی پس تڑپا سانپ اسحال مین کہ حملہ کیا اوس جوان پر پس معلوم کیا گیا کہ کونسا اون دونون مین سی تہا جلد مرنی مین سانپ یا نوجوان یعنی ساتھ مرے دونون اسطرح کہ معلوم نہوا کون پہلی مرا کہا ابو سعیدؓ نے پس آئی ہم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور ذکر کیا ہمنی یہ ماجرا روبرو حضرتؐ کے اور کہا ہمنی کہ دعا کیجیی اللہ تعالیٰ سی کہ زندہ کری اوسکو واسطی ہمارے پس فرمایا استغفار کرو واسطی یار اپنی کی پھر فرمایا تحقیق ان گھرونمین آباد کرنیوالی ہین یعنی جن ہیں والی(?) ہین سو مسلمان اور کافر پس جب دیکھو تم کسیکو اونمین سی یعنی بصورت سانپ کے پس تنگی پکڑو اوسپر تین بار یا تین روز پس اگر چلا گیا فبہا والا قتل کرو اوسکو اسلیے تحقیق وہ کافر ہی یعنی جنات مین کا اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انصار کو کہ جاؤ اور دفن کرو اپنی یار کو اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مدینہ مین جن ہین یعنی ایک جماعت ہی جنوں سی کہ مسلمان ہوگئی ہین پس جس وقت کہ دیکھو تم اونمین سی کچھ خبردار کرو اوسکو تین دن پس اگر ظاہر ہو واسطی تمہارے پیچھی اسکی پس قتل کرو اوسکو سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی نقل کی یہ مسلم نی ف دعا کیجیی الخ لکہا ہی علمانی کہ روش صحابہ کی یہ تہی کہ اسطرح کچھ چاہا ہین حضرت سے گویا کہ اونہونی گمان کیا کہ یہ موت جو انکی موت حقیقی نہین ہی بلکہ بیہوشی ہی تاثیر زہر سی اور استغفار کر یعنی دعا زندہ کرنیکی کیا چاہتی ہو بخشش چاہو اوسکی لیی کہ مفید ہووے دعا زندہ کرنیکی کہ وہ براہ خود گیا آور تنگی پکڑو یعنی کہو کہ تو تنگی مین ہی اگر پھر نکلیگا تو ہم مار ڈالینگی آگی تو جہان(?) اور ایک روایت مین ہی کہ فرماتی آنحضرت انشدکم بالعہد الذی اخذ علیکم سلیمان بن داود علیہما السلام لا تؤذونا ولا تظہروا لنا اور شیطان سے یعنی پس نہین وہ جن مسلمان بلکہ وہ یا تو جن کافر ہی اور یا سانپ ہی اور یا اولاد ابلیس ہی اور شیطان اوسکو کہا واسطی سرکشی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی

ساتھ آگ کو بھڑکاتی اور جو سرکش جن اور انس اور جانوروں میں ہوتا ہے شیطان کہلاتا ہے ☆ع وَعَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام شریک سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور فرمایا کہ تھا وہ پھونکتا آگ حضرت ابراہیم پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ بیان اوسکی خباثت کا کیا اور یہ زہریلا اور موذی ہے اور لوگوں کے کھانے پینے میں ضرر اوسکا عظیم ہے تجربہ سے یہ بات معلوم ہوئی ہے ☆ع وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ قتل کرنے گرگٹ کے اور نام رکھا اوسکا فویسق نقل کی یہ مسلم نے **ف** فویسق تصغیر فاسق کی ہے یعنی چھوٹا سا فاسق یعنی وہ نظیر فواسق خمسہ کا ہے کہ جو مارے جاتے ہیں حل و حرم میں اور فسق لغت میں بمعنی خروج کے ہے اور مراد شرع میں خروج طاعت سے اور طریق حق سے ہے وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی قتل کرے گرگٹ کو اول چوٹ میں لکھی جاتی ہیں اوسکے لیے سو نیکیاں اور جو کوئی مارے دوسری چوٹ میں لکھی جاتی ہیں نیکیاں کم اوس سے اور تیسری چوٹ میں مارنے سے کم اوس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمیں رغبت دلائی ہے اوپر جلدی کرنے کے اوسکے مارنے میں ☆ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاٹا ایک چیونٹی نے ایک نبی کو انبیا میں سے پس حکم کیا ساتھ بل چیونٹیوں کے جلایا جاوے پس جلایا گیا پس وحی کی اللہ تعالی نے اوس نبی کو یہ کہ کاٹا تھا تجھکو ایک چیونٹی نے جلا دیا تو نے ایک جماعت کو جماعتوں میں سے کہ تسبیح کرتی تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ معنی یہ ہیں کہ حکم کیا ساتھ جلانے درخت کے کہ اوسمیں چیونٹیاں تھیں اور سبب اوسکا یہ ہے کہ روایت کیا گیا ہے کہ اون نبی علیہ السلام نے کہا تھا اے رب عذاب کرتا ہے تو اہل قریہ کو بسبب گناہوں اونکے حال آنکہ اونمیں مطیع بھی تھے پس ارادہ کیا اللہ تعالی نے کہ دکھاوے اونکو عبرۃ اوسمیں پس مسلط کی اونپر گرمی یہاں تک کہ جگہہ پکڑی طرف سایہ ایک درخت کی پھر غالب ہوئی اونپر نیند پس جبکہ وہ سو رہے تو کاٹا اونکو ایک چیونٹی نے پس حکم کیا ساتھ جلا دینے سب چیونٹیوں کی یا تو بسبب جاننے کی اوس چیونٹی خاص کو یا واسطے ہونے اونکے موذی اور جائز ہے قتل کرنا جنس موذی کا ابن عباس سے منقول ہے کہ منع فرمایا آنحضرت نے قتل کرنے چار جانور کے یہ کہ ایذا دے کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ مراد قریہ نمل سے بل چیونٹیوں کا ہے اور وحی کی الخ یہ عتاب ہے اللہ تعالی کیطرف سے اون پیغمبر پر لکھا ہے علما نے کہ مجموع ہے سپر کہ جائز تھا بیچ شرع اون پیغمبر کی قتل کرنا چیونٹی کا اور جلانا اوسکا اور عتاب اس سبب سے ہوا کہ ایک چیونٹی سے زیادہ کو جلایا لیکن ہماری شریعت میں جائز نہیں جلانا کسی جاندار کا اگرچہ جوں اور کھٹمل وغیرہ ہو اور مطالب المومنین میں محمد بن مسلمہ سے بیچ قتل کرنے چیونٹی کی لایا ہے کہ کہا اگر ایذا دے تجھکو تو مار اور اگر ایذا نہ دے مت مار اور کہا فقیہ نے کہ اسی پر فتوی دیتے ہیں ہم اور مکروہ ہے ڈالنا چیونٹی کا پانی میں اور جلانی نجاوین گھر چیونٹیوں کے ایکبار ایک چیونٹی کی کذا فی جامع الفقہ انتہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْفَارَةُ فِي السَّمْنِ فَاِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ گر پڑے چوہا گھی میں پس اگر جما ہو تو پھینکدو اوسکو اگر ہو گھی جما ہوا پس پھینک دو چوہے اور اوسکے گرد کو کہ گرد اوسکے ہے اور کہا و باقی کھا لو اور اگر ہو پتلا یعنی بہتا ہوا تو نزدیک اوسکے یعنی نہ کھاؤ اوسکو نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے اور نقل کی یہ دارمی نے

ابن عباس

ابن عباس سے وَعَنْ سَفِینَۃَ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارٰی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے
سفینہ سے کہ کہا کھایا میں نے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گوشت حباری کا نقل کی یہ ابو داؤد نے ف حباری یعنی تغدری وہ جانور ہے کہ شبیہ
شتر اوسکی حق میں ہے ع مولانا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْلِ الْجَلَّالَۃِ وَاَلْبَانِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ نَھٰی عَنْ رُکُوْبِ الْجَلَّالَۃِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے جلالہ کے
اور پینے دودھ اوسکی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت ابو داؤد کے یوں ہے کہ کہا ابن عمر نے کہ منع فرمایا حضرت نے سواری کرنی جلالہ کی ف
جلالہ وہ جانور ہے کہ حلال ہو کھانا اوسکا اور عادت پڑی ہو اوسکو نجاست کھانیکی تفصیل اسکی یہ ہے کہ اگر کھاتا ہو نجاست کبھی کبھی تو نہیں وہ جلالہ اور
نہیں حرام کھانا اوسکا مانند مرغی کی اور اگر ہو اکثر خوراک اوسکی نجاست یہانتک کہ بدبو آنی لگی اوسکی گوشت اور دودھ میں تو حلال نہیں کھانا اوسکا
مگر یہ کہ بند کیا جاوے اور کھلایا جاوے غیر نجاست یہانتک کہ اچھا ہو جاوے گوشت اور دودھ اوسکا تو درست ہوگا دودھ پینا اور گوشت کھانا اوسکا اور یہ قول
امام ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد کا ہے اور امام مالک کی نزدیک بعد ازاں ہو جاوے گوشت اوسکا مباح اور فتاوی کبریٰ میں لکھا ہے جب تک کہ بند
کیا جاوے مرغ مخلاۃ تین روز اور جلالہ دس روز تو تب حلال کھانا اونکا اور سوار ہونے سے منع فرمایا بسبب گندہ ہونے عرق اوسکی کہ پیدا ہوتا ہے گو
اوسکی سے ع وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لَحْمِ الضَّبِّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور
روایت ہے عبد الرحمن بن شبل سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گوہ کی سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہ حدیث دلالت
کرتی ہے اوپر حرام ہونے گوہ کی جیسے ہے مذہب امام ابو حنیفہ کا ہے اور شاید کہ ہو ناسخ اباحت سابق کی ہو ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ الْھِرَّۃِ وَاَکْلِ ثَمَنِھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا کھانے بلی کے سے اور کھانے مول اوسکی سے نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے ف کھانا گوشت بلی کا حرام ہے باتفاق اور بیچنا اوسکا
اور کھانا اوسکی مول کا حرام نہیں ہے بلکہ مکروہ ہے ع وَعَنْہُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ
الْحُمُرَ الْاِنْسِیَّۃَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَکُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَکُلَّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا
حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا حرام فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی دن خیبر کی گوشت گدہوں اہلی کا اور گوشت
خچرونکا اور ہر کچلی والے کو درندوں میں سے اور ہر پنجہ والے کو پرندوں میں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے خالد بن ولید سے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھانے گوشت گھوڑوں کیسے اور خچروں کی سے اور گدہوں کیسے نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف کھانی گوشت
گھوڑونکی سے یہ حدیث ضعیف ہے معارض حدیث جابر کی کہ بیچ مباح ہونے گوشت گھوڑیکی پہلی گذری نہیں ہوسکتی ہے ع حکم منع ہونے
گوشت گھوڑیکا اکثروں کی نزدیک منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے کہ پہلی گذری ہے مولانا وَعَنْہُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَوْمَ خَیْبَرَ فَاَتَتِ الْیَھُوْدُ فَشَکَوْا اَنَّ النَّاسَ قَدْ اَسْرَعُوْا اِلٰی حَظَائِرِھِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا لَا
تَحِلُّ اَمْوَالُ الْمُعَاھِدِیْنَ اِلَّا بِحَقِّھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے خالد سے کہ کہا جہاد کیا میں نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دن خیبر کے پس
آئی یہود اور شکایت کی یہ کہ تحقیق لوگوں نے جلدی کی طرف کھجوروں اونکی یعنی ہمارے کھجور کی درختوں سے میوہ توڑ لیتے ہیں اور ہم عہد میں اونکے ہیں
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو نہیں حلال مال اون شخصوں کی کہ جنسے عہد ہے مگر ساتھ حق اموال کی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف معاہد

یعنی جس سے صدقے اگر وہ فرض ہے عوض مال کا اوس پر جزیہ ہے اور اگر وہ مستامن اور مال تجارۃ کا ہے تو اوس پر عشر ہے ع **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ**
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال کی گئی واسطے ہمارے دو مردے
بے ذبح اور دو خون دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی کہ خون بستہ ہیں نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے **وَعَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ**
عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا
فَلَا تَأْكُلُوهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ الْأَكْثَرُونَ عَلَى أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى جَابِرٍ اور روایت ہے ابی زبیر سے
کہ نقل کی جابر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کو یعنی مچھلی کو پھینک دیا دریا نے کنارے پر یا کھل گیا اوس سے پانی یعنی خشک
ہوگیا دریا کا پانی یا سرک گیا پس کھاؤ اوسکو اور جو مچھلی کہ مر جاوے دریا میں اور پانی پر اوتھہ آوے پس مت کھاؤ اوسکو نقل کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
اور کہا محی السنۃ نے اکثر اسپر ہیں کہ یہ حدیث موقوف ہے جابر پر یعنی جابر ہی کا قول ہے نہ حدیث حضرت کی **ف** یہ حدیث دلیل ہے امام ابو حنیفہ
کی کہ حرام ہے مچھلی طافی کا اور اسیطرح منقول ہے ایک جماعت صحابہ سے اور مالک اور شافعی کے نزدیک مضائقہ نہیں اوسکے کھانیکا بسبب
مطلق فرمانے حضرت کے احل لکم المیتتان پس میتۃ بحر موصوف ہے ساتھ حلال ہونیکے اور ہم کہتے ہیں کہ میتۃ بحر وہ ہے کہ ڈالدے اوسکو بحر تاکہ موت
مضاف ہو طرف اوسکے اور جو کہ خود مری ہو اوسمیں بغیر آفت کے ع **وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ**
الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللهِ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ ضَعِيفٌ اور روایت ہے سلمان سے کہا
پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اور حکم ٹڈی کیسی ہیں فرمایا حضرت نے ٹڈیاں اکثر لشکر اللہ کی ہیں نہ کھاتا ہوں میں انکو یعنی اسلیے کہ مکروہ
رکھتا ہوں طبعاً اور نہ حرام کرتا ہوں انکو یعنی اور دین شرع میں بموجب حدیث گذشتہ کی احلت لنا میتتان الخ نقل کی یہ ابو داؤد نے اور کہا محی السنۃ نے کہ یہ
ہے ضعیف **ف** یعنی اکثر لشکر ہیں یہ جنود ہیں سبب غضب ہوتا ہے کسی قوم پر تو بھیجتا ہے وہ ٹڈیاں تاکہ کھا جاویں کھیتی اور درختوں کو اور چڑیاں و نہیں چھوڑتیں ہیں
کر کھاتا ہے بعض انکا بعض کو پس سبب ہلاک ہوجاتی ہیں اور ٹڈی کہانی حلال ہے بموجب احادیث کثیرہ کی اور کہا چاروں اماموں نے کہ حلال ہے کھانا اوسکا
برابر ہے کہ مرجاوے اپنی موت سے یا ساتھ ذبح کرنے کے یا ساتھ شکار کرنے مجوسی کے شکار کرے یا مسلمان کا آجاوے اوس سے کچھ یا نہیں ع **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ**
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيكِ وَقَالَ إِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
زید بن خالد سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا کہنے مرغ کے اور فرمایا کہ تحقیق وہ خبردار کرتا ہے نماز کے لیے نقل کی یہ شرح السنۃ میں
ف مراد نماز تہجد ہے احادیث میں آیا ہے کہ آنحضرت اوٹھتے تھے نماز تہجد کے لیے جس وقت کہ آواز کرتا تھا مرغ اور احتمال ہے کہ مراد نماز صبح ہو کہ اپنی آواز
سے آگاہ کرتا ہے کہ وقت نماز صبح کا قریب آپہونچا اور مکرر آواز کرتا ہے تاکید تنبیہ کے لیے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعضی ایسی خصلت حیوان میں ہوں کہ نافع ہوتی ہے
اوسکی برا کہنے سے پس منع ہے برا کہنے کا کیا حال ہوگا ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الدِّيكَ**
فَإِنَّهُ يُوقِظُ لِلصَّلٰوةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ برا کہو مرغ کو اسلیے کہ تحقیق وہ جگاتا ہے نماز کے لیے
نقل کی یہ ابو داؤد نے **وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلٰى قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ**
الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكِ بِعَهْدِ نُوحٍ وَبِعَهْدِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ أَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَإِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہما السلام جسوقت کہ ظاہر ہو سانپ گھر مین پس کہو واسطی اوسکی کہ تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجھی ساتھ عہد نوح کی اور ساتھ عہد سلیمان بن داود کی یہ کہ نہ ایذا دے تو ہمکو پس اگر پھر نکلے پس مار ڈالو اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف عہد لیا تھا حضرت نوح نی جبکہ داخل کیے تھے حیوانات کشتی مین ع و عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ تَرَكَهُنَّ خَشْيَةَ ثَائِرٍ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے عکرمہ سی کہ نقل کی ابن عباس سی کہا عکرمہ نی نہین جانتا مین ابن عباس کو مگر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتی تھے اس مضمون کی حدیث کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تھے ساتھ قتل کرنی سانپونکی اور فرماتی کہ جو شخص چھوڑے قتل کرنا انکا واسطی خوف بدلا لینے کی پس نہین وہ ہم مین سی یعنی ہماری طریقہ پر نہین ہی بسبب نہ مارنی موذی کی اور نہ توکل کرنیکی قضا و قدر الٰہی پر نقل کی یہ شرح السنہ مین ف واسطی خوف بدلا لینے کی یعنی نہ مارے بخوف اسکی کہ مبادا اسکا جوڑا بدلا لیوے اور یہ کبھی واقع ہوتا ہی کہ ایک سانپ کو مارا اوسکی جوڑی نی آنکر کاٹا اور بدلا لیا اگر نر ہی مادہ اوسکی آتی ہی اور اگر مادہ ہی نر آتا ہی اور عادت تھی جاہلیت مین کہ کہا جاتا تھا مت مارو سانپ کو اگر مارو گی تو جوڑا اوسکا آنکر بدلا لیگا پس منع فرمایا حضرت نے اس قول و اعتقاد سی م ج ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَالَمْنَاهُمْ مُنْذُ حَارَبْنَاهُمْ وَمَنْ تَرَكَ شَيْئًا مِنْهُمْ خِيفَةً فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین صلح کی ہمنی سانپونسی جبسے کہ لڑائی کی ہمنی ونسی اور جو شخص کہ چھوڑ دے کسی سانپ کو ان سانپون مین سے بسبب خوف کے یعنی بخوف ضرر کے اوسکے یا جوڑے اوسکی کی پس نہین ہم مین سے نقل کی یہ ابو داؤد نے ف اور ایک روایت مین بدلے منذ حاربنا کی منذ عاديناهم آیا ہی یعنی نہین صلح کی ہمنی سانپکو جبسے کہ واقع ہوئی درمیان ہمارے اور درمیان اونکی لڑائی اور دشمنی مراد یہ ہی کہ دشمنی درمیان انسان اور سانپ کے جبلی ہی کہ ہر ایک دوسرے کو مارتا ہی اور کہا بعضون نے کہ مراد وہ عداوت ہے کہ درمیان سانپ اور حضرت آدم علیہ السلام کی ہوئی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ابلیس نے قصد کیا داخل ہونیکا جنت مین پس منع کیا اوسکو داروغون نے پس داخل کیا اوسکو سانپ نے منہ مین لیکر اور وسوسہ ڈالا اوسنی واسطی آدم و حوا کی یہانتک کہ کھایا اونھون نے درخت منع کی گئی سے پس نکالی گئی وہ اوس سے اور فرمایا اللہ تعالی نی اهبطوا بعضکم لبعض عدو خطاب حضرت آدم و حوا اور ابلیس اور سانپ کو کیا اور تھا سانپ خوبصورت تر سب سے پس مسخ کیا گیا پس لائق ہی کہ ہمیشہ رہی یہ عداوت اور لانی ضمیر عقلا کی واسطی سانپونکی واسطی اضافت صلح کی طرف اونکی کہ وہ فعال عقلا سے ہی جیسے کہ اس آیت مین والشمس والقمر رایتهم لی ساجدین جو آیا ہی یون کہنا چاہیے تھا ما سالمناهن منذ حاربناهن م ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ فَمَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قتل کرو سب سانپونکو پس جو شخص کہ خوف کرے بدلہ لینے کا اونسی پس نہین وہ مجھ سی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نی ف ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سب طرحکی سانپ مارنی چاہیین مگر استثنا کیے جاوین اس عموم سی عوامر یعنی گھر کی رہنے والے یا مراد قتل ہی بعد اعلام کے جیسے کہ بیچ حدیث ابی سائب کے گذرا م ج وَعَنِ الْعَبَّاسِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ وَإِنَّ فِيهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَّانِ يَعْنِي الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِهِنَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عباس سی کہ کہا یا رسول اللہ ہم ارادہ رکھتی ہین یہ کہ صاف کرین چاہ زمزم کو پس تحقیق اوسمین ہین سانپ یعنی سانپ چھوٹے پس حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ قتل کرنی اونکی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف یہان سب چھوٹی سانپونکی قتل کرنیکا حکم دیا اور ما بعد کی حدیث مین وہ جن ایک قسم کی مارنیکو منع فرمایا سبب یہ ہی کہ جہاڑنا زمزم کا بغیر مارنی سب کے ممکن نہ تھا سو عدد ممکن ہے سنا بعض کا اونمین سے م ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ كُلَّهَا إِلَّا الْجَانَّ الْأَبْيَضَ الَّذِي كَأَنَّهُ قَضِيبُ فِضَّةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قتل کرو سب قسم کی

سانپ ہو گو کہ بات سچ ہے کہ سفید کہ گویا وہ جن ہی ہو روایت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** اوسکا مارنی سے بھی منع فرمایا کہ وہ ضرر نہیں پہونچاتا ۱۲ع **و**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ دَاءً وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یَتَّقِیْ بِجَنَاحِهِ الَّذِیْ فِیْهِ الدَّاءُ فَلْیَغْمِسْهُ کُلَّهٗ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ گر پڑی مکھی بیچ باسن ایک تمہارے کی پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکے کی بیماری ہے اور دوسرے

میں شفا ہے پس تحقیق مکھی بچتی ہے اپنی اوس بازو کو کہ اوسمیں بیماری ہے پس چاہیے کہ غوطہ دے مکھی ساری کو یعنی تاکہ دوا کی بازو بھی فیصہ ہو جاوے اوسکی بیماری کا نقل

کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِ جَنَاحَیْهِ سَمًّا وَفِی الْاٰخَرِ شِفَاءً فَاِنَّهٗ یُقَدِّمُ السَّمَّ وَیُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے

ابی سعید خدری سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جب وقت کہ گرے مکھی طعام میں پس غوطہ دو اوسکو اسلیے کہ تحقیق بیچ ایک بازو اوسکی کے زہر ہے اور

دوسرے میں شفا ہے اور تحقیق وہ پہلی ڈالتی ہے زہر کی بازو کو اور پیچھے ڈالتی ہے شفا کی بازو کو نقل کی یہ شرح السنہ میں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةِ وَالنَّحْلَةِ وَالْهُدْهُدِ وَالصُّرَدِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے چار جانوروں کے سے چیونٹی اور مکھی شہد کی اور ہدہد اور کلچڑی نقل کی

یہ ابوداؤد اور دارمی نے **ف** چیونٹی کی مارنے سے جو منع فرمایا مراد یہ ہے کہ پہلی کاٹنے کی نہ مارے اور بعد کاٹنے کی مارنا اوسکا جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ

مراد اس چیونٹی سے بڑی چیونٹی ہے کہ جسکی پاؤں دراز ہوتے ہیں اسلیے کہ ضرر اوسکی کاٹنے کا کم ہوتا ہے اور شہد کی مکھی سے اسلیے منع فرمایا کہ اوسمیں منفعت ہے

کہ شہد اور موم پیدا ہوتا ہے اور ہدہد کہتے ہیں کھٹ بڑھی کو اور صرد ایک جانور ہوتا ہے بڑے سر اور بڑی چونچ کا اور اوسکی بڑی بڑی پر ہوتے ہیں اور آدھا سیاہ

ہوتا ہے اور آدھا سفید کذا فی النہایہ اور بعضوں نے کہا کہ شکار کرتا ہے چڑیوں کو اور ان دونوں جانوروں کی مارنے سے منع فرمایا بسبب حرام ہونے گوشت انکی کے

اسلیے کہ نہی کی گئی مارنی اوس جانور کے جسکی کھایا نہ جاتا ہو اور بعضوں نے کہا کہ ہدہد میں بدبو ہوتی ہے پس ہوا ہے حکم جلالہ کی اور صرد سے اور اوسکی آواز

سے نحوست فال بد لیتے ہیں عرب پس منع فرمایا اوسکی قتل کرنے سے تاکہ نکل جاوے اونکی دلوں سے اعتقاد نحوست اوسکا ۱۲ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ**

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ یَاْکُلُوْنَ اَشْیَاءَ وَیَتْرُکُوْنَ اَشْیَاءَ تَقَذُّرًا فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ وَاَنْزَلَ کِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ وَّمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ وَّمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَّتَلَا قُلْ لَّا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً الْاٰیَةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے اہل

جاہلیت کی کھاتے کتنی چیزیں یعنی بمقتضای خواہش اپنی کے اور چھوڑتے یعنی نہ کھاتے کتنی چیزوں کو واسطے نفرت کی پس بھیجا اللہ نے اپنی نبی کو اور نازل کی

اپنی کتاب یعنی نبی پر اور اوسکی امت پر اور حلال کیا حلال اپنا اور حرام کیا حرام اپنا یعنی بیان کر دیا کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے پس جو چیز حلال

کی اللہ نے پس وہ حلال ہے یعنی نہ غیر اوسکا اور جو چیز حرام کی پس وہ حرام ہے اور جس سے سکوت کیا یعنی بیان نہ کیا کہ حرام ہے یا حلال پس وہ معاف ہے کہ

مواخذہ نہیں اور پڑھی ابن عباس نے یہ آیہ کہہ اے محمد نہیں پاتا میں بیچ اوس چیز کی کہ وحی کی گئی طرف میرے حرام اوپر کھانیوالی کی کہ کھاوے اوسکو

مگر یہ کہ ہو طعام مردار یا خون آخر آیہ تک نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** لفظ حلالہ مصدر قائم مقام مفعول یعنی ظاہر کی اللہ نے ساتھ بھیجنے نبی کی اور

اور نازل کرنے کتاب کے وہ چیز کہ حلال کیا اوسکو اور پڑھی یہ آیۃ یعنی واسطے رد کرنے فعل اونکی کی کہ کھاتی تھے جو چاہتے اور ترک کرتے وہ چیز کہ مکروہ

رکھتے گویا کہا گیا کہ حلال وہ چیز ہے کہ حلال کیا اوسکو اللہ نے اور رسول اوسکی نے اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اور رسول اوسکی نے نہ یہ کہ

حلت وحرمت موافق خواہش نفس کے بھی وحی کی گئی یعنی قرآن میں یا وحی میں کہ وحی کی گئی طرف میرے مطلق اور نہیں تنبیہ ہی اسپر کہ حرام ہونا نہیں جانا
جاتا مگر ساتہ وحی کی نہ ساتہ خواہش نفسانی کی اور بعد لفظ دما کی یاتی آیۃ میں ہی مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اہل لغیر اللہ بہ اور کتاب اللہ میں بہی چیزیں
حرام کی گئیں اور رسول نے انکی اور بعضی چیزونکی حرمت ثابت ہوئی ہی سنت سے ولیکن ابن عباس نے آیۃ پڑہی اور سنت کی حرام چیزیں نہ پڑہیں اسپر بسبب کثرت
ونکی + وَعَنْ زَاهِرٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ اِنِّي لَأُوقِدُ تَحْتَ الْقُدُوْرِ بِلُحُوْمِ الْحُمُرِ اِذْ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زاہر اسلمی سے کہا تحقیق میں
البتہ جلاتا تہا نیچے ہانڈیوں کی آگ ساتہہ گوشت گدہونکی ناگہان پکارا پکارنیوالے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
منع فرماتے ہیں تمکو کہانے گوشت گدہونکیسی نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَرْفَعُهُ الْجِنُّ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ صِنْفٌ لَهُمْ
اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے پہونچاتے
اس حدیث کو حضرت تک کہ حضرت نے فرمایا کہ جن تین قسم کی ہیں ایک قسم ہی اونکی پر ہیں اوڑتی ہیں ہوا پر اور ایک قسم سانپ ہیں اور کتے اور ایک قسم ہیں
اوترتی منزل میں اور کوچ کرتی ہیں نقل کی یہ شرح سنۃ میں بَابُ الْعَقِيْقَةِ باب بیچ بیان عقیقہ کی **ف** عقیقہ مشتق ہی عق سی عق کی
معنی ہیں اصل میں پہاڑنی کی اور یہاں نام اون بالونکا ہی کہ لڑکی کی سر پر ہوتے ہیں وقت پیدا ہونیکی یہ نام پہلی ہوا کہ وہ مونڈی جاتی ہیں ساتویں دن اور
اسی سبب سے عقیقہ اوسی بکری کو بہی کہتے ہیں کہ ذبح کیجاتی ہی وقت سر مونڈنی اوسکے اور عقیقہ سنت ہے تینوں اماموں کی نزدیک اور ایک روایت میں امام احمد کے
واجب ہے اور اکثر احادیث سے سنت ہونا اوسکا معلوم ہوتا ہی اور جو شرائط واحکام قربانی میں معتبر ہیں عقیقہ میں بہی معتبر ہیں اور ہمارے نزدیک عقیقہ سنت
نہیں اور امام محمد نے اپنی موطا میں لکہا ہی کہ ہمکو ایسا پہونچا ہی کہ عقیقہ رسوم جاہلیت سے تہا اور اول اسلام میں بہی تہا معمول بعد ازاں نسخ کیا
قربانی نے ہر ذبح کو کہ پہلی اوسکی تہا اور نسخ کیا روزے رمضان کی نے ہر روزے کو کہ پہلی اوسکی تہی اور نسخ کیا غسل جنابت نے ہر غسل کو کہ پہلی اوسکی تہا
اور نسخ کیا زکوۃ نے ہر صدقہ کو کہ پہلی اسکی تہا انتہی الْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ساتہہ پیدا ہونے لڑکی کی ساتہہ ہی عقیقہ کرنا پس ذبح
کرو اوسکی طرف سے جانور اور دور کرو اوس سے اذی یعنی بال سر کی اور میل وغیرہ نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس لائی جاتی تہی لڑکی کہ پیدا ہوتی تہی پس دعا ساتہہ برکت کی کرتی تہی اونپر یعنی کہتے بارک اللہ علیک اور تحنیک کرتی تہی اونکی نقل کی
مسلم نے **ف** تحنیک یہ ہے کہ کہجور یا کچہہ اور میٹہی چیز چبا کر لڑکی کی تالو میں لگا دی اور یہ سنت ہی چاہیے کہ نیکبخت تحنیک کرے ۱۲ وَعَنْ اَسْمَاءَ
بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِيْ فِيْهِ ثُمَّ حَنَّكَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ فَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ
وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اسما بنت ابی بکر سے یہ کہ وہ حاملہ ہوئیں ساتہہ عبد اللہ بن زبیر کی مکہ میں کہا اسما نے پہر
جنی میں قبا میں پہر لائی میں اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور رکہا میں نے اوسکو حضرت کی گود میں پہر منگوائی حضرت نے کہجور اور چبایا
اوسکو پہر آپ نے ڈالا اوسکی منہ میں یعنی رکہی وہ کہجور کہ مخلوط تہی ساتہہ تہوک کی اوسکی منہ میں پہر لگائی وہ کہجور اوسکی تالو میں پہر دعا کی

واسطی دعا کی اور دعا ساتھ برکت کی کی اوسپر یعنی کہا بارک اللہ علیک یا علیہ پس تھی عبد اللہ بن زبیر اول مولود کہ پیدا ہوئی بیچ اسلام مین نقل کی بیچ اوسکو بخاری اور مسلم نی ف قبا ساتھ پیش قاف کی ایک موضع ہی قریب مدینہ مطہرہ کی کہ بعد ہجرت کے حضرت اول وہین اوتری تھی اور تین روز وہان ٹھہرے اور مسجد بنائی کہ اوسکو مسجد قبا کہتی ہین اور اول مولود الخ یعنی اول لڑکا کہ پیدا ہوا بعد ہجرت کے مہاجرین مین عبد اللہ بن زبیر تہی الا نعمان بن بشیر انصاری پیدا ہوئی انصار مین بعد ہجرت کے پہلی عبد اللہ کی ۱۲ ع

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِہَا قَالَتْ وَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَۃِ شَاۃٌ وَلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِہٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِہٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ روایت ہی ام کرز سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی قرار دو تم جانورون کو اونکی گہونسلون پر کہا ام کرز نی اور سنا مینی حضرت سی کہ فرماتی لڑکی کیطرف سے دو بکریان یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تمکو نر ہوون وہ یا مادہ یعنی یہ خیال نکرو کہ بیٹی کیطرف سے نر چاہیی اور بیٹی کیطرف سے مادہ نقل کی یہ ابو داود نی اور واسطی ترمذی اور نسائی نے کی ہی قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث صحیح ہی ف قرار دو تم الخ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف اور زبر کاف کے اور ایک نسخہ مین ساتھ پیش کاف کے بمعنی مکانونکی یعنی جانورونکو گہونسلون مین بیٹھی رہنی دو اوڑاو نہین و نحکین سے اور بعضون نے کہا کہ مکنات ساتھ زبر میم اور زیر کاف کے اور زبر بہی آیا ہی بمعنی بیضہ سوسمار کی اور یہان مطلق بیضی مراد ہین یعنی انڈون پر بیٹھی ہون تو اونکو ایذا نہ دو ساتھ ہلانی گہونسلون اور اوڑانی اونکی یا منع ہی تطیر اور فال بد لینی سی جیسی کہ عادت عرب کے تہی کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرتا تو پرندہ پر آتا اور اوسکو اوڑاتا پس اگر وہ داہنی طرف اوڑتا تو اوسکو مبارک جانتا اور اوسکام کی لیی جاتا اور اگر بائین طرف اوڑتا تو اوسکو نحس جانتا اور اوس کام کی لیی نجاتا پس نہی کی گئی اوس سے کہ اوسکو تطیر کہتی ہین ۱۲ ع وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَہَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ لٰکِنْ فِیْ رِوَایَتِہِمَا رَہِیْنَۃٌ بَدَلَ مُرْتَہَنٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوُدَ وَیُدَمّٰی مَکَانَ وَیُسَمّٰی وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَیُسَمّٰی اَصَحُّ اور روایت ہے حسن بصری سی کہ نقل کی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لڑکا گروی ہی بسبب اور بدلی عقیقہ اپنی کی ذبح کیا جاوے اوس سے ساتوین دن اور نام رکہا جاوی یعنی ساتوین دن اور مونڈا جاوی سر اوسکا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی لیکن بیچ روایت ابو داود اور نسائی کی لفظ رہینۃ کا ہی بدلی مرتہن کی اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داود کی لفظ یدمی ہی جگہہ ویسمی کی اور کہا ابو داود نی کہ لفظ یسمی کا صحیح تر ہی ف ت لفظ رہینۃ مین مبالغہ کی لیی ہی یا بتاویل نفس ہی رہا یہ کہ معنی گرو ہونی لڑکیکی عوض عقیقہ کی کیا ہین باوجودیکہ وہ مکلف نہین ہی تا معذب ہووی ساتھ ذنب ہو بسبب ترک عقیقہ کی امام احمد رحمہ نی تو یہ کہا کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی شفاعت کرنی سی بیچ حق والدین کی جب تک کہ عقیقہ نکرین اوسکا اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ فرزند روکا گیا اور منع کیا گیا ہی بہلائیونسی اور سلامتی آفات سی اور زیادتی نشو و نما سی جب تک کہ عقیقہ اوسکا نکرین اور یہ حقیقت مین راجع طرف گرفتاری والدین کی ہوتا ہی کہ ترک عقیقہ انہون نی کیا اور بعضون نی کہا کہ گرو ہی ساتھ اذی اور پلیدی کی اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی فامیطوا عنہ الاذی یعنی دور کرو بچہ سی اذی یعنی بال اور میل اور خون وغیرہ اور لفظ یدمی ساتھ پیش یی اور زبر دال اور تشدید میم مفتوحہ ہی تدمیہ سی یعنی خون آلودہ کرنیکی پس ایک روایت مین یدمی جگہہ ویسمی کی واقع ہوا اور ابو داود نی کہا کہ لفظ ویسمی صحیح تر ہی رفتادہ تفسیر اوسکی یہ

کی ہی کہ جب ذبح کرتی بکری کو تو تھوڑی سی بال اوسکی لیکر مقابل رگون گردن کی رکہتیں تاکہ خون آلودہ ہون وہ بال ساتہہ اوس خون کی کہ ذبح کی جگہہ نکلی اور لڑکی کی تالو پر رکہتیں تا مانند ایک خط کی روان ہوا اوسکی سر پر بعد ازان اوسکی سر کو دہو ڈالتیں اور سر موندتیں اور سفر السعادۃ کی مصنف نے کہا کہ مدینہ کی رہنی والی کہدی تحریف کستی ویکی ہی لیتی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ حضرت امام حسن اور امام حسین کا کیا اور یہ فعل نہیں کیا اور یہ بہی لکہا کہ یہ فعل ساتہہ قواعد جاہلیت کی بہت مشابہ ہی جیسی تیسری فصل مین آویگا واللہ اعلم انتہی اور کہا علمانی کہ روایت ابی داؤد کی وہم ہی ہمام کہ روات حدیث سی ہی اور جو کچہہ کہ آئی ہی تفسیر اوسکی قتادہ سی منسوخ ہی اور خطابی نے کہا کیونکر حکم کرینگا ساتہہ نجس کرنی سرکی اور آلودہ کرنی اوسکی ساتہہ خون کی حالانکہ امر فرمایا ہی ساتہہ دور کرنی اذی اور نجاست خشک کی بدن اوسکی سی آلودہ کرنا سر کا ساتہہ خلوق کی اور زعفران کی بجای خون کی تجویز کیا ہی بعضی علمانی واللہ اعلم ع ع ح **وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِي رَأْسَهُ وَتَصَدَّقِي بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا أَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ لَمْ يُدْرِكْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ** اور روایت ہے محمد بن علی بن حسین سے یعنی امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام شہید حسین رضی سی کہ نقل کی علی بن ابیطالب رض سی کہ کہا عقیقہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت امام حسن کیطرف سے ساتہہ ایک بکری کی اور فرمایا آنحضرت نے ای فاطمہ مونڈو سر اوسکا اور بخشدی ہموزن بالون اوسکی چاندی پس وزن کیا ہمنی بالونکو پس تہا وزن بالونکا ایک درہم یا کم درہم سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں متصل سواسطی کہ محمد بن علی بن حسین نے نہیں پایا علی بن ابیطالب کو پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عقیقہ لڑکیکا ساتہہ ایک بکری کی بہی ہوتا ہی اور ابوداؤد نی بہی ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت حسن اور حسین کیطرف سے ایک ایک دنبہ جیسی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی اور نسائی نی ابن عباس سی دو دو دنبہ روایت کیی ہین اور بریدہ سے مطلق نقل کیا کہ عقیقہ کیا آنحضرت نے حضرت حسن اور حسین کیطرف سے اور سفر السعادۃ کی مصنف نی کہا کہ حدیث ایک بکری کی صحیح ہی ولیکن حدیث عن الغلام شاتان اقوی اور اصح ہی لیکن کہ ایک جماعت صحابہ سے اوسکو روایت کیا ہی اور وجہ دوسری ترجیح دو بکری کی بیٹی کیطرف یہ ہی کہ قول و فعل سی قوی اور اتم ہی کیونکہ فعل احتمال اختصاص کا رکہتا ہی اور یہ بہی ہے کہ فعل دلالت کرتا ہی جواز پر اور قول استحباب پر اور ترمذی نی کہا کہ اس باب مین حدیث آئی ہی حضرت علی اور عائشہ اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکہا احتمال ہی کہ لڑکیکی حق مین اقل درجہ استحباب کا ایک بکری ہو اور کمال استحباب کا دو اور حدیث مین جو ایک کو رہی تو احتمال ہی کہ یہ جواز کی لیی ہی بیچ اکتفا کرنیکی ساتہہ اقل کی یا دلالت کرتی ہی یہ حدیث اسپر کہ نہیں لازم آتا ذبح کرنی دو بکریون کی سی یہ کہ ہو ساتوین دن پس ممکن ہی یہ کہ ذبح کیا حضرت نے اونکی طرف سے ایک دنبہ پیدا ہونیکی دن اور ایک دنبہ ساتوین دن اور سبب اسکی حاصل ہوجاتی ہی تطبیق روایات مین یا عقیقہ کیا آنحضرت نے ایک دنبہ اور حکم فرمایا حضرت علی یا حضرت فاطمہ کو ساتہہ دوسرے دنبہ کی پس نسبت کی آنحضرت کی طرف کہ اونہون نے عقیقہ کیا ساتہہ ایک دنبہ کی حقیقۃً اور ساتہہ دو دنبہ مجازاً واللہ اعلم اور مونڈو تو سر اوسکا الخ یعنی عقیقہ یا حکم کرنیکا اوسکے سر مونڈنا اور یہ امر استحباب کیلیی ہی اور اسیطرح امر وزن کرنیکا بہی استحباب کیلیی ہی ❊ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ** اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے ایک ایک دنبہ نقل کی یہ ابو داؤد نی اور نزدیک نسائی کی دو دو دنبہ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ**

سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ عن العقیقۃ فقال لا یحب اللہ العقوق کانہ کرہ الاسم وقال من ولد لہ ولد فاحب
ان ینسک عنہ فلینسک عن الغلام شاتین وعن الجاریۃ شاۃ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے
عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونہوں نے اپنے دادا سے کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عقیقے سے پس فرمایا نہیں دوست رکھتا
اللہ عقوق کو گویا کہ مکروہ رکھا حضرت نے نام عقیقہ کا اور فرمایا جو شخص کہ پیدا کیا جاوے واسطے اوسکے لڑکا پس چاہے یہ کہ ذبح کرے اوسکی طرف سے
پس چاہیے کہ ذبح کرے لڑکیکی طرفسے دو بکریاں اور لڑکی کیطرفسے ایک بکری نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف نہیں دوست رکھتا الخ یعنی
جو کوئی چاہے یہ کہ نہو فرزند اوسکا عاق واسطے اوسکی بڑی عمر میں تو ذبح کرے اوسکی طرف سے عقیقہ اوسکی چھوٹی عمر میں اسلیے کہ عقوق
والدین کا باعث عقوق فرزند کا ہوتا ہے اور اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا عقوق کو اور یہ تمہید ہے اس قول حضرت کی ومن ولد لہ الخ اور گویا کہ
مکروہ رکھا الخ یہ کلام کسی راوی کا ہے کہ آنحضرت نے ناپسند کیا نام رکھنا عقیقہ کا عقیقہ تاکہ نہ گمان ہو کہ وہ مشتق ہے عقوق سے اور دوست رکھا یہ کہ
نام رکھا جاوے بہتر اوس سے مانند ذبیحہ اور نسیکہ کی کذا فی النہایۃ اور توریشتی نے کہا کہ یہ کلام غیر سنوار ہے اسلیے کہ آنحضرت نے چند احادیث میں لفظ عقیقہ کا ذکر کیا اگر
مکروہ کہتے اس نام کو تو کاہیکو ذکر فرماتے اوسکو لیکن یہ بات خوب ہے کہ کہا جاوے کہ احتمال ہے یہ کہ سائل نے گمان کیا یہ کہ اشتراک عقیقہ کا ساتھ عقوق کے
اشتقاق میں یہ چاہتا ہے کہ ضعیف ہو امر عقیقہ کا پس معلوم کروایا حضرت نے کہ امر خلاف اوسکے ہے کذا ذکر علی اور کئی احتمال ذکر کیے ہیں جو چاہے تو مرقاۃ
میں دیکھ لے اور حضرت شیخ عبد الحق رح نے صاحب نہایہ کی سی تقریر لکھ کر لکھا ہے کہ بعضی حدیثوں میں جو ذکر عقیقہ کا آیا ہے پہلی اس کراہت سے ہوگا وعن
ابی رافع قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذن فی اذن الحسن بن علی حین ولدتہ فاطمۃ بالصلوۃ رواہ
الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہے ابی رافع سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ اذان دی بیچ کان حسن بن علی کی جس وقت کہ جنا اونکو حضرت فاطمہ نے مانند اذان نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ اذان دینا لڑکیکی کان میں بعد پیدا ہونیکی سنت ہے اور مسند ابو یعلی موصلی کیمیں حضرت حسین سے بطریق مرفوع منقول ہے
کہ جسکی ہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ اذان دے اوسکی دائیں کان میں اور تکبیر کہے بائیں کان میں تو نہیں ضرر کریگی اوسکو ام الصبیان کذا فی الجامع الصغیر للسیوطی رح
اور کہا نووی نے کتاب روضہ میں کہ مستحب ہے یہ کہ کہے لڑکیکی کان میں انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ع

الفصل الثالث

عن بریدۃ قال کنا فی الجاہلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمہا فلما جاء الاسلام کنا
نذبح الشاۃ یوم السابع ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران رواہ ابوداود وزاد رزین ونسمیہ روایت ہے بریدہ سے کہا کہتے تھے
ہم بیچ جاہلیت کے جس وقت کہ پیدا ہوتا کسی کی ہاں ہم میں سے لڑکا ذبح کرتا بکری اور لگاتا سر اوسکے کو خون اوسکا پس جب آیا اسلام تھے ہم ذبح کرتے بکری
ساتویں دن اور مونڈتے سر اوسکا اور لگاتے اوسکے سر کو زعفران نقل کی یہ ابوداود نے اور زیادہ کیا رزین نے یہ کہ اور نام رکھتے ہم یعنی ساتویں دن ف
جاننا چاہیے کہ بموجب اکثر احادیث کے عقیقہ ساتویں دن ہے اور نزدیک شافعی اور احمد کی اگر ساتویں دن میسر نہو تو چودہویں دن ہے اور اگر چودہویں دن بھی نہو تو
اکیسویں دن الا انہا پیسویں دن ہے لا پینتیسویں دن علی ہذا القیاس اھ اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے بعد ظہور نبوۃ کی عقیقہ اپنا کیا اسلیے کہ معلوم
نتھا کہ پیدا ہونیکے وقت کیا تھا یا نہیں لیکن بیچ سند اسکے ضعف ہے اور حال ابو بکر کا بھی نہ معلوم ہے واللہ اعلم اور نزدیک شافعی کی ہڈیاں عقیقہ کی توڑنی اوس نزدیک
مالکی کے نہیں توڑنی اور شافعیہ کی کتابوں میں نہیں مکروہ ہے اگر گوشت عقیقہ کا پکا کر بانٹ دے تو بہتر ہے اور اگر شیرین پکاوے تو بہتر ہے بسبب تفاؤل کی ساتھ حلاوت یعنی اچھے ہونے
اخلاق لڑکیکی ع

کتاب الاطعمۃ

یہ کتاب ہے بیچ بیان کھانوں کی ف یعنی اسمیں قسمیں کھانے کی مذکور ہیں کذا گریا

حدیثیں کہانے میں اور کیا کیا منع کیا ہی اور احکام و آداب کہانیکی اور پینیکی مذکور ہیں ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** عمر

بن ابی سلمۃ قال کنت غلاما فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت یدی تطیش فی الصحفۃ فقال لی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک متفق علیہ روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہا

تہا میں لڑکا بیچ پرورش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہا ہاتہہ میرا جولانی کرتا بیچ رکابی کی یعنی کبہی بمقتضا عادۃ لڑکوں کی ہاتہہ ڈالتا کہانے میں ہر طرف

ڈالتا تہا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ کہہ اور کہا ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کی اور کہا اوس جانب سے کہ متصل طرف تیری ہی یعنی آگے کی

نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** گئی ہیں جمہور علما طرف اسکی کہ تینوں امر اس حدیث میں استحباب کے لیے ہیں اور اسیطرح حکم حمد کرنیکا آخر کہانیکے

استحباب کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ امر داہنے ہاتہہ سے کہانیکا وجوب کے لیے ہی اور جمہور کی نزدیک یہ ہی کہ اگر کئی آدمی کہانے بیٹہیں تو بسم اللہ کہنا بعض

علما کی نزدیک کے امام شافعی بہی انمیں ہیں بسم اللہ ایک کی جماعت کو کافی ہی اور بسم اللہ کہنی وقت پینے پانی اور دوا وغیرہ کے مانند بسم اللہ کہنے

کی ہی وقت شروع کہانیکی ع **وَعَنْ** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یستحل

الطعام ان لا یذکر اسم اللہ علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے حذیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال جانتا ہے

کہانیکو سبب اسکے کہ نہ نام لیا جاوے اللہ کا اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** حلال جانتا ہے الخ یعنی قادر ہوتا ہے اوسکی کہانے پر یہ محمول ظاہر پر ہے اور بعضوں نے

یہ تاویل کی ہی کہ برکت لیجاتا ہے کہانیکی گویا کہ شیطان کہا گیا اوسکو اور یا یہ مراد ہے کہ صرف کرتا ہی وسکو اللہ تعالی کی غیر مرضی کی جگہہ ع **وَعَنْ**

جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الرجل بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال

الشیطن لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطن ادرکتم المبیت واذا

لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت والعشاء رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ داخل ہو مرد اپنے گہر میں یعنی رہنے کی جگہہ پس یاد کرے اللہ کو وقت داخل ہونے اپنے کی اور وقت کہانا کہانے

اپنے کی کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے نہیں جگہہ اس گہر میں تمکو اور نہ کہانا اور جسوقت کہ داخل ہو یعنی مرد گہر میں پس یاد کرے اللہ کو وقت

داخل ہونے گہر کی کہتا ہے شیطان یعنی اپنے تابعداروں سے پائی تمنے جگہہ اور جب یاد کرے مرد اللہ کو وقت کہانے اپنے کی کہتا ہے شیطان پائی تمنے جگہہ اور کہانا

نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینہ واذا شرب

فلیشرب بیمینہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا پس چاہیے کہ کہاوے

ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کی اور جسوقت کہ پیوے پس چاہیے کہ پیوے ساتہہ داہنے ہاتہہ اپنے کی یعنی باسن پانی وغیرہ کا داہنے ہاتہہ سے پکڑے نقل کی یہ مسلم

ف ظاہر امر سے یہی وجوب کے لیے ہی جیسے کہ گئی ہیں طرف اسکی بعضی علما اور موید ہے اسکی حدیث صحیح مسلم کی کہ آنحضرت نے دیکہا ایک شخص کو کہاتے بائیں ہاتہہ

سے پس فرمایا کہ کہا اپنے داہنے ہاتہہ سے کہا اوسنے کہ نہیں طاقت رکہتا میں فرمایا پس طاقت رکہیو تو پس اوٹہا اسکا داہنا ہاتہہ طرف منہہ اپنے کی اسکے

اور طبرانی نے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے دیکہا سبیعہ اسلمیہ کو کہاتے بائیں ہاتہہ سے پس بد دعا کی حضرت نے اوسپر پس پہنچا اوسکو طاعون پس مرگئی وہ اور جمہور

نے حمل کیا ہی اسکو زجر و سیاست پر ع **وَعَنْہُ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یاکلن احدکم بشمالہ ولا یشربن بہا

فان الشیطان یاکل بشمالہ ویشرب بہا رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہاوے ایک تمہارا ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنے

اور نہ پیوے ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنے کی اسلیے کہ شیطان کہاتا ہے ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنے اور پیتا ہے ساتہہ بائیں ہاتہہ اپنے کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ

یہ ہیں کہ شیطان برانگیختہ کرتا ہے دوستوں کو اپنے اس کام پر اور کہا طیبی نے کہ حدیث محمول ہے ظاہر اپنے پر اور حسن بن سفیان نے روایت کی ہے بیچ
مسند اپنے کے ابوہریرہ سے کہ جب کھاوے ایک تمہارا تو چاہیے کہ کھاوے اپنے داہنے ہاتھ سے اور پیوے داہنے ہاتھ سے اور لیوے داہنے ہاتھ سے اور دیوے داہنے ہاتھ سے کہ
شیطان کھاتا ہے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور دیتا ہے بائیں ہاتھ سے اور لیتا ہے بائیں ہاتھ سے ۔ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثَةِ أَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يَمْسَحَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے کعب بن مالک سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے یعنی ساتھ انگوٹھے اور انگلی شہادت اور بیچ کی انگلی کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی بعد فارغ ہونے کے کھانے سے
پہلے پونچھنے اس کے یعنی ساتھ رومال وغیرہ کے نقل کی یہ مسلم نے ف کھانا ہے کہ تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے پس ملا دے تھوڑا ساتھ انگلی چوتھی اور پانچویں کو مگر واسطے
ضرورت کے اور چاٹتے تھے ہاتھ اپنا یعنی انگلیاں اور پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹتے پھر اوسکے پاس کی انگلی کو پھر انگوٹھے کو اور طبرانی نے روایت کیا ہے عامر بن ربیعہ سے
اسطرح کہ تھے حضرت کھاتے ساتھ تین انگلیوں کے اور استعانت کرتے ساتھ چوتھی انگلی کے اور بیچ حدیث مرسل کے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے
ساتھ پانچ انگلیوں کے اور شاید کہ یہ محمول ہے پتلی چیز کے کھانے پر یا یہ کہ کبھی اسطرح کھاتے ہوں بیان جواز کے لیے اور اکثر اوقات عادۃ تین ہی انگلیوں سے
کھانے کی تھی اور بعضی روایت میں بعد لفظ یمسحہا کے لفظ بشئی کا بھی آیا ہے اور یہ بھی زیادہ کیا ہے ثم یلعقہا یعنی ہاتھ چاٹتے پھر دیکھتے اوسکو ۔ع وَعَنْ
جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَعْقِ الْأَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيَّةِ الْبَرَكَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ چاٹنے انگلیوں کے اور رکابی کے اور فرمایا کہ تحقیق تم نہیں جانتے کہ بیچ کس انگلی یا نوالے
کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے ف حرف واو والصحفۃ میں مطلق جمع کے لیے ہے پس رکابی وغیرہ پہلے چاٹی جاوے پھر انگلی اور لفظ ایۃ ساتھ
تانیث کے ہے اور ترجمہ اوسکا لکھا گیا ہے اور بعضی نسخوں میں ایہ ساتھ ضمیر کے ہے یعنی بیچ کس کھانے کے برکت ہے آیا اوس کھانے میں کہ کھایا ہے یا اوس میں کہ چاٹا
اور مؤید ہے اسکی حدیث آئندہ فانہ لا یدری فی ای طعامہ تکون البرکۃ اور یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنت چاٹنا انگلیوں کا ہے اور اوٹھانا اوس چیز
کہ لگا ہے انگلیوں میں داخل کرنا انگلیوں کا منہ میں بمبالغہ ۔ع ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ
أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ کھاوے
ایک تمہارا پس نہ پونچھے ہاتھ اپنا یعنی کسی چیز سے یہاں تک کہ چاٹ لے انگلیاں ہاتھ کی یا چٹواوے انکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف چٹواوے یعنی کسی
سے لیکن کو نہیں ہے کہ کسی آدمی انکو مانند بیوی اور لونڈی اور لڑکوں اور خادم اپنے کے انکو لذت حاصل ہوتی ہے اس سے اور انہیں کے حکم میں شاگرد ہیں
اور وہ لوگ کہ تبرک جانیں اوسکو ۔ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ
أَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَقَطَتْ مِنْ أَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ
أَذًى ثُمَّ لِيَأْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ يَكُونُ الْبَرَكَةُ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ کہ شیطان حاضر ہوتا ہے ایک تمہارے کے پاس ہر ایک
چیز کے کام میں اوسکے یہاں تک کہ حاضر ہوتا ہے نزدیک طعام اوسکے کے پس جس وقت کہ گرے ایک تمہارے سے لقمہ پس چاہیے کہ دور کرے اوس چیز کو کہ
لگی ہے اوس لقمہ کو مٹی وغیرہ سے پھر چاہیے کہ کھاوے اوسکو اور نہ چھوڑ دے اوسکو واسطے شیطان کے پھر جبکہ فارغ ہو کھانے سے پس چاہیے کہ چاٹ لے
انگلیاں اپنی پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ بیچ کونسے طعام اوسکے کے ہے برکت نقل کی یہ مسلم نے ف دور کرے لیکن اور اگر نجاست پر پڑے تو دھو ڈالے اوسکو اگر
ممکن ہے و الا کھلاوے اوسکو کتے بلی وغیرہ کو اور چھوڑنا اوسکا شیطان کے لیے یا تو محمول ہے حقیقت پر کہ وہ کھاتا ہے یا کنایہ ہے ضائع کرنے لقمہ کی سے اور

حقیر جانے اور مسکینی اور تحمل ہو نیکی ساتھہ خلاف متکبروں کی کہ اوسکی وٹہا کر کہایا جاتا ہے تو پیٹ تک جاتے ہیں اور یہ اعمال شیطان سے ہیں اور مہر واسطے کہ حاصل ہو تکبر اور
حاصل کرنے تواضع کی فرمایا پہر جبکہ فارغ ہو لئے ہم ج وَعَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کہاتا ہوں تکیہ لگا کر نقل کی یہ بخاری نے ف کہا سفر السعادۃ کی
مصنف نے کہ تکیہ کرنا تین قسم پر ہی ایک تو یہ کہ پہلو زمین پر رکہے دوسری یہ کہ چار زانو بیٹہے اور تیسری یہ کہ ایک ہاتھہ زمین پر ٹیک کر بیٹہے اور دوسرے ہاتھہ سے
کہانا کہاوے اور یہ تینوں قسمیں مذموم ہیں انتہی اور بعضوں نے چوتہی قسم یہ بیان کی ہے کہ تکیہ یا دیوار یا مانند اوسکی سے پیٹہہ لگا کر بیٹہے اور سنت یہی
کہا نہیں کہ جہک کر اور متوجہ ہو کر طرف کہانیکی بیٹہے اور تفسیر کیا ہے اکثروں نے تکیہ کرنیکو ساتھہ جہک کر بیٹہنے کی ایک جانب کو دو جانبوں میں سے اسلیے کہ
اسطرح کہانا ضرر کرتا ہے کہ کہانا رگوں وغیرہ میں سہولت سے نہیں پہونچتا اور گوارا نہیں ہوتا اور سیوطی نے کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں لکہا ہے کہ
نہ کہاوے تکیہ لگا کر اور نہ منہ کے بل پڑ کر اور نہ کہڑا ہو کر بلکہ بیٹہے دو زانو یا بصورت اقعا یعنی چوتڑ ٹیک کر اور دونوں زانو کہڑے کر کر جیسے کتا بیٹہتا ہے یا
دونوں پاؤں پر بیٹہے یعنی اوکڑوں یا داہنا زانو کہڑا رکہے اور بیٹہے بائیں زانو پر ہم ع وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَلَا فِیْ سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِیْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰی مَا یَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَی السُّفَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے
قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ کہا نہیں کہایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ تشتری میں اور نہ پکائی گئی حضرت کیلیے چپاتی کہا گیا واسطے
قتادہ کے کہ کس چیز پر کہاتے تہے کہا دسترخوانوں پر نقل کی یہ بخاری نے ف خوان جیسے کہ خوان کہانا طریقہ چینی لوگوں کا اور متکبروں کا ہے تاکہ جہکنا نہ پڑے
کہانیکے لیے اور سکرجہ ساتھہ پیش سین اور کاف اور رای مشددہ مضموم کے ہے اور بعضوں نے زیر رے کا اصح بتایا ہے یعنی طشتری یا پیالی کہ اوسمیں چٹنی یا اچار
وغیرہ اوسمیں رکہتے ہیں دسترخوان پر تاکہ اوس سے رغبت کہانے کی طرف ہو اور کہانا ہضم کرے پس خبر دی کہ حضرت کی دسترخوان پر وہ نہ ہوتی تہیں
جیسے کہ فراغت والوں اور چین والوں اور متکبروں کی دسترخوانوں پر ہوتی ہیں اور نہیں پکائی گئی الخ یعنی نہ پکائی گئی حضرت کیلیے چپاتی اور نہ کہایا اوسکو
ہرگز خواہ پکائیں دنکے لیے یا غیر اونکے کی لیے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ نہیں کہائی حضرت نے چپاتی کذا قیل اور چونکہ نفی کرنی کہانیکی خوان پر ہے
سوال کی تہی کہ پہر کہانا کاہے پر رکہہ کر کہاتے تہے کیا خوان کی جگہ کوئی اور چیز ہوتی تہی یا نہیں بخلاف کہانیکی طشتری وغیرہ میں کہ نفی مطلق ہی لہٰذا
کہا قتادہ سے الخ اور کس چیز پر کہاتے تہے یعنی صحابہ کہ پیرو حضرت کی سنت کے تہے اور سوال کرنا اونکے احوال سے حقیقت میں سوال کرنا حضرت کی احوال سے تہا یا یہ کہ ضمیر
یاکلون کی حضرت اور صحابہ کیطرف پہرتی ہے اور اخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ دسترخوان پر کہانا کہانا سنت ہے اور خوان پر بدعت لیکن جائز ہی اگر بہ نیت تکبر کی نہو
ہم ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَغِیْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰی لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰی شَاةً سَمِیْطًا
بِعَیْنِهٖ قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہا نہیں جانتا ہوں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ دیکہی ہو روٹی پتلی یعنی چپاتی یہانتک کہ ملاقات
کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات ہوئی آپکی اور نہیں دیکہی بکری دم پخت کی ہوئی ساتھہ آنکہوں اپنی کے کبہی نقل کی یہ بخاری نے ف سمیط اوس بکریکو
کہتے ہیں کہ بہونی جاتی ہے چمڑی سمیت بعد از دور کرنے بالونکی ساتہہ پانی گرم کی اور یہ عادات چین لوگونسے ہے اسلیے حضرت نے اسکو بیان کیا اور لفظ بعینہ
تاکید کیلیے ہے جیسے کہتے ہیں کتبہ بیدہ و مشی برجلہ ہم ح وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ
مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِیْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰی قَبَضَهُ
اللّٰهُ قِیْلَ كَیْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهٗ وَنَنْفُخُهٗ فَیَطِیْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِیَ ثَرَّیْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ کہا نہیں دیکہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ اوس وقت سے کہ بہیجا اونکو اللہ نے رسول کر کر یہانتک کہ قبض

روح کی اونکی اللہ تعالیٰ نے کہا سہل نے کہ نہین دیکھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھلنی اوس وقت سے کہ بھیجا اونکو اللہ نے یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ نے کہا کہ یعنی
سہل بن سعد نے کہا پس کیسطرح تھے تم کھاتے جو یعنی روٹی اوسکی بن چھنی کہا سہل نے تھے ہم پیستے جو کو اور پھونکتے اوسکو پس اوڑجاتی وہ چیز کہ اوڑجاتی یعنی بھوسی اوسکی
اور وہ چیز کہ باقی رہتی تر کرتے ہم اوسکو بیچ پانی مین گوندھ لیتے اور پکاتے اوسکی روٹی پھر کھاتے ہم اوسکو نقل کی یہ بخاری نے ف بھیجا اونکو اللہ نے
کہا عسقلانی نے کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ سہل نے احتراز کیا ساتھ اس کہنے کی اوس وقت سے کہ تھا پہلے رسالت کے پہلے کہ تشریف لیگئے تھے آنحضرت اون
ایام مین دوبار جانب شام کی تجارت کے لیے اور بحیرا راہب کی ضیافت کھائی اور اور لوگ وہانکے فراغت والے تھے ظاہر ہے کہ آنحضرت نے اونکی پاس دیکھی ہو اور بعد
ظہور نبوت کے تنگی معاش مشہور ہے اوس وقت مین کیا مذکور تھا ایسی چیزونکا اور اس حدیث مین بیان ہے آنحضرت کے ترک تکلف کا اور نہ اہتمام کرنے طعام کا یعنی بیان
نہین سمجھ رہتی طرف اوسکی مگر اہل حماقت اور اہل غفلت ہو ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا نہین عیب کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی
طعام کو کبھی اگر رغبت ہوتی اوسکی کھاتے اوسکو اور اگر ناخوش جانتے چھوڑ دیتے اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ
يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا فَاَسْلَمَ فَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ
وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَ مِنْهُ فَقَطْ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ
فَاَمَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ ایک
شخص تھا کہ کھاتا تھا کھانا بہت پھر مسلمان ہوا اور کھانے لگا کم پس ذکر کیا گیا یہ روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا تحقیق مومن کھاتا ہے ایک انتڑی مین اور
کافر کھاتا ہے سات انتڑیون مین نقل کی یہ بخاری نے اور روایت کی مسلم نے ابی موسی اور ابن عمر سے مسند اس حدیث سے فقط یعنی جو کچھ کہ اسناد کیا گیا ہے اس حدیث
سے طرف آنحضرت کے کہ وہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ان المومن یاکل الخ یعنی مسلم کی روایت مین یہ قصہ مذکور نہین ہوا کہ ایک شخص تھا کھاتا تھا الخ بلکہ
فقط قول مذکور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ذکر کیا گیا ہے اور بیچ اور روایت مسلم کی ابی ہریرہ سے آیا ہے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہان آیا ایک
مہمان اور وہ تھا کافر پس حکم فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی وہ بکری پس پیا اوس شخص نے دودھ دوہا ہوا اوسکا
پھر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک اور بکری کی پس پیا اوسکو بھی یہانتک کہ پیا دودھ سات بکریونکا پھر تحقیق اوس مہمان نے صبح کی پس
اسلام لایا پھر حکم فرمایا واسطے اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دوہنے ایک بکری کی پس دوہی گئی پس پیا دودھ اوسکا پھر فرمایا ساتھ دوہنے ایک اور
بکری کی پس نہ پی سکا سارا دودھ اوسکا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک انتڑی مین اور کافر پیتا ہے سات انتڑیون مین ف کہتے ہین
کہ آدمی کی پیٹ مین سات انتڑیان ہوتی ہین اور یہان مراد ایک انتڑی اور سات انتڑیون سے قلت حرص کی اور کثرت حرص کی ہے یعنی مسلمان حرص
کم کرتا ہے کھانیکی اور کافر حرص زیادہ کرتا ہے اور یہ باعتبار اکثر و اغلب کے ہے یا مراد ہے ایک شخص خاص کہ حالت اسلام مین کم کھانے لگا اور حالت کفر مین
زیادہ کھاتا تھا یا مراد مومن کامل ایمان ہے کہ بسبب برکت ذکر الٰہی کی اور نور و معرفت ایمان کے سیر ہوتا ہے رغبت اور اہتمام کھانیکی طرف اوسکو بہت
نہین ہوتا بخلاف کافر کی اور حقیقت مین تنبیہ ہے اسپر کہ مومن کی شان سے یہ ہے کہ لازم کرے صبر و قناعت کو اور زہد و ریاضت کو

اور اکتفا کرے بقدر ضرورت پر اور خالی رکھے معدہ کو کہ باعث نورانیت دل اور صفائی باطن اور شب بیداری وغیرہ ذلک کا ہے آیا ہے کہ ایک فقیر ابن عمر کے
پاس آیا اور طعام بہت کھایا فرمایا کہ بار دیگر اسکو میرے پاس نہ لانا علت اسکی یہ لکھی ہے علماء نے کہ وہ مشابہ کفار کے ہوا اس صفت میں اور جو کوئی مشابہت
کافروں کی ساتھہ رکھے صحبت اسکی ساتھہ نہ رکھنی چاہیے اور ہمیشہ کم کھانا نزدیک عقلا اور صاحبان ہمت اور اہل معنی کے محمود ہے برخلاف اسکے مذموم ہے مگر
کہ حد افراط کو پہونچے اور سبب ضعف بدن اور اختلال قوی جسمانی کی ہو اور کار بازرکھے ممنوع اور منافی طریقہ حکمت کے ہے ع وعنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ متفق علیہ اور روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام دو کا کفایت کرتا ہے تین کو اور طعام تین کا کفایت کرتا ہے چار کو نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے ف یعنی جو طعام کہ سیر کردے دو کو کفایت کرتا ہے تین کو بطور قناعت کے اور قوت دیتا ہے انکو طاعت پر اور دور کرتا ہے ضعف کو لیکن
نہ یہ کہ سیر کر دیتا ہے تین کو اور اسیطرح جملہ مابعد کو سمجھ لے اور غرض یہ ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ قناعت کرے سبب بھوک کے کم پر اور صرف کرے زیادہ کو
طرف اور محتاج کی ہ ع وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طعام الواحد یکفی الاثنین و
طعام الاثنین یکفی الاربعۃ وطعام الاربعۃ یکفی الثمانیۃ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے تھے کہانا ایک کا کفایت کرتا ہے دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہے چار کو اور طعام چار کا کفایت کرتا ہے آٹھ کو نقل کی یہ مسلم نے ف
اسمیں بھی تاویل یہی ہے کہ جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوئی لیکن اوپر کی حدیث میں بحساب ثلث اور ربع کے فرمایا اور اس حدیث میں بطریق تضاعف کے یہ اختلاف
بسبب تفاوت احوال و اشخاص کے آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا ایک دفعہ قحط سالی میں کہ قصد کیا میں نے کہ بھیجوں اوپر ہر گھر والوں کی مثل عدد انکی اتنے
انکی طعام میں شریک ہوجاویں اسلئے کہ آدمی ہلاک نہیں ہوتا ہے آدھے پیٹ کہانے میں پھر تقدیر یہ ہے کہ یہاں رغبت دلائی ہے اوپر خبر گیری کرنے غربا کی اور قناعت
کرنیکے قدر کفایت پر ع وعن عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول التلبینۃ مجمۃ لفؤاد المریض
تذہب ببعض الحزن متفق علیہ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تلبینہ راحت دیتا ہے
بیمار کے دلکو دور کرتا ہے بعض غم کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف تلبینہ بنایا جاتا ہے آٹے اور دودہ سے مثل حریرہ کے ہوتا ہے اور کبھی اسمیں شہد بھی
ڈالدیتے ہیں سفید ہوتا ہے مانند دودہ کے اسلیے اسکو تلبینہ کہتے ہیں مشتق لبن سے ہے ع وعن انس ان خیاطا دعا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لطعام صنعہ فذہبت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرب خبز شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی القصعۃ فلم ازل احب الدباء بعد یومئذ متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے یہ کہ ایک درزی نے بلایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے کہانے کے کہ تیار کیا تھا اسکو یعنی دعوت کے آگے پس گیا میں ساتھ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس حاضر کی روٹی جو کی اور شوربا کہ اسمیں تھا کدو اور گوشت خشک پس دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاش کرتے تھے کدو
کناروں پیالہ کے سے پس ہمیشہ میں دوست رکھتا ہوں کدو کو اسدن سے یعنی بسبب محبت رکھنی حضرت کے اسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ساتھ حضرت کے گئے یا تو انکی بھی دعوت کی ہوگی یا بسبب اسکے کہ خادم حضرت کے تھے بتبعیت حضرت کے گئے رضا غرض جانکر اور اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ جائز ہے دراز کرنا ہاتھ کا جوانب پیالہ میں اگر مختلف ہو طعام اور ناخوش نہ رکھے صاحب اسکا سے بھی اس سے معلوم ہوا کہ قبول کرے دعوت محتاجوں
اور اہل حرفہ کی اور رغبت کرے اوس چیز پر کہ آگے لاویں اور کہلاوے خادم کو ساتھ اپنے اور مستحبات سے ہے محبت کدو کی اور اسیطرح مستحب ہے محبت
ہر اوس چیز کی کہ دوست رکھتے تھے اسکو حضرت ع وعن عمرو بن امیۃ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحتز من کتف

شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن امیہ سے کہ اونہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کاٹتے تھے گوشت شانہ بکری کا یعنی کہ تھا آپکے ہاتھہ مین پھر بلائے گئے طرف نماز کے پس ڈالدیا شانہ کو اور اوس چھری کو کہ کاٹتے تھے گوشت ساتھہ اوسکے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہ کیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف معلوم ہوا اس حدیث سے کہ جائز ہے کاٹنا گوشت کا چھری سے اور یہ وقت احتیاج کے ہے اور اگر گوشت گلا ہوا ہو کہ احتیاج کاٹنے کی نہ رکھتا ہو تو مکروہ ہے کاٹنا اوسکا چھری سے اور اوسکو تکلفات عجمیوں کی گنا ہے جیسے کہ دوسری فصل مین آویگا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اجابت کرے داعی حق کی اور حاضر ہووے نماز مین اگرچہ طعام حاضر ہو اور یہ اس صورت مین ہے کہ نہو خوف ضائع ہونے طعام کا اور نہو احتیاج شدید اوسکی طرف اور نہ خوف ہو نہ پانے طعام کا بعد اسکے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا لازم نہیں آتا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے میٹھی چیز اور شہد کو نقل کی یہ بخاری نے ف حلوا ساتھہ مد اور قصر کے اطلاق کیا جاتا ہے اوس چیز پر کہ بنی ہو ساتھ اوس کے چکنائی سے کذا فی مجمع البحار اور بعضوں نے کہا کہ مطلق میٹھی چیز کو حلوا کہتے ہین پس اس صورت مین لفظ والعسل تخصیص بعد تعمیم کی ہوگا اور کہا خطابی نے کہ محبت حلوا کی حضرت کو بسبب کثرت خواہش نفس کے نہ تھی بلکہ جب حضرت کے سامنے آتا تو بطرح رغبت تناول فرماتے کہ معلوم ہوتا کہ حضرت کو مرغوب ہے ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگا اپنے گھر کے لوگوں سے لاون پس کہا اونہوں نے کہ نہیں ہے نزدیک ہمارے مگر سرکہ پس منگوایا اوسکو اور شروع کیا کھانا روٹی کا ساتھہ اوسکے اور فرماتے تھے اچھا لاون ہے سرکہ اچھا لاون ہے سرکہ نقل کی یہ مسلم نے ف مکرر فرمایا واسطے مبالغہ کے بیچ تعریف سرکہ کے اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ میانہ روی کرنی کھانے مین اور باز رکھنا نفس کو لذیذ سے اچھی بات ہے اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کھاوے کہ مین روٹی لاون سے نہین کھانیکا اور کھاوے سرکہ سے تو حانث ہوگا اور حدیث مین آیا ہے کہ سرکہ لاون نبیا کا ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین اور منافع سرکہ کے کتب طب مین بہت لکھے ہین ع وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ الَّذِيْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اور روایت ہے سعید بن زید سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھنبی من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکھہ کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یون ہے کہ کھنبی اوس من سے ہے کہ اتارا ہے اللہ تعالی نے اوپر موسی علیہ السلام کے ف کماہ ساتھہ زبر کاف اور جزم میم اور زبر ہمزہ کے اور ہندی زبان مین کھنبی کہتے ہین وہ ایک چیز سفید ہوتی ہے مانند چربی کی کہ اوسکو شحم الارض بھی کہتے ہین اور بہار والے اوسکو کھنبی کہتے ہین اور وہ حلال ہے اگرچہ مکروہ جانتے ہین اوسکو بہار والے بسبب عدم عادت کے

پس فرمایا حضرت نے کہ وہ جملہ من سے ہے کہ قوم موسی علیہ السلام پر اوترتی تھی جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وانزلنا علیکم المن والسلوی اور جملہ من سے جو اوسکو فرمایا تو مراد مشابہت دینی ہے اوسکو ساتھہ اوسکے یعنی جیسے کہ من بے محنت وکلفت آسمان سے اوترتی تھی یہ بھی بے مشقت زمین سے نکلتی ہے یا منفعت مین مشابہ اوسکے ہے والا من بنی اسرائیل ایک چیز تھی مثل ترنجبین کی کہ آسمان سے اوترتی تھی اور یہ ویسی ہی نہین اور پانی اوسکا شفا ہے آنکھہ کے لیے کہا بعضوں نے کہ جس صورت مین کہ مخلوط ہو ساتھہ دواؤں کے اور بعضوں نے کہا مفرد اور یہ ظاہر ہے بسبب مطلق ہونے حدیث کے اور بیان مفصل اسکا کتاب الطب والرقی مین آویگا انشاء اللہ تعالی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عبد اللہ بن

جعفر سے کہا دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے کھجور تازی ساتھ ککڑی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی دونونکو ملا کر
کھاتے تھے اور نوش فرماتے ککڑی کو کھجور کے ساتھ کیونکہ کھجور مین حرارت ہوتی ہے اور ککڑی مین برودت سو دونو ملکر معتدل ہو جاتے ہین اور اعتدال اصل کسر ہے اور ہر ایک کی کیفیت معتدل جو باعث
تعدیل مزاج کی ہوتی ہے اور صحت نفع بخشتی ہے اور اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہے کہانا دو طعام کا اور وسعت کرنی کہانونمین اور خلاف نہین ہے علما مین
بیچ جواز اوسکے اور بعضی علما سے جو کراہت اسکی منقول ہے محمول ہے اوپر عادت کرنی توسیع اور تنعم کی اور کثرت کرنی اوسکی بغیر مصلحت دینیہ کے کذا قال
الطیبی رح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ
مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے ہم ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مر الظہران کے کہ نام ایک جگہہ کا ہے قریب مکہ کی چنتے تھے ہم پختہ پیلو کی درخت کے پس فرمایا قصد کرو لینی سیاہ پہل کا اوس
کیونکہ وہ اچھا ہوتا ہے یعنی لذیذ و فائدہ مند ہوتا ہے پس کہا گیا کہ کیا آپنے چرائی ہین بکریان فرمایا ہان نہین کوئی نبی مگر کہ چرائی ہین اوسنے بکریان نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے ف کہا گیا الخ چونکہ پیلو خوراک جنگلیون اور چرانے والی بکریونکی ہے اور وہ اوسکا اچھا برا ہونا خوب جانتے ہین لوگونے سوال مذکور
کیا اور نہین کوئی نبی الخ مراد یہ ہے کہ نہین کیا اللہ تعالی نے منصب نبوۃ کا دنیا دارون اور بادشاہون اور متکبرون مین بلکہ چرانیوالی بکریون اور اہل فقر
اور متواضعون اور اہل حرفہ سے جیسے روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام خیاط تھے اور حضرت زکریا علیہ السلام بڑہی اور حضرت موسی علیہ السلام
بکریان چراتے تھے حضرت شعیب کے باجرت اور حکمت اسمین یہ ہے کہ غذای حلال کہاوین اور عمل صالح کرین پہر بیچ چرانے بکریونکی یہ فائدہ اور زیادہ تہا کہ تنہائی
لوگونسے اور خلوت ساتھہ اللہ تعالی کی حاصل ہوتی تھی اور طور رعایا پروریکا اور شفقت غربا اور ضعفا پر سیکہتے تھے چنانچہ آیا ہے کہ اللہ تعالی نے وحی کی
حضرت موسی علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو کہ اے موسی تو جانتا ہے کہ مینے تجہکو کیون نبوۃ دی ہے حضرت موسی نے عرض کیا کہ پروردگار تو ہی جانتا ہے اسکو
فرمایا یاد کر اوس دنکو کہ تو چراتا تھا بکریان وادی ایمن مین پس بہاگی ایک بکری اور تو دوڑا پیچہے اوسکے اور رنج و تعب کہینچا تو نے اوسمین اور جب پہونچا اوس
بکری کے پاس تو تو نے نہ اوسکو مارا اور نہ غصہ کیا اوسپر بلکہ شفقت کی اور کہا کہ رنج مین ڈالا تو نے اے بیچاری اپنی تئین بہی اور مجکو بہی پس جب دیکہی مینے نرمی اور
رحمت و شفقت تجہی اوس حیوان پر تو رحمت کی مینے تجہپر کہ نبوۃ دی اور برگزیدہ کیا رح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بیٹہے ہوئے اوپر سرینون کے کہاتے کہجورین اور ایک روایت مین ہے کہ کہاتے تہے کہجور اوسمی کہانا جلد نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اقعا سے یہان یہ ہے
کہ کرلی زمین پر رکہی اور زانو کہڑی رکہی اور جلد جلدی کہاتے تہے کہ کوئی کام اہم درپیش ہوگا جلد جلد کہاتے تھے تا اوس سے فارغ ہوکر اوس کام مین مشغول ہون
رح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے آدمی درمیان دو کہجورونکی یعنی دو دو اکٹہی کہاوے مہاتک
کہ اذن طلب کرے اپنے ساتھہ والونسے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا سیوطی نے کہ یہ حکم بیچ وقت فقر اور تنگی معاش کی تہا اور بعد حصول غنا
اور وسعت حال کی منسوخ ہوا ساتھہ حدیث کے منع کرتا تہا مین تمکو جمع کرنے کہجور کی پس جب فراخ کیا اللہ تعالی نے تمپر رزق کو تو جمع کرو یعنی اگر جمع کرو تو حرام و
مکروہ نہین اور ثواب یہ ہے کہ اگر ساتھہ والے شریک ہون خرچ کرنیمین اور راضی نہون مگر ساتھہ کہانیکی بقدر خرچ کرنیکی تو حرام ہے تجاوز کرنا اوس سے اور بیچ غیر اس صورت
اولی رنگہداشت طریقہ مروت کا باقی ہے مگر ساتھہ صریح اذن کے یا دلالت اذن کی پس نہی سابق شامل دونون صورتونکو ہوگی اور اباحت استثنا بیچ غیر
صورت شرکت کے ہی رح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ

اپنی حالت نفس
ابن حجر کہا

قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس گہر میں کہجوریں نہ ہوں بہوکی رہتی ہیں اوس گہر کی لوگ اوس لئی کہ اونکی پاس کہجوریں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ای عائشہ وہ گہر کہ نہو کہجور اوسمین بہوکی ہیں اہل اوسکی فرمایا اسکو دوبار یا تین بار نقل کی یہ مسلم نی **ف** کہا بعضوں نی کہ مراد اوس سی اہل مدینہ ہیں اور وہ لوگ کہ قوت اونکا کہجور ہی اور کہا نووی نی کہ اوسمین بیان ہی فضیلت کہجور کا اور جواز ذخیرہ کرنیکا گہر والونکی لیی اور رغبت دلانی اسپر ہی ع وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعدؓ سی کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہاوی وقت صبح کی یعنی پہلی کہانی کسی چیز کی سات کہجوریں کہ اونکو عجوہ کہتی ہیں نہیں ضرر کرتا اوسکو اوس دن زہر اور نہ سحر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عجوہ ایک قسم کہجوروں میں سی ہی کہ مائل بسیاہی ہوتی ہیں اور افضل قسم ہی مدینہ کی کہجوروں میں اور کہتی ہیں کہ اصل اوسکی بوئی ہوئی حضرتؐ کی ہی اور مراد زہر سی ہر قاتل ہی کہ مشہور ہی یا شامل ہر سانپ اور بچہو اور مانند اونکی کو اور خاصیت مذکورہ اس کہجور میں یا تو پیدائش الہی کی ہی جیسی کہ اور نباتات میں خاصیت رکہی ہی اور حضرت کو یہ بات وحی سی معلوم ہوئی ہوگی یا حضرت کی دعا کی برکت سی یہ خاصیت ہی اوسمیں اور وجہ تخصیص عدد سات کی سوا شارع کی کسیکو معلوم نہیں اور علم اوسکا توقیفی ہی یعنی موقوف ہی اوپر سننی کی حضرتؐ سی مثل عدد رکعات وغیرہا کی ہی ع وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عائشہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق بیچ عجوہ عالیہ کی شفا ہی اور تحقیق وہ خاصیت تریاق کی رکہتی ہی یعنی بیچ زہر وغیرہ کی اول روز میں یعنی نہار منہ کہانا اوسکا نقل کی یہ مسلم نی **ف** عالیہ نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ میں جانب مسجد قبا کی اور نواح و دیہات اوس نواح کو عالیہ کہتی ہیں کہ زمین نجد اس جانب میں ہی اور جانب دوسری کو کہ اوسکی مقابلہ میں ہی سافلہ کہتی ہیں اور تہامہ اوس جانب میں ہی اور ادنی عالیہ کا کوس ہی اور اعلی اوسکا آٹھہ کوس مدینہ سی ہی اور شفا ہی یعنی شفا زائد ہی بہ نسبت اور جاہوں کی عجوہ کی یا تقیید ہی واسطی اطلاق سابق کی اور تریاق ساتہہ زیر اور پیش تا کی دوا مرکب ہی مشہور کہ نافع ہوتی ہی ہر زہر کو ع وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ يُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ کہا گذرتا تہا ہمپر مہینا کہ نہ جلاتی تہی ہم اوسمیں آگ یعنی واسطی پکانی کی نہ تہا قوت ہمارا مگر کہجور اور پانی مگر یہ کہ لایا جاتا کچہ تہوڑا گوشت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مگر یہ کہ الخ یعنی غذا ہماری کہجور و پانی تہا مگر یہ کہ بہیجتا کوئی گوشت تو وہ کہاتی یا معنی یہ ہیں کہ آگ نہ جلاتی تہی ہم اور نہ پکاتی تہی کچہ مگر کہ کچہ گوشت کہیں سی ہم پہونچتا تو اوسکی پکانیکی لیی آگ جلاتی ہم ع وَعَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ إِلَّا وَأَحَدُهُمَا تَمْرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا نہیں پیٹ بہرا گہر کی آدمیوں حضرتؐ کی نی دو دن گیہوں کی روٹی سی مگر کہ ایک اون دونوں میں سی ہوتی تہی کہجور نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی دو دن متصل گیہوں کی روٹی نہیں کہاتی تہی قید گیہوں کی واسطی کی جو لگائی شاید جو کی روٹی بہم پہونچتی ہو ع وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سی کہ کہا وفات کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں پیٹ بہرا ہمنی دو سیاہ چیزوں سی یعنی کہجور اور پانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ایک سیاہ چیز کہجور ہی اور پانی کو سیاہ کہا بسبب مجاورت اور مقارنت کی اور اسطرح کلام عرب میں بہت آتا ہی جیسی کہ بولتی ہیں ابوین اور قمرین اور اسکو تغلیب کہتی ہیں اور ذکر کرنا پانی کا بطریق تبعیت کی اور طفیل کی ہی اور مقصود کہجور ہی ہی واسطی کہ سیری مطلوب نہیں ہوتی اور پانی میں کمی نہ تہی اور اس سی معلوم ہوا کہ قوت انکا کہجور ہی بطریق سیر کی نہ تہا ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَأُ بَطْنَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۹۰۱

اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا کیا نہیں تم بیچ کھانے اور پینے کی کہ وسعت کرتی ہو جو تم چاہتے ہو اور جسطرح چاہتے ہو البتہ تحقیق
دیکھا میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں کہ نہیں پاتے تھے ناکارہ کھجور اسقدر کہ بھر دیتی پیٹ اونکا نقل کی یہ مسلم نے ف کیا نہیں تم
خطاب کیا تابعین کو یا صحابہ کو بعد حضرت کے اور نبی تمہارے اضافہ اونکی طرف الزام کی لیے ہے جبکہ نہ اختیار کیا اونہوں نے طریقہ حضرت کا بیچ اعراض کرنے نیکی دنیا سے
اور لذتوں اوسکی کے اور حدیث اول میں بیان کیا کہ بعض ایام گذرتی تھی کہ کھانا اونکا سوا کھجور روٹی نہ تھا اور دوسری حدیث میں کہا کہ وہ بھی بطریق سیری کے نہ تھا
بعد ازاں کہتے ہیں کہ اچھی کھجور وسیع تھا بلکہ ناکارہ سے کہ سوائے فقرا کے کوئی نہ کھاوے چونکہ آنحضرت نے اختیار کیا تھا فقر اور تجرید کو اللہ تعالی نے اوسی مقام میں
قائم رکھا اور حقیقت میں وہ بسبب قلت اور تنگی کے نہ تھا بلکہ بسبب سخاوت اور ایثار اور زہد اور تقوی اور قناعت اور تعلیم اور تربیت امت کی تھا ع ح و
عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ اَکَلَ مِنْہُ وَبَعَثَ بِفَضْلِہٖ اِلَیَّ وَاِنَّہٗ بَعَثَ اِلَیَّ یَوْمًا بِقَصْعَۃٍ
لَمْ یَاْکُلْ مِنْہَا لِاَنَّ فِیْہَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُہٗ اَحَرَامٌ ھُوَ قَالَ لَا وَلٰکِنْ اَکْرَہُہٗ مِنْ اَجْلِ رِیْحِہٖ قَالَ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ مَا کَرِہْتَ رواہ مسلم
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ لایا جاتا اونکی پاس کھانا کھاتے اوس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میری پاس اور تحقیق
اونہوں نے بھیجا میری پاس ایکروز پیالہ بڑا کہ کھانا تھا اوسمیں نہ کھایا تھا اوسمیں سے اسلیے کہ تھا اوسمیں لہسن پس پوچھا میں نے حضرت سے کہ کیا حرام
ہے لہسن یعنی آپکے والا اگر مطلق حرام ہوتا تو اونکی پاس کیوں بھیجتے فرمایا کہ نہیں ولیکن مکروہ رکھتا ہوں میں اوسکو بسبب بو اوسکی کہا ابو ایوب نے
پس تحقیق میں بھی مکروہ رکھتا ہوں جس چیز کو کہ مکروہ رکھا آپنے اوسکو نقل کی یہ مسلم نے ف حضرت جو ہجرت کرکے مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو اول ابو ایوب
انصاری ہی کے یہاں اوترے تھے اور شاید کہ یہ قصہ جب ہی کا ہو کہ کھانا بھیجا اور نہیں تو تکا ہی در مکروہ کہتا ہوں انکے یہاں عیب طعام کا مہمان کیا
ہے یا نوع کا حضور مسجد سے اور خطاب ملائکہ سے اور کہا نووی نے کہ ہمارے نزدیک ہی ساتھ اباحت لہسن کے ولیکن مکروہ ہے اوسکو کہ ارادہ کرے حاضر ہونے جماعت کا اور
لاحق ہے ساتھ اوسکے ہر چیز بدبو کی اور آنحضرت ترک کرتے تھے لہسن کو ہمیشہ اسلیے وہ متوقع رہتے تھے وحی کی ہر ساعت اور اختلاف کیا ہے بیچ لہسن اور
پیاز اور گندنی کی آنحضرت کے حق میں پس کہا بعض علماء ہمارے نے کہ حرام نہیں یہ چیزیں اور صحیح یہ ہے اونکی نزدیک یہ مکروہ تنزیہی ہیں اور مسجد ہے معلوم ہوا
کہ مستحب ہے واسطے کھانیوالے اور بھیجنے والے کی یہ کہ باقی چھوڑے اوس چیز سے کہ کھاتا ہے اور پیتا ہے اور تقسیم کرے اوسکو محتاج ہمسایوں کو اور مکروہ کہی آپنے لہسن اشارہ
ہے طرف کمال متابعت کے یا ارادہ رکھتے ہوں حاضر ہونے جماعت کا ع ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَکَلَ
ثُوْمًا اَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا اَوْ قَالَ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ وَاَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِقِدْرٍ فِیْہِ
خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَہَا رِیْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْہَا اِلٰی بَعْضِ اَصْحَابِہٖ وَقَالَ کُلْ فَاِنِّیْ اُنَاجِیْ مَنْ لَا تُنَاجِیْ متفق علیہ
اور روایت ہے جابر سے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لہسن یا پیاز یعنی کچا پس چاہیے کہ یکسو رہے ہم سے یعنی نہ حاضر ہو مجلس میں
ہماری میں یا فرمایا پس چاہیے کہ یکسو رہے مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھ رہے اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے لائی گئی ایک ہانڈی کہ اوسمیں تھا
ہریاول قسم ترکاریوں کی یعنی لہسن اور پیاز اور گندنا وغیرہ پس پائی اوسمیں بو فرمایا یعنی بعض خادم سے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلانے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف
ایک شخص کے اپنے اصحاب میں سے کہ حاضر تھا اور فرمایا یعنی اوس شخص کیطرف التفات کرکے کہ کھا میں نہیں کھاتا اسلیے کہ میں سرگوشی کرتا ہوں اوس شخص سے کہ تو نہیں کرتا
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مسجد ہماری میں ظاہر لفظ سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہ حکم مسجد نبوی کے لیے ہے اور صیغہ متکلم مع الغیر کا واسطے تعظیم کے ہے یا ملکوں کی
چونکہ مشترک ہے علت حکم اور مساجد کا بلکہ تمام مجالس خیر کا مثل مجلس ذکر اور درس اور مصاحبت بزرگوں اور علماء کی ایسا ہی ہوگا اور احتمال ہے کہ مراد
جنس ہو اور بعضی روایات میں مساجدنا بھی آیا ہے صریح ہے سب مساجد کیلیے اور لیقعد یعنی اور اگر شک راوی کا ہے تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت نے فلیعتزلنا فرمایا یا

فلیعتزل مسجدنا یا فرمایا من اکل ثوما او بصلا فلیقعد فی بیتہ یعنی چاہیے کہ گھر میں اپنے بیٹھے اور کسی کے ساتھ صحبت نرکھے کیا مسجد میں کیا غیر مسجد میں اور احتمال ہے کہ او شک راوی کا نہو بلکہ تنویع اور تقسیم کے لیے ہو اور متعلق ساتھ لفظ ثانی کے یعنی فلیعتزل مسجدنا کے ہو اور معنی یہ ہوں کہ بعد کھانے اوسکے مسجد میں آنا مکروہ ہے کہ وہاں حضور ملائکہ اور رسول اور صحابہ کرام کا ہے ولیکن عام لوگوں سے صحبت رکھنا مباح ہے یا یہ بھی نہ کرے اور گھر کے گوشہ میں بیٹھے اور مطلق صحبت ترک کرے کیونکہ یہ بو نہایت بری ہے اور اوس شخص سے الخ یعنی حضرت جبرئیل اور اور فرشتوں سے یعنی یہ ہے کہ میں کلام کرتا ہوں اونسے اور تو نہیں کلام کرتا اونسے پس جائز ہے واسطے تیرے وہ چیز کہ نہیں جائز واسطے میرے اور اوسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ آدمی کو چاہیے رعایت حال مصاحب اپنے کی اور خوشی اوسکی کرے م ع **وعن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیلوا طعامکم یبارک لکم فیہ رواہ البخاری** اور روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کیل کرو یعنی ناپ تول کیا کرو اپنے طعام کو برکت دیجاویگی واسطے تمہارے اوسمیں نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی جو چیز کہ پیمانہ میں بکتی ہے قسم غلہ سے اوسکو وقت قرض دینے لینے کے اور بیچنے اور مول لینے کے اور پکانے کے لیے دینے کے ناپ لیکر دیا کرو تا اندازہ اوسکا معلوم ہو اور افراط و تفریط سے بچو اور بحکم شارع کے اوسکو بیچ زیادتی خیر و برکت کے خاصیت ہے خصوصًا جبکہ رعایت کرے سنت کی اور قصد کرے بجا آوری حکم آنحضرت کا کذا ذکرہ الشیخ رح اور ملا علی قاری نے مثل اسکے تقریر مظہر کی نقل کر کر لکھا ہے کہ اگر تو کہے کیونکر تطبیق ہوتی ہے بیچ اس حدیث میں اور اوس حدیث میں کہ روایت کی گئی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اونہوں نے کہا انتقال ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اس حال میں کہ نہیں تھا میرے پاس کچھ کہ کھاوے اوسکو جاندار سوا تھوڑے جو کے کہ بخاری میں تھے پس میں اوسمیں سے ایک مدت تک کھاتی رہی پھر ناپا اوسکو پس کیل کیا پس جاتی رہی برکت اوسکی جواب اسکا یہ ہے کہ ناپنا وقت بیچ شرا کے مامور بہ ہے واسطے اقامت عدل کے اور اوسمیں خیر و برکت ہوتی ہے اور وقت خرچ کرنے کے احصار و ضبط ہے اور وہ منہی عنہ ہے فرمایا حضرت نے خرچ کر اے بلال اور مت ڈر کہ صاحب عرش سے کمی کریگا **وعن ابی امامۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفع مائدتہ قال الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی عنہ ربنا رواہ البخاری** اور روایت ہے ابی امامہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اوٹھایا جاتا دسترخوان اونکا یعنی کھانا کھا چکتے فرماتے حمد ہے واسطے اللہ کے حمد بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا و سمعہ سے با برکت کی گئی اوسمیں یعنی حمد با برکت کہ ہمیشہ ہو منقطع نہو نہ کفایت کی گئی اور نہ متروک اور نہ بے پروائی ہو اوس سے اے رب ہمارے نقل کی یہ بخاری نے **ف** غیر مکفی الخ کو کئی طرح پر علما نے تصحیح کیا ہے اور معنی اوسکے بیان کیے ہیں اگر سب تقریر بیان کیجاوے تو طول ہوتا ہے مجمل اوسکا یہ ہے کہ لفظ غیر اور ربنا کو مرفوع پڑھا ہے اور منصوب یا ایک منصوب دوسرے کو مرفوع اور حاصل معنی یہ کہ یہ یا تو صفات و احوال حمد کے ہیں یعنی حمد کہ کفایت کیجاوے اوس سے اور نہ متروک ہے اور نہ استغنا ہووے اوس سے بلکہ لازم ہو بطریق دوام کے بسبب متواتر ہونے نعمتوں کے یا صفات طعام ہیں کہ اوس سے نہیں کفایت اور ترک اور استغنا نہیں یا صفات پروردگار تعالی کی ہیں کہ ساتھ کسی چیز اوس سے کفایت نہیں کر سکتا اور وہ کافی ہے سب کو اور ترک کرنا طلب کا اوسکی اور استغنا فضل اوسکے سے نہیں کر سکتے م ح **وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی لیرضی عن العبد ان یاکل الاکلۃ فیحمدہ علیہا او یشرب الشربۃ فیحمدہ علیہا رواہ مسلم** اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی راضی ہوتا ہے بندے سے بسبب اسکے کہ کھاوے لقمہ اور حمد کرے اوسکی اوسپر یا پیوے ایکبار پینا پس حمد کرے اوسکی اوسپر نقل کی یہ مسلم نے **ف** اکلہ ساتھ زبر ہمزہ کے ہے یعنی ایکبار کھانا یہانتک کہ سیر ہو اور روایت کیا گیا ہے ساتھ پیش ہمزہ کے بھی معنی لقمہ کے م ع **وسنذکر حدیثی عائشۃ وابی ہریرۃ ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا فی باب فضل الفقراء ان شاء اللہ تعالی** اور ذکر کرینگے ہم دو حدیثیں عائشہ کی اور ابی ہریرہ کی کہ ابتدا اونکی یہ ہے ما شبع آل محمد وخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا بیچ باب فضل فقرا کے اگر چاہے گا

اللہ تعالیٰ یعنی مصابیح میں یہ دونوں حدیثیں کتاب الاطعمہ میں کوربیں ورمیں وہان ذکر کی ہیں ۔ **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلَا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ هٰذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے ابی ایوب سے کہا تھے ہم نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نزدیک کیا گیا کہانا پس نہ دیکہا ہے کوئی کہانا کہ زیادہ تر ہو برکت میں اوس کہانے سے بیچ ابتدائی وقت کہانے ہمارے کی اور نہ دیکہا میں کمتر برکت میں بیچ آخر وقت کہانے اوسکے کی کہا ہمنے یا رسول اللہ کیونکر تہا حال اوس کہانیکا کہ اول میں ویسی برکت رکہتا تہا اور آخر میں ایسا بے برکت ہوا فرمایا تحقیق ذکر کیا تہا ہمنے نام اللہ کا اوسوقت کہ کہانا شروع کیا تہا ہمنے پہر بیٹہا آخر میں وہ شخص کہ کہایا اور نہ نام لیا خدا کا پس کہایا ساتہہ اوسکے شیطان نے یعنی بسبب ترک کرنے نام خدا کے پس اس سبب سے بے برکتی آخر میں ہوئی نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** ذکر کیا تہا ہمنے نام اللہ کا اس میں اشارہ ہے اسپر کہ سنت بسم اللہ کہنے کی حاصل ہوتی ہے ساتہہ بسم اللہ کہنے کی لیکن زیادتی الرحمن الرحیم کی افضل ہے اور مستحب ہے بسم اللہ کہنی یہانتک کہ جنبی اور حائض اور نفسا کی بہی اگر نہ قصد کریں ساتہہ اوسکی تلاوت کا واسطے الاحرام ہے اور نہیں مستحب ہے بیچ کہانے مکروہ حرام کی بلکہ اگر بسم اللہ کہی شراب پینے پر تو کافر ہوتا ہے اور کہانا شیطان کا محمول ہے حقیقت پر نزدیک جمہور علماء اگلی پچہلوں کی اور بعضے علماء کا قول جو اوپر نقل کیا گیا کہ بسم اللہ ایک جماعت میں کافی ہے ہر ایک کو بسم اللہ کہنی شرط نہیں یہ حدیث حجت ہے اونپر ۔ ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا پس بہول جاوے نام لینا اللہ کا اپنے کہانے پر یعنی ابتدا میں اور یاد آوے درمیان میں چاہیے کہ کہے بسم اللہ اولہ وآخرہ نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** نام لینا اللہ کا الخ اس سے معلوم ہوا کہ مطلق ذکر اللہ کا کافی ہے ابتدا کہانے میں لیکن بسم اللہ افضل ہے اور یہی حکم ہے کہ اگر کہے لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا اشہد ان لا الہ الا اللہ ابتدائے وضو میں تو صحیح ہوتا ہے اور کہنا سنت کا اور اسیطرح کہانے میں اور اگر بسم اللہ کہنی بہول جاوے ابتدائے وضو میں پہر کہے درمیان وضو میں تو نہیں حاصل ہوتی سنت بخلاف کہانیکی ۔ ع وَعَنْ أُمَيَّةَ بْنِ مَخْشِيٍّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلٰى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے امیہ بن مخشی سے کہا تہا ایک شخص کہاتا پس نہ نام لیا اللہ کا یہانتک کہ نہ باقی رہا اوسکے طعام میں سے مگر ایک لقمہ پس جب اوٹہایا اوس لقمہ کو طرف منہ اپنے کی کہا بسم اللہ اولہ وآخرہ پس ہنسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا ہمیشہ شیطان کہاتا تہا ساتہہ اوسکے پس جب نام لیا اللہ کا نکال ڈالی وہ چیز کہ بیچ پیٹ اوسکے کی تہی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** یہ قے کرنی محمول ہے حقیقت پر یا مراد یہ ہے کہ برکت جو جاتی رہی تہی بسبب ترک کرنے بسم اللہ کی اوسکو پہر دیا گویا کہ وہ اوسکے پیٹ میں امانت تہی پس جبکہ بسم اللہ کہی پہر آئی طرف طعام کی ۔ ع وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتے طعام اپنے سے کہتے سب تعریف واسطے اوس اللہ کے کہ کہلایا ہمکو اور پلایا ہمکو اور کیا ہمکو مسلمان نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَنَّةَ عَنْ أَبِيهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا

فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانا کہانے والا شکر کرنیوالا مانند روزہ دار صبر کرنیوالے کی ہی نقل کی یہ ترمذی نے اور نقل کی ابن ماجہ اور دارمی نے سنان بن سنہ سے انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے **ف** ادنی درجہ شکر کا یہ ہی کہ بسم اللہ کہے جب کہانا شروع کرے اور حمد کرے جب فارغ ہو اور ادنی درجہ صبر کا یہ کہ بازرکہے اپنے نفس کو مفسدات صوم سے اور مانند روزہ دار الخ یہ تشبیہ اصل ثواب میں ہے کہ دونوں اصل ثواب میں شریک ہیں نہ یہ کہ تشبیہ ہی مقدار میں جیسا کہ کہا جاتا ہی زید کعمرو یعنی اسکی یہ ہین کہ زید مشابہ عمرو کی ہی بعض خصلتوں میں نہ یہ کہ ہم مثل ہی سب خصلتوں میں اور بعضے شارحوں نے لکہا ہی کہ فقیر صابر افضل ہی غنی شاکر سے اسلئے کہ مشبہ بہ قوی ہوتا ہی مشبہ سے ❊ وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ وَشَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ایوب سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتے اور پیتے کہتے سب تعریف ہے واسطے اللہ کی کہ جسنے کہلایا اور پلایا اور بسہولت حلق سے اوتارا اوسکو اور کی واسطے اوسکی راہ نکلنے کی نقل کی یہ ابوداود نے ❊ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاۃِ اِنَّ بَرَکَۃَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَۃُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سلمان سے کہ کہا پڑہا میں نے توراۃ میں یعنی پہلے اسلام لانیکے یہ کہ تحقیق سبب برکت کہانیکا وضو کرنا ہی بعد اوسکے پس ذکر کیا میں نے یعنی مضمون توراۃ کا روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کہانیکی وضو ہی پہلے اوسکے اور وضو ہی پیچہے اوسکے نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** مراد وضو سے پہلے کہانیکے دہونا ہاتہونکا ہی اور بعد کہانیکے دہونا دونوں ہاتہوں اور منہ کا ہی اور برکت طعام کی سبب پہلے وضو کے یہ ہی کہ اوسکے سبب سے کہانے میں زیادتی ہوتی ہی اور بعد کہانیکے وضو ہی برکت یہ ہے کہ اوسکے سبب سے سکون آتا ہی نفس کو اور سبب آتا ہی وہ طاعات اور تقویت کا عبادات میں اور اخلاق پسندیدہ میں اور افعال حسنہ میں ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُدِّمَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے پاخانہ سے پس آگے لایا گیا اونکی کہانا پس کہا بعضے صحابہ نے کیا نہ لاوین ہم تمہاری واسطے پانی وضو کا فرمایا سوا اسکے نہیں کہ حکم کیا گیا ہوں میں یعنی بطریق وجوب کے ساتہ وضو یعنی بعد حدث کی جسوقت کہڑا ہوؤں میں طرف نماز کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے یعنی ابن عباس سے اور نقل کی ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** جسوقت کہ کہڑا ہوؤں میں الخ یعنی ارادہ کروں میں کہڑا ہونیکا واسطے نماز کی اور یہ باعتبار اغلب کے ہی والا واجب ہے وضو وقت ارادہ تلاوت سجدہ کے اور چہونے مصحف مجید کی اور حالت طواف کے اور گویا کہ سمجہے آنحضرت نے کہ صحابہ نے اعتقاد کیا کہ وضو شرعی پہلے کہانیکی واجب ہے پس نفی کی آنحضرت نے حصر کی طرح کہ لائے حرف حصر کا اور یہ منافی نہیں ہے جواز وضو کو بلکہ استحباب وضو کو پس مراد وضو سے وضو نماز ہی نہ وضو طعام اور یہ ظاہر ہی اور سیاق حدیث سے اسی پر دلالت کرتا ہی اور اگر مراد وضو سے بیچ جملہ الا ناتیک بوضوء وضوء طعام رکہیں ہم جملہ انما امرت بالوضوء کی وضوء نماز تو یہ بہی ہو سکتا ہی اور حکم دہونا ہاتہونکا اول کہانیکی سنن اور آداب سے ہی نہ واجب ترک کیا اوسکو تعلیم جواز کی لیے اور حاصل معنونکا یہ ہوگا کہ یہ وضو یعنی دہونا ہاتہونکا اول کہانے کا تم مجہسے خواہش کرتے ہو واجب اور امور یہ نہیں اگر کرونگا تو ضرر نہیں کرتا ان یہاں وضو ایسا اور ہی کہ وہ وضو نماز ہی اور وہ واجب ہی ❊ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ اُتِیَ بِقَصْعَۃٍ مِنْ ثَرِیْدٍ فَقَالَ کُلُوْا مِنْ جَوَانِبِھَا وَلَا تَاْکُلُوْا مِنْ وَسْطِھَا فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ تَنْزِلُ فِیْ وَسْطِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَاْکُلْ مِنْ اَعْلَی الصَّحْفَۃِ وَلٰکِنْ یَاْکُلُ مِنْ اَسْفَلِھَا فَاِنَّ

البرکة تنزل من اعلاها اور روایت ہے ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیالہ لایا گیا اور بیچ میں حضرت کے پیالہ ثرید کا پس فرمایا کہ
کھاؤ کناروں سے اوسکے اور نہ کھاؤ درمیان اوسکے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوسکے درمیان میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بیچ روایت ابوداؤد کے آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت کہ کھاوے ایک تمہارا کھانا پس کھاوے نہ بیچ پیالہ کے لیکن چاہیے کہ کھاوے نیچے سے اوسکے
نیچے سے اسلیے کہ برکت اترتی ہے اوپر اوسکے ف ثرید اوسکو کہتے ہیں کہ روٹی کو توڑ کر شوربے میں بھگو دیں اور کہا کہ کناروں سے کھائے یعنی جو سامنے ہو
جمع کی ہے بیچ کناروں کے اور ایک شخص جانب اوسکی سے کھاوے اور برکت اترتی ہے اوسکی درمیان میں اسلیے کہ درمیان افضل جگہ ہے پس لائق تر ہے ساتھ اترنے خیر و برکت
کی اور جب طعام درمیان کا محل برکت ہوا تو باقی رکھنا اوسکا آخر کھانے تک مناسب ہے واسطے بقائے برکت کے طعام میں اور زائل کرنا اوسکا خوب نہیں اور اوپر اوسکے سے بھی
یہی مراد ہے درمیان سے اور نیچے سے مراد ہے کنارہ یعنی اپنی آگے سے کھاوے ق وعن عبد الله بن عمرو قال ما رای رسول الله صلی الله
علیه وسلم یاکل متکئا قط ولا یطأ عقبه رجلان رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا نہیں دیکھے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے ہوئے تکیہ لگا کر کبھی اور نہ چلتے تھے پیچھے حضرت کے دو آدمی نقل کی یہ ابو داؤد نے ف تحقیق تکیہ لگانے کی اوپر گذری ہے اور دو
آدمی جو کہا زیادہ دو سے یعنی حضرت بسبب نہایت تواضع کی صحابہ سے آگے بڑھ کر نہ چلتے تھے جیسے شان بادشاہوں اور متکبروں کی ہے بلکہ درمیان میں چلتے تھے یا پیچھے سب کے چلتے
اور حدیث میں آیا ہے یسوق اصحابہ اور دو کی قید سے معلوم ہوا کہ کبھی ایک آدمی مانند انس وغیرہ کی پیچھے حضرت کے ہوتا تھا بنا بر ضرورت کی اور بنا بر تواضع کی
نہیں ق ج ع وعن عبد الله بن الحارث بن جزء قال اُتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بخبز ولحم وهو فی المسجد
فاکل واکلنا معه ثم قام فصلی وصلینا معه ولم نزد علی ان مسحنا ایدینا بالحصباء رواه ابن ماجة اور روایت ہے
عبد اللہ بن حارث بن جزء سے کہ کھانا لائی گئی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی اور گوشت اس حالت میں کہ حضرت تھے مسجد میں پس کھایا حضرت نے
اور کھایا ہمنے ساتھ اونکی پھر کھڑے ہوئے پس نماز پڑھی حضرت نے اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ اونکی اور نہ زیادہ کیا ہمنے اسپر کہ پونچھ ڈالے ہمنے ہاتھ اپنے ساتھ کنکروں کے
کہ مسجد میں تھیں نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی بعد کھانے کی پانی سے ہاتھ نہ دھوئے ہمنے یا تو اس سبب سے کہ اوسمیں چکنائی نہ تھی یا بسبب تعجیل نماز کی یا
بسبب ترک تکلف کے اور عمل کرنے کی رخصت پر غیر واجب میں جیسا کہ وہ بھی محبوب ہے مانند عمل کرنے کی عزیمت پر اکثر اوقات میں احیاء العلوم میں بھی
یہی نقل کیا ہے کہ رومال نہ تھے وہاں ہمارے بعد کھانے کی پاس ہمارے مگر پانوں ہمارے کی یعنی کھا کر ہاتھ اپنے تلووں سے پونچھ لیتے تھے جیسے رومال سے پونچھتے ہیں اور لیا
یہ بھی کہ لفظ لم نزد اور مسحنا ساتھ صیغہ متکلم مع الغیر کی شامل آنحضرت اور صحابہ کو ہے سو اللہ اعلم اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طعام کھانا مسجد میں
جائز ہے اور اکثر حدیثوں میں آیا ہے خصوصا کھانا کھجوروں اور مانند اونکی کا اور لکھا ہے علماء نے کہ جائز ہونا اوسکا مقید ہے ساتھ اوسکے کہ آلودہ نہ ہو مسجد
مسجد الاحرام و مکروہ ہے اور کتب فقہ میں لکھا ہے کہ غیر معتکف مسجد میں کھاوے پیوے نہیں اور نہ سووے اور نہ خرید و فروخت کرے کہ مکروہ ہے مگر مسافر
ہو کہ سوا مسجد کے ٹھکانا کہیں نہ رکھتا ہو اور کہا ہے علماء نے کہ آدمی کو چاہیے کہ وقت داخل ہونے مسجد کے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے تاکہ چیزیں مباح ہو جاویں
اور ثواب پاوے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے تحت قول اکل واکلنا معه کے لکھا ہے کہ شاید حضرت معتکف ہونگے یا مہمانوں کے ساتھ کھایا ہو یا کیا ہو
بیان جواز کے لیے کہ وہ مباح ہے اگرچہ آلودہ ہو مسجد ق ج ع وعن ابی هریرة قال اُتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بلحم
فرفع الیه الذراع وکانت تعجبه فنهس منها رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کھانا لایا گیا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پس اوٹھا کر دیا گیا حضرت کو دست اور تھا دست خوش آتا حضرت کو پس دانتوں سے نوچ کر کھایا اوسمیں سے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے
ف نہس اس طرح کھانا حضرت کا بسبب بے تکلفی اور تواضع کی تھا پس مستحب ہے اسطرح کھانا اور طبیعی بھی ہوا کہ دوست رکھنا حضرت کا گوشت دست کو

اس سبب سے تھا کہ گلا خوب پکتا ہے اور جلد ہضم ہوتا ہے اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے یا اسلئے کہ دور ہوتا ہے نجاست کی جگہوں سے اور شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ سے
نقل کیا ہے کہ نہ تھا گوشت دست کا محبوب تر حضرت کو ولیکن چونکہ وہ گوشت نہ پاتے تھے مگر بعد ایک مدت کے اور گوشت دست کا جلد گلتا ہے پسند کرتے تھے اسکو اور
روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ لذیذ تر اور خوشتر گوشتوں میں گوشت پشت کا ہے ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صُنْعِ الْأَعَاجِمِ وَانْهَسُوْهُ فَإِنَّهُ أَهْنَأُ وَأَمْرَأُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَا لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو گوشت کو ساتھ
چھری کے یعنی چھری سے کاٹ کر نہ کھاؤ اسواسطے کہ یہ فعل عجمیوں کا ہے اور دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اسکو اسواسطے کہ دانتوں سے کھانا لذیذ تر اور خوب گوارا ہے نقل کی یہ ابوداود نے
اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا دونوں نے کہ یہ حدیث نہیں قوی یعنی باعتبار سند کی بلکہ ضعیف ہے ف عجمی کہتے ہیں سوائے عرب کے اور یہاں اہل فارس مراد
ہیں کہ وہ لوگ ازراہ تکبر کے چھری سے کاٹ کر کھاتے تھے اور کبھی حضرت سے بھی چھری سے کاٹ کر کھانا ثابت ہوا ہے پس تطبیق یہ ہے کہ اگر گوشت نرم پختہ ہو دانتوں سے کھاوے
چھری سے کاٹ کر نہ کھاوے اور اگر سخت ہو جائز ہے چھری سے کاٹ کر کھانا اور نہی اسمیں تنزیہی ہے ع وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ
يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ام المنذر انصاریہ سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے تھے حضرت علی اور ہمارے خوشے کھجور کی لٹکی ہوئی تھیں پس شروع کیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا اور حضرت علی بھی حضرت کے ساتھ کھانے لگے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کے باز رہو اسکے کھانے سے اے علی اسواسطے
کہ تو نقاہت رکھتا ہے یعنی ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور نقیہ ہو پرہیز ضرور ہے کہا ام منذر نے کہ پس تیار کئے میں نے واسطے انکے چقندر اور جو
پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمیں سے کھا اسلئے کہ تحقیق یہ بہت موافق ہے واسطے تیرے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو اور نقیہ کو ضروری ہے بلکہ کہا بعض اطبا نے کہ نقیہ کو پرہیز کرنا بہت نفع دیتا ہے اور تندرست کو پرہیز کرنا مضر ہے ع وَعَنْ أَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہے
انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش لگتا تھا انکو نیچے کا کھانا یعنی تہ دیگی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
طریقہ آنحضرت کا تھا اوروں کی حاجتوں کو اپنی حاجت پر مقدم رکھتے تھے پس پہلے اوپر کا کھانا اہل و عیال کو اور مہمانوں کو اور محتاجوں کو بانٹ دیتے تھے اور جو
بچا نیچے کا کھانا وہ اپنے لئے رکھتے اسسبب تعلیم کرنے طریق تواضع اور کسر نفس اور اسمیں رد ہے اکثر اغنیا متکبرین پر کہ عار کرتے ہیں نیچے کے کھانے سے اور پھینکتے
ہیں اسکو ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ
الْقَصْعَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے نبیشہ سے
نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ کھاوے پیالہ میں پھر چاٹے اسکو استغفار کرتا ہے واسطے اسکے پیالہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے ف ظاہر یہ ہے کہ پیالہ حقیقت میں استغفار کرتا ہے اور لکھا ہے علما نے
کہ چاٹنے میں تواضع اور بری ہونا ہے تکبر سے اور سبب مغفرت گناہوں کا ہے اور اضافت استغفار کی پیالہ کی طرف اسلئے ہے کہ وہ سبب
ہوا استغفار کا ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاتَ وَفِيْ يَدِهِ غَمَرٌ لَمْ يَغْسِلْهُ

فَاَصَابَہٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے جو شخص کہ رات گذارے اس حال مین کہ اوسکے ہاتھ مین ہو چکنائی کہ نہ دہویا اوسکو پس پہونچی اوسکو کوئی چیز یعنے ایذا دینے والون جانورون مین سے کہ طعام کی بو پر اور چکنائی پر آتی ہین پس نہ ملامت کرے وہ مگر اپنے تئین یعنی چکنی ہاتھون سو کر آپ سبب اوس ایذا کا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ اَحَبُّ الطَّعَامِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الثَّرِیْدَ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِیْدَ مِنَ الْحَیْسِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہا محبوب ترین طعام کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثرید روٹی سے اور ثرید حیس سے نقل کی یہ ابو داود نے ف ثرید روٹی سے یعنی ٹکڑے روٹی کی شوربے مین بہیگی ہوئی اور حیس اوس طعام کو کہتے ہین کہ خرما اور روغن اور آٹا یا قروت سے بناتے ہین مانند مالیدہ کی +ع وَعَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّھِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی اسید انصاری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ زیت کو کہ نام روغن زیتون کا ہے اور بدن کو ملو اوسکو اسلیے کہ یہ روغن نکلتا ہے درخت بابرکت سے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف درخت بابرکت سے کہ نام اوسکا زیتون ہے اوسمین خیر اور برکت اور منافع بہت ہوتے ہین اور شجرۃ مبارکۃ جو اللہ نور السموات والارض آخر آیۃ تک مین مذکور ہے یہی درخت مراد ہے کہ بہترین اوسکا زمین شام مین ہوتا ہے اور سورۃ والتین والزیتون مین اسکی قسم کہائی ہے اللہ تعالی نے اور عرب خصوصا اہل شام شیرین اوسکی کو کہاتے ہین اور تلخ کو چراغ مین جلاتے ہین اور بدن پر ملتے ہین بدنکو بہت منفعت ہوتی ہے + ح وَعَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعِنْدَکِ شَیْءٌ قُلْتُ لَا اِلَّا خُبْزٌ یَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ ھَاتِیْ مَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدْمٍ فِیْہِ خَلٌّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ام ہانی سے کہ کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا تیرے پاس ہے کچھ یعنی کہانا کہا مینے نہین کچھ کہانا مگر روٹی خشک اور سرکہ پس فرمایا لا نہین خالی ہوا وہ گھر کہ اوسمین سرکہ ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے ف حضرت نے طلب کیا ام ہانی سے طعام مذکور اونکی خوشی خاطر کے لیے اور واسطے آگاہ کرنیکے اور قناعت کرنیکو ادنی قوت پر کہ حاضر ہے +ح وَعَنْ یُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَخَذَ کِسْرَۃً مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ فَوَضَعَ عَلَیْھَا تَمْرَۃً فَقَالَ ھٰذِہٖ اِدَامُ ھٰذِہٖ وَاَکَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو لیا ٹکڑا جو کی روٹی کا پہر رکھی اوسپر کہجور اور فرمایا یہ کہجور سالن ہے اوس روٹی کی ٹکڑے کا نقل کی یہ ابو داود نے وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا اَتَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَضَعَ یَدَہٗ بَیْنَ ثَدْیَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَھَا عَلٰی فُؤَادِیْ وَقَالَ اِنَّکَ رَجُلٌ مَفْئُوْدٌ اِئْتِ الْحَارِثَ بْنَ کَلَدَۃَ اَخَا ثَقِیْفٍ فَاِنَّہٗ رَجُلٌ یَتَطَبَّبُ فَلْیَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَۃِ الْمَدِیْنَۃِ فَلْیَجَاْھُنَّ بِنَوَاھُنَّ ثُمَّ لِیَلُدَّکَ بِھِنَّ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا کہ بیمار ہوا مین بیمار ہونا شدید آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرنے میری پس رکہا ہاتھ اپنا درمیان دونون چہاتیون میری کے یعنے میرے سینہ پر یہانتک کہ پائی مینے سردی دست مبارک کی اپنے دل پر اور فرمایا کہ تحقیق تو ایک شخص ہے کہ درد دل رکہتا ہے جا حارث بن کلدہ کے پاس کہ قبیلہ ثقیف مین کا ہے اسلیے کہ وہ شخص طب جانتا ہے پس چاہیے لیوے وہ سات کہجورین عجوہ مدینہ کی کہ افضل اقسام کہجور سے ہے پس چاہیے کہ کوٹے اونکو گٹہلیون سمیت پہر چاہیے کہ رکہے اونکو تیرے منہ مین نقل کی یہ ابو داود نے ف اگر کوئی کہے کہ کیا حکمت تہی کہ حکم فرمایا حضرت نے اوسکو طبیب کے پاس جانیکا اور آپ بیان علاج کا کیا اور تیج بیان علاج کی دوا کی تنہا ٹہیک جو اسکے

حکیم کی کیا جواب اوسکا یہ ہے کہ اول آپنے حوالہ طبیب کا کیا تاوہ کچھ علاج کرے اور پھر جبکہ علاج آسان پایا آپ نے ... جلد ہے از راہ شفقت کی بیان
فرمایا اور یہ سمجھکر کہ طبیب اوسکو علاج وہ دوا زمین ڈالی اور چونکہ بتانا اوسکا اور کیفیت استعمال اوسکی طبیب کو آسان نہ تہی اوسکی حوالہ فرمایا اور کہا ملا ہے علمانے
کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ رجوع کرنا اور مشاورت کرنی طبیب کافر سے جائز ہے اسلیے کہ ابن حارث بن کلدہ ابتداء اسلام میں مرا ہے اور اسلام لانا اوسکا ثابت
نہیں ہوا + ح وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاؤدَ
وَیَقُوْلُ یُکْسَرُ حَرُّ هٰذَا بِبَرْدِ هٰذَا وَبَرْدُ هٰذَا بِحَرِّ هٰذَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے کہاتے خربزہ ساتھ کہجوروں تازہ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے یہ کہ فرماتے حضرت توڑی جاتی ہے گرمی اسکی
یعنی کہجور کی ساتھ سردی اوسکی کے یعنی خربزہ کی اور سردی خربزہ کی ساتھ گرمی کہجور کے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ف کہا طیبی نے
کہ شاید مراد خربزہ سے خربزہ کچا ہو کیونکہ وہ بارد رطب ہوتا ہے والا پختہ گرم ہے لیکن باوجود اسکے بہ نسبت کہجور کے سرد ہے اور کہا جمہور نے کہ مراد بطیخ سے
تربوز ہے کہ وہ سرد ہوتا ہے + ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ عَتِیْقٍ فَجَعَلَ یُفَتِّشُہٗ وَیُخْرِجُ
السُّوْسَ مِنْہُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے انس سے کہ کہا لائے گئے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہجور کہنہ کہ اوسمیں کیڑے پڑے ہوے
تہے پس شروع کیا حضرت نے کہ چیرتے تہے اوسکو اور نکالتے تہے کیڑے اوسمیں سے نقل کی یہ ابوداود نے ف اور روایت کی طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے
ابن عمر سے بطریق مرفوع کی نہی فرمایا حضرت نے چیرنے کہجور کی سے ... اور اوسکا محمول ہے بیان جواز پر اور نہی
ہے اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث میں دلیل ہے اسپر کہ طعام نجس نہیں ہوتا کیڑے کے پڑنے سے انتہی اور بعضے علما نے کہا ہے کہ اگر کیڑا اوسمیں پیدا ہوا
پکایا ہو تو حلال ہے اسلیے کہ احتراز اوس سے ممکن نہیں لیکن جب جدا کیا گیا تو حکم اوسکا حکم مکہی اور بہڑ اور ... اور سب جانور کا ہے کہ خون بہتا نہیں رکہتا کہ کہانا اوسکا
حرام ہے اور اگر پانی اور کہانے میں پڑجاوے تو پلید نہیں ہوتا + ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَۃٍ فِیْ تَبُوْکَ
فَدَعَا بِالسِّکِّیْنِ فَسَمّٰی وَقَطَعَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ٹکڑا پنیر کا بیچ غزوہ تبوک کے
پس منگوائی چھری اور بسم اللہ کہی اور کاٹا اوسکو نقل کی یہ ابوداود نے ف یہ متمسک ہے ... بسم اللہ کہنے کی ہے اول طعام میں نہ اول ذبح میں ...
کہ وہ کو کرتی ہیں اور کہا مظہر نے کہ اسمیں دلیل ہے اوپر طہارت پنیر کے ... اگر وہ مجوس ہے ... نہیں ہوتا کیونکہ پنیر نہیں بنتا بدون اوسکے + ع ح
وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فِیْ کِتَابِہٖ
وَمَا سَکَتَ عَنْہُ فَہُوَ مِمَّا عَفَا عَنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَمَوْقُوْفٌ عَلَی الْاَصَحِّ اور روایت ہے
سلمان سے کہا پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گہی سے اور پنیر سے اور پوستین سے یا گورخر سے پس فرمایا حلال وہ چیز ہے کہ حلال کی اللہ نے اپنی کتاب میں
بیان کیا حلال ہونا اوسکا اپنی کتاب میں اور حرام وہ چیز ہے کہ حرام کی اللہ نے اپنی کتاب میں اور جس چیز کہ سکوت فرمایا یعنی نہ حلال کہے نہ حرام پس وہ اوس قسم سی ہے
کہ معاف کیا اوس سے یعنی استعمال کرنے اوسکے سے اور مباح کیا کہانا اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے اور
صحیح تر یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے ف یعنی ان تین چیزوں کا حکم پوچھا کہ آیا حلال ہیں یا حرام ... پوچھا ظاہر ابتداء اسلام
میں شبہ پیدا ہوگا اوسکے حلال ہونے میں بعضے لوگوں کو اسلیے پوچھا اور دوسرے پنیر کو پوچھا کہ وہ جگہ اشتباہ اور سوال کی ہی کہ ... سے بنتا ہے
اور تیسرے پوچھا فراء کو کہ ساتھ زیر فے اور الف ممدودہ کے ہے اور اکثر شراح نے اس لفظ کو کہا ہے جمع فری کی کہ ساتھ زیر فے اور الف مقصورہ
کے ہے یعنی گورخر کی اور بعضوں نے جمع فروہ کی کہا یعنی پوستین کے چنانچہ اسی لیے ترمذی اس حدیث کو باب اللباس میں لایا ہے اور اسی

سوال

سوال کیا واسطے عذر کرنیکے فعل ابن عمر سے کہ پوستین جلد مردار کا بناتے تہے بغیر دباغت کے اور اپنے کتاب مین یعنی یا تو صریح بیان کیا یا مجمل ساتھ قول
اپنی کے وما اتٰکم الرسول فخذوہ وما نہٰکم عنہ فانتہوا تاکہ نہ اشکال لازم آوے ساتھہ اکثر اشیا کے کہ ثابت ہوا ہے حرام ہونا اونکا ساتھہ حدیث
کے اور نہین وہ صریح کتاب اللہ مین اور اخیر جملہ حدیث کا دلیل ہے اسپر کہ اصل اشیا مین اباحت ہے اور موقوف ہے یعنی قول سلمان کا ہے نہ حدیث
آنحضرت کی موقوف قول وفعل صحابہ کو کہتے ہین جیسیکہ مرفوع قول وفعل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو + ع ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وددت ان عندی خبزۃ بیضاء من برۃ سمراء ملبقۃ بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذہ
فجاء بہ فقال فی ای شیء کان ہذا قال فی عکۃ ضب قال ارفعہ رواہ ابوداود وابن ماجۃ وقال ابوداود ہذا حدیث
منکر اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہتا ہون مین یہ کہ نزدیک میرے روٹی ہو سفید گیہون کی
نرکی گئی ہو ساتھہ گہی اور دودہ کے پس کہڑا ہوا ایک شخص قوم مین سے اور تیار کی روٹی مذکور پہر لایا اوسکو پس فرمایا کس برتن مین تہا گہی اوسکا کہا گوہ کے
چمڑے کے کپی مین تہا فرمایا اوٹہا لو اوسکو یعنی لیجاؤ نقل کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نے اور کہا ابوداود نے کہ یہ حدیث منکر ہے **ف** حضرت نے اوسکی
اوٹہانیکا حکم کیا بسبب تنفر طبع کے گوہ سے اسلیے کہ نہتے وہ بیچ زمین قوم آنحضرت کیکی جیسیکہ دلالت کرتی ہے حدیث خالد کی نہ واسطے نجاست جلد اوسکی کی
والا حکم کرتے اوسکو پہینک دینے کا اور منع فرماتے اوسکی کہانے سے کذا قال الطیبی اور طلب کرنا روٹی کا اور آرزو اسطرح کی اجتنب خواہش نفس کے خلاف
عادت شریفہ کے تہی اسلیے ابوداود نے اوسکو منکر کہا ہے کذا قال الطیبی اور بصورت صحت اس حدیث کی توجیہ اسکی ممکن ہے کہ کیا یہ حضرت نے واسطے بیان جواز کی
ع ح **وعن** علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الثوم الا مطبوخا رواہ الترمذی وابوداود اور روایت
ہے علی رض سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہانے لہسن کے سے مگر پکا ہوا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** پکنے سے بو جاتی رہتی ہے
اور یہی حکم ہے پیاز اور مانند اوسکا کا اور نہی آئین تنزیہی ہے + ع **وعن** ابی زیاد قال سئلت عائشۃ عن البصل فقالت ان آخر
طعام اکلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام فیہ بصل رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی زیاد سے کہ کہا پوچہا گیا مین حضرت
عائشہ رض کہانی پیاز کی سی یعنی کچی ہوئی پیاز کا حکم پوچہا کہ آیا حلال ہے یا حرام ہے پس کہا کہ تحقیق آخر کہانا کہ کہایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
وہ کہانا تہا کہ اوسمین پیاز تہی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** یعنی پکی ہوئی پیاز تہی اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ اور حدیثون مین آیا ہے کہ آنحضرت نے پیاز لہسن
نہین کہایا اگرچہ حدیث حضرت عائشہ مین آیا ہے کہ بیچ طعام کے کہایا ہے اور امت کو بہی آپ نے منع فرمایا پس بعضے کہتے ہین کہ نہی خام کی کہانی سے ہے نہ پختہ
کی اور صحیح تر یہ ہے کہ نہی خام سے بہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور حرام نہین آنحضرت پر اور نہ امت پر اور طحاوی نے بیچ شرح آثار کے حدیثین دلالت کرنیوالی
اوپر اباحت کہانی پیاز اور لہسن اور گندنی اور مانند اونکی کی لایا ہے پختہ ہون یا خام اونکے لیے کہ کہاوے اور لیکن گہر مین بیٹہی اور جبتک بو باقی ہو مسجد
مین نہ آوے کہ یہ مکروہ ہے اور کہا مختار ہمارے نزدیک یہی ہے اور قول ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد کا بہی یہی ہے اور کہا ابن ملک نے کہ کہانا آنحضرت
کا آخر مین اس طعام کو کہ اوسمین پیاز تہی واسطے تعلیم جواز کے تہا اور تاکہ معلوم ہو کہ کراہت تنزیہی ہے نہ تحریمی واللہ اعلم + ع ح + **وعن**
ابنی بسر السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا وتمرا وکان یحب الزبد والتمر رواہ
ابوداود اور روایت ہے دو بیٹون بسر کی سے کہ سلمی تہی کہا دونون نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس آگی لاتے ہم
کے مسکہ اور کہجور یعنی اور کہایا حضرت نے اوسکو اور تہے حضرت دوست رکہتے مسکہ اور کہجور کو نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** عکراش بن ذویب
قال اتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید والوذر فخبطت بیدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین

[illegible]

يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِي الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ أُتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَقَالَ يَا عِكْرَاشُ هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہ کہا لایا گیا ہماری آگی بڑا پیالہ کہ بہت تہا اوسمین ثرید اور بوٹیاں بس دوڑایا مینے ہاتھ اپنا پیالہ کی ہر جانب مین اور کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے اپنے سے بس پکڑلیا ساتہہ بائین ہاتہہ اپنے کے داہنا ہاتہہ میرا پہر فرمایا ای عکراش کہا ایک جگہہ سے یعنی اپنی آگی سے اسلیے کہ تحقیق یہ ایک قسم کا کہانا ہی پہر لایا گیا ہماری آگی ایک طباق کہ اوسمین کہجورین تہین رنگ برنگ کی پس شروع کیا مینے کہانا اپنے آگے سے اور جولانے کی ہاتہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی طباق مین یعنی ہر جانب مین یعنی ہر جانب سے کہاتے تہے بسبب میل طبیعت کے اور واسطے دکہلانے لوگونکو کہ چاہین تو کہجوریں ہر طرف سے کہاوین او رجیسیکہ تعلیم ساتہہ فعل کے کے ساتہہ قول کے بہی کی پس کہا ای عکراش کہا جہان سے چاہے تو اسلیے کہ یہہ ایک رنگ نہین پہر لایا گیا ہمارے پاس پانی پس دہوئی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہہ اپنے اور ملے تراوت اپنے ہاتہہ کی اپنے موںہہ پر اور ہاتہون پر کہنیون تک اور اپنے سر پر اور فرمایا ای عکراش یہہ وضو ہے اوس کہانیکے کہ متغیر کیا اوسکو آگ نے یعنی یہہ وضو عرفی بسبب اوس طعام کے ہے کہ پکایا گیا آگ سے نقل کی ترمذی نے ف ایک قسم کا کہانا ہے اور ہر جانب مین یکسان ہاتہہ ہر طرف دوڑانا سوائے حرص و طمع کی نہین ہے یعنی اگر طعام کسی طرح کا ہو تا یا ہوتا ایک ہی طعام لیکن ہر جانب مین علیحدہ علیحدہ رنگ کا بمقتضائے میل طبیعت کے ہر جانب سے کہاتے جبکہ کہانا ایک ہے اور ایک رنگ کا ہو ہر جانب مین ہاتہہ دوڑانا معیوب و مکروہ ہے اور جہان سے چاہے تو ظاہر یہ ہے کہ بیچ کی جگہہ مستثنی ہے اسلیے کہ وہ جگہہ اوترنے برکت کی ہے اور احتمال یہ ہے کہ ترک کہانا بیچ مین سے مخصوص ہو ساتہہ کہانے ایک رنگ کی اور یہہ یکرنگ نہین کہا ابن ملک نے کہ اوسے سمجہا گیا کہ اگر میوہ بہی یک رنگ ہو تو ہاتہہ ہر جانب مین دوڑانا نچاہیے مانند طعام کے اور یہی معلوم ہوا کہ طعام اگر کئی رنگ کا ہو تو جائز ہے کہ جدہر سے چاہیے کہاوے ع ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ إِحْدَاكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْهِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہونچتے اہل بیت انکیکو تپ امر کرتے حسا کے پس تیار کیا جاتا پہر حکم کرتے اونکو پس پیتے اوسمین سے اور تہے فرماتے تحقیق حسا البتہ قوۃ دیتا ہے دل غمگین کو اور دور کرتا ہے دل بیمار سے رنج و بیماری کو جیسیکہ دور کرتی ہے ایک تمہاری یعنی جماعت عورتون کی میل کو ساتہہ پانی کے منہہ اپنے سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے ف حسا ایک طعام ہے کہ تیار کیا جاتا ہے آٹے اور پانی اور روغن سے اور کبہی شیرینی بہی اوسمین ڈال لیتے ہین اور اہل مکہ اسی حریرہ بہی کہتے ہین اور تلبینہ بہی کہ جو فصل اول مین ذکر کیا گیا اور حضرت نے خطاب کیا عورتون کو اسلیے کہ مبالغہ کرتے ہین وہ بیچ جہڑائی میل کے اور پاک کرنے منہہ کی یا جسوقت کہ فرمایا عورتین حاضر تہین ع ح وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ وَالْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کہ افضل قسم ہے کہجور کی جنت سے ہے اور اوسمین شفا ہے زہر سے اور کہنبی من سے ہے اور پانی اوسکا شفا ہے واسطے آنکہہ کے نقل کی یہہ ترمذی نے ف جنت سے ہے یعنی اصل عجوہ کی بہشت سے آئی ہے یا عجوہ بہشت مین ہوگی یا ایسی سودمند اور راحت بخش ہے کہ گویا بہشت سے ہے اور اظہر اور اصوب

یعنی

یعنی اوپر جو بیان اور بانی حدیث کا بیان فصل اول میں ہو چکا ہے ❊ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری ❊ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبٍ فَشُوِيَ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ لِيْ بِهَا مِنْهُ فَجَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ وَفَاءً فَقَالَ لِيْ أَقُصُّهُ لَكَ عَلٰى سِوَاكٍ أَوْ قُصَّهُ عَلٰى سِوَاكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مہمان ہوا میں ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رات یعنی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہمان ہوئے ایک شخص کے یہاں پس اوس شخص نے ایک بکری ذبح کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ بھوننے پہلو اوس کے پس بھونا گیا پھر لی آنحضرت نے چھری اور کاٹنے لگے میرے لیے ساتھ چھری کے اوس پہلو میں سے پس آئے بلال خبر دینے آنحضرت کو نماز کی پس ڈالدی چھری اور فرمایا یعنی بطریق تعجب کی کہ کیا ہوا بلال کو خاک آلودہ ہوں دونوں ہاتھ اوسکے کہا مغیرہ نے اور تہیں لبیں اوسکی بڑھی ہوئیں پس فرمایا جھکو کہ کترو دوں میں لبیں تیرے تیرے لیے مسواک پر یا فرمایا کتر لبیں مسواک پر نقل کی یہ ترمذی نے ❊ ف خاک آلودہ ہوں الخ یہ کنایہ ہے خواری اور فقر سے اور یہ بد دعا ہے کہ عرب بولا کرتے ہیں وقت ملامت کرنے کی کسیکو اور مراد ساتھ اسکے حقیقت وقوع اس امر کی نہیں ہوتی بلکہ یوں ہیں بطریق عادت کے بولا کرتے ہیں اور مراد نری ملامت اور سرزنش رکھتے ہیں اور گویا کہ آنحضرت کو ناگوار ہوا آگاہ کرنا بلال کا ساتھ نماز کی وقت مشغول ہونے کی طعام میں حالانکہ وقت بہت تہا اور احتمال یہ ہے کہ فرمایا یہ آنحضرت نے برعایت حال ضیافت کرنیوالے کی اور تہیں لبیں اوسکی الخ یعنی اس طرح بڑہ گئی تہیں لبیں کی پوری ہے طرف مغیرہ کے کہ راوی حدیث کا ہے اور ظاہر یہ تہا کہ کہتا وکان شاربی ساتھ ضمیر متکلم کے کہا اوشارہ کیا ساتھ ضمیر غائب کے بیچ کلام میں کہ اسکو بیچ اصطلاح اہل معانی کے تجرید والتفات کہتے ہیں پس مراد یہ ہے کہ تہیں لبیں میری دراز اور مسواک یعنی مسواک لبوں پر رکھ کر کاٹ ڈالوں اور یا فرمایا الخ یہ شک راوی ہے یعنی یا کہا کہ کاٹ ڈال لبیں اپنی مسواک پر رکھکر یعنی فرمایا کہ کاٹ ڈالیں لبیں اور دوسری توجیہ یہ ہے کہ ضمیر شارب کی حضرت کی طرف پہیرتا یعنی مغیرہ کہتے ہیں کہ تہیں لبیں آنحضرت کی دراز پس فرمایا مجھکو کہ کتروں ... کے لیے کہ تا وہ بال کہ جدا ہوں تیری اس طریقہ برکت کی رہیں یا اوسکو کہا کترو گے بال لبوں میری کے ❊ ح

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ أَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ يَدَهُ وَإِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَأَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ كَأَنَّمَا يُدْفَعُ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ أَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَأَكَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے حذیفہ سے کہا تہے ہم جس وقت کہ حاضر ہوتے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی کہانے پر نہ رکہتے ہم ہاتھ اپنے یعنی کہانے میں یہانتک کہ شروع کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس رکہتے ہاتھ اپنا یعنی بعد اوسکے ہم ہاتھ ڈالتے اور تحقیق ہم حاضر ہوئے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بار ایک کہانے پر پس آئی ایک لڑکی گویا کہ وہ دھکیلی جاتی ہے یعنی گویا کوئی اوسکو ڈالے دیتا ہے کہانے پر یعنی نہایت جلدی کرتی آئی پس چلی کہ رکھے ہاتھ اپنا کہانے میں یعنی بغیر لیے نام خدا کی پس پکڑ لیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوسکا پھر آیا ایک گنوار گویا کہ وہ دھکیلا جاتا ہے یعنی وہ بھی جلدی کرتا آیا پس پکڑ لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوسکا بھی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان حلال کر لیتا ہے کہانا اپنے لیے اور قادر ہوتا ہے اوسکے کہانے پر جبکہ نہ لیا جاوے نام خدا اوس کہانے پر اور

تحقیق شیطان لایا اس لڑکی کو اور باعث ہوا اسکے کہ پرتا کہ حلال کرے طعام اپنے لیے بسبب کہانے اس لڑکی کے بغیر کہے بسم اللہ کے اور پکڑ لیا میں نے ہاتھ اسکا پہر لایا
شیطان اوس اعرابی کو تا حلال کرے کہانا بسبب اسکے پس پکڑ لیا میں نے ہاتھ اوسکا بہی قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے دست قدرت میں ہے
تحقیق ہاتھ شیطان کا میرے ہاتھ میں ہے ساتھ ہاتھ اس لڑکی کے اور زیادہ کیا حذیفہ نے یا مسلم نے ایک روایت میں کہ ذکر کیا آنحضرت نے نام خدا کا اور کہایا کہانا نقل کی
مسلم نے ف ایک روایت میں مجلس مع پیدا کی ہے یہ بیان آیا ہے یعنی ساتھ ہاتھ لڑکی اور اعرابی کے اور یہ ظاہر ہے اور روایت پیدا کی مخصوص ساتھ لڑکی کے ہے اور
یہہ منافات نہیں رکہتا کہ ہاتھ اعرابی کا بہی ہو اسلیے کہ اول فرمایا ہے کہ ہاتھ اعرابی کا بہی پکڑا ہے چونکہ لڑکی اول آئی تہی اور اول ہاتھ اوسکا پکڑا تہا گو
اوسی کو ذکر کیا ۔ ح وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ غُلَامًا فَأَلْقَى بَيْنَ يَدَيْهِ تَمْرًا
فَأَكَلَ الْغُلَامُ فَأَكْثَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَثْرَةَ الْأَكْلِ شُؤْمٌ وَأَمَرَ بِرَدِّهِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ
الْإِيمَانِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا یہ کہ خریدیں غلام ایس ڈالیں آگے اوسکے کہجوریں پس کہایں غلام نے بہت کہجوریں پس فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بہت کہانا سبب و علامت بے برکتی کی ہے اور حکم کیا ساتھ پہیرنے اوسکے کے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین لاون تمہارے کا نمک ہے نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف اسواسطے کہ کمتر محنت میں اور قریب تر ہے طرف قناعت کے اسی سبب
قناعت کی ہے اسپر اکثر عارفین نے پس نہیں منافی ہے اوسکے قول آنحضرت کا سید الادام فی الدنیا والآخرۃ اللحم ۔ ع وَعَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ اور روایت ہے انس سے کہ
کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکہا جاوے کہانا یعنی روبرو پس نکالڈالو پاپوشیں اپنی اسلیے کہ نکالڈالنا پاپوشوں کا بہت راحت بخشنے والا
ہے واسطے قدموں تمہاری کے وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا أُتِيَتْ بِثَرِيدٍ أَمَرَتْ بِهِ فَغُطِّيَ حَتَّى تَذْهَبَ
فَوْرَةُ دُخَانِهِ وَتَقُولُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُوَ أَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے
اسماء بیٹی ابی بکر کی سے یہہ کہ وہ تہیں جسوقت کہ لایا جاتا ثرید نزدیک اونکے حکم کرتیں اوسکے ڈہانکدینے کا پس ڈہانکا جاتا یہانتک کہ جاوے جوش اور غلبہ
دہوئیں اوسکے کا یعنی شدت گرمی کی موقوف ہو جاوے اور فرماتیں کہ تحقیق سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ جاتا رہنا گرمی کا کہانے کا
سے موجب کثرت برکت کا ہے نقل کیا یہ دونوں حدیثیں دارمی نے ف ذکر ثرید کا اتفاقی ہے اسواسطے کہ اکثر کہانا وہانکا ثرید تہا اور کہانیکا
بہی یہی حکم ہے اور جامع صغیر میں یہ روایت نقل کی ہے ابردوا بالطعام فان الحار لا برکۃ فیہ اور روایت کی بیہقی نے [illegible] نہی عن الطعام الحار حتی
یبرد ۔ ع وَعَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا تَقُولُ لَهُ الْقَصْعَةُ
أَعْتَقَكَ اللهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقْتَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ رَزِينٌ اور روایت ہے نبیشہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ کہاوے پیالے میں پہر چاٹے اوسکو کہتا ہے واسطے اوسکے پیالہ یعنی زبان حال سے اور ظاہر یہ ہے کہ زبان قال سے کہ آزاد کرے تجکو
آگ دوزخ سے جیسا کہ آزاد کیا تو نے مجکو شیطان سے [illegible] نقل کی یہ رزین نے [illegible] اور ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ
اور دارمی کی روایت میں آیا ہے استغفرت لہ القصعۃ اور روایت کیا طبرانی نے عرباض سے من لعق الصحفۃ ولعق اصابعہ اشبعہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ

بَابُ الضِّيَافَةِ

باب بیچ بیان فضیلت ضیافت اور آداب اوسکے اور آداب مہمان اور مہمانی کرنیوالے کے ۔ ف ضاف مہمان ہوا
اضاف مہمانی کی [illegible] مہمان [illegible] میزبان اور صحاح [illegible] نزدیک ہے کہ رعایت حق ضیافت کی مکارم اخلاق اور [illegible]

ہے چنانچہ اکثر حدیثین دلالت کرتی ہیں اسپر اور بعضوں کے نزدیک مہمانی ایک روز کی واجب ہے اور بعد اوسکے مستحب اور ضیافت ائمہ فقہ پر ہے چنانچہ
بیان اوسکا باب الولیمہ کی ابتدا میں ہے ۔ **الفصل الاول** عن ابی ہریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ
ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت وفی روایة بدل الجار ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم
الآخر فلیصل رحمہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ
کے اور دن قیامت کے پس چاہیے کہ اکرام کرے مہمان اپنے کا اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرة کے پس نہ ایذا دے اپنے
ہمسایہ کو اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرة کے پس چاہیے کہ کہے بھلی بات یا چپ رہے اور ایک روایت میں یعنی بخاری کے بدلے
جار کے یعنی بدلے اوس حدیث کے کہ اوس میں ذکر جار کا ہی آیا ہے جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرة کے پس چاہیے کہ ملاپ کرے ناتے اپنے کو
یعنی احسان کرے ناتے داروں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایمان رکھتا ہو الخ نہیں ہے مراد موقوف ہونا ایمان کا ان افعال پر بلکہ یہ
مبالغہ ہے بیچ بجا لانے ان افعال کے جیسا کہ کہتے ہیں بیٹے کو رغبت دلانے کی اطاعت پر کہ اگر تو میرا بیٹا ہے تو اطاعت کر میری یا یہ مراد ہے کہ جو کامل الایمان ہو
یہ افعال کرے اور اکرام مہمان کا یہ ہے کہ کشادہ پیشانی ہو اور کلام نرم کرے اور تین روز تک کھانا کھلاوے پہلے روز بحسب مقدور اپنے کے
کچھ تکلف سے کھلاوے بغیر ضائع کرنے حقوق کے اور باقی میں جو حاضر ہو بلا تکلف تاکہ گران نہ ہو دونو پر اور بعد تین دن کے صدقہ ہے چاہے کھلاوے چاہے
نہ کھلاوے اور نہ ایذا دے ہمسایہ کو یعنی ادنی درجہ اوسکا یہ ہے کہ ایذا نہ پہنچاوے اوسکو والا شیخین کی روایت میں آیا ہے فلیکرم جارہ اور اور روایت شیخین میں
کبھی آیا ہے فلیحسن الی جارہ یعنی اعانت کرے اوسکی اوس چیز میں کہ محتاج ہووے اوسکا اور دفع کرے اوس سے برائی کو اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ آیا جانتے ہو تم کیا ہے حق ہمسایہ کا اگر مدد چاہے تجھسے مدد کر اوسکی اور اگر قرض مانگے تجھسے قرض دے اوسکو اور اگر محتاج ہو کچھ دے اوسکو اور اگر بیمار ہو عیادت کر اوسکی اور اگر مرے
اوسکے جنازہ کے ساتھ جا اور اگر اوسکو خوشی حاصل ہو مبارکباد دے اوسکو اور اگر مصیبت پہنچے تعزیت کر اوسکی یعنی تسلی دے اور اوسکے مکان کے
پاس اونچا مکان نہ بنا کہ اوسکی ہوا رکی رہے مگر باذن اوسکے اور اگر خرید کرے تو میوہ تو ہدیہ بھیج اوسکے لیے اور اگر نہ کرے یہ تو لے آ اوسکو گھر میں پوشیدہ اور نہ لیکر
نکلے اوسکو فرزند تیرا تاکہ نہ رنجیدہ ہو بسبب اوسکی فرزند اوسکا اور مت ایذا دے اوسکو ساتھ دھوئیں ہانڈی اپنی کے مگر یہ کہ کچھ اوس میں سے اوسکو بھی دے کیا
جانتے ہو تم کہ کیا ہے حق ہمسایہ کا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں پہنچتا ہے حق ہمسایہ کا مگر وہ شخص کہ رحم کیا ہے اللہ تعالی نے اوسپر روایت کی یہ
غزالی نے اربعین میں اور چاہیے کہ کہے بھلی بات الخ یعنی جب ارادہ کرے کلام کرنیکا پس اگر ہو کلام خیر کہ ثواب دیا جاوے اوسپر واجب ہو یا مستحب پس چاہیے
کہ کلام کرے ساتھ اوسکے اور اگر نہ ظاہر ہو اوسکو بھلائی اوسکی برابر ہے کہ ظاہر ہو کہ وہ حرام ہے یا مکروہ ہے یا مباح پس باز رہے اوس پس کلام مباح کو ترک
کرے بخوف اسکے کہ منجر ہو طرف حرام کے اور ملائی رکھی ناتے کو اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ کاٹنے والا ناتے کا گویا کہ نہیں ایمان لایا اللہ پر اور دن آخرة
پر بسبب قرار اسکے کے شدت عذاب سے کہ ہوتا ہے ناتے کی کاٹنے پر ۔ وعن ابی شریح الکعبی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
وسلم قال من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلة والضیافة ثلاثة ایام فما بعد ذلک
فہو صدقة ولا یحل لہ ان یثوی عندہ حتی یحرجہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی شریح کعبی سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور دن آخرة کے پس چاہیے کہ تعظیم کرے مہمان اپنی کی زیادہ ملاطفت و احسان کرنیکا ساتھ مہمان
کی ایک دن اور ایک رات ہے اور زمانہ مہمانداری کا تین دن ہی بعد ازاں جو کچھ کہ دیوے پس وہ خیرات ہی اور نہیں ہیئتی ہے مہمان کو یہ کہ ٹھہرے نزدیک صاحب خانہ کے

کرنیوالی کی یعنی بعد تین دن کے بغیر اسکے اوسکی بیماری کہ تنگی مین ڈالی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہایہ جزری مین بیچ معنوں حدیث کے لکھا ہے
کہ تین روز مہمانی کرے اول روز مین تکلف کرے جو ہو سکے اور دو روز باقی مین آگے لاوے مہمان کی جو کچھ کہ حاضر ہو بلا تکلف بعد ازان سفر
کیلئے کہ جیسا ہو سکے قطع مسافت ایک رات دن کی کر سکے اور بیچ ہے مراد ساتھ جائزہ کے اور یہی جائزہ کے معنی بخشش اور تحفہ اور لطف اور مراد بیان
وہ چیز ہے کہ قوت ایک دن کا ہو اور جیسا ہو سکے منزل کو پہونچ جاوے اور بعد جائزہ کے جو کچھ دیوے صدقہ اور خیر زائد اور احسان ہے بیان مین یعنی جائزہ
متاخر ہوگا ضیافت سے اور زائد ہوگا اوسپر اور احتمال ہے کہ یہ جائزہ بیان عطا اور لطف کا ہو کہ روز اول مین کرے مہمان اور داخل ہو تین دن مین
کذا قال الشیخ اور ابو داود کی عبارت سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ جائزہ اکرام مہمان کا ہے اول روز فرمایا ہے ... اور ہوگا [illegible]
اسحق نے کہ ہم بھی جائزہ کے معنی اسی طرح جانتے ہین اور بعض درستی نے لکھا ہے علما نے کہ اگر مسافر غریب کبھی تنگی اور مرض کی زیادہ ہو
ٹھیرے تو اونکے پاس سے کھاوے صاحب خانہ کو تنگ نہ کرے **ع** وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ
تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ
يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہا مینے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی تحقیق آپ بھیجتے ہین ہمکو یعنی جہاد کے لیے یا اور کام کے لیے پس اوترتے ہین ہم ایک قوم پر کہ نہین مہمانی کرتی وہ ہماری پس کیا حکم فرماتے ہو بیچ اس کے
مہمانی نہ کرین پس فرمایا ہمکو واسطے ہمارے کہ اگر اوترو تم کسی قوم پر پس دیوین وہ تمکو وہ چیز کہ لائق ہے واسطے مہمان کے پس قبول کرو پس
اگر نہ کرین یعنی مہمان کا حق نہ دین پس لو اونسے حق مہمانی کا کہ لائق ہے واسطے اونکے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر حدیث کا دلالت کرتا ہے
وجوب ضیافت پر کہ اگر نہ دیوین تو زبردستی لیوے اور یہان حجت ہے ایک جماعت کی علما مین سے کہ ضیافت کو حق واجب جانتے ہین اور جمہور علما اس حدیث
کو تاویل کرتے ہین کئی وجہ سے ایک یہ کہ یہ محمول ہے اوپر صورت مخمصہ اور اضطرار کی اور بیچ اس صورت کے ضیافت واجب ہوگی اور اگر نہ کرین لینا اونکا
جائز ہوگا دوسرے یہ کہ حکم اول اسلام مین تھا کہ ضیافت واجب تھی اور بعد اسکے منسوخ ہوا
تیسرے یہ کہ یہ بیچ صورت اونکے اہل ذمہ کے ہے کہ عقد ذمہ کی شرط کی گئی تھی کہ اگر مسلمان اونکے ہان اوترین ضیافت کرین اونکی واجب تھی
سبب عقد ذمہ کے چوتھے یہ کہ یہ محمول ہے اسپر کہ اگر بطریق بیع وغیرہ کے ... اور مہمان مضطر ہین تو ضرور
کرین **ع** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
فَقَالَ مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ قَالَ وَأَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَخْرَجَنِي الَّذِي أَخْرَجَكُمَا
قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَأَتٰى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَأَهْلًا فَقَالَ
لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ إِلٰى
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ أَكْرَمَ أَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ
بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَأَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ
فَذَبَحَ لَهُمْ فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْأَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ
تَرْجِعُوا حَتّٰى أَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

وسلم ایک دن یا ایک رات یعنی گھر سے پس ناگہاں پائے ابو بکر اور عمر کو پس فرمایا کس چیز نے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے اسوقت یعنی کونسی چیز باعث ہوئی نکلنے کی اسوقت باوجودیکہ اسوقت میں عادۃ نہی نکلا کرتے کہا بھوک نے نکالا ہمکو یعنی شدت بھوک سے نکل آئے ہیں فرمایا اور مجھکو بھی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ نکالا اوس چیز نے کہ نکالا تمکو یعنی بھوک نے اوٹھو پس اوٹھے وہ ساتھ حضرت کے پس آئے حضرت ایک شخص کے یہاں انصار میں سے کہ نام اوسکا ابو الہیثم تھا پس ناگہان وہ شخص نہ تھا اپنے گھر میں پس جب دیکھا حضرت کو اوسکی عورت نے کہا مرحبا یعنی خوش وقت آئے اور اہل میں آئے یعنی اپنے لوگوں میں آئے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں ہے فلانا یعنی خاوند تیرا کہا اوسنے گیا ہے تا میٹھا پانی لاوے ہمارے لئے ناگہاں آیا وہ شخص پس دیکھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دونوں یاروں اونکی یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی کی پھر کہا اوسنے الحمد للہ نہیں کوئی آج کوئی بزرگتر باعتبار مہمانوں کے مجھسے یعنی میرے مہمان آج کے دن بزرگتر ہیں اوروں کے مہمانوں سے کہا راوی نے پس گیا وہ شخص یعنی لے گیا اونکو پس باغ میں اور بچھا دیا اونکے لئے پھر گیا اپنے کھجور کے درخت پاس اور لایا اونکے پاس خوشہ کھجور کا کہ اوسمیں کھجوریں نیم پختہ بھی تھیں اور خشک بھی اور تر و تازہ بھی پس کہا اوسنے کہاؤ اسمیں سے اور لی اوسنے چھری یعنی بکری ذبح کرنیکے لئے پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بچ تو دودھ والے سے یعنی بکری دودھ دینے والی نہ ذبح کر پس ذبح کی اوسنے واسطے آنحضرت کے اور یاروں اونکے بکری پس کہائی وہ بکری اور کہایا اوسمیں سے اور اوس خوشہ میں سے اور پیا پانی پس جبکہ پیٹ بھر کر کہا لئے اور پانی سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ابی بکر و عمر کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے البتہ پوچھے جاؤ گے تم ان نعمت سے دن قیامت کے نکالا تمکو تمہارے گھروں سے بھوک نے پھر نہ پھرے تم یہانتک کہ پہنچی تمکو یہ نعمت نقل کی یہ مسلم نے **ف** بھوک نے نکالا الخ سے معلوم ہوا کہ جائز ہے اظہار الم و محنت کا احباب سے در صورتیکہ بطریق شکوہ اور عدم رضا اور اظہار جزع کی نہو اور بھوک جب زور کرے گی اور مانع ہو نشاط عبادۃ اور کمال تلذذ سے ساتھ عبادۃ کی اور باعث ہو مشغولی خاطر کی تو نکلنا اور علاج اوسکی دفع کا کرنا ساتھ کسی سبب کی اسباب مباحہ سے اور سعی کرنی اوسکے دفع میں جائز بلکہ لازم ہے بھی اور جانا ہے نزدیک دوستوں کے اور طلب کرنا طعام کا اور لینے وقت تنگی کے ساتھ قبول کرنے اونکی کے تکلف نہو وقت میں مباح ہوتا ہے بلکہ باعث ازدیاد محبت کا ہے اور آیا ہے کہ جب صحابہ بھوکی ہوتی تھی حضرت پاس حاضر ہوتے اور دیکھتے جمال باکمال کو رنج بھوک وغیرہ جاتا رہتا اور ساتھ نورانیت شہود کے سیر ہوتی اور اوسکو خطاب کیا ساتھ صیغہ جمع کی تو مجاز یعنی واسطے اکثر کو حکم کل کا یا اقل جمع دو ہیں اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے سننا کلام عورت اجنبیہ کا اور کلام کرنا اوس سے بنا بر ضرورۃ کے اور اذن دینا اوسکا مہمان کو بیچ داخل ہونے گھر خاوند کے در صورتیکہ امن ہو آفت سے اور یقین ہو اوسکا کہ خاوند راضی ہوگا اوسکے آنے سے اور کہنا الحمد للہ اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے شکر کرنا وقت ظہور نعمت کے اور مستحب ہے اظہار خوشی کا روبرو مہمان کے اور یہ اسی سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے کہانے سے پہلے لانا میوہ کا آگے مہمان کے اور جلدی سے لے آنا اوس چیز کا کہ موجود ہو اور پیٹ بھر کر کہانا اوسنے اس سے معلوم ہوا کہ پیٹ بھر کر کہانا حضرت کے زمانہ میں بھی تھا اور روا ہے اور جو کراہت میں جو کچھ آیا ہے تو وہ محمول ہے اوسپر کہ عادت اور ہمیشہ نکرے اور پیٹ بھر کر کہانا موجب سنگدلی اور فراموشی کا ہے حال محتاجوں سے اور پوچھے جاؤ گے الخ یہ سوال ہونیکے حق میں بطریق تفتیش و سرزنش کی نہوگا اور بعضوں نے کہا واسطے احسان جتانے اور اظہار نعمت و کرامت کی پھر تقدیر یہ ہے کہ پس نعمت کا سوال و پرسش ہوگی کہ ادا حق شکر اوسکا کیا یا نہیں نسأل اللہ العافیۃ ح ح ح

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي مَسْعُودٍ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَابِ الْوَلِيمَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی مسعود انصاری کے کہ اول میں جسکی یہ لفظ ہے کان رجل من الانصار باب الولیمہ میں کہ کتاب النکاح میں گذرا

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا مُسْلِمٍ ضَافَ قَوْمًا فَأَصْبَحَ الضَّيْفُ مَحْرُومًا كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ نَصْرُهُ حَتَّى يَأْخُذَ لَهُ بِقِرَاهُ مِنْ مَالِهِ وَزَرْعِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ كَانَ لَهُ**

اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ ‌ روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جو مسلمان مہمان ہوا کسی کے یہان پس صبح کے
مہمان نے محروم یعنی رات کو مہمانی اوسکی نہ کی ہو گا حق اوپر ہر مسلمان کے مدد کرنے اوسکا مہمان تاکہ لیوے واسطے اوسکے مثل مہمانی اوسکی کے یعنی مقدار
سیری اور کفایت مہمان کی مال اور زراعت اوسکے سے یعنے جسکے یہان مہمان ہوا ہے نقل کی یہہ دارمی اور ابو داؤد نے اور بیچ اور روایت ابو داؤد کے
یون ہے جو شخص کہ مہمان ہوا ایک قوم کے یہان اور نہ مہمانی کی اونہون نے اوسکے پہونچتا ہے مہمانکو یہہ کہ پیچھا کرے اور لیوے اموال اونکے سے مقدار
مہمانی اپنی کی ف ظاہر اس حدیث سے بھی وجوب ضیافت کا معلوم ہوتا ہے تاویل اور توجیہ اسکی بھی وہی ہے کہ مذکور ہوئی بیچ حدیث عقبہ بن
عامر کے +ح وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ
ثُمَّ مَرَّ بِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اَجْزِيْهِ قَالَ بَلِ اَقْرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی الاحوص جشمی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے
یعنے مالک بن نضلہ سے کہ صحابی تھے کہا کہا مینے یا رسول اللہ خبر دو تم کہ اگر گذرون مین کسی شخص پر پس نہ مہمانی کرے میری اور نہ ادا کرے حق ضیافت
کا پھر گذرے وہ شخص مجھپر بعد اسکے کیا مہمانی کرون مین اوسکی یا بدلہ لون مین اوس سے یعنے مین بھی ویسا ہی معاملہ کرون جو اوسنے کیا فرمایا بلکہ مہمانی کر اوسکی روایت کیا یہ ترمذی نے
ف یعنی برائی کی بدلے مین برائی نہ کرنی چاہیے بلکہ نیکی کرنی چاہیے ٭ بدی را بدی سہل باشد جزا + اگر مردی احسن الی من اساء +ح وَعَنْ اَنَسٍ اَوْ
غَيْرِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَاْذَنَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَقَالَ سَعْدٌ وَعَلَيْكُمُ
السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَلَمْ يُسْمِعِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَلَّمَ ثَلَاثًا وَرَدَّ عَلَيْهِ سَعْدٌ ثَلَاثًا وَلَمْ يُسْمِعْهُ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاتَّبَعَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا سَلَّمْتَ تَسْلِيْمَةً اِلَّا هِيَ بِاُذُنِيْ وَلَقَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ وَلَمْ اُسْمِعْكَ
اَحْبَبْتُ اَنْ اَسْتَكْثِرَ مِنْ سَلَامِكَ وَمِنَ الْبَرَكَةِ ثُمَّ دَخَلُوا الْبَيْتَ فَقَرَّبَ لَهٗ زَبِيْبًا فَاَكَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اَكَلَ
طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَاَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے یا غیر اونکے سے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اذن چاہا واسطے آنے کے اوپر سعد بن عبادہ کے پس کہا سلام تمپر اور رحمت اللہ کی یعنی آؤن مین گھر مین پس کہا سعد نے اور اوپر تمہارے
بھی سلام ہو اور رحمت خدا کی اور نہ سنایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنے یہ جواب یہانتک کہ سلام کیا حضرت نے تین بار اور جواب دیا سعد نے اونکو تین
بار اور نہ سنایا اونکو یعنی یہہ جواب سلام کا پکار کر تا کہ حضرت سنتے پس پھرے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف گھر اپنے کی اور پیچھے پیچھے حضرت کی آئی سعد اور
کہا یا رسول اللہ قربان ہو باپ میرا اور مان میری تمہارے نہین سلام کیا آپنے کسی بار مگر کہ وہ تہا بیچ دونون کانون میرے کے یعنے مین سنتا تہا اور
تحقیق جواب دیا مینے تمکو ولیکن نہ سنایا مینے آپکو دوست رکہا مینے یہہ کہ بہت حاصل کرون مین سلام تمہارا اور برکت یعنی بسبب سلام و کلام آپکے پہر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سعد اور جو کہ ساتھ حضرت کے تھے سعد کے گھر مین پس حاضر کیے سعد نے آگے حضرت کے انگور خشک پس کہائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے پس جب فارغ ہوئی کہا کہاوین کہانا تمہارا نیک اور استغفار کرین تمہارے لیے فرشتے اور افطار کرین نزدیک تمہارے روزہ دار نقل کی یہہ شرح السنۃ مین
ف یہہ دعا ہے کی آنحضرت نے اونکے حق مین +ح وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِيْمَانِ
كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِيْ اٰخِيَّتِهٖ يَجُوْلُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى اٰخِيَّتِهٖ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَسْهُوْ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى الْاِيْمَانِ فَاَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ
الْاَتْقِيَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَكُمُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ نقل
کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا مثال مومن کی اور مثال ایمان کی مانند مثل گہوڑے کے ہے بیچ رسی اپنی کے جولانی کرتا ہے پہر پہرتا ہے طرف رسی اپنی
کی اور تحقیق مومن غفلت کرتا ہے پہر پہرتا ہے طرف ایمان کے پس کہلاؤ اپنا کہانا متقیونکو اور دو بھلائی اپنی مسلمانونکو نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان

ہیں ورابونعیم نے کتاب حلیہ میں **ف** اخیہ کہتے ہیں اوس لکڑی کو کہ دونوں سری اوسکے دیوار میں مضبوط گاڑ دیتے ہیں اور اوسمیں رسی سے گھوڑے وغیرہ کو باندھ دیتے ہیں اور اوسکے پاس گھانس وغیرہ ڈال دیتے ہیں پس فرمایا کہ حال مومن کا بہ نسبت ارتباط ایمان کے حال اوس گھوڑے کا سا ہے کہ آخیہ سے بندھا ہو ادہر اودہر جولانی کرتا ہے پھر اپنے آخیہ کے پاس آکھڑا ہوتا ہے یعنی ایسی ہی مومن بحکم جبلت طبعی کے کبھی گرفتار گناہ میں ہو جاتا ہے لیکن آخر کو نادم ہوتا ہے اور استغفار کرتا ہے اور تدارک عبادت فوت ہوئی کا کر کر کمال ایمان کا حاصل کرتا ہے اور یہی مراد ہے اس عبارت سے کہ مومن غفلت کرتا ہے الخ اور کہلاؤ الخ یہہ جزا شرط محذوف کی ہے یعنی جب حکم ایمان کا حکم آخیہ کا ہوا تو پس تم ہی کرو ان چیزونکو کہ وسائل ہیں درمیان تمہاری اور درمیان ایمان کی کہ عمدہ اونکا کہانا کہلانا ہے اور تخصیص اوسکی متقیوں کیلیے اسلیے کہ وہ کہا کر عبادت کرینگے اوسکا ثواب تمکو بھی ہوگا اور دعا کرینگے تمہارے حق میں قبول ہوگی پس تخصیص اتقیا کے ساتھہ کہانا کہلانے کی اس سبب سے ہے اور بطلاق احسان و اعانت سب مومن کی کرنی چاہیے جیسا کہ فرمایا و وعطا انہی الخ ح

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ يَحْمِلُهَا اَرْبَعَةُ رِجَالٍ يُقَالُ لَهَا الْغَرَّاءُ فَلَمَّا اَضْحَوْا وَسَجَدُوا الضُّحٰى اُتِيَ بِتِلْكَ الْقَصْعَةِ وَقَدْ ثُرِدَ فِيْهَا فَالْتَفُّوْا عَلَيْهَا فَلَمَّا كَثُرُوْا جَثٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ مَا هٰذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَنِيْ عَبْدًا كَرِيْمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا عَنِيْدًا ثُمَّ قَالَ كُلُوْا مِنْ جَوَانِبِهَا وَدَعُوْا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيْهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ کہا تہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کٹھرا اوٹہاتے تہے اوسکو چار شخص یعنی جب کہانا اوسمین ڈالا جاتا تو ایسا بہاری ہو جاتا کہ چار آدمی اوٹہاتے یا سبب بڑے ہونیکے خالی بھی ایسا بہاری ہوتا تہا اور اوسکو غرا کہتے تہے پس جب وقت چاشت کا ہوتا اور پڑہتی نماز چاشت کی لایا جاتا وہ کٹھرا اور تیار کیا جاتا ثرید اوسمین پس جمع ہو بیٹہتے گرد اوسکے لوگ پس جب بہت ہو جاتے لوگ گھٹنوں پر بیٹہتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تنگی جگہہ کی پس کہا ایک گنوار نے کیا ہے یہہ بیٹہنا یعنی لائق آپکی رتبہ کی نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے کیا مجھکو بندہ تواضع کرنیوالا یعنی اور اسطرح بیٹہنا اقرب ہے طرف تواضع کی اور نہین کیا مجھکو سرکش ضدی پہر فرمایا کہاؤ اوسکے کنارونسے اور چھوڑ دو اوسکی بلندی یعنی بیچ کا کہانا برکت دیجاوے گی اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** غراء کی معنی ہین روشن یہہ نام اوسکا اسلیے کیا گیا کہ بسبب بڑائی کے ہونیکے ظاہر و کشادہ تہا اور برکت دیجاوے گی یعنی اسطرح کہانا سبب ہے کثرت برکت کا کہ نیچے سے ہین بخلاف اسکے کہ جب کہایا جاوے درمیان سے تو برکت منقطع ہو جاتی ہے اسفل اوسکی سے ۰ ح ع

وَعَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے وحشی بن حرب سے کہ نقل کی اپنی باپ سے اونہوں نے نقل کی وحشی کی دادا سے یہہ کہ صحابہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نے کہا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہیں یعنی بہت اور پیٹ نہین بہرتا یعنی اور ہم ارادہ کرتے ہین قناعت کا اور قوۃ کا طاعت پر فرمایا شاید کہ تم جدا جدا کہاتے ہو عرض کیا اونہوں نے کہ ہان فرمایا پس جمع ہوا کرو تم اپنے طعام پر اور یاد کیا کرو نام اللہ کا برکت دیجاوے گی تمہارے لیے اوسمین نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** وحشی کی دادا کا نام بہی وحشی بن حرب تہا وہ قاتل تہا سید الشہدا امیر حمزہ بن عبدالمطلب چچا آنحضرت کا کہ روز احد کے اونکو قتل کیا تہا جب وہ کافر تہا پہر اسلام لایا بعد غزوہ طائف کے اور مسیلمہ کذاب کو قتل کیا اوسنے اور جمع ہونا طعام پر اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک باعث برکت ہے اور اگر دونوں جمع ہوں برکت زیادہ ہوگی اور باعث زیادتی ذکر کا ہوگا اور جو اللہ تعالی نے فرمایا ہے لیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا محمول ہے رخصت پر یا واسطے رفع حرج اوس شخص کے فرمایا کہ ہو اکیلا + رح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

کہ نہ ملے اوسکو کوئی کہانے والا اور کبہی کبہی اکیلے کہا لینا بہتر ہے آکٹھے یا متفرق ۱۲

فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ شُعَيْبٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَتَهَجَّدَ فَدَعَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ

ثُمَّ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ ثُمَّ مَرَّ بِعُمَرَ فَدَعَاہُ فَخَرَجَ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ حَائِطًا لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِصَاحِبِ الْحَائِطِ اَطْعِمْنَا بُسْرًا فَجَاءَ بِعِذْقٍ فَوَضَعَہٗ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ بَارِدٍ فَشَرِبَ فَقَالَ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذَا النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَاَخَذَ عُمَرُ الْعِذْقَ فَضَرَبَ بِہِ الْاَرْضَ حَتّٰی تَنَاثَرَ الْبُسْرُ قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَمَسْئُوْلُوْنَ عَنْ ھٰذَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ خِرْقَۃٍ کَفَّ بِھَا الرَّجُلُ عَوْرَتَہٗ اَوْ کِسْرَۃٍ سَدَّ بِھَا جَوْعَتَہٗ اَوْ جُحْرٍ یَتَدَخَّلُ فِیْہِ مِنَ الْحَرِّ وَالْقَرِّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہے ابی عسیب سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے پس گذرے مجہپر پس بلایا مجکو پس نکلا مین طرف اونکی پہر گذرے ابی بکر صدیق پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف حضرت کے پہر گذرے عمر پر پس بلایا اونکو پس نکلے وہ طرف اونکے پہر چلے آنحضرت یہانتک کہ آئے ایک باغ مین کہ تہا بعض انصار کا پس کہا باغ والے کو کہلا ہمکو کہجور پس لایا وہ خوشہ کہجور کا اور رکہا اوسکو پس کہایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اونکے صحابہ نے پہر منگوایا پانی ٹہنڈا پس پیا یعنی آنحضرت نے اور صحابہ نے پہر فرمایا کہ البتہ سوال کیے جاوگے تم اس نعمت سے دن قیامت کی کہا راوی نے پس لیا حضرت عمر نے خوشہ خرما اور مارا اوسکو زمین پر یہانتک کہ بکہرین کہجورین کچی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم البتہ سوال کیے جاوینگے اسی دن قیامت کے فرمایا ہان یعنی پوچہے جاوگے ہر نعمت قلیل وکثیر سے مگر تین چیزون سے سوال نہوگا ایک ٹکڑا کپڑا کہ ڈہانکے ساتہہ اوسکے آدمی ستر اپنا یا ٹکڑا روٹی کا کہ بند کرے ساتہہ اوسکے بہوک اپنی کو یا سوراخ کہ داخل ہوا اوسمین بچ گرمی اور سردی کے نقل کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف بعض انصار کا احتمال ہے کہ ہووے ابو الہیثم اور قصہ ہو متعدد اور یہی احتمال ہے کہ کوئی اور انصار مین سے اور مارا اوسکو زمین پر یہ واقع ہوا حضرت عمر سے بسبب کمال خوف وہیبت الٰہی کے بیچ سوال ہر ایک امور جزئیہ اور کلیہ سے اور لفظ جحر ساتہہ پیش جیم کے ہے اور سکون حاء مہملہ کے بمعنی سوراخ کے اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ پیش جیم کے ہے یعنی چہوٹا سا مکان ہووے مانند سوراخ جوہے کہ بتکلف داخل ہوا اوسمین بچ گرمی اور سردی کے **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَۃُ فَلَا یَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَۃُ وَلَا یَرْفَعُ یَدَہٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی یَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْیُعْذِرْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُخْجِلُ جَلِیْسَہٗ فَیَقْبِضُ یَدَہٗ وَعَسٰی اَنْ یَکُوْنَ لَہٗ فِی الطَّعَامِ حَاجَۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بچہایا جاوے دسترخوان پس نہ اوٹہہ کہڑا ہو کوئی شخص یہانتک کہ اوٹہایا جاوے دسترخوان اور نہ اوٹہاوے ہاتہہ اپنا اگرچہ پیٹ بہر گیا ہو یہانتک کہ فارغ ہو قوم اور چاہیے کہ اگر عذر کرے یعنی اگر اوٹہہ کہڑا ہو یا ہاتہہ کہانے سے کہینچے پہلے یا ساتہہ کہینچنے قوم کے تو چاہیے کہ عذر اپنا ظاہر کرے اسلیے کہ شرمندہ کرتا ہے ہمنشین اوسکے کو پس سے بالکل وہ ہاتہہ اپنا اور شاید کہ ہو واسطے اوسکے کہانے کی حاجت نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین ف اس تکلا الٰہیہ علامہ نے کہ ہاتہہ کہانے سے نہ کہینچے پہلے جو رہیں نگے اگر وہ ایسا ہاتہہ کہینچے اوسکے کہ ملاحظہ اور شرم کرین کہانا نہین اور اگر کم خور ہو تو تہوڑا تہوڑا کہاتا رہے تا آخر تک ہموافقت اونکی کرے **وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ** عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ مَعَ قَوْمٍ کَانَ اٰخِرَھُمْ اَکْلًا رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے امام جعفر صادق بن محمد رحمہ اللہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی امام محمد باقر سے کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہاتے ساتہہ لوگون کے تہے آخر سب کہانے والون کے نقل کی یہہ بیہقی نے شعب الایمان مین یعنی مرسل روایت کیا اسلیے کہ امام محمد باقر تابعی ہین سماع ہے اونکا اپنے والد بزرگوار امام زین العابدین اور جابر سے ف اور اونکی حدیث مرسل ہووے اور آنحضرت آخر تک کہاتے تہے حضرت اور ہاتہہ پہلے نہ کہینچتے تہے قوم سے یا اول مین نہ کہاتے یا کم کہاتے اور آخر مین کہاتے تا لوگ شرمندہ نہون اور ہاتہہ نہ کہینچین **وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ** قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

بِطَعَامٍ فَعُرِضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيْهِ فَقَالَ لَا تَجْتَمِعْنَ جُوْعًا وَكِذْبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا لایا گیا نزدیک پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے طعام پس روبرو لایا گیا ہمارے طعام پس کہا ہم نے نہیں رغبت رکھتے ہم اسکے یعنے واقع میں بہوکے تھے لیکن بسبب عادت کے اسطرح کہدیا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ جمع کرو بہوک اور جہوٹ کو نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** یعنی بہوکی ہو اور بتکلف جہوٹ کہتے ہو کہ ہم بہوکے
نہیں پس دو ضرر حاصل کرتے ہو ایک دنیا کا کہ رنج بہوک کا ہے اور دوسرا دین کا کہ گناہ جہوٹ کا ہے + ع ح وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمر بن الخطاب
سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاؤ اکٹھے ہو کر اور مت کہاؤ جدا جدا اسلیے کہ برکت ہوتی ہے ساتہہ جماعت کی نقل کی یہہ ابن ماجہ نے
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ عَنْهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَالَ فِيْ إِسْنَادِهِ ضُعْفٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت سے ہے یہہ کہ نکلے آدمی ساتہہ مہمان اپنے کے دروازہ گہر تک یعنی واسطے اکرام مہمان کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور بیہقی
نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے اور ابن عباس سے اور کہا بیہقی نے کہ اسکے سند میں ضعف ہے **ف** سنت سے ہے یعنے عادۃ قدیم اور فطرۃ سلیمہ سے ہے
یہہ بات یا میری سنت اور طریقہ سے ہے اور ضعف ہے لیکن قوت حاصل ہے بسبب تعدد اسناد کے معہذا فضائل اعمال میں حدیث ضعیف بہی
مقبول ہے + ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ
الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر یعنی روزی اور برکت اور
بہلائی زیادہ سرایت کرتی ہے طرف اوس گہر کے کہ کہایا جاوے اوسمیں طعام چہری سے طرف کوہان اونٹ کے نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** کوہان اونٹ
کا پہلے سب اعضا سے کاٹتے ہیں اور کہاتے ہیں بسبب زیادہ لذیذ ہونے اوسکے کے پس فرمایا کہ جیسے کوہان پر چہری جلد پہونچتی ہے اوس سے زیادہ جلد خیر
پہونچتی ہے اوس گہر میں کہ جسمیں کہانا کہلایا جاتا ہے مہمانوں کو + ح بَابٌ یہہ باب ہے متعلق پہلی باب سے **ف** اور بعضے نسخے میں ہے باب
فی اکل المضطر + ح وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْأَوَّلِ اور یہہ باب خالی ہے فصل اول سے **ف** اور بعضے نسخے میں لفظ والثانی بہی
کا بہی واقع ہوا ہے بعد لفظ الاول کی اسلیے کہ اس باب میں فصل ثالث بہی نہیں لیکن نسخہ اول صحیح تر ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مصنف درپے
حال مصابیح کی ہے کہ فصل اول اس باب میں نہیں رکہتے اور لانا تیسری فصل کا مصنف کے اختیار میں ہے اور فعل اوسکا ہے احتیاج اوسکی
بیان کی نہیں رکہتا اور یہہ بہی ہے کہ مصنف عادت اوسکی بیان نہیں کرتا جیسے کہ باب تغطیۃ الاوانی کہ آگے آویگا فصل تیسری نہیں رکہتا اور کہا
کہ یہہ باب خالی ہے فصل تیسری سے + ح اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری عَنِ الْفُجَيْعِ الْعَامِرِيِّ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ مَا طَعَامُكُمْ قُلْنَا نَغْتَبِقُ وَنَصْطَبِحُ قَالَ أَبُوْ نُعَيْمٍ فَسَّرَهُ لِيْ عُقْبَةُ قَدَحٌ غُدْوَةً
وَقَدَحٌ عَشِيَّةً قَالَ ذَاكَ وَأَبِي الْجُوْعُ فَأَحَلَّ لَهُمُ الْمَيْتَةَ عَلَى هٰذِهِ الْحَالِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے فجیع عامری سے یہ کہ
کہ وہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا حلال ہے واسطے ہمارے مردار سے فرمایا کیا ہے مقدار طعام تمہارے کی کہا ہم نے شام کو ایک
پیالہ پیتے ہیں دودہ کا اور صبح کو پیتے ہیں ایک پیالہ کہا ابو نعیم نے کہ راوی اس حدیث کا ہے بیان کیا واسطے میرے عقبہ نے کہ شیخ ہے ابو نعیم
کا ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر طعام کہ مذکور ہوا قسم ہے باپ اپنے کے موجب
بہوک کا ہے پس حلال کیا واسطے اونکے مردار اس حالت میں نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** کیا حال ہے الخ مقصود اوسکا سوال کرنا حالت اضطراری

ہے کہ اوسمین مردار اور جو کچھہ کہ حرام ہے کہانا اوسکا حلال ہوجاتا ہے یعنی حد اضطرار کی کیا ہے اور بہوک کسقدر ہو کہ جسمین حرام مباح ہو اگرچہ ظاہر عبارت سے
ہے کہ کیا چیز اور کس مقدار حلال ہے ہمارے لیے مردار سے اور مقصود نہین ہے اور نہ جواب اسکا ہے بلکہ مقصود وہ ہے کہ جواب اول مذکور ہوا اور یہہ لفظ ابوداود
کے ہین اور کتاب طبرانی وغیرہ مین یون آیا ہے ما یحل لنا المیتۃ ساتھہ یا کی یعنی کونسی حالت ہی کہ حلال کرتی ہے ہمارے لیے مردار کے کہانیکو اور
یہہ عبارت ظاہر تر ہے بیچ دلالت مقصود کے کذا قال التوربشتی اور کیا ہے مقدار طعام تمہارے کے یعنی کسقدر طعام پاتے ہو بیان کرو تا حال تمہاری بہوک
کا معلوم ہو کہ سرحد اضطرار کو پہونچی ہے یا نہین گویا کہ مخاطب جماعت کو کیا اگرچہ سائل وہی فقط حاضر تہا تا حکم عام ہو اور جمع جواب مین بہی صیغہ جمع
کا لایا کہ کہا ہمنے بیچ جواب اس سوال کے اور صبوح ساتھہ زبر کی کہتے ہین صبح کے کہانے پینیکو اور غبوق ساتھہ زبر کی کہتے ہین شام کے کہانے پینے کو اور
بیان تفسیر کے ساتھہ پینے پیالہ دودہ کے جیسیکہ کہا ابو نعیم نے الخ پس یہہ تفسیر راوی کے ساتھہ سماع کے ہو یا واقع ہوئی ہو اور دونوں مین حاصل یہہ کہ یہہ تفسیر
راوی کی معتبر ہے اور قسم باپنے کے الخ یہہ قسم کہائی حضرت نے پہلے منع ہونیسے یعنی حکم غیر اللہ کے قسم کہانیکا پیچہے نازل ہوا ہو اور یا بے قصد حضرت کی زبان سے
بسبب عادت کی نکل گئی ہو اور اسحالت مین یعنی مردار کو کیا حلال اسحالت مین کہ ایک پیالہ دودہ کا صبح کو اور ایک پیالہ دودہ کا شام کو پاتے تہے گویا
فرمایا کہ یہہ کیا کفایت کرتا ہوگا جماعت مین تم سب بہوکے رہتے ہوگے یہہ حالت اضطرار کی ہے کہ مردار اوسمین حلال ہوتا ہے ۔ ح وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ
اللَّیْثِیِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَکُوْنُ بِاَرْضٍ فَتُصِیْبُنَا بِہَا الْمَخْمَصَۃُ فَمَتٰی یَحِلُّ لَنَا الْمَیْتَۃُ قَالَ مَا لَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا
اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِہَا بَقْلًا فَشَاْنُکُمْ بِہَا مَعْنَاہٗ اِذَا لَمْ تَجِدُوْا صَبُوْحًا اَوْ غَبُوْقًا وَلَمْ تَجِدُوْا بَقْلَۃً تَاْکُلُوْنَہَا حَلَّتْ لَکُمُ الْمَیْتَۃُ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی واقد لیثی سے یہہ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ تحقیق ہم ہوتے ہین ایک زمین مین یعنی کبہی ایک ایسی جگہہ مین پہونچتے ہین کہ
کچہہ کہانیکی قسم سے نہین پاتے ہین پس پہونچتی ہے ہمکو اوس زمین مین حالت مخمصہ کی یعنی بہوک کی پس کب حلال ہوتا ہے ہمارے لیے مردار فرمایا جسوقت
تک صبح کو نہ پاؤ یا شام کو نہ پاؤ یعنی کسیطرح کہانے پینے کی چیز یا نہ پاؤ اوس زمین مین قسم ترکاری سے یعنے کچہہ تمکو میسر نہو پس حال تمہارا ساتھہ مردار کے ہے یعنی کہاؤ
مردار اب راوی حاصل معنی حدیث کے بیان کرتا ہے کہ معنی حدیث کے یہہ ہین جسوقت کہ نہ پاؤ تم کہانے پینے کی چیز نہ روز اور نہ شب مین اور اسیطرح
نہ پاؤ ترکاری اور مانند اسکے قسم گہانس اور پتون درخت کے سے کہ کہاؤ اور ساتہہ اوسکے سد رمق کرو حلال ہے واسطے تمہارے مردار نقل کی یہہ دارمی نے
ف جاننا چاہیے کہ ان دونون حدیثونمین ظاہر مین تعارض ہے اسلیے کہ پہلی حدیث مین باوجود قدرت کے دودہ پینے پر صبح کو اور شام کو اثبات بہوک اور
مخمصہ کا کیا اور کہانا مردار کا مباح کیا اور دوسرے حدیث مین شرط کیا نہ پانا کہانے پینے کا صبح شام کو بلکہ اس سے بہی زیادہ تنگی کی کہ وقت پانی گہانس
وپتون کے بہی بہوک متحقق نہین ہوتی اور مردار مباح نہین ہوتا اور بسبب اختلاف ان دونون حدیثون کے اختلاف ہوا درمیان علمار مذہبون کے
مذہب امام ابوحنیفہ رح کا یہہ ہے کہ حلال نہین کہانا مردار سے مگر بیچ حالت خوف وہلاک کے واسطے سد رمق کے اور اسی قدر کہ سد رمق کرے یعنی
جان بچ سکے ہے اور ایک قول امام شافعی کا بہی ایسا ہے اور یہہ تنگ ہے اور ساتھہ احتیاط و تقوی کے نزدیک تر اور مذہب امام مالک اور احمد کا اور
ایک قول امام شافعی رح کا یہہ ہے کہ جب اس مقدار پاوے کہ جس سے سیر ہو جاوے اور حاجت نفس کی مقتضی ہو حلال ہے کہانا مردار کا یہانتک
کہ روا کرے حاجت اپنے نفس کے یعنی قوت ہو اور سیری حاصل ہو جاوے اور اس قول مین دائرہ مسالہ کا اور رخصت کا وسیع ہے حاصل یہہ کہ معتبر نزدیک
امام ابو حنیفہ رح کے سد رمق ہے اور نزدیک اوراوسون کے حاصل کرنا قوت کا اور دلیل اونکی حدیث اول ہے اور باوجود ایک پیالہ دودہ کے روز مین
اور ایک پیالہ کی رات مین کہ بیشک شبہ سد رمق اور اقامت نفس اوس سے حاصل ہو جاتی ہے اگرچہ سیری حاصل نہو کہانا مردار کا حلال کیا پس
معلوم ہوا کہ حد اضطرار کی کہ سبب اوسکے مردار مباح ہونا حاصل ہونا سیری کا ہے اور کہانا مردار کا بقدر قوت کے درست ہے اور دلیل امام ابوحنیفہ رح

کی دوسری حدیث ہے جیسا کہ تقریر کی ہے اور یہ جواب ہے بیچ میں حدیث اول کا اور تطبیق دینے میں دونوں حدیثوں میں اس طرح کہ ایک پیالہ دودھ کا تھا
کہ پیا اہل ایک شام کو کہ حدیث اول میں آیا ہے بسبیل اشتراک کے تھا قوم میں نہ واسطے ہر ایک کے جدا جدا تھا چنانچہ صیغہ جمع کا طعامکم میں دلالت کرتا ہے اسپر اور
سوال جمیع حاضری کا اپنی ہے نفس کے لیے نہ تھا بلکہ جانب قوم سے تھا کہ اونکے طرف سے آنحضرت نے سوال کیا اور اسی لیے کہا ما یحل لنا اور بعض نے یہ کہا ہے کہ سو پیالہ
کثیرہ میں کفایت نہیں کرتا سد رمق کے لیے اور ہرگز ذرہ بھی بھوک کو نہیں دفع کرتا ہاں اگر سیر ہو ایک کو ایک ایک پیالہ ہو کفایت کرے کذا قال الطیبی

ع باب الاشربۃ یہ باب ہے بیچ بیان پینے کی چیزوں کے الفصل الاول فصل پہلی

عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتنفس فی الشراب ثلثا متفق علیہ وزاد مسلم فی روایۃ ویقول انہ اروی وابرأ وامرأ
روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے درمیان پانی پینے کے تین بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے ایک روایت میں
اور فرماتے حضرت یہہ کہ اس طرح پینا یعنی کئی دفع کر کر خوب سیراب کرتا ہے اور دفع کرتا ہے پیاس کو اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو اور خوب ہضم ہوتا ہے اور بہت
سبک جاتا ہے معدہ میں ف دم لیتے یعنی تین دم میں پیتے اور یہ باعتبار اکثر کے ہے اسلیے کہ بعضے روایتوں میں دو دم میں بھی پینا آیا ہے حضرت کا
اور تین دم یا دو دم میں جو پیتے تو ہر بار برتن منہ سے جدا کر لیتے + ع وعن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب
من فی السقاء متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے سے مشک کے دہانہ سے نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف علت نہی کی یہ ہے کہ پانی گیر پڑتا ہے اور دفعۃ پینا معدہ کو مضر ہوتا ہے اور بطور مسنون نہیں پیا جاتا + ع وعن ابی سعید
الخدری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اختناث الاسقیۃ وزاد فی روایۃ واختناثہا ان یقلب رأسہا ثم
یشرب منہ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ موڑنے مشک کے یعنی منہ موڑ کر پینے سے
اور روایت کیا راوی نے ایک روایت میں یہہ کہ منہ موڑنا مشک کا یہ ہے کہ الٹے سر اوسکا پھر پیوے اوس سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم ف ایک دوسری روایت
میں آیا ہے کہ آنحضرت نے مشک کے دہانے سے پیا چنانچہ وہ حدیث دوسری فصل میں آویگی اوس سے جواز اسکا معلوم ہوتا ہے پس بعضوں نے کہا کہ نہی تنزیہی
میں ہے کہ فراخ ہوتا ہے دہانہ اوسکا اور پینا آنحضرت کا محمول ہے چھوٹی مشک پر اور بعضوں نے کہا منع دوام اور عادت کرنے سے ہے تا دہانہ مشک کا میں رفتہ
رفتہ بدبو نہ آنے لگے اور اگر گاہے گاہے ہو ممنوع نہیں یا اباحت درصورت ضرورت و احتیاج کی ہے اور نہی درصورت عدم احتیاج ضرورت کے
تا پیاوا مشک میں کوئی موذی جانور ہو جیسا کہ ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے پانی مشک کے دہانے سے پیا اوسکے اندر سے ایک سانپ نکل آیا
یا نہی ناسخ اباحت کی ہے واللہ اعلم + ع وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ نہی ان یشرب الرجل قائما رواہ مسلم اور روایت ہے انس سے کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپنے منع فرمایا اس کو کہ پیوے کوئی کھڑے ہو کر نقل کی یہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن
احد منکم قائما فمن نسی فلیستقی رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیوے کوئی تم میں
کھڑا ہو کر پس جو کوئی بھول سے کھڑا ہو کر پیوے پس چاہیے کہ قے کر ڈالے نقل کی یہ مسلم نے ف یہہ امر استحباب کے لیے ہے پس مستحب ہے کہ جو کھڑے ہو کر پیوے
کے لیے قے کر ڈالنا اور کہا بموجب اس حدیث صحیح صریح کے اور کہا قاضی نے کہ یہ نہی قبیلہ تادیب ارشاد سے ہے طرف اولی کے نہ یہ کہ نہی تحریمی ہے کہ
معارض ہوا اوسکی وہ کہ روایت کیا گیا ہے کہ آنحضرت نے کیا خلاف اسکی ایک بار یا دو بار + ع وعن ابن عباس قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بدلو من ماء زمزم فشرب وہو قائم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لایا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس ایک ڈول زمزم پانی کا پس پیا اسحال میں کہ تھے کھڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن علی انہ صلی الظہر ثم قعد فی

هُوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہہ کہ اونہوں نے نماز پڑہی ظہر کی پھر بیٹھے واسطے فیصلہ کرنے جھگڑے لوگون کے بیچ چبوترہ کوفہ کے یہانتک کہ آیا وقت نماز عصر کا پھر لایا گیا پانی پس پیا یعنے پہلے وضو سے دفع پیاس کے لیے اور دہویا منہ اپنا اور ہاتہہ اپنے اور ذکر کیا راوی نے سر اپنا اور پانون اپنے پہر کہڑے ہوئے حضرت علی اور پیا پانی بچا ہوا اپنے وضو کا اسی حالت مین کہ وہ کہڑے تہے پہر کہا کہ تحقیق بعضے لوگ مکروہ رکہتے ہین پینا کہڑے ہوکر یعنی جانتے ہین کہ پینا کہڑے ہوکر مکروہ ہے اور تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ نے کیا مانند اوس چیز کے کہ کیا مینے نقل کی یہہ بخاری نے **ف** ذکر کیا راوی نے الخ یعنی پیچہے کا راوی بہول گیا اوس چیز کو کہ ذکر کیا اوپر کے راوی نے بیچ مقدمہ سر اور پانون کے ذکرہ الطیبی حاصل یہہ کہ پیچہے کا راوی بہول گیا تفصیل قول اوپر کی راوی کے کہ آیا اسنے کہا مسح کیا حضرت علی نے سر کو اور دہویا پانون کو چنانچہ ظاہر یہی ہے کہ مسح کیا سر اور پانون اپنے کو جیسا کہ روایت کیا گیا ہے نسائی نے ایک روایت مین اور مراد ساتہہ مسح پانونکے دہونا خفیف ہے یا موزے پہنے ہوئے تہے اور پہر مسح کیا اور اس حالت مین الخ یہہ تاکید ہے تا تو ہم نکرین کہ بعد کہڑے ہونے کے بیٹھہ کر پیا ہو بلکہ اوسی طرح کہڑے ہوئے پانی وضو کا پیا اور جاننا چاہیے کہ حدیثو نمین نہی آئی کہڑے ہوکر پانی پینے سے اور فعل آنحضرت کا اور صحابہ کا برخلاف اسکے ثابت ہوا ہے اسلیے نہایہ مین جبیر بن مطعم سے آیا ہے کہا اونہون نے دیکہا مینے ابوبکر صدیقؓ کو کہ پیتے تہے پانی کہڑے ہوکر اور امام مالک نے کہا کہ پہنچا مجکو کہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم پیتے تہے پانی کہڑے ہوکر پس دفع تعارض انہین یون کیا جاوے کہ نہی واسطے تنزیہہ کے ہے یا یون کہا جاوے کہ نہی اوس صورت مین ہے کہ عادت کرین لوگ کہڑے ہوکر پینے کی اور فعل حضرت کا واسطے بیان جواز کے تہا اور سوا اسکے پانی زمزم کا اور بچا ہوا وضو کا مستثنی ہی نہی سے بلکہ اونکو کہڑے ہوکر پینا مستحب ہے اسلیے بعضی روایتو فقہیہ مین آیا ہے کہ پانی زمزم کا اور پانی وضو کا کہڑے ہوکر پیوین نہ اور پانی + ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهٗ صَاحِبٌ لَّهٗ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابرؓ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک شخص پر انصار مین سے یعنی ابو الہیثم مذکور پر اور ساتہہ حضرتؐ کے تہے ایک یار اونکے یعنی ابوبکر صدیق پہر سلام علیک کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جواب دیا اوس شخص نے اور وہ پانی دے رہا تہا باغ مین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو تیرے پاس پانی رات کا باسی مشک مین یعنی لا تا پیوین ہم اوسکو اور اگر نہو تیرے پاس ایسا پانی تو نہر سے پی لین گے منہ لگا کر پس کہا اوس شخص نے کہ میرے پاس ہی پانی باسی مشک مین پس گیا وہ طرف چہپر کے کہ تہا باغ مین پس ڈالا پیالہ مین پانی پہر دودہ دوہا اوس پانی پر بکری گہر کی پلی ہوئی کا پس پیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر لایا وہ ایک اور پیالہ پہلا سا پس پیا اوس شخص نے کہ آیا تہا ساتہہ حضرتؐ کی نقل کی یہہ بخاری نے **ف** کرعنا کے معنی ہین پی لین گے کرع سے اور کرع کہتے ہین اوس جگہ کو کہ جہان جمع ہو پانی مینہ کا یا چہوٹی سی نہر کو کہتے ہین یعنی پی لینگے منہ سے بغیر ہاتہہ اور باسن کے یعنی منہ لگا کر اور بعضون نے کہا کہ کرع کہتے ہین پینے پانی کو ساتہہ منہ کے بغیر باسن اور ہاتہہ کے جیسے کہ پیتے ہین چارپائی کہ اکارع اپنی یعنی پانون پانی مین داخل کرتے ہین کہا سیوطی نے کہ وارد ہوئی ہے نہی کرع سے بیچ حدیث ابن ماجہ کے پس وہ نہی تنزیہی ہے اور یہہ پینا بیان جواز کے لیے تہا الخ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِيْ يَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِيْ بَطْنِهٖ نَارَ جَهَنَّمَ

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اِنَّ الَّذِي يَاْكُلُ وَيَشْرَبُ فِي اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ اور روایت ہے ام سلمہؓ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیتا ہے باسن چاندی کے بیچ کوئی چیز پینے کی سوا اسکے نہیں کہ ہلاویگا یہہ پینا اوسکے پیٹ میں آگ دوزخ کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہہ ہے کہ تحقیق وہ شخص کہ کھاوے اور پیوے بیچ باسن چاندی اور سونے کی یعنی اوسکا حال بھی یہی ہوتا ہے **ف** اجماع ہے سب علماؤنکا اسپر کہ حرام ہے مرد کو اور عورت کو کھانا اور پینا چاندی اور سونے کے باسن میں اور اسی طرح حرام اور لال میں لانا اونکو مانند وضو کرنیکے اونکے باسن میں اور عطر لگانے کی اونمیں سے اور حقہ پینے کے اونمیں وغیرہ ذالک اور اگر چاندی کی باسن میں کوئی چیز ہو تو اوسکو نکالکر کسی اور باسن وغیرہ میں کہدے پہر کہاوے اور پیوے اور اگر تیل یا عطر وغیرہ ہو تو ہاتہہ سے نکالکر یا تین ہتیلی پر کہے پہر دونوں ہاتہہ سے لگاوے اور اگر چاندی کے برتن ہی سے ہتیلی پر ڈالا اور ہتیلی میں سے ملا تو یہہ درست نہیں اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ پانی پینا باسن مفضض میں جائز ہے وقتیکہ منہ لگانیکی جگہہ چاندی نہو اور اسی طرح باسن مضبب سونے اور چاندی کی میں اسلیئے کہ ضبات پیالہ پر استواری کے لیئے ہوتا ہے نہ واسطے زینت کے ۱۲ ح ع

وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حذیفہؓ سے کہا سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کے اور نہ پیو کوئی چیز پینے کی باسن سونے اور چاندی کی میں اور نہ کہاؤ بیچ رکابیوں اور پیالیوں سونے اور چاندی کے اسلیئے کہ یہہ چیزیں واسطے کافروں کے ہیں دنیا میں اور یہہ واسطے تمہارے ہین آخرت میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہ پہنو ریشمی الخ مستثنی ہے اسی بقدر چار انگشت کے کپڑے کے کنارے یعنی چار انگشت کے چوڑی سنجاف ریشمی انگرکھے وغیرہ میں لگانے جائز ہے اور جس کپڑے کے تانے میں ریشم ہو اور بانی میں سوت تو جائز ہے پہننا اوسکا اور اگر سوت تانے میں ہو اور ریشم بانی میں تو نہیں جائز مگر لڑائی میں اسطرح کا کپڑا جائز ہے اور مباح ہے ریشمی کپڑا بیماری خارش میں اور کثرت جوؤں میں ۱۲ ح ع

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ اَنَسٍ فَاَعْطَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلَى يَسَارِهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِيْنِهِ ثُمَّ قَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ وَفِي رِوَايَةٍ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلْاَيْمَنُوْنَ اَلَا فَيَمِّنُوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا دودہ دوہا گیا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک بکری گہر کی پلی ہوئی کا اور ملایا گیا دودہ اوسکا ساتہہ پانی کوئے کے کہ تہا انسؓ کے گہر میں پس دیا گیا آنحضرتؐ کو وہ پیالہ دودہ کا پس پیا آنحضرتؐ نے کچہہ دودہ اوسمیں سے اور بائیں طرف آنحضرتؐ کے بیٹہے ہوئے تہے ابوبکر صدیقؓ اور دہنی طرف حضرتؐ کے بیٹہا ہوا تہا ایک گنوار پس کہا حضرت عمرؓ نے کہ دیجیے ابوبکر کو یا رسول اللہ یعنی دودہ بچا ہوا پس دیا آنحضرتؐ نے اوس گنوار کو کہ تہا داہنی طرف حضرتؐ کے پہر فرمایا کہ مقدم ہے دایاں پہر دایاں اور ایک روایت میں ہے دہنی طرف کے احق ہیں دہنی طرف کے احق ہیں خبردار ہو پس دہنی طرف والونکو دیا کرو یعنی جب جانا تمنے کہ دہنی طرف کے احق ہیں تو تم بہی دہنی طرف والوں کی رعایت کیا کرو کہ ابتدا اونہیں سے کیا کرو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** انسؓ کے گہر میں ظاہر یہہ تہا کہ کنوئے ہمارے گہر میں تہا لیکن یہہ تفنن عبارت کا ہے اور اوسکو علم عربیت میں وضع مظہر موضع مضمر کہتے ہیں اور وہ بکری بہی انسؓ کے گہر میں تہی کہ آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے تہے اور دونوں لفظ الیمن ساتہہ پیش نون کے ہیں یعنی مقدم ہے دایاں پہر دایاں یعنی اول اوسکو دیا جانا چاہیئے کہ داہنی طرف ہو پہر اوسکو کہ اوسکی پہلو میں ہو اور پہر اسی ترتیب سے دیا جاوے تا آخر نوبت اوسکی پہنچے کہ بائیں طرف ہے اور ایک نسخہ میں ساتہہ زبر نون کے ہے دونوں لفظوں میں یعنی دو تم اسکو

دائین کو بہتر دائین کو اور موید ہے پیش کی روایت دوسری الایمنون فالایمنون اور اسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی رعایت کرنے دائین طرف کی کسی چیز
کے دینے مین یعنے اگرچہ دائین طرف والا کم رتبہ ہو بہ نسبت بائین طرف والے کے اسلیے کہ مقدم کیا حضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر بسبب داہنی طرف
ہونے اوسکی کی اور اسمین دلیل ہے اوپر کمال عدل اور حق شناسی حضرت کی باوجود فضل و قرب حضرت ابوبکر کی اور شفاعت حضرت عمر کی رعایت
اعرابی کی حق کی ترک نکی اور حضرت عمر نے جو عرض کیا یاد دلانیکی لیے عرض کیا کہ شاید حضرت کو یاد نرہا ہو ہونا ابوبکر کا ح ع وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ
أَتَأْذَنُ أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
سعد سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ یعنی دودھ کا یا پانی کا پس پیا اوسمین سے اور دائین طرف حضرت کے تہا ایک
لڑکا سب سے چھوٹا یعنی ابن عباس اور بوڑھے بیٹھے تھے بائین طرف حضرت کے پس فرمایا حضرت نے اے لڑکے تو اذن دیتا ہے یہہ کہ دوں مین اسکو
بوڑہوں کو پس کہا اوس لڑکے نے کہ نہین ہونیکا ترجیح دیتا اپنے پر کسیکو ساتھ دینے بچے ہوئے آپ کے یا رسول اللہ پس دیا آنحضرت نے بچا ہوا
اوس لڑکے کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے بہی معلوم ہوا کہ اولی اور احق ساتھ ابتدا کرنے کے دایان ہے اگرچہ چھوٹا
اور حقیر ہو اور اگر مصلحت ہو اذن طلب کرے بائین طرف والے سے اگر وہ اذن دے تو بائین طرف والیکو دے رہا یہ کہ حضرت نے یہان اذن طلب کیا
ابن عباس سے اور اعرابی سے کہ اوپر کی حدیث مین مذکور ہے اذن طلب نکیا سبب یہہ تہا کہ ابن عباس کے قرابتی تھی وہ بوڑہے قریش مین سے گمان تہا کہ ابن عباس
کو ناگوار نہین ہونیکا اونکا دینا اور اونکے تالیف قلوب ہوگی اور محبت و اخلاص ابوبکر کا راسخ ہوگا اور اعرابی سے اگر اذن چاہتے تو شاید وہ متوحش ہوتا
اس لیے کہ نیا اسلام لایا ہوا تہا پس تالیف قلوب اوسکیکے نہ اذن چاہنے مین دیکہے اور فقہا اتفاق رکہتے ہین اسپر کہ ایثار طاعات مین جائز نہین پس فقہا
تو یہہ کہتے ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ اگر ایثار واجبات مین ہو تو حرام ہے اور اگر فضائل و مستحبات مین ہو تو مکروہ ہے مثلا ایک شخص پانی وضو کا رکہتا تہا اوسکو ایثار کیا یعنی
کسیکو دیدیا اور آپ تیمم سے نماز پڑہی یا کپڑا کہ جس سے ستر ڈہانکتا کسی اور کو دیدیا اور آپ نماز ننگی پڑہی یہ روا نہین حرام ہے اور اگر صف اول مین قریب امام کی بیٹھا تہا
اپنی جگہہ اور کو دی اور آپ پچہلی صف مین آنکر نماز پڑہی تو یہہ اچہا نہین مکروہ ہے اور امور دنیویہ مین ایثار محمود ہے اور بعض صوفیہ سے جو طاعات مین ایثار منقول
ہے غالبا وہ بسبب غلبہ حال کی ہو واللہ اعلم ح وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ سَنَذْكُرُهُ فِي بَابِ الْمُعْجِزَاتِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى اور حدیث
ابی قتادہ کی ذکر کرینگے ہم باب معجزات مین انشاء اللہ تعالی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا تہے ہم کہاتے بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال مین کہ ہم چلتے تہے
اور پیتے تہے اس حال مین کہ کہڑے ہوتے نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ف کہا علما نے
کہ کہانا چلنے مین اور پینا کہڑے ہوتے اصل جواز رکہتا ہے اور مختار اور اولی یہہ ہے کہ کہانا چلنے مین اور سوار خلاف ادب کے ہے اور اسی طرح پینا کہڑے ہوکے
جیسے کہ گذرا ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اونسے نقل کی اپنی دادا سے کہا دیکہا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
پیتے تہے کہڑے ہوکر اور بیٹہے ہوئے نقل کی یہہ ترمذی نے ف کہڑے ہوکر پینا آپکا بیان جواز کے لیے تہا یا بنا بر ضرورۃ کے اور بیٹھے ہوئے پینا مداومت
اور عادت تہی ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت

ابن عباس سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ دم لیا جاوے باسن میں یعنی پیالہ وغیرہ میں وقت پینے پانی کے یا پھونک ماری جاوے اوس میں نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اس سے منع اسلیے فرمایا کہ تا آب دہن پانی میں نہ گر پڑے اور دوسرا کراہت نہ کرے اور کبھی منہ ساتھ بدبو کے متغیر ہوتا ہے مبادا پانیکو بدبودار کر دے اور اسلیے کہ دم لینا پانی میں چارپایوں کا فعل ہے کہا بعضوں نے کہ اگر ہو پھونکنا ٹھنڈا کرنیکے لیے صبر کرے یہانتک کہ ٹھنڈا ہو پھونکے نہیں اور اگر پانی میں تنکا وغیرہ پڑا ہو تو تنکے سے نکالے نہ اونگلی سے نکالے اور نہ پھونک سے اسلیے کہ نفرت کرتی ہے طبیعت اس سے ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیو تم پانی ایک دم میں مانند پینے اونٹ کے ولیکن پیو دو دموں میں اور تین دموں میں اور بسم اللہ کہو جسوقت کہ تم پانی پینے لگو اور حمد کرو جسوقت کہ تم سرکاؤ باسن کو اپنے منہ سے یعنی ہر بار میں یا اخیر میں نقل کی یہہ ترمذی نے **ف** ادنی درجہ دو دموں میں پینا ہے کہ مشابہت اونٹ سے نکل جاوے ولیکن اسمیں شبہہ نہیں کہ تین دموں میں پینا بہتر اور گوارا تر ہے جیسے کہ اوپر گذرا اور عادت شریف بھی یہی تھی اکثر اوقات اور حمد کرو الخ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ اول دم میں کہے الحمد للہ اور دوسرے دم میں رب العالمین زیادہ کرے اور تیسرے دم میں الرحمن الرحیم اور یہہ دعا بھی منقول ہے الحمد للہ الذی جعلہ عذبا فراتا برحمتہ ولم یجعلہ ملحا اجاجا بذنوبنا ح

وعن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النفخ فی الشراب فقال رجل القذاۃ اراہا فی الاناء قال اہرقہا قال فانی لا اروی من نفس واحد قال فابن القدح عن فیک ثم تنفس رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے ابی سعید خدری سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں پس کہا ایک شخص نے کہ تنکی وغیرہ کی پڑی ہوئی دیکھتا ہوں میں پانی میں یعنی پس کیا کروں اگر پھونک ماروں تو وہ کیونکر نکلے فرمایا پھینکدے تو اوسکو یعنی تھوڑا سا پانی پھینکدے تا وہ سب نکل جاوے اور چونکہ وہ شخص نہی پھونکنے کی پانی میں سے دم لینے کی بھی سمجھا اور اس سے لازم آیا کہ پانی پینے میں دم نہ لے ایک ہی دم میں پیوے کہا اوسنے کہ پس تحقیق میں نہیں سیراب ہوتا ایک دم پینے سے فرمایا پس جدا کر پیالہ منہ اپنے سے پھر دم لے یعنی باہر باسن کے پھر پی نقل کی یہہ ترمذی اور دارمی نے

وعنہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من ثلمۃ القدح وان ینفخ فی الشراب رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پینے سے سوراخ پیالہ کے سے اور منع فرمایا پھونک مارنے سے پانی میں نقل کی یہ ابو داود نے **ف** سوراخ سے مراد جگہ ٹوٹی ہوئی باسن کی ہے اور منع اسی لیے فرمایا کہ ہونٹوں سے گرفت اوسکی اچھی طرح نہیں ہوتی اور پانی بدن اور کپڑوں پر گرتا ہے اور باسن کے دھونے میں وہ جگہہ اچھی طرح صاف نہیں ہوتی مٹی وغیرہ لگی رہتی ہے اور یہہ جو ذکر کیا گیا اوس سے معلوم ہوا کہ مراد سوراخ سے ٹوٹنا باسن کا نہیں ہے بلکہ جگہ ٹوٹی ہوئی اوسکی مراد ہے ح **وعن** کبشۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فشرب من فی قربۃ معلقۃ قائما فقمت الی فیہا فقطعتہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب صحیح اور روایت ہے کبشہ سے کہ نام ہے ایک صحابیہ کا کہا آئے میرے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس پیا پانی منہ مشک لٹکی ہوئی کی سے کھڑے ہوے پس کھڑی ہوئی میں طرف منہ مشک کے پس کاٹ لیا میں نے اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** یعنی جسقدر کہ مشک پر دہن مبارک لگا تھا اوتنا چمڑا کاٹ لیا واسطے تبرک کے یا واسطے ادب کے کہ منہ کسی کا اوسکو نہ لگے جیسے کہ حدیث ام سلیم کی میں باب مثل اسکے گذرا ہے تحقیق آیا ہے کہ کہا کاٹنا منہ مشک کا تاکہ رکھ لوں اور بعد پینے آنحضرت کی اس جگہ سے نہ پیوے مع **وعن** الزہری عن عروۃ عن عائشۃ قالت کان احب الشراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحلو البارد رواہ الترمذی وقال والصحیح ما روی عن الزہری

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرسلا اور روایت ہے زہری کے نقل کی عروہ اور انہوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہا تھی محبوب ترین پینے کی چیزوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی چیز ٹھنڈی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ صحیح وہ روایت ہے کہ روایت کی گئی زہری سے کہ نقل کی حضرت سے بطریق ارسال کی ف میٹھی چیز پینے کی عام ہے خواہ پانی میٹھا ہو خواہ دودھ میٹھا خواہ شہد وغیرہ کا شربت اس سے حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث میں اور حدیث ابن عباس میں کان احب الشراب الیہ اللبن اور اس حدیث میں کان احب الشراب الیہ العسل اور صحیح وہ روایت ہے الخ یعنی اس حدیث کو زہری نے دو طریق سے روایت کیا ہے ایک یعنی مسند کہ عن الزہری عن عروۃ عن عائشہ اور دوسری مرسل کہ اوسمین ذکر حضرت عائشہؓ کا نہیں اور ظاہر عبارت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ذکر عروہ کا بھی نہیں اور زہری بھی تابعی ہے ولیکن تابعی صغیر اور رجال ورسنادکی کہ بطریق ارسال کی ہے قوی تر اور ضابطہ تر ہین بخلاف اسناد متصل کے کہ بعضے رجال اوسکی ضعیف ہین + ع ح وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل اللھم بارک لنا فیہ واطعمنا خیرا منہ واذا سقی لبنا فلیقل اللھم بارک لنا فیہ وزدنا منہ فانہ لیس شیئ یجزئ من الطعام والشراب الا اللبن رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ کہاوے ایک تمہارا طعام پس چاہیے کہ کہے یاالہی برکت دے واسطے ہمارے بیچ اس طعام کے اور کہلا ہمکو بہتر اس سے اور جسوقت کہ پلایا جاوے ایک تمہارا دودھ پس چاہیے کہ کہے یاالہی برکت دے واسطے ہمارے اس دودھ میں اور زیادہ پہنچا ہمکو اس سے یعنی اور زندگی پہنچا بہتر اس سے اسلیے کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں پائی وجہ کہ نہین ہے کوئی چیز کہ کفایت کرے بدلے کہانے اور پینے کے سوا دودھ کے کہ سیری بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستعذب لہ الماء من السقیا قیل ھی عین بینھا وبین المدینۃ یومان رواہ ابوداود اور روایت ہے عائشہؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لایا جاتا تہا واسطے اونکے میٹھا پانی سقیا سے کہا بعضوں نے کہ سقیا ایک چشمہ ہے کہ درمیان اوسکے اور درمیان مدینہ کے فرق دو منزل کا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من شرب فی اناء ذھب او فضۃ او اناء فیہ شیئ من ذلک فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم رواہ الدارقطنی روایت ہے ابن عمرؓ سے تہیہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیوے بیچ باسن سونے کے یا چاندی کے یا اوس باسن کہ اوسمین ہو کچھہ سونے چاندی سے پس سوا اسکے نہین کہ ڈالیگا بیچ پیٹ اپنے کے آگ دوزخ کی نقل کی یہہ دارقطنی نے ف اسمین ہو کچھہ الخ یعنی بیچ اوسکے پتر وغیرہ لگی ہون سونے یا چاندی کی اور طیبی نے نووی سے نقل کیا ہے کہ اگر میخین چھوٹی ہون بقدر حاجت حرام و مکروہ نہین اور اگر بہت اور بڑی ہون حرام ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے جس باسن مین میخین وغیرہ چاندی سونے کی لگی ہون اوسمین پانی پینا جائز ہے بشرطیکہ منہ کی جگہ چاندی سونا نہو چنانچہ بیان مفصل اسکا اوپر ہو چکا ہے انکی دلیل اور حدیثین ہوونگی ع ح

باب النقیع والانبذہ

باب ہے بیچ بیان نقیع اور نبیذ کے ف حضرت کی پینے کی چیزون مین سے ایک نقیع ہے اور ایک نبیذ نقیع یہہ ہے کہ انگور یا کہجورین پانی مین ڈالدے بغیر پکانے کے تا اوسکی شیرینی پانی مین آجاوے یعنی شربت بن جاوے وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور نافع ہے نکالنے خراب بیچ ہضم طعام کی اور تسکین ہے اور نقیع انگور بیچ دفع فضول حرارت کے اور نبیذ بھی اسی طرح بنتا ہے ولیکن اوسکو کتنے دن بہت دن تاثیری اور کچھہ تغیری ظاہر ہو تغیر قابل حد نشہ کو پہونچی اور اسلیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو بعد تین دن کے تناول نفرماتے تھے جا سے کہ آگے آویگا اور یہہ بھی نافع ہے ہضم بیچ زیادتی قوت اور صحت کی اور اگر حد نشہ کو پہونچے حرام ہے نبیذ سوا انگور اور کہجور کے اور چیزون سے بھی بنتی ہے جیسے کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ نبیذ بنتی ہی کہجور سے بھی اور انگور سے اور شہد سے بھی اور گیہون سے بھی اور جو سے بھی وغیرہ ذالک چنانچہ اسلیے مصنف انبذہ ساتھہ صیغہ جمع کی لایا تا دلالت کرے اوپر تعدد انواع اوسکی ع ح

الفصل الاول

فصل سوم عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِيْ هٰذَا الشَّرَابَ كُلَّهُ الْعَسَلَ وَالنَّبِيْذَ وَالْمَاءَ وَاللَّبَنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے انس سے کہ کہا البتہ تحقیق پلایا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ اس پیالہ اپنے کے پینے کی چیزین ساری شہد اور نبیذ اور پانی اور
دودہ نقل کی یہہ مسلم نے ف پیالہ آنحضرت کا انس کے پاس تہا آیا ہے کہ اوس پیالہ کو نضر بن انس نے میراث سے آٹھ لاکھ درہم کو خریدا اور بخاری نے
وہ پیالہ بصرہ مین دیکہا اور اوسمین پانی پیا ہے طالع ارسکے ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَأُ اَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہے عائشہ سے کہ کہا تہے ہم نبیذ بناتے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مشک مین کہ بندکیجاتی تہی اوپر کی جانب اوسکی اور واسطے اوسکے تہا دہانہ نیچے
بہی کہجور وغیرہ ڈالتے تہے ہم مشک مین صبح کو پس پیتے حضرت اوسکو رات کو اور ڈالتے ہم رات کو پس پیتے حضرت اوسکو صبح کو نقل کی یہہ مسلم نے ف عزلاء
کہتے ہین تو شہ دان کی دہانہ کو اور یہان مراد یہہ ہے کہ اوس مشک مین دہانہ نیچے کی جانب مین بہی تہا جیسے کہ پکھال مین ہوتا ہے یعنی سر مشک کا بندہتے تہے اور نیچے کے
دہانہ مین سے نکال کر پیتے تہے اور اسطرح نبیذ بنانے غالبا ہوا گرم مین ہوتی ہوگی کہ احتمال تغیر کا اوسمین جلد ہوتا ہے اور کبہی زیادہ ایک شب و روز سے حتی کہ
تین رات دن تک بہگو رکہنا آیا ہے وہ جاڑے کی ہوا مین ہوگا ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْبَذُ لَهُ اَوَّلَ
اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَجِيْءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ سَقَاهُ
الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهٖ فَصُبَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبیذ ڈالی جاتی تہی واسطے اونکے اول شب مین پس پیتے
اوسکو جس وقت کہ صبح کرتے اوسی دن اور اوسی رات کہ آتی اور اگلے دن اور دوسری رات اور اوس سے اگلے دن عصر تک پس اگر باقی رہتی کچہہ پلاتے اوسکو خادم کو یا حکم فرماتے پہینکنے کا پس پہینکی جاتی
نقل کی یہہ مسلم نے ف حضرت جو پیتے تہی اور خادم کو پلاتے تہے سبب یہہ تہا کہ کچہہ کہٹ رہ جاتی تہی نہ یہہ کہ حد نشہ کو پہونچی تہی اور اوسکے پہینکنے کا حکم کرتی اگر
پہونچتی حد نشہ کو پس اوسکو پہینکنے کے لیے ہے نہ شک کے لیے اور کہا مظہر نے کہ دلالت کرتی ہے یہہ حدیث اوپر کہ جائز ہے مالک کو یہہ کہ کہانا اوپر کا کہانا اور اپنے
کو کہلاوے نیچے کا کہانا اور ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً
نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا نبیذ ڈالی جاتی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشک میں پس جس وقت نہ پایا
مشک بنائی جاتی نبیذ حضرت کے لیے پتہر کے باسن مین نقل کی یہہ مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ
وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَمَرَ اَنْ يُنْبَذَ فِيْ اَسْقِيَةِ الْاَدَمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن عمر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
نبیذ ڈالنے سے بیچ باسن کدو کے اور لاکہی باسن کے اور روغن دار رال کے اور لکڑی کے باسن اور حکم فرمایا یہہ کہ نبیذ ڈالیجاوے بیچ مشک چمڑے کی نقل کی یہہ مسلم نے
ف ان ظروف مین نبیذ بنانے سے ابتداے اسلام مین منع فرمایا تہا بخوف اسکے کہ نشہ جلدی لی آوے اور نہ معلوم ہو حال اوسکا پس جب گذرا زمانہ دراز اور
اور مشہور ہوئی حرمت نشہ کی مباح ہوئی نبیذ بنانے ہر باسن مین جیسے کہ حدیث آیندہ مین آتا ہے اور زیادہ تحقیق اسکی کتاب الایمان مین گذر چکی ہے ح
وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ فَاِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهٗ وَكُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اِلَّا فِيْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوْا فِيْ كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے بریدہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تہا مینے تمکو نبیذ ڈالنے سے ظروف مذکورہ مین یعنی اوس گمان کر کہ حرمت وا
ظروف پر ہے اور یون نہین ہے اسلیے کہ کوئی ظرف حلال نہین کرتا ہے اوسی چیز کو کہ حرام ہے اور حرام نہین کرتا اوس چیز کو کہ حلال ہے اور حکم یہہ ہے کہ جو چیز نشہ لاوے
حرام ہے یعنی جس ظرف مین ہوں اور جو چیز نشہ نہ کرے حلال ہے جس ظرف مین کہ ہو اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع

کیا تھا اسلئے کہ شراب کی چیزوں سے یعنی ظروف مذکورہ میں کہ بیچ ظروف مذکورہ کے بنتے تھے اور اب منع کیا تھا اس حکم کو اور منع کیا تھا نبیذ بنانا مفید میں لیس یہ ہر ظرف میں لیکن جو
چیز نشے لانیوالی ہو نقل کی یہہ مسلم نے **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی مالک اشعری سے یہ کہ
اونہوں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ پیوینگے بعضے لوگ میری امت میں سے شراب کو نام رکھینگے اوس شراب کا ساتھ غیر نام
اوسکے نقل کی یہہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی بہانہ اور حیلہ کرینگے بیچ پینے شراب کے ساتھ ناموں نبیذ و شربتوں مباحہ کے جیسے کہ ماء العسل
اور مانند اوسکی کے اور گمان کرینگے کہ یہہ حرام نہیں ہے اسلئے کہ نہ انگور کی ہے اور نہ کھجور کے اور یہہ مفید نہیں ہوگا اونکو اوسکی اباحت میں اسلئے کہ حکم یہہ ہے
ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے کسی چیز سے بنی ہو کذا قال الشراح اور ظاہر عبارت یہہ ہے کہ شراب پوینگے ولیکن اوسکا ایک نام اپنی طرف سے کہلینگے اور شراب
نہیں کہینگے تا لوگ نہ جانیں کہ شراب پیتے ہیں اور یہہ نام رکھنا کچھ فائدہ نہیں دیگا اونکو معتبر مسمے ہے نہ اسم **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ اَنَشْرَبُ فِي الْاَبْيَضِ قَالَ لَا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبیذ ٹھلیا سبز کی سے کہا میں نے کیا پیویں ہم ٹھلیا سفید میں فرمایا نہ نقل
کی یہہ بخاری نے **ف** ٹھلیا سبز سے کہ نام اوسکا حنتم ہے اور چونکہ عبد اللہ بن ابی اوفی قید سبز سے اباحت نبیذ ٹھلیا غیر سبز کی سمجھے اونہوں نے کہا کہ
پیویں ہم ٹھلیا سفید میں حضرت نے فرمایا سفید میں بھی نہ پیو یعنی ذکر سبز کا اتفاقی ہے اور سبب اسکے کہ اکثر ٹھلیاں کہ اونمیں نبیذ بنائی تھی اوس زمانہ میں سبز ہوتے
تھے لیکن حکم سبز و سفید کا ایک ہی ہے اور یہہ بھی منسوخ ہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا **بَابُ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ وَغَيْرِهَا** یہہ باب ہے بیچ
بیان ڈھانکنے باسنوں اور غیر باسنوں کے **ف** یعنی اس باب میں وہ حدیثیں ہیں کہ وارد ہوئی ہیں بیچ مذکور ہونے ڈھانکنے باسنوں کے رات کو وقت سونے
کے اور ایک نسخہ صحیحہ میں لفظ وغیرہا کا زیادہ آیا ہے یعنی یہہ باب ہے بیچ بیان ڈھکنے باسنوں کے اور سوا اسکے باسنوں کے جیسے کہ بند کرنا دروازوں کا اور بجھانا چراغوں
کا اور سوا اوسکے کا **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ
اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُّغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ
وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ قَالَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا
الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَسَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَّخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا
اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا
السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَّلَا يَفْتَحُ بَابًا وَّلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا اَنْ يَّعْرُضَ عَلٰى اِنَائِهٖ عُوْدًا وَّيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ
فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ
فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ قَالَ غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ
لَيْلَةً يَّنْزِلُ فِيْهَا وَبَاءٌ لَّا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَّيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَبَاءِ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ ہو اول شب یا فرمایا شام کرو تم پس بند کرو تم اپنے لڑکوں کو یعنی نکلنے کو گھر سے اور باہر نہ جانے دو اسلئے کہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں اور اس وقت سے
جس وقت کہ گذر جاوے ایک ساعت رات سے پس چھوڑ دو لڑکوں کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا یعنی وقت بند کرنے دروازے کے اسلئے کہ شیطان

نہیں کھولتا دروازے بند کیے ہوئے کو یعنی ساتھ ذکر خدا کے اگرچہ جن و شیطان کو قدرت ہے کہ دروازوں اور دیواروں میں ہو کر جاویں ولیکن بسبب ذکر خدا کے مجال
پھیلنے کی نہیں رکھتے اور باندھو دہانے اپنی مشکوں کے یعنی جسمیں پانی ہوتا کہ اوسمیں کوئی کیڑا نہ پڑیگا وغیرہ نہ گرے اور ذکر کرو نام خدا کا یعنی وقت باندھنے دہانے
کے اور ڈھانکو اپنی باسن اور یاد کرو نام اللہ کا یعنی وقت ڈھانکنے کے اگرچہ عرض میں رکھو باسن پر کوئی چیز یعنی اگرچہ صورت ڈھانکنے کی اسی قدر ہو کہ لکڑی وغیرہ
چوڑائی پر باسن کے رکھدو تو یہ بھی کافی ہے رفع کراہت اور نہ ہونے ضرر میں کہ ہوتا ہے بدون ڈھانکنے مثل تصرف کرنی شیاطین کے اور مانند اوسکی کے اور بجھا دو اپنی چراغوں کو
یعنی سوتے وقت نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے یعنی یہ الفاظ مشترک ہیں درمیان بخاری اور مسلم کے اور جدا جدا ہر ایک کی روایت میں یہ مضمون ساتھ الفاظ مختلفہ
کی بھی آیا ہے جیسے کہ کہا اور ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسنوں کو اور بند کرو منہ مشکوں کا اور بند کرو دروازے اور
بٹھا رکھو اپنے لڑکوں کو شام کی وقت یعنی ادہر اودہر جانے نہ دو اسلیے کہ تحقیق واسطے جنوں کے ہے پھیلنا اور اوچک لینا اور بجھا دو چراغوں کو نزدیک سونے کے
تحقیق چوہا اکثر بعضے وقت کھینچ لیجاتا ہے بتی کو پس جلا دیتا ہے گھر کے لوگوں کو اور ایک روایت مسلم کی میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسن کو اور بند کرو
مشک کے منہ کو اور بند کرو دروازوں کو اور گل کرو چراغوں کو اسلیے کہ تحقیق شیطان نہیں کھولتا مشک کو اور نہیں کھولتا دروازے کو اور نہیں کھولتا باسن کو یعنی بسبب لینے نام
خدا کے پس اگر نہ پاوے ایک تمہارا یعنی کوئی چیز ڈھانکنے کو مگر اسی قدر کہ عرض میں رکھے باسن پر لکڑی اور یاد کرے نام اللہ کا اوس باسن پر یعنی وقت رکھنے لکڑی کے پس
چاہیے کہ کرے اسلیے کہ تحقیق چوہا جلا دیتا ہے اوپر گھر کے لوگوں کے گھر اونکا اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہ چھوڑو اپنی مواشی کو اور اپنے
لڑکوں کو جس وقت کہ غائب ہو آفتاب یہانتک کہ جاتی رہے اول تاریکی رات کی یعنی کچھ رات جاتی رہے اسلیے کہ تحقیق شیطان پراگندہ کیے جاتے ہیں جس وقت کہ غروب
ہوتا ہے آفتاب یہانتک کہ جاتا رہے اول وقت رات کا اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے ڈھانکو باسن کو اور بند کرو مشکوں کو اسلیے کہ
سال میں ایک رات ہے کہ اوترتی ہے اوسمیں وبا نہیں گذرتی وہ وبا کسی باسن پر کہ نہ ہو اوسپر ڈھکنا یا مشک پر کہ نہ ہو اوسپر بند مگر کہ اوترتی ہے اوس میں اوس وبا سے
ف یہ روایت متفق علیہ کی جو بخاری کی روایت میں لفظ عند المساء کا آیا ہے احتمال رکہتا ہے کہ متعلق ہو ساتھ سب افعال کے پس مراد وقت ممتد ہوگا ابتدا
شام سے وقت عشا تک کی وقت بند کرنے دروازے اور ڈھانکنے باسن کا ہے اور اگر متعلق ہو ساتھ کہنے اوسکی جیسے کہ دلالت کرتا ہے سیاق حدیث کا اسپر ابتدا اور
حاصل معنوں کا یہ ہوگا کہ رات میں یہ سب کام کرو اور لڑکوں کو اول شب میں نکلنے نہ دو کہ وقت پھیلنے جنات کا ہے اور جب ایک ساعت گذری تو چھوڑ دو لڑکوں کو اور کرو
یہ کام ذکر کیے گئے اور اس توجیہ سے موافق ہو جاتی ہے یہ روایت ساتھ لفظ متفق علیہ کے اور اوچک لینا لڑکوں کو اور یہ بات ہوئی ہو اگرچہ قلیل الوقوع ہو یا مراد
سے لیجانا ہوش و عقل کا اور کھیل میں مصروف کرنا لڑکوں کے تئیں اور جن و شیاطین ایک ہیں جنات میں جو فاسق و سرکش ہیں اونہیں شیطان کہتے ہیں کذا ذکرہ بعض
اور کہا قرطبی نے کہ تمام اوامر اس باب کے قبیل ارشاد سے ہیں طرف مصلحت کے اور احتمال ہے کہ ہوں واسطے استحباب کی اور فحمہ کہتے ہیں اوس تاریکی کو کہ درمیان مغرب
اور عشا کے ہوتی ہے اور جو تاریکی کہ درمیان صبح اور عشا کے ہوتی ہے اوسکو عسعس کہتے ہیں واللیل اذا عسعس اشارت اسکی طرف ہے اور کہا نووی نے کہ اس میں
بہت انواع خیر اور آداب جامعہ مذکور ہیں اور افضل انمیں یہ ہے کہ نام لینا اللہ تعالی کا ہر حرکت اور سکون میں ہے تا کہ حاصل ہو سلامتی آفات دنیوی و اخروی سے

رع وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُودًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے جابر سے کہ لایا ابو حمید کہ ایک شخص ہے انصار میں سے نقیع
سے کہ نام ہے ایک جگہ کا لایا باسن بھرا ہوا دودھ سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی کھلا ہوا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ ڈھانکا
تو نے اسکو اگرچہ ڈھانکنا اتنا ہی ہوتا ہے کہ عرض میں رکھ لیتا اوسپر ایک لکڑی نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

چھوڑ دو تم آگ کو گھروں میں یعنی اوس آگ کو کہ خوف ہو جلنے کا اوس سے جس وقت کہ سونے لگو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** آگ شامل ہے چولہا اور غیر چراغ کو لیکن قندیلیں لٹکی ہوئی سے اگر خوف جلنے کا نہو تو نہیں مضائقہ ہے اونکے رکھنے کا اور اس نہی میں داخل نہیں واسطے انتفاء علت کی کذا قال النووی کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر آگ بھی گھر میں اسطرح رکھیں کہ خوف جلنے کا اوس سے نہو جیسا کہ جاری ہیں بقصد شب بیداری یا کسی اور مصلحت کی گھر میں داب رکھتے ہیں امید ہے کہ اسی قیاس پر ممنوع نہو ۔ **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا جل گیا ایک گھر مدینہ میں اسطرح کہ گر پڑا گھر والوں پر ایک رات پس نقل کیا گیا حال اوسکا روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ تحقیق یہ آگ سوا اوسکے نہیں کہ وہ دشمن ہے واسطے تمہارے کہ جلا دیتا ہے جان و مال کو پس جس وقت کہ سونے لگو تم پس بجھا دو اوسکو اور دور کرو ضرر اوسکا اپنے سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنَهِيقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُنَّ يَرَيْنَ مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتِ الْأَرْجُلُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ مِنْ خَلْقِهِ فِي لَيْلَتِهِ مَا يَشَاءُ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا إِذَا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْقِرَبَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہے جابر سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ سنو تم آواز کتوں کی اور آواز گدھوں کی رات کو پس پناہ مانگو ساتھ اللہ کی شیطان راندہ ہوئی سے اسلیے کہ تحقیق کتے اور گدھے دیکھتے ہیں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی شیطانوں کو اور لشکر اوسکو دیکھتے ہیں اور کم کرو نکلنا یعنی گھر سے جس وقت کہ تھم جاویں پانوں چلنے پھرنے سے یعنی آمد و رفت لوگوں کی جب بالکل ہی موقوف ہو تو تم بھی کم نکلا کرو اسلیے کہ تحقیق اللہ عزت والا اور بزرگی والا پراگندہ کرتا ہے اپنی مخلوقات سے جو چاہتا ہے از قسم جنات اور شیاطین اور جانوران موذی وغیر ذلک رات اپنی کو اور بند کرو دروازوں کو اور ذکر کرو نام اللہ کا اوسپر اسلیے کہ شیطان نہیں کھولتا دروازوں کو جس وقت کہ بند کیا جاوے اور ذکر کیا جاوے نام اللہ کا اوسپر اور ڈھانکو برتن یعنی جن میں پانی ہو اور الٹا کر رکھو باسنوں کو یعنی جس وقت کہ خالی ہوں اور باندھو منہ مشکوں کا نقل کی یہ حدیث محی السنہ نے شرح السنہ میں **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ فَأْرَةٌ تَجُرُّ الْفَتِيلَةَ فَأَلْقَتْهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُمْرَةِ الَّتِي كَانَ قَاعِدًا عَلَيْهَا فَأَحْرَقَتْ مِنْهَا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ فَقَالَ إِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدُلُّ مِثْلَ هَذِهِ عَلَى هَذِهِ فَيُحْرِقُكُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک چوہا اس حال میں کہ کھینچ لایا ایک بتی پس ڈال دی بتی روبرو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس بوریے پر کہ بیٹھے تھے حضرت اوسپر پس جلا دیا اوسمیں بقدر درہم کے پس فرمایا حضرت نے جس وقت کہ سو و تم پس گل کرو چراغ اپنے کہ تحقیق شیطان راہ دکھاتا ہے اس چوہے جیسے کو اس فعل پر پس جلا دیتا ہے شیطان اور باعث ہوتا ہے تمہارے جلنے پر یہ ابن حبلہ نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اس باب میں تیسری فصل نہیں لکھی اور نہ کہا کہ یہ باب خالی ہے فصل تیسری سے اور وجہ اوسکی بیان کرنے کے اوپر ذکر کی گئی ہے

کتاب اللباس کتاب ہے بیچ بیان لباس کے **ف** لباس بکسر لام کے یعنی پہنا ہوا ہے جیسا کہ کتاب یعنی مکتوب کی اور ماضی اور مضارع اسکی باب علم یعلم سے آتی ہیں اور مصدر اسکا لبس بضم لام کے اور لبس ساتھ زبر لام کے یعنی التباس و خلط کی ہے اور وہ باب ضرب یضرب سے آیا ہے

الفصل الاول فصل پہلی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس سے کہا تھا بہت محبوب تر کپڑوں میں سے طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو پہنتے تھے پہننے کے واسطے اور معلوم ہے کہ قسم دھاری دار یمنی چادر ہے اور سوا سے اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حبرہ ساتھ زبر کے اور بروزن عنبہ کے ایک قسم افضل ہے چادروں یمن کے سے کہ اوسپر خطوط سرخ ہوتے ہیں

اور

اور کبھی سبز اور سوت کی بھی جاتی ہے کہا ہے علماء نے کہ اسی سبب سے حضرت اوسکو دوست رکھتے تھے اور بعضون نے کہا دوست رکھتے تھے اوسکو بسبب ہونے اوسکے
کی سبز کیونکہ سبز کپڑا اہل جنت کی کپڑے پہنین گے اور وارد ہوا ہے انہ کان احب الالوان الیہ الخضرۃ رواہ الطبرانی فی الاوسط وابن السنی وابو نعیم فی الطب اور بعضون
نے کہا کہ دوست رکھتے تھے اوسکو بسبب اسکے کہ خطوط سرخ ہوتے تھے اوسمین اور وہ سہیل خوردہ ہوتا ہے ع ح وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لبس جبۃ رومیۃ ضیقۃ الکمین متفق علیہ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومی تنگ آستینونکا
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ایک اور روایت مین آیا ہے کہ آستینین ایسی تنگ تہین کہ جب وضو کرنے لگے تو آستینین چڑہہ نہ سکین آستینون کے نیچے سے ہاتھ نکالے
دہونے کے لیے اور یہہ بھی آیا ہے کہ یہہ ماجرا سفر کا ہے اور کہا بعضون نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہین تنگ آستینین خاصکر سفر مین نہ حضر مین اسلیے
کہ آستین صحابہ رضی اللہ عنہم کے فراخ نہین اور کہا ابن حجر نے کہ قول ائمہ کا اسمین یہہ ہے کہ اقسام بدعات مذمومہ سے ہے فراخ کرنا آستینونکا انتہی اور ممکن ہے
یہہ کہ حمل کیا جاوے قول ائمہ کا اوپر فراخی مفرط یعنی زیادہ از حد کے اور صحابہ سے جو منقول ہے وہ محمول ہے فراخی غیر مفرط پر اسلیے کہا ہے بعضے مین کہ وہ کتب ائمہ
ہمارے کا سی ہے مستحب ہے فراخی آستین کی بقدر ایک بالشت کے ع وعن ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا
غلیظا فقالت قبض روح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذین متفق علیہ اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ کہا نکالی طرف ہماری
حضرت عائشہ رض نے ایک چادر پیوند کی ہوئی اور ایک تہبند موٹا اور کہا قبض کی گئی روح مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان دو کپڑون مین نقل کی
یہہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے جو دعا کی تہی اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا یہہ اوسکا اثر تہا اور اس حدیث سے معلوم ہوئی بے رغبتی حضرت کی دنیا
اور دنیا کی زرق وبرق سے پس لازم ہے امت کو کہ پیروی کرین حضرت کے ہر خصلت کی ع وعن عائشۃ قالت کان فراش رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادما حشوہ لیف متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا بچہونا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ سوتے
تہے اوسپر چمڑے کا بہرا ہوا اوسکے اندر پوست کہجور کا یعنی روئی کی جگہہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اور شمائل ترمذی مین آیا ہے حضرت حفصہ سے
کہ تہا بچہونا حضرت کا ٹاٹ کا ع وعنہا قالت کان وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یتکئ علیہ من ادم حشوہ لیف متفق
علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تہا تکیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تکیہ کرتے اوسپر چمڑے کا بہرا اوسکا پوست خرما تہا نقل کی یہہ مسلم نے
ف تکیہ کرتے یعنی تکیہ لگا کر بیٹہتے یا سوتے وقت سر کے نیچے رکہتے اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے بنانا بچہونے کا اور تکیہ کا واسطے سونے اور آرام
کی لیکن بطریق اسراف اور اہتمام کے نہ ہو اور آنحضرت دوست رکہتے تہے تکیہ کو اور تکیہ کرتے تہے اوسپر اور فرمایا کہ اگر خوشبو اور تکیہ کوئی دے اوسکو رد نہ کرے
اور ان احادیث اور مانند انکے سے معلوم ہوا کہ طریقہ آنحضرت کا یہہ تہا کہ زہد کرتے تہے دنیا مین اور اعراض کرتے تہے متاع اور لذات دنیا سے اور لباس بھی
اور بچہونا پرانا پہنتے اور آیا ہے کہ لباس جیسا میسر ہوتا پہنتے اور تکلف نکرتے اور کبھی بیان جواز کے لیے کپڑا نفیس وقیمتی بھی پہنا ہے لیکن بالفعل کسیکو بخشدیا
اور قید نکرنے نفیس کپڑے کی اور عادت پکڑنے اوسکی اور تکلف کرنا اوسمین خلاف سنت ہے اگرچہ اصل اباحت رکہتا ہے اور اگر کپڑا موٹا اور حقیر بسبب بخل اور خست
کے یا واسطے اظہار زہد کے یا طمع اور سوال کے لوگون سے بطریق ریا وسمعہ کے پہنے بہی ہے بلکہ اکثر اہل خیر ودیانت نے بقصد ستر حال اور عفت اور اظہار غنا کی
کپڑے نفیس پہنکر اپنے تئین چشم اغنیا سے چہپایا ہے اور حاصل یہہ کہ اگر بطور اسراف وتکبر کی نہو تو منہین ممنوع ہے اللہ اوسکا او شایاں روبیہ حکمہ محمود ہے ع ح وعنہا
قالت بینا نحن جلوس فی بیتنا فی حر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا
رواہ البخاری اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا اوس وقت کہ تہے ہم بیٹہے ہوئے اپنے گہر مین بیچ گرمی دوپہر کے کہا کہنے والے نے واسطے ابوبکر رض کے یہہ
یہہ ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والے ڈہانکے ہوئے سر اپنا چادر کی کونے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف ڈہانکنا سر کا تہا واسطے گرمی ودہوپ کے یا اوس واسطے

کر نہ پہچانے حضرت کو کوئی اور یہہ حدیث ایک ٹکڑا ہے حدیث ہجرة کا کہ بعد از قضیہ بیعت العقبہ کے آنحضرت منتظر تھے حکم ہجرة کی مکہ سے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رفاقت کی اس سفر میں حضرت سے کہتے تھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ اگر حکم ہجرة کا ہوگا تو بہتر ہے ناگاہ حکم ہجرة کا ہوا پس آنحضرت دوپہر کو حضرت ابوبکر کے گھر میں رونق افزا ہوئے اور خبر دی کہ حکم ہجرة کا پہنچا اور حکم ہوا کہ نکلوں میں اور تو رفیق ہوگا پس رات کو کھڑکی کی راہ سے کہ بیچ دیوار گھر ابوبکر رضی کے تھے طرف جبل ثور کے کہ بیچ جانب اسفل مکہ کے ہے نکلے اور غار ثور میں داخل ہوئے الی آخر القصہ ✤ ح وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بچھونا واسطے مرد کے اور دوسرا بچھونا واسطے عورت اوسکی کے اور تیسرا واسطے مہمان کے اور چوتھا واسطے شیطان کے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی آدمی کے لیے تین بچھونے چاہیئیں اگر میسر ہوں ایک تو اپنے لیے اور دوسرا اپنی بیوی کے لیے کہ شاید کسی وقت بسبب مرض کی یا کسی اور عذر کے تنہا سووے ورنہ بیوی کے ساتھہ سونا اولی ہے اور موافق تر ساتھہ سنت کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کے ساتھہ سویا کرتے تھے اور تیسرا مہمان کے لیے کہ آوے تو رات کو اوس پر سووے یہہ تین بچھونے کافی ہیں اور زیادہ ایسے اسراف ہے چنانچہ فرمایا کہ چوتھا اگر ہو تو شیطان کے لیے نسبت شیطان کی طرف اس سبب سے کہ چونکہ زیادہ قدر حاجت سے ہے اور محل مفاخرت ہے مذموم ہے اور ہر مذموم منسوب اوسکی طرف ہی یا اسلیے شیطان کی طرف نسبت کیا چونکہ زائد ہے حاجت سے اوس پر شیطان رات گذارتا ہے لیکن اگر کسیکی عادت کرم اور سخاوت کی ہو اور مہمان اوسکے یہاں بہت آتے ہوں تو ظاہر یہہ ہے کہ کثرت فرش و اسباب کی مذموم نہو مذموم وہ ہے کہ واسطے مفاخرت و تکبر کے ہو

ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں دیکھیگا اللہ تعالی دن قیامت کے یعنے نظر رحمت سے طرف اوس شخص کے کہ دراز کرے یعنے ٹخنے سے نیچے کرے ازار اپنی از راہ تکبر و اترانے کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف تکبر کی قید سے معلوم ہوا کہ اگر بغیر تکبر کے ازار دراز کرے تو حرام نہیں ولیکن مکروہ ہے ساتھہ کراہت تنزیہی کے اور اگر بسبب کسی عذر کے دراز کرے مانند سردی یا بیماری کے تو مکروہ بھی نہیں ✤ ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ دراز کرے کپڑا اپنا یہانتک کہ گھسٹتا جاوے از راہ تکبر کے نہیں دیکھیگا اللہ تعالی طرف اوسکے دن قیامت کی یعنی نظر رحمت و عنایت سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کپڑا عام ہے خواہ تہبند ہو یا جامہ یا کرتہ یا انگرکھا یا قبا یا عمامہ یا دوپٹہ یہہ سب منع میں داخل ہیں ✤ ع

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس وقت کہ ایک شخص گھسیٹتا تھا ازار اپنے از راہ تکبر کی دہنسایا گیا زمین میں پس وہ چلا جاتا ہے زمین میں قیامت تک نقل کی یہہ بخاری نے ف احتمال ہے کہ یہہ شخص مذکور اس امت سے ہو کہ حضرت نے خبر دی کہ کسی وقت میں یہہ ہوگا اور تعبیر کیا اسکو ساتھہ ماضی کے بسبب تحقق وقوع اوسکی کی اور احتمال یہہ بھی ہے کہ یہہ شخص اگلے امتوں میں سے ہو کہ اس حال میں گرفتار ہوا اور یہہ قول صحیح تر ہے اسی لیے اس حدیث کو بخاری نے بیچ ذکر بنی اسرائیل کے لایا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے قارون ہے ✤ ح

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیچے ہو ٹخنے سے از قسم ازار کی وہ آگ میں ہے نقل کی یہہ بخاری نے ف وہ جگہ یعنی ٹخنے سے نیچے جتنا کہ قدم پر ازار لٹکتی ہے وہ آگ دوزخ میں ڈالا جاویگا اور بعضوں نے کہا معنے یہہ ہیں کہ یہہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ سے ہے اور ذکر درازی کا اکثر بیچ حق ازار کے آیا ہے اور وعید شدید بھی اوسی میں آئی ہے حتی کہ ایک شخص نیچے پائنچے والا نماز پڑھتا تھا اوسکو حضرت نے ساتھہ اعادہ

وضو اور نماز کے حکم فرمایا چنانچہ یہ روایت اوائل کتاب میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ شتا کی پنڈلیوں میں سب میں سب بخشے جاتے ہیں ٹخنوں اور
ہیں تہمد و مثل ازار میں بخشے جاتے اور تحقیق یہ ہے کہ درازی سب کپڑوں میں جاری ہے یعنی جو کپڑا کہ زیادہ قدر حاجت اور سنت سے ہو درازی ممنوع ہے اور
تخصیص ازار کی بسبب کثرت وقوع اوسکی ہے کہ لباس اکثر لوگوں کے عہد نبوت میں چادر و ازار تھی اور فصل دوسری میں ابن عمر سے آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا
الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء الحدیث اور حدیث اول میں بھی ابن عمر سے کہ پہلے اس حدیث سے گذری مطلق کپڑا واقع ہوا اور
درازی ممنوع ہے ازار میں اور قمیص اور عمامہ میں ہے جو شخص کہ دراز کرے کسی چیز کو ازانجملہ تکبر سے اخیر حدیث تک ۱۲
عزیمت یعنی اولویت ازار میں نصف پنڈلی تک ہے اور ازار آنحضرت کی ایسی ہی تھی اور رخصت ٹخنوں کی اوپر تک ہے اور حکم وہی قبا و پیراہن کا بھی ہے
اور سنت آستینوں میں بند دست تک ہے اور اسبال عمامہ میں ساتھ چھوڑنے شملہ کے ہے زیادہ عادۃ ہے عرض میں اور طول میں اور نہایت اوسکے نصف پشت تک ہے
اور زیادہ اسسے بدعت اور داخل درازی ممنوع کی ہے اور یہ فراخی اور درازی کہ بعضے شہروں عرب کے میں متعارف ہوئی ہے خلاف سنت ہے اور جو درازی
کہ بطریق تکبر کے ہے حرام ہے اور جو کہ بطریق عرف و عادت کے شایع ہو مکروہ ہے اور درازی عورتوں کی لیے بھی حرام ہے لیکن جائز ہے بقدر
ایک بالشت کے یا دو بالشت کے زیادہ بہ نسبت مردوں کے بلکہ مستحب ہے بقصد ستر کی کذا جاء فی حدیث ام سلمۃ تنبیہ کہتا ہے مولف اس کتاب کا کہ جو وقت
اس عاجز کے خیال میں آیا کہ تو جو ہر حدیث میں ترجمہ کرتا ہے اس عبارت کا مثلا عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بعد اتمام ترجمہ حدیث کی اس عبارت کا ترجمہ لکھا ہے رواہ الترمذی مثلا اسی کتاب بہت دراز ہوئی جاتی ہے اور ان
عبارتوں کا ترجمہ بارہا گذر چکا ہے بس اکتفا کر نفس حدیث کے ترجمہ پر اور باقی کا ترجمہ چھوڑ دے کہ جو ذرا بھی غور کرتا ہوگا وہ آپ سمجھ لیگا لیکن ہاں جہاں
عبارت مشکل اور نئی وضع کی ہو اوسکا ترجمہ کر چنانچہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے بھی ایسا ہی کیا ہے اور مولانا اسحق صاحب کہ مترجم اسکے ہیں اونہوں نے بھی
اسی طرح لکھا یا تھا اول نسخہ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْ يَمْشِيَ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ
وَاَنْ يَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ کہ کھاوے آدمی بائیں ہاتھ سے یا چلے ایک پاپوش ہی پہن کر یا لپیٹے بدن پر کپڑا کہ ہاتھ بھی اندر آجاویں یا گوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں لپیٹا
ہیں کہ کھولے ہوئے ہو ستر اپنا ف نہی بائیں ہاتھ سے کھانے کی تنزیہی ہے اور بعضوں نے کہا تحریمی ہے اور ایک جوتی سے چلنے میں بد ہیئتی اور خلاف وقار
ہے اور اگر جوتا بلند ہوگا تو باعث لغزش قدم اور گر پڑنے کا زمین پر ہوگا اور لپیٹے بدن پر کپڑا یعنی چادر وغیرہ اسطرح اوڑھے کہ تمام بدن ڈھک جاوے کہ ہاتھ
بھی اندر ہی رہیں اور کوئی طرف کپڑے کی اوٹھا نہیں کہ ہاتھ اوس سے نکال سکے اور نہی اس سے اسلیے ہے کہ اسطرح کا اوڑھنے والا ہو جاتا ہے مانند طوق
پہنائے گئے کے اور اسطرح کی اوڑھنی کو عرب میں صماء کہتے ہیں اسلیے کہ بند کر دیتا ہے منافذ کو جیسے کہ صخرہ صماء کہتے ہیں پتھر سخت کو کہ اوس میں باریکی و شگاف
بالکل نہو اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے اشتمال صماء نماز میں اور وہ یہ ہے کہ لپیٹ لیوے ساتھ ایک کپڑے کے سر اپنا اور تمام بدن اپنا اور
نہ چھوڑے جگہ ہاتھ کے نکلنے کی اور امام محمد کے نزدیک شرط ہے یہ کہ ازار نہ پہنے ہو اور اوروں کے نزدیک یہ شرط نہیں اور نووی نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ فقہا
اشتمال صماء اوسکو کہتے ہیں کہ لپیٹ لیوے بدن پر ایک کپڑا کہ اوسکے ساتھ دوسرا کپڑا نہو پھر ایک جانب اوسکے اوٹھا کر کندھے پر رکھ لیوے اور یہ حرام ہے بسبب اسکے کہ
کھل جاتا ہے بعض ستر انتہی اور حاصل یہ کہ اگر متحقق ہو اوس سے کھلنا ستر کا تو وہ حرام ہے اور اگر احتمال ہو کھلنے ستر کا تو مکروہ ہے اور گوٹ مار کر بیٹھنا اسکو
کہتے ہیں کہ دونوں چوتڑوں پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھڑی کر لے اور دونوں ہاتھ اونپر لپیٹ لیوے یا کپڑا پیٹھ اور دونوں پنڈلیوں پر لپیٹ لے اس طرح بیٹھنا اس
صورت میں منع ہے کہ فقط چادر ہے اوسکے پاس ہو کہ اگر بیٹھیگا تو ستر کھل جاویگا و الا جائز ہے بلکہ مستحب ہے غیر حالت صلوۃ میں کہ آنحضرت کعبہ کے پاس بیٹھتے
گوٹ مار کر ساتھ چادر کے اور ساتھ ہاتھ کے بھی بیٹھے تھے اور اگر چادر وسیع ہو ایسی کہ اوسکے لپیٹنے سے ستر کھلے جائز ہے ح وَعَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ

وعن ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرة متفق علیه اور روایت ہے عمر اور انس اور ابن الزبیر اور ابی امامہ سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس شخص نے پہنا ریشم یعنی غیر مشروع دنیا مین نہین پہنے گا اوسکو آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یہہ محمول ہے حلال جاننے والے پر یا زجر و تشدید پر یا ایک مدت پر یعنی داخل ہونے جنت کے اسلیے کہ اہل جنت کا لباس جنت مین حریر ہوگا اور کہا حافظ سیوطی نے کہ تاویل اسکے اکثرین کے نزدیک یہہ ہے کہ نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہہ سابقین فائزین کے اور مقوی ہے اسکے وہ روایت کہ نقل کی ہے احمد نے جویریہ سے من لبس الحریر فی الدنیا البسه اللہ یوم القیمة ثوبا من نار ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لا خلاق له فی الآخرة متفق علیه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ پہنتا ہے ریشم دنیا مین وہ شخص کہ نہین حصہ واسطے اوسکے آخرت مین نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی نہین حصہ واسطے اوسکے اعتقادا آخرت سے یا نہین ہے حصہ پہننے حریر کے سے آخرة مین جیسے کہ اوپر کے حدیث مین فرمایا لم یلبسه فی الآخرة پس ہوگا کنایہ نہ داخل ہونے سے جنت مین بموجب قول اللہ تعالی کے ولباسهم فیها حریر پس اس صورت مین کافر کے حق مین تو ظاہر ہے اور مومن کے حق مین بطریق تغلیظ کے ہے یا یہہ کہ نہین داخل ہوگا ابتدا یا نہین داخل ہوگا بغیر اسکے کہ عذاب پاوے یا جاوے گا ساتہہ کپڑے آگ کے بکار رو کے ساتہہ ع وعن حذیفة قال نهانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی آنیة الفضة والذهب وان ناکل فیها وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیه متفق علیه اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا اونہون نے منع کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پیوین ہم بیچ باسن چاندی اور سونیکے اور یہہ کہ کہاوین ہم اوسمین اور منع کیا پہننے حریر اور دیباج سے کہ ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کے اور یہہ کہ بیٹہین ہم اوسپر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیان استعمال کرنے ظروف وغیرہ چاندی سونیکا اور حریر کا اوپر ہو چکا ہے اور فتاوی قاضیخان مین لکہا ہے کہ جیسے استعمال حریر کا بالغ کو حرام ہے اسی ہی حرام ہے پہنانا اوسکا لڑکونکو اور گناہ ہوتا ہے پہنانے والے کو اور کہا امام ابو حنیفہ رح نے کہ نہین ہے ڈر اسکا حریر کے بچھانیکا اور سونیکا اور اور اسی طرح اگر تکیے اور پردے حریر کے ہون تو نہین ڈر اسکا اور کہا امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہ یہہ سب مکروہ ہین اور حاصل یہہ کہ نہی اس حدیث کی محمول ہے تحریم پر نزدیک صاحبین کے اور نزدیک امام صاحب کے تنزیہہ پر جیسیکہ اشارہ کیا طرف اسکے ساتہہ قول لا باس کے اسلیے کہ پرہیزگار وہ شخص ہے کہ چہوڑے بالا باس بہ کو بخوف اسکے کہ ہو اوسمین باس اور یہی صحیح ہے اس حدیث مشہور کے دع ما یریبک الی ما لا یریبک پس ابو حنیفہ کو نہین حاصل ہوئی دلیل قطعی اوپر ہونے نہی کے تحریمی اور نصوص تحریم پہننے حریر کے نہین مشتمل اسکو اسلیے کہ بیٹہنے پر نہین اطلاق کیا جاتا ہے پہننا پس اسلیے حکم کیا ساتہہ تنزیہہ کے ع وعن علی قال اهدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سیراء فبعث بها الی فلبستها فعرفت الغضب فی وجهه فقال انی لم ابعث بها الیک لتلبسها انما بعثت بها الیک لتشققها خمرا بین النساء متفق علیه اور روایت ہے علی رض سے کہا بہیجا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جوڑا یعنی تہبند اور چادر ریشمی خط دار پس بہیجا اوسکو طرف میرے پس پہنا مینے اوسکو پس پہچانا مینے غصہ بیچ چہرہ مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا کہ تحقیق مینے نہین بہیجا تہا اوسکو طرف تیری تاکہ پہنے تو اوسکو سوا اسکے نہین کہ بہیجا تہا مینے اوسکو طرف تیرے تاکہ پہاڑ کر اوسکو اوڑہنیان کرکے تقسیم کر دے درمیان عورتونکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف پہنا حضرت علی رض نے یہہ سمجہکر کہ حضرت نے پہننے کے لیے بہیجا ہے اگر نہ جائز ہوتا پہننا اوسکا تو حضرت کاہیکو بہیجتے اور حضرت کی یہہ غصہ تہی کہ اکثر یا بالکل اسمین ریشم تہا یا اسی لیے خفا ہوئے کہ کیون نہ سمجہے وہ کہ یہہ لباس متقیون کا نہین ہے یعنی اگرچہ ریشم اوسمین بقدر تہا کہ جائز تہا پہننا اوسکا لیکن اونکی شان سے بعید تہا پہننا اوسکا ع وعن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن لبس الحریر الا هکذا ورفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبعیه الوسطی والسبابة وضمهما متفق علیه وفی روایة لمسلم انه خطب بالجابیة فقال

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَیْنِ اَوْ ثَلٰثٍ اَوْ اَرْبَعٍ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشم کے پہننے سے مگر اسقدر یعنی بقدر دو انگشت کی اور اوٹھائیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیاں اپنی بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا اون دونوں کو یعنی اسقدر حریر اگر لباس میں ہو مباح ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت مسلم کے یہہ ہے کہ خطبہ فرمایا حضرت عمرؓ نے بیچ جابیہ کے کہ نام ہے ایک شہر کا شام میں پس کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے ریشم کے سے مگر بقدر دو انگشت یا تین انگشت یا چار انگشت کے

ف پہلے روایت سے مباح ہونا حریر کا مقدار دو انگشت کے معلوم ہوا اور دوسری روایت سے معلوم ہوا کہ چار انگشت تک جائز ہے اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا ع **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابوبکرؓ کی سے یہہ کہ اونہوں نے نکالا جبہ طیلسانی کسروانی اوسمیں ٹکڑا ریشمی ٹکا ہوا تھا گریبان پر یعنی بطور سنجاف کے اور دیکھیں میں نے دونوں کشادگیاں اوسکی ٹکی ہوئیں ساتھ ریشمی کپڑے کے اور کہا اسماءؓ نے کہ یہہ ہے جبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تھا نزدیک عائشہؓ کے پس جبکہ وفات کی گئیں حضرت عائشہؓ لیا میں نے اوسکو یعنی مجھکو پہونچا وہ میراث میں اسلیے کہ تھیں بہن حضرت عائشہؓ کے اور تھے پہنتے صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے اوسکو یعنی کبھی کبھی اور ہم دھوتے ہیں اوسکو واسطے بیماروں کے طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اوسکے نقل کی یہہ مسلم نے **ف** طیالسہ ساتھ زیر لام کے جمع طیلسان مفتوح اللام کے ہے کہ وہ معرب تالسان کا ہے بمعنے چادر کی کہ صوف سیاہ کی ہوتی ہے اور سبز مدور ہوتا ہے اور کسروانیہ نسبت ہے طرف کسریٰ کے ساتھ زیر کاف کی اور بعضوں نے کہا ساتھ زبر کاف کے معرب خسرو کہ لقب ہے بادشاہ فارس کا اور دونوں کشادگیاں اوسکی کہ ایک آگے ہوتی ہے اور ایک پیچھے جیسا کہ بعضے جبوں میں معلوم ہے کہ آگے پیچھے دامن میں چاک کھلی ہوتی ہیں پس اوسی کو کہتا ہے کہ دیکھا میں نے دونوں چاکوں کو اوپر سنجاف حریر کی ٹکی ہوئی تھیں اور غرض اسماءؓ کے نکالنے اوس جبہ کے اور دکھانے اسکے سے لوگوں کو ظاہر کرنا نعمت و برکت کا اور ہونا اوسکا نزدیک اونکے تھا اور بیان کرنا اسکا کہ جبہ پر اگر اسطرح ریشمی سنجاف ٹکی ہو تو جائز ہے پہننا اسکا اور حضرتؐ نے پہنا ہے اور اگر کوئی کہے کہ دوسری فصل میں عمران بن حصین سے حدیث آئی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں پہنتا میں قمیص ریشمی سنجاف کا پس یہہ حدیث منافی اسکے ہے جواب اس اشکال کا یہہ ہے کہ حدیث عمران کی محمول ہے اسپر کہ قدر سنجاف ریشمی کی زیادہ چار انگشت سے ہوا اور اس حدیث میں کم اس سے یا کہیں کہ حدیث عمران کی بیان ورع کا ہے اور حدیث اسماء میں اصل جواز اور بعضوں نے کہا کہ تحمل و ترفہ قمیص میں جبہ سے زیادہ ہوتا ہے جیسا کہ معمول ہے اور دھوتی ہم اسکو یعنی پلاتے پانی دھویا ہوا اونکو اور طلب کرتے ہیں شفا ساتھ اسکے یعنے ساتھ پانی اوسکے یا ساتھ نفس جبہ کے ساتھ کہنے اسکے سر پر اور آنکھوں پر اور ساتھ برکت حاصل کرنیکے ساتھ لگانے ہاتھ کے اور بوسہ دینے کے واللہ اعلم ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ لِحِكَّةٍ بِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَكَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ اور روایت ہے انسؓ سے کہا رخصت دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے زبیر اور عبدالرحمن بن عوف کے بیچ پہننے ریشم کے واسطے کھجلی کی کہ تھی اون دونوں کو یعنی کھجلی کے سبب سے جو اونکے تھی جیسا کہ کی روایت ہیں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ کہا انسؓ نے یہہ کہ اون دونوں نے شکایت کی جوؤں کی پس رخصت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بیچ پہننے کرتے ریشمی کے **ف** موجز میں لکھا ہے کہ ریشم گرم اور خشک ہے اور پہننا اوسکا دفع کرتا ہے جوؤں کو ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ کہا دیکھے پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے دو کپڑے کسنبہ کے رنگے ہوئے پس فرمایا کہ تحقیق یہہ کفار کے کپڑوں سے ہیں کہ نہیں تمیز کرتے وہ حلال و حرام میں اور نہیں فرق کرتے بیچ لباس
مردوں اور عورتوں کے پس نہ پہن تو انکو اور ایک روایت میں ہے کہ کہا عبداللہ نے کہا میں نے دھو ڈالوں میں انکو فرمایا حضرت نے بلکہ جلادے انکو نقل کی
یہہ مسلم نے **ف** لکھا ہے شارحین نے کہ مراد آنحضرت کی جلا دینے سے مبالغہ ہے بیچ نکالنے اوسکے ملک سے بیچ کی یا ہبہ کے غرضکہ جسطرح ہو اپنے سے جدا کر ڈالے
اور حکم ہونیکا اس سبب سے کیا کہ کپڑا کسنبہ اگرچہ مردوں کو حرام یا مکروہ ہے لیکن عورتوں کے لیے مکروہ نہیں پس اوسکے دھونے میں ضائع کرنا مال کا ہے پس یا تو اپنے
عورتوں کو دیدے یا بیچ ڈالے یا اور عورتوں کو دیدیوے کہ وہ اس سے فائدہ اوٹھاویں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے بظاہر امر کے گئی اور اون
کپڑوں کو جلا دیا جب دوسرے دن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حقیقت حال سے خبر دی فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے اون کپڑوں کو اپنی عورتوں کو اسلیے کہ جائز ہے پہنا اوسکا
عورتوں کو اور یہی قرینہ اس روایت کی محل کیا ہے شارحین نے جلا دینے کو اوپر خلاف ظاہر کی اور یہہ جو بعضوں نے کہا ہے کہ امر جلانیکا مبالغہ ہے بیچ کھو دینے
اوسکی کی یہہ خلاف روایت و درایت کی ہے **تنبیہ** بیچ پہننے کسنبہ کے علما کو اختلاف ہے بعضے اوسکو مطلق حرام جانتے ہیں اور بعضے مباح اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر
بعد بننے کے رنگا ہو حرام ہے اور اگر بعد رنگنے کے بنا ہو مباح ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اگر بو اوسکی زائل ہوئی ہو مباح ہے والا حرام اور بعضے کہتے ہیں کہ پہننا اوسکا
مجالس میں مکروہ ہے اور اگر گھر میں پہنے درست ہے اور مختار مذہب حنفی میں کراہت تحریمی ہے اور نماز اوس سے مکروہ اور بیچ رنگ سرخ کے سوا کسنبہ کے بھی اختلاف ہے
اور شیخ قاسم حنفی نے کہ بڑے علماء متاخرین مصر سے ہیں اور استاد قسطلانی کے ہیں فتوی دیا ہے کہ حرمت بسبب رنگ کے ہے پس ہر سرخ حرام و مکروہ ہے واللہ اعلم
ح **وَسَنَذْكُرُ** حَدِيْثَ عَائِشَةَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِي مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور ذکر کرینگے ہم حدیث حضرت عائشہ رضی کے کہ سرا اوسکا یہہ ہے خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات غداۃ بیچ مناقب اہل بیت نبی
صلی اللہ علیہ وسلم **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْقَمِيْصَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا تھا بہت محبوب کپڑوں میں طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیراہن
نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** اسلیے کہ اس سے اعضا خوب ڈھکتے ہیں اور سبک ہوتا ہے بدن پر اور پہننے والا اوسکا بہت متواضع ہوتا ہے
اور جو چیز محبوب و مرغوب حضرت کے نزدیک ہوگی البتہ اوسمیں اسرار اور انوار ہونگے کہ غیر اوسکے میں نہونگے جیسکہ حکم تمام مستحبات کا ہے ح **وَعَنْ** اَسْمَاءَ
بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید کی سے کہ کہا تھا آستین کرتے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پونہچی تک نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے
اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے **ف** بعضی روایتوں میں سر انگشت تک بھی آستین حضرت کی آئی ہے اور آیا ہے کہ کرتا حضرت کا ٹخنے سے اونچا
تھا ح ع **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسَ قَمِيْصًا بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پہنتے قمیص شروع کرتے ساتھ دہنی طرف قمیص کے نقل کی یہہ ترمذی نے
ف میامن جمع میمنہ کی ہے یعنی جانب یمین کے اور لفظ جمع کا لانا اس سبب سے ہے کہ جانب یمین یعنی دہنی قمیص کے شامل آستین کو ہے اور اوس چیز کو کہ اوسکے
نیچے ہے یعنی کلی وغیرہ کو ح **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِزْرَةُ الْمُؤْمِنِ
اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ مَا اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَفِي النَّارِ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا يَنْظُرُ اللّٰهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حالت پسندیدہ بیچ تہبند باندھنے مومن کے آدھی پنڈلیوں تک ہے یعنی اولی تو یہہ ہے اور نہیں گناہ مومن کامل پر

بیچ پہننے تہبند کے درمیان آدھی پنڈلیوں اور درمیان ٹخنوں کی اور جو چیز کہ ہو نیچے اوسکے پس بیچ آگ کے ہے کہا یہ تین بار اور نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ دن قیامت کے طرف اوس شخص کے کہ دراز کرے تہبند اپنا مارے تکبر کے نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **وعن** سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منها شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ رواہ ابو داود والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہے سالم سے کہ نقل کی اپنے باپ یعنی عبد اللہ بن عمر سے اونہوں نے نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا درازی بیچ تہبند کے اور پیرہن کی اور پگڑی کی ہے جو شخص کہ لٹکا کر کھینچے انمیں سے کچھ از راہ تکبر کے نہیں نظر کریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کے نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی درازی کہ حرام یا مکروہ ہے فقط ازار ہی میں نہیں جیسا کہ مشہور ہے بلکہ پیرہن و عمامہ میں بھی ہوتی ہے چنانچہ بیان ہر ایک کی درازی کا بیچ شرح حدیث ابی ہریرہ کے پہلے فصل میں ہو چکا ہے ح **وعن** ابی کبشۃ قال کان کمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطحا رواہ الترمذی وقال هذا حدیث منکر اور روایت ہے ابی کبشہ سے کہ کہا اوسنے تھیں ٹوپیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں کے سر سے لگی ہوئیں نہ بلند نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** کہا اکثر شارحین نے کمام ساتھ زیر کاف کی جمع کمہ کی ہے ساتھ پیش کاف کے جیسے قباب جمع قبہ کی اور کمہ کہتے ہیں ٹوپی مدور کو کذا فی القاموس اور بطح ساتھ پیش ب کے اور جزم ط کے جمع بطحا کی ہے یعنی زمین مستوی سنگستان کی یعنی تھیں ٹوپیاں اونکی مدور اور بسوط لگی ہوئی سر سے نہ دراز و بلند کیے ہوئے اوپر ہوا کی طرف اور بعضوں نے کہا کمام جمع کم کی ہے یعنی آستین کی جیسے قفاف ساتھ زیر قاف کے جمع قف ساتھ مضموم القاف کی ہے یعنی زمین بلند کی اور بطحا کی معنی اس صورت میں فراخ و کشادہ کی ہونگی اسلیے کہ زمین بطحا کشادہ بھی ہوتی ہے یعنی آستین اونکی نہیں تھیں تنگ بہت بلکہ تھیں چوڑی مقدار بالشت کی ح ع **وعن** ام سلمۃ قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ذکر الازار فالمراۃ یا رسول اللہ قال ترخی شبرا فقالت اذا تنکشف عنها قال فذراعا لا تزید علیہ رواہ مالک وابو داود والنسائی وابن ماجۃ وفی روایۃ الترمذی والنسائی عن ابن عمر فقالت اذا تنکشف اقدامهن قال فیرخین ذراعا لا یزدن علیہ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اوسنے واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس وقت کہ بیان کیا آپ نے حکم ازار کا کہ دراز کرنا چاہیے پس کیا کام کرے عورت اور کیا ہے حکم اوسکے ازار کا یعنی اگر دراز تو کھلنا ستر کا لازم آتا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکا دی اور دراز کرے عورت ازار اپنی ایک بالشت یعنی آدھی پنڈلیوں سے اور بعضوں نے کہا ٹخنوں سے پس کہا ام سلمہ نے اس وقت کھلا رہیگا اوس سے یعنی اگر بالشت بھر ازار زیادہ کی گئی تو بھی احتمال کھلنے ستر کا ہے بسبب ازدیاد پنڈلی اوسکی کے مثلا فرمایا اگر کھلا رہے ستر اوسکا اب بھی دراز کرے ایک گز یعنی گز شرعی اور بعضے کہتے ہیں کہ دراز کرے بقدر ایک بالشت یا ایک گز کے کہ پہونچے سے مقدار زمین تک تاکہ قدم ڈھکے رہیں پھر مبالغہ کیا بیچ نہی کے زیادتی سے ساتھ قول اپنے کے کہ نہ زیادہ کرے عورت ایک گز پر نقل کی یہ مالک اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیچ ایک روایت ترمذی اور نسائی کے ابن عمر سے یون آیا ہے پس کہا ام سلمہ نے اس وقت کھلے رہینگے قدم اونکے فرمایا پس لٹکاویں ہاتھ بھر نہ زیادہ کریں اسپر **وعن** معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی رهط من مزینۃ فبایعوه وانه لمطلق الازرار فادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم رواہ ابو داود اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے اوسنے نقل کی اپنے باپ سے کہا اوسنے کہ آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ساتھ ایک جماعت کے قوم مزینہ سے یعنی واسطے بیعت اسلام کے پس بیعت کی اونہوں نے حضرت سے اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوے تھے گھنڈیاں کھلی ہوئی پس داخل کیا میں نے ہاتھ اپنا بیچ گریبان قمیص حضرت کے پس ہاتھ پھیرا میں نے مہر نبوۃ پر نقل کی یہ ابو داود نے **ف** گریبان آنحضرت کے پیراہن کا سینہ مبارک پر تھا چنانچہ بہت حدیثیں دلالت کرتے ہیں اسپر اور شیخ جلال الدین سیوطی نے کہا کہ بعضے لوگ کہ اونکو علم سنت کا نہیں گمان کرتے ہیں کہ کھلنا گریبان پیرہن کا سینہ پر بدعت ہے یہ قول اونکا باطل ہے ح **وعن** سمرۃ ان النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے سمرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہنو کپڑے سفید اسلیے کہ تحقیق وہ بہت پاک ہیں اور بہت پاکیزہ اور خوشتر ہوتے ہیں اور کفن دو سفید اپنے مردوں کو نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** بہت پاک ہوتے ہیں بسبب اسکے کہ بہت دھوے جاتے ہیں بسبب جلدی میلے ہونے کے بخلاف کپڑے رنگین کے کہ میل خوردہ ہوتا ہے اور اس سبب سے نہیں دھویا جاتا ہے مگر بعد دیر کے اور بہت پاکیزہ ہوتا ہے بسبب ملنے کے اور رنگوں اور خوشتر ہے بسبب میلان طبع سلیم کی طرف اوسکی اور جہاں کہ ضرورۃ ہوتی ہے جیسے کہ اختیار کیا ہے بعض صوفیہ نے کپڑہ نیلہ وغیرہ بسبب قلۃ محنت دھونی اوسکے کی پس وہ خارج ہے ماتحن فیہ سے پہر جانا چاہیے کہ سفید کپڑا افضل ہے کفن میں اسلیے کہ میت روبرو ہوتا ہے ملائکہ کی جیسے کہ پہننا اوسکا افضل ہے واسطے اوسکے کہ حاضر ہو محافل میں مانند داخل ہونیکے مسجد میں واسطے جمعے اور جماعت کے اور ملاقات علماء کے اور بزرگوں کی لیکن عیدین میں بعضوں نے کہا کہ افضل ہے وہ کپڑا کہ قیمتی زیادہ ہو نظر کرنے کر طرف اظہار مزید نعمت کی اور موید ہے اسکے وہ روایت کہ آنحضرت اوڑہتے تھے چادر سرخ یعنی سرخ خطونکی عیدین میں اور جمعہ میں ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَيْنَ كَتِفَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پگڑی باندہتے شملہ چھوڑتے پگڑی اپنی کا درمیان مونڈہوں اپنے کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَمَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَدَلَهَا بَيْنَ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبدالرحمن بیٹے عوف کے سے کہ کہا پگڑی بندہوائی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شملہ لٹکا دیا آگے میری اور پیچھے میرے نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی دونو طرف شملہ چھوڑا سینہ پر اور پیٹھ پر جاننا چاہیے کہ باندہنا عمامہ کا سنت ہے اور بہت حدیثیں اوسکی فضیلت میں آئی ہیں اور آیا ہے کہ دو رکعتیں عمامہ سے بہتر ہیں ستر رکعتوں بلا عمامہ سے اور جاننا چاہیے کہ چھوڑنا شملہ کا عمامہ میں افضل ہے لیکن دائمی نہیں آنحضرت کبھی شملہ چھوڑتے تھے اور کبھی نہیں چھوڑتے اور کبھی گردن سے نیچا ہوتا اور کبھی ایک سرا دستار کا دستار میں اور سر نیچے اور چھوڑتے سرا دوسرا اور شملہ آنحضرت کا اکثر پیٹھ پیچھے ہوتا تھا اور کبھی داہنی طرف اور کبھی شملہ ہوتے درمیان دو مونڈہونکے اور چھوڑنا شملہ کا بائیں طرف بدعت ہے کذا قیل اور ادنی مقدار شملہ کی چار انگشت ہے اور اکثر ہاتھ بہر اور درازی اوسکی زیادہ اس سے بدعت ہے اور داخل اسبال اور اسراف ممنوع کی اور اگر بطریق تکبر کے ہو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت اور لکہا ہے محدثین نے کہ تخصیص چھوڑنے شملہ کے بوقت نماز کی بہی موافق سنت کی نہیں اور صواب یہ ہے کہ چھوڑنا شملہ کا مستحب ہے اور سنن زوائد سے مقابلہ سنن ہدی کی اور اوسکی ترک میں گناہ و برائی نہیں اگرچہ اوسکی فعل میں ثواب و فضیلت ہے اور بعضوں نے جو سنت موکدہ کہا ہے خلاف تحقیق کی ہے اور کتب میں کہا مستحب ہے پہننا سیاہ کا اور چھوڑنا شملہ کا درمیان مونڈہونکے وکذا فی غیرہ من کتب الحنفیۃ ع

وَعَنْ رُكَانَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَائِمِ اور روایت ہے رکانہ سے ایسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا فرق درمیان ہمارے اور درمیان مشرکین کی پگڑی باندہنا ہی ٹوپیوں پر نقل کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی نہیں ہے ساتھ **ف** اس حدیث کو ابوداؤد نے بہی روایت کیا ہے اور سکوت کیا اس سے اور شاید کہ اسناد اسکی درست ہو یا حاصل ہو درستی بسبب دونوں کی اور عبارت حدیث کی دو احتمال رکہتی ہے ایک تو یہ کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور مشرک دستار باندہتے ہیں بغیر ٹوپی کی اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ہم دستار باندہتے ہیں ٹوپی پر اور وہ ٹوپی ہی فقط پہنتے ہیں بغیر عمامہ کے اور لکہا ہے شارحین نے کہ مراد معنی اول ہیں اسلیے کہ دستار باندہنا مشرکوں کا بغیر ٹوپی کے ہم اوپر نماز ی ٹوپی کا غیر واقع ہے ع

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِيْ وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اور

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کیا گیا سونا اور ریشم واسطے عورتوں کے میری امت سے اور حرام کیا گیا اوپر مردوں امت میری کی نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** لفظ امت شامل ہے لڑکوں کو بھی لیکن اوسکے وہ مکلف نہیں ہیں حرام ہے پہنانا پہنانا نیو الو پر اور مراد سونے سے زیور سونیکا ہی والا ظروف سونیکی اور چاندی کے حرام ہیں مردوں اور عورتوں پر اور اسطرح زیور چاندیکا مختص ساتھ عورتوں کے مگر جسقدر کہ مستثنے ہے مردوں کے لیے مثل انگوٹھی وغیرہ کے ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً اَوْ قَمِيصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ اَسْاَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہنتے کپڑا نیا نام لیتے اوسکا ساتھ نام اوسکے کے پگڑی یا کرتا یا چادر پھر کہتے یا الہی تیری ہے سب حمد ہے اور پہنائی تیری نے مجھکو اس قمیص کی تہنیں یا الہی مانگتا ہوں میں تجھسے بھلائی اس کپڑی کے کہ خیریت سے بدن پر رہی اور کوئی آفت اسکو نہ پہونچی اور مانگتا ہوں میں بھلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہہ کپڑا اوسکے لیے یعنی اسکو پہنکر طاعت تیری کروں اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری برائی اوسکی سے اور برائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہے یہہ واسطے اوسکے یعنی اوسکو پہنکر گناہ نکروں نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** پہنتے نیا کپڑا ابن حبان اور خطیب اور بغوی نے روایت کیا ہے کہ جب آنحضرت ارادہ کرتے نیا کپڑا پہننے کا تو پہنتے اوسکو دن جمعہ کی اور پگڑی یا کرتا الخ یعنی نام لیتے اوسکا برابر ہے کہ ہوتا کپڑا پگڑی یا کرتا یا چادر یا اور کپڑا اور مقصود تعمیم ہے اور تخصیص بطریق تمثیل کے ہے اور نام اسطرح لیتے کہ کہتے رزقنی اللہ او اعطانی او کسانی ہذا العمامۃ او القمیص او الرداء یا کہتے ہذا قمیص او رداء او عمامۃ اور اول ظاہر ہے ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ طَعَامًا ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ اَبُو دَاوُدَ مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي هٰذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ اور روایت ہے معاذ بن انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھاوے طعام پھر کہے سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے کہ کھلایا مجھکو یہہ کھانا اور پہونچایا مجھکو یہہ کھانا بغیر حیلہ اور بغیر قوت کے کہ میری جانب سے ہو بخشے جاتی ہیں واسطے اوسکے جو کچھ کہ پہلے کیے ہیں گناہ یعنی صغیرہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور زیادہ کیا ابوداود نے جو شخص کہ پہنے کپڑا پھر کہے سب تعریف ہے واسطے اوس اللہ کے کہ پہنایا مجھکو یہہ کپڑا اور دیا مجھکو یہہ بغیر حیلہ اور قوۃ کے میری جانب سے بخشے جاتے ہیں واسطے اوسکے اگلے پچھلے گناہ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوقَ بِي فَلْيَكْفِكِ مِنَ الدُّنْيَا كَزَادِ الرَّاكِبِ وَاِيَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِيَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِي ثَوْبًا حَتّٰى تُرَقِّعِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ صَالِحُ بْنُ حَسَّانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ اگر چاہتی ہے تو ملنا ساتھ میری یعنی نزدیکی ملاپ ہونیکی چاہتی ہے ساتھ میری دنیا اور آخرۃ میں پس چاہیئے کہ کفایت کرے تجھکو دنیا سے مانند توشہ سوار کے اور بچے رہو ہمنشینی دولتمندوں کی سے اور نہ پرانا گن کپڑے کو اور نہ پہینک اوسکو بسبب کہنگی کے یہانتک کہ پیوند کر لیوے تو اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث صالح بن حسان کی سے اور کہا محمد بن اسمعیل نے یعنی بخاری نے کہ صالح بن حسان منکر الحدیث ہی یعنی حدیث اوسکی منکر ہے **ف** مانند توشہ سوار کے رغبت دلائی حضرت نے اوپر قناعت کرنیکے تھوڑی سی چیز دنیا کی پر اور تخصیص سوار کی شاید اسلیے ہو کہ وہ تیز چلتا ہے منزل پر جلد پہونچتا ہے اور اسکو تھوڑا سا توشہ کافی ہی بخلاف پیادہ کے کہ سفر میں دیر لگتی ہے اور اسکو پیراہن وسکے توشہ بہت لینا پڑتا اور بچے رہو الخ اسلیے کہ ہمنشینی اونکی باعث ہوتی ہے محبت دنیا کی اور لہو کا

اسلیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولا تمدن عینیک الخ اور ایک آیت مین آیا ہے کہ فرمایا حضرت نے بچو ہمنشینی مولی کی سے کہا گیا کہ وہ کون ہین یا رسول اللہ فرمایا
اغنیا اور پیوند کرے تو پھر پہنے اوسکو ایکبار اسمین رغبت دلائی اور کفایت کرنیکی کپڑے حقیر پر چنانچہ حضرت عمرؓ سے منقول ہے کہ ایام خلافت مین ایک روز خطبہ پڑھتے تھے
یاران پیوند کا تہبند باندھے ہوئے ع ح وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اِیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ
اَلَا تَسْمَعُوْنَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ نام اوسکا ایاس بن
ثعلبہ ہے کہ کہا اونے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہین سنتے تم کیا نہین سنتے تم یعنی سنو کہ تحقیق کہنگی کپڑون کی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے
تحقیق کہنگی کپڑونکی اور ترک کرنا زینت دنیا کا اخلاق ایمان سے ہے نقل کی یہہ ابوداؤد نے ف یعنی تواضع لباس مین اور بچنا زینت دنیا سے اخلاق اہل ایمان
سے ہے کہ ایمان لانا آخرۃ پر اور رغبتون آخرۃ کی پر باعث اسکا ہوا ہے ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے
ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پہنے کپڑا شہرت کا دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا ذلت کا دن قیامت کی نقل کی یہہ ترمذی اور احمد اور
ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف کپڑا شہرت کا یعنی کپڑا جو کوئی پہنے نفیس بقصد اظہار عزت و تکبر کے کہ بسبب اوسکی اپنی تئین لوگونمین معزز و مشہور کرنا چاہے اوسکو اللہ تعالیٰ
پہناویگا کپڑا ذلیل اور یہہ کہ ساتھ اوسکے ذلیل اور بے عزت کریگا اوسکو دن قیامت کے اور اس سے یہہ سمجھا گیا کہ جو کوئی اختیار کریگا کپڑا ذلت و تواضع کا اللہ تعالیٰ
کی خوشی کیلیے دنیا مین پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ کپڑا عزت کا عقبی مین اور بعضونے کہا کہ مراد شہرت کی کپڑے سے کپڑے حرام ہین کہ مباح نہین پہننا اونکا اور بعضونے
کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد تکبر کے اور خوار کرنے فقرا کی اور دل شکستہ کرنے اونکے پہنے اور بعضونے کہا کہ وہ کپڑا مراد ہے کہ بقصد مسخرگی اور ملنساری کی پہنے یا بقصد اظہار
زہد و پارسائی کی پہنے اور بعضونے کہا تاویل کیا یہہ کپڑے کو ساتھ نفس اعمال کے کہ عمل کرے از راہ ریا کے اور اپنے تئین ساتھ اوسکے مشہور کرے اور اسمین شک نہین کہ وجہ
اول ظاہر ہے اور موافق تر ساتھ سیاق حدیث کی ہے ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے اوسی ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مشابہت کرے ساتھ کسی قوم کے پس وہ اونمین سے ہے
نقل کی یہہ احمد اور ابوداؤد نے ف یعنی جو کوئی مشابہ کرے اپنے تئین ساتھ کفار کے مثلاً لباس وغیرہ مین یا ساتھ فساق و فجار کے یا ساتھ اہل تصوف و صلحا کی کے پس
وہ اونمین ہی ہے یعنی گناہ و خیر اونکی سے لکھے جاتے ہین یہہ کلمہ جامع ہی بہت سے باتونکو یعنی مشابہت عام ہے خواہ اخلاق مین ہو یا افعال مین ہو یا لباس مین یا
ہو یا کھانے مین ہو یا پینے مین ہو یا رہنے مین یا بولنے مین یا مکان بنانے مین وغیر ذلک ع وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ
وَفِيْ رِوَايَةٍ تَوَاضُعًا كَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْكَرَامَةِ وَمَنْ تَزَوَّجَ لِلّٰهِ تَوَّجَهُ اللّٰهُ تَاجَ الْمُلْكِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ
عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ حَدِيْثَ اللِّبَاسِ اور روایت ہے سوید بن وہب سے کہ نقل کی ایک شخص سے کہ تہا اولاد اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ نقل کی
اوسنے اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے کپڑا زیب و زینت کا پہننا اسحال مین کہ قادر ہوا اوسپر اور ایک روایت مین لفظ تواضعاً کا
زیادہ آیا ہے یعنی چھوڑے کپڑا زیب و زینت کا پہننا بسبب زہد اور تواضع اور کسر نفسی کی پہناویگا اوسکو اللہ تعالیٰ جوڑا بزرگی کا یعنی بہشت کا جوڑا اوسکو دیگا کہ
باعث رفعت و بزرگی کا ہوگا یا بزرگی اوسکو عطا فرماویگا دنیا اور آخرۃ مین چنانچہ فرمایا من تواضع للہ رفعہ اللہ کی اور جو کوئی نکاح کرے واسطے خدا کی پہناویگا
جو شخص فروتنی کرے اللہ کے لیے بلند قدر کرتا ہے اوسکو اللہ ۱۲
اوسکو اللہ تاج بادشاہت کا نقل کی یہہ ابوداؤد نے اور نقل کی ترمذی نے جملہ احادیث سے حدیث لباس کی معاذ بن انس سے ف قادر ہوا اوسپر یعنی اوسکا
کپڑا پہننے پر اور ترک کیا ہو اللہ کے ڈر سے یا امید ملنے مرتبہ آخرۃ کی یا واسطے حقیر جاننے زینت دنیا کی اور نکاح کرے واسطے خدا کی یعنی نکاح کرے کسی اپنی ہمچشم

ایسی عورت سے کہ وہ ہو اوسکے برابر ہو کفویت میں اور نہ عزت میں اور نہ غنا میں محض اللہ کی رضا کے لیے یا واسطے محفوظ رکھنے نفس کے فتنہ سے اور محافظت دین کی کی اور طلب نسل کی ہو اور تاج بادشاہت کا یعنی بہشت میں تاج بادشاہت عطا فرماویگا اوسکو یا یہہ کنایہ ہے توقیر اوسکے سے دنیا اور آخرت میں اور حدیث لباس کے کہ پہناس ترک لباس جمال الخ نہ حدیث تزوج کی یعنی من تزوج للہ الخ ۱۲ ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہنے نقل کی اپنی باپ سے اونہنے نقل کی اپنے دادا سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی دوست رکھتا ہے یہہ کہ دکھلایا جاوے اثر نعمت اوسکیکا اوپر بندے اوسکیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف یعنی جب پورے اللہ تعالی بندے کو نعمت تو ظاہر کرے اوسکو یعنے کپڑے پہنے لائق حال اپنی کی بغیر مبالغہ اور اسراف کے بقصد اظہار نعمت و شکرگذاری اوسکی اور تا محتاج واسطے طلب کو ہ و صدقات کے اوسکے طرف رجوع کریں نہ بقصد تکبر اور اترانے کی اس سے معلوم ہوا کہ چھپانا نعمت کا روا نہیں اور گویا موجب کفران نعمت کا ہے اور اسیطرح جو نعمت کہ اللہ تعالی بندے کو دیوے مثل علم و فضل کے چاہیے کہ ظاہر کرے اوسکو تا لوگ فائدہ اوٹھاویں اوس سے اگر کوئی کہے اوپر کی حدیث میں رغبت دلائی ترک زینت پر اور اوسمیں رغبت دلائی زینت کی پر پس دفع تعارض انمین کیونکر ہو جواب یہہ کہ رغبت دلائی ترک زینت پر تا کہ نہ اعراض کرے اوسی وقت حاجت کی اور نہ تکلف کرے واسطے کرنے تکلف کے جیسیکہ دیکھی جاتی ہے عادت لوگون کی یہانتک کہ علما و صوفیہ میں بھی پس جو شخص کہ پکڑے ترک زینت کو عادت باوجود قدرت کی نئی کپڑے پر اور قناعت پرانے پر نہیں اچھا اسلیے کہ یہہ خست و دناءۃ ہے ۱۲ ح ع وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرًا فَرَاٰى رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهٗ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاْسَهٗ وَرَاٰى رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا آئے ہمارے پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کو پس دیکھا ایک شخص پراگندہ بال کو کہ پراگندہ تھے بال اوسکے سر کے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ سمیٹے اور درست کرے ساتھ اوسکے بال اپنے اور دیکھا ایک اور شخص کو کہ تھے اوسکے بدن پر کپڑے میلے پس فرمایا کیا نہیں پاتا یہہ شخص اوس چیز کو کہ دھوئی ساتھ اوسکے کپڑے اپنے نقل کی یہہ احمد اور نسائی نے ف یعنی صابون وغیرہ یا پانی اور اس سے معلوم ہوا کہ اصلاح بدن اور ستھرائی کپڑون کی نزدیک آنحضرت کی محبوب ہے اور خلاف اوسکا مکروہ اور یہہ جو آیا ہے کہ البذاذۃ من الایمان اور بذاذۃ سے قناعت کرنی ہے کپڑے موٹے جھوٹے پر پس نہیں منافی ہے وہ نظافت کی کہ جسکے حق میں آیا ہے انہا من الدین اور نہیں مستلزم ہے بذاذۃ ذلت کو نزدیک اہل یقین کے واللہ اعلم ۱۲ ع وَعَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِيْ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اَتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہے ابی الاحوص سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ میرے بدن پر تھے کپڑے ناکارہ پس فرمایا مجھکو کیا ہے تیرے پاس مال کہا میں نے کہ ہان فرمایا کس قسم کا مال ہے کہا میں نے ہر قسم کا مال ہے تحقیق دیا ہے مجھکو اللہ تعالی نے اونٹ اور گائیں بکری گھوڑا غلام فرمایا پس جبکہ دیا ہے تجھکو اللہ نے مال پس چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھ پر اثر نعمت اللہ کا اور اثر بزرگی کرنے اوسکیکا تجھکو نقل کی یہہ نسائی نے اور شرح السنہ میں روایت کی ہے ساتھ اور لفظون کے کہ مصابیح میں مذکور ہیں یعنی عبارت مختلف ہے اور مضمون دونو کا ایک ہے ف یعنی میں کپڑا اچھا پہنا کر تا لوگ کہ تو غنی ہے اور اللہ نے دی ہیں تجھکو نعمتیں اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ یہہ بات حاصل ہوتی ہے بیچ پہنے کپڑے اچھے اور ستھرے اوسکے اور دینے کی بقدر مقدور اوسکے بغیر اسکے کہ مبالغہ کرے لفافہ میں اور بار بار بدلنے میں اور اوپر تلے پہنے میں اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منع فرماتے تھے شہرت میں سے یا ریک کپڑے

سے اور بُنت سے اور نرم سے اور سخت سے اور دراز سے اور کوتاہ سے ویکن بین بین ہوا سکے کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ لنگی کرتی کی بحر و ہوا اور افعال ایما تہے ہے بشرطیکہ بقصد اختیار فقر و زہد کے دنیا میں اور تواضع اور انکسار کی ہو اور اگر بسبب بخل وخست کے ہو باوجود قدرت کے تو قبیح و مذموم ہے ⁂

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا گذرا ایک شخص اس حال میں کہ اوسپر تھے دو کپڑے سرخ پس سلام علیک کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پس نہ جواب دیا آپ نے اوسکو سلام کا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہے اسپر کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو حرام ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو شخص مرتکب ہو ممنوع چیز کا وقت سلام کرنے کی مستحق جواب دینے اور اکرام کرنیکا نہیں ہوتا اور بیٹھنا ریشمی کپڑے پر بھی مکروہ ہے مانند پہننے کے نزدیک صاحبین اور ائمہ ثلثہ کے اور امام اعظم رح کے نزدیک جائز ہے اور اسکا لحاف بھی اوڑھنا مکروہ ہے لیکن تکیہ کرنا حریر پر اور سونا اوسپر جائز ہے نزدیک امام ابی حنیفہ کے اور مکروہ ہے نزدیک صاحبین رح کے ع ح

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں سوار ہوتا میں زین پوش ارغوانی پر یعنی سرخ پر اور نہیں پہنتا میں کسنبا اور نہیں پہنتا میں پیراہن کہ سنجاف لگا ہو ریشمی اور فرمایا خبردار ہو اور خوشبوئی کہ مرد لگاویں چاہیے کہ بو رکھتی ہو نہ رنگ یعنی مانند گلاب و عطر وغیرہ کی تا زینت لازم نہ آوے اور خوشبوئی عورتوں کی چاہیے کہ رنگ رکھتی ہو نہ بو یعنی مانند زعفران اور مہندی اور مانند اوسکی تا بو باہر نہ پہنچے اور سبب فتنہ اور ابتلاء مردوں کا نہو نقل کی یہہ ابوداود نے **ف** ارجوان ساتھ پیش ہمزہ اور جیم کے اور بیچ میں انکے رے ساکن ہے یعنی زین پوش ریشمی سرخ کے اور بعضی کہتے ہیں کہ نہیں سوار ہوتا میں اوس جانور پر کہ اوسکے زین پر ارجوان ہو کذا قالہ بعض الشراح من علمائنا اور نہایہ میں لکھا ہے کہ ارجوان معرب ارغوان کا ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ اوسمیں سرخ پھول لگتے ہیں اور جو رنگ مشابہ اوسکے ہوتا ہے اوسکو بھی ارجوان کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ ارجوان ایک رنگ سرخ ہے اور قاموس میں لکھا کہ ارجوان سرخ کو کہتے ہیں کچھ تا ہو ممکن کہ ظاہر یہہ ہے کہ مراد ارجوان سے حدیث میں سرخ ہی ہے برابر ہے کہ ریشمی ہو یا غیر اوسکا اور اوسمیں بڑا مبالغہ ہے بیچ پرہیز کرنیکے سرخ کے پہننے سے اسلیے کہ سوار ہونے پر باوجودیکہ اطلاق پہننے کا نہیں آتا اوس سے بچتے تھے تو پہننے سے بطریق اولی بچتے ہونگے اور نہیں پہنتا میں پیراہن الخ یعنی جسمیں سنجاف زیادہ ہو چار انگشت سے مقدار میں پہننا یا محمول کیا جاوے ورع اور تقوی پر اور رنگ رکھتے ہو نہ بو الخ نہیں جائز ہے عورتوں کو ایسی چیز لگانی کہ بو بھی خوش رکھتی ہو وقت نکلنے کے اپنے گھر سے اور جائز ہے جبکہ نہ نکلیں اور حدیث خبر ہے بمعنے امر کے اور معنی یہہ ہیں کہ یہہ خوشبو مردوں کی بدون رنگ کے اور خوشبو عورتوں کی رنگ ہو بو اور شمائل میں آیا ہی کہ طیب مردونکے وہ چیز ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور طیب عورتونکے رنگ اوسکا ظاہر اور بو پوشیدہ اور ظاہر یہاں بھی یہی مراد ہے اسلیے کہ طیب بغیر بو کے نہو گی پس اثبات بو اوسکے لیے بیفائدہ ہوا اور نفی اوسکی اوس سے غیر صحیح ہے ع ح

وَعَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَّجْعَلَ الرَّجُلُ فِيْ اَسْفَلِ ثِيَابِهٖ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَاتَمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ریحانہ سے کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں سے دانتوں کے تیز کرنے سے اور گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے اور ہمخواب ہونے مرد کو ساتھ مرد کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور ہمخواب ہونے عورت کو ساتھ عورت کے بدون حائل ہونے کپڑے کے اور منع کیا اس سے کہ لگاوے مرد نیچے کپڑے کے ریشم یعنی استر ریشم کا مانند عجمیوں کے یا لگاوے مونڈھوں پر ریشمی کپڑا مانند عجمیوں کے اور منع کیا لوٹنے سے اور سوار ہونے سے اوپر چیتوں کی کھالوں کے اور منع کیا پہننے چھاپ کے سے مگر واسطے صاحب حکومت کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے **ف** دانتوں کے تیز کرنے سے

ہے عرب مین عورتین درمیان دانتونکی سوہان سے تیز کیا کرتے ہین اور باریک تا مشابہ جوانونکی ساتھہ ہون اسلئے حضرت نے منع فرمایا اور گودنے سے یعنی سوئے سے بدن گودکر نیل یا سرمہ بھرتے ہین اس سے بھی منع فرمایا اور بال اوکھاڑنے سے یعنی سفید بال ڈاڑہی اور سر کی چنی یا اوکھاڑنے بال ڈاڑہی اور بہونکے واسطے زینت کی یا عورتین جو بال چہرے سے اوکھاڑتین یعنی پیشانی کی بال چنے اسی سبب حضرت نے منع فرمایا اور سبب منع کا ان چیزون سے یہہ ہے کہ لازم آتی ہے تغیر خلقت الہی کی اور ارتکاب ہوتا ہے تکلف مذموم کا اگرچہ عورتونکو زینت حلال ہے لیکن ان تکلفات سے منع فرمایا اور بعضون نے بالونکے اوکھیڑنے کو ساتھہ اوکھیڑنے بالون سر اور ڈاڑہی کے وقت مصیبت کی تفسیر کیا ہے اور بحواب نہ جوڑے کے سے لئے یعنی دونون ایک کپڑے مین ننگی سووین اور ظاہر اطلاق ہے اور احتمال یہی ہی کہ مقید ساتھہ اس حال کی کہ انہون دونون ستر ڈھکی ہوئی او ایسی ہی دونون استعمال عورتونکی حق مین ہین اگر خوف فتنہ اور فساد کا ہو خود ظاہر ہے اور بغیر اسکی بہی خالی ترک ادب اور بیحیائی سے نہین اور استبرق ریشم کا لیکن یعنی ریشمی کپڑا پہننا حرام ہے مردونکو خواہ ابرہ ہو ریشمی خواہ استر روایت صحیح یہی ہی اور مودونکی ہو نیز ریشمی کپڑے سے مراد علم حریر ہے زیادہ چار انگشت سے اور ہو سکتا ہے کہ مراد ڈالنا کپڑی حریر کا ہو مانند دوپٹے کی کندہی پر بطریق تکبر کی اور چیتے کے کھڑی پر سوار ہونے سے اسلیئے منع فرمایا کہ مشابہت متکبرین کی ساتھہ ہوتی ہے اور بعضی مشائخ نے لکہا ہے کہ بیٹھنا اوپر چمڑی چارپایون اور درندونکی موجب جنت اور تفرقہ وقت کا ہے اور واسطے صاحب حکومت کے مانند بادشاہ اور قاضی اور امیر وغیرہ کی یعنی پہننا چہاپ کا بغیر احتیاج کی محض زینت کی لیے مکروہ تنزیہی ہی اور بعضون نے کہا کہ یہہ منسوخ ہے بدلیل اسکی کہ صحابہ پہنتے تہے حضرت کے عصر مین اور خلفاء کی وقت مین اور کوئی انکار نہین کرتا تہا ع ح وَعَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمَيَاثِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوُدَ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاُرْجُوَانِ اور روایت ہے علی رض سے کہ کہا منع کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنے چہاپ سونیکے سے اور پہنے قسی کی سے اور استعمال میاثر کے سے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کے یون ہے کہ کہا حضرت علی رض نے کہ منع فرمایا آنحضرت نے میاثر ارغوانی سے یعنی سرخ سے ف سونیکے چہاپ پہننے چارون علماء کے نزدیک حرام ہے اور بعضے صحابہ سے مانند طلحہ اور سعد اور صہیب کے جو پہننا اسکا منقول ہے پہلے نہی سے ہوگا اور قسی ساتھہ زبر قاف اور تشدید سین مکسورہ کی نسبت ہے طرف قس کی کہ نام ہے ایک شہر کا شہرون مصر کے سے اس کپڑے کو قسی کہتے ہین کہا بعض شراح نے کہ وہ ایک قسم کپڑے کی ہے کہ اوسمین خطوط ریشمی ہوتی ہین انتہی پس نہی تنزیہ کے لیے ہوگی بنابر ورع کی اور کہا ابن ملک نے کہ نہی اوس سے جب ہے کہ ہو ریشمی یعنی کل ریشمی ہو یا بانا اوسکا ریشمی ہو پس نہی تحریم کے لیے ہوگی اور کہا طیبی نے کہ وہ کپڑا کتان کا ہوتا ہے ملا ہوا ساتھہ ریشم کے اور میاثر ساتھہ زیر میم کے جمع میثرہ کی ہے ساتھہ زیر میم کی زین پوش کو کہتے ہین اور وہ اکثر ریشمی ہوتا ہے اور نہی بھی اوس صورت مین ہے کہ ریشمی ہو کذا ذکرہ بعض الشراح من علمائنا اور احتمال ہے یہ کہ ہو نہی اوس صورت مین بہی کہ سوتی ہو اوس صورتمین نہی تنزیہی ہوگی بسبب رفہ اور تنعم کے اور مشابہت کو ساتھہ متکبرین عجم کے ع ح وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو تم اوپر زین پوش خز کے اور نہ سوار ہو اوپر زین پوش چیتے کی چمڑی کے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف خز زمانہ سابق مین نام ایک کپڑے کا تہا کہ بنا جاتا تہا صوف و ریشم سے اور وہ مباح ہے اور صحابہ اور تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے اوسکو پہنا ہے پس نہی اوس سے بعلت تشبہ کی ساتھہ عجمیونکے ہوگی بطریق تکبر کی اوسکو زین پر ڈالتے تہے اور اگر مراد خز سے وہ ہو کہ اب معروف ہے کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ حرام ہے مطلقاً اور اسی معنی پر محمول ہے اس حدیث مین کہ آخر زمانہ مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ حلال جانینگے خز اور حریر کو اور لکہا ہے ملا نے کہ یہہ قسم زمان نبوت مین نہ تہی پس خبر دینی اوسکے ساتھہ غیب کی معجزہ آپکا ہے کذا قال الشیخ رح اور ملا علی رح نے لکہا ہے کہ بعض شراح ... ہے کہ مراد خز سے وہ کپڑا کہ تمام یا اکثر اوسمین ریشم ہو وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زین پوش سرخ سے نقل کی ...

شرح السنہ میں وَعَنْ اَبِیْ رِمْثَۃَ التَّیْمِیِّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ وَلَہٗ شَعْرٌ قَدْ عَلَاہُ الشَّیْبُ وَشَیْبُہٗ اَحْمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤدَ وَھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ وَبِھَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ اور روایت ہے ابی رمثہ تیمی سے کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ حضرت پر دو کپڑے سبز تھے اور حضرت کے بال تھے سو تحقیق چھپے تھے سر اور ڈاڑھی میں کہ غالب آیا تھا اون پر بڑھاپا یعنی سفیدی اور بڑھاپا اونکا سرخ تھا نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت صاحب وفرہ تھے اور اون بالونپر اثر تھا مہندی کا

ف سبز تھی یعنی ہری یا سبز تھی یا خطوط سبز تھی اوسمین اور بیچ عدد بالون سفید حضرت کے کئی روایتین آئی ہیں انس کہتے ہیں کہ نہ گنے بیس سر اور ڈاڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر چودہ بال سفید اور ابن عمر سے آیا ہے کہ بڑھاپا آنحضرت کا قریب بیس بالون سفید کے تھا اور ایک روایت میں سترہ بال آئے ہیں اور وفرہ وہ ساتھ فتحہ رے اور سکون فا کے اون بالونکو کہتے ہیں کہ کانوں تک لٹکے ہوئے ہوں اور بڑھاپا اونکا سرخ تھا یعنی وہ چند بال خضاب کئے ہوئے تھے اور بعضوں نے کہا کہ مراد سرخی بڑھاپے سے یہہ ہے کہ سفید خالص نہ تھے بلکہ مائل بسرخی تھی جیسا کہ معمول ہے کہ ابتدائی بڑھاپے میں اول بال بہوری ہوتی ہے پھر [illegible] اور اختلاف ہے درمیان محدثین اور فقہا کے کہ آنحضرت نے خضاب کیا ہے یا نہیں اکثر محدثین اسپر ہیں کہ نہیں کیا اور بڑھاپا اونکا حد خضاب کو نہیں پہونچا جیسے کہ حدیث میں آیا ہے اور ایسا حال تھا کہ اگر تیل سر میں ڈالتے تو سفید بال چھپ جاتے والا معلوم ہوتی رہتی اور فقہا نزدیک میں اسکے اثبات میں اور اس حدیث سے یہہ سمجھا جاتا ہے کہ انہیں چند بالون سفید کو خضاب کرتے تھے اور احتمال یہہ بھی ہے کہ قصدا انکو خضاب نہ کرتے تھے بلکہ آنحضرت کبھی واسطے دفع درد سر اور صاف کرنیکے مہندی کا سر میں ڈالتے تھے اور یہہ بال بسبب اسکے رنگین ہو جاتے تھے اور یہہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ موئے مبارک انس کے پاس دیکھا خضاب کیا ہوا کہتے ہیں کہ وہ نہ خضاب تھا کہ آنحضرت نے کیا تھا بلکہ انس بسبب تادیر رہنے اور تبرک کی اوسکو خوشبو میں رکھتے تھے وہ مشابہ خضاب کی معلوم ہوتا تھا یا انس نے آپ اوسکو خضاب کیا تھا واسطے تقویت اوسکی کی واللہ اعلم اور یہہ جو بعضے آیا ہے کہ آنحضرت خضاب کرتی تھی کبھی سرخ اور کبھی زرد مراد یہہ ہے کہ دھوتی تھی ڈاڑھی شریف کو ساتھ مہندی اور زعفران کی واسطے پاکی وصاف کرنیکی اور یہی نہ تھی خود سیاہ تھی نہ کہ اسکی رنگین ہو جاتی تھی اھ ح

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ شَاکِیًا فَخَرَجَ یَتَوَکَّأُ عَلٰی اُسَامَۃَ وَعَلَیْہِ ثَوْبُ قِطْرٍ قَدْ تَوَشَّحَ بِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے بیمار باہر تشریف لائے تکیہ کئے ہوئے اسامہ پر اور حضرت پر کپڑا تھا قطر کا کہ بطور بر لپیٹے ہوا تھا اوسکو پس نماز پڑھائی صحابہ کو نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** قطر ایک قسم ہے چادر کی کہ اوسمیں خط ہوتے ہیں سرخ اور کپڑا اوسکا درشت ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ قطر ایک بستی ہے ضلع بحرین میں وہانکا تھا وہ کپڑا اور یہہ ذکر مرض موت کا ہے اور یہہ آخری نماز ہے کہ ابوبکر کے پیچھے پڑھی تھی پس آنحضرت حجرہ شریف سے نکلے اور ابوبکر کے پہلو میں بیٹھے اور امامت کی چنانچہ تفصیل سے بیان اسکا باب [illegible] میں ہے تم

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِیَّانِ غَلِیْظَانِ وَکَانَ اِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَیْہِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِّنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْیَھُوْدِیِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ اِلَیْہِ فَاشْتَرَیْتَ مِنْہُ ثَوْبَیْنِ اِلَی الْمَیْسَرَۃِ فَاَرْسَلَ اِلَیْہِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا یُرِیْدُ اِنَّمَا یُرِیْدُ اَنْ یَذْھَبَ بِمَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّیْ مِنْ اَتْقَاھُمْ وَاٰدَاھُمْ لِلْاَمَانَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے قطری موٹے اور تھے حضرت جب بیٹھتے یعنی بہت اور پسینا آتا آپ کو تو بھاری ہو جاتے وہ کپڑے اوپر بدن مبارک کے یعنی اور مشقت پہنچتی آپ کو پس آیا کپڑا شام سے واسطے فلانے یہودی کے نام اوسکا نہ مذکور ہوا پس کہا میں نے اگر بھیجئے طرف اوس یہودی کی کسیکو پس خرید لیجئے اوس سے دو کپڑے اوپر وعدہ فراخی یعنی اس وعدہ پر کہ جس وقت کچھ آویگا تو مول اوسکا ادا کر دینگے تو مناسب تا کہ ایذا نہ پہنچے ان کپڑوں سے پس بھیجا حضرت نے کسیکو طرف اوس یہودی کی یعنی کپڑا خرید کرنیکے لیے اوپر وعدہ مذکور پس طلب کیا اوس سے اون کپڑوں کو بطور مذکور پس کہا یہودی نے کہ تحقیق میں جانتا ہوں اوس چیز کا ارادہ کرتے ہو تم [illegible] اسکے نہیں کہ ارادہ کرتے ہو تم یہہ کہ لیجاؤ تم مال میرا یعنی کپڑا وعدہ پر اور پھر نہ دو اور لفظ ظاہر خطاب اوسکو کیا اگرچہ پھر سنے گیا تھا اور حقیقت میں خطاب

آنحضرت کو سوال کیا سب وہ شخص پھر آیا اور حال اوس یہودی کا عرض کیا تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ کہا اوس یہودی نے یعنی اور وہ آپ بھی جانتا ہے کہ جھوٹ کہتا ہے اسلیئے کہ تحقیق جانتا ہے یعنی توریت سے کہ میں سب لوگوں سے متقی زیادہ ہوں اور خوب ادا کرنیوالا ہوں میں امانت کو نقل کیا یہ ترمذی اور نسائی نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت سے کپڑا موٹا پہنتا اور مزاج شریف آپکا اوس سے ایذا ہوئی اور واسطے رفعہ اور استراحت کی قصد خریدنے اچھے کپڑے کا طلب قرض کی کیا اور شقاوت اوس یہودی کی بھی معلوم ہوئی کہ کس مرتبہ میں تھے ہوئے ح **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رآني رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلي ثوب مصبوغ بعصفر موردا فقال ما هذا فعرفت ما كره فانطلقت فأحرقته فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما صنعت بثوبك قلت أحرقته قال أفلا كسوته بعض أهلك فإنه لا بأس به للنساء رواه ابو داود اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا دیکھا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسحال میں کہ مجھپر تھا کپڑا رنگا ہوا کسنبے کا گلابی پس فرمایا کیا ہے یہ پس پہچانا میں نے کراہت آنحضرت کی یعنی اس کپڑے کے پہننے سے پس گیا میں اور جلا دیا میں نے اوس کپڑے کو پس فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تو نے ساتھ کپڑے اپنے کی کہا جلا دیا میں نے اوس کپڑے کو فرمایا کیوں نہ پہنایا تو نے وہ اوسکو اپنے بعضی عورتوں کو اسلیئے کہ تحقیق نہیں مضائقہ ہے ساتھ پہننے اس کپڑے کے عورتوں کو نقل کی یہ ابو داود نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ کسنبے رنگ کا کپڑا پہننا حرام ہے مرد کو **وعن** هلال بن عامر عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بمنى يخطب على بغلة وعليه برد أحمر وعلي أمامه يعبر عنه رواه ابو داود اور روایت ہے ہلال بن عامر سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ خطبہ پڑھتے تھے خچر پر اسحال میں کہ اوپر تھی چادر سرخ یعنی سرخ خطوں کی اور حضرت علی آگے کھڑے ہوئے تھے حضرت کے بیان کرتے جاتے تھے حضرت کی کلام روبرو لوگوں کے نقل کی یہ ابو داود نے **ف** بسبب کثرت خلائق کی آواز مبارک حضرت کی دور والوں کو نہ پہنچتی تھی حضرت علی آواز بلند سے کلام مبارک سمجھاتے جاتے تھے ح **وعن** عائشة قالت صنعت للنبي صلى الله عليه وسلم بردة سوداء فلبسها فلما عرق فيها وجد ريح الصوف فقذفها رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تیار کی گئی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سیاہ پس پہنا اوسکو حضرت نے پس جب پسینا آیا اوس میں پائی او میں بو صوف کی پس پھینک دیا اوسکو یعنی بسبب لطافت مزاج شریف کی نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** جابر قال أتيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو محتب بشملة قد وقع هدبها على قدميه رواه ابو داود اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اس حال میں کہ حضرت بیٹھے ہوئے تھے گوٹ مارے ہوئی ساتھ چادر کی کہ پڑی تھی پھندنے اوسکے حضرت کے قدموں پر نقل کی یہ ابو داود نے **ف** گوٹ مارے ہوئے اسطرح کے بیٹھنے کو کہتے ہیں کہ سرین زمین پر ٹیکا کر دونوں گھٹنے کھڑے کر دیتے ہیں اور دونوں ہاتھ یا کوئی کپڑا گرد گھٹنے کے لپیٹ کر بیٹھتے ہیں سہارے کے لیئے ح **وعن** دحية بن خليفة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بقباطي فأعطاني منها قبطية فقال اصدعها صدعين فاقطع أحدهما قميصا وأعط الآخر امرأتك تختمر به فلما أدبر قال وأمر امرأتك أن تجعل تحته ثوبا لا يصفها رواه ابو داود اور روایت ہے دحیہ بن خلیفہ سے کہ کہا لائے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کپڑے قباطی پس دیا او نمیں سے مجکو ایک قبطی اور فرمایا پھاڑ اسکو دو ٹکڑے پس ایک کا قمیص بنا اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو کہ اوڑھنی بنا وے پس جب پیٹھ پھیر کر دحیہ نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کر اپنی عورت کو یہ کہ لگا دے نیچے اوسکے ایک کپڑا تا ظاہر نہ ہوں بال و بدن اوسکے یعنی بسبب باریک ہونے کپڑے کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** قباطی جمع قبطیہ کی ہے وہ ایک قسم کپڑے کی ہے مصر کے کپڑوں میں سے کہ باریک اور سفید ہوتا ہے **وعن** أم سلمة أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وهي تختمر فقال لية لا ليتين رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے یہہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی اونکے پاس اسحال میں کہ وہ اوڑھنی اوڑھے ہوئے تھیں پس فرمایا ایک پیچ دو سر پر نہ دو پیچ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** یعنی سر اور گلے کے نیچے ایک پیچ دے نہ دو پیچ تا اسراف و مشابہت مردوں کی ساتھ نہو کذا قال الطیبی اور ظاہر ہے کہ مراد و سر پر کپڑا لپیٹنا ہے عادت ہی عرب کی

عورتونکی کمر کو پہونچے ہوئے لٹکتے ہیں مانند جھبلہ کی یعنی جیسے بیان کیا ہے کسادہ باندھتے ہیں اور حضرت نے منع فرمایا انہیں ٹخنے تک کافی ہے زیادہ نہ لپیٹنے تا اسراف اور مشابہت نہو ساتھ عمارہ مردونکی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو مردونکا سالباس پہننا اور مشابہت کرنیکے ساتھ درست نہیں جیسیکہ عکس اوسکا نہیں درست ہے ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ ارْفَعْ اِزَارَکَ فَرَفَعْتُہٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاہَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلٰی اَیْنَ فَقَالَ اِلٰی اَنْصَافِ السَّاقَیْنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمر سے کہا گذا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسحال میں کہ میری تہبند میری سرکے ہوئی تہی یعنی لٹکتا تہا پس فرمایا اے عبد اللہ بلند کر تو تہبند اپنی کو پس بلند کیا مینے اوسکو پہر فرمایا اور اوٹھا پس اور اوٹھایا مینے پس ہمیشہ کوشش کرتا ہوں یعنی قصد کرتا ہوں اس کام کو کہ آنحضرت نے حکم کیا ہے بعد حکم کرنیکے حضرت کے پس کہا بعضے لوگوں نے کہ کہانتک اوٹھائی ہو تم کہا آدہی پنڈلیوں تک نقل کی یہہ مسلم نے ف انحرّیہا کی ضمیر فعلہ کیطرف پہرتے ہے چنانچہ ترجمہ اسکی موافق ہے اور ظاہر یہہ ہے کہ ضمیر پہرتے ہی طرف رفعۃ اخیرہ کے یعنی ہمیشہ کوشش کرتا ہوں اسپر کہ ہو بلندی ازار میری موافق اندازہ آنحضرت کے ع وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِزَارِیْ یَسْتَرْخِیْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاھَدَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ لَسْتَ مِمَّنْ یَفْعَلُہٗ خُیَلَاءَ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دراز کرے کپڑا اپنا از راہ تکبر کے نظر رحمت نہیں کریگا اللہ طرف اوسکے دن قیامت کی پس کہا ابوبکر نے یا رسول اللہ ازار میری لٹکجاتی ہے یعنی آپ سے بغیر اختیار میری کی اور کبہی پہونچتی ہے ٹخنے اور قدم تک مگر یہہ کہ ہر وقت خبرگیری کرتا ہوں یعنی اور اکثر مجہسے خبرگیری ہوسکتی ہے نہیں بسبب مانع شرعی یا عرفی کے پس کیا حکم اوسمیں ہے پس فرمایا واسطے ابی بکر کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تو اون لوگونمیں سے نہیں ہے کہ ازار لٹکاتے ہیں از راہ تکبر کے نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی لٹکانا اوسکا بغیر قصد کے نہیں ضرر کرتا خصوصًا اوس شخص کو کہ نہو عادت اوسکی تکبر کی ولیکن افضل متابعت ہی ہی اس سے معلوم ہوا کہ سبب حرمت کا ازار کی لٹکانے میں تکبر ہے ع وَعَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَاْتَزِرُ فَیَضَعُ حَاشِیَۃَ اِزَارِہٖ مِنْ مُقَدَّمِہٖ عَلٰی ظَھْرِ قَدَمِہٖ وَیَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِہٖ قُلْتُ لِمَ تَاْتَزِرُ ھٰذِہِ الْاِزْرَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتَزِرُھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عکرمہ سے کہا دیکھا مینے ابن عباس کو کہ تہبند باندھتے تہے پس رکہتے کنارہ تہبند اپنی کا آگے کی جانب اوسکے سے پشت قدم اپنے پر اور اونچا کرتے تہے پیچہے اوسکی سے کہا مینے یعنی ابن عباس کو کیوں تہبند باندھتے ہو تم اسطرح یعنی کبہی کبہی کہا ابن عباس نے کہ دیکھا مینے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ تہبند باندھتے تہے اسطرح یعنی کبہی کبہی نقل کی یہہ ابوداود نے ف اس سے معلوم ہوا کہ اونچا رکہنا ازار کا پیچہے سے کافی ہے عدم اسبال میں ع وَعَنْ عُبَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّھَا سِیْمَاءُ الْمَلٰئِکَۃِ وَاَرْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے عبادہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم رکہو تم پگڑیاں باندہنی اسلیے کہ پگڑیاں علامتیں ہیں فرشتونکی یعنی روز بدر کی آئی تہی دستار باندہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مسومین اور چہوڑو شملہ پیچہے پشت کی یعنی اسلیے کہ ملائکہ بہی آئی تہی اسی ہیئت پر نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں ع وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَکْرٍ دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْھَا ثِیَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْھَا وَقَالَ یَا اَسْمَاءُ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِیْضَ لَنْ یَّصْلُحَ اَنْ یُّرٰی مِنْھَا اِلَّا ھٰذَا وَھٰذَا وَاَشَارَ اِلٰی وَجْھِہٖ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ تحقیق اسما بیٹی ابی بکر کے آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں کہ اونپر تہے کپڑے باریک پس منہ پہیر لیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے اور فرمایا کہ اے اسما تحقیق عورت جب کہ پہونچے ایام حیض کو یعنی بالغ ہو ہرگز نہیں درست ہے کہ دیکہا جاوے اوسکی کوئی عضو مگر یہہ اور یہہ اور اشارہ کیا طرف منہ اپنے کے اور ہاتہوں اپنے کے نقل کی یہہ

ابوداود نے ف یہ سر کو بت عورت کے لیے اور حجاب ہونے کے گھر سے باہر نکلنے دوپٹہ کو اگرچہ بدن ڈھکے ہوا اور یہ خواص ازواج مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہیں اور اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب ان عورت کا باریک کپڑے میں سے معلوم ہوتا ہو تو حکم برہنہ کا رکھتا ہے ع وعن ابي مطر قال ان عليا
اشترى ثوبا بثلثة دراهم فلما لبسه قال الحمد لله الذي رزقني من الرياش ما اتجمل به في الناس واواري به عورتي ثم قال
هكذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول رواه احمد اور روایت ہے ابی مطر سے کہ تحقیق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خریدا ایک
کپڑا تین درہم کو پس جب پہنا اوسکو کہا سب تعریف ہو واسطے اللہ کے جسنے نصیب کیا مجھکو کپڑوں زینت کے سے وہ چیز کہ زینت کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے لوگوں میں
اور چھپاتا ہوں میں ساتھ اوسکے ستر اپنا پھر کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسیطرح سے سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یعنی جب پہنتے کپڑے کے نقل کی یہ احمد نے وعن
ابي امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي ثم قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي
واتجمل به في حياتي ثم عمد الى الثوب الذي اخلق فتصدق به كان في كنف الله وفي حفظ الله وفي ستر
الله حيا وميتا رواه احمد والترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہا اونسے کہ پہنا حضرت عمر بن خطاب نے کپڑا اپنا پھر کہا سب تعریف ہے واسطے اللہ کی کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اوسکے ستر اپنا
اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر کہا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ پہنے کپڑا نیا پھر کہے سب تعریف
ہے واسطے اللہ کے کہ جسنے پہنایا مجھکو وہ کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں ساتھ اوسکے ستر اپنا اور زینت کرتا ہوں میں ساتھ اوسکے بیچ زندگانی اپنی کے پھر قصد کرے اوس کپڑے کا
کہ پرانا ہو گیا تھا پس صدقہ کر دے اوسکو ہوگا بیچ پناہ اللہ کے اور بیچ نگہبانی خدا کی اور بیچ پردہ عفو و مغفرت اللہ کے جیتے اور مرے پیچھے یعنی دنیا اور آخرت میں نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وعن علقمة بن ابي علقمة عن امه قالت دخلت حفصة بنت
عبد الرحمن على عائشة وعليها خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارا كثيفا رواه مالك اور روایت ہے علقمہ بن ابی علقمہ سے اونسے
نقل کی اپنی ماں سے کہ کہا آئی حفصہ بیٹی عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کی پاس عائشہ کی اسحال میں کہ اونپر اوڑھنی باریک تھی پس پھاڑی وہ اوڑھنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
پہنائی اوسکو اوڑھنی موٹی نقل کی یہ مالک نے ف حفصہ بھتیجی تہیں حضرت عائشہ کی وہ باریک اوڑھنی اوڑھے بیٹھے دیکھکر خفا ہوئیں اور واسطے تادیب کے اونکی
اوڑھنی کے دو ٹکڑے کر ڈالی اور اوسکے بدلے موٹی اوڑھنی اوڑھادی ع وعن عبد الواحد بن ايمن عن ابيه قال دخلت على عائشة
وعليها درع قطري ثمن خمسة دراهم فقالت ارفع بصرك الى جاريتي انظر اليها فانها تزهى ان تلبسه في البيت وقد كان لي
منهن درع على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فما كانت امراة تقين بالمدينة الا ارسلت الي تستعيره رواه البخاري
اور روایت ہے عبد الواحد بیٹے ایمن کے سے اونسے نقل کی اپنے باپ سے کہا گیا میں حضرت عائشہ کی پاس اور اونپر تھا کرتا قطری یعنی مصر کا پانچ درہم کی
قیمت کا پس کہا حضرت عائشہ نے اوٹھا تو نگاہ اپنی طرف لونڈی میری کی دیکھ طرف اوسکے پس تحقیق تکبر کرتی ہے اور نہیں راضی ہوتی پہنے اس کپڑے
کے سے گھر میں یعنی چہ جائیکہ اوسکو پہنکر باہر نکلے اور تحقیق تھا واسطے میرے اسطرح کے کپڑوں میں ایک کرتا زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے میں پس نہ تھی
کوئی عورت کہ زینت کی جاتی مدینہ میں واسطے بیاہ کے یا اور شادی کے مگر بھیجتی طرف میرے کسیکو عاریت مانگنے اوس کرتے کو نقل کی یہ بخاری نے ف
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا حال فقر اور تنگی اور زہد اپنے کا آنحضرت کی زمانہ میں ح وعن جابر قال لبس رسول الله صلى الله عليه وسلم
يوما قباء ديباج اهدي له ثم اوشك ان نزعه فارسل به الى عمر فقيل قد اوشك ما نزعته يا رسول الله فقال نهاني عنه

بِحُلَّةٍ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيْهِ فَمَا لِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيْعُهُ
فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا پہنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن قبا ریشمی کہ تحفہ بھیجی گئی تھی واسطے حضرت کے پھر جلدی
اوتار ڈالی وہ قبا بدن مبارک سے اور بھیجا اوسکو طرف عمر رضہ کے پس کہا صحابہ نے کہ تحقیق جلدی واقع ہوا اوتارنا آپکا اس قبا کو یا رسول اللہ پس فرمایا کہ منع کیا مجھکو اسکے پہننے
سے جبرئیل نے پس آئے حضرت عمر روتے ہوئے لیے ہوئے یہ قصہ سنکر اور کہا یا رسول اللہ ناخوش جانا آپنے ایک چیز کو یعنی اس قبا کی پہننے کو اور دے مجھکو یعنی تاکہ پہنوں اسکو پس
کیا حال ہوگا میرا پس فرمایا کہ تحقیق نہیں دی میں نے تجھکو کہ پہنے تو اوسکو سواے اسکے نہیں کہ دی میں نے تجھکو وہ تاکہ بیچے تو اوسکو پس بیچی وہ حضرت عمر نے بدلے دو ہزار درہم
نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ الْمُصْمَتِ مِنَ الْحَرِيْرِ فَأَمَّا الْعَلَمُ وَسَدٰى
الثَّوْبِ فَلَا بَأْسَ بِهِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ سواے اسکے نہیں کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے اون کپڑے کے سے کہ نرا
ریشم ہو پس اسپر علم یعنی بطور دھاری کی کہ ریشم کے ہو بقدر چار انگشت کے اور تانا کپڑے کا کہ ریشم کا ہو پس نہیں مضائقہ اوسکا نقل کی یہہ ابو داود نے **ف** جس
کپڑے میں تانا اور بانا ریشم کا ہو حرام ہے پہننا اوسکا اور صاحبین کے نزدیک لڑائی میں مباح ہے اور جسمیں تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت وغیرہ کا مشروع ہے بالاتفاق
اور عکس اسکا بھی مکروہ ہے مگر لڑائی میں پس لڑائی میں صاحبین کے نزدیک نرا ریشمی بھی مباح ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ کہ بانا حریر کا ہو اور تانا سوت وغیرہ
کا اور جسمیں تانا حریر کا ہو اور بانا اور چیز کا وہ مباح ہے مطلقًا ۱۲ ح **وَعَنْ** أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَعَلَيْهِ مِطْرَفٌ
مِنْ خَزٍّ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ يُرٰى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلٰى عَبْدِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہے
ابی رجا سے کہا کہ نکلے ہمپر عمران بن حصین اس حال میں کہ اونپر تھا مطرف خز کا اور کہا عمران نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو دیوے اللہ تعالی نعمت پس اللہ تعالی
دوست رکھتا ہے یہہ کہ دیکھا جاوے اثر نعمت اوسکا اوپر بندے اوسکے کے نقل کی یہہ احمد نے **ف** مطرف ایک کپڑا ہوتا ہے کہ دونو طرف اوسکے کنارہ ہوتا ہے اور
قاموس میں کہا کہ مطرف اور پروزن مکرم کے چادر خز کی مربع دھار دار پس لفظ خز کا تاکید کے لیے ہوگا اور خز کہتے ہیں اوس کپڑے کو کہ نرا ریشم کا ہوتا ہے اور بعضوں نے
کہا کہ وہ کپڑا بنا جاتا ہے ریشم وصوف سے وہ مباح ہے یہاں وہی مراد ہے ۱۲ ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَأَتْكَ
اثْنَتَانِ سَرَفٌ وَمَخِيْلَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کھا جو چیز کہ چاہے تو یعنی مباحات میں سے اور پہن جو چیز کہ
چاہے تو جب تک نہ پہنچیں تجھکو دو چیزیں اسراف اور تکبر یعنی مکروہ ہونا توسع کا طعام و لباس میں بعلت اسراف و تکبر کے ہے اور جبکہ نہوں تو مباح ہے نقل کی یہہ
بخاری نے بیچ ترجمہ باب کے **ف** اور انس سے روایت ہے بطریق مرفوع کہ إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ اور قیاس اسپر یہہ ہے کہ اسراف ہے یہہ کہ پہنے تو ہر
چیز کو دل چاہے ۱۲ ع **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا
وَالْبَسُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ وَلَا مَخِيْلَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہوں نے نقل کی اپنے باپ سے
اونہوں نے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اور پیو یعنی بقدر حاجت کے اور صدقہ دو یعنی جو کچھ کہ زیادہ ہو ملتا ہے اور پہنو جبتک کہ نہو اسراف
اور نہ تکبر نقل کی یہہ احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ
فِيْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر ین کپڑا کہ ملاقات
کرو تم اللہ تعالی سے اوسمیں بیچ قبروں اپنی کی اور مسجدوں اپنی کے سفید کپڑا ہے نقل کی یہہ ابن ماجہ نے **ف** مسجدیں بیت اللہ ہیں اور ان میں عبادت کے لیے گیا تو گویا اللہ تعالی سے ملاقات
کے لیے گیا پس مسجدوں میں سفید کپڑا پہن کر جانا بہتر ہے اور مردہ بھی اوسکی ملاقات کرتا ہے اللہ تعالی سے پس سفید کفن بہتر ہے ۱۲ ع **بَابُ الْخَاتَمِ**
باب ہے بیچ بیان پہنے چھاپ کے یعنی انگوٹھی اور بنانے کی قسم زیور سے **الْفَصْلُ الْأَوَّلُ** فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ

النبي صلى الله عليه وسلم خاتمًا من ذهب وفي رواية وجعله في يده اليمنى ثم ألقاه ثم اتخذ خاتمًا من ورق نقش فيه محمد رسول الله وقال لا ينقشن أحد على نقش خاتمي هذا وكان إذا لبسه جعل فصه مما يلي بطن كفه متفق عليه اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا اونہوں نے بنوائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاپ سونے کی اور ایک روایت میں یہہ زیادہ آیا ہے اور پہنا اوسکو بیچ داہنی ہاتہہ اپنی کے پہر پہینک دیا اوسکو پہر بنوائی چھاپ چاندی کے کہ کہودا گیا اوسمیں محمد رسول اللہ اور فرمایا کہ نہ کہودے کوئی مانند نقش چھاپ میری کے کہ یہہ ہے اور تہے حضرت جب پہنتے چھاپ کرتے نگینہ اوسکا اپنے ہتیلی کے طرف نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** سونے کی یعنی پہلی حرام ہونے سونیکی مردونپر کہا امام محمد نے موطا میں کہ نہیں جائز مرد کو یہہ کہ چھاپ پہنے سونیکے یا لوہے کی یا کانسی وغیرہ کے اور نہ چھاپ پہنے مگر چاندیکی اور عورتونکو جائز ہے انگوٹھی سونیکے پہننے بلکہ علمانے لکہا ہے کہ انگوٹھی چاندیکی عورتونکو بہی مکروہ ہے اسلیئے کہ یہہ پہناوا مردونکا ہے اور عورتونکو تشبہ ساتہہ مردونکے مکروہ ہے پس اگر عورت چاندیکی انگوٹھی پہنے تو متغیر کرے اوسکے رنگ کو ساتہہ ملمع وغیرہ کے اور ہدایہ میں لکہا ہے کہ معتبر اسمیں حلقہ ہے نہ نگینہ اور پہینک دینے بعد اوسکے نزول وحی کی بیچ حرمت کے اور سیوطی نے لکہا ہے کہ وارد ہوئی ہیں حدیثیں بیچ پہننے چھاپ کے داہنے ہاتہہ میں اور بائیں ہاتہہ میں پہننے کے بہی حدیثیں آئی ہیں اور عمل اسی پر ہوا اور اول منسوخ ہے اور ابن عدی وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت داہنے ہاتہہ میں چھاپ پہنتے تہے پہر بائیں میں پہننے لگے اور صاحب سفر السعادۃ نے لکہا ہے کہ اسمیں دونوں مختلف آئی ہیں بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ داہنے ہاتہہ میں پہنتے تہے اور بعضے میں یہہ کہ بائیں میں پہنتے تہے اور سب حدیثیں صحیح ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ کبہی داہنے ہاتہہ میں پہنتے تہے اور کبہی بائیں میں اور امام نووی نے کہا کہ اجماع ہے اوپر جائز ہونے پہننے چھاپ کے داہنے ہاتہہ میں اور بائیں ہاتہہ میں اور ہمارے مذہب میں داہنے ہاتہہ میں پہنا ہے اسلیئے کہ وہ اشرف ہے پس احق ہے ساتہہ زینت واکرام کے اور حضرت نے جو لوگونکو دیکہا کہ عرب میں میری اتباع سے ملوا مثل نقش مہر میری کی کہودیں پس اس سے منع فرمایا اور منع اسلیئے فرمایا کہ حضرت وہ مہر خطوں پر کرکر بادشاہوں وغیرہ کو بہیجتے تہے پس اگر کوئی اور بہی اوسطرح کہودے تو مفسدہ واقع ہوگا اور کہا قاضی خان نے کہ مہر چاندیکی مباح ہے اوسکے لیئے کہ محتاج ہو مہر کرنیکا مانند قاضی وغیرہ کے اور جبکہ حاجت نہو تو ترک اوسکا افضل ہے اور جبکہ چھاپ پہنے تو لائق ہے یہہ کہ ہو نگینہ ہتیلی کی طرف بائیں ہاتہہ کے + ع ح **وعن** علي رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر وعن تختم الذهب وعن قراءة القرآن في الركوع رواه مسلم اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے قسی کپڑے اور کسنبے کپڑے اور پہننے انگوٹھی سونیکے سے یعنی مردونکو اور منع فرمایا پڑہنے قرآنکے سے رکوع میں نقل کی یہہ مسلم نے **ف** تحقیق لفظ قسی کے بیچ حدیث حضرت علی کی دوسری فصل کتاب اللباس کے میں گذر چکی اور نہی پڑہنے قرآن کے سے رکوع میں اسکے دو معنی ہیں ایک تو یہہ کہ منع فرمایا اس سے کہ بجای تسبیح کی رکوع میں قرآن پڑہے اور اسی طرح سجدہ میں اور دوسرے یہہ کہ منع فرمایا اسسے کہ اضطراب کرے اور بغیر تمام کرنے قراءت کے رکوع میں چلا جاوے کہ بعض قراءت رکوع میں واقع ہو + م **وعن** عبد الله بن عباس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى خاتمًا من ذهب في يد رجل فنزعه فطرحه فقال يعمد أحدكم إلى جمرة من نار فيجعلها في يده فقيل للرجل بعد ما ذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ خاتمك انتفع به قال لا والله لا آخذه أبدًا وقد طرحه رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہی انگشتری سونیکی بیچ ہاتہہ ایک شخص کے پس نکال لی آنحضرت نے انگشتری اوسکے ہاتہہ سے اور پہینک دیا اوسکو پہر فرمایا کہ قصد کرتا ہے ایک تمہارا طرف انگارہ کے آگ دوزخ سے پس پہنتا ہے اوسکو اپنے ہاتہہ میں یعنی سونیکے پہننے سے آگ دوزخ سے ... پایا جاویگا پس کہا گیا اوس شخص کو بعد تشریف لیجانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوٹھا لے انگشتری اپنی اور فائدہ اوٹہا تو ساتہہ اوسکے یعنی بیچ ڈال یا دیدے کسی عورت کو کہا اوس شخص نے نہ قسم خدا کی نہیں لونگا میں اوسکو کبہی حالانکہ تحقیق پہینک دیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہہ مسلم نے **ف**

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی قادر ہو خلاف شرع چیز کو ہاتھ سے بگاڑے جیسا کہ فرمایا حضرت نے اور ای من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ الخ ح **وعن** انس ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یکتب الی کسری وقیصر والنجاشی فقیل انہم لا یقبلون کتابا الا بخاتم فصاغ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم خاتما حلقۃ فضۃ نقش فیہ محمد رسول اللہ رواہ مسلم وفی روایۃ للبخاری کان نقش الخاتم ثلثۃ اسطر
محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا لکھنے خط کا طرف کسری بادشاہ فارس کی
اور قیصر بادشاہ روم کی اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے پس عرض کیا گیا ہے کہ بادشاہ نہین قبول کرتے ہین خط کو بدون مہر کے پس بنوائی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتری چاندی کی حلقہ سے نقش کیا گیا اوسمین محمد رسول اللہ نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ تہا نقش انگشتری
کا تین سطر مین محمد ایک سطر یعنی نیچے کے سطر مین اسم مبارک تہا اور رسول ایک سطر مین یعنی بیچ کے اور اللہ ایک سطر یعنی اوپر کے سطر مین اسم پاک تہا ف
یہین ذکر نگینہ کا نہ کیا بسبب اسکے کہ حلقہ پہنا جاتا ہے ہاتہ مین اور محل استبعاد ہی ذکر کیا اوسکو واسطے بیان جواز کی اور بعضے حدیثون مین آیا ہی کہ نگینہ بہی چاندی
کا تہا اور بعضی مین آیا ہے کہ حبشی تہا چنانچہ بیان اسکا آویگا اور شیخ محی الدین نووی نے کہا کہ سطر اول اللہ اور سطر دوسرے رسول اور سطر تیسری محمد یا ین
| اللہ رسول محمد | اور بعضی حواشی مین یہہ ہیئت لکہی ہے (محمد رسول اللہ) واللہ اعلم اور مہر آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر رض کی ہاتہ مین تہی اور بعد اونکی عمر فاروق کے ہاتہ
مین اور بعد اونکے حضرت عثمان کی ہاتہ مین تہی اور اخیر خلافت اونکی مین ہاتہ سے معیقیب کے سی کہ خادم اونکے تہے کوئی اریس مین گر پڑی اور ہر چند ڈہونڈہا نہ ملی اور کہا
علماء نے کہ باعث پریشانی اور فتنہ اور اختلاف کا کہ اونکے عہد مین تہا اور بعد اونکے ہوا گم ہونا اوس مہر کا تہا کہ اوسمین ایک برکت تہی کہ باعث انتظام و التیام کی تہی
جیسے کہ مہر حضرت سلیمان کی مین واللہ اعلم ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان خاتمہ من فضۃ وکان فصہ منہ
رواہ البخاری اور روایت ہے اونہی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹہی اونکی چاندی کی اور تہا نگینہ انگوٹہی کا بہی چاندی کا نقل کی یہہ
بخاری نے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبس خاتم فضۃ فی یمینہ فیہ فص حبشی کان یجعل فصہ مما یلی کفہ
متفق علیہ اور روایت ہے اونہی انس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنی انگشتر چاندی کی بیچ داہنے ہاتہ اپنے کی اوسمین نگینہ تہا حبشی تہے
حضرت کرتے نگینہ انگشتر کا اوس جانب کہ متصل ہتہیلی کی ہے یعنی اندر کے جانب کرلیتے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حبشی یعنی منسوب بحبشہ یا یمنی کہ عقیق تہا
کا تہا اسلیے کہ کان اوسکے یمن اور حبشہ مین ہے یا اور قسم کا نگینہ تہا کہ حبشہ مین ہوتا ہی یا سیاہ تہا برنگ حبشیون کی یا حبشہ مین اسکو بنایا تہا یا بنانے والا اوسکا حبشی تہا
اور یہہ منافی نہین کہنا ہے ساتہ ہونے اوسکی کی چاندی سی اور بر تقدیر معنی اول کے حمل اوپر تعدد و انکے کرنا چاہیے ح **وعنہ** قال کان خاتم النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی ہذہ واشار الی الخنصر من یدہ الیسری رواہ مسلم اور روایت ہے اونہی انس سی کہ کہا تہی انگشتری
صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمین اور اشارہ کیا انس نے طرف چہنگلیا بائین ہاتہ کی نقل کی یہہ مسلم نے **وعن** علی قال نہانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان اتختم فی اصبعی ہذہ او ہذہ قال فاومی الی الوسطی والتی تلیہا رواہ مسلم اور روایت ہے علی رض سی کہ کہا کہ حضرت
علی نے منع فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبات سے کہ مہر پہنون مین بیچ اس اونگلی اپنی کی یا اسمین کہا راوی نے پس اشارہ کیا حضرت علی نے طرف بیچ کی اونگلی کے
اور اوس اونگلی کی کہ متصل ہے اوسکے یعنی اونگلی شہادت کی نقل کی یہہ مسلم نے ف انگوٹہی اور چہنگلیا کی پاس کے اونگلی مین پہننا انگوٹہی کا ثابت
نہین ہوا نہ حضرت سے اور نہ صحابہ سے اور نہ تابعین مین سے پس ثابت ہوا استحباب پہننے انگوٹہی کا چہنگلیا مین اور اسطرف میل کیا ہی شافعیہ نے اور حنفیہ نے اور یہہ ہر دو کے
حق مین ہی اور عورتونکو جائز ہے کہ پہنین سب انگلیون مین اور نووی نے کہا کہ مکروہ تنزیہی ہے مرد کو پہننا چاہیے کہ بیچ کی انگلی مین اور شہادت کی اونگلی مین

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عبد اللہ بن جعفر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم

فِي يَمِينِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ عَلِيٍّ روایت ہے عبداللہ بن جعفرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مہر پہنتے داہنے ہاتھ اپنے میں نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور نقل کی ابو داؤد اور نسائی نے حضرت علیؓ سے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَسَارِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے انگشتری اپنے بائیں ہاتھ میں نقل کی یہ ابو داؤد نے وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے حضرت علیؓ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لیا ریشمی کپڑا پس رکھا اوسکو اپنے داہنے ہاتھ میں اور لیا سونا پس رکھا اوسکو اپنے بائیں ہاتھ میں پھر فرمایا کہ تحقیق یہ دونوں حرام ہیں اوپر مردوں امت میری کے نقل کی یہ احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے معاویہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سوار ہونے سے اوپر چمڑے چیتے کے اور منع فرمایا پہننے سونے سے یعنی مردوں کو مگر بہت کم نقل کی ابو داؤد نے ف یہ اباحت تھوڑے سونے کی بھی منسوخ ہوئی مولانا + ظاہر اجواز تھوڑے سونے کا حنفیہ کے نزدیک محمول ہے اسپر کہ ملمع سونے کا کرنا یا پیچ سونے کی نگینہ میں لگانے یا مہری کام بطور دھاری ہونگے یا سنجاف کے کپڑوں پر کرنا کہ یہ جائز ہیں انکے نزدیک ہے مولف وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ وَقَدْ صَحَّ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ فِي الصَّدَاقِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ اور روایت ہے بریدہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری پیتل کی کیا ہے واسطے میرے کہ پاتا ہوں میں تجھ سے بو بتوں کی یعنی اسلیے فرمایا کہ بت پیتل کی بناتے تھے پس پھینک دیا اوسنے اوسکو پھر آیا وہ شخص اس حال میں کہ پہنے ہوئے تھا انگشتری لوہے کی پس فرمایا حضرتؐ نے کیا ہے واسطے میرے کہ دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پس پھینک دیا اوسکو بھی پھر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کس چیز کی بناؤں میں انگشتری فرمایا چاندی کی اور نہ پورا کر اوسکو مثقال پھر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے کہا محی السنہ نے کہ تحقیق صحت کو پہنچا ہے اور حدیث صحیح میں آیا ہے سہل بن سعدؓ سے بیچ مقدمہ مہر کی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے ایک شخص کے ارادہ رکھتا تھا نکاح کا کہ تلاش کر یعنی مال واسطے مہر بیوی کے اگرچہ ہو انگشتری لوہے کی ف زیور دوزخیوں کا یعنی بعضی کافر دنیا میں اسکا پہنتے ہیں یا دوزخ میں کفار کو طوق و زنجیر لوہے کی پہنائی جائینگی اور نہ پورا کر اسکو الخ یہ نہی ورع اور اولویت کیلیے ہے کہ اولی یہی ہے کہ ہو انگشتری کم مثقال سے اسلیے کہ اصل ہونا اور چاندی میں کراہت ہی اور پس قدر ضرورت سے زیادہ نچاہیے اسلیے پہنا دو انگشتریوں کا اور زیادہ اس سے مکروہ ہے لیکن بنانا انگشتریوں متعدد کا مکروہ نہیں ہے اگر نوبت بنوبت پہنے اور کہا قاضیخان نے مکروہ ہے پہنا لوہے پیتل کی انگوٹھی وغیرہ کا اور کہا محی السنہ کا مطلب ہے کہ حضرتؐ نے جو فرمایا کہ تلاش کر مال اگرچہ انگشتری لوہے کی ہو اس سے معلوم ہوا کہ نہی تحریم کیلیے نہیں ہے یعنی اگر نہی تحریم کیلیے ہوتی تو حضرتؐ کا ہیکو لوہے کی انگوٹھی تلاش کرواتے اور لکھا ہے علما نے کہ یہ مبالغہ ہے بیچ خرچ کرنے مال کی واسطے مہر کے اگرچہ تھوڑی سی چیز ہو یہ مانند اس قول آدمی کی ہے کہ دے مجکو اگرچہ ایک مٹھی خاک کی ہو اور لوہے کی انگوٹھی کی پہننے سے اگرچہ منع فرمایا لیکن باوجود اسکی اشیاء مقصود سے باہر نہیں احتمال ہے کہ نہی لوہے کی انگوٹھی کی پہننے سے بعد حدیث سہل کی ہو اسلیے کہ حدیث سہل کی تھی پہلی استقرار سنن اور استحکام شرائع کی اور حدیث بریدہ کی بعد اسکی پس حدیث منسوخ ہوگی اور حدیث سہل کے بیچ پہلی فصل باب المہر کے گذری ہے + ساعح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوقَ وَتَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْإِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّينَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ

بِالْكِعَابِ وَالرُّقَى إِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ لِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکھتے دس چیزیں زردی یعنی استعمال کرنا خلوق کا اور مکروہ رکھتے تغیر کرنا بڑہاپے کا اور لٹکا کر تہبند کو کھینچے
چلنا یعنی ٹخنوں سے نیچے لٹکانا اور پہننا سونیکی انگوٹھی کا یعنی مردونکو اور ظاہر کرنا عورت کا زینت کو بے محل اور کھیلنا ساتھہ نردوں کے اور مکروہ رکھتے تھے
منتر کو سواے معوذات کی اور باندہنا منکوں اور کوڑیوں کا اور عورت کی ستر سے باہر گرانا منی کا بے محل اور فساد کرنا لڑکیکا درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام
ہونیکا اوسکے نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف خلوق ایک خوشبو ہے مرکب کہ زعفران وغیرہ سے بنتی ہے اور یہہ نہی خاص مردونکے لیے ہے اور عورتونکو لگانا
اوسکا درست ہے اور بعضی حدیثوں میں اسکی اباحت میں وارد ہوئی ہیں اور بعضی نہی میں اور حدیثیں نہی کی بہت ہیں اور ظاہر یہہ ہے کہ وہ ناسخ اباحت کی ہیں اور
مردونکو اوسکے استعمال سے اسلیے منع فرمایا کہ وہ عورتونکی خوشبو ہے اور تغیر کرنا بڑہاپے کا خواہ ساتھہ اوکھاڑنے سفید بالونکے ہو خواہ ساتھہ خضاب سیاہ کی
بخلاف خضاب مہندیکے کہ وہ جائز ہے بالاتفاق بسبب وارد ہونے احادیث کی اوسمیں اور سفید بالونکے اوکھاڑنے میں مختار ہمارے مذہب میں حرمت و کراہت ہے
اور ظاہر کرنا عورت کا اپنی زینت و خوبی کا بغیر محل اپنی کی محل ساتھہ زیر ح کی ہے یعنی موضع حل کی یعنی وہ جگہ کہ حلال ہے عورت کو اظہار زینت کا وہاں کہ وہ زوج
اوسکا ہے اور محارم مثل باپ بہائی وغیرہ کے جیسیکہ اللہ تعالی نے فرمایا ولا یبدین زینتہن الا لبعولتہن او آبائہن الایہ اور لفظ محل ساتھہ زیر ح کی بھی آیا ہے حلول
اور کعاب ساتھہ زیر کاف کی جمع کعب کے ہے یعنی مہرون نردونکے ساتھہ اونکے کھیلنے میں اور مانند قرعہ کے پہینکتے ہیں اور مراد نہی ہے کھیلنے سے ساتھہ نرد کی اور وہ
حرام ہے نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کی اور شطرنج کھیلنے بہی مکروہ تحریمی ہے ہمارے نزدیک اور رقی جمع رقیہ کی ہے یعنی افسون کرنیکی اور معوذات سے یعنی
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور انہیں کے حکم میں ہیں دعائیں منقول حدیث سے اور تعوذ ساتھہ اسماء الہی کی اور بعضونکے نزدیک مراد معوذات سے
وہ آیات قرانی ہیں کہ مشتمل ہیں اوپر معنی استعاذہ کے خواہ یہہ سورتیں ہوں خواہ غیر انکے حاصل یہہ کہ رقیہ کرنا ساتھہ قرآن اور اسماء اللہ تعالی کی جائز ہے اور
غیر اوسکے کی حرام ہے خصوصاً ساتھہ اون الفاظ کی کہ معانی اونکے معلوم نہوں کہ وہاں خوف کفر کا ہے اور تمائم جمع تمیمہ کی ہے یعنی منکوں اور ہڈیونکے کہ واسطے دفع نظر
کے لڑکونکے گلے میں لٹکاتے تھے ایام جاہلیت میں اور دین اسلام میں اسکی ممانعت آئی اور بعضوں نے کہا کہ تمائم سے مطلق منتر جاہلیت کی مراد ہیں اور آیات قرانی اور
دعائیں اور اسماء الہی لکھکر گلے میں ڈالنی جائز ہیں جیسیکہ حدیث عبداللہ بن عمرو کیسے کہ حصن حصین میں مذکور ہے معلوم ہوتا ہے اور مکروہ رکھتے تھے گرانی منی کو باہر
عورت کی ستر سے وقت انزال کی بخوف حمل کی غیر محل عزل میں کہ وہ عورت حرہ ہے بغیر اوسکی رضا کی باہر گرانا منی کا جائز نہیں بخلاف لونڈیکی وہ محل عزل ہے عزل اوس سے
مکروہ نہیں اور مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکیکو مراد ہے اس سے صحبت کرنی اوس عورت سے کہ دودہ پلاتی ہو بچہ کو پس حاملہ ہوجاتی ہے وہ اور سبب اوسکے دودہ اوسکا فاسد
یعنی خراب ہوجاتا ہے اور لڑکیکو خلل کرتا ہے کہ ضعف وغیرہ لاحق ہو جاتا ہے اور مجامعت عورت کو حالت دودہ پلانیمیں غیل کہتے ہیں ساتھہ زیر غین کی اور ذکر اوسکا
باب المباشرت میں ہوچکا ہے اور درحالیکہ نہ حکم کرتے تھے حرام ہونی اوسکیکا یعنی مکروہ رکھتے تھے فساد لڑکیکو اور جماع عورت کو حالت دودہ پلانے میں لیکن حرام نہیں
کرتے تھے اوسکو اسلیے کہ وطی عورت منکوحہ کی حلال ہے اور مجرد احتمال حمل کی کہ متضمن فساد مذکور کا ہے حرام نہیں ہوتی + ع ح وَعَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ مَوْلَاةً
لَهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِي رِجْلِهَا أَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَعَ كُلِّ جَرَسٍ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن زبیر سے یہہ کہ لونڈی آزاد کی ہوئی اونکی لیگئی زبیر کی بیٹی کو طرف عمر بن
الخطاب کے اور لڑکیکے پاؤں میں گھنگرو تھے پس کاٹ ڈالا اونکو حضرت عمر نے اور کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ساتھہ ہر جرس کے شیطان ہے
نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی مزین کرتا ہے اوسکو شیطان نزدیک اہل اوسکی کی اور وہ مزمار شیطان ہے جیسیکہ ایک حدیث میں آیا ہے الجرس مزامیر الشیطان
ع ح وَعَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ إِذْ دُخِلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا

جلاجل یصوّتن فقالت لا تدخلنّہا علیّ الا ان تقطعن جلاجلہا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تدخل الملائکۃ
بیتا فیہ جرس رواہ ابوداود اور روایت ہے بنانہ سے کہ لونڈی آزاد کی ہوئی عبدالرحمن بن حیان انصاری کے ہی کہ تہی وہ نزدیک حضرت عائشہ کی ناگاہ
لائے گئے حضرت عائشہ کی پاس ایک لڑکی چہوٹی اور وہ پہنے ہوئے تہے گہنگرو آواز کرتے تہے وہ پس کہا حضرت عائشہ نے یعنی اوس عورت کو کہ لڑکے کو لائی
تہی نہ لاوے اس لڑکی کو میرے گہر مگر یہہ کہ کاٹ ڈالی گہنگرو اسکے اسلیے کہ سنا ہی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے نہیں داخل ہوتی فرشتی اوس گہر میں یعنی
رحمت کی کہ اوسمیں گہنٹا ہوتا ہے نقل کی یہہ ابوداود نے وعن عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدّہ عرفجۃ بن اسعد قطع انفہ یوم الکلاب
فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخذ انفا من ذہب رواہ الترمذی وابوداود
والنسائی اور روایت ہے عبدالرحمن بن طرفہ سے یہہ کہ دادا اوسکا عرفجہ بن اسعد کاٹی گئی ناک اوسکی دن کلاب کی پس بنائی اوسنے ناک چاندی کی پس بدبودار
ہوئی وہ ناک اوسپر پس حکم کیا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ بناوے ناک سونیکی نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے ف کلاب نام ایک جگہ کا ہے
کہ وہاں لڑائی واقع ہوئی تہی عرفجہ کی ناک وہاں کٹ گئی تہی اور بسبب اس حدیث کی مباح رکہا ہے علمانے سونیکی ناک کا بنوانا اور اسی طرح باندہنا دانتونکا جائز ہے
تارون سے لیکن امام محمد کی نزدیک جائز ہے سونیکی تارون سے بہی + ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احبّ
ان یحلّق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلّقہ حلقۃ من ذہب ومن احبّ ان یطوّق حبیبہ طوقا من نار فلیطوّقہ طوقا من ذہب
ومن احبّ ان یسوّر حبیبہ سوارا من نار فلیسوّرہ سوارا من ذہب ولکن علیکم بالفضّۃ فالعبوا بہا رواہ ابوداود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ دوست رکہے یہہ کہ پہناوے اپنی دوست کو یعنی اپنی بی بی یا اولاد یا غیر انکیکو
حلقہ آگ کا یعنی کان میں یا ناک میں پس چاہیے کہ پہناوے اوسکو حلقہ سونیکا یعنی سونیکی حلقہ پہنانی کے سزا یہہ ہے کہ پہنایا جاویگا اوسکو حلقہ آگ کا اور جو شخص دوست
رکہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کی گردن میں طوق آگ کا پس چاہیے کہ پہناوے اوسکے گلے میں طوق سونیکا اور جو شخص چاہے یہہ کہ پہناوے اپنے دوست کو کڑا آگ کا پس چاہیے
کہ پہناوے کڑا سونیکا ولیکن لازم ہی تمپر استعمال چاندیکا پس تصرف کرو ساتہہ اوسکے نقل کی یہہ ابوداود نے ف فالعبوا بہا یعنی لہو ولعب کرو ساتہہ چاندیکی اور بناو
زیور اوسکا اسمیں اشارہ ہے کہ اسپر کہ زینت اور زیور دنیا داخل ہے لہو ولعب میں اگرچہ مباح ہو یا جیسا کہ عورتوں زیور دار کی لعب بازی کرین تو گویا کہ لہو ولعب کیا
ساتہہ زیور کے ہے اور کہا ابن ملک نے کہ لعب کرنا ساتہہ ایک شی کی تصرف کرنا ہے اوسمیں جسطرح کہ چاہیے یعنی کرو چاندی میں جس قسم کی چاہو تم اقسام زیور میں واسطے
عورتونکی نہ مردونکی سوائے مہر اور زیور تلوار اور ہتیارون لڑائی کی + ح ع وعن اسماء بنت یزید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ایّما امراۃ تقلّدت قلادۃ من ذہب قلّدت فی عنقہا مثلہا من النار یوم القیمۃ وایّما امراۃ جعلت فی اذنہا خرصا
من ذہب جعل اللہ فی اذنہا مثلہ من النار یوم القیمۃ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو عورت کہ پہنے ہار سونیکا پہنایا جاویگا اوسکی گردن میں مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی اور جو عورت ڈالی اپنی کانمیں بالی یا بالا سونیکا ڈالیگا اللہ تعالی
اوسکے کانمیں مانند اوسکے آگ سے دن قیامت کی نقل کی یہہ ابوداود نے وعن اخت لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر
النساء اما لکنّ فی الفضّۃ ما تحلّین بہ اما انّہ لیس منکنّ امراۃ تحلّی ذہبا تظہرہ الا عذّبت بہ رواہ ابوداود والنسائی
اور روایت ہی بہن سے حذیفہ کے یہہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای جماعت عورتونکی کیا نہیں ہے واسطے تمہارے بیچ چاندی کی وہ چیز
کہ زیور بناو تم ساتہہ اوسکے یعنی کافی ہے کہ زیور چاندیکا بناو خبردار ہو تحقیق نہیں تم میں سے کوئی عورت کہ زیور بناوے سونیکا کہ ظاہر کرے اوسکو یعنی
غیر محرم کو مگر عذاب کی جاویگی بسبب اوسکی نقل کی یہہ ابوداود اور نسائی نے ف ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ عورت کو بہی سونا پہننا منع ہی

وعید کا اور چاندی پہننے مباح ہے حال آنکہ عورتوں کو دونوں مباح ہیں پس ان حدیثوں کی علماء نے کئی توجیہ بیان کی ہیں بعضوں نے کہا اول میں حکم تھا پھر منسوخ ہوا اس واسطے اس حدیث کی کہ روایت کی گئی حضرت علی سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر اور سونا حرام ہے اوپر مردوں امت میری کی یعنی سمجھا گیا اس حدیث سے کہ عورتوں کو سونا اور حریر پہننا حرام نہیں اور بعضوں نے کہا کہ وعید ان حدیثوں میں کہ مذکور ہوئی سبب اسکا یہ ہے کہ جو زکوۃ نہ ادا کرے اوسکی حق میں یہہ وعید ہے اور بعضوں نے کہا وعید اوس عورت کی حق میں ہے کہ سونا پہن کر اجنبی مرد کی روبرو ظاہر کرے +ع ح اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَ الْحِلْيَةِ وَالْحَرِيْرِ وَيَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے زیور والوں اور حریر والوں کو یعنی پہننے انکے سے اور فرماتے کہ اگر تم دوست رکھتے ہو زیور جنت کو اور حریر جنت کو پس نہ پہنو انکو دنیا میں نقل کی یہہ نسائی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگشتری پس پہنا اوسکو فرمایا مشغول کیا مجھکو اوسنے تم سے آج کی دن طرف اوسکی دیکھنا ایک دفعہ اور طرف تمہارے دیکھنا ایک دفعہ پھر پھینک دیا اوسکو نقل کی یہہ نسائی نے ف ظاہر یہہ ہے کہ یہہ انگشتری سونیکی تھی مولانا وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ اَنَا اَكْرَهُ اَنْ يُلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ فَاَنَا اَكْرَهُهُ لِلرِّجَالِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہے مالک سے کہ کہا میں مکروہ رکھتا ہوں یہہ کہ پہنائی جاویں لڑکے کچھہ بھی سونے سے اسواسطے کہ پہنچا ہے مجکو یہہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا استعمال کرنے انگشتری سونیکی سے یعنی جب انگشتری کا منع ہوئی اور چیز بطریق اولی منع ہوگی پس میں مکروہ رکھتا ہوں واسطے مردونکے بڑے ہوں اونمیں سے یا چھوٹے نقل کی یہہ مالک نے موطا میں ف مشہور یہ ہے اور اوسی طرح چاندی بھی نہیں درست اگرچہ جائز ہے اور حریر بھی انہیں کے حکم میں ہے +ع بَابُ النِّعَالِ باب ہے بیچ بیان پاپوشونکے ف نعال جمع نعل کی ہے اور نعل اوسکو کہتے ہیں کہ بچایا جاوے پاؤں بسبب اوسکی زمین سے اور وہ ساتھ عرف ہر قوم کی مختلف ہے اور مراد یہاں بیان کرنا آنحضرت کی پاپوش کی صفات کا ہے کہ متعارف دیار عرب کے ہے اور وہ بھی کئی اقسام کی ہوتی ہے چنانچہ اسی لیے ساتھ صیغہ جمع کی لایا +ع اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پہنتے تھے ایسی پاپوش کہ نہ تھی اوسمیں بال نقل کی یہہ بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق پاپوش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی واسطے اوسکے دو تسمے نقل کی یہہ بخاری نے ف قبال ساتھ زیر قاف کی پاپوش کی تسمہ کو کہتے ہیں کہ دو انگلیونکی بیچ میں پہنا جاتا ہے پس آنحضرت کی پاپوش میں دو تسمے تھے ایک تسمہ تو ہوتا تھا درمیان انگوٹھی کو اور اوس انگلی کے کہ پاس اوسکے ہے اور ایک تسمہ ہوتا تھا درمیان بیچ کی انگلی کی اور اوس انگلی کی کہ متصل اوسکی ہے اور اوسکو بنصر کہتے ہیں زبان عربی میں اور یہہ پاپوش عرب میں مثل چپل کے ہوتی ہے کہ جسکو یہاں پہنکر مسجد میں جاتے ہیں +ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ غَزَاهَا يَقُوْلُ اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غزوہ میں کہ غزوہ کیا اوسکو یعنی وقت نکلنے کے ایک جہاد کی لیے یہہ فرمایا بہت لی لو تم پاپوشیں اسواسطے کہ مرد ہمیشہ مانند سوار کی ہے جب تک کہ پاپوش پہنے رہتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف یعنی یہہ مانند سوار کی ہے بیچ جلد چلنے کی اور سلامتی پاؤں کی آفات سے اور اسمیں تعلیم ہے امیر کا سپاہ کو کہ خبر لے ان چیزوں کی ساتھ اونکے ساتھ رکھے +ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى

بِالْیُمْنٰی وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پہنے ایک تمہارا پاپوش پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ داہنی پاؤں کے سے پہنے اول داہان پاؤں والی جوتی پہن اور جس وقت کہ اوتارے پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ بائیں طرف کی یعنی اول بایان پاؤں نکالی جوتے سے چاہیے کہ ہو دایاں پاؤں پہلے پہننے میں اور آخر ہو اوتارتے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ضابطہ اسمیں یہ ہے کہ جو امر فضیلت رکھتا ہے ابتدا ساتھ داہنے کے اوسمیں مستحب ہی اور جو کہ ایسا نہیں ہی اوسمیں ابتدا ساتھ بائیں کی پس پہننا جوتی کا وسیلہ ہی دخول مسجد اور اعمال خیر کا بخلاف اوتارنے کے اور مسجد میں جاوے تو پہلے دایاں پاؤں رکھے اور نکلتے ہوئے پہلے بایاں نکالے اور پاخانہ میں جاوے تو بایاں پاؤں پہلے رکھے اور نکلے تو دایاں پہلے نکالے ط ح داہنے پاؤں کو بزرگی ہی بہ نسبت بائیں کی پس اکرام کرے اوسکا اور اکرام اوسکا یہ ہے کہ جوتے پہنے تو پہلے اوسکو ڈالے اور نکالتے ہوئے پیچھے اوسکو نکالے تا زیادہ رہے جوتے میں اور یہ باعث ہو اوسکی عزت وحرمت کا اسی طرح مسجد وغیرہ کے جانے اور نکلنے میں سمجھے مولانا

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیُنْعِلْهُمَا جَمِیْعًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چلے ایک تمہارا ایک پاپوش میں چاہیے کہ ننگا کرے دونوں پاؤں یا پہنے دونوں میں یعنی پاؤں میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنے پہنے تو دونوں پہنے اور اوتارے تو دونوں اوتارے ایک پاؤں میں پہننا اور ایک ننگا رکھنا مکروہ تنزیہی ہے اسلیے کہ خلاف ادب ومروت کی ہی اور سبب لغزش پاؤں کا ہی خصوصا جبکہ پاپوش بلند ہو اور زمین ناہموار ہو اور لاحق کیا ہے بعض علماء نے ساتھ اسکے ایک ہاتھ کی نکالنے کو آستین سے یعنی یہ بھی ایسا ہی ہی کہ ایک ہاتھ آستین میں رکھے اور ایک آستین نکال کر کندھے پر ڈالے اور ایسی ہی ایک پاؤں میں جوتا پہننا اور ایک میں موزہ ح ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا یَمْشِ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰی یُصْلِحَ شِسْعَهَا وَلَا یَمْشِ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدٍ وَلَا یَاْکُلْ بِشِمَالِهٖ وَلَا یَحْتَبِیْ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا یَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت ٹوٹ جاوے تسمہ کسیکی پاپوش کا پس نہ چلے ایک پاپوش میں یہاں تک کہ درست کرے تسمہ اوسکا اور نہ چلے ایک موزہ میں اور نہ کھاوے ہاتھ بائیں سے اور نہ گوٹ مارے ساتھ ایک کپڑے کی یعنی جبکہ تنہا اوسکی ستر پر کچھ اوس کپڑے کے سوا نہو اور نہ لپیٹے کپڑے کو اسطرح سے کہ لپٹا ہوا ہو تمام بدن پر کہ ہاتھ بھی اندر لپٹ جاویں اور ہاتھ کی نکالنے سے ستر نظر آوے نقل کی یہ مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ مُثَنًّی شِرَاکُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا تھے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کے دو قبال تسمے کہ اونکو میں پہنے جاتے ہیں دوہری تھی تسمی اونکی یعنی تا چھپا میں نہیں اور تسمے دوہرے نقل کی یہ ترمذی نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پاپوش پہنے آدمی کھڑے ہوکر نقل کی یہ ابوداؤد نے اور نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے **ف** یہ اوس صورت میں ہی کہ کھڑے ہوکر پہننے میں مشقت ہو یعنی ایسا جوتہ ہو کہ پیچ پہنے اور باندھنے تسمے کے ہاتھ کا محتاج ہو نہ مطلق جوتہ میں ح ++

وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَنَّهَا مَشَتْ بِنَعْلٍ وَّاحِدَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہے قاسم بن محمد سے اونہوں نے نقل کی حضرت عائشہؓ سے کہا بعضے وقت چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک پاپوش میں اور ایک روایت میں یوں ہی کہ تحقیق حضرت عائشہ چلیں ایک پاپوش میں نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہہ صحیح ہی یعنی از راہ اسناد کی **ف** جن حدیثوں میں کہ نہی آئی ہی ایک پاؤں میں جوتہ پہن کر چلنے سے یہ حدیث مخالف اونکی ہی اس حدیث کی صحت میں کلام کیا ہے علماء نے اور کہا ہے کہ صحت کی یہ حال ہو در تنہا اور صحن گھر میں نہ باہر یا واسطے ضرورت کے یا واسطے بیان جواز کی تا نجانیں کہ حرام ہی اور تا معلوم ہو کہ جو چیز ہے مکروہ تنزیہی ہی شارع سے کرنا اوسکا

بیان اصل جواز کی آیا ہے اور رد فعل نسبت شارع کی مکروہ یعنی ہوتا اسلیے کہ بیان جواز واجب ہے پس بیان کیا صریح مقدمہ کہ معلوم ہوا کہ ابی ہے آنحضرتؐ کی یہہ تکیہ لگانا بھی جواز
لذیہ ہین ۔ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْلَعَ نَعْلَيْهِ فَيَضَعَهُمَا بِجَنْبِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہ کہا تحقیق سنت سے ہے جسوقت کہ بیٹہے آدمی یہہ کہ اوتارے جوتیاں اپنی اور رکہے اونکو اپنی پہلو کی طرف نقل کی یہہ ابو داؤد نے ف یعنی جوتی پہنے نہ بیٹہے بلکہ
اوتار کر بیٹہے کہ اور بہی سیدہا ہے اور رکہے اوسکو بائین پہلو کی طرف واسطے تعظیم داہنی طرف کی اور سامنے بہی نہ رکہے واسطے تعظیم قبلہ کی اور پیچہے نہ رکہے واسطے خوف
چوری ہونیکے ۔ ع وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ
فَلَبِسَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا اور روایت ہے ابن بریدہ سے کہ نقل
کی اپنی باپ سے یہہ کہ نجاشی نے بطور تحفہ کی بہیجی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو موزی سیاہ سادی یعنی غیر منقش پس پہنا حضرتؐ نے انکو یعنی طہارت سے نقل کی ابن ماجہ
نے اور روایت کی ترمذی نے ابی بریدہ سے ساتھہ اضافت باپ کی طرف بریدہ کی اور اوسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کی یہہ عبارت کہ پہر وضو کیا آنحضرتؐ نے اور مسح کیا
اوپر ف نجاشی لقب ہے بادشاہ حبشہ کا اور حضرتؐ کے موزے پہننے بدون پوچہنے اور تفتیش کرنے اس بات کی کہ یہہ چمڑا دباغت دیا ہوا ہے یا نہین مردار کا ہے یا ذبیح
کا ان چیزون کی کچہہ تفتیش نکی اور عمل کیا ظاہر حال پر اور اس سے حکم معلوم ہوا کوری کپڑیکا اور بوریونکا اور شطرنجی اور فرش فروش اور سوا ان کے اور چیزونکا بہی
اگر ظاہر ہو ان میں نجاست تو حکم طہارت کا ہے ۔ مولانا من المترجم **بَابُ التَّرَجُّلِ** یہہ باب ہے بیچ بیان کنگہی کرنیکے ف ترجل کہتے ہین عربی میں کنگہی
کرنیکو عام ہے کہ سر مین ہو یا داڑہی مین لیکن اکثر استعمال ترجل کا سر کی کنگہی کرنے مین ہوتا ہے اور تسریح کا داڑہی میں ۔ ع **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی ۔
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تہا
مین کنگہی کرتی سر مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اس حال میں کہ مین حائضہ ہوتی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس سے معلوم ہوا کہ بدن
حائضہ کا پاک ہے اور مخالطت ساتہہ اسکے جائز ہے ۔ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ
اَلْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فطرۃ پانچ چیزین ہین ختنہ کرنا اور استعمال کرنا لوہیکا یعنی بال زیر ناف کی لینی اور لبین لینین اور ترشوانا ناخونونکا اور اوکہیڑنا بغل کی بالونکا نقل کی بخاری و مسلم
ف فطرۃ خمس یعنی یہہ پانچ چیزین سب انبیاء صلوات اللہ و سلامہ علیہم کی شریعت مین سنت ہین اور یہہ حدیث فطرۃ کی بیچ ابتدا کتاب کے باب السواک مین گذری
ہے اور وہان دس چیزین فطرت سے کہی ہین اور یہان پانچ بیان کین اور دونون جگہہ مقصود حصر نہین ہے بلکہ مراد یہی کہ سب چیزین بالجملہ فطرت سے ہین اور یہان
پانچ بیان کین اور بیان مفصل انکا وہان ہو چکا ہے فانظر ثمہ ۔ ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا
الْمُشْرِكِينَ أَوْفِرُوا اللُّحَى وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَفِي رِوَايَةٍ أَنْهِكُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللُّحَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو مشرکونکی یعنی وہ بڑہاتی ہین مونچہین اور پست کرتے ہین داڑہیان تم مخالفت اونکی کرو کہ بڑہاؤ داڑہیان اور پست کرو
لبین اور ایک روایت مین ہے خوب پست کرو لبین اور چہوڑ دو داڑہیان نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ۔ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ وُقِّتَ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ
وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ أَنْ لَا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انسؓ سے کہ کہا معین کیا
گیا واسطے ہمارے بیچ کتروانے لبونکی اور ترشوانے ناخونون کی اور دور کرنے بال بغلون کی اور مونڈنے بال زیر ناف کی یہہ کہ نہ چہوڑین ہم زیادہ چالیس
دن سے نقل کی یہہ مسلم نے ف کہا ابن ملکؒ نے کہ آیا ہے بعضی روایت مین ابی عمرؓ سے کہ حضرتؐ ترشواتے تہے ناخون اور لبین اپنی ہر جمعہ مین اور مونڈتے بال زیر ناف
بیسویں دن اور اوکہیڑتے بال بغلونکی چالیس دن اور قنیہ مین لکہا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ ترشواوے ناخون اپنی اور کترواوے لبین اور بال زیر ناف کی مونڈے اور ستہرا

کرتی ہے ہر کو سیاہ خضاب لگانیکے ہر حصہ میں ایک بار پس اگر کرے یہہ تو ہر ہفتہ ہوتے ہیں اور نہیں ہے حرج ترک اوسکی کے زیادہ چالیس دن سے پس مقیمہ فصل ہے اپنی مدة
ہر دراز وسط ہیں اور چالیس دن بعد اور نہیں عذر چالیس سے زیادہ ہیں اور مستحق ہوتا ہے وعید کا ہماری نزدیک انتہی کہا مظہر نے کہ ابی عمر اور ابی عبد اللہ قرشی نے کہا
ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کترتے لبین اور ناخنون کو مگر جمعہ میں بلکہ اسی کہ نکلیں طرف نماز جمعہ کی اور کہا بعضوں نے کہ مونڈنے بال زیار کی اور کترنے لبین کو
چالیس دن اور بعضوں نے کہا ہر جمعے میں تھی اور یہہ اعدل اقوال کا ہے ع و عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الیھود
والنصاری لا یصبغون فخالفوھم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق یہود و نصاری نہیں خضاب
کرتے ہیں پس مخالفت کرو انکی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی تم خضاب کیا کرو اور مراد خضاب سے خضاب غیر سیاہ ہے اور خضاب سیاہ حرام ہے اور کلام آگے آویگا
آویگا اور صحابہ غیر ہم خضاب سرخ مہندی کا کرتے تھے اور کبھی وسمہ بھی کرتے تھے اور بیچ خضاب مہندی کی حدیثیں وارد ہوئی ہیں اور کہا ہے علماء نے کہ خضاب مہندی کا
ہمیشہ کی عمل متوارث ہے اور سب علماء کی نزدیک جائز ہے اور بعضی فقہا نے اسکو مستحب کہا ہے مردونکے لیے اور عورتونکے لیے اور اوسکی فضیلت میں حدیثیں بھی آئی ہیں
کہ نزدیک محدثین کی مطعون اور منسوب بضعف ہیں اور مجمع البحار میں لکھا ہے کہ امر ساتھ خضاب کی اوسکے لیے ہے کہ بال اوسکی سفید محض ہوں مانند بالوں ابی قحافہ کی کہ
حدیث آئندہ میں مذکور ہیں اور نہ اوسکے لیے کہ کہ بڑی ہیں بال اوسکی اور یہہ بھی لکھا ہے کہ سلف اختلاف رکھتے ہیں بیچ کرنے خضاب کی بسبب اختلاف احوال کی اور بعضوں نے
کہا یہہ موقوف ہے عادت شہروں پر اسلیے کہ نکلنا عادت شہر والوں سے موجب شہرت کا ہے اور مکروہ ہے اور بعضوں نے کہا کہ جسکا بڑھاپا پاکیزہ اور نورانی اور خوشنما ہو
سیاہ نہ ہو خضاب کی تو اوسکو نہ کرنا خضاب کا اولی اور احسن ہے اور جسکا بڑھاپا بدنما ہو اوسکو خضاب کرنا اور چھپانا عیب کا اولی ہے ع وعن جابر قال اتی بابی
قحافۃ یوم فتح مکۃ وراسہ ولحیتہ کالثغامۃ بیاضا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیروا ھذا بشیء واجتنبوا السواد
رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا لائے گئے ابو قحافہ یعنی باپ ابو بکر صدیق کی دن فتح مکہ کی اور وہی مسلمان ہوئے اور سر اونکا اور داڑھی اونکی مانند
ثغامہ کے تھے سفیدی میں پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو اس سفیدی کو ساتھ کسی چیز کے اور بچو رنگ سیاہ سے یعنی خضاب سیاہ نکرو نقل کی یہہ مسلم نے ف
ثغامہ ایک گھانس کا نام ہے کہ سفید ہوتی ہیں شگوفے اور پھل اوسکی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ خضاب سیاہ مکروہ و حرام ہے اور مطالب المومنین میں لکھا ہے
کہ بعضی علماء نے کہا ہے کہ خضاب سیاہ اگر غازی واسطے ہیبت کی بیچ نظر دشمنوں دین کی کرے تو درست ہے اور جو کہ واسطے زینت نفس کی اور دوستداری عورتونکی کرے
ہے نزدیک اکثر مشائخ کی اور صحت کو پہنچا ہے کہ امیر المومنین ابو بکر خضاب کرتے تھے ساتھ مہندی اور وسمہ کے لیکن رنگ اوسکا سیاہ نہیں ہوتا بلکہ سرخ مائل سیاہی
اور اور بعضی صحابہ سے جو وسمہ نقل کیا گیا ہے اسی پر محمول ہے اور بیچ باب خضاب سیاہ کی وعید شدید آئی ہے چنانچہ دوسری فصل میں آتا ہے حاصل یہہ کہ خضاب مہندی کا بالاتفاق
ہے اور سیاہ میں مختار حرمت و کراہت ہے وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب موافقۃ اھل الکتاب فیما
لم یؤمر فیہ وکان اھل الکتاب یسدلون اشعارھم وکان المشرکون یفرقون رؤوسھم فسدل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد متفق علیہ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے موافقت اہل کتاب
کی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں حکم کیے گئے اوسمیں اور تھے اہل کتاب چھوڑتے اپنی بالوں کو یعنی بدون مانگ نکالنے کی یوں ہی پڑے رہتے تھے بال اور تھے مشرک مانگ نکالتے اپنی سر میں
پس چھوڑتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بال اپنی پیشانی کی بطور اہل کتاب کی پھر مانگ نکالنے لگے پیچھے اوسکے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف سدل چھوڑنا سر کے بالوں کا
گرد سر کے اور جمع نکرنا جوانب میں اونکو اور فرق یہہ کہ آدھے بال ایکطرف جمع کرے اور آدھے ایکطرف اور قاموس میں کہا کہ فرق راہ درمیان بالوں سر کے یعنی مانگ
حضرت جب اول مدینہ میں تشریف لائے تو سدل کرتے تھے بال پیشانی کو بسبب موافقت اہل کتاب کی کہ عادت اونکی سدل کی تھی اور سدل اگرچہ چھوڑنا بالوں کا ہے گرد سر کے
اور تخصیص ساتھ پیشانی کی نہیں لیکن اکثر سدل کا اثر ہی پیشانی میں ظاہر ہوتا ہے اس سبب سے تخصیص کیا اور طیبی نے کہا کہ مراد سدل سے یہاں چھوڑنا بالوں کا ہے پیشانی پر

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عادت شریف اول مین سدل کی تھی بعد ازان فرق فرمایا پس بعضے کہتے ہین کہ سدل منسوخ ہی اسلیے کہ رجوع طرف فرق کی وحی سی تھی
اسلیے کہ آنحضرت مامور تھے ساتھ موافقت اہل کتاب کی اون چیزون مین کہ مامور تھی اومین پس مخالفت اونکی بھی بسبب امر کی ہوا اور احادیث ہی دلیل کرتی ہی بعض
علما کہتے ہین کہ شرع انبیا سابق کی شرع ہماری ہی جبتک کہ مامور نہون ہم ساتھ خلاف اوسکی لیکن اون چیزون کہ تبدیل و تغیر اونکی معلوم نہوا اور ظاہر عبارت
معنی ... دلالت کرتا ہی کہ آنحضرت مخیر تھی اومین اور اگر شریعت ہوتا تو واجب لازم ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ اگر متفرق ہوتی بال حضرت کی تو انکا فرق کرتی والا چھوڑ دیتے
اونکو بحال خود یعنی بتکلف نکرتی سدل فرق مین اور بحال خود رکھتے اونکو پس سدل و فرق دونون جائز ہین لیکن فرق افضل ہے واللہ اعلم ۱۲ ع ح وعن نافع عن
ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم ينهى عن القزع قيل لنافع ما القزع قال يحلق بعض راس الصبي ويترك البعض
متفق عليه والحق بعضهم التفسير بالحديث اور روایت ہے نافع سے اوسنے نقل کی ابن عمر سے کہا ابن عمر نے سنا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منع فرماتے
قزع سے کہا گیا واسطے نافع کی کہ کیا ہی قزع کہا مونڈا جاوی کچھ سر لڑکے کا اور چھوڑا جاوے کچھ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے اور ملایا بعضی راویون نے تفسیر کو ساتھ حدیث کے یعنی
قزع کی حضرت ہی نے بیان فرمائی ف مونڈا جاوے کچھ سر لڑکے کا ... نے کہ قزع کہتے ہین مونڈنے بعض سر کو مطلق اور یہی صحیح تر ہی اسلیے کہ یہی راوی نے بیان
کیے ہین اور ظاہر کی مخالف نہین ہین واجب ہے عمل اسپر اور تخصیص لڑکی کی بسبب جاری ہونے عادت کی ہی ورنہ مکروہ ہی لڑکے کو بھی اور بڑے کو بھی چنانچہ ایسی روایات
... مطلق لائے ہین اور کراہت اسکی بسبب مشابہت کفار کی اور بد ہیئتی کی ہی ۱۲ ع ح قزع کی معنی جو اوسنے بیان کیی اور ... اوسکو صحیح تر کہا داخل ہین اوسمین
... اور ... کما لا یخفی ۱۲ مولف وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى صبيا قد حلق بعض رأسه وترك
بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه كله او اتركوه كله رواه مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ تحقیق مونڈا گیا
تھا بعض سر اوسکا اور چھوڑ دیا گیا تھا بعض سر اوسکا پس منع فرمایا لڑکے کی پرورش کرنیوالونکو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو تمام سر یا چھوڑ دو تمام سر نقل کی مسلم نے ف اس مین اشارہ
ہی طرف اسکے کہ سر منڈانا سوائے حج و عمرہ کی جائز ہے اور مرد اختیار رکھتا ہے سر منڈانیکا اور سر مین بال رکھنے کا لیکن افضل یہ ہے کہ نہ منڈاوے سر سوای حج و عمرہ کی
جیسیکہ معمول تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جیسیکہ ابتدا کتاب مین بیچ باب الجنابۃ کی بیان اسکا گذرا ۱۲ ع
وعن ابن عباس قال لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء وقال اخرجوهم من بيوتكم رواه البخاري اور
روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثونکو مردونمین سے اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ ہوتی ہین ساتھ مردونکے اور فرمایا
کہ نکالو مخنثونکو اپنی گھرون سے نقل کی یہہ بخاری نے ف مخنث اوس مرد کو کہتے ہین کہ تشبہ کرے ساتھ عورتون کے لباس مین اور ہاتھ پانوون رنگین کرنے مین ساتھ
مہندی کی اور آواز مین اور کلام کرنے مین اور حرکات اور سکنات مین اور خنث کی معنی لغت مین نرمی اور شکستگی کی ہین اور مخنث ساتھ زبر نون مشدد کے اور زیر اوسکی بھی ہی اور
اول مشہور تر ہے اور مخنث دو طرح کی ہوتی ہین ایک تو خلقی کہ اصل خلقت اور جبلت مین اور بے ارادہ تصنع و اخلاق عورتون کی واقع ہوا اور دوسرا یہہ کہ تکلف اپنی
مشابہ عورتونکی کرتا ہے اور لعنت اور مذمت خاص اوسکی حق مین ہی نہ اول کی کہ وہ معذور ہے اور لعنت کی اون عورتونکو کہ مشابہ کرتی ہین اپنی کو ساتھ مردونکی
وضع مین اور لباس مین اور اور امور مین مگر بیچ شرح شرعۃ الاسلام کی لکھا ہی کہ مہندی لگانی سنت ہی عورتونکو اور مکروہ ہی مردونکو بغیر عذر کی بسبب مشابہت کی ساتھ
عورتونکی نہی اور اس سے یہہ بھی سمجھا گیا کہ عورتونکو بھی بالکل خالی ہاتھ رہنا مہندی سے مکروہ ہی بسبب مشابہت کی ساتھ مردونکی ۱۲ ع ح وعنه قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال رواه البخاري اور روایت ہی اوسی ابن عباس
سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اللہ نے یا لعنت کرے مردون مشابہت کرنیوالون کو ساتھ عورتون کی اور عورتون مشابہت
کرنیوالیونکو ساتھ مردونکی نقل کی یہہ بخاری نے وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لعن الله الواصلة والمستوصلة

والمستوصلة والواشمة والمستوشمة متفق عليه ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لعنت کی اللہ تعالی نے اوس عورت کو کہ ملاوے
بال اپنے ساتھہ بالوں اور عورت کی یعنی درازی کے لیے اور لعنت کی اوس عورت کو کہ ملواوے اپنے بالوں کے ساتھہ اوسکے بال کے اور لعنت کی گودنیوالی کو اور گدوانی والی کو
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ حدیثوں سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ حرام ہی ملانا بالوں کا مطلق اور یہی ظاہر و مختار ہے اور ہمارے علما نے تفصیل بیان
کی ہے کہ اگر ملاوے بال آدمی کی تو حرام ہے بلا خلاف اسلیے کہ حرام ہے نفع اوٹھانا آدمی کی بالوں سے اور تمام اجزا اوسکے سے بسبب بزرگی اوسکی اور سوا آدمی کی جانور کے
پاک بال ہوں تو اوسکا یہہ حکم ہے کہ اگر نہو عورت کا خاوند اور نہ سید یعنی مالک تو اوسکو ملانا اوسکا بھی حرام ہی اور اگر ہو خاوند یا سید تو اوسکے تین صورتیں ہیں اور صحیح تر
اون میں سے یہہ ہے کہ اگر ملاوے ساتھہ اذن خاوند کی یا سید کی تو جائز ہے اور کہا مالک و طبری اور اکثر علما نے کہ ملانا ہر چیز کا بالوں میں ممنوع ہی خواہ بال ہوں یا صوف یا
چیتھڑے یا سوا اونکے اور دلیل پکڑی ہی اونہوں نے ساتھہ حدیثوں کے اور کہا لیث نے کہ نہی مختص ہے ساتھہ بالوں کی پس نہیں مضائقہ ہے ساتھہ ملانی صوف وغیرہ کی اور باندھنا
بالوں کا ساتھہ ڈوری سرخ کی کہ مشابہت نہ ہو بالوں کی رنگین جائز ہے بلا کراہت کذا فی مجمع البحار اور گودنا یہہ ہے کہ سوئیاں یا مانند اونکی جلد میں چبہوئی جاتی ہیں یہاں تک
کہ خون بہنے لگتا ہی پھر اوس میں سرمہ یا نیل بھر دیتی ہیں اور کہا نووی نے کہ گودنا اور گدوانا حرام ہے فاعل و مفعول بہا پر اور وہ جگہ کہ گودی جاتی ہی نجس ہو جاتی ہی
پس اگر ممکن ہو ازالہ اوسکا ساتھہ علاج کی تو واجب ہے ازالہ اوسکا اور اگر نہ ممکن ہو بغیر جرح کے تو پس اگر خوف ہو اوس سے تلف کا یا فوت ہونی عضو کا یا منفعت اوسکی کا
یا خوف ہو عیب فاحش کا عضو ظاہر میں تو نہیں واجب ازالہ اوسکا جبکہ توبہ کی نہیں باقی رہیگا اوسپر گناہ اور اگر نخوف ہو کسی چیز کا ان میں سے لازم ہی ازالہ اوسکا اور
گنہگار ہوتا ہے بسبب تاخیر اوسکی ۔ ع ع وعن عبد الله بن مسعود قال لعن الله الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات
للحسن المغيرات خلق الله فجاءته امرأة فقالت انه بلغني انك لعنت كيت وكيت فقال مالي لا العن من لعن رسول الله صلى
الله عليه وسلم ومن هو في كتاب الله فقالت لقد قرأت ما بين اللوحين فما وجدت فيه ما تقول قال لئن كنت قرأتيه
لقد وجدتيه اما قرأت وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت بلى قال فانه قد نهى عنه
متفق عليه ۔ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی اللہ تعالی نے گودنیوالیوں کو اور گدوانیوالیوں کو اور اون عورتوں کو کہ چنواتی ہیں بال منہ پر اور لعنت
کی سوہن کروانیوالیوں کو دانتوں پر واسطے حسن کے کہ تغیر کرنیوالیاں ہیں اللہ کی پیدایش کو پس آئی ابن مسعود پاس ایک عورت اور کہا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ پہونچی مجھکو
کہ تم لعنت کرتے ہو یعنی عورتوں کو ایسی ایسی پس کہا ابن مسعود نے کیا ہے مجھکو کہ لعنت نکروں اوسکو لعنت کی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اوسکو کہ وہ ملعون ہے بیچ
کتاب اللہ کی پس کہا اوس عورت نے کہ تحقیق پڑہا میں نے اوس چیز کو کہ درمیان دو دفتیوں کے ہے یعنی پڑہا میں نے سارا قرآن پس نہ پایا میں نے اوس میں جو تم کہتے ہو یعنی یہہ
کہا ابن مسعود نے اگر پڑہتی تو اوسکو یعنی تامل سے اور سمجھکر تو البتہ پاتی تو اوس حکم کو کیا نہیں پڑہا تو نے یہہ آیت کہ جو دیں تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس لو اوسکو اور عمل کرو اوسپر اور جس
چیز سے کہ منع کریں تمکو پس باز رہو یعنی اوس سے کہا اوس عورت نے کہ ہاں یہہ آیت تو پڑہی ہی میں نے کہا ابن مسعود نے پس تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی اوس سے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف چنوانا بال کا یہہ مکروہ ہے مگر کہ داڑہی یا مونچھیں نکلیں عورت کی تو اونکا منڈوانا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے اور [illegible]
میں اس حدیث میں ذکر اوسکا نہیں فصل ثانی میں [illegible] اور فرق کروانی ہیں [illegible] فرق ہوتا [illegible]
اور اکثر چھوٹی عمر کی عورتوں کی دانت ایسی ہوتے ہیں اور جب بڑھیاں ہوتی ہیں [illegible] اور یہہ فرق نہیں رہتا [illegible]
کی اور مشابہت کے ساتھہ [illegible] اور لفظ المغیرات خلق اللہ [illegible] اللہ تعالی کی کو اور لفظ خلق اللہ
مفعول ہی مغیرات کا اور جملہ [illegible] تعلیل کی ہی واسطے وجوب لعنت کی اور علت ہی حرمت [illegible] داڑہی وغیرہ کی بھی ہی اور [illegible] لازم نہیں آتا کہ
حرام ہو اسلیے کہ یہہ علت مستقل نہیں ہی علت حرمت کی نہی شارع کی ہی اور حکمت نہی [illegible] پس حاصل یہہ ہوا کہ [illegible] بعض تغیرات کو مباح کیا ہی [illegible]

بعضی کو حرام اور بعضوں نے مکروہ کہا کلام کی یہ معنی ہیں کہ خبر دے کسی کو یہ کہ تم خبر دینے والے ہو لعنت خدا سے یا لعنت کرنے سے اپنی طرف سے عورتوں مذکورہ پر حال آنکہ
نہیں ہے لعنت انکی مذکور کتاب اللہ میں اور نہیں جانتے ہے لعنت کرنی اونکو کہ لعنت کری اوسپر اللہ پس جواب دیا ابن مسعود دلیل لانی حدیث و قرآن سے اور صحیح وجود حدیث
کی ہے سپہ اوسکا قرآن میں بطاہر ستقیم معلوم ہوا اوسکو اور اخیر جملہ حدیث کی یہ معنی ہیں کہ جب ہوئے مامور ہم ساتھ بازرہنے اوس چیز کی کہ منع کیا انکو رسول
نے اور منع کیا رسول نے اونکو شایدکہ مذکور ہے اس حدیث وغیرہ میں تو ہوئی تمام منہیات انکی ذکر کی گئی قرآن میں اور کہا طیبی نے کہ اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ لعنت
کرنی آنحضرت کی واشمات وغیرہ کو مانند لعنت کرنی اللہ تعالی کی ہے پس واجب ہے یہہ کہ عمل کیا جاوے اوسپر ح ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاثیر نظر یعنی
نظر کی حق ہے اور منع کیا گودنے سے نقل کی یہہ بخاری نے ف حق ہے یعنی ثابت ہے کہ اللہ تعالی نے خاصیت رکھی ہے اسمیں کہ تاثیر کرتی ہے آدمی وغیرہ میں
مانند سحر کے ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابن عمر سے
کہ کہا تحقیق دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملبد نقل کی یہہ بخاری نے ف یعنی اپنے سر کے بالوں کو گوند سے جما دیا تہا تا جوں نہ پڑیں اور غبار سے محفوظ رہیں
اور اسطرح حالت احرام میں اکثر کرتے ہیں عرض مذکور کیلیے پس یہہ بیان حالت احرام کا ہے یا کسی اور سفر کا ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت انس سے ہے کہ کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ زعفران ملی مرد بدن کو یا کپڑے کو نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اسلیے کہ یہہ عادت عورتوں کی سی ہے اور بعضے صحابہ سے جو منقول ہے استعمال خلوق کا کہ نام خوشبوی مرکب کا ہے زعفران وغیرہ سے
محمول ہے نہی سے پہلے پر ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَطْيَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰى اَجِدَ وَبِيْصَ الطِّيْبِ
فِیْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا تہی میں خوشبو لگاتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ بہترین خوشبو کی پاتی میں یہاں تک کہ پاتی
میں چمک خوشبوئی کی حضرت کی سر میں اور ڈاڑہی میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث پر اشکال وارد کرتے ہیں ساتھ اس حدیث کی کہ خوشبوئی مردوں کی
چیز ہے کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم ہوا کہ رنگ ہوتا تہا حضرت کی خوشبوئی میں تو چمک ہوتی تہی اوسکا جواب ہے کہ مراد رنگ سے اوس حدیث میں رنگ
ہے کہ اوسکے ظاہر ہونے میں زینت و جمال ہو مانند سرخی و زردی کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک و عنبر کا جائز ہے کذا قال الطیبی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل
کی بھی جائز ہے ح وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَلُوَّةِ ثُمَّ
قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے نافع سے کہا کہ تہی ابن عمر جسوقت کہ دہونی لیتے خوشبو کی
کی دہونی لیتی اگر کی بغیر ملونی مشک وغیرہ کی یعنی کبہی نری اگر کی دہونی لیتی اور کبہی دہونی لیتی کافور کی کہ ڈالتی اوسکو ساتھہ اگر کی پہر کہا ابن عمر نے کہ اسیطرح
سے دہونی لیتے تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی کبہی نری اگر کی اور کبہی کافور اوسکی ساتھہ ملا کر نقل کی یہہ مسلم نے اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری ح عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے یا لیتے لبیں اپنی اور تہے ابراہیم دوست خدا کی کرتی یہہ یعنی وہ بہی لبیں کترتی تہی نقل کی یہہ ترمذی
نے ف یعنی کترنا لبوں کا سنت قدیم ہے کہ حضرت ابراہیم کرتے تہے اور انبیاء علیہم السلام بہی کرتے تہے چنانچہ شرح لفظ فطرۃ کی بیان ہو چکا اور یہہ جو
پس تخصیص حضرت ابراہیم کی بسبب تعظیم اونکی ہے یا ابتداء اس شریعت کی حضرت ابراہیم سے ہی جیسیکہ فصل تیسری میں ایک حدیث آتی ہے کہ وہ دلالت کرتی ہے
اسپر ح وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نہ لیوے لبیں اپنی پس نہیں ہم میں سے نقل کی

یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نے ف یعنی ہماری سنت و طریقہ پر نہیں اور ظاہر یہ ہے کہ معنی یہ ہیں کہ نہیں کامل ترین اہل طریقہ ہمارے سے یا یہ تشدید ہے
واسطے تارک اس سنت کی یا زور لایا اوسکو نے پر نفیر اس ملت کی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنے
باپ سے اور اونسے اپنے دادا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیتے ڈاڑھی اپنی سے عرض میں بھی اور طول میں بھی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے
ف یعنی ڈاڑھی کو ہر طرف سے درست و برابر کرتے تھے بال جو بڑھے ہوئے کتر کر اور یہ منافی نہیں ہے ساتھ اعفا اور توفیر ڈاڑھی کی کہ حدیث میں امر ساتھ اوسکے آیا ہے
ہوا ہے اسلیے کہ منع کوتاہ کرنی ڈاڑھی کی ہے مانند عجمیوں کے اور لینا بالوں کا طول میں بھی واسطے برابر کرنے اور اصلاح کے منافی اوسکی نہیں اسلیے کہ منقول ہے آنحضرت سے کہ وہ
لیتے تھے ڈاڑھی کی طول و عرض میں سے اور کہا ابن ملک نے کہ برابر کرنا ڈاڑھی کی بالوں کا سنت ہے اور احیا میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے ڈاڑھی کی دراز کرنی میں
پس بعضوں نے تو کہا کہ اگر مٹھی میں پکڑ کر مرد ڈاڑھی کو اور مٹھی کی نیچے سے کتر ڈالے تو نہیں مضائقہ اسکا چنانچہ کیا ہے یہ ابن عمر نے اور ایک جماعت نے تابعین میں سے
اور اچھا جانا اسکو شعبی نے اور ابن سیرین نے اور مکروہ جانا اوسکو حسن اور قتادہ نے اور تابعین اونکی نے اور کہا چھوڑنا اوسکا اچھا ہے بموجب قول آنحضرت کی اعفوا اللحی انتہی
وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهِ خَلُوقًا فَقَالَ أَلَكَ امْرَأَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ
اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی یعلی پر خلوق کہ نام ایک خوشبو مرکب کا ہے
زعفران وغیرہ سے پس فرمایا کیا تیری ہے بیوی کہا نہیں فرمایا پس دھو ڈال اوسکو پھر دھو اوسکو پھر دھو اوسکو پھر نہ استعمال کرنا اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے
ف کیا تیری ہے بیوی یعنی ہوئے ہے سوال اسلیے کیا کہ اگر بیوی ہوا اور اونسے خلوق لی ہوا اور اوسکی بدن یا کپڑے سے مرد کی بدن یا کپڑے کو لگ پہنچے تو معذور ہے اگر قصدا آپ
استعمال کرے معذور نہ ہوگا اور روا نہیں اور دھونا چاہیے اوسکو جیسا کہ اوسکو فرمایا وجہ سوال کے بھی بیان کی ہے شارحین نے یہ کہ اگر واسطے خاطر عورت کی لی تھی تو
جیسا کہ ظاہر حدیث سے وہم جاتا ہے اور دھو ڈال ثم یعنی تین بار دھو حکم کیا تین بار دھونے کا واسطے مبالغہ کی اور ظاہر یہ ہے کہ اسلیے تین بار دھونے کو فرمایا کہ رنگ اوسکا
نہیں جاتا تھا بغیر دھونے تین بار کی ۱۲ ح ع وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلٰوةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ
شَيْءٌ مِنْ خَلُوقٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کرتا اللہ تعالی نماز اوس شخص کی کہ ہو اوسکے
بدن میں کچھ خلوق سے نقل کی یہ ابو داود نے ف کہا سید نے کہ مراد نفی ثواب نماز کاملہ کی ہے واسطے مشابہت کی ساتھ عورتوں کے اور کہا ابن ملک نے کہ اسمیں تہدید
و زجر ہے استعمال خلوق سے ۱۲ ع وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَّقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَغَدَوْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْ هٰذَا عَنْكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمار بن
یاسر سے کہ کہا آیا میں گھر کی لوگوں پاس سفر سے اس حال میں کہ پھٹ گئے تھے دونوں ہاتھ میرے پس لیپ کیا گھر والوں نے میرے ہاتھوں پر خوشبوئی زعفران
سے بنی ہوئی پس آیا میں صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سلام کیا میں نے حضرت کو پس جواب نہ دیا مجھکو اور فرمایا جا اور دھو ڈال اسکو اپنی بدن سے نقل کی
یہ ابو داود نے ف ظاہر یہ ہے کہ خفگی کے سبب معلوم ہوئی مدد اونکی نہ تھی یا نہ پسند آیا حضرت کو ملنا انکا ساتھ اس خوشبو کی ۱۲ ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبوئی مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اوسکی
اور پوشیدہ ہو رنگ اوسکا یعنی مانند مشک و عنبر اور عطر وغیرہ کے اور خوشبوئی عورت کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور پوشیدہ ہو بو اوسکی یعنی مانند مہندی
اور زعفران وغیرہ کی نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ مراد وہ رنگ ہے کہ اوس میں زینت و جمال ہو مانند سرخ و زرد کے اور لکھا ہے

ظاہر ہے کہ یہ اوس عورت کی حق میں ہی کہ گھر سے باہر نکلی اور اگر اپنی خاوند کی پاس استعمال کری خوشبو تو جسطرح کی ہو روا ہی ر ح وعن انس قال کان
لرسول الله صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها رواه ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی واسطی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
سکہ نام ایک خوشبوی مرکب کا ہی خوشبو لگاتی تھی اوس میں سی نقل کی یہ ابو داود نے وعنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يكثر دهن رأسه وتسريح لحيته ويكثر القناع كأن ثوبه ثوب زيات رواه في شرح السنة اور روایت ہی انھی انس سی کہا
تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تیل اپنی سر مبارک پر اور بہت کرتی کنگھی اپنی داڑھی کو اور بہت رکھتے تھے کپڑا سر پر گویا وہ کپڑا حضرت کا
کپڑا تیلی کا نقل کی یہ شرح السنہ میں ف بہت کرتے تھے کنگھی الخ اور روایت میں آیا ہی کہ حضرت نے ہر روز کی کنگھی کرنے سے منع فرمایا وہ تھی
تنزیہی ہی نہ تحریمی اور کثرت کنگھی سے یہ نہیں لازم آتا کہ ہر روز کرتی تھی بلکہ کثرت کبھی صادق آتی ہی اوس چیز پر ہی کہ بحسب حاجت کی کری اور کرنا کنگھی کا سنت ہے
لیکن یہ جو بعد ہر وضو کی کیا کرتی ہیں اوسکی کچھ اصل صحیح سنت میں نہیں اور مراد قناع سی وہ کپڑا ہی کہ ڈالتی تھی سر مبارک پر بعد لگانے تیل کے تا عمامہ میلا نہو پس کپڑا ایسا
ہو جاتا کہ جیسی تیلی کا ہو جاتا تھا یہ کہ اور کپڑی حضرت کی تیلی کے سے ہوتے تھے اسلیے کہ یہ منافی نظافت سی کہ حضرت کی مزاج مبارک میں تھی لطیف ہیں اور آنحضرت دوست
رکھتے تھے کپڑے سفید کو ر ع ح وعن ام هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم علينا بمكة قدمة وله اربع غدائر
رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة اور روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا ام ہانی نے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوپر ہمارے مکہ میں
ایک دفعہ یعنی روز فتح مکہ کے اور آنحضرت کے چار گیسو تھی گندھے ہوئے کہ دو دائیں طرف تھی اور دو بائیں طرف نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے وعن عائشة قالت اذا فرقت لرسول الله صلى الله عليه وسلم رأسه صدعت فرقه عن يافوخه وارسلت
ناصيته بين عينيه رواه ابو داود اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا جس وقت کہ مانگ نکالتی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سر مبارک کی بالوں میں
چیرا میں مانگ کو کی تالو پر سے اور چھوڑتی میں بال حضرت کی پیشانی کی درمیان دونوں آنکھوں اونکی نقل کی یہ ابو داود نے ف چیرتی میں مانگ الخ
یافوخ کہتے ہیں سر کی بیچ کو یعنی اوس جگہ کو کہ لڑکی کے سر پر لپکتی رہتی ہی یعنی تالو اور معنی اس جملہ کی یہ ہیں کہ ایک طرف مانگ کی ہوتی تھی نزدیک تالو کی اور طرف
نزدیک پیشانی کی محاذی بائیں دونوں آنکھوں کا جیسا کہ کہا اور چھوڑتی میں الخ یعنی کرتی میں مانگ اوس طرف کو کہ جانب پیشانی کی ہی محاذی بائیں دونوں آنکھوں کی
اس طرح کہ ہوتی تھی آدھی بال ناصیہ کی دائیں طرف مانگ کی اور آدھی بائیں طرف اور اسکی اصطلاح بیان کی ہیں یعنی اس حدیث کی طیبی نے ر ح وعن
عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا رواه الترمذي وابو داود والنسائي اور روایت
عبد اللہ بن مغفل سے کہ کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے مگر ایک روز درمیان دیکر نقل کی یہ ترمذی نے ف کہا قاضی نے کہ غب یہ کہ
کسی ایک دن کوئی کام کری ایک دن اور موقوف رکھی [illegible] اہتمام کرنے سے [illegible] میں مبالغہ اور تکلف ہی زینت کرنے میں اور لفظ غب ملاقات میں جیسے کہ ارشاد ہوا طرق کے
زر غبا تزدد حبا یعنی ملاقات کر ہر ہفتہ میں ایک روز اور رمضان اور اسی طرح عیادت مریض میں اور گوشت کھانے میں اور منع ہر روز کنگھی کرنے شامل ہی اسکو اور داڑھی کو پس
ایسے لوگ جو بعد ہر وضو کی کنگھی کرتے ہیں اونکو سمجھنا چاہیے اور احیا میں جو نقل کیا ہی کہ آنحضرت ہر روز دو بار داڑھی میں کنگھی کرتی تھی اس حدیث کی سند نہیں پائی گئی اور سوا امام غزالی
کی احیا میں کسی اور محدث نے ذکر کی اور احیا میں بعضی حدیثیں ایسی ذکر کی ہیں کہ اونکی کچھ اصل ثابت نہیں کذا نقل عن الشیخ ولی الدین العراقی یہ ظاہر ہے کہ نہی ہر روز کی کنگھی کرنے کی مخصوص ساتھ
مردوں کی ہو عورتوں کے لیے کہ اونکو تجمل چاہیے اور وہ نہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی شامل ہی سبکو مگر عورتوں کو اور جائز ہی کہ یہ نہیں ایسے ہوتا وسیع اور یہ
کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی ر ح وعن عبد الله بن بريدة قال قال رجل لفضالة بن عبيد ما لي اراك شعثا قال ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كان ينهانا عن كثير من الارفاه قال ما لي لا ارى عليك حذاء قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا

ان

ان نحتفی احیانا رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے فضالہ بن عبید کے کیا ہے واسطے تیرے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو
پراگندہ بال یعنی کنگھی کیے کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو بہت چیزوں عیش کی باتوں سے کہ کثرت ہے کنگھی کی اور تیل کی بھی اوس میں سے ہی کہا اوس
شخص نے فضالہ کو کہ کیا ہے مجھ کو نہیں دیکھتا تیرے پاؤں میں پاپوش کہا فضالہ نے کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہم کو یہ کہ ننگے پاؤں پھرا کریں ہم کبھی کبھی روایت کی یہ
ابو داؤد نے ف واسطے تواضع اور کسر نفس کے ریاضت اور عادت ہو سختی اور ہر وقت ضرورت کی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت اگرچہ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے اور اوسکو اچھا جانتے
اور ساتھ اوسکے حکم فرماتے اور رغبت دلاتے تھے ولیکن بعضے زاہدوں اور اہل ریاضت کو اوسکے خلاف اچھی بھی رکھتے تھے اور تقریر فرماتی ہے بلکہ امر کیا اور حاصل کہنے کا یہ ہے کہ
افراط کی او مبالغہ کی تھم اور ترفہ میں او منہمک ہونے میں ہمیشہ تیل لگانے اور کنگھی کرنے اور زینت کی ہی جیسے کہ عادت ہے عجمیوں اور اہل نعمت اور اتراف کی ہے اور یہی ہے
رعایت توسط اور میانہ روی کی آمدن میں ترک طہارت و نظافت اور خوشنمائی کی اسلیے کہ نظافت دین سے ہی جیسے کہ حدیث آئندہ میں فرمایا ہے وعن ابی ہریرۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ شعر فلیکرمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے فرمایا جو شخص کہ ہوں واسطے اوسکے بال پس چاہیے کہ اچھی طرح رکھے اونکو یعنی دھویا کرے اور تیل لگایا کرے اور کنگھی کیا کرے اور متفرق نہ رکھے اونکو اسلیے کہ
ستھرائی اور خوشنمائی محبوب ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احسن ما غیر بہ
الشیب الحناء والکتم رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر
اوس چیز کی کہ تغیر کیے ساتھ اوسکے بڑھاپا مہندی ہے اور وسمہ ہے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے ف کتم ساتھ زبر کاف اور تا مخففہ کی اور بعضوں نے
ساتھ تشدید تا کی بھی کہا ہے کہ نام ایک گھاس مشہور کا ہے کہ ملائی جاتی ہے ساتھ وسمہ کی اور رنگی جاتے ہیں اوس سے بال اور بعضوں نے کہا کہ کتم وسمہ ہے اور مراد حدیث سے
کیا ہے خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کی مراد ہے یا ساتھ ہر ایک کی نہایہ میں لکھا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مراد استعمال کتم کا ہے تنہا بغیر مہندی کی اسلیے کہ مہندی
جب ملائی جاتی ہے ساتھ کتم کے تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور منع ہے خضاب سیاہ سے صحت کو پہنچ چکی ہے اور یہ کہ شاید حدیث بالحناء او الکتم ہے ساتھ لفظ او کی واسطے تخییر کے
لیکن یہ ہے شاید نسخوں میں تعدد طرق ہی ساتھ واو کی آئی ہیں معنی ساتھ اوکی انتہی اور شاید کہ مراد معنی او کی ہو واللہ اعلم اور بعضے شارحین نے لکھا ہے کہ خضاب سبز ہی مہندی کا
اور زرد ہی کتم کا سبز اور بعضوں کی کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ خضاب سرخ ہی کتم کا سیاہ خالص ہوتا ہی اور کتم کو مہندی میں ملا کر...
مراد خضاب ساتھ مجموع مہندی اور کتم کی ہو گا اقبل اور حدیث ابن عباس کہ بعد حدیث ابن عمر کی آتی ہے اوس سے ظاہر بلکہ صریح یہی ہے کہ معلوم ہوا...
کذا قال الشیخ اور ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ غلط تخالف ہوتا ہے اگر غالب ہو کتم یا برابر ہو مہندی اور کتم تو خضاب سیاہ ہوتا ہے اور اگر مہندی...
ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون
رائحة الجنة رواہ ابو داؤد والنسائی اور روایت ہے ابن عباس سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہوگی ایک قوم اخیر زمانہ
میں کہ خضاب کریں گی ساتھ اس سیاہی کی مانند پوٹوں کبوتر کی کہ جیسے بعضے کبوتر کا پوٹا سیاہ خالص ہوتا ہے نہ پاوینگے بو جنت کی نقل کی یہ ابو داؤد اور نسائی نے ف
اس سیاہی کی تشبیہ دی سیاہی کی ساتھ شکل ہے کہ سیاہ مائل بسرخی ہے کتم اور مہندی کی اور نہ پاوینگے بو جنت کی یہ مبالغہ ہے زجر و تشدید کے خضاب سیاہ پر اور کہا
طیبی وغیرہ نے معنی اوس کا یہ ہے کہ اگرچہ داخل ہوں گے بہشت میں لیکن اوسکی بو نہ سونگھیں گے یعنی اول وہلہ میں اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ لوگ
منافقین ہوں گے یا مسلمان اور تخلیط و تزویر ہوگی یہ خضاب ان لوگوں کا اس قوم میں اور اس سے معلوم ہوا کہ خضاب سیاہ حرام ہے وعن ابن عمر
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس النعال السبتیة ویصفر لحیته بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل
ذلک رواہ النسائی اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پہنتے پاپوش چمڑے باغت کی ہوئی اور زرد کرتے داڑھی

کو ساتھ ورس کے کہ تمام ایک لباس زرد کا ہی بیچ شہروں یمن کے اور رنگے ساتھ زعفران کی اور تہے ابن عمر کرتے یہہ یعنی جو ذکر کیا گیا یعنی پہنتے جوتی مذکور اور رنگ خضاب
مذکور نقل کی یہہ نسائی نے ف اس سے خضاب کرنا حضرت کا معلوم ہوا اور حدیث انس سے کہ کتاب اللباس میں گذری معلوم ہوا کہ حضرت نے خضاب نہیں کیا ہے
تطبیق اونکی وہاں ذکر کی گئی ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ
هٰذَا قَالَ فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا ثُمَّ مَرَّ آخَرُ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرَةِ فَقَالَ هٰذَا أَحْسَنُ مِنْ
هٰذَا كُلِّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا گذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنے ساتھ مہندی کے پس
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا خوب ہی یہہ کہا راوی نے پس گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیا تہا اوسنے ساتھ مہندی اور وسمہ کے یعنی نرا سیاہ نہ تہا وہ پس فرمایا
حضرت نے یہہ بہت اچہا ہے پہلے سے پہر گذرا ایک اور شخص کہ خضاب کیے ہوئے تہا ساتھ زردی کے پس فرمایا یہہ بہت خوب ہے ان سب سے نقل کی یہہ ابو داود نے +

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالزُّبَيْرِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تغیر کرو بڑہاپے کو یعنی خضاب سے اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ وہ خضاب
نہیں کرتے نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی یہہ نسائی نے ابن عمر اور زبیر سے اور بعضے نسخوں میں ابن زبیر ہے ف احتمال ہے کہ یہہ حکم خاص اہل جہاد کے لیے ہو واسطے اظہار
قوت اور خوف ڈالنے دشمنوں کے ح ع وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْتِفُوا
الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ اوسنے نقل کی اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ چنو سفید بالوں کو اس لیے
تحقیق بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے مسلمانوں کو جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا یعنی ایک بال سفید ہو مسلمانی میں لکہتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے بسبب اوسکی ایک نیکی اور دور کرتا ہے اوس سبب
اوسکی ایک خطا اور بلند کرتا ہے اوسکا بسبب اوسکی ایک درجہ نقل کی یہہ ابو داود نے ف بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیے کہ بڑہاپا وقار ہے جیسا کہ تیسری فصل میں آتا ہے کہ اول
جو بوڑہا ہوئے بیچ آدم میں ابراہیم علیہ السلام تہے پس جب دیکہا انہوں نے بڑہاپا داڑہی میں تو کہا کیا ہے یہہ اے رب میرے جواب آیا کہ یہہ وقار ہے عرض کیا کہ خداوندا زیادہ کر
وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق و معاصی سے اور باعث ہوتا ہے تقویٰ اور طاعات کا اور یہہ سبب نور کا ہوتا ہے کہ دوڑتا ہوگا آگے مومن کے ظلمات حشر میں جیسا کہ
مذکور ہے اس آیت میں یسعی نورہم بین ایدیہم و بایمانہم پس بنا بریں توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہوا جیسا کہ ایک حدیث میں صریح آیا ہے اور اگر مراد نور اوس سے حال
وصدق اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑہا ہونا اوس عالم میں حاصل ہوتے ہیں بعید نہ ہوا اور بسبب اس حدیث کی مکروہ ہے چننا سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے
ح ع + وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کعب بن مرہ سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بوڑہا ہو بوڑہا ہونا بیچ اسلام میں ہوتا ہے
بوڑہا ہونا واسطے اوسکے نور دن قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی اور نسائی نے ف یہاں ایک سوال واشکال وارد ہوتا ہے کہ جب بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے دنیا
و آخرت میں تو اوسکا چہپانا اور تغیر کرنا خضاب سے کیوں مشروع ہوا جواب یہہ کہ مشروعیت خضاب کی بسبب مصلحت دینی کی ہے کہ وہ اظہار قوت کا ہے آگے دشمنوں کے
تا وہ ضعیف نہ سمجہیں اور دلیر نہ ہوں پہر اگر کوئی کہے کہ اوکہیڑنا بالوں کا اس مصلحت کے لیے کیوں جائز نہوا اسکا جواب یہہ ہے کہ بال چننے میں اور اوکہیڑنا سفید بالوں کا جڑ سے ہوتا ہے
اور آخر کو باعث بد ہیئتی کا ہوتا ہے بخلاف خضاب کے کہ زیادتی ایک وصف ہے اوسپر پس فرق ہوا اس میں اور اوس میں ح وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ
أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تہی میں نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے یعنی برتن سے اور تہا درمیان میں ... اور تہے حضرت کے

کی بال ہوں جمہ کے اوپر نیچے وفرہ سے نسل کی سنت ہے ف اور یاد میں ایک وجہ جامعیت ہیں اور لمّہ پیسم کی اور دونوں وفرہ سے زیادہ اور جمہ
اور جمہ سے کم سا تھ لمّہ کہ زیرلام اور لمّہ پیسم کے ہیں چہلا کندہوں تک اور وفرہ لو ون کہتے ہیں بالوں کو کانوں اور کندہوں کے بیچ کانوں سے نیچے اور کندہوں سے اوپر
کہتے ہیں حضرت عائشہ کہ بال حضرت کے اوسو تھا ہیں اور جمہ سے اوپر نیچے وفرہ سے نیچے اور کندہوں سے اونچے تھے کہ اونکو لمّہ کہتے ہیں اور کبھی جمہ بہی مطلق بولا ہے
جیسے شمائل میں آیا ہے بضرب جمتہ شحمۃ اذنیہ ح **وعن** ابن الحنظلیۃ رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ
الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہے ابن حنظلیہ سے کہ ایک شخص ہے صحابیوں میں سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھا شخص ہے خریم اسدی اگر نہوتے لمبے بال اوسکے اور درازی تہبند اوسکی پس پہنچی یہ خبر خریم کو پس لی
اوسنے چھری سے پس کاٹ ڈالی ساتھ اوسکے بال اپنے کانوں تک اور بلند کیا تہبند اپنا آدھی پنڈلی تک نقل کی یہ ابوداود ف خریم اسدی بہی حضرت کے صحابی تہے قبیلہ بنی اسد
سے حضرت نے اونکے حق میں کلام مذکور فرمایا اور درازی بالوں کی اگرچہ مذموم و مکروہ نہیں لیکن شاید کہ آنحضرت نے اونمیں بسبب درازی بالوں کی تجبر معلوم کیا ہوگا اس سبب
رعنائی اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر بہائی مسلمان میں کوئی بات خلاف شرع ہو اور اوسکا ذکر غائبانہ کریں تو جائز ہے جبکہ یہہ جانیں کہ وہ سنیگا تو باز رہیگا اور اصلاح
وعن انس قال کانت لی ذؤابۃ فقالت لی امی لا اجزہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمدہا ویاخذ بہا رواہ
ابوداؤد اور روایت ہے انس سے کہا تہے واسطے میرے گیسو کہا واسطے میرے ماں میری نے نہیں کاٹوں گی میں انکو تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہینچتے انکو اور پکڑتے
اونکو نقل کی یہہ ابوداود نے ف یعنی ازراہ پیار کے پس بسبب تبرک و یمن کی ماں انکی کترتی نہ تہیں اور کراہت درازی بالوں کی کہ مذکور ہوئی صاحب کو رتبہ
یہ منافی اسکی نہیں ح **وعن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امہل آل جعفر ثلثا ثم اتاہم فقال لا
تبکوا علی اخی بعد الیوم ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامرہ فحلق رؤسنا رواہ
ابوداؤد والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت دی اولاد جعفر طیار کو یعنی بعد شہید ہونے جعفر کی تین دن تک
لیے چہوڑ رکہا اونکو کہ روتے رہتے اور ماتم کرتے تہے جعفر پر اور پھر آئے حضرت اونکے پاس پھر آئی اونکے پاس یعنی اونکی تسلی کے لیے اور فرمایا مت روؤ اوپر بہائی میرے کی بعد آج کے
دن کے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس میرے بھتیجوں کو یعنی عبد اللہ و عون اور محمد کو کہ بیٹے جعفر کے ہیں پس لائے گئے ہم گویا کہ ہم چوزے تہے پھر فرمایا بلاؤ میرے پاس نائی کو پس
حکم کیا اوسکو سر مونڈنے کا پس مونڈے سر ہمارے نقل کی یہ ابوداود و نسائی نے ف جعفر بیٹے ہیں ابوطالب کے اور بہائی حضرت علی کی پس حضرت کی چچیرے بہائی ہوئے
اور یہاں سے ہی ایک فائدہ یہہ نکلتا ہے اسپر کہ رونا اور غمگین رہنا میت پر بغیر نوحہ کرنیکے جائز ہے تین دن تک اور بعد اسکے دن کو کہ نہایت ماتم داری کی تین دن ہیں پس
معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ رونا اور غم رکہنا میت پر اور تعزیت کرنی نہ چاہیے اور حضرت نے اونکے سر مونڈنیکا حکم کیا باوجودیکہ کہنا بالونکا فضل ہے سوا
بعد فراغ حج یا عمرہ کی اسلیے کہ انکے ماں اسماء بنت عمیس مشغول مصیبت میں تہیں کنگہی کرنے اور دہونا وغیرہ بالوںکا اوس سے نہیں ہوسکتا جوئیں وغیرہ پڑ جائیں گی
ع **وعن** ام عطیۃ الانصاریۃ ان امراۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنہکی فان ذلک
احظی للمراۃ واحب الی البعل رواہ ابوداؤد وقال ہذا الحدیث ضعیف وراویہ مجہول اور روایت ہے ام عطیہ انصاریہ سے کہ
تحقیق ایک عورت تہی ختنہ کرتی مدینہ میں یعنی عورتوں کا پس فرمایا واسطے اوسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کر تو بیچ کاٹنے کے اسلیے کہ نہ مبالغہ کرنا اور
بہت لذت دیتا ہے عورت کو اور محبوب تر ہے یعنی لذیذ تر ہے طرف خاوند کی یعنی اگر بیچ کاٹنے اس عضو کے مبالغہ کریگی تو نہ خاوند لذت پائیگا اور نہ یہ نقل کی
ابوداود نے اور کہا یہہ حدیث ضعیف ہے اور راوی اسکے مجہول ہیں ف احتمال ہے کہ مراد راوی سے جنس راوی ہو یعنی سب راوی اگرچہ ایک ہی ہو اسکی

جو ایک نسخہ صحیحہ میں کی ہیں وہ روایۃ مجہولہ اور احتمال یہ بھی ہے کہ مراد یہ ہو کہ اعداد روایۃ مجہول چنانچہ موید اسکے یہ لفظ ہیں جو ایک نسخہ میں آئی ہیں جیسے فی روایۃ مجہولۃ
لیکن روایت کیا ہے اسکو طبرانی نے ساتھ سند صحیح کے اور حاکم نے اپنے مستدرک میں ضحاک بن قیس سے اور اوسکے لفظ یہ ہیں اخفضی ولا تنہکی فانہ انضر للوجہ واحظی
عند الزوج **وعن** كَرِيمَةَ بِنْتِ هَمَّامٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيبِي
يَكْرَهُ رِيحَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے کریمہ بیٹی ہمام کے سے کہ تحقیق ایک عورت نے پوچھا عائشہ سے حکم خضاب کرنی مہندی کا
یعنی ہاتھ میں پس کہا عائشہ نے کچھ مضائقہ نہیں ولیکن میں ناخوش رکھتی ہوں اسکو یعنی دوست میرے یعنی آنحضرت مکروہ رکھتے تھے بو اسکی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی
نے **ف** طلب یہ ہے کہ مکروہ رکھنا حضرت کا خضاب حنا کو خاص بو نہیں تھا اسلیے کہ اگر کسی چیز میں اتنا کہ طبعیت ناخوش ہوتی تھی جو اسکی بو بدبو خالی عورتوں کے ہاتھوں کی
مہندی سے ہے **وعن** عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ بَايِعْنِي فَقَالَ لَا أُبَايِعُكِ حَتَّى تُغَيِّرِي كَفَّيْكِ فَكَأَنَّمَا
كَفَّا سَبُعٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق ہند بیٹی عتبہ کی نے کہا اسے نبی اللہ کے بیعت لو مجھسے پس فرمایا نہیں بیعت لیتا میں تجھسے
یعنی ساتھ زبان کی یہانتک کہ تغیر کرے تو دونوں ہاتھوں اپنے کو یعنی مہندی لگاوے تو پس گویا کہ وہ دونوں ہاتھ تیرے ہاتھ درندے کی ہیں نقل کی یہ ابوداود نے
ف ہند بیٹی عتبہ بیوی ہیں ابوسفیان کی اور ماں معاویہ کی دن فتح مکہ کے اسلام لائیں تہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ بیعت بعد دن فتح مکہ کی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو
مہندی لگانی ہاتھوں میں مستحب ہے اور ترک اوسکا مکروہ اور کراہت بسبب مشابہت مردوں کے ہے **وعنها** قَالَتْ أَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ
بِيَدِهَا كِتَابٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَوْ
يَدُ امْرَأَةٍ قَالَتْ بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَّاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عائشہ
سے کہ کہا اشارہ کیا ایک عورت نے پس پردہ کے اوسکے ہاتھ میں ایک خط تھا کہ کسی نے بھیجا تھا طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کھینچ لیا حضرت نے
ہاتھ اپنا یعنی نہ لیا وہ خط پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں جانتا میں کہ آیا ہاتھ مرد کا ہے یا ہاتھ عورت کا کہا اوس عورت نے بلکہ ہاتھ عورت کا ہے فرمایا حضرت نے اگر
ہوتی تو عورت یعنی رعایت کرنیوالی شعار عورتوں کی البتہ تغیر کرتی ناخن اپنے یعنی ساتھ مہندی کی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نے **ف** اس سے یہ معلوم ہوا کہ مستحب ہے مہندی انکی
عورتوں کو اور کمال تعلیم آداب کی ہے یہ **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ
وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَيْرِ دَاءٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا لعنت کی گئی ملانیوالی اور ملوانیوالی یعنی بالونکا چٹلا اور ملانیوالی اور
ملوانیوالی اور چنتی والی اور چنوانیوالی یعنی بالونکو اور گودنی والی اور گدوانیوالی بغیر بیماری کی نقل کی یہ ابوداود نے **ف** شرح ان الفاظ کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے اور بغیر
بیماری کی یعنی اگر حاجت گودنے کی ہو جاتی ہے اگر چہ باقی رہیں نشان سے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَ
يَلْبَسُ لِبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لِبْسَةَ الرَّجُلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص
کو جو پہنتا ہو عورت کا سا اور لعنت کی اوس عورت کو جو پہنتا ہو مرد کا سا نقل کی یہ ابوداود نے **وعن** ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قِيلَ لِعَائِشَةَ إِنَّ
امْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے کہا اوسنے
کہا گیا واسطے عائشہ کی کہ تحقیق ایک عورت پہنتی ہے پاپوش مردونکی پس کہا حضرت عائشہ نے لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اون عورتوں کو کہ مشابہت کریں ساتھ
مردونکے نقل کی یہ ابوداود نے یعنی لباس میں اور کلام میں اور عورتوں کو مشابہت کرنی ساتھ مردونکی خصلتوں میں اور علم میں غیر مذموم ہے چنانچہ آیا ہے کہ کانت عائشہ
رجلۃ الرای یعنی عقل انکی مانند عقل مردونکی تھی **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ كَانَ آخِرُ عَهْدِهِ
بِإِنْسَانٍ مِنْ أَهْلِهِ فَاطِمَةَ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَاطِمَةَ فَقَدِمَ مِنْ غَزَاةٍ وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا أَوْ سِتْرًا عَلَى

بَابِهَا وَحَلَّتِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ قُلْبَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ فَقَدِمَ فَلَمْ يَدْخُلْ فَظَنَّتْ اَنَّمَا مَنَعَهُ اَنْ يَدْخُلَ مَا رَاٰى فَهَتَكَتِ السِّتْرَ وَفَكَّتِ الْقُلْبَيْنِ عَنِ الصَّبِيَّيْنِ وَقَطَعَتْهُ مِنْهُمَا فَانْطَلَقَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيَانِ فَاَخَذَهُ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا ثَوْبَانُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى اٰلِ فُلَانٍ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلِيْ اَكْرَهُ اَنْ يَاْكُلُوْا طَيِّبَاتِهِمْ فِيْ حَيَاتِهِمُ الدُّنْيَا يَا ثَوْبَانُ اشْتَرِ لِفَاطِمَةَ قِلَادَةً مِنْ عَصَبٍ وَسِوَارَيْنِ مِنْ عَاجٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ثوبان سے کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت سفر کرتے ہوتا آخر عہد اونکا یعنی کلام اور وصیت اور کار اونکا ساتہہ لوگونکے اہل اونکی سے عہد حضرت فاطمہؓ کا یعنی سبکو رخصت کرکر اور سبسے فارغ ہوکر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لاتی اور جو کچھ کہنا ہوتا اونسے کہتے اور جو کچھ وصیت کرنی ہوتی اونکو کرتے اور رخصت کرلی اور نہین اول اونکی کرآئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکے پاس وقت آنیکی سفر سے فاطمہ یعنی سفر سی آتی تو اول اونکی پاس آتی پس آئی آنحضرت ایک بار اور حال آنکہ لٹکایا تہا حضرت فاطمہ نے ٹاٹ یا پردہ اپنی دروازہ پر یعنی زینت کیلیے اسلیے کہ اگر پردہ کیلیے ہوتا تو حضرت کو ناگوار نہوتا اور پہنائی تہی حضرت حسن اور حسینؓ کو دو کڑے چاندی کے یعنی ہر ایک صاحبزادہ کو ایک ایک کڑا پہنایا تہا پا دو دوپس تشریف لائے آنحضرت اور نہ داخل ہوئی یعنی حضرت فاطمہ کی گہر مین پس گمان کیا حضرت فاطمہ نے یہہ کہ اوس چیز نے منع کیا حضرت کو داخل ہونیسے وہ ہے کہ دیکہا یعنی لٹکانا پردیکا اور پہنانا کڑونکا حضرت حسن اور حسین کو پس پہاڑ ڈالا حضرت فاطمہ نے پردہ اور اوتارلیے دونون کڑے دونون صاحبزادونکی ہاتہہ سے اور توڑ ڈالا ہر ایک کڑے کو ان دونکو ہاتہہ سے پس گئے دونون صاحبزادی حضرت کے پاس روتی ہوئی پس لیا حضرت نے زیور کو اون دونون اور فرمایا اے ثوبان لیجا اس زیور کو طرف آل فلان کی یعنی اپنی قرابتیونکا کہ محتاج تہے نام لیا اسلیے کہ یہہ اہل بیت میرے ہین مکروہ رکہتا ہون مین یہہ کہ کہاوین لذائذ اپنے بیچ زندگانی اپنے کو دنیا مین یعنی لذت حاصل کرین اچہی طعامون سے اور پہنین لباس نفیس گویا کہانا طیبات کا کنایہ ہی لذت حاصل کرنیسے اور چین کرنیسے بلکہ اختیار کرتا ہون مین انکے لیے فقر و ریاضت تاکہ ہوجاوین درجے انکے بلند اور نہ ہون مشابہ اون لوگونکے کہ بیچ حق مین اللہ تعالی نے فرمایا اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمْ اور چونکہ آنحضرتؐ نے شکستہ دلی حضرت فاطمہ کے تصور کی بنظر شفقت و محبت کی فرمایا اے ثوبان خرید کر واسطے فاطمہ کے ایک ہار عصب کا کہ ذات ہوتا ہی ایک جانور دریائی کا اوسکا ہار بناتے ہین اور خرید دو کڑے ہاتی دانت کی یعنی دونون صاحبزادونکی لیے نقل کی یہہ احمد اور ابوداود

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلٰثَةً فِيْ هٰذِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ ساتہہ سرمہ اصفہانی کی یعنی مداومت کرو اوسکی پس تحقیق وہ روشن کرتا ہی بینائی کو اور اوگاتا ہی بالونکو یعنی پلکونکو کہ باعث زینت اور علامت صحت آنکہونکی ہین اور کہا ابن عباسؓ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہی تہی سرمہ دانی سرمہ لگاتے تہے اوس کا ہر شب مین تین بار یعنی پے درپے اس آنکہہ مین یعنی داہنی مین اور تین بار یعنی پے درپے اس آنکہہ مین یعنی بائین مین نقل کی یہہ ترمذی نے ف کہا بعضون نے کہ اثمد لسے سرمہ کو کہتے ہین اور ظاہر یہہ ہے کہ اثمد ایک قسم خاص سرمہ کی ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ سرمہ اصفہانی ہی کہ خشک کرتا ہی آنسو کو اور زخمونکو اور قوی کرتا ہی آنکہون کے پٹہونکو خصوصا بڈہونکو اور لڑکونکو اور ایک روایت مین آیا ہی بالاثمد المروح اور وہ سرمہ ہے کہ ملایا جاوے اوسمین مشک تہا اور ہر شب مین یعنی پہلے سونی کے جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہے وعند النوم اور حکمت اوس وقت کی لگانی مین یہہ ہے کہ آنکہو مین رہتا ہے اور طریقہ آنکہہ مین سرایت خوب طرح کرتا ہی ع

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتَحِلُ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ بِالْاِثْمِدِ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ عَيْنٍ قَالَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَاِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی اوسی سے

کہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرمہ لگاتے تھے پہلے سونے کے ساتھ سرمہ اصفہانی کی تین تین دفعہ ہر آنکھ میں کہا ابن عباس نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین چیز کہ دوا کرو تم ساتھ اوسکے یہہ چار چیزیں ہیں لدود اور سعوط اور حجامت اور مشی اور بہترین چیز کہ سرمہ لگاؤ تم ساتھ اوسکے سرمہ اصفہانی ہے پس تحقیق وہ روشن کرتا ہے بینائی کو اور جماتا ہے بالوں کو اور تحقیق بہترین دنوں کا کہ بھری ہوئی سینگی کھچواؤ وہ سترہ دن اور انیسویں اور اکیسویں ہیں اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج ہوئی نہیں گذری وہ کسی جماعت پر فرشتوں سے مگر کہ کہا انہوں نے حضرت کو کہ لازم پکڑو بھری ہوئی سینگی کھچوانی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** لدود ساتھ زبر لام کے کہتے ہیں اوس دوا کو کہ ٹپکائی جاوے بیمار کے منہ میں باچھہ کی طرف سے اور سعوط اوس دوا کو کہتے ہیں کہ ٹپکائی جاوے ناک میں اور حجامت کہتے ہیں بھری ہوئی سینگی کھینچنے کو اور مشی ساتھ زبر میم اور زیر شین اور تشدید یے کے بروزن فعیل کے دوائے مسہل کو کہتے ہیں مشتق مشی سے ہے یعنی چلنے کے چونکہ دوائے مسہل سے بار بار چلنا ہوتا ہے دست کے لیے اسلیے اسکو مشی کہتے ہیں اور خون بلکہ تمام رطوبات اول مہینے سے آدھے مہینے تک زیادتی اور غلبہ اور جوش میں ہوتا ہے اور آخر مہینے میں بیچ نقصان اور سردی اور عدم جوشی کی ہوتا ہے پس ایام اوسط مہینے کے مناسب ہیں ساتھ اعتدال کے خصوصًا یہ تین مذکورہ اور تفصیل احکام حجامت کے کتاب الطب والرقی میں آویگی انشاء اللہ تعالی **وَعَنْ** عَائِشَةَ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنْ دُخُوْلِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ اَنْ يَدْخُلُوْا بِالْمَيَازِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو داخل ہونے حماموں سے پھر رخصت دی مردونکو داخل ہونے کی ساتھ تہبندوں کے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** کہا مظہر نے کہ نہ اجازت دی حضرت نے عورتوں کو حمام میں جانیکی اسلیے کہ تمام اعضا اونکے ستر ہیں اور کھولنا اونکا نہیں جائز ہے مگر وقت ضرورت کے مثلاً بیمار ہو تو داخل ہو واسطے علاج کے یا منقطع ہو نفاس تو داخل ہو طہارت کے لیے یا ہو جنبی اور جاڑا ہو سخت اور قادر ہو نہیں پانی کے گرم کرنے پر اور ڈر ہو ضرر کا استعمال کرنے پانی ٹھنڈے کے سے اور نہیں جائز مردوں کو جانا حمام میں بغیر تہبند کے کہ گھٹنے تک ہو انتہی اور نہیں پوشیدہ ہے کہ ظاہر کلام حکم فرق کا درمیان مردوں اور عورتوں کے بیچ نہی کے اسلیے کہ عورتیں ساتھ عورتوں کے مانند مردوں کی ہیں ساتھ مردونکے بغیر فرق کے اور شاید کہ وجہ بیچ منع کرنے عورتوں کے داخل ہونے حمام کے یہہ ہے کہ اکثر حیا نہیں کرتیں بعض انکی بعض سے اور ستر کھول بیٹھتی ہیں اور دیکھتی ہیں بعض اونکی بعض کو حتی کہ اجنبیوں سے بھی پردہ نہیں کرتیں چہ جائیکہ اقارب سے کہ ماں بیٹے سے اور مانند اوسکے سے تو بالکل پردہ کرتی ہی نہیں حتی کہ گھر میں چہ جائیکہ حمام میں اور نہ وہ تہبند باندھتی ہیں مگر تھوڑا سا گویا آنحضرت نے دیکھا نور نبوۃ سے حال انکا پس منع کیا انکے تئیں بہت رواج واللہ اعلم بالصواب **وَعَنْ** اَبِي الْمَلِيْحِ قَالَ قَدِمَ عَلٰى عَائِشَةَ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصَ فَقَالَتْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُنَّ قُلْنَ مِنَ الشَّامِ قَالَتْ فَلَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِيْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَ بَلٰى قَالَتْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَخْلَعُ امْرَاَةٌ ثِيَابَهَا فِيْ غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ غَيْرِ بَيْتِهَا اِلَّا هَتَكَتْ سِتْرَهَا فِيْمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابی الملیح سے کہا آئیں حضرت عائشہ کے پاس چند ایک عورتیں اہل حمص سے کہ ایک شہر ہے شام میں پس کہا حضرت عائشہ نے کہ کہاں کی ہو تم کہا اون عورتوں نے کہ شام کی فرمایا حضرت عائشہ نے کہ شاید تم اوس بستی کی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں اوسکی حماموں میں کہا اونہوں نے کہ ہاں فرمایا حضرت عائشہ نے پس تحقیق سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں اوتارے کوئی عورت کپڑے اپنے بیچ غیر گھر خاوند اپنے کے مگر کہ پھاڑا اوسنے پردہ درمیان اپنے اور درمیان پروردگار اپنے کے اور بیچ ایک روایت کے ہے بیچ غیر گھر اپنے کی مگر پھاڑا اوسنے پردہ اپنا بیچ اوس چیز کے کہ درمیان اوسکے ہے اور درمیان اللہ کے کہ عزت والا اور بزرگی والا ہے یعنی اس روایت میں بجائے فی غیر بیت زوجہا کے فی غیر بیتہا آیا ہے نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداؤد نے **ف** اسلیے کہ عورت حکم کی گئی ہے ساتھ پردہ کرنیکے اور محافظت کی اپنی کہ دیکھے اسکو اجنبی یہانتک کہ نہیں لائق واسطے اوسکے یہہ کہ کھولے ستر اپنا خلوت میں بھی مگر نزدیک خاوند اپنے کے پس جس وقت کہ کھولے اعضا اپنے حمام میں بغیر ضرورت کے پس پھاڑا وہ پردہ کہ حکم کیا تھا اوسکو اللہ تعالی نے اوسکا اور لحاظ نہ کیا

کہ اسلیے ہے کہ اللہ تعالی نے اتارا لباس تاکہ ڈھانکے ساتھ اوسکی ستر اپنا اور لباس تقوی کا ہی پس اگر نہ تقوی کیا اللہ تعالی سے اور کھولا ستر اپنا پھاڑا
پردہ کہ درمیان اوسکے اور درمیان اللہ تعالی کی ہی ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ
لَكُمْ اَرْضُ الْعَجَمِ وَسَتَجِدُوْنَ فِيْهَا بُيُوْتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلَنَّهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِالْاُزُرِ وَامْنَعُوْهَا النِّسَاءَ اِلَّا مَرِيْضَةً
اَوْ نُفَسَاءَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فتح کیجاویگی واسطے تمہارے زمین عجم کی اور پاؤگے تم اوس مین
گھر کہ کہا جاویگا واسطے اونکے حمام پس نہ داخل ہوں اونمین مرد بدون تہبند کے اور منع کرو اونمین داخل ہونے سے عورتونکو مگر بیمار ہو یا نفاس والی نقل کی یہ ابو داود نے
ف اور منع کرو الخ یعنی عورتونکو منع کرو مطلقا خواہ تہبند باندھیں ہوں خواہ بن تہبند کے اسلیے کہ عورتین سر سے پاؤں تک ستر ہین اور مردونکو ناف کے نیچے سے
زانو تک ہی باندھنا تہبند کا کافی ہے مگر جبکہ بیمار ہوں عورتین تو واسطے علاج کے داخل ہوں یعنی تنہا یا تہبند باندھ کر یا جنبی ہوں تو واسطے غسل کے داخل ہوں بسبب سردی
اور عذر کی اور بغیر عذر کے عورتونکو حمام مین جانا جائز نہیں۔ ع وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيْلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ تُدَارُ عَلَيْهَا الْخَمْرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کی پس نہ داخل ہو حمام مین بغیر تہبند کی اور جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کے اور روز آخرت کی پس نہ داخل کرے اپنی عورت کو حمام مین اور جو شخص
کہ ایمان رکھتا ہو ساتھ اللہ کی اور روز آخرت کی نہ بیٹھے اوس دستر خوان پر کہ دور کیجاتی ہو اوس پر شراب نقل کی یہ ترمذی اور نسائی نے ف نہ داخل کرے الخ یعنی اذن نہ دے اپنی بیبی کو حمام مین
جانیکا اور اسیکی حکم مین ہی ماں اور بیٹی اور بہن وغیرہ کہ جو اسکے تحت حکم مین ہین اور مکروہ ہی مرد کو یہ کہ لیوے اونسے اجرۃ حمام کی اسلیے کہ ہوگا مددگار اوسکا مکروہ ہی اور جانا حضرت کا
حمام مین بیچ بعض کتابوں فقہ کے لکھا ہے ولیکن اہل حدیث کی نزدیک صحیح نہیں اور جو حدیث کہ وارد ہوئی ہی اوسمین منسوب بہ وضع ہی اور صحیح یہ ہے کہ آنحضرت ہرگز حمام مین
نہیں گئے بلکہ حمام کو دیکھا بھی نہیں اور مکہ معظمہ مین جو حمام النبی مشہور ہے شاید کہ جس جگہ آنحضرت نے ایکبار غسل کیا ہوگا وہاں حمام بنا دیا ہے اور احتمال ہے کہ نام اوسکا
حمام النبی اس سبب سے زبان زد ہو کہ حضرت کی پیدائش کی جگہ کی جانب اور نواحی اس جگہ کی واقع ہی واللہ اعلم لیکن کہ حمام کا حدیث مین جو واقع ہوا ہی جیسا کہ ہوا
اور نہ بیٹھے الخ یعنی نہ حاضر ہو اوس جگہ کہ دور شراب کا ہوتا ہو وہاں یعنی پیتی ہوں اوسکو شراب خوار پس اگرچہ نہ بھی پیوے تو بھی واجب ہی اسپر منع کرنا اونکا اور جو کوئی
وہاں بیٹھا اور نہ منع کیا اونکو اور نہ اعراض کیا اونسے اور نہ غصہ ہوا تو نہیں ہوگا مومن کامل۔ ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ ثَابِتٍ
قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَاْسِهِ فَعَلْتُ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ وَزَادَ
فِيْ رِوَايَةٍ وَقَدِ اخْتَضَبَ اَبُوْ بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ثابت سے کہا پوچھی گئی انس بن مالک خضاب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی کرتے تھے کہ نہیں اسکی سو کہا انس نے کہ اگر چاہتا مین کہ شمار کرون مین بال سفید کہ اونکی سر مبارک مین تھی شمار کرتا مین یعنی آنحضرت کے بال
سفید کتنے تھے خضاب کیون کرتے اور اسی لیے کہا حضرت کہ نہیں خضاب کیا آنحضرت نے زیادہ کیا انس نے یا ثابت نے انس سے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ تحقیق خضاب
کیا ابو بکر نے ساتھ مہندی اور وسمہ کے اور خضاب کیا عمر نے ساتھ نری مہندی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف نہیں خضاب کیا یعنی سر مبارک مین بال
نہیں سپید تھے جو خضاب کرتے اور جو روایت کیا گیا سابق اور آگے ابن عمر سے اور کہا ہے خضاب کرنی مہندی اور وسمہ کی اور نری مہندی کی اوپر مذکور
ہو چکا ہے۔ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ حَتّٰى تَمْتَلِئَ ثِيَابُهُ مِنَ الصُّفْرَةِ فَقِيْلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ
بِالصُّفْرَةِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا
حَتّٰى عِمَامَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ رنگتے اپنی داڑھی ساتھ زرد رنگ یہاں تک کہ بھر جاتے کپڑے اونکے زردی سے پس کہا گیا واسطے

اونکی کہ کیونکہ رنگی ہوئی زردی سے کہا تحقیق دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے ساتھہ زردی کے یعنی داڑہی اور نہ تھی کوئی چیز محبوب تر طرف حضرت کی زردی
سے یعنی خضاب کا لیتے ہی مین اور تحقیق تھی حضرت رنگتے ساتھہ زردی کے کپڑے اپنے سب یہانتک کہ پگڑی بھی نقل کی ہیہ ابوداود اور نسائی نے ف سا تھہ زردی کے یعنی ورس
کی کہ نام ایک گھانس کا ہی مشابہ زعفران کی اور کبھی او سمین زعفران بھی ملائی جاتی تھی اور ظاہر یہا کہ مراد ابن عمر کی یہہ ہے کہ رنگتے تھے حضرت داڑہی کو جیسا کہ اوپر
ذکر کیا گیا اور سیوطی نے کہا کہ بعضونے کہا کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالونکا ہی اور بعضون نے کہا کہ رنگنا کپڑونکا مراد ہے کہا سیوطی نے کہ یہ شبہ ہی اسلیے کہ نہین نقل کیا
کہ حضرت نے بال رنگے ہون کہتا ہون مین کہ ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے انکار کیا اسپر کہ پہنے کسبہ اور زعفرانی پس کیونکر حمل کیا جاوے اسپر اور صحیح وہ ہی کہ جو صاحب نہایہ نے
کیا کہ مختار یہہ ہے کہ حضرت نے بال رنگے کبھی اور اکثر ترک کیا پس خبر دی ہر ایک نے اوس چیز کی کہ دیکھی اور وہ سمین دو بچاہی اور یہہ تاویل مانند تعیین کی ہی واسطے تطبیق دینے
کی درمیان حدیثونکے انتہے اور یہہ نہایت مدعا ہے اور رنگتے کپڑے اپنے یعنی زرد ہو جاتی تہی بسبب اس زردی کی وہ یہہ کہ رنگتے تہے اونکو ساتھہ اوسکی پہر پہنتے تھے
اسلیے کہ نہی آئی ہی زرد کپڑے پہننے سے واللہ اعلم ع وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا
شَعَرًا مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْضُوْبًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ کہا گیا مین ام سلمہ پاس پس نکالا اونہونے
طرف ہمارے ایک بال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون مین سے رنگین نقل کی یہہ بخاری نے ف رنگین کہا تیسیر کہ زیادہ کیا ابن ماجہ نے اور احمد نے ساتھہ مہندی اور وسمہ کے اور نقل
کی یہہ بخاری نے اور اسیطرح ترمذی نے نقل کی ہے شمائل مین انس سے کہ کہا دیکھا مینے بال آنحضرت کا رنگین اور انس سے یہہ بھی گذرا ہی کہ آنحضرت نے خضاب نہین کیا
شاید کہ مراد اونکی ساتھہ نفی کی اکثر احوال آنحضرت کا ہی اور ساتھہ اثبات کی اقل احوال اور جائز ہے یہہ کہ حمل کیا جاوے ایک ان دونونکا حقیقت پر اور دوسرا مجاز پر یعنی بال
کا رنگ متغیر تہا بسبب کہ پہنے مہندی کی ہمیشہ واسطے دفع دردسر کے یا بسبب کثرۃ خوشبوئی کے اسکو رنگین کہا اور ظاہر تر نزدیک میرے یہہ ہے کہ نفی خضاب کی محمول ہے اوپر خضاب
سر کے بسبب نہ پانے کے اور اثبات یعنی کرنا اوسکا اوپر بال بعض داڑہی کی بسبب سپیدی کی واللہ اعلم پہر دیکھی مینے روایت بخاری کی کہ کہا تہا پاس ام سلمہ کی بال
آنحضرت کی داڑہی کا کہ اوسمین اثر مہندی اور وسمہ کا تہا پس حمل کیا جاوے اسپر وہ روایت کہ وارد ہوئی ہی مطلق جیسا کہ شمائل مین ہے کہ ابوہریرہ سے کسی نے پوچھا کہ
آیا خضاب کیا تہا آنحضرت نے کہا ہان ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ
وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِيَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ فَقَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک مخنث کہ تحقیق رنگی تہی اوسنے ہاتہہ پانون اپنے ساتہہ مہندی کے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا حال ہی اسکا عرض کیا صحابہ نے کہ مشابہت کرتا ہی یہہ
عورتونکی یعنی قول و فعل مین پس حکم کیا آنحضرت نے اوسکے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ طرف نقیع کی کہ نام ایک جگہ کا ہی قریب مدینہ کے پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا نہ قتل کرین ہم اوسکو
یعنی اگر فرماویے تو مار ڈالین اوسکو کہ باعث فسق و فساد کا ہی پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق مین منع کیا گیا ہون قتل کرنے نمازیونکے سے نقل کی یہہ ابوداود نے ف
ظاہر یہہ کنایہ ہے اسلام سے اور بموجب اس قول کے کہ مسلمان اگر نماز نہ پڑہے تو واجب القتل ہے محمول اوپر ظاہر کے ہی ح وَعَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ
قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ جَعَلَ اَهْلُ مَكَّةَ يَاْتُوْنَهٗ بِصِبْيَانِهِمْ فَيَدْعُوْ لَهُمْ بِالْبَرَكَةِ وَيَمْسَحُ رُءُوْسَهُمْ
فَجِيْءَ بِيْ اِلَيْهِ وَاَنَا مُخَلَّقٌ فَلَمْ يَمَسَّنِيْ مِنْ اَجْلِ الْخَلُوْقِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ولید بن عقبہ سے کہ کہا اوسنے جب فتح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے مکہ کو شروع کیا مکہ والون نے کہ لاتے تہے حضرت کے پاس اپنے لڑکون کو پس دعا مانگتے حضرت واسطے اونکے ساتہہ برکت کی اور ہاتہہ پہیرتے اونکے سر پر یعنی از راہ شفقت کے
پس لایا گیا مین بہی حضرت کی پاس اور مین تہا آلودہ ساتہہ خلوق کی کہ نام ایک خوشبوئی کا ہی کہ مرکب تہی ہی ساتھ زعفران وغیرہ کی پس نہ ہاتہہ لگایا حضرت نے مجکو بسبب
آلودگی خلوق کی نقل کی یہہ ابوداود نے ف خلوق خوشبوئی عورتونکی ہے پس اوسکے لگانے سے لازم آتی ہی مشابہت ساتہہ عورتونکی اور یہہ منع ہے مردونکو

وعن أبي قتادة أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم إن لي جمة أفأرجلها قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأكرمها قال فكان أبو قتادة ربما دهنها في اليوم مرتين من أجل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأكرمها رواه مالك اور روایت ہے ابی قتادہ سے کہ کہا واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق واسطے میرے ہیں بال مونڈھوں تک کیا پس کنگھی کروں میں انکو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی یعنی ساتھ تیل لگانے وغیرہ کی کہا راوی نے پس تھے ابو قتادہ کہ اکثر تیل لگاتے تھے بالوں کو انکے دن میں دو بار سبب فرمانے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ہاں اور تعظیم کر انکی نقل کی یہ مالک نے موطا میں ف نامحمود ہونا مبالغہ کا بیچ تیل لگانے اور کنگھی کرنے کے بسبب ہونے کے تزئین اور تکلف کے ہے لیکن یہ بلحاظ امر اور اہتمام کے ساتھ بجا آوری حکم کی محمود ہو جیسے راز کرنا انس کے مانگا گیا لوٹکیا سبب کھینچنے اور پکڑنے آنحضرت کا جیسکہ گذرا ع وعن الحجاج بن حسان قال دخلنا على أنس بن مالك فحدثتني أختي المغيرة قالت وأنت يومئذ غلام ولك قرنان أو قصتان فمسح رأسك وبرك عليك وقال احلقوا هذين أو قصوهما فإن هذا زي اليهود رواه أبو داود اور روایت ہے حجاج بن حسان سے کہ کہا داخل ہوئے ہم یعنی میں اور اہل میرے پاس انس بن مالک کی پس حدیث کی مجھکو بہن میری نے کہ نام اوسکا مغیرہ ہے یعنی میں یاد رکھتا ہوں کہ لوگوں کی ساتھ انس کی پاس گئے ہیں لیکن کیفیت دخول کی اور تفصیل احوال کی یاد نہیں رکھتا ہوں نہیں پس بہن میری نے بیان کیا کہ کہا اور تو اوسدن لڑکا تھا اور تھی تیری دو گیسو یعنی چوٹی یا کہا تھی قصتان یعنی بال تھے پہر انس نے تیری سر پر اور دعا برکت کی کی تیرے لیے اور فرمایا کہ منڈوا ڈالوں دونوں کو یا کتروا ڈالوں دونوں کو اسلیے کہ یہ بہت ہیئت ہے یہود کی نقل کی یہ ابوداود نے ف یا کہا تھی قصتان یعنی راوی کو شک ہوا ہے کہ لفظ قرنان کہا یا قصتان اور قصہ ساتھ پیش قاف اور صاد کے کہتے ہیں اون بالونکو کہ سر کی آگے کی جانب ہوتے ہیں ع وعن علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن تحلق المرأة رأسها رواه النسائي اور روایت ہے علی سے کہ کہا منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ منڈاوے عورت سر اپنا نقل کی یہ نسائی نے ف عورت کو سر کی بال بمنزلہ ڈاڑھی کی ہیں مرد کے لیے پس مرد کو ڈاڑھی اور اوسکو سر منڈانا حرام ہے ع وعن عطاء بن يسار قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد فدخل رجل ثائر الرأس واللحية فأشار إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده كأنه يأمره بإصلاح شعره ولحيته ففعل ثم رجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أليس هذا خيرا من أن يأتي أحدكم وهو ثائر الرأس كأنه شيطان رواه مالك اور روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہا تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں پس آیا ایک شخص پراگندہ بال سر کے اور ڈاڑھی کی پس اشارہ کیا طرف اوسکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ہاتھ اپنے کی یعنی اسطرح اشارہ کیا دست مبارک سے اپنی ڈاڑھی اور سر مبارک پر کہ اوس سے سمجھا جاتا تھا کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہیں اوسکو ساتھ سنوارنے بالوں اوسکی کی اور ڈاڑھی اوسکی کی پس سنوارا اوسنے بالوں کو پہر آیا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں یہ بہتر اس سے کہ آوے ایک تمہارا اس حالت میں کہ پراگندہ ہوں بال اوسکی سر کی گویا کہ وہ شیطان ہے یعنی جن بہ ہیئت سر پراگندہ بال کے نقل کی یہ مالک نے وعن ابن المسيب سمع يقول إن الله طيب يحب الطيب نظيف يحب النظافة كريم يحب الكرم جواد يحب الجود فنظفوا أراه قال أفنيتكم ولا تشبهوا باليهود قال فذكرت ذلك لمهاجر بن مسمار فقال حدثنيه عامر بن سعد عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم مثله إلا أنه قال نظفوا أفنيتكم رواه الترمذي اور روایت ہے ابن مسیب تابعی سے کہ سنی گئی وہ کہ کہتے تھے تحقیق اللہ تعالی پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکی کو اور نہایت ستھرا ہے دوست رکھتا ہے ستھرائی کو کرم کرنیوالا ہے دوست رکھتا ہے کرم کو بخشش والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو پس صاف رکھو کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں ابن مسیب کو کہ کہا اپنے صحنوں کو اور نہ مشابہت کرو ساتھ یہود کے کہ صحن گھروں کی کوڑی کرکٹ سے ناپاک و خراب رکھتے ہیں کہا روایت کرنیوالے نے ابن مسیب سے کہ پہر ذکر کیا میں نے یہ قول ابن المسیب کا مہاجر بن مسمار

تابعی کی کی کہا اونہوں نے کہ حدیث کی مجکو یہہ عامر بن سعد تابعی نے اپنے باپ سے یعنی سعد بن ابی وقاص صحابی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند
قول ابن المسیب کے مگر بیچ تفاوت کہ کہا مہاجر نے ستہری رکہو صحن اپنی گہروں کی یعنی اونکی روایت میں لفظ افنیتکم صریح مذکور ہے گمان کو اوسمیں نقل نہیں کیا
بیچ روایت ابن المسیب کے تہا نقل کی یہہ ترمذی نے ف پاک ہی یعنی نقصانوں اور عیبوں سے اور لفظ طیب بیچ جملہ یحب الطیب کے ساتہہ زیر طا کی ہے یعنی دوست رکہتا ہی خوش
حالی اور خوش مقالی کو یا بوی خوش کو یعنی دوست رکہتا ہی اوسکی استعمال کو اپنی بندوں سے اور راضی ہوتا ہی اون سے ساتہہ اس فعل کی اور ایک نسخہ میں لفظ طیب ساتہہ تشدید
کی اور زیر یی مشددہ کی ہی اور مراد اوس سے وہ شخص ہی کہ وصف کیا جاوے ساتہہ طیبات کی یعنی اچہی عقیدوں اور اقوال اور افعال اور اخلاق اور احوال کی اور نظافہ کی
معنی میں طہارت ظاہری اور باطنی اور کہا طیبی نے کہ ستہرا رکہنا صحن گہر کا کنایہ ہی کرم اور جود سے اسلیے کہ جب صحن گہر کا ستہرا ہوتا ہی تو لوگوں کو اور مہمانوں کو رغبت
اوترنیکی اوسمیں بہت ہوتی ہی ع وعن یحیی بن سعید انہ سمع سعید بن المسیب یقول کان ابرٰہیم خلیل الرحمٰن اول الناس
ضیف الضیف واول الناس اختتن واول الناس قص شاربہ واول الناس رای الشیب فقال یارب ما ہذا قال الرب تبارک
وتعالی وقار یا ابرٰہیم قال رب زدنی وقارا رواہ مالک اور روایت ہی یحیی بیٹے سعید کے سے کہ تحقیق یحیی بن سعید نے سنا سعید بن مسیب کو کہتے تہے حضرت ابراہیم دوست
رحمن کے اول آدمیوں کی کہ مہمانی کی مہمانوں کی یعنی رسم مہمانی کی اول انسے شروع ہوئی اور اول لوگوں کی کہ ختنہ کیا اور اول لوگوں کی کہ کترین لبین اپنی اور اول لوگوں کی کہ دیکہا بڑہاپا یعنی
سفید بال پس کہا ای پروردگار میرے کیا ہی یہہ فرمایا پروردگار بزرگ و برتر نے کہ یہہ وقار ہی یعنی یہہ بڑہاپا باعث حلم و وقار کا ہی کہ جسکو لہو و لعب سے اور ارتکاب معاصی
باز رکہتا ہی ای ابراہیم کہا حضرت ابراہیم نے کہ ای رب میری زیادہ کر مجکو موجب وقار کو کہ بڑہاپا ہی نقل کی یہہ مالک نے ف اور ذکر کیا سیوطی نے بیچ حاشیہ موطا کی
اور چیزیں جو اول حضرت ابراہیم سے شروع ہوئیں ناخن لینے والنگ نکالنے اور شلوار پہننا اور خضاب کرنا ساتہہ مہندی کی اور وسمہ کی خطبہ پڑہنا منبر پر جہاد کرنا راہ خدا
میں مرتب کرنا لشکر کو جنگ میں میمنہ اور میسرہ اور مقدمہ اور قلب میں معانقہ کرنا ساتہہ لوگوں کی اور ثرید تیار کرنا ع باب التصاویر باب ہے
بیچ بیان تصویروں کی ف تصاویر جمع ہے تصویر کی یعنی صورت بنانیکی اور مراد یہاں صورتیں جاندار کی ہیں کہ کپڑوں پردوں وغیرہ پر ہوں الفصل
الاول فصل پہلی عن ابی طلحۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تدخل الملئکۃ بیتا فیہ کلب ولا تصاویر متفق علیہ
روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوتی فرشتے اوس گہر میں کہ ہو اوسمیں کتا اور نہ اوس گہر میں کہ ہوں اوسمیں تصویریں نقل
کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف لکہا ہے تورپشتی نے کہ مراد وہ کتا ہی اور صورتیں ہیں کہ حرام ہی رکہنا اونکا اور جو کہ ایسی نہیں ہیں جیسی کتا پالیں شکار کی لیے یا واسطے
حفاظت زراعت اور مواشی کی یا صورتیں کہ خوار و پامال ہوں بچہونوں وغیرہ میں ہوا اونکا مانع دخول ملائکہ کی نہیں اور یہہ حکم استعمال صورتوں کا ہی اور بنانا
صورت جاندار کا مطلق حرام ہی خواہ بچہونے پر ہو یا درہم پر یا پیالہ اور چہری پر اور بنانا صورت جاندار کا شدید حرام ہی اور کبیرہ گناہ اور صورت درخت اور پہاڑ اور سوا
اونکی اور بے جاندار کی نہیں حرام اور بعضوں نے کہا کہ یہہ حکم عام ہی یعنی کتا اور صورت جاندار کی گہر میں مانع دخول ملائکہ کی ہی مطلق اگرچہ اون صورتوں میں کہ
رکہنا اونکا حرام نہ ہو اور مراد فرشتوں سے ... فرشتے رحمت و برکت والے ہیں اور غیر حفاظت کرنیوالے کہ جدا نہیں ہوتے آدمی سے کسی حال میں ع وعن میمونۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبح یوما واجما وقال ان جبریل کان وعدنی ان یلقانی اللیلۃ فلم یلقنی
ام واللہ ما اخلفنی ثم وقع فی نفسہ جرو کلب تحت فسطاط لنا فامر بہ فاخرج ثم اخذ بیدہ ماء فنضح مکانہ فلما
امسی لقیہ جبریل فقال لقد کنت وعدتنی ان تلقانی البارحۃ قال اجل ولکنا لا ندخل بیتا فیہ کلب ولا صورۃ فاصبح
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ فامر بقتل الکلاب حتی انہ یامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط
الکبیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سے کہا نقل کی میمونہ نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی ایک روز غمگین خاموش اور فرمایا یعنی

پیچ بیان سبب غمگینی کی حضرت میمونہ سے یا کسی اور بیوی سے یا اپنے دلمین یا بطریق تعجب و تحیر کے فرمایا تحقیق جبرئیل نے وعدہ کیا تھا مجھسے ملنے کا ساتھ میرے
آجکی رات پس ملاقات کی مجھسے خبردار ہو قسم خدا کی نہین خلاف وعدہ کیا جبرئیل نے مجھسے کبھی یعنی پہلی اسکی پھر آیا بیچ دل حضرت کے کتے کا بچہ کہ پڑا تھا نیچے تخت حضرت کے
یعنی حضرت کو دل مین آیا کہ جبرئیل سبب اس بچہ کتے کے نہین آئی پس حکم کیا حضرت نے اوس کتے کے بچے کے نکالنے کا پس نکالا گیا وہ پھر لیا حضرت نے اپنے ہاتھ
مین پانی پس چھڑکا پانی اوسکے بیٹھنے کی جگہہ پس جبکہ شام ہوئی ملی حضرت سے جبرئیل پس فرمایا حضرت نے کہ تحقیق تمنے وعدہ کیا تھا مجھسے ملنے کا ساتھ
کا کہا کہ ہان لیکن ہم نہین داخل ہوتے اوس گہر مین کہ ہو اوسمین کتا یا صورت پس صبح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دن پس حکم فرمایا ساتھ قتل کرنے
کتونکی یہانتک کہ حکم کیا ساتھ مارنے کتے باغ چھوٹے کے کہ اوسمین چندان احتیاج محافظت کی نہین ہوتی اور چھوڑ دیا بڑے باغونکی کتونکو کہ اونمین احتیاج محافظت کی
بہت ہوتی ہے نقل کی یہہ مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِيْ بَيْتِهٖ شَيْئًا فِيْهِ تَصَالِيْبُ اِلَّا
نَقَضَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے تھے اپنے گہر مین کسی چیز کو کہ جسمین تصویرین ہون مگر توڑ ڈالتے تھے
اوسکو نقل کی یہہ بخاری نے **ف** تصالیب جمع تصلیب کے ہے یعنی بنانی صورت صلیب کے یعنی سولی کی کہ جسکو نصاری پوجتے ہین بگمان اسکی کہ حضرت عیسی کو یہود
نے سولی پر کھینچا تہا یہ شکل اوسکی ہی کہ وہ اسطرح کی ہوتی ہے + اور یہان مراد تصالیب سے مطلق تصویرین ہین ۔ع **وَعَنْهَا** اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً
فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ
قَالَتْ قُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ
يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلٰئِكَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
اوسی عائشہ سے کہ تحقیق اوسنے خریدا ایک تکیہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس جب دیکھا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیری رہی دروازہ پر اندر گہر کے نہ آئی
پس پہچانی حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک مین ناخوشی یعنی سبب اس تکیہ تصویر دار کی کہا عائشہ نے پس کہا مین یا رسول اللہ
توبہ کرتی ہون طرف رضا اللہ اور رسول اوسکے کے کیا گناہ کیا مینے کہ آپ گہر مین نہین آئی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے اس
تکیہ کا اور کہاں سے لائی ہو تو اوسکو کہا عائشہ نے کہ مینے خریدا ہے اسکو آپکے لیے تاکہ بیٹھا کیجیے اوسپر یعنی کبھی تو تکیہ لگائیے اوسپر یعنی کبھی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق صورت بنانے والے عذاب کیے جاوینگے دن قیامت کے اور کہا جاویگا اونکو زندہ کرو اوس چیز کو کہ بنایا تہا تمنے اور فرمایا کہ تحقیق وہ گہر کہ اوسمین صورتین ہون
نہین داخل ہوتے اوسمین فرشتے یعنی اور اسیطرح نہین داخل ہوتی اوسمین انبیاء اور اولیاء نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** اَنَّهَا كَانَتْ قَدِ اتَّخَذَتْ
عَلٰى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ تحقیق اونہون نے ڈالا اپنے شہنشین پر پردہ کہ اوسمین تصویرین تہین پس پھاڑ ڈالا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے پس بنائی حضرت عائشہ نے اوسکی دو تکیے پس تہی وہ دونون گہر مین بیٹھتے تہے اونپر تکیہ لگا کر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے ظاہر مین منافی کرنا
ہی ساتہہ حدیث پہلی کی اسلیے کہ پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر تکیہ پر کی مانع ہے دخول ملائکہ سے اگرچہ حرام نہو پس کہنا ان دونون میں تطبیق کا اگر پہلی کو محمول
اوسکا تہیہ کہ یہہ تصویرین حرام یعنی جاندار کی نہ تہین اور پہاڑنا پردہ کا اسلیے تہا کہ حدیث ما بعد مین آتا ہے کہ خدا تعالی نے نہین فرمایا کہ پہیرا اوسکی کو
کپڑے کو لیکن ہم اور اگر فرضا صورتین حرام ہی تہین تو سر اونکی تکیہ کی بیچ مین کٹ گئی تہی اور بعضون نے کہا کہ نہی تہا کی قطع ہوگیا ڈالنا اون کا
اور مین ہے **وَعَنْهَا** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ

حتیٰ ھتکہ ثم قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسوا الحجارۃ والطین متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نکلے ایک جہاد میں پس لیا مینے ایک کپڑا یعنی نمط تشریف لیجانے حضرتؐ کے پس پردہ کیا مینے اوسکا دروازہ پر پس جب آئے حضرتؐ یعنی سفر سے پس دیکھا پردہ
پڑا ہوا پس کہینچا اوسکو یہانتک کہ پہاڑ ڈالا اوسکو پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے نہیں حکم کیا ہمکو کہ پہناویں ہم کپڑی پتہر اور مٹی کو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف
نمط ساتہ زبر نون اور میم کے ایک قسم لطیف ہے فرش کی ریشمی باریک کہ ہوتی ہین اوسمین ادراوسکو ہودج پر بہی ڈالتے ہین اور پردہ بہی اوسکا بناتے ہین اور شاید کہ وہ جو
نمط کا ہی او حضرت عائشہؓ نے شاید کہ لٹکایا تہا اوسکو زینت کی لیئے پردہ کی لیے اسلیے عتاب ہوا اور پہاڑا اوسکو بعضون نے لکہا ہی کہ اوس نمط مین صورتین گہوڑونکی
تہین پس حضرتؐ نے تلف کیا اور محو کیا اون صورتونکو لیکن سیاق حدیث یہہ چاہتا ہی کہ منع کرنا اور پہاڑنا اوسکا بسبب صورتونکی نہ تہا بلکہ بسبب کراہت ڈہانکنے دیوار
کی تہا ساتہ کپڑی کی جیسیکہ کہا کہ پہر فرمایا الخ اور طیبی نے کہا کہ کراہت تنزیہی ہی نہ تحریمی اسلیے کہ نہونا امر الہی کا ساتہ اوسکی دلالت نہی پر نہین کرتا اور حضرتؐ نے جو پہاڑا اور
غصہ کیا بسبب عظم شان اہل بیت کی اور تورع اور تقوی اونکی تہا اور دلالت کرتی ہی یہہ حدیث اسپر کہ منع کیا جاوی ڈہانکنے دیوارون وغیرہ سے اور دلالت کرتی ہی
اسپر کہ تغیر کری بری چیز کو ہاتہ سے اور غصہ کری وقت دیکہنے اوسکی کی ع ح **وعنہا** عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اشد الناس عذابا
یوم القیمۃ الذین یضاھون بخلق اللہ متفق علیہ اور روایت ہی عائشہؓ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا بہت سخت لوگونمین ازروے
عذاب کی دن قیامت کی وہ لوگ ہونگی کہ مشابہت کرتی ہین ساتہ پیدایش خدا تعالی کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مشابہت کرتے ہین اپنی فعل کو ساتہ
فعل الہی کی صورت بناتے ہین یا تقدیر کلام یہہ ہی کہ بناتے ہین وہ چیز کہ مشابہ ہوتی ہی مخلوق الہی کی یعنی تصویر کہا ابن ملک نے کہ اگر اعتقاد کری اسکا تو وہ کافر ہی
زیادہ کرتا ہی اللہ عذاب اوسکو بسبب زیادتی قبح کفر اوسکی کی والا پس حدیث محمول ہی تہدید پر ع **وعن** ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن ذھب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے فرمایا اللہ تعالی نے اور کون ظالم تر ہی اوس شخص سے کہ پیدا کری مانند پیدا کرنے
میری کی یعنی صورت بناوے مانند صورت بنانے میری کی اور یہہ حقیقت مین پیدا کرنا نہین ہی اور سوا اسکی کہ پیدا کیا ہوا خدا کا ہی صورت بناتا ہی اور گمان کرتا ہی کہ
مینے بنایا ہی اگر یہان دعوی پیدا کرنیکا رکہین تو پس چاہیے کہ پیدا کرین ایک چیونٹی یا ایک دانہ یا جو یعنی یہہ تخصیص بعد تعمیم ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف و
عن عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اشد الناس عذابا عند اللہ المصورون
متفق علیہ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے سخت تر لوگونکا ازروے عذاب کے نزدیک اللہ کے مصورین نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی جن لوگون پر کہ عذاب سخت ہوگا منجملہ اونکی یہہ بہی ہین بعضی علما نے لکہا ہی کہ یہہ وعید واسطے اونکی ہی کہ صورتین بتونکی بناتے ہین تا عبادت کیجاوے اونکی اور
یہہ شخص کافر ہی پس اگر عذاب سخت ہو تو دور نہو اور بعضون نے کہا جو قصد مشابہت کا ساتہ خدا تعالی کی صورت بناوے وہ بہی کافر ہی اور عذاب اوسپر سخت ہی
جو کہ بغیر اس قصد کی بناوے فاسق ہی نہ کافر اور حکم اوسکا حکم مرتکب تمام معاصی کا ہی اور اتفاق ہی اسپر کہ مراد تصویر حیوانات کی ہی نہ درختون وغیرہ کی مانند اونکی اور غیر ذی روح
اطلاق مصور کا اول پر ہوتا ہی اور دوسرے کو نقاش کہتے ہین اور مجاہدؒ نے تصویر درخت بار دار کو بہی مکروہ رکہا ہی اور محققین کی نزدیک تمام بیت خالی کراہت سے
نہین اور مخل لہو و لعب اور ریا الغنی کی ہی ع ح **وعن** ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی
النار یجعل لہ بکل صورۃ صورھا نفسا فیعذبہ فی جھنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر
وما لا روح فیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سے کہا اونسے کہ سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی ہر صورت کہینچنے والا بیچ آگ
دوزخ کی ہی پیدا کیا جاویگا واسطے اوسکی بدلے ہر صورت کے کہ بنایا ہی اوسکو ایک شخص پس عذاب کیگا وہ شخص مصور کو دوزخ مین کہا ابن عباسؓ نے پس اگر تو ہی

ضرور بناتے تو الا صورت کا پس بنا صورت درختوں کی اور ان چیزوں کی کہ نہیں ہے روح اون میں نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف بیچ صورت بنانے کے درختوں کی واسطے لڑکیوں کے یعنی گڑیاں رخصت ہی لیکن امام مالک نے مکروہ رکہا ہی خریدنا اونکا مردونکو اور بعضوں نے کہا اباحت اسکی منسوخ ہی ۔ ح وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو شخص کہ دعوی کری اوس خواب کا کہ نہیں دیکہا یعنی جہوٹا خواب بنا لیوی تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ گرہ لگاوی درمیان دو جَو کی اور ہرگز نہ کرسکے گا یہہ اور جو شخص کہ کان لگاوی طرف بات ایک قوم کی حال آنکہ وہ قوم اوس شخص کے سننے کو ناخوش رکہتے ہوں یا بہاگتے ہوں وہ اوس سے ڈالا جاویگا اوسکے کانوں میں شیشہ روز قیامت کی اور جو شخص بناوی کوئی تصویر عذاب کیا جاویگا اور تکلیف دیا جاویگا یہہ کہ پہونکے روح اوسمیں اور نہیں پہونک سکنے کا وہ روح نقل کی یہہ بخاری نے ف ہرگز نہ کرسکے یعنی اوسکو عذاب کیا جاویگا اور تکلیف کیجاوے گی کہ دو جَو کو آپس میں جوڑی اور ایک گرہ کری اور جب نہ کرسکے گا تو پہر عذاب کیا جاویگا پس اسی طرح عذاب میں رہیگا اور مناسبت درمیان فعل اوسکی کی کہ جہوٹا خواب بنایا ہی اور درمیان جَو کی گرہ دینے کی یہہ ہے کہ جیسے باتیں خواب کی جہوٹی جوڑلیں دو جَو بہی جوڑے اور جہوٹا خواب بنانا اگرچہ ایک قسم جہوٹ کی ہی ولیکن شدت عذاب واسطے اس سبب سے ہے کہ وہ متعلق ساتہہ عالم غیب کے ہے اور خواب سچا ایک جزو ہی اجزای نبوت سی اور حکم وحی کا رکہتا ہی پس گویا حق تعالی پر جہوٹ باندہتا ہی اور اوسمیں کہیں کہ پہلے شبہہ ہی اقسام جہوٹ میں اور بعضوں نے کہا کہ یہہ وعید اوس شخص کی حق میں ہی کہ دعوی نبوت یا اولیا کا کرے جیسے بعضے مدعی کاذب کرتے ہیں یعنی کہا مینے خواب میں دیکہا ہے کہ اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا اور خبر دی مجکو کہ فلانا مغفور ہے یا ملعون ہی وغیرہ لکہا یا حکم کیا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اور ایسا حال آنکہ نہ دیکہا تہا کچہ اور ڈالا جاویگا شیشہ اوسکے کانوں میں یہہ وعید اوسکے حق میں ہی کہ سنی واسطے چغل خوری کی اور فساد پہیلانے کی بخلاف اسکی کہ سنی بات کسیکی واسطے کہ منع کری اونکو فساد یا بچے اونکو شر سے ۔ ع وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کہیلے ساتہہ نردشیر کی پس گویا کہ رنگا ہاتہہ اپنا بیچ گوشت سور اور لہو اوسکی نقل کی یہہ مسلم نے ف نردشیر نام ایک کہیل کا ہے نکالا ہوا شاپور بن اردشیر بن بابک کا کہ بادشاہوں فارس سے تہا اور رنگا ہاتہہ اپنا یعنی داخل کیا ہاتہہ اپنا اوسمیں واسطے لہو اور گوشت سور کے مجہہ میں خاص کر انکو ذکر کیا تاکہ بہت بیزار ہووے اس کہیل سے اور کہیلنا مطلق نرد کا خواہ بیچ ساتہہ ہووے یا تختہ نرد یا اور کچہ حرام ہے سب علماء کی نزدیک ۔ ع

الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ قَالَ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ عَلَى الْبَابِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ فَمُرْ بِرَأْسِ التِّمْثَالِ الَّذِي عَلَى بَابِ الْبَيْتِ فَيُقْطَعُ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيُجْعَلْ وِسَادَتَيْنِ مَنْبُوذَتَيْنِ تُوطَآنِ وَمُرْ بِالْكَلْبِ فَلْيُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کہا کہ آیا تہا میں آپکی پاس شب گذشتہ پس نہیں منع کیا مجکو گہر میں آنے سے کسی چیز نے مگر اسنے کہ تہیں دروازے پر تصویریں اور تہا گہر میں کپڑا رنگین منقش کہ اوسکا پردہ بنایا تہا تہیں اوسمیں تصویریں اور تہا گہر میں کتا پس حکم کرو ساتہہ کاٹنے سر تصویرونکی کہ دروازے پر ہیں یعنی دروازے کے پردے پر پس کاٹی جاویں سر اون صورتونکی اور ہوجاویں مانند صورت درخت کی یعنی نہ ہے شکل اون صورتونکی رہیں اور حکم کرو تا کاٹا جاوی پردہ پس بنائی جاویں دو تکیے ڈالے گئے یعنی واسطے بیٹہنے اور تکیہ لگانے کی روندی جاویں اور حکم کرو تا نکالا جاوی کتا گہر میں سے پس کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جو کچہ کہ جبرئیل نے کہا نقل کی یہہ ترمذی اور ابوداود نے ف فتاوی قاضی خان میں لکہا ہی کہ مکروہ ہے یہہ کہ نماز پڑہے بحال

ہیں کہ ہوں آگے مصلی کے یا اوپر اوسکے یا داہنے یا بائیں یا اوسکی کپڑے پر تصویریں اور چھوٹی ہیں دور ہوا نہیں ہیں اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں چھوٹی پر جبکہ نہ سجدہ کرے
تصویروں پر اور بعد اوس صورت میں ہی کہ وہ صورت بڑی کہ ظاہر ہوں واسطے دیکھنے والوں کی بغیر تکلف کی پس اگر ہوں پاس اونکا سا ہو نہیں مضائقہ
ہے ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهَا عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ
تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُوْلُ إِنِّيْ وُكِّلْتُ بِثَلٰثَةٍ بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِيْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نکلی گی ایک گردن دوزخ میں سی دن قیامت کی یعنی ایک ٹکڑا آگ کا بصورت
گردن درازکی نکلی گا اوسکی دو آنکھیں ہونگی دیکھنے والے اور دو کان ہونگے سننے والے اور زبان بولنے والے کہیگی کہ تحقیق میں متعین کی گئی ہوں واسطے
تین شخصوں کی یعنی متعین کیا ہی اللہ تعالی نی مجکو اسپر کہ داخل کروں اونکو دوزخ میں اور عذاب کروں اونکو ساتھ فضیحت کی روبرو لوگوں کی واسطے تکبر کرنیوالی عناد
کرنیوالی کی حق سی کہ حق کو قبول نہ کرے اور واسطے ہر شخص کہ پکاری ساتھ اللہ کے اور معبود کو اور واسطے تصویر کھینچنے والوں کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسِرَ وَالْكُوْبَةَ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قِيْلَ الْكُوْبَةُ
الطَّبْلُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابن عباس اونی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا بیشک اللہ تعالی نی حرام کی یعنی خمر
کی زبانی شراب پینا اور کوبہ یعنی بجانا اوسکا اور فرمایا جو نشے کی چیز ہی حرام ہی کہا گیا کہ طبل ہی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں ف کوبہ کی معنوں میں تین قول ہیں
علما کی نرد یا بربط یا طبل جیسا کہ مصنف نے بعضے راویوں حدیث کے سی نقل کیا او طبل کی دو قسم ہوتی ہیں مانند ڈھولکی اور ڈھول وغیرہ کی اور میان جلیل ہی وہ طبل مراد ہے
کہ لہو و لعب کے لیے ہو نہ طبل غازیوں کا ع **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَالْكُوْبَةِ وَالْغُبَيْرَاءِ وَ
الْغُبَيْرَاءُ شَرَابٌ تَعْمَلُهُ الْحَبَشَةُ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ السُّكْرُكَةُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا شراب سے اور جوئے سے اور کوبہ سی اور غبیرا سے اور غبیرا ایک قسم شراب کی ہی کہ بناتے ہیں اوسکو حبشی جیسے سی کہا جاتا ہے اوسکو سکرکہ نقل کی یہ
ابو داود نے ف کہا جاتا ہے آخر تفسیر ابن عمر سے منقول ہی یا کسی اور نیچے کی راوی سے ع **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُوْلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ کھیلے ساتھ نرد کی پس تحقیق نافرمانی کی اوسنے اللہ کی اور رسول اوسکی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نے ف اسلیے کہ نرد کی کھیلنا
قمار ہی حقیقۃ یا صورۃ اور اوپر گذر چکا ہی کہ مطلق نرد کی کھیلنا حرام ہی ع **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَأٰى رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ
الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ پیچھے پڑ رہا ہے کبوتری کی کہ کھیل میں اور اوڑانے میں
مشغول ہو رہا تھا پس فرمایا کہ شیطان ہے پیچھے پڑ رہا ہے شیطان کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف
اس شخص کو شیطان فرمایا اسوجہ سے کہ دور تھی اوسکی حق سے اور مشغول ہو رہا تھا اوسکی لایعنی میں اور کبوتر کو شیطان اسلیے فرمایا کہ باعث بازی اور لہو و لعب ہوئی اور فکر خدا
اور کاموں دین و دنیا سے باز رکھا اس سی معلوم ہوا کہ کبوتر بازی حرام ہے اور کہا علما نے کہ پالنا کبوتر نکا واسطے انڈے بچے لینے کے یا واسطے دل بہلانے کے یا خط لیجانے کی
جائز ہی بلا کراہت اور اوڑانا اونکا مکروہ ہے ع **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كُنْتُ
عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّيْ رَجُلٌ إِنَّمَا مَعِيْشَتِيْ مِنْ صَنْعَةِ يَدِيْ وَإِنِّيْ أَصْنَعُ
هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

مَنْ

بِهَا صُوْرَةً فَاِنَّ اللّٰهَ مُعَذِّبُهٗ حَتّٰی یَنْفُخَ فِیْهَا الرُّوْحَ وَلَیْسَ بِنَافِخٍ فِیْهَا اَبَدًا فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِیْدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ
وَیْحَكَ اِنْ اَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تَصْنَعَ فَعَلَیْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ وَكُلِّ شَیْءٍ لَیْسَ فِیْهِ رُوْحٌ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی سعید بن ابی الحسن
تابعی سے کہ کہا تھا میں پاس ابن عباس کے ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص اور کہا کہ ای ابن عباس میں ایک شخص ہون کہ نہین زندگانی میری مگر
پیشہ یا تھ میرے سے اور تحقیق مین بناتا ہون یہہ تصویرین یعنی کیا کرون شارع نی اس پیشہ کو حرام کیا اور بیچ سوا اسکے کوئی پیشہ جانتا نہین آیا مجکو حکم ضرورت یہہ پیشہ جائز
ہے یا نہین پس ابن عباس نے جب دیکھا کہ تعلق اسکا ساتھ اس کام کی سخت ہی اور شاید منع کرنی سے باز آوے روایت کی حدیث حضرت کی پس کہا ابن عباس نے نہین
حدیث کرتا مین تجھی مگر وہ چیز کہ سنی مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی جو شخص کہ بناوے صورت پس تحقیق اللہ عذاب کرنیوالا
ہے اوسکو یہان تک کہ پھونکی اوسمین روح اور نہین ہو سکیگا کہ پھونک سکی گا وہ روح اوسمین ہرگز پس سانس لیا اوس شخص نے سانس بڑا اور زرد ہوا چہرہ اوسکا یعنی
سبب ڈر اس وعید کی پس کہا ابن عباس نے وای ہی تجکو اگر انکار کرتا ہی تو سب پیشوں سے مگر یہہ کہ پیشہ کری تو مصوری کا پس لازم ہی تجھ پر تصویر کھینچنے ان درختوں کی
اور اوس چیز کی کہ نہین ہی اسمین روح نقل کی یہہ بخاری نی ف نہین ہو سکیگا الخ یعنی پس لازم آیا کہ ہوا عذاب اوسکو ہمیشہ اور یہہ محمول ہی وعید شدید پر
یا بر تقدیر حلال جاننے کی اور لفظ ویح بولا جاتا ہی ازراہ رحم کی اوس شخص کی سبب کہ پڑا ہی ہلاکت مین کہ نہ مستحق ہو اوسکا جیسیکہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی ویح عمار تقتله الفئة الباغية بخلاف لفظ ویل کی کہ وہ کہا جاتا ہی اوسکے لیے کہ مستحق ہو ہلاکت کا جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ویل للمطففین
الخ ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اشْتَكَى النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ بَعْضُ نِسَائِهٖ كَنِیْسَةً یُقَالُ لَهَا مَارِیَةُ
وَكَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاُمُّ حَبِیْبَةَ اَتَتَا اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْهَا فَرَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ اِذَا مَاتَ
فِیْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِهٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ خَلْقِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور
روایت ہی عائشہ سے کہ کہا جبکہ بیمار ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا بعضی بیویون حضرت کی نی کنیسہ کا کہ عبادت خانہ یہود و نصاری
کو کہتے ہین سبب کنشت نام اس کنیسہ کا ماریہ تھا یعنی حضرت کی بیماری مین کہ بیویان باتین واسطے مشغولی خاطر آپکی کی کرتی تہین یعنی بیویون نے
کہ ام سلمہ اور ام حبیبہ مین ذکر کنیسہ کا کہ بیچ زمین حبشہ کی دیکھا تھا کیا جیسیکہ کہا اور تہین ام سلمہ اور ام حبیبہ گئیں تہین زمین حبشہ کی مین یعنی اور وہان
لوگ دین نصاری پر تہی پس ذکر کین اون دونون نے خوبیان کنیسہ کے اور تصویرین کہ اوسمین تہین پس اوٹھایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اپنا
اور فرمایا وہ لوگ یعنی اہل حبشہ یا نصاری مین جبکہ مرتا ہے اونمین سے کوئی مرد نیک بخت بناتی ہین اوسکی قبر پہ مسجد یہہ بناتی ہین اوپر قبر اوسکی مسجد
یعنی عبادت خانہ کہ جسکو کنیسہ کہتے ہین پہر تصویرین بناتی ہین اوس مسجد مین یہہ تصویرین یعنی صلحا کی وہ لوگ بدترین خلق اللہ کی ہین
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی سبب بنانی مسجد کے قبر اوپر کھینچنے تصویرون کی اور نماز پڑھنے کی طرف قبر کی جیسیکہ اور حدیثون مین آیا ہے
+ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَنْ قَتَلَ
نَبِیًّا اَوْ قَتَلَهٗ نَبِیٌّ اَوْ قَتَلَ اَحَدَ وَالِدَیْهِ وَالْمُصَوِّرُوْنَ وَعَالِمٌ لَمْ یَنْتَفِعْ بِعِلْمِهٖ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق سخت ترین لوگوں کا ازروی عذاب کی دن قیامت کے وہ ہی کہ قتل کری نبی کو یا قتل کری اوسکو
نبی یا قتل کرے ایک کو ماں باپ اپنی مین سے اور مصور اور عالم کہ نہ منتفع ہو ساتھ علم اپنی کے یعنی موافق علم اپنی کے عمل نہ کیا ف یا قتل کری
اوسکو نبی یعنی جہاد مین چنانچہ ایک روایت مین صریح آیا ہی اشتد غضب اللہ علی رجل یقتله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سبیل اللہ یعنی
وہ ارادہ رکھتا تہا قتل نبی کا اور فی سبیل اللہ کی قید سے احتراز ہی اوس قتل سے کہ ازراہ حد و قصاص کے ہو ع وَعَنْ

عَلِيٍّ اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ الشِّطْرَنْجُ هُوَ مَيْسِرُ الْاَعَاجِمِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق وہ کہتے تھے کہ شطرنج جوا ہے عجمیونکا انکا حقیقۃً یا صورۃً اور تشبیہ ساتھہ اوسکے ممنوع ہی ہے وَعَنْ اِبْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ لَا يَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِئٌ اور روایت ہی ابن شہاب سے کہ تحقیق ابوموسی اشعری نے کہا کہ نہین کہیلتا ساتھہ شطرنج کی مگر خطاکار وَعَنْهُ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشِّطْرَنْجِ فَقَالَ هِيَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا يُحِبُّ اللهُ الْبَاطِلَ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اوسی ابن شہاب سے یہہ کہ وہ پوچہے گئے کہیلنے شطرنج کیسے پس کہا کہ یہہ کہیلنا ہے باطل مین سے اور نہین دوست رکہتا اللہ باطل کو نقل کین بیہقی نے چارون حدیثین شعب الایمان مین ف ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ تحریمی ہی کہیلنا شطرنج کا بموجب فرمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جو کوئی کہیلے شطرنج یا نردشیر پس گویا کہ ڈبویا ہاتہہ اپنا سور کے لہو مین انتہی اور جامع صغیر مین نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہی وہ شخص کہ کہیلے شطرنج اور دیکہنے والا طرف شطرنج کے مانند کہانیوالے گوشت سور کے ہے اور بعضی کتابون مین جواز سے جائز ہونا شطرنج کا ساتہہ کئی ایک شرطونکے نقل کیا گیا ہے تو نصاب الاحتساب مین امام غزالی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہی کہ امام شافعی کی نزدیک ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا امام شافعی سے اول ہوگا پہر رجوع کی او نہون نے اوس سے اور در مختار وغیرہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہین سب کہیل

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَدُوْنَهُمْ دَارٌ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ تَاْتِيْ دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَاْتِيْ دَارَنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّ فِيْ دَارِكُمْ كَلْبًا قَالُوْا اِنَّ فِيْ دَارِهِمْ سِنَّوْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّنَّوْرُ سَبُعٌ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آتے ایک قوم کی انصار مین سے حال آنکہ نزدیک اونکی گہر اورونکے تہے یعنی وہان بیچ مین گہر اور لوگونکے تہے پس گران ہوا اونپر آنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اونکے گہر اور نہ آنا اپنے گہر پس عرض کیا اونہون نے یا رسول اللہ تشریف لاتے ہو فلانی کی گہر مین اور نہین تشریف لاتے ہو ہماری گہر یعنی پس کیا تقصیر کی ہی ہمنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین تمہارے گہر مین اسلیے نہین آتا کہ تمہاری گہر مین کتا ہی کہا اونہون نے کہ تحقیق اونکے گہر مین بلی ہی یعنی اور وہ بہی درندہ ہے مانند کتے کی پس کیا فرق ہی اور بلی مین پس فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلی درندہ ہے نقل کی یہہ دارقطنی نے ف یعنی البتہ بلی درندہ ہی لیکن نجاست اور شیطنت نہین رکہتی کہ مانع فرشتون کی ہے ہو بخلاف کتے کی کہ نجس ہی اور اوسمین شیطنت ہی کہ خدا ساتہہ ملکیت کی رکہتے ہی اور اسی طرح انبیاء اور طبیعت ملائکہ کے ہین فقط

الحمد للہ رب العالمین کہ تمام ہوا ربع تیسرا کتاب مظاہر حق کا وصلی اللہ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

م ۳۲۸ ق ۲۹۷۶۲
۱۵۳۸
This book is due on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time.
27 APR 61
۷۹۲
URDU STACKS
MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

No.	Date	No.